از شاخ طبع غنچهٔ تاریخ چین شگفت	تائی نقشهٔ سخن و جوهری فکر	نقش حسین کشید و دُرِ نظم خوب سفت
	بی روی انتظار سن عیسویش عیش	ز رشک نگارخانهٔ چین و فرنگ گفت

قطعهٔ تاریخ طبع زاد استاد ذرمن نخلبند حدیقهٔ شعر و سخن آسمان نازک خیالی راماه دو هفته منشی هرگوپال تفته

کتابی در اوده اخبار شد طبع	که زو فی قند به نی انگبین به	دگر از آب و تاب او چه پرسی
نه هرگز پیش او دُرِ ثمین به	همه تن آنکه به باشد همین ست	نمیگویم چنان به یا چنین به
گواه گفتن من آسمان بس	جز او چیزی نباشد بر زمین به	چه سن در ضمن وصف این صحیفه
برآید از لب روح الامین به	عروس معنی او در نظرها	چو گردد جلوه گر از حور عین به
ندانی معنیش در لفظ چونست	چنین شاهد بزلف عنبرین به	جز او دیگر که یار نازنین ست
اگر صحبت بیار نازنین به	نگاتش را ببین از چشم دیگر	که از هر چشم چشم دوربین به
سببه گفتم اگر چه گویم این بس	سبب بر اهل طبع آفرین به	دگر جز آفرین هر لحظه هردم
ز کلفت دور و با عشرت قرین به	تو خواهی تفته از تاریخ طبعش	بیا تا گویمت تاریخ چین به

۱۲۸۱ھ

قطعهٔ تاریخ از طبع رسا منشی گوبند پرشاد فضا

زهی منشی والا دستگاهی	که روشن مثل خورشیدش جبینست	بود در دهر روشن نام پاکش
که بهر خاتم دولت نگینست	بود مسندنشین جاه و اقبال	مکان لطف و احسان را مکینست
ز ذاتش علم را باشد فروغی	ز فیاضیش استحکام دینست	ز جودش باشد این قول زمانه
که رشک حاتم طائی همینست	چو شد مطبوع از حکمش کتابی	که از تاریخهای خوشتر اینست

فضای از سال عیسوی گفت	یکی رشک نگارستان چینست

قطعهٔ تاریخ از نتائج طبع کشاف رموز جلی و خفی میر مومن حسین المتخلص به صفی

چه خوش آمد تاریخ چین لقا لب طبع	که زو حیران شده ارژنگ نگارخانهٔ چین
بیا و از پی تاریخ عیسویش صفی	بگو مهر و رقش بین نگارخانهٔ چین

۱۸۶۵ع

۱۲۷۵

ابیات آخر المسمہ

حق سے امید ہے کہ تا حشر	قدردان سخن رہین مسرور	کہ نہ ہین آبیار باغ سخن
اس سے ہے نوبہار باغ سخن	ہین یہ جو ہر سے وصف شگفتگی سے	پاک ہین عیب سے عیب جوئی سے
لاکھ عیبون کو جی سے دھوتے ہین	اک ہنر پا کے شاد ہوتے ہین	اس جہان کو قیام ہو جب تک

رہین قائم جہان مین یہ تب تک

خاتمۃ الطبع

لآلی متلالی آبدار نثر خاتمہ برآمدہ دست و قلم دریای فکر زخار معرکہ سخن را مقدم تحسین بخش مولوی فدا علی تیش

وہ چہ رنگین برآمد از قلمش	گل بستان عیش باید دید

اندنون معشوقۂ دلفریب و شاہد با حسن و زیب غیرت لعبتان خلخ و چین غارتگر متاع دل و دین یعنی کتاب لاجواب تاریخ چین کہ سابق ازین بدستیاری قلم بہزاد رقم معنی آفرین ہر علم و فن مین مشاق صاحب الاشان جیمز کارکران صاحب بہادر مصنف جوہر اخلاق زبان انگریزی سے بعبارت اردو عام فہم بکمال فصاحت و بلاغت موافق روزمرہ اردوئے معلی فصحاے ہند ترجمہ ہوئی تھی اب نیاور طبع سے ہر ہفت ہو کر زیب آغوش شائقان فن تاریخ ہوئی سبحان اللہ عجیب کتاب نایاب ہے ہر فقرہ دلفریبی مین لاجواب ہے اسمین حال شاہان ختا کا اس حسن کے ساتھ لکھا ہے نہ دیکھا نہ سنا ہے سواد حروف کو مشک ختن کہنا سراپا خطا ہے ہان اگر نگارخانۂ چین کہیے تو زیبا ہے ہر ورق اسکا قدر شکن چینی پرند ہے اور ہر صفحہ چادر از رنگ سے ہم پیوند ہے مطبع ہمثال آسمان اوج فضل و کمال معروف نزدیک و دور منشی نول کشور صاحب سلمہ اللہ الواہب مین حلیۂ طبع سے آراستہ ہو کر مشہور دیار و امصار ہوئی بہمہ وجوہ زیور خوشخطی سے محلی ہو کر طیار ہوئی ارباب فن تاریخ کدھر ہین جلد تشریف لائین اس متاع گرانبہا کو دست بدست بمعاوضہ نقد جان خرید فرمائین اصحاب شعر و سخن نے جو تاریخین لکھین ہین ذیل مین تحریر کر دی ہین

ولہ قطعہ تاریخ طبع

منشی نول کشور امیری کہ مثل او	چشم کسی ندید و نہ گوش کسی شنفت	از بسکہ ہست مطبع او غیرت چمن

بھیجا اور اوسنے وہان جاکر اپنے خاوند کا پیغام اس خوبی سے ادا کیا کہ لوچو کا بادشاہ نہایت خوش
ہوا اور فغفور کو خراج بھیجا چنانچہ اب تک نذرانہ اون چیزونکا جو ختا مین کمیاب ہین وہان سے آیا کرتا ہے
اور یانچو تاتار کے گھرانے کے پہلے بادشاہ نے مہر اور لقب شاہ باجگزار کا وہان کے والی کو دیا
ان جزیرون کے باشندے بت پرست ہین اور نوسو برس سے بودہ کا بھی مذہب چین کے وسیلے
سے وہان پہنچا ہے چنانچہ تجہیز و تکفین کے باب مین مثل ختائیون کے بہت دھوم دھام
ہوتی ہے لیکن لاش کو یہ لوگ جلاتے ہین علاوہ اسکے کئی دستورات ختا کے مثل کثیر الازدواجی
وغیرہ کے جاری ہین اور چونکہ جاپان کی پادشاہت کے قریب کئی جزیرے متعلق اسکے واقع
ہین وہان کی زبان اور رسومات مین باتین اوس مملکت کی ملتی ہین غرض علوم اور فنون کی کتابین
ختائی زبان مین جاری ہین اور اسکے سلطان کی آمدنی بہت اچھی ہے کیونکہ معدنیات گندھک
اور تانبے اور رانگے کے اوسکی عملداری مین موجود ہین اور اجناس تجارت کے محصول سے اوسے
فائدہ کثیر ہے کیونکہ کئی اقلیم کے سوداگر وہان آنکر خرید و فروخت کرتے ہین ✣ ان جزیرون
کے رہنے والے خوش طبع اور ناچ رنگ کے شائق ہین اور چونکہ مصیبت کے صدمے کو
بسبب خلقت بشاش کے بخوبی برداشت کرتے ہین قتل نفس کے امر سے وہان کوئی واقف ہی نہین ✣
القصہ یہ سب ملک جنکا احوال اس دفتر مین لکھا گیا ہے تابعدار اور باج گزار فغفور کے ہین
اور اس تذکرۂ مختصر کے ملاحظے سے بھی سب پر یہ ظاہر ہوویگا کہ کس پایہ کا وہ بادشاہ ہے
جسکا فرمان اتنے دور مین جاری ہے ✣ واضح ہو کہ تاریخ مملکت چین با اوج و تمکین نامور بروے
زمین اسیقدر ہے جو اس ہیچدان خوشہ چین مورخان مقلدار دو دانان ناواقف لطائف سخن
جمس کارکرن بعد نہایت کوشش و محنت کے اب خدمت مین جمیع ارباب فضل و کمال کے
پیش کرتا ہے اور اس خون جگر کے عوض مین اوسے یہی چاہتا ہے کہ جو نقص و قصور اب
تاریخ ختا پرخطا اسم با مسمی مین پایا جاوے وہ نظر عطا سے
معاف ہووے ✣

جلد حاصل کرتے ہین لیکن حیف ہے کہ اتنے نیکیون مین ایک عیب ایسا ویمین جو ہو کہ ساری
صفتین اونکی خاک مین ملجاوین چنانچہ تاؤن مزاج مین اسقدر ہے کہ دوستی کی امید اونسے نہین
کی جاسکتی ہے اور غصے مین جب آتے ہین تو اپنے عزیزون کے سر کاٹ لیتے ہین تامل
نہین کرتے ہین ۔ اس ملک مین فقط ایک شہر پایہ تخت سلطان ہے لیکن قصبے اور موضع
مثل شہرون کے بہت ہین اور تاریخون سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۹۵ مین قبل حضرت عیسی کے
اس ملک کے بادشاہ نے تحائف اور سفیر فغفور کے حضور مین بھیجا اور تلوار پیش کیا یعنی شہنشاہ
ختائی کی تابعداری کا طوق گلے مین ڈالا مگر جسوقت چو کا گھرانہ کم زور ہوا اور سلاطین نے چارون
طرف سے بلوا کیا حامی کے ملک پر اقوام ہن کے ایک فرقے کا دور ہوا غرض اسیطرح سے ہمیشہ
رہا ہے اور جب فغفور کی حکومت مین تزلزل واقع ہوتا تھا حامی کا ملک پھر چھین جاتا تھا اور جب اونکے
بازو مین زور ہوتا تھا اونکا عمل بدستور سابق ہوتا تھا اور جب اسلام کا نشان ایران اور ترکستان وغیرہ
مین بلند کیا گیا گوبی کا صحرا اونکے دخل مین آیا اور حامی کا ملک بھی اونکے قبضے مین گیا مگر جب
قبلا خان نے ختا کے تاج کو اپنے سر پر رکھا یہ ملک داخل صوبجات چین کے ہوا مگر سنہ ۱۳۰۶ع مین
مملکت ختا سے جدا ہوکر وہان ایک سردار بلقب بادشاہ فغفور کیطرف سے مقرر ہوکر ختا کے باجگذارون مین
داخل کیا گیا لیکن سنہ ۱۸۶۴ مسیحی سے ایسی بدانتظامی شروع ہوئی کہ آخر کو تاتار کی ایک قوم اوس ملک پر
قابض ہوئی حاصل کلام سنہ ۱۶۹۶ ع سے فغفور کانھئی کے وقت مین جو یہ ملک ختا کے باجگذارون
مین شامل کیا گیا تو اب تک وہی علاقہ باقی ہے فقط

نوان باب

لوچو کے جزائر کا احوال

چھتیس جزیرے جو کوریا اور فارموسا اور جاپان کے جزائر کے درمیان واقع ہین لوچو کہلاتے
ہین اور سنہ ۱۳۷۲ مسیحی مین اونکا بادشاہ خودبخود فغفور ختا کا تابعدار اور باج گزار ہوا مگر سنہ ۶۰۵ مسیحی سے اس
طبقے کا حال ختا مین معلوم تھا لیکن مینگ کے گھرانے کے پہلے بادشاہ نے ایسا سفیر باتدبیر اون

دو پہلو پرا کوئی کا صحرا ریت لق و دق ہے ا س سرزمین مین تمام دنیا
خوبیان جمع ہین یہان تک کہ نمونہ ارم ہے اور اس سے زیادہ نہ اس سے کم ہے اور ایسی
جگہ پر فضا جو دشت کف دست کے قریب واقع ہے تو گویا اوسکی سیر حاصل کرنے کے
لیے پروردگار نے آس پاس کے طبقون کے اخلاط صالح کو نکال لیا اور اسمین داخل کیا ہے
اس جہت سے وہ سب ریگستان ہوگئے اور یہہ بہشت شداد کو شرمندہ کرنے کے لیے
پیدا ہوا الغرض اس ملک مین اناج اور میوجات کے اقسام افراط سے ہین اور جو چیز وہان پیدا
ہوتی ہے لذت اور پختگی کی جو بات چاہیے اوسمین پائی جاتی ہے چنانچہ انار اور انگور کا
اور کشمیری مشہور ہین اور سنترا لوا ور خربوزے ہندوستان کے اور کوے اسلہٹ کے اور بنگالے
کے یکتا اور بے ہمتا کہلاتے ہین لیکن جو ذائقہ انھین میوؤن مین جامی کے ملک مین ملتا
وہان نہین پایا جاتا ہے جس خطے مین کہ مخصوص یہ میوجات پیدا ہوتے ہین اور فغفور کے
خاصہ کے لیے یہان کا چاول اور خربوزہ ہمیشہ جاتا ہے اور خربوزے مین یہ تکلف ہے کہ
اوسے خشک کرکے لوگ رکھتے ہین اور جاڑون مین مثل خشک مربے کے کھاتے
ہین اور آب و ہوا مین یہ کیفیت ہے کہ شبنم اور کوہا سا کبھی دیکھنے مین نہین آتا ہے اور
برسات فقط نام کے لیے ہوتا ہے اور اسپر بھی زرخیزی بشدت ہے اور بارہ مہینے ایک
ہوا خوشگوار بہتی رہتی ہے اور آندھی طوفان اور زلزلہ و سیلابی کی صورت کبھی دیکھنے مین نہین
اتی ہے اور جانور ہر طرح کے چرندے اور پرندے اور پشمین بکری اور دنبے کثرت سے
ہین اور معدنیات اور جواہرات کے اقسام ہین خصوص سونا بہت کھرا اور آب و تاب کا ہیرا
اور ریشم رنگین اور قیمتی ملتا ہے حالانکہ کمتر دیکھنے مین آتا ہے کہ جو زمین نباتات مین سیر حاصل
ہوتی ہے وہ معدنیات مین افراط کامل رکھتی ہے خلاصۂ کلام ہے کہ حیوانات اور نباتات
اور معدنیات کی برکت اور آب و ہوا کی لطافت اور ساری جہان کی کیفیت یہان موجود ہے
اس ملک کے بہادر اور شہ زور اور محنت کش ہوتے اور سپاہگری کے فن

که موافق وصیت کے یہ امر وقوع مین آتا ہے اور سب چیلون مین جو لڑکا عزیز ہوتا ہے
اوسی کو یہ درجہ ملتا ہے ٭ جب مغل تاتار کا دور ختا مین ہوا تب لامون کو بڑا دخل ہوا
اور قبلا خان کا گھرانہ جب تک کہ ختا مین رہا کسی طرح کا تنزل انکے رتبے مین نہ آیا لیکن جب
مغل کے خاندان سے ختا چھن گیا اور ملکی بادشاہون کا حکم پھر جاری ہوا تب بودھ کے
پوجاریون پر بھی ختائیون کا غضب نازل ہوا اور مغلون کے ساتھی انکو بھی جان لیکر بھاگنا
پڑا غرض جب مانچو تاتاریون نے ملکی فغفورون کا تخت چھین لیا تب پھر لامون نے چین
مین چین کرنا شروع کیا اور اب بہت عزت کے ساتھ ہوئی اوقات کٹتی ہے اور باوجودیکہ لامون
کو ہر طرح کے عیش اور لذت دنیوی سے پرہیز کرنا ہوتا ہے اور اچھا کھانا اور پہننا اور جورو
کرنا حرام ہے اور فقط نماز و روزے سے اونہین کام ہے لیکن ناموری کا شوق اور خلائق
کو اپنے روبرو ہر وقت سربسجود دیکھنے کی آرزو ویسی ہے کہ فقط اسکی پیدائش سے مقصود اور ترک
لذات ظاہر منظور ہوتی ہے اگرچہ فغفور مذہب کے سبب سے لامہ گروہ کا مطیع ہے لیکن
اپنے معتمدون اور جاسوسون کو ہمیشہ اوسکے دربار مین متعین رکھتا ہے اور جب کوئی امر خلاف
طبیعت کے واقع ہوتا ہے فوراً اوسکا تدارک اور امور دینی اور دنیوی مین فرق کیا جاتا ہے
اور لامہ گروہ ہر سال فغفور کو باج اور پیشکش کے طور سے سونے اور تانبے کے پتلے بودھ
کی مورت کے اور مشک اور عنبر اور مونگا اور جواہر اور پشمینہ اور عمدہ تلوارین بھیجتا ہے
اور ان تحائف کے ساتھ گنگا پانی بھی آتا ہے کہ گھرون مین فغفور ختا کو خدائون سے
پاک کرنے کے لیے ارسال ہوتا ہے فقط

آٹھوان باب

حامی کی بادشاہت کا احوال

ولایت ختا سے ایکسو پینتیس [۱۳۵] کوس رخ بایب پر یہ طبقہ لذت دنیوی سے بھرا واقع ہوا اگرچہ
طول و عرض اسکی زیادہ نہین ہے لیکن جس قدر ہے باغ و بوستان پر شجر و ثمر ہے اور باوجودیکہ

مگر لامہ گرو کے تابوت اور اوتار یا جگدار سمجھے جاتے ہین اونکی لاشون مین محفوظیت کے لیے مصالح بھرا جاتا ہے اور حسب مقدور چاندی یا سونے کے تابوت مین بند ہوکر خانقاہ کے اندر ایک مکان اس مصرف کے لیے رہتا ہے اور بڑا معبد کہلاتا ہے وہان پر بہت تکلف کے ساتھ اونکی پرستش کے لیے وہ رکھدی جاتی ہے اور دوسرے درجے کے جو لامے ہین اونکی لاشین کہ جلا کر خاک کرتے ہین اور بودھ کی کسی مورتون مین اوسے بھر کر معبد مین رکھ دیتے ہین ۔ تبت کے باشندون کی دو قسمین ہین ایک وہ جو لامہ کہلاتے ہین اور بجز پوجا اور ذکر کرنے اور غذای لطیف کھانے اور سو رہنے کے اور کام نہین جانتے ہین اور دوسرے قسم کے عوام الناس جو کھیتی کرتے اور بھیڑی بکری پالتے ہین اور تجارت اور نوکری چاکری کرتے ہین ۔ شہر لاسہ کے قریب ایک پہاڑ پر بہت عالیشان خانقاہ ہے جسمین لامہ گرو بہت شان و شوکت کے ساتھ رہتا ہی اور اوسکے دربار کی یہ صورت ہے کہ ایک مسند تکلف پر دستے ہاتھ مین عصا لیے لامہ گرو پلتھی مارے تمام روز اور نصف رات تک ہمیشہ بیٹھا رہتا ہے اور چار طرف کے لوگ دور دور ملکون سے آتے ہین اور یہ سمجھکر اوسکو سجدہ کرتے ہین کہ بودھ کا وہ اوتار ہے یعنی وہ دیوتا اوسی روپ سے بالفعل جلوہ گر ہے غرض تعظیم کسیکی لامہ گرو نہین کرتا اور شاہ و گدا کو ایک آنکھ سے دیکھتا ہے اور فغفور کو بھی مثل اورون کے ناچیز سمجھتا ہے غرض اتنا فرق کرتا ہے کہ جب فغفور یا بڑے رتبے کے لامہ یا اقوام تاتار کے سردار عالی وقار آنکر سجدہ کرتے ہین تب اونکے سر پر ہاتھ رکھکر دعا دیتا ہے غرض ان لوگون کے سوا اورون کے سر سے سجدے کے وقت صرف عصا کی نوک چھلا دیتا ہے ۔ لامہ گرو کے مرنے پر یہ بات مشہور ہوتی ہے کہ بودھ نے ایک چولا چھوڑ دیا اور کسی دوسرے کا اختیار کیا تب جو لوگ کہ یعنی بڑے لامہ سب جمع ہوکر لامہ گرو کے چیلون سے ایک لڑکے کو انتخاب کرتے اور قائم مقام بناتے ہین اور لوگون کو کہتے ہین کہ اوسمین چند علامتین ملی ہین جنسے معلوم ہوا کہ بودھ نے اس بچے کے تن کو اپنے انفاس سے مشرف کیا ہے غرض یہ فقرہ عوام کے بہلانے کے لیے طیار ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے

ہوتا ہے بڑے بھائی کا جنا کہلاتا ہے اور دوسرا لڑکا دوسرے ... کردیا
جاتا ہے اور تیسرا تیسرے کے سر پڑتا ہے غرض اسی حساب سے لڑکون کی تقسیم ہو رہتی ہے
اور اس شراکت مین کمال بے تکلفی ہوتی ہے اور سبب اس دستور کا یہہ ہے کہ تبت کی سرزمین
مین اناث کی قسم کم ہوتی ہے اور اس سبب سے ہر مرد کے حصہ مین ایک عورت نہین آسکتی ہے
اور حالانکہ یہ امر واقعی ہے کہ جہان پانچ بیٹے پیدا ہوتے وہان ایک بیٹی پیدا ہوتی ہے لیکن
تاتار کے اکثر طبقون مین بھی زن و مرد کی پیدائش کا حال اسیطور پر ہے مگر ایسا دستور بجز تبت بزرگ
اور ملک بھوٹ کے شمالی پرگنون کے جہان بسبب تبت کی قربت کے یہ گندہ بو جا پونہچی ہے
کسی دوسری جا پر جائز نہین ہے اس سبب سے غالب ہے کہ اونکی جبلت مین عدم نفسانیت ہے
تبتی غربا کے مُردون کی بڑی خرابی ہوتی اور لاشون کی یہ بُری نوبت پہنچتی ہے کہ اوسکی
یاد پر طبیعت نفرت کرتی ہے چنانچہ جناب ٹرنر صاحب نے ٹیشو لومبو کے خانقاہ کے قریب
اوس جگہ کو دیکھا ہے جہان غربا کے مردے ڈالدیے جاتے ہین اور اونکا بیان ہے
کہ وہ ایک گڑھا بہت گہرا اور چوڑا ہے اور اوسکی ایک پہلو پر ٹیلہ اور تین طرف اونچی دیوارین
ہین اور منہ غار کا کہلا رہتا ہے تاکہ مردہ خور پرندے اور درندے بسہولت اوسمین جاوین اور
مردون کو کھاوین اور جب کوئی عزیز مرجاتا ہے اوسکے دوست آشنا بھائی برادر اوسیطرح سے
بے نہلائے کفنائے یا اور کچھہ تکلف کیے اوسی غار مین لاش کو پھینک کر چلے آتے ہین اور صرف
اوسی شخص کی لاش کو جو بہت عزیز ہوتا ہے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ کر اوس غار مین ڈال دیتے ہین
تاکہ فوراً کئی قسم کے جانورون مین وہ تقسیم ہو جاوے اور کسی عضو کو پرندہ اور کسی کو درندہ کھا جاوے
تاکہ مردے کو ثواب ہووے اور عالم تناسخ مین کسی اچھی چیز کا چولا اوسے ملے غرض لاماون
کے لیئے یہ ذلت نہین ہے مگر اونمین بھی جو دو تفریق ہین اونکی لاشین دو طرح سے سینتی سنواری
جاتی ہین چنانچہ جو لامہ سب کہ ہو ٹو کٹو اعنی بودھہ کے اوتار کہلاتے ہین اور جیسے ہندوستان کے
راجے رجواڑے ہوتے ہین ویسی ہی یہ لوگ صاحب ملک اور خزانہ مثل بادشاہ کے ہوتے مگر

والے عورتین مادرزاد ہوجاتی ہین غذ وقت جدا جدا خوان اور دوسرے پیر
پشت پھیر کر تناول کرتی ہین یہان تک کہ دو بھائی یا دو بہن یا ماں بیٹی بھی کبھی ایک خوان مین
نہین کھاتی ہین اور ایک قوم امریکا مین صاحب خانہ ضیافت کے وقت برابر اپنے دوستون کو بھی کہتا
رہتا ہے کہ آپ سب کھائے جائیے کھائے جائیے مگر خود ایک نوالہ مُنہ پر نہین رکھتا ہے اور
ایک اور ملک مین داعی طعام کے وقت بیٹھا گایا کرتا ہے اور اگر کسی تاتار کا دوست شراب پینے سے
انکار کرے اور پہلے انکار کرنے کا گویا اونہین قاعدہ کلیہ ہے تو داعی اوسکا کان پکڑ کر جب تک
نہ پیے بے تکلف ملتا ہے اور جب وہ پینا شروع کرتا ہے تو وہ اوسے پیالہ حوالہ کرکے مدعو کے
سامنے ناچنا شروع کرتا ہے اور اوسکے قریب کے ایک ملک مین داعی بڑا سا ٹکڑا گوشت کا
ٹ کے مدعو کے مُنہ مین بھرتا ہے اور جو کچھ مُنہ کے باہر رہتا ہے اوسکو خود کاٹ کر
تا ہے مگر سب سے بیہودہ دستور دنیا کے پردے پر انھین لوگون مین جاری ہے چنانچہ جب
داعی اور مدعو ایک کوٹھری مین جہان غذا رکھی رہتی ہے جاتے ہین تو داعی کے گھر کے لوگ
باہر سے آنچ لگا کر اوس کوٹھری کو مثل تنور کے گرم کرتے ہین اور جیون جیون وہ بیچارہ کھائے
جاتا ہے تیون تیون داعی اوسکے مُنہ مین ٹھونستا چلا جاتا ہے اور باہر کی آنچ بھی رفتہ رفتہ زیادہ
جاتی ہے آخرش مارے حرارت کے مدعو کو قی ہوجاتی ہے اور وہ امان مانگنا شروع کرتا ہے
اوس سے کچھ فائدہ اوسے نہین ہوتا ہے کیونکہ داعی باایمہ کھلائے چلا جاتا ہے
الحاصل جب تین چار دفعہ اسیطرح سے اوسے قے ہوجاتی ہے تو ہدیہ اور تحفہ داعی کو قبول
کے اپنی جان چھوڑاتا ہے + الغرض ظاہر ہے کہ ہر ملک و ہر رسم مگر ایک دستور
تبتیون مین عجیب و غریب قابل نفرین کے ہے کہ انسان مین تو کیا اکثر حیوانون مین بھی وہ
روا نہین ہے چنانچہ تبت مین پانچ سات بلکہ کبھی کبھی دس بارہ مردون کے حصے میں ایک ہی
عورت رہتی ہے اور وہ زنکہ سب کی جورو کہلاتی ہے اور اکثر یہی ہے کہ پانچ سات سگے
وہی ایک عورت سب کو حلال ہوتی ہے اور اسی ساجھے مین جو لڑکا سب سے پہلے پیدا

بنا ہے پیدا ہوتے ہیں جدا ہوئے بین صحیح و سالم و با مزاد پھر سے کیونکہ درمیان تبت اور ممالک سرکار انگریز
کے بطور اشتہار کے حقیقی جیسے آیات کے باشندے سے سلیم اور حلیم اور صیاد ہوتے ہیں لیکن ایران
نے اون بیچارون کو ایسا احمق بنا رکھا ہے کہ جو صفتین متعلق علم سے ہین وہ نہین پائی جاتی ہین
ہر ملک مین جدا جدا دستور آپس کے سلام علیک کا ہے علی ہذا القیاس تبت مین بھی یہ دستور ہے کہ جب
کوئی کسی کے یہان جاتا ہے یا خط بھیجتا یا راہ گھاٹ مین ملتا ہے تو ایک سفید ریشمی رومال کی ملاقات
کرتا ہے فی المثل خطوط اور رومال مین لفافہ کے عوض لپیٹ کر بھیجے جاتے ہین اور جواب بھی اوسیکے
اوسیطرح پر آتے ہین اور مکان پر یا راہ گھاٹ پر ملاقات ہونے سے رومالون کا عوض معاوضہ
دوستون مین ہوجاتا ہے اور یہان تک اس رسم کی ادا کا خیال خاص و عام کو رہتا ہے کہ اگر کبھی
اسکا سہو ہوتا ہے تو نوبت لڑائی کی پہنچے غرض اس رسم کے حال پر ہنسنا چاہیے کیونکہ قاعدہ
ہے کہ کہین کی صفتین اپنے یہان معیوب ہوتی ہین اور اپنے یہان کی نیک باتین اور ملکون مین
قابل نفرین کے ہوتی ہین چنانچہ اسکی دو ایک نقلین اس مقام پر درج کرنی بیجا نہین معلوم ہوتی ہین
بحر شمال مین اہل جزائر کا قاعدہ ہے کہ ملاقات کے وقت ایک شخص دوسرے کے پانون کو
اوٹھا کے اپنے منہ مین رگڑتا ہے اور کسی جگہ پر لوگ ناک لڑاتے ہین اور افریقیہ مین بزرگ اپنے
خورد کے کپڑے کو اپنی کمر مین لپیٹنا شروع کرتا ہے اور ایک جزیرے کی عورتین بزرگ کو سلام کرکے
الف ننگی ہوجاتی ہین گویا بے ستری علامت خوردیت کی ہے اور قدیم الایام مین فرنگ کے
لوگ اپنے سر کا مٹھی بھر بال نوچکے سلام علیک کے وقت دوست کے روبرو بطور نذر رکھدیتے
علی ہذا القیاس جسطرح سے قواعد صاحب سلامت کے سب جگہ جدا ہوتے ہین اوسیطرح سے
طریق کھانے پینے کے بھی اکثر جگہ جدا ہوتے ہین چنانچہ بحر ہند مین ایک قطار جزائر کی ہے
جہان کے لوگ جب ارادہ کھانا کھانے کا کرتے ہین تو گھر کے تمام دروازے بند کرکے کسی
اندھیری کوٹھری کے کونے مین جا بیٹھتے ہین اور ایسا اتفاق برسون مین ایک آدھ دفعہ ہوتا
ہوگا کہ دو تین دوست ملکر ہم طعام ہووین اور اسیطرح سے اوس جزیرے کے لوگ جنکا ذکر صدر مین

اور شنجرف پیدا ہوتا ہے اور سہاگا افراط سے ملتا ہے مگر سب معدنون سے زیادہ تانبے
کے معدن بہت کھودے جاتے ہین کیونکہ تانبے کا خرچ دیوارون مین واسطے ظروف پوجا اور
بتر کے بہت ہے اور عوام الناس بھی مثل ہندؤن کے اسکو سب معدنیات سے زیادہ پاک سمجھتے ہین
+ ٹیشو لومبو سے پندرہ روز کی راہ پر ایک بہت بڑی جھیل دس بارہ کوس کے عرصے مین ہے
اور اوس جھیل مین یہ بات عجیب ہے کہ تھوڑے پانی مین کنارون کے قریب افراط سے سہاگا ملتا ہے
مگر گہرے پانی مین ایک قسم کا نمک اس افراط سے ہوتا ہے کہ تمام تبت اور اطراف کے ملکون
مین خرچ کیا جاتا ہے اور کبھی کم نہین ہوتا ہے بلکہ سالہای سال کے خرچ پر بھی ظاہر یہی ہوتا ہے
کہ دن بھر مین جسقدر ذخیرہ سہاگا اور نمک کا خالی ہو جاتا ہے اوسیقدر رات بھر مین آنکر موجود ہو رہتا ہے
اور روایت کپتان ٹرنر صاحب کی جو کمپنی بہادر کیطرف سے سفیر ہو کر تبت مین گئے تھے یہ ہے
کہ یہہ دونون چیزین کسی اور جگہہ پر تبت مین نہین پیدا ہوتی ہین + انگریزون نے اکثر قصد کیا ہے
کہ لامہ گرو سے ربط بڑھاکر اوس ملک مین اپنی کوٹھیان بناوین اور تجارت کی راہ پیدا کرین اور اس
ارادے سے سنہ ۱۷۷۴ اور سنہ ۱۷۸۳ مین اونھون نے سفیر بھیجا لیکن نیپالیون کی یورش سے
پیچ پڑگیا بااینہمہ جب لامہ گرو پای تخت پیکین مین فغفور کین لونگ کی ملاقات کو گیا اور وہین سیتلون مین
مرگیا جیسا کہ اس جلد مین ذکر ہوا ہے تب انگریزی سفیر جناب بوگل صاحب نے لامہ گرو کو ایسا ایسا
باغ سبز انگریزون سے محبت رکھنے مین دکھلایا کہ جب فغفور نے اپنے گرو سے پوچھا کہ آپ کی جو
خواہش ہے فدوی حاضر کرے گا صرف حکم کا متوقع ہے تب لامہ نے کہا کہ انگریزون سے اور
آپ سے اگر دوستی ہووے تو بہتر ہے اور ہم یہی چاہتے ہین کہ آپ ہندوستان کے گورنر
جنرل کو شقہ لکھیے اور وہان کے سفیر کو جسکو ہمنے کانٹان کی راہ سے بلوایا ہے اوسکی آپ
عزت کرین اور باب محبت کو وا کرین چنانچہ فغفور نے اپنے دین کے مرشد کی بات کو قبول کیا
لیکن بوگل صاحب کے پہنچتے پہنچتے لامہ گرو نے جو ادھر انتقال کیا تو وہ بات ویسی ہی رہ گئی
الغرض بالفعل دو تین انگریز گئے ہوے ہین کہ لامہ گرو سے دوستی کر کے راہ و رسم انگریزون کے

جنکی طرح رہتا ہے جسطرح سے پرندون کی بڑے پرونکے نیچے قریب جلد کے ورم ہوتا ہے اور بعض انگریزون
نے قصد اس جانور کو انگلستان مین لیجانے کا اور ہندوستان مین پالنے کا کیا لیکن سمندر کی ہوا اور ہندوستان
کا موسم گرما اوسکی طبیعت سے ناموافق ہوا اور بعض کا پشم گر پڑا اور بعض کو بخار شدت سے نے مار ڈالا الغرض
اسکے رویئن کی تجارت سے اہل تبت کو بڑا فائدہ ہوتا ہے مگر اون بہت زیادہ کشمیر کے پشمینے
والون کے ہاتھ چڑھ رہتا ہے اور مشک بھی افراط سے یہان میسر ہوتا ہے اور حالانکہ خاص
ملک ختا کے بعض صوبون مین وہ ہرن ہاتھ آتا ہے جس سے مشک پاتا ہے لیکن تبت بزرگ کے
پہاڑون مین اس جانور کی سکونت اصلی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہان پر مشک افراط سے اور سب جگہ
سے بہتر ملتی ہے غرض اس جانور کا احوال چونکہ پہلی جلد کی دوسری دفتر مین راقم نے تفصیل وار لکھا ہے اس
لحاظ سے دوبارہ صرف اسیقدر اشارہ کافی ہے کہ اس ملک مین بھی وہ پیدا ہوتا ہے اور مشک کی
فروخت سے تبت کا بازار گرم رہتا ہے۔ خداوند مطلق کی حکمت اور کریمی ہر مقام پر اسطرح سے
دیدہ عقل پر جلوہ گر ہے کہ کیسی ہی کور باطن کیون نہووے تو کیا معنی کہ اوسکے کارخانے کے
ایک ذرے کو دیکھکر جل جلالہ وجل شانہ نہ پکارے اور راقم کو اکثر اوقات فقط اسی خیال مین گھنٹون
حیرت رہی ہے کہ وہ کون انسان بدتر از حیوان ہین جو عالم اور فاضل کہلاتے ہین مگر نہر یان بک
کرجاتے ہین کہ دہر کو قائم کرین اور اس جہان ذی شایان اور بے پایان کی بنیاد کو اتفاد اور مکان
اور حسن اتفاق پر مبنی کرتے ہین اور اسطرح سے بت سا کفر بکتے پھرتے ہین اور چونکہ محض بے ٹھور
ٹھکانے اور بعید القیاس باتین کرتے ہین جہال اسکے نزدیک عاقل اور فاضل بن جاتے ہین کیونکہ
قاعدہ عوام کا ہے کہ جو بات اونکی سمجھ مین نہین آتی ہے نہایت معقول ٹھرائی جاتی ہے غرض
اس مقام پر یہ جملہ معترضہ راقم کو اسلیے سوجھا کہ تبت کی سرزمین مین قابلیت زراعت کی جسقدر کم ہے
اوسیقدر عوض مین جانورون اور معدنیات کی افراط ہے اور اسیطرح سے ہر ملک کے لوگونکو پروردگار
نے اگر بعض بخششون سے محروم رکھا تو اونکی جگہ مین اور کچھ ایسا عنایت کیا ہے کہ عوض
معاوضہ ہوگیا ہے چنانچہ تبت مین نمک معدنی اور سونا چاندی اور لوہا اور تانبا اور سیسہ اور پارہ

غرض اناج کی قلت کا عوض پروردگار عالم نے جانورونکی کثرت مین کردیا ہے اور باوجودیکہ گھانس تیا اور
ہرطرح کا سبزہ گویا نہین ہے لیکن گاے بیل بھیڑی بکری دنبہ وغیرہ اوس حال پر بھی علی الحساب ہین اور وحشی
جانور خوردنی چرند وپرند کی قسم سے بہت ہین اس جہت سے خوراک کی مطلق تکلیف دودھ اور گوشت کی
زیادتی سے نہین ہے ٭ تبت برزگ مین سانڈ بہت خوبصورت ہوتا ہے اور شکل اوسکی یہ ہے کہ اگلا
دھڑ پچھلے سے کچھ بلند اور زیادہ فربہ ہے اور سارا بدن پشم سے بھرا رہتا ہے خصوص رانون کے نیچے
اتنا لمبا ہوتا ہے کہ زمین تک لٹکتا ہے اور یہان تک گرانبہا اور پسندیدہ ہوتا ہے کہ اوسکی دم کا چنور
بادشاہون پر جھلا جاتا ہے اور اگرچہ اوسکی مادہ بھی خوبصورت ہوتی ہے لیکن نر کی طرح پشم نہین رکھتی ہے
غرض دودھ اس افراط سے دیتی ہے کہ ہندوستان کی چار گائیون کا مقابلہ وہ کرتی ہے اور مایہ اوسکے
دودھ مین اتنا ہوتا ہے کہ اوس سے بہت مکھن نکلتا ہے اور لذیذ ہونے کے سوا برسون نہین بگڑتا
ہے اور اہل تبت برف سے اسکو سخت کرکے دور دور ملکون مین لیجاکر اوسکو بیچتے ہین غرض سب جانورون
سے زیادہ اہل تبت کی خوراک اور پوشاک بھیڑ سے حاصل ہوتی ہے چنانچہ اسکا گوشت نہایت لذیذ
اور فربہ نکلتا ہے اور اوسکو سوکھلا کے کھانے سے زیادہ تر مرغوب طبع ہوتا ہے لیکن خشک
کرنے کی ترکیب تبت مین سب جگہ سے علیحدہ ہے اور اوسمین نہ نمک نہ آگ نہ دھوپ کا کچھ دخل
ہے فقط ٹھنڈی ہوا مین ٹکڑون کو وے لٹکاتے اور سوکھلاتے ہین اور یہ اثر اوس ترکیب کو ہی
کہ برسون گوشت نہین بگڑتا اور جب پکایا جاتا ہے تازے گوشت سے زیادہ مزہ دار ہوتا ہے ٭
پشم اس جانور کا نہایت باریک و نرم اور آب و تاب اور چکناہٹ و رنگ کا ہوتا ہے اور گرمیون کی
پوشاک تبتیون کی اوسکی بنتی ہے اور جاڑون مین اوسیکا چمڑا پشم سے بھرا ہوا ملبوسات مین خرچ ہوتا ہے
غرض تبت کی بکریون کے پشم سے شال دوشالہ اور کشمیر کا عمدہ پشمینہ سب بنتا ہے اور بڑے
دامون کو بکتا ہے اور ہندوستان کی بکریون سے اور انسے قد و قامت شکل و صورت مین اسقدر
فرق ہے کہ تبتی بکریون کا پشم مثل ریشم کے لچھے کے سارے بدن مین افراط سے ہوتا ہے غرض وہ
پشم جس سے کشمیر کا دوشالہ بنتا ہے وہ مثل سیل کی روئی کے پھاوے کے بڑے بڑے بالون کے نیچے

حق کی طرف سرسبزی رہی اور نیپالیون کو شکست ملی جیون جیون قدم اونکا پیچھے ہٹا ختائیون کا آگے بڑھا
آخرش دوبارہ جب لڑائی ہوئی نیپالیون کو ایسی کامل شکست ملی کہ وے التجا لائے اور ہزار منتون کے
ساتھہ جان بخشی چاہنے لگے تب ختائی سپہ سالار نے جو جو فرمایا اونھین بجا لانا پڑا یہانتک کہ اکثر مال
ومتاع جو لوٹا گیا تھا لاما ون کو واپس ملا اور والی نیپال یہانتک کے خائف ہوا کہ فغفور کے آستانے پر
نذرانہ سالیانہ بھیجنے کا اقرار کیا بلکہ ہندوستان کے گورنر جنرل کو اپنا حامی کرنا چاہا اور عالیشان ممدوح نے
اوسے کچھہ بھروسا دیا اور کپتان کرک پاٹریک صاحب کو اپنا سفیر کر کے شہر کاٹمانڈو پای تخت نیپال
مین بھیجا اور حالانکہ کچھہ بندوبست نہوا لیکن ختائیون کے دل مین انگریزی طرف سے گرہ پڑگئی اور اوسکے
سوا یہ بھی ایک بابت تھی کہ جب لاماون نے گورنر جنرل بہادر سے نیپالیون کے ظلم کی فریاد کی اور مدد
مانگی اونھون نے توجہ نکی غرض اس انکار اور اوس اقرار کی یاد فغفور کو رہی اور نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ جب
بعد اوسکے انگلستان کا سفیر ختا مین گیا تو مقصد یاب نہوا جیسا کہ اس جلد مین نظر سے گذرا ہوگا
القصہ اوسوقت سے لامہ گرو کے ملک مین امن ہے اور بدستور فغفور کے حضور مین دنیوی مقدمون مین
تابعداری کا مجرا اوسکا ہوتا ہے لیکن جب دین کا معاملہ درمیان مین آتا ہے تب لامہ کے آستانے پر
فغفور کی کورنش ہوتی ہے اور فرمانروائی چین کی آنکھہ بودھہ کے پوجاری کے روبرو دب جاتی ہی
تبت کے ملک کی تین تقسیمین ہین یعنی تبت بزرگ اور تبت خرد اور بھوٹ کا ملک اور ایک پہاڑ
ہے جسکو کانٹیل کہتے ہین اور اوسکے پچھم پر تبت خرد ہے جسکے باشندے مسلمان اور رعیت
والی کشمیر کے ہین اور اوس پہاڑ کے پورب پر تبت بزرگ یعنی لامہ گرو کا ملک ہے اور بھوٹ کا
ملک تبت بزرگ کے دکھن اور نیپال کے پورب اور آشام کے اوتر پر واقع ہی غرض اس تاریخ مین
صرف تبت بزرگ کا ذکر ضرور ہے کیونکہ وہ باجگذار ختا کا ہے اور اوس طبقے کی زمین مطلق قابل زراعت
کے نہین ہے کیونکہ فقط کہین کہین پر جہان دریا کا کنارہ اور برف سے بچاؤ ہی وہان پر البتہ کچھہ سبزہ
دکھائی دیتا ہے ورنہ بجز بالو اور برف کے اور کچھہ نظر نہین آتا ہی اور چانول کو وہان کبھی کوئی خواب مین
بھی نہین دیکھتا ہی اور گیہون بھی بکم پیدا ہوتا ہے لیکن جو کی افراط ہی اور اوسی پر سب کی اوقات ہے

سال مین قلماق تاتار کے سردار نے افواج کثیرہ اور قاہرہ لیکر تبت پر تاخت کیا اور لامہ گرد کو بڑی
شکست دی یہان تک کہ لامہ سب فقط جان لیکر بہاگے اور اونکے خانقاہ لٹ گئے اور وہانکی دولت
بے انتہا قلماق کے ہاتھ چڑھی تب اون لوگون نے فغفور کاشنی کی دہائی دی اور اکثرون نے اوسکے
دامن دولت کے سایہ مین پناہ لی اور اوس مرد شمشیر زن دشمن فگن نے اونکو ایسی داد دی کہ لامہ گرد اپنے
تخت پر پھر جا بیٹھا اور بہت سا مال بھی غارتگرون سے بازیافت ہوا اوسکے بعد سنہ ۱۷۹۲ع تک ہر طرح پر
تبت مین امن و امان رہی کیونکہ ذرہ سے فورے سے بلوے جو اوس عرصے مین مثل شرر کے پیدا ہوے
اور فوراً غائب ہو گئے قابل تذکرہ کی ویسی بڑی تاریخ مین نہین ہین لیکن اوس سال مین اہل نیپال
ناحق بے وجہ فقط لوٹ اور غنیمت کے لالچ سے ساتھ جمعیت کثیر کے تبت مین دفعتہ جا پڑے
تب بیچارے لامہ سب گھر دروازے اور مال و متاع چھوڑ کر ایسے بدحواس بھاگے جیسے کبوتر کے
غول مین جب باز گرتا اور ہر فرد کو پریشان کر دیتا ہے اور چونکہ تیشو لومبو کے خانقاہ کی دولت بے انتہائی
افواہ اون لوٹیرون کو طمع دیکر پہاڑون سے اوتار لائی تھی اوسی مقام پر یہ سیدھے جا پہنچے اور اسقدر
نقد و جنس اوٹھا لیگئے کہ اگر اوسکو قارون دیکھتا تو اپنے گنج کو ایک ٹٹ پونجیے صراف کی پونجی سمجھتا
اور اوس خانقاہ کے طول و عرض کو اسی سے سمجھنا چاہیے کہ اوسکی چار دیواری کے اندر چار پانسو
مکان فقط گوشائیون کے رہنے اور عبادت کرنے کے ہین اور لامہ گرو کی دولت سرا کئی ہزار گز کی
اوسکے اندر واقع ہے اور اوس کی آرایش مین جو تکلفات بنایات اور جواہرات افراط سے خرچ
ہوے تھے اگر صرف ایک فرد فقط اون چیزون کی اسم نویسی کی لکھی جاوے تو بڑی سی جلد بے تکلف
طیار ہووے اسکے سوا اوزار اور لامہ کے مکانات اور دیورے اور مقبرے چھوٹے بڑے کتنے
ہین اوسکا حساب نہین الغرض اس خانقاہ کو جب نیپالیے سب لوٹ کر چلے گئے تب فغفور کا یہ سالار جرار
فوج قہار لیکر لامہ کی مدد کو لاسہ مین داخل ہوا اور جب وہانکی خرابی اور تباہی کا حال دیکھا تو زیادہ تر غضبناک
ہو کر فوراً اون لوٹیرون کے تعاقب مین سرحد نیپال مین جا پہنچا اور جب ٹینگرے کے میدان پر آیا افواج
اہل نیپال سے مقابلہ ہوا اور دونون طرف کی سپاہ مین ایسی چلی اور اتنی خونریزی ہوئی کہ نہ دیدہ نہ شنیدہ تھی غرض

حق کی طرف سرسبزی رہی اور نیپالیون کو شکست ملی جیون جیون قدم اونکا پیچھے ہٹا ختائیون کا آگے بڑھا آخرش دوبارہ جب لڑائی ہوئی نیپالیون کو ایسی کامل شکست ملی کہ وے التجا لائے اور ہزار منتون کے ساتھہ جان بخشی چاہنے لگے تب ختائی سپہ سالار نے جو جو فرمایا اوسکو بجالائے بڑا یہانتک کہ اکثر مال ومتاع جو لوٹا گیا تھا لاماؤن کو واپس ملا اور والی نیپال یہانتک کے خائف ہوا کہ فغفور کے آستانے پر نذرانہ سالیانہ بھیجنے کا اقرار کیا بلکہ ہندوستان کے گورنر جنرل کو اپنا حامی کرنا چاہا اور عالیشان محمد وح نے اوسے کچھہ بھروسا دیا اور کپتان کرک پاٹریک صاحب کو اپنا سفیر کرکے شہر کاٹمنڈو پای تخت نیپال مین بھیجا اور حالانکہ کچھہ بندوبست ہوا لیکن ختائیون کے دل مین انگریزکی طرف سے گرہ پڑگئی اور اوسکے سوا یہ بھی ایک بات تھی کہ جب لاماؤن نے گورنر جنرل بہادر سے نیپالیون کے ظلم کی فریاد کی اور مدد مانگی اونھون نے توجہ نکی غرض اس انکار اور اوس اقرار کی یاد فغفور کو رہی اور نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ جب بعد اوسکے انگلستان کا سفیر ختا مین گیا تو مقصد یاب ہوا جیسا کہ اس جلد مین نظر سے گذرا ہوگا القصہ اوس وقت سے لامہ گرو کے ملک مین امن ہے اور بدستور فغفور کے حضور مین دنیوی مقدمون مین تابعداری کا مجرا اوسکا ہوتا ہے لیکن جب دین کا معاملہ درمیان مین آتا ہے تب لامہ کے آستانے پر فغفور کی کورنش ہوتی ہے اور فرمانروائی چین کی آنکھہ بودھ کے پوجاری کے روبرو دب جاتی ہی تبت کے ملک کی تین تقسیمین ہین یعنی تبت بزرگ اور تبت خرد اور بھوٹ کا ملک اور ایک پہاڑ ہے جسکو کان ٹبل کہتے ہین اور اوسکے پچھم پر تبت خرد ہے جسکے باشندے مسلمان اور رعیت والی کشمیر کے ہین اور اوس پہاڑ کے پورب پر تبت بزرگ یعنی لامہ گرو کا ملک ہے اور بھوٹ کا ملک تبت بزرگ کے دکھن اور نیپال کے پورب اور آشام کے اوتر پر واقع ہی غرض اس تاریخ چین مین صرف تبت بزرگ کا ذکر ضرور ہے کیونکہ وہ باجگذار ختا کا ہے اور اوس طبقے کی زمین مطلق قابل زراعت کے نہین ہے کیونکہ فقط کہین کہین پر جہان دریا کا کنارہ اور برف سے بچاؤ ہی وہان پر البتہ کچھہ سبزہ دکھائی دیتا ہے ورنہ بجز بالو اور برف کے اور کچھہ نظر نہین آتا ہی اور چانول کو وہان کبھی کوئی خواب مین بھی نہین دیکھتا ہی اور گیہون بھی بکم پیدا ہوتا ہے لیکن جو کی افراط ہی اور اوسی پر سب کی اوقات ہے

سال مین قلماق تاتار کے سردار نے افواج کثیرہ اور قاہرہ لیکر تبت پر تاخت کیا اور لامہ گرد کو بری شکست دی یہان تک کہ لامہ سب فقط جان لے لیکر بھاگے اور اونکے خانقاہ لٹ گئے اور وہان کی دولت بے انتہا قلماق کے ہاتھہ چڑھی تب اون لوگون نے فغفور کاشی کی دہائی دی اور اکثرون نے اوسکے دامن دولت کے سایہ مین پناہ لی اور اوس مرد شمشیر زن دشمن فگن نے اونکو ایسی داد دی کہ لامہ گرد اپنے تخت پر پھر جا بیٹھا اور بہت سامان بھی غارتگرون سے بازیافت ہوا اوسکے بعد ۱۷۹۲ء تک ہر طرح پر تبت مین امن و امان رہی کیونکہ ذرے ذرے سے بلوے جو اوس عرصے مین مثل شرر کے پیدا ہوے اور فوراً غائب ہو گئے قابل تذکرے کی ویسی بڑی تاریخ مین نہین ہین لیکن اوس سال مین اہل نیپال ناحق بے وجہ فقط لوٹ اور غنیمت کے لالچ سے ساتھہ جمعیت کثیر کے تبت مین دفعۃً جا پڑے تب بیچارے لامہ سب گھر دوار سے اور مال و متاع چھوڑ کر ایسے بدحواس بھاگے جیسے کبوتر کے غول مین جب بازگرتا اور ہر فرد کو پریشان کر دیتا ہے اور چونکہ ٹیشو لومبو کے خانقاہ کی دولت بے انتہائی افواہ اون لوٹیرون کو طمع دیگر پہاڑون سے اوتار لائی تھی اوسی مقام پر یہ سیدھے جا پہنچے اور اسقدر نقد و جنس اوٹھا لیگئے کہ اگر اوسکو قارون دیکھتا تو اپنے گنج کو ایک ٹٹ پونجیئے صراف کی پونجی سمجھتا اور اوس خانقاہ کے طول و عرض کو اسی سے سمجھا چاہیے کہ اوسکی چار دیواری کے اندر چار پانسو مکان فقط گوشائیون کے رہنے اور عبادت کرنے کے ہین اور لامہ گرو کی دولت سرا کئی ہزار گز کی اوسکے اندر واقع ہے اور اوس کی آرایش مین جو تکلفات بنیایات اور جواہرات افراط سے خرچ ہوے تھے اگر صرف ایک فرد فقط اون چیزون کی اسم نویسی کی لکھی جاوے تو بڑی سی جلد بے تکلف طیار ہووے اسکے سوا اوزامرا اور لامہ کے مکانات اور دیور سے اور مقبرے چھوٹے بڑے کتنے ہین اوسکا حساب نہین الغرض اس خانقاہ کو جب نیپالیے سب لوٹ کر چلے گئے تب فغفور کا سپہ سالار جرار فوج قہار لیکر لامہ کی مدد کو لاہسہ مین داخل ہوا اور جب وہانکی خرابی اور تباہی کا حال دیکھا تو زیادہ تر غضبناک ہو کر فوراً اون لوٹیرون کے تعاقب مین سرحد نیپال مین جا پہنچا اور جب ٹینگرے کے میدان پر آیا تو اہل نیپال اوس جگہ سے مقابلہ ہوا اور دونون طرف کی سپاہ مین ایسی چلی اور اتنی خونریزی ہوئی کہ نہ دیدہ نہ شنیدہ تھی غرض

حق کی طرف سرسبزی رہی اور نیپالیون کو شکست ملی جیون جیون قدم اونکا پیچھے ہٹا ختائیون کا آگے بڑھا
آخرش دوبارہ جب لڑائی ہوئی نیپالیون کو یہی کامل شکست ملی کہ وے التجا لائے اور ہزار منتون کے
ساتھہ جان بخشی چاہنے لگے تب ختائی سپہ سالار نے جو جو فرمایا اوسکو بجا لائے یہانتک کہ اگلا مال
ومتاع جو لوٹا گیا تھا لامائون کو واپس ملا اور والی نیپال یہانتک سے خائف ہوا کہ فغفور کے آستانے پر
نذرانہ سالیانہ بھیجنے کا اقرار کیا بلکہ ہندوستان کے گورنر جنرل کو اپنا حامی کرنا چاہا اور عالیشان ممدوح نے
اوسے کچھہ بھروسا دیا اور کپتان کرک پاٹریک صاحب کو اپنا سفیر کرکے شہر کاٹمنڈو پایتخت نیپال
مین بھیجا اور حالانکہ کچھہ بندوبست ہوا لیکن ختائیون کے دل مین انگریزی طرف سے گرہ پڑگئی اور اوسکے
سوا یہہ بھی ایک بات تھی کہ جب لامائون نے گورنر جنرل بہادر سے نیپالیون کے ظلم کی فریاد کی اور مدد
مانگی اونھون نے توجہ نکی غرض اس انکار اور اوس اقرار کی یاد فغفور کو رہی اور نتیجہ اوسکا یہہ ہوا کہ جب ،
بعد اوسکے انگلستان کا سفیر ختا مین گیا تو مقصد یاب ہوا جیسا کہ اس جلد مین نظر سے گذرا ہوگا
القصہ اوسوقت سے لامہ گرو کے ملک مین امن ہے اور بدستور فغفور کے حضور مین دنیوی مقدمون مین
تابعداری کا مجرا اوسکا ہوتا ہے لیکن جب دین کا معاملہ درمیان مین آتا ہے تب لامہ کے آستانے پر
فغفور کی کورنش ہوتی ہے اور فرمانروائی چین کی آنکھہ بودھہ کے پوجاری کے روبرو دب جاتی ہی
تبت کے ملک کی تین تقسیمین ہین یعنی تبت بزرگ اور تبت خرد اور بھوٹ کا ملک اور ایک پہاڑ
ہے جسکو کانٹیل کہتے ہین اور اوسکے پچھم پر تبت خرد ہے جسکے باشندے مسلمان اور رعیت
والی کشمیر کے ہین اور اوس پہاڑ کے پورب پر تبت بزرگ یعنی لامہ گرو کا ملک ہے اور بھوٹ کا
ملک تبت بزرگ کے دکھن اور نیپال کے پورب اور آسام کے اوتر پر واقع ہی غرض اس تاریخ مین
صرف تبت بزرگ کا ذکر ضرور ہے کیونکہ وہ باجگذار ختا کا ہے اور اوس طبقے کی زمین مطلق قابل زراعت
کے نہین ہے کیونکہ فقط کہین کہین پر جہان دریا کا کنارہ اور برف سے بچاؤ ہی وہان پر البتہ کچھہ سبزہ
دکھائی دیتا ہے ورنہ بنجر بالو اور برف کے اور کچھہ نظر نہین آتا ہی اور چانول کو وہان کبھی کوئی خواب مین
بھی نہین دیکھتا ہی اور گیہون بھی بکم پیدا ہوتا ہے لیکن جو کی افراط ہی اور اوسی پر سب کی اوقات ہے

سال مین قلماق تاتار کے سردار نے افواج کثیرہ او رقاہرہ لیکر تبت پر تاخت کیا اور لامہ گرد کو بری
شکست دی یہان تک کہ لامہ سب فقط جان لے لیکر بھاگے اور اونکے خانقاہ لٹ گئے اور وہانکی دولت
بے انتہا قلماق کے ہاتھ چڑھی تب اون لوگون نے فغفور کاشنی کی دہائی دی اور اکثرون نے اوسکے
دامن دولت کے سایہ مین پناہ لی اور اوس مرد شمشیر زن دشمن بگن نے اونکو ایسی داد دی کہ لامہ گرد اپنے
تخت پر پھر جا بیٹھا اور بہت سامال بھی غارتگرون سے بازیافت ہوا اوسکے بعد سنہ ۱۷۹۲ع تک ہر طرح کے
تبت مین امن و امان رہی کیونکہ ذرے ذرے سے بلوے جو اس عرصے مین مثل شرر کے پیدا ہوے
اور فوراً غائب ہوگئے قابل تذکرہ کی ویسی بڑی تاریخ مین نہین ہین لیکن اوس سال مین اہل نیپال
ناحق بے وجہ فقط لوٹ اور غنیمت کے لالچ سے ساتھ جمعیت کثیر کے تبت مین دفعتہً جا پڑے
تب بیچارے لامہ سب گھر دروازے اور مال و متاع چھوڑکر ایسے بدحواس بھاگے جیسے کبوتر کے
غول مین جب باز گرتا اور ہر فرد کو پریشان کردیتا ہے اور چونکہ ٹیشو لومبو کے خانقاہ کی دولت بے انتہائی
افواہ اون لوٹیرون کو طمع دیکر پہاڑون سے اوتار لائی تھی اوسی مقام پر یہ سیدھے جا پہنچے اور اسقدر
نقد و جنس اوٹھا لیگئے کہ اگر اوسکو قارون دیکھتا تو اپنے گنج کو ایک ٹٹ پونجیے صراف کی پونجی سمجھتا
اور اوس خانقاہ کے طول و عرض کو اسی سے سمجھنا چاہیے کہ اوسکی چار دیواری کے اندر چار پانسو
مکان فقط گوشائیون کے رہنے اور عبادت کرنے کے ہین اور لامہ گرو کی دولت سرا کئی ہزار گز کی
اوسکے اندر واقع ہے اور اوس کی آرایش مین جو تکلفات بنایات اور جواہرات افراط سے خرچ
ہوے تھے اگر صرف ایک فرد فقط اون چیزون کی اسم نویسی کی لکھی جاوے تو بڑی سی جلد بے تکلف
طیار ہووے اسکے سوا اوزار اور لامہ کے مکانات اور دیورے اور مقبرے چھوٹے بڑے کتنے
ہین اوسکا حساب نہین الغرض خانقاہ کو جب نیپالیے سب لوٹ کر چلے گئے تب فغفور کا سپہ سالار جرار
فوج قہار لیکر لامہ کی مدد کو لاہسہ مین داخل ہوا اور جب وہانکی خرابی اور تباہی کا حال دیکھا تو زیادہ تر غضبناک
ہوکر فوراً اون لوٹیرون کے تعاقب مین سرحد نیپال مین جا پہنچا اور جب ٹینگری کے میدان پر آیا تو اہل
نیپال او رخاسہ سے مقابلہ ہوا اور دونون طرف کی سپاہ مین ایسی چلی اور اتنی خونریزی ہوئی کہ نہ دیدہ نہ شنیدہ تھی غرض

حق کی طرف سرسبزی رہی اور نیپالیون کو شکست ملی جیون جیون وہ قدم اوٹھاتے پیچھے ہٹا ختائیون کا آگے بڑھا
آخرش دوبارہ جب لڑائی ہوئی نیپالیون کو ایسی کامل شکست ملی کہ وے التجا لائے اور ہزار منتون کے
ساتھہ جان بخشی چاہنے لگے تب ختائی سپہ سالار نے جو جو فرمایا اونھین بجا لانا پڑا یہانتک کہ اکثر مال
و متاع جو لوٹا گیا تھا لا ماؤن کو واپس ملا اور والی نیپال یہانتک کے خائف ہوا کہ فغفور کے آستانے پر
نذرانہ سالیانہ بھیجنے کا اقرار کیا بلکہ ہندوستان کے گورنر جنرل کو اپنا حامی کرنا چاہا اور عالیشان ممدوح نے
اوسے کچھہ بھروسا دیا اور کپتان کرک پاٹرک صاحب کو اپنا سفیر کر کے شہر کاٹمانڈو پای تخت نیپال
مین بھیجا اور حالانکہ کچھہ بندوبست ہوا لیکن ختائیون کے دل مین انگریزی طرف سے گرہ پڑگئی اور اوسکے
سوا یہ بھی ایک بابت تھی کہ جب لاماؤن نے گورنر جنرل بہادر سے نیپالیون کے ظلم کی فریاد کی اور مدد
مانگی اونھون نے توجہ نکی غرض اس انکار اور اوس اقرار کی یاد فغفور کو رہی اور نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ جب
بعد اوسکے انگلستان کا سفیر ختا مین گیا تو مقصد یاب نہوا جیسا کہ اس جلد مین نظر سے گذرا ہوگا
القصہ اوسوقت سے لامہ گرو کے ملک مین امن ہے اور بدستور فغفور کے حضور مین دنیوی مقدمون مین
تابعداری کا مجرا اوسکا ہوتا ہے لیکن جب دین کا معاملہ درمیان مین آتا ہے تب لامہ کے آستانے پر
فغفور کی کورنش ہوتی ہے اور فرمانروائی چین کی آنکھہ بودھہ کے پوجاری کے روبرو دب جاتی ہے
تبت کے ملک کی تین تقسیمین ہین اعنی تبت بزرگ اور تبت خرد اور بھوٹ کا ملک اور ایک پہاڑ
ہے جسکو کان ٹبل کہتے ہین اور اوسکے پچھم پر تبت خرد ہے جسکے باشندے مسلمان اور رعیت
والی کشمیر کے ہین اور اوس پہاڑ کے پورب پر تبت بزرگ اعنی لامہ گرو کا ملک ہے اور بھوٹ کا
ملک تبت بزرگ کے دکھن اور نیپال کے پورب اور آشام کے اوتر پر واقع ہی غرض اس تاریخ ختا مین
صرف تبت بزرگ کا ذکر ضرور ہے کیونکہ وہ باجگذار ختا کا ہے اور اوس طبقے کی زمین مطلق قابل زراعت
کے نہین ہے کیونکہ فقط کہین کہین پر جہان دریا کا کنارہ اور برف سے بچاؤ ہی وہان پر البتہ کچھہ سبزہ
دکھائی دیتا ہے ورنہ بجز پالے اور برف کے اور کچھہ نظر نہین آتا ہی اور چانول کو وہان کبھی کوئی خواب مین
بھی نہین دیکھتا ہی اور گیہون بھی بکم پیدا ہوتا ہے لیکن جو کی افراط ہی اور اوسی پر سب کی اوقات ہے

سال مین قلماق تاتار کے سردار نے افواج کثیرہ اور قاہرہ لیکر تبت پر تاخت کیا اور لامہ گرد کو بری
شکست دی یہان تک کہ لامہ سب فقط جان لے لیکر بھاگے اور اونکے خانقاہ لٹ گئے اور وہان کی دولت
بے انتہا قلماق کے ہاتھ چڑھی تب اون لوگون نے فغفور کاشنی کی دہائی دی اور اکثرون نے اوسکے
دامن دولت کے سایہ مین پناہ لی اور اوس مرد شمشیر زن دشمن فگن نے اونکو ایسی زاد دی کہ لامہ گرد اپنے
تخت پر پھر جا بیٹھا اور بہت سا مال بھی غارتگرون سے باز یافت ہوا اوسکے بعد سنہ ۱۷۹۱ع تک ہر طرح پر
تبت مین امن و امان رہی کیونکہ ذرے ذرے سے بلوے جو اوس عرصے مین مثل شرر کے پیدا ہوے
اور فوراً غائب ہوگئے قابل تذکرے کی ویسی بڑی تاریخ مین نہین ہین لیکن اوس سال مین اہل نیپال
ناحق بے وجہ فقط لوٹ اور غنیمت کے لالچ سے ساتھ جمعیت کثیر کے تبت مین دفعتہ جا پڑے
تب بیچارے لامہ سب گھر در وارے اور مال و متاع چھوڑ کر ایسے بدحواس بھاگے جیسے کبوتر کے
غول مین جب باز گرتا اور ہر فرد کو پریشان کر دیتا ہے اور چونکہ ٹیشو لومبو کے خانقاہ کی دولت بے انتہا کی
افواہ اون لٹیرون کو طمع دیکر پہاڑون سے اوتار لائی تھی اوسی مقام پر یہ سیدھے جا پہنچے اور اسقدر
نقد و جنس اوٹھا لیگئے کہ اگر اوسکو قارون دیکھتا تو اپنے گنج کو ایک ٹٹ پونجیے صراف کی پونجی سمجھتا
اور اوس خانقاہ کے طول و عرض کو اسی سے سمجھنا چاہیے کہ اوسکی چار دیواری کے اندر چار پانسو
مکان فقط گوشائیون کے رہنے اور عبادت کرنے کے ہین اور لامہ گرو کی دولت سرا کئی ہزار گز کی
اوسکے اندر واقع ہے اور اوس کی آرایش مین جو تکلفات بنایات اور جواہرات افراط سے خرچ
ہوے تھے اگر صرف ایک فرد فقط اون چیزون کی اسم نویسی کی لکھی جاوے تو بڑی سی جلد بے تکلف
طیار ہووے اسکے سوا اور امرا اور لامہ کے مکانات اور دیورے اور مقبرے چھوٹے بڑے کتنے
ہین اوسکا حساب نہین الغرض اس خانقاہ کو جب نیپالیے سب لوٹ کر چلے گئے تب فغفور کا سپہ سالار جرار
فوج قہار لیکر لامہ کی مدد کو لاسہ مین داخل ہوا اور جب وہان کی خرابی اور تباہی کا حال دیکھا تو زیادہ تر غضبناک
ہوکر فوراً اون لٹیرون کے تعاقب مین سرحد نیپال مین جا پہنچا اور جب ٹینگرے کے میدان پر اونکا
سے مقابلہ ہوا اور دونون طرف کی سپاہ مین ایسی چلی اور اتنی خونریزی ہوئی کہ نہ دیدہ نہ شنیدہ تھی غرض

اس ملک کا ختائی تاریخون مین مندرج ہے اور اوسی کے اعتبار سے ہم لوگون کو بھی کچھ
معلوم ہے لیکن اوسکے قبل کے جو تذکرے ہین بعض مین اسقدر اختلافات واقع ہین کہ بالکل
مطابقت نہین ہوتی اور بعض کی روایتون مین یہان تک مبالغہ ہے کہ ہرچند قیاس کو وہان تک
رسائی نہین ہوتی ہے الغرض اسقدر تحقیق ہے کہ اوس ملک کا ایک بادشاہ تھا تمام ملک کا مالک
اور طوفان کے لقب سے مشہور لیکن سنہ ۶۳۴ مسیحی تک اوس سے اور فغفوران چین سے راہ و رسم
کی کوئی صورت نہین ہوئی تھی غرض اوس سال مین مسمی لون کان تبت کے طوفان یعنی بادشاہ نے
پہلے اپنے ایلچی کی معرفت فغفور کے حضور مین مجرا اور گزارش کیا کہ اوس سرکار عالی مین وہ قبول ہوا
اور جب او دونون سے دعا آئی راہ موافقت کی کھلی اور بعد سات برس کے فغفور نے اپنی بیٹی اوسے
نکاح مین دی اور اوس سبب سے طوفان کے بازو مین یہ قوت آئی کہ رفتہ رفتہ اوسنے اپنی حکومت
کے دائرے کو چوڑا کیا اور ختا کی پچھم طرف جتنے سردار تھے سب سے باج لیا اور دو سو برس تک
اوسکے گھرانے کا وہی زور وشور رہا لیکن اوسکے بعد وہ معرض ادبار مین آیا اور سنہ [illegible] تک
اتنا ضعف طوفان کی حکومت مین آیا کہ کئی سردار خودمختار ہو گئے اور کئی شخص لامہ یعنی بودہ کے
پوجاریون کے زمرے سے اتنے قوی اور دولتمند اور صاحب زمین اور رعایا ہوئے کہ مثل
بادشاہون کے راج کرنے لگے غرض پھر بھی فغفور کی تابعداری مین رہے آخرکار جب قبلا خان
ختا کے تخت پر جلوہ افروز ہوا اور اوسنے تبت کیطرف آنکھ اوٹھا کر دیکھا تو بے انتظام پایا تب
اوس بے نظیر صاحب قلم و شمشیر نے اوس ملک کا اسطرح پر بندوبست کیا کہ ایک شخص لامہ کو
اوسکا مالک کل بنایا اور خطاب گرو کا دیا اور انواع طرح سے مرتبہ اور خطاب بادشاہی عہدہ عطا کیا
غرض اوسی تاریخ سے لقب لامہ گرو کا والی تبت کو ملا ہے اور اوس فغفور نے اپنے دین کا
معلم اوسے بنایا اور شاگرد رفتہ مین خود بھی ہوا اور چونکہ باقی لامہ سب بھی اہل جاہ اور حکومت
تھے سب کو خطاب سلطان کا سنہ ۱۴۱۳ع مین چین کی سرکار سے عنایت ہوا لیکن سب فرمانبردار
لامہ گرو کے تھے الغرض سنہ ۱۷۱۴ع تک بجز دو چار بلوے کے تبت مین امن رہا لیکن اوس

ن بقول اونکے ادس عرصے تک گلی گلی سن رسیدہ لوگون کی تلاش مین دوڑا پھرتا ہے
سامنے پاتا ہے جہنم مین گھسیٹ لیجاتا ہے غرض نوروز کے دن اگر کوئی اجنبی مسافر
ن کے شہرون یا بستیون مین چلا آوے تو راہون مین یہہ سنّاٹا پاوے کہ گمان محلہ
ن کا اوسے ہووے اور دوسرا سبب اسکا یہ ہے کہ اوس روز کوئی شخص اپنے گھر کے
لون کے خوف سے نہین نکلتا ہے اور سب کو یہی وہم رہتا ہے کہ اگر نوروز کو کوئی
آوے یا شگون بد کسیطرحسے ہووے تو سال کے سب دن مصیبت مین کٹینگے اور
یہہ بات مضحکہ کے قابل ہے لیکن اسکے سوا ایک اور شوشہ شیطان نے اون کے
مین ڈال دیا ہے کہ نوروز کے عرصے کو یا ایک آدھ روز کے قبل یا بعد اگر کسی آدمی
جان سے مار ڈالے تو قاتل کو اوس سال مین بہبودی اور ترقی جمیع امور دنیوی مین ہووے
اس باعث سے عوام الناس اور جہال کو فکر کسی کے مارنے کی اوس ایام مین ایسی رہتی ہے
مارے ڈر کے کئی روز تک خانہ نشین رہتے ہین اور بادشاہ کی طرف سے بھی پہرے
جابجا متعین ہوتی ہین تاکہ خون نہونے پاوے لیکن اوسپر بھی صدہا آدمی ہلاک
کیے جاتے ہین فقط

ساتوان باب
ملک تبت کا احوال

ختا کے دو صوبے یعنی چوبین اور ین نان اور ملک برمہ اور ملک تاتار قوم مغل
سب تبت کے چارون طرف واقع ہین اور طول مین شرقاً وجنوباً چھہ سو نوے کوس
ہے اور عرض مین شمالاً وجنوباً دو سو چھتر کوس ہے اور اگرچہ لاہسے کے نام سے تبت
کسی کو معلوم ہے لیکن واضح ہو کہ لاہسہ فقط اوسی صوبے کا نام ہے جسمین لامہ گرد کا
پایۂ تخت ہے اور اسیطرحسے عوام الناس ہند تمام انگلستان کو لندن کہتے ہین
پایۂ تخت مملکت ہے بہ سننہ یہہ سہو ہے اوسکا کچھ احوال

ٹھگنا ہنر جانتے ہین اور دروغ گوئی اگر ساتھہ لطف اور فائدے کے ہووے تو اوسے
عقل کی دلیل سمجھتے ہین * بیماریان جو ہر جگہہ کم و بیش ہوتی یہان بھی ہین لیکن جذام اس
کثرت سے ہوتا ہے کہ ہر صوبے مین دو ایک موضع فقط کوڑھیون سے بسا ہوا ہے اور
اوس جگہہ جو اس مرض مین گرفتار ہوتا ہے داخل کیا جاتا ہے اور آئین ملک سے ہے کہ اگر وہان سے
نکلکر کوئی جذامی شہر مین آوے تو جسکا جی چاہے بے تامل مار ڈالے اور اوسکی نہ داد نہ بیداد
ہوتی ہے اور وہان پر جذامی مردون اور عورتون مین بیاہ ہوتا ہے اور اونکے لڑکے بالے
والدین کے مرض کی لیے جہان مین ایذائین اوٹھانے آتے ہین اور سرکار نے مجبوری
اس امر مین اجازت دی ہے کیونکہ خاصہ اوس مرض کا شدت باہ ہے اور اون لوگون کی
خواہش مقاربت کی اس شدت سے ہمیشہ ہوتی ہے کہ اگر مباشرت موقوف ہووے تو بہ باؤ لے
بنجاتے ہین اور اپنے کو یا اورون کو ہلاک کر ڈالتے ہین * کوڑ ازلی یا ہاتھہ پاؤن کے معذور یہان کم
ہوتے ہین لیکن کبھی کبھی سال مین دو ایک دفعہ شب کو ایک مرطوب ہوا ملک موت کی پیدا
اس ملک پر سے بہہ جاتی ہے اور جو اوسکے سامنے پڑتا ہے یا تو دفعتہً ہلاک ہی ہو جاتا
ہے یا لقوہ و فالج مین ایسا گرفتار ہوتا ہے کہ باقی عمر جو ہوتی ہے سخت مصیبت سے کٹتی ہے *

اہل تبت کے کئی مذہب ہین چنانچہ بعض شخص دنیا کو قدیم اور خدا کو واحد جانتے ہین
اور نیک کردار کی روح کی بقا اور بد اطوار کی روح کی فنا کے قائل ہین مگر بعض بودھ کو پوجتے
ہین اور تناسخ کو درست کہتے ہین لیکن وہان کی عوام الناس تمام دنیا کی بلا کو پرستش کرتی ہین
اور ایسے وسواسی اور وہمی اور بے وقوف ہین کہ بعض بعض رسمین اونکی قابل مضحکہ کے
ہین اور بعض پر شدت سے کراہیت آتی ہے فی المثل جب دو تین دن اونکے نوروز کو
رہتے ہین جتنے بڈھے اور بڈھیان ہوتی ہین سب اپنے اپنے گھر چھوڑ چھوڑ کے
مندرون مین جمع ہوتے ہین اور جب تک نوروز کا دن پہر دو پہر نہین گذرتا ہے خوف جان
سے اپنی جائے پناہ کو وہ نہین چھوڑتے ہین اور باعث اس چھپ رہنے کا یہ ہے

پرندے جو ہند مین ہین ماچین مین بھی ہین بجز گیدڑ اور لومڑی اور خرگوش اور گدھے اور بھیڑیے کے جنگلی پیدائش نہ اس ملک ہین نہ سیام مین ہوتی ہے اور فیل سفید جتنے سلتے ہین پرستش کے لیے معبد شاہی مین بڑے تکلف سے رہتے ہین ✣ دودھ کسی جانور کا اس ملک کے باشندے استعمال مین نہین لاتے ہین بلکہ کہتے ہین کہ دیوتون نے دودھ بچے کی پرورش کے لیے مان کی چھاتی مین اوتارا ہے اور اوسکو پینا بچون کا حق تلف کرنا اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہونا ہے ✣ ملک مان کینگ ہین جو ماتحت مملکت ماچین کے ہے آٹھ صوبے ہین اور کیچو کا شہر پایۂ تخت سابق آباد اور دلکشا جگہ ہے اور نہایت فضاایت کے ساتھ اجناس تجارت سے معمور اور کثرت خلق کے لیے مشہور ہے اور لکڑی کے مکانات کھپریل سے چھائے ہوے ہین اور مقدور والون کے گھر انواع نقشکاری اور تکلفات سے آراستہ اور پیراستہ ہین چنانچہ کسیکا مکان سرخ رنگا ہوا سبز کھپریلو سے چھایا ہوا ہے اور کسیکی دیوارین زرد یا سبز ہین اور چھاونی سرخ یا سیاہ ہے اور امرا کے بعض جیشگاہ بالکل صندل کے بنے ہوے ہین اور دریا اور نہرون سے زمین اسقدر شاداب رہتی ہے کہ ہر فصل وہان کی چوتھے مہینے مین کٹتی ہے اور پانچ رنگ کے چانول اس ملک مین پیدا ہوتے ہین یعنی سفید مثل ذرۂ بلور اور سیاہ بتاب مثل چشم یار و زرد مثل لاجورد اور سرخ مثل یاقوت کے ہوتے ہین اور ایک قسم خوشبودار ہے جو امرا کے دسترخوان پر چنا جاتا ہے اور ان پانچون قسم چانول کو ملا کے اگر کوئی لکھنؤ کا باورچی پلاؤ پکاوے تو راقم کا اگر اختیار چلے تو ناظرین تاریخ چین کو خوب کھلاوے ✣ اس ملک کے لوگ میانہ قد اور گندم رنگ ہوتے اور کسی ترکیب سے دانتون کو سیاہ رنگتے ہین اور ایسے بہایم ہین کہ دندان سفید کو دندان سگ کہتے ہین حالانکہ قول شاعر کا سچ ہے جب معشوق کیطرف خطاب کرکے کہتا ہے ع ملکے مستی رتبہ دانتون کا بہت کم کردیا ✣ کیا غضب تمنے کیا کو نیلم کردیا ✣ سوا اس عیب کے یہ لوگ نرے سست اور کج باطن ہین اور غیرون کو

وہ یہان موجود ہین یعنی آب و سبزہ و وسعت اس سبب سے ہوئی کہ شہر بہت خوب اور
قابل انسان کے رہنے کے ہے اور پادشاہ اسی مین رہتا ہے اور اگرچہ وہ خود سر ہے
لیکن فغفور کا تابعدار کہلاتا ہے اور تحائف نذرانے کے طور پر ہمیشہ بھیجتا ہے اور چونکہ
مدت تک یہ ملک ختا کی عملداری مین تھا اس سبب سے اکثر قاعدے اور دستور العمل وہانکے
اس ملک مین بھی جاری ہین اور بعض رسم مین جو فرق ہے بوجہ خاصیت ملک اور جبلی خلق سے ہے
قلعے اس ملک مین کم ہین مگر آٹھ سو جنگی ہاتی اور دو سو کشتی ایک ایک توپ گلی پر لیے
اور چھ سو چھوٹی بڑی ناوین واسطے جنگ کے اور پچاس ہزار سپاہ ہمیشہ مہیا رہتے ہین
اور دولتسرا کے گرد بارہ سو توپین جوتی ہوئی ہین اور نقل ہے کہ ایک شخص اہل پرتگیزین
کسی ایام مین اوس دیار پر جہاز کی تباہی کا مارا ہوا جا پہنچا تھا اور توپ ڈھالنا اون لوگونکا
کو اوسی نے سکھایا بلکہ کہتے ہین کہ قریب ہزار توپ کے اوسنے خود طیار کین اور فن گولہ انداز
اہل ماچین کو بتلایا ❋ اس ملک کے لوگ بہت خلیق اور سلیم الطبع اور مسافر پرور لیکن
نہایت شہوت پرست اور زن مرید اور ناچ رنگ کے عاشق ہوتے ہین اور ایک رسم
انکے یہان عجیب و غریب ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی عادت کا گویا کیڑا ہے
اور طبیعت اوسکی ہمیشہ اونھین چیزون کو نیک یا بد سمجھتی ہے جسکو بچپنے سے مہر یا قہر کی آنکھ
سے دیکھتا آیا ہے چنانچہ مان باپ اپنی بیٹی کو اور شوہر اپنی جورو کو خواہشمند کے دو دمی
چندے کے لیے حوالہ کر دینے مین تامل نہین کرتے ہین اور زیادہ تر حیرت کی جا ہے
کہ اوس ملک مین یگانون سے اغیار مسافرون کی زیادہ تر خاطر ایسے امر مین کی جاتی ہے
اور اگرچہ مسافر پروری صفت اعظم ہے لیکن یہ البتہ اوسکی تفریط مایل بعیب سے ہے ❋
ایک طرح کا درخت مخصوص اس ملک مین پیدا ہوتا ہے جسکے پتون سے ایک
سبز رنگ چھپایا جاتا ہے اور مثل نیل کے ٹکیون مین جما کر بیچا جاتا ہے اور رنگ اوسکا
زمردگون اور طوطے کے پر کو شرمندہ کرتا ہے ❋ اکثر جانور درندے چرندے اور

ناچیز امرون کی طرف خیال نفرماوین کیونکہ ہم لوگ آخرش کسدن سکے لیے ہین الغرض
اس اسطرح سے نقرے دیکر بادشاہ کو محلسرا مین اوسنے داخل کیا اور آپ انجام کار سلطنت
مین مصروف ہوا بلکہ اپنے خاندان کی ترقی اور بہبودی کو دوام کے لیے قائم رکھنے کی یہ
صورت اوسنے نکالی ہے کہ عہدہ سپہ سالار کا موروثی ہووے مگر سنہ ۱۷۴۸ء ایسی مین اصل بادشاہ نے
زمام حکومت اپنے ہاتھو مین لی اور وہ ایسا مدبر تھا کہ اہل ماچین کو باج گزار کیا غرض سنہ ۱۷۷۴ء ایسی مین
بلوا ملک مین ہوا اور تین بھائی بنام تیسن نے علم بغاوت کا ایستادہ کیا اور اگرچہ اومین ایک شخص لولا
اور دو کشتکار تھے لیکن ایسے مدبر اور بہادر کہ شاہی فوج اور ختا اور ماچین کی فوجون کو جو مدد کے
لیے آئی تھین سب کو ان تینون نے متواتر شکست دی آخر الامر لڑتے بھڑتے ستائیس برسون
مین اون باغیون کو جو اس عرصے مین خود بادشاہ ملک نان کینگ کے ہوگئے تھے شاہ ماچین نے سر کیا اور
برس ڈیڑھ برس کے بعد اونکا تمام ملک شاہ ماچین کے قبضے مین آیا اور سنہ ۱۸۶۲ء ایسی مین کامبوج مین اوسکا دخل ہوا اور آج تک مملکت
ماچین کے شامل یہ دونون ملک ہین جیسا کہ صدر مین مذکور ہوا الغرض خاص ملک ماچین کے
گیارہ صوبے ہین اور سونا اور لوہا اور دندان فیل وصندل اور اقسام طرح کی قیمتی لکڑی اور موم
اور گول مرچ اور دال چینی اور ریشم اور روئی اور چینی اور کئی طرح کے چانول کی پیدائش یہان
افراط سے ہوتی ہے اور اس دیار مین بارش کا ایام کاتک مہینے مین شروع اور چیت مین
تمام ہوتا ہے اور جیٹھ بیساکھ مین جب ہندوستان کی چیل اپنا انڈا چھوڑ دیتی ہے اور تپش
آفتاب کو بیضے کی پرورش کے لیے کافی سمجھتی ہے اوسوقت ماچینیون کے دانت مثل
پانسے کے بنجہ تمار بازی مین بجا کرتے ہین ٭ ہوئی کا شہر پایہ تخت ماچین سات کوس
کے دائرے مین ہے اور سوائے شاہی مکانات کے باقی گھر سب لکڑی کے ہین اور
کھپریل کی چھاونی ہے اور اکثر کے گرد خانہ باغ ہونے سے کیفیت یہ دکھائی دیتی ہے
گویا ایک باغ وسیع مین ہزار ہا عیش گاہ بنے ہوئے ہین اور دریا کے کنارے پر از الانہ
واقع ہے بہت سی نہرین شہر مین بہتی ہین اور چونکہ حسن شہر کے لیے جو تینون چیزین ضرور ہین

بابرای عوام شروع کیا اور اونکی جرات اور عقل نے مدت تک ختائیون کو عاجز رکھا اور اسکے
مارے جانے سے فساد نے طول نہ کھینچا ورنہ جسطرح یہہ فتنہ شروع ہوا تھا اگر اختتام تک
اونکے جیتے جی نہ پہنچتا تو اوسی ایام مین ختا کا دور اوس ملک مین باقی نہ رہتا غرض کئی سو
برس تک یہہ ہلچل اس ملک مین برابر رہتی کہ اگر تمام دنیا کے سب اقلیمون کا بکھیڑا ایک جگہ
جمع ہوتا تو مقابل مین نہ آتا چنانچہ کبھی فغفور کی حکومت رہتی اور کبھی بلوے کی صورت نظر آتی
لگانے دو دعویدار تخت کے درمیان آپس ہی مین چلتی رہتی گاہے اور ملکون مین اون کا
یورش ہوتی رہتی اور گاہے اوس طرف سے عوض کی بنا پڑتی تھی آخرالامر جب فغفوروں
نے دیکھا کہ ان لوگون کو غیرون کی حکومت ناگوار ہے لڑائی سے دست بردار ہوے
اور ایک شخص کو شاہ تان کینگ کا خطاب دے کے اور اوس سے باج قبول کرکے
سنہ ۲۱۳ مسیحی مین الگ ہو گئے غرض سنہ ۲۰۶ مسیحی مین ملک مین ہلچل دیکھکر
پھر اپنا دخل کیا لیکن بائیس برس کے بعد دوبارہ ایک ملکی سردار کے حوالہ کرکے
اوس ملک سے کنارہ کش ہوے غرض سنہ ۳۵۰ مسیحی مین شاہ تان کینگ کے
طوق اطاعت کو اہل ماچین نے گلے سے اوتار ڈالا اور اونکے سردار نے شاہ ماچین
کا لقب اختیار کیا اور محض سرخود ہو گیا اور ادہر تو اوس ملک کا شاہ تان کینگ کے ہاتھ
سے نکل جاتا تھا اودھر اوسکے سپہ سالار نے اوسکا ایسا تصرف کر لیا کہ اوس تاریخ سے
سنہ ۴۸۷ مسیحی تک ملک تان کینگ مین یہ حال تھا کہ بادشاہ صرف برائے نام و
نمود تھا اور اس سپہ سالار کی آل و اولاد کے ہاتھ مین کل اختیار تھا اور جس شخص نے
اس نیابت کی بنا ڈالی اگر چاہتا تو خود بادشاہ ہو کر صاحب تاج و تخت بنا پر سے اوتار دیتا
لیکن بڑا عقلمند اور دور اندیش تھا کیونکہ صرف نام بھر اسکو چھوڑ دیا اور سب طرح سے مالک
مطلق خود ہوا اور بادشاہ کو اوسنے کہا کہ پیر و مرشد کو چاہئے کہ سلطنت کا جھنجھٹ اور اہتمام کسی کو
دیا ہے اور بندگان شاہی کے منصب یہی ہین جو مسکو دیا ہے پس آپ حضور میش کرین اور

عزیزون کا تین مہینے تک یہہ لوگ کرتے ہین اوراس عرصے مین کسی طرح کی شادی نہ اپنے گھر مین کرتے اور نہ اورون کے مدعو ہوتے ہین + علوم اور مذہب اور بعض دستورات اور پوشاک ان لوگون کی ختائیون سے اخذ کیے ہوے ہین مگر بعض باتون مین فرق ہے چنانچہ انکی مستورات پردہ نشین نہین ہوتین اور مردون کی صحبت مین بیٹھتی ہین سوا اسکے مان باپ کو اختیار اپنی اولاد کو بیاہ دینے کا ہے اور طرفین مین محبت جب ہوتی ہے تب اہل فارموسا کی طرح انکے یہان بھی صورت بنتی ہے + اجناس کی اقسام یہان افراط سے پیدا ہوتے ہین اور معدن سونا اور چاندی اور لوہے کے پہاڑون مین موجود ہین اور ایک قسم کا کاغذ کپاس کا بنا ہوا ختا کے مصور بہت خواہش سے منگواتے ہین کیونکہ تصویرین اس کاغذ پر بہت جلوہ پاتی ہین اور چونکہ فغفور کو اوسکی حاجت دولتخانے کی آراستگی کے واسطے ہوتی ہے اس لیے باج کی چیزون مین یہ رقم داخل ہے +

چھٹا باب

احوال مملکت ماچین کا جو باجگذار ختا کی ہے

مملکت ماچین کی بالفعل تین تقسیمین ہین یعنی ملک کام بوج اور ملک ٹان کینگ جنمین صوبدار مقرر ہین اور خاص طبقۂ ماچین جہان بادشاہ خود رہتا ہے اور دوسے چودہ برس قبل حضرت عیسیٰ کے فغفور چینگ وانگ بہادر مدبر و بانی دیوار ختا نے پہلی دفعہ ملک ٹان کینگ مذکورۂ بالا پر جو اوس وقت تینون تقسیمون مین بہتر تھا بزور شمشیر دخل کیا اور صدہا گروہ ختائیون کے وہان بھیجکر اون لوگون کے درمیان تخم آدمیت کا بویا کیونکہ قبل ان ایام کے بہایم سے بدتر وہان کے لوگ تھے اور نہ علم نہ مذہب نہ ریاست کی صورت اور نہ بیاہ وغیرہ کا کچھہ سررشتہ جاری تھا تب یہ تینون ملک جو اب سلطنت ماچین کے عہدے کہلاتے ہین داخل صوبجات ختا کے تھے + سنہ ۲۶۳ مسیحی مین اوس ملک کی دو عورتون نے

اہل فرنگ کے جغرافیہ مین یہ ملک کوریا کہلاتا ہے لیکن ختائی سب اوسکو کاؤلی
کہتے ہین + اوتر کی طرف زمین اسکی ختائی ترکستان سے ملی ہوئی ہے اس سبب سے
اطلاق جزیرے کا اوسپر نہین کیا جاسکتا ہے ورنہ تینون طرف بحر محیط گرد ہے + اہل
یہان کے باشندون کی کسی قوم تاتار سے ہے لیکن یہ لوگ مثل مانچو تاتار کے اپنے کو
دیوتون کی اولاد قرار دیتے ہین اور نوع آدم سے اپنے زعم مین فضیلت رکھتے ہین اس
ملک کا بادشاہ باج گزار اور تابعدار فغفور کا ہے لیکن اپنے ملک و رعیت پر مختار مطلق ہے
غرض جب صاحب تخت فوت کرتا ہے فغفور کیطرف سے دو تین امیر عالی رتبہ شاہزادے
ولیعہد کو باپ کا قائم مقام کرنے کے لیے روانہ کیے جاتے ہین اور جب تک
وے نہین پہونچتے ہین امور سلطنت کے ملتوی رہتے ہین + جاپان کے جزیرے
والون نے سنہ ۱۵۹۲ مسیحی مین اس ملک مین اپنا دخل اور تصرف کیا غرض جب مانچو تاتار کا
دور ختا مین ہوا اہل کوریا نے اونسے مدد لیکر ظالمون کو اپنے ملک سے نکال دیا اور
فغفور کی اطاعت کو قبول کیا + ملک ان لوگون کا وسیع اور زرخیز ہے اور آٹھ صوبے
اور چالیس پرگنے مین تقسیم ہے اور اوسمین تینتیس شہر بڑے اور سو سے زیادہ چھوٹے ہین +
اہل کوریا اکثر نیک نہاد اور حریص اور سلیم الطبع ہین اور تحصیل علوم اور فنون مین زود رس
اور علم کے ایسے قدردان کہ جب کوئی سوداگر کسی کے یہان کتاب فروشی کو جاتا ہے
تب خریدار پاک و صاف ہوکر اوجلے کپڑے پہنتا ہے اور لوبان جلا کر سجدہ کر لیتا ہے
بعد اوسکے کتابون کو دیکھتا اور اونکی قیمت کرتا ہے + مُردے کو تین برس تک یہ لوگ
دفن نہین کرتے ہین اور صندوق مین بند کرکے اپنے مکان مین رہنے دیتے ہین
اور جب زمین کو اوسکی امانت سونپتے ہین تو جتنی چیزین گذرے ہوئے شخص کو زندگی
مین عزیز تھین سب قبر کی چارون طرف رکھدی جاتی ہین اور ماتمی لوگ اگر چاہتے ہین
تو اوٹھا لیجاتے ہین + باپ مان کا غم تین برس تک اور بھائی بہن اور دوسرے

بلہ شمیات کی یہی خواص سے ہے غرض جو اصلی باشندے ہین اونکے حق مین
بہ حیات ہے اور طرفہ تر یہہ ہے کہ جہان پانی ایسا مضر ہے وہان ہوا بہت
یف اور صحت آور ہے اور بیمار کی صورت کمتر نظر آتی ہے غرض سوداگر اور جو اغیار
وہان رہتے ہین دوسری جگہون سے پانی منگوا کر پیتے ہین + اس جزیرے کے اصلی
باشندون کے درمیان بیاہ طرفین کے عشق سے ہوتا ہے اور صورت اوسکی یہہ ہے
کہ جب کوئی نوجوان کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے تو بان سات روز تک اوسکے پیچھے بانسلی
بجاتا چلا جاتا ہے اگر جذب عشق نے چھوکری کے دل کو کھینچا اور راگنیان کا کل کو اوس
لطیف باجے نے رجھایا اور آنکھون مین عاشق بھایا تو فوراً اپنے والد کے یہان اوسکو
وہ لیجاتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ مین اس سے راضی ہون مجھے بیاہ دو غرض بعد سوہاگ
کے اوسی تاریخ سے دولھہ اپنی سسرال مین سکونت اختیار کرتا اور اپنے باپ مان کے
گھر پھر نہین جاتا ہے اور اسی سبب سے یہان کے باشندے بیٹی کی بہت تمنا
رکھتے ہین کیونکہ اوسکا شوہر بیٹے سے زیادہ ہوتا ہے + ۱۸۷۲ء مین ایک ایسا
طوفان اور زلزلہ اس جزیرے مین ہوا اور سمندر کا پانی ایسا بڑھا کہ لکھا آدمی بھگئے اور
مارے گئے اور جو بچے خانہ ویران رہے اس واردات کا حال سنکر فغفور نے اپنی
ستم رسیدہ رعیتون کی بہت دلجوئیان کین اور غلہ اور روپیہ افراط سے بخشا بلکہ ہر ایک کا
گھر بنوا دیا لیکن مصلحت ایزدی کے تباہ کیے ہوے کو انسان کیا فروغ دے سکتا ہے
اور وہ بات جو قبل تھی ایسی مٹ گئی کہ امید اوسکے عود کرنے کی باقی نرہی باینہمہ
فغفور کو اس علاقے سے محاصل کثیر ہے اور اگرچہ چھہ برس بعد اوس طوفان کے
بلوائے عظیم اوس جا پر ماندرینون کی بدکاری سے ہوا لیکن اب امن ہے فقط

پانچوان باب

احوال کوریا کی سلطنت کا جو باج گزار ختا کی ہے

یہی جواب اوس بہادر نے دیا کہ مرد کی بات ہاتھی کا دانت ہے جو منہہ سے نکلا سو نکلا اور چند روز
کی زندگی اگر دروغ گوئی سے ملی بھی تو کیا لطف ہے آخرش وکیت کے پاس پھر گیا اور جو کچھہ خود
اوسنے کہا تھا اور ولندیزون نے جواب دیا تھا سب مو بمو اوس کافر بدکیش کے روبرو دو بدو کہا یہانتک
کہ پھر اسی جگہہ سے پکڑا اوس بدکردار نے پادری صاحب کو اپنے ہاتھہ سے مار ڈالا
تاریخون کی سیر کرنے والے اس نقل کی مثال اوس ماجرے مین پاوینگے جو تاریخ روم قدیم سے ظاہر ہے
کہ رگولس سپہ سالار روم اسی طرح سے جب کارتھج یعنے افریقیہ کی فوج نے اوسے اسیر کیا اور
ایسے ہی وعدے لیکر روم کو بھیجا تو اوسنے بھی ایسی ہی صلاح صلح نکرنے کی دی اور
اپنے قول کے ایفا مین دشمن کے قبضے مین خلاف سب کی امتناع کے اپنے کو
پہنچایا اور اسیطرح سے اون لوگون نے بھی اوسے مار ڈالا ✣ فغفور کاتھی کے عہد دولت
مین یہہ جزیرہ مملکت ختا کے تحت مین آیا اور دار الامارة اوسکا تائی وان کہلاتا ہے اور اسقدر
آباد اور اجناس سوداگری سے معمور ہے کہ ختا کے اکثر چھوٹے شہرون سے بدرجہ اولی
بہتر ہے اور بہت آراستہ اور دونون پٹی پر دکانین اس افراط سے ہین اور غل بیچنے اور لینے
والون کا ایسا رہتا ہے کہ کاشان کے شہر مین بھی ایسا مجمع کم ہوتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے
کہ بندر عظیم الشان ہے اور دنیا کی چیزین وہان میسر ہوتی ہین ✣ یہہ جزیرہ ایسا زرخیز ہے
کہ علاوہ افراط تمامی اقسام اجناس کے عجیب بات ہے کہ جتنے میوے کہ بعض اقلیمون
مین مخصوص ہوتے اور دوسرے مین میسر نہین آتے ہین وے سب یہان پر پیدا ہین
اور ایک ہی سرزمین سب کو موافق ہے ✣ اس سے عجیب تر یہہ ماجرا ہے کہ اکثر اجنبی
کے حق مین پانی اوس شہر اور اوسکے اطراف کا ہلاہل کی خاصیت رکھتا ہے اور جسنے
ٹھنڈا پانی اسکے پیا گویا شربت موت چکھا اور کسی ملک کا باشندہ کیون نہو اس جزیرے کا
پانی سکے پینے پندرہ دن مین یا اوسے ہلاک کرتا ہے یا ایسا موافق ہوتا ہے کہ مرض اوسکے
نزدیک جلد نہین آتا ہے اور اسی سے ثابت ہے کہ راقم نے جو اوسے ہلاہل قرار دیا ہے

وہان پہنچنا سہل ہے لیکن جاپانیون کو وطن سے جنبش کرنا اسقدر ناگوار ہے کہ ۱۸۳۱ع تک اونکو
مطلق اوسکی خبر تھی غرض جب سے فغفور کی تحت حکومت مین داخل ہوا فوکینگ کا صوبہ دار اسپر بھی
حکومت کرتا ہے اسکی دو تقسیمین ہین شمالی اور جنوبی اور دونون نکے درمیان ایک قطار پہاڑون
کی ایسی ہے کہ گویا ذاتہ جزیرہ منقسم ہے اور صرف اسی قطار کی پچھم طرف کے باشندے سب فغفور کی تابعداری مین
اور انکے تین حصہ سے زیادہ اہل ختائی ہین کیونکہ جب مانچوتاتار ختا مین دخل کیا تو بہتیرے اجنبی اپنا گھر بار لیکر بھاگے
اور یہان آنکے مقیم ہوے لیکن پورب طرف اصلی باشندے رہتے ہین جو بعض وحشی ہین اور اونکا حال
مطلقًا معلوم نہین کیونکہ وہان کسی اہل فرنگ کا گذر نہین ہوا اور سوا ولایتون کے کسی قوم کو یہ جرأت
نہین کہ دفعۃً تن تنہا ملک غیر مین جاوے اور کچھ حال کو دریافت کرے ۱۶۲۴ع مین ولندیزون
نے اس جزیرے مین قدم رکھا اور وہان قلعہ تعمیر کرکے اوسے اپنا پایۂ تخت بلقب زیلانڈیا بنایا لیکن
قریب تیس برس کے بعد کاک زنگا دریائی ڈکیت نے اونکا شہر و قلعہ چھین لیا بلکہ اوس جزیرہ سے اونکو
نکال کے خود وہان پر مقیم ہوا جیساکہ اسی جلد کے ۷۵ صفحہ مین ذکر کیا گیا ہے غرض انہین لڑائیون
مین سے جو ولندیزا اور کاک زنگا سے ہوئین ایک کی یہ نقل ہے کہ جب اوس ڈکیت نے زیلانڈیا
کے قلعہ کو محاصرہ کیا تو پادری ہام بروکا صاحب کو جو اسیران جنگ سے تھے اوسنے ولندیزی
حاکم قلعہ کے پاس پیغام اوس مقام کے جلد خالی کرنے اور ملک سے نکل جانے کا بھیجا اور
رخصت کرتے وقت یہ وعدہ لیا کہ جو ہو غرض پھر آوے اور سوال کا جواب خود پہنچاوے چنانچہ
وہ شخص باخدا قلعہ مین آیا اور ولندیزون سے کہا کہ تم ہرگز ایسے بدکردار مردم آزار ڈکیت کو یہان
دخل نہ دو اور چندے اور بھی محاصرہ کو گوارہ کرکے دیکھو تو پردۂ غیب سے کیا ظہور مین آتا ہے اور
ان کفار کا تابعدار ہونا مین نامردی ہے غرض اسطرح کے بہت سے کلمے کہکر پادری صاحب
اوٹھی اون بچہ سے اور ڈکیت کی اسیری مین جانیکو موافق وعدے کے جو نہین چلی ولندیزون نے
منت اور التجا کی کہ نہ جاؤ کیونکہ جاتے ہی مارے جاؤگے اور اوسکی دونون بیٹیون نے باپ کے گلے
سے لپٹ کے کہنا شروع کیا کہ ہمپر ترس کھاؤ اور تون پر رحم کرو اور اپنی جان مفت مین ندو لیکن سب کو

ختائیون پر اوس ماجرے کو ثابت کر دیا تب صدائے واہ واہ کی ہر فرد بشر کی زبان سے بلند ہوئی اور
سپہ سالار کو جو خبر پہنچی اوسنے جرأت اور استقلال اور شعور کی داد دی اور شہنشاہ نے بھی اوسے بڑی جاگیر
عنایت کی الغرض سنہ مذکور سے فغفور کی اطاعت ان پہاڑیون نے قبول کی ہے اور مثل تاتاریون
کے جانور پالنے کا بڑا شوق ان کوہستانیون کو ہے اور غالبا بھی اونہین کی طرح یہ ہین لیکن زراعت
کرتے ہین اور چند قسم کا موٹا کپڑا بنتے ہین اور اون کا غالیچہ ایسا تحفہ بناتے ہین کہ ختائی سوداگر سب اوسے
بہت خرید کرتے ہین ۔ انکی عورتین عجب طرح سے بالونکا سنگار کرتی ہین چنانچہ جوڑا چاندی پر باندھکر
موم سے تمام سر کے بالون کو چکناتی ہین جسطرح سے اور پیسے کی کہانیان اور چھوٹے ناک پور
کی دھانگڑیان سامنے کی پٹی موم سے لتھیڑتی ہین اور اگرچہ مستورات کا سنگار تمام دنیا مین
ایک نہ ایک طرح کی مصیبت سے متعلق ہے لیکن یہ عذاب اونکو کسطور سے پسند ہے اور سر پر ایسی
بڑی بلا پہنے کیونکر زندگی کرتی ہین معلوم نہین اور ساتھ اسکے برس مین چار دفعہ اوس موم کو چھوڑا
کرنا چڑھانا بھی واجب ہے اور اوسکی ترکیب یہ ہے کہ بڑا الاؤ جلا کے سامنے بیٹھتی اور موم کو پگھلا
چھوڑاتی ہین گویا آخر کار سنگار چولہے مین پڑتا ہے + اسی جلد کے پہلے دفتر کے چوتھے صفحے کے ملاحظے
سے معلوم ہوویگا جو راقم نے اس قوم کے باب مین لکھا ہے کہ لوگ بسبب کھڑی ناک اور بڑی آنکھ
اور ریش رکھنے کے کچھ نسبت تاتاریون اور ختائیون سے جو بنی آدم کی قسم ہے ریتے سے نہین
رکھتے ہین اور معلوم نہین ہے کہ اوس دیار کے اصلی باشندے یہ ہین یا اونکا فرقہ اقوام رشیدار سے
دیار سے بادیہ پیمائی کرتا چین مین آرہا ہے الغرض ختائی کہتے ہین کہ یہ ہمارے بدنہاد اور جو
ہوتے ہین لیکن بعض پادریون کا جو اتفاق لوٹکے بیچ مین جانے کا ہوا تو اونہون نے نہایت راست معاملہ
اور صاف باطن اون لوگون کو پایا فقط ۞

چوتھا باب

احوال جزیرہ ہائی نان کا جسکو اہل فرنگ فارموسا کہتے ہین ۔

حالانکہ صوبہ کوانگ تونگ کے بندر اور شہر اجاتی ہے یہ جزیرہ ایسا ترتیب سے ہے کہ دن بھر مین

مقام پر مغالطہ دیکر پھنسایا اور نکلنے کی راہ بند کرکے فوج کو فاقوں سے ضعیف کرکے ایسا قتل کیا کہ
ایک متنفس نہ بچا غرض یہ سب حال سنکر فغفور بھبوکا ہوگیا اور سپہ سالار اکوئی کو چونکہ ان پہاڑیوں کو نیست و
نابود کرنا واجب تھا اس لیے اختیار کل فوج وخزانے برخلاف قواعد سلطنت کے دیا گیا یہ شخص نہایت
بہادر اور مدبر تھا اور اوسنے چیدہ چیدہ سپاہ اور توپخانہ اور غلہ افراط سے ساتھ اپنے لیا اور بڑی
جراٴت اور فکر خرچ کرکے آخر کار اونکو زیر کیا اور ایک بادشاہ کو پابزنجیر فغفور کے حضور میں بھیجا اور جب
دوسرے کی لاش کو میدان جنگ پر دیکھکر سمجھا کہ شجر فتنے کا بیخ وبنیاد سے اوکھڑ گیا تب وہان سے
پھر آیا اور شہنشاہ کا زیادہ مقرب اور معتمد ہوا الغرض اس لڑائی میں ایک عورت نے ایسا کام کیا کہ اوسکا تذکرہ
ہمیشہ رہیگا ۔ بیان یہ کہ ایک چھوٹا سا قلعہ بلند پہاڑ کی چوٹی پر واقع تھا اور دو مہینے سے فغفور کی فوج
محاصرہ کئے حیران تھی لیکن دخل نہ پاتی تھی ایکروز صبح کاذب کے وقت آہٹ کسی شخص کی آمد ورفت
کی پہرے والوں کو جو ملی تو دوچار شخص آہستہ آہستہ چڑھ گئے اور دیکھا کہ ایک عورت پانی بھرکے
قلعے کے اندر لیے جاتی ہے فوراً اوسکو اون لوگون نے پکڑ لیا اور پوچھا کہ کتنے لوگ اس قلعے
کے اندر ہیں جو دو مہینے سے ایسے بندوبست سے لڑتے ہین کہ شہنشاہی فوج عاجز ہوگئی اوسنے جواب دیا
کہ اتنے روزون سے مین اکیلی تن تنہا تملوگون کو عاجز رکھے ہون اور اگر آج پانی نہ کم ہوجاتا تو جیتے دم تک
تمہین حیران رکھتی یہ بات قریب قیاس کے نہ ٹھہری اور سپاہی جمعیت کثیر کے ساتھ قلعے مین جو گئے
تو دیکھا کہ فی الواقع ایک متنفس اوس مین نہین ہے آخرش جب اوس ماجرے کا استفسار ہوا تو عورت کہنے
لگی کہ اتفاق سے مین اس قلعہ مین رہگئی جب تملوگون نے محاصرہ کرلیا اور گریز کی راہ مسدود جو نظر آئی تو
دروازونکو بند کرکے فصیلون پر چند بندوقین لیکر مین جا بیٹھی اور اوس تاریخ سے جس طرف سے
دیکھتی تھی کہ تملوگون نے قصد اوپر چڑھنے کا کیا اوسی طرف جاکر پتھر کے چٹان اوپر
سے لوڑھکا دیتی تھی اور جو سنگ سے بچتا تھا اوسے گولی سے مار لیتی تھی اور برابر مین ایسی ہی کرتی رہی
اور اسیطرح سے تمہین شکست ملی اور اگر دو روز سے پانی قلعے کا نہ چک جاتا اور پیاس سے مجبور
نہوتی تو ہرگز اپنی جان رہتے تمکو اس قلعے مین دخل نہ دیتی یہ کہتی ہوئی اوسنے اپنی بات کی صداقت کے لیے

اور بعض اون مین سے مکانات بنا کر رہتے ہین مذہب ان کا لامہ گرو کا ہے اور عادات اور رسومات
اہل تبت سے مشابہت رکھتے ہین اور اسی باعث سے قیاس مقتضی ہے کہ اوسی ملک کی کوئی
قوم اون پہاڑون مین نکل آئی اور جگہ پسند کر کے رہ گئی ؛ ان کی سرحد سے جو دریا بہے ہین ان مین
سونے کے ذرے ملتے اور یہ لوگ اوس ریت کو گلانا اور ظروف اور پتلا بنانا جانتے ہین اور ہدایا
اور تحائف جو ہمیشہ فغفور کے حضور مین بھیجتے ہین سونے ہی کی چیزون کی قسم سے ہوتی ہین فقط ؛

لولو کی قوم کا بیان

یہ لوگ صوبہ ینان مین رہتے ہین لیکن عادات اور رسومات مین ختائیون سے مطلق مشابہت
نہین رکھتے ہین قدیم الایام مین انکے حکام خود مختار تھے لیکن جب ختا کو اوج زیادہ ہوا اور فغفور نے اون سے
باج طلب کیا ان لوگون نے بھیجدیا اور طوق بندگی کا پہن لیا غرض فغفور سے یہ اقرار کروایا کہ اونکے
خاندانی امرا کو اپنے اپنے علاقے مین عہدہ اور رتبہ ختائی ماندرینون کا ملے اور وہ مرتبہ موروثی ہو فوج
پیادہ اور سوار انکی اون کے پاس ہے اور تیر و کمان و برچھی باندھتے ہین پوشاک انکی ایک کرتا
بے آستین کا گھٹنون تک لنبا اور سر پر گھاس کی بنی ہوئی ٹوپی اور پاؤن مین چمڑے کی نعلین پڑی
رہتی ہے اور پاجامہ یا دھوتی کی قدر نہین جانتے عورتونکا بھی وہی پہناوا ہے لیکن کرتا پاؤن تک
لٹکتا رہتا ہے اور اگرچہ تحریر و تقریر اس قوم کی ختائیون سے علیحدہ ہے لیکن مذہب مین فرق نہین ہے فقط ؛

میاوسی کی قوم کا بیان

اور یہ لوگ پہاڑیے ہین اور ختا کے کئی صوبون مین کوہستان کو آباد کرتے ہین اور سنہ ع مین یہ سب
تابعدار فغفور کے بہت مشکلون سے کیے گئے اور اوسکی صورت یون ہوئی کہ صوبہ سی چوانگ
مین انکے دو بادشاہ آپس مین لڑنے بھڑنے لگے اور جب اوس صوبے کے ناظم نے دونون کو
جنگ موقوف کرنیکے لیے کہلا بھیجا اوس کے ایلچی کو اونھون نے بے عزت کر کے اپنی حد سے
نکالدیا اور چند سخت کلمے فغفور کی شان کے خلاف کہلا بھیجے اور اونکے گستاخ ہونیکا باعث
یہ تھا کہ تھوڑے دن پیشتر دس ہزار فوج ختا کی اونپر بلا کر کے گئی تھی لیکن پہاڑیون نے ایک

وہان اسقدر افراط سے ہین کہ مغلون آن مین فقط او اعتبار سے فغفور برابر ہی
شخص صاحب مایہ نہین ہے اور چونکہ قاعدہ کلیہ ہے کہ انسان اوسی شئے کی قدر کرتا ہے جسکی حاجت
اپنے کو زیادہ ہوتی ہے اس باعث سے مغلون کے نزدیک ختا کے خزانہ بے انتہا اور
رعیت اور فوج اور ملک کا والی ہونا کچھہ چیز نہین مگر دو تین لاکھہ دنبہ اور اسیقدر گلئے وہیل اور لاکھہ
سوا لاکھہ گھوڑونکا مالک ہونا نہایت فخر اور وقر کی بات ہے ❊ کہتے ہین کہ فغفور نے ان جانورون
کی خرید و فروخت کا اجارہ دیا ہے اور کہنے والے کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب کہ جو آمدنی اسطور سے
ہوتی ہے اوسی قدر فغفور اپنے خرچ ذات مین لاتا ہے اور محاصل ملک ختا سے ایک حبہ اپنی خورد و نوش
و عیش و عشرت مین نہین صرف کرتا ہے چنانچہ سنتے ہین کہ بعد اخراجات دائمی اور اتفاقی کے
پس انداز مملکت کے محاصل کا سرکاری خزانے مین جمع ہوتا ہے اور فغفور اپنے کو مثل خزانچی کے
سمجھتا ہے ❊ الغرض سوا خاص قوم مغل کے تین چار قومین اور اس ملک مین بود و باش کرتی ہین
جنکے حالات کو بتصریح لکھنا راقم نے فضول سمجھا بلکہ اسقدر جو لکھا گیا غالب ہے کہ واسطے علم ناظرین تاریخ
چین کے نسبت حال ترکستان کے کافی ہوا اور کس خون جگر سے راقم نے ان اخبار کو جمع کیا ہے اوسکی
داد سوا علما کے جو اس وقت سے واقف ہین کون دے سکتا ہے فقط ❊

تیسرا باب

احوال اون قومون کا جو تاتارون اور ختائیون سے متفرق ہین لیکن ختا مین بود و باش کرتے ہین بیان قوم سیفان کا
ختا کے پچھم کونے پر سنسی اور سی چوئین کے صوبون کے قریب اور ھوانگ ھو اور یانگ سی کیانگ
دریاؤن کے درمیان ہین یہ قوم سیفان کی سکونت کرتی ہے اور ایام قدیم مین یہ لوگ ایسے زبردست
تھے کہ ختائیون کو تنگ کیا کرتے تھے لیکن آپس کے نفاق نے اب یہ حال ان لوگون کا
بنایا ہے کہ اوسی مملکت کے یہ ادنی اور حقیر رعیت ہین غرض پھر بھی جبلی انکی نہین بدلی اور گاہ گاہ فغفور کے
ناظمون سے یہ لوگ سب بے اعتنائیان کرتے ہین ❊ ان مین دو قومین ہین ایک کی قناتون کا سیاہ رنگ
ہوتا ہے اور ایک کا زرد اور سیفان سیاہ محض بہائم ہین لیکن زرد تنبو والے کچھہ آدمیت رکھتے ہین

ہین اور میت جب اونمین ہوتی ہے تو لاش کو جلا کر خاکستر کو کسی ٹیلے پر دفناتے ہین اور وہان کی
زمین کو کچھہ بلند کر کے ایک نشان اوس تودے پر گاڑ دیتے ہین ÷ لامہ گروہ کا مذہب اون لوگون
کا ہے اور بودہ کے پوجاریون کو وے سب اوتنا ہی مانتے ہین جتنا ہنود جاہل برہمنون کو دیوتا
کہتے ہین ÷ چارون قبیلے کا ایک ایک خان یعنی سردار علیحدہ ہے اور جب سے مانچو تاتار
ختا کے مالک ہوے ہین فغفورون نے سب خوانین مغل وغیرہ کو محکوم کر کے منصب اور جاگیر دیکے
اور انواع طرح سے تالیف قلوب کر کے اپنا کر لیا ہے لیکن اون خانون کا اختیار اپنی اپنی قوم پر
بہت ہے مگر قوانین صرف فغفور ہی کے مروج ہین اور قتل و قصاص اور جتنی سزائین مالی و بدنی جو
سخت و شدید ہین بے فغفور کی اجازت کے نہین دی جاتی ہین ÷ اگرچہ ترکستان ختائی کی مغربی
تقسیم مین جتنی قومین ہین سب بلقب مغل مشہور ہین لیکن ایک خاص قوم مغل کی ہے جس مین چنگیز خان کی
پیدائش ہوئی تھی اور اوس مین ننانوے قبیلے جداگانہ ہین چنانچہ ہر قبیلے کا ایک جدا نشان ہے
اور ہر ایک مین صدہا طائفہ ہین جنکی پھر گروہین ہین اور تقسیم در تقسیم آپس کی رشتہ داری کی جہت سے ہوئی
ہے پس اگر سبکا شمار کیا جاوے تو لکھو کہا کا حساب ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ اگر چنگیز یا تیمور یا نادر
کا سا شخص پھر پیدا ہووے تو مملکت چین کو یہ لوگ پھر اپنے قبضہ مین لاوین ÷ انہین لوگون کے ملک
مین فغفورون نے جیہول کے شہر مین اپنے رہنے کے لیے بہت عمدہ مکانات اور ستھرے
باغات بنوائے ہین کہ اونکے دیکھنے سے غم بھول جاتا ہے اور جن صاحبون نے اس تاریخ کی پہلی
جلد کے ۷۷ صفحے کو شرف ملاحظہ بخشا ہے جہان پر ختا کے باغات اور فن باغبانی کا حال راقم نے
لکھا ہے وہی تصور کر سکینگے کہ اس جگہہ کی کیا کیفیت ہوویگی جسکو فغفورون نے اپنی تفریح طبع کے
لیے آراستہ کیا ہے ÷ دیوار ختا کے قریب یہ عیش گاہ واقع ہے اور شروع گرما سے آدہے برسات
تک فغفور بسبب دہوپ کی طپش اور گرمی کی شدت کے دار الامارہ پیچین مین نہین رہتے اور جیہول
مین بود و باش کرتے ہین اور اسی شہر کی نواحی مین اور دوسری جگہون مین دیوار ختا کے قریب
فغفور کے نج کی میراثی زمینداری آبا و اجداد کے وقت کی ہے اور گھوڑے اور بھینسے اور گائے

اسگلے وقتون مین وہ دھوم دھام مچائی تھی ازبسکہ صاف باطن اور راست معاملہ اور دوستی
ہوتے ہین اور سخاوت اور مسافر پروری اونکی مثل کہاوت کے مشہور ہے روپئے پیسے کا اون
مین رواج نہین اور خرید و فروخت اشیا کے عوض و معاوضے سے عمل مین آتی ہے اور نہ کھیتی کرتے
نہ باغ لگاتے ہین بلکہ سوا گھوڑے پر چڑھنے اور تیر لگانے اور شکار کرنے اور دنبہ چرانے کے اور اونکا
کچھ کام نہین ہے اور جب بعض سیاحون نے اون سے کشتکاری نکرنے کا سبب پوچھا تو اونھون نے
یہ جواب دیا کہ اناج اور ترکاری وغیرہ بہائم کی خوراک ہے آدمی کی غذا کے لیے گوشت چاہیے ورنہ
خداے تعالی نے بہائم کو کیون پیدا کیا اس لحاظ سے ہر طرح کا گوشت اونکو حلال ہے لیکن گھوڑے
کے گوشت کو زیادہ پسند کرتے ہین اور اوسکے ٹکڑون کو سوکھا کے رکھتے ہین اور جب کوئی مہم
درپیش آتی ہے ہر شخص مہینے بھر کھانے کے لیے سوکھا گوشت رکھ لیتا ہے اور جہان مقام
ہوتا ہے پانی دیکے گوشت کو ابالکے کھاتا اور یخنی کو پی لیتا ہے اس غذا مین تعفن بیشک ہے
لیکن قوت بخش اور مولد خون ہے مگر جاڑون مین مغلون کی غذا مکھن اور پنیر اور دودہ کی اکثر ہوتی ہے
کیونکہ اس ایام مین برف کے باعث سے چرائی کم ملتی ہے اور جانورون پر طیاری نہین آتی ہے
سواے اسکے دودہ کو شراب کی کسی ترکیب سے ایک عرق منشی یہ لوگ کھینچتے ہین اور دنبے کی یخنی اوسی مین
ملاکے ماءاللحم بناتے اور استعمال مین لاتے ہین اور اوسکی تعریف پینے والون نے یہ کی ہے کہ ہاضم اور مقوی
اور منشی یہ بوزہ ایسا ہوتا ہے کہ ہزار وپیہ کا معجون اوس کے مقابلے مین ہیچ ہے نجاست
مغلون مین بشدت ہے اور چھوٹے بڑے آدمی بے تکلف گھوڑے کی لید پر بلا بچھا کے پڑے
رہتے ہین بلکہ اپنے جانورون کی اونہین یہ محبت ہے کہ جس خیمے مین آپ رہتے ہین اوس مین
اونہین بھی رکھتے ہین سواے اسکے دنبے کے رویئن بھری پوشاک یہ لوگ پہنتے ہین اور اگرچہ
کو خوب صاف کر لیتے ہین لیکن پھر بھی ایسی بدبو اوس سے ہمیشہ نکلتی ہے کہ سوا اونکے دوسرے
کو نہین برداشت ہو سکتی ہے حاصل کلام پاکیزگی کا وجود اونکے درمیان مین پایا نہین جاتا ہے
یہ کثرالازواجی کی امتناع مغلون مین نہین ہے لیکن سواے ایک جورو کے دو سی نہین کرتے

کہلاتی ہے اور دوسرے اقوام تاتار پر سبقت لیجانے کے سوا یہ لوگ مالک ملک و تخت
ختا کے ہین اور جب سے خدا نے اونکو اسطرح سے بڑھایا تو اپنی کم اصلی کو چھپانے کے لیے
اون لوگون نے وہ فقرہ اپنی جد و آبا کے باب مین طیار کیا جو اس جلد کے پہلے دفتر مین بیان کیا گیا اور
ختا مین جاکر بت پرستی کی خطا اونہون نے کی ہے لیکن قبل اوسکے یہ لوگ موحد اور خدا پرست تھے
اور ایک قادر حاضر و ناظر مطلق کی پرستش میدان مین جمع ہوکر کرتے تھے الغرض تینا لیس شہر اور قصبے
ختائی ترکستان کی مشرقی تقسیم کے تینون صوبون مین ہین اور ختائیون سے زیادہ تر قربت ہونے اور
راہ و رسم رکھنے کی جہت سے مکان بنا کے رہتے ہین اور بادیہ پیمائی کی عادت رفتہ رفتہ بھولتے جاتے
ہین حالانکہ مغربی تقسیم والے تاتاریون مین وہی حال دشت گردی کا ہے جو ہمیشہ سے طریق اقوام ترکستان
کا مشہور ہے ✤ ختائی ترکستان کی مغربی تقسیم کا حال یہ ہے کہ یہان کے تاتار سب حملے مین مغل کہلاتے
ہین اور اگرچہ انکو آل چنگیز سے نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ اوسکے گھر مین خدا نے جو ریاست دی تو ایک نہ ایک مقام
پر اونکی حکومت ہمیشہ رہی ہے لیکن یہ لوگ بیشک اونہین اقوام سے ہین جنہون نے چنگیز اور اوسکے بیٹون
اور پوتون کی یارکائی مین نصف جہان سے زیادہ کو تہ و بالا کر ڈالا تھا اور انہین مغلون کے آبا و اجداد
جب قبلا خان کی اولاد سے تخت ختا چھن گیا تو ادہر اودہر پریشان ہوکر سرحد چین کے قریب جیب کے
مانچو تاتارون کے تابعدار ہوکر رہے جب باقی پھرتے اونہین اقوام سے آگے بڑھ گئے اور رسم قند باور النہر
مین جا رہے ✤ اندنون چار سب قبیلے اس قوم کے علیحدہ علیحدہ ہین لیکن اکثر عادات اور رسومات مین
مشابہت ہے چنانچہ سب کے سب میدانون مین تنبو و قنات کے نیچے پڑے رہتے ہین اور گرمیون
مین دریا کے کنارے پر اسلیئے مقیم ہوتے ہین کہ بیابان کی ہوا پانی سے مس کرتی ہوئی خنک آتی رہتی ہے
اور چرائی بھی اوس موسم مین خوب پڑے اور دونون کے لیے سوا ساحل آب کے میسر نہین ہوتی ہے کیونکہ
بیابان گفدست مثل بدھکی ہتیلی کے خشک ہوتا ہے اور جاڑون مین وہان کوہ اور پہاڑ ٹیلیون مین
یہ لوگ ڈیرے ڈالتے ہین تاکہ باد شمال جو مثل تیر کے سر ما مین چلتی ہے اوس سے بچاؤ ہوے
اور جانورون کو صدمہ ـ پہنچے ✤ یہ قبائل مغلون کے مثل اونکے آبا و اجداد کے جنہون نے

تین صوبے ہین پہلے کا نام چینیان ہے اور موکڈن کا شہر اوسکا پای تخت ہے لیکن ختائی شہرون کی آراستگی اور تکلف کہان میسر باوصفیکہ کئی عمارتین عالیشان اور سلاح خانہ وغیرہ قابل دو کہنے کے نہین ہے اس صوبے مین کوہستان بہت ہے اور چند پہاڑون مین معدنیات کے اقسام ملتے ہین وہن کوہ کی زمین قابل زراعت کے ہے اور اگرچہ چاول کم ہوتا ہے لیکن اور اجناس افراط سے پیدا ہوتی ہین دوسرے صوبے مین تین یا چار شہر چھوٹے اور کثیف ہین لیکن یہانکے جنگلون اور پہاڑ تلیون مین وہی جڑ ہوتی ہے جو جن سنگ کہلاتی ہے جسکا حال اسی تاریخ مین مندرج ہے اور خواص اکسیر اعظم کا رکھتی ہے اور فغفور کو جو کچھ کہ آمدنی اور فائدہ ترکستان سے ہے فقط اسی جڑی کی فروخت سے ہے اور اوسی دیار مین ایک قوم تاتار کی ہے جو بہایم سے بدتر ہے اور بجز مچھلی کے کچھ نہین کھاتے اور کسی قسم کے اناج کو نہین بوتے اور فقط تمباکو کے کھیت لگاتے ہین اور نہ علم نہ ہنر نہ مذہب نہ عقل رکھتے ہین اور مچھلی کا گوشت کھاتے اور اوسکا تیل جلاتے اور اوسکے چھلکے چمڑے کی پوشاک بناتے ہین غرض ایسی غذا کرنے کی لیے اونہین دو کہنا نچاہیے کیونکہ اوس سرزمین مین عجب ایکبات سیاحون کے تجربے مین آئی ہے کہ سوا مچھلی کے کوئی جانور چرند و پرند کے اقسام سے قابل کہانے کے نہیں ہوتا ہے اور سب کا گوشت ایسا کڑوا اور متعفن ہوتا ہے کہ حلق سے نہین اوترتا ہے چنانچہ کسی صاحب نے ایک مرغ کو بہت تکلف سے پکایا اور انواع ترکیبون سے تعفن اور کڑواہٹ کو دور کیا اور کہایا لیکن بقبول معدہ پھر بھی نہوا اور دوسرے ہضم مین قے ہوگیا ✣ ختائی ترکستان کے تیسرے صوبے مین تین قوم تاتارونکی رہتی ہین ایک کو مٹاگورس کہتے ہین جو اوس دیار کے اصلی رہنے والے معلوم ہوتے ہین اور قدآور اور وجیہ اور محنت کش ہین اور باوصفیکہ اونکے چارون طرف وحشی تاتار بہایم کی ہم شمار بادیہ پیمائی کرتے پھرتے ہین لیکن اونکے قربت سے اثر بد ان لوگون کے عادات مین پیدا نہوا چنانچہ یہ سب مکانون مین رہتے اور کشتکاری کرتے ہین ✣ دوسری قوم کا حال بجز اسکے کچھ لکھنا نہ چاہیے کہ انکی عورتین مردونکی طرح گھوڑون پر چڑھتی اور تن تنہا [illegible] بندہ جان [illegible] برچھی اور تیر و کمان سے بے تکلف کرتے ہین ✣ تیسری قوم پانچوکی

کو اوسی حال پر رکھتا لیکن ہمین اون لوگون کے لئے غذا و پوشاک اور کر و فر شاہانہ حدسے
تھا اور امرا دولت اور خیر خواہان سلطنت ہر طرح کے ترک سے دربار مین حاضر ہوتے تھے
اس سجادہ نشین کے گرد مودب بیٹھے تھے الغرض انہین باتون سے ظاہر ہے کہ وہ فقیر
نہ تھا اور مثل اوس وضع کے اکثر شخصون کے یہ نرالی طرز اوسکی محض بناوٹ تھی مگر اثر اسکا
تک پونچا اور اقوام ازبک مین اسی حکمت کی جہت سے ایسا اتفاق پیدا کیا کہ اکثر ملک میان جیحون
اور سیحون دریاؤن کے اوسکے زیر فرمان آئے ؛ خراسان مین وہ ایک دفعہ ہر سال وہ یورش
تھا اور ایران مین باوجود خاندان قجر کے دبدبے کے ہمیشہ اندیشا اوسکی تاخت کا لوگون کو رہا
اور آغا محمد خان قجر سے شخص کی شان مین ایک دفعا اوسنے سرداران خراسان کو لکھا کہ ہمنے سنا
کہ اختا خان تمھارے ملک مین آیا ہے اگر اوسے پکڑ کے میرے پاس بھیجدے سکو تو بہتر ورنہ آکر تو تمہارے
اوس خواجہ سرا بدہیئت شتر صورت و شتر خاصیت کی بگڑی ہوئی کل کو درست کرون ؛ باوجود اس
لعن طعن کی سماعت کے شہنشاہ ایران نے بقصد انتقام اس سخت دشمن سے تنہا لینے مین مصلحت
اور شاہ زمان شاہ کابل کی شرکت مین بخارے پر تاخت کرنیکے لئے سفیر بھیجا چنانچہ شاہ افغان نے
قبول کیا اور اگر مقابلہ اوس سجادہ نشین اور دونون شاہون مین ہوتا تو فتح کسکی ہوتی کہنا دشوار ہے
لیکن اوسی حین مین ملکہ کاتھرین ثانی بادشاہ روس نے ایران پر تاخت کیا اور آغا محمد خان اوس
زبردست کے جواب دینے مین مصروف جو ہوا تو بیگی جان سے معرکہ ہونے نہ پایا القصہ تو فرد
کو یہ بزرگی جو بیگی جان کی بدولت حاصل ہوئی ہنوز موجود ہے اور اون کے سفرا دربار خفا اور ایران
مین صاحب قدر اور منزلت سمجھے جاتے ہین اور نصف ترکستان یعنی اکثر اقوام مسلم تاتار کے اوپر جو
سمرقند بدخشان اور فرغانا مین ہین انکی حکومت ہے اور میر بخارا کی فوج معینہ بیس ہزار سوار اور چار
ہزار پیادہ اور اکتالیس ضرب توپخانہ ہمیشہ مہیا ہے مگر کام پڑنے سے پچاس ہزار سوار موجود ہو
جاسکتے ہین الغرض آمدیم بر سر مطلب چنانچہ چتائی ترکستان یعنی اوستد ترکستان بفغفور چین کے تابع ہے
اوسکی دو تقسیمین ہین مشرقی اور مغربی ہین اور شرقی وہ جو قریب تر سرحد ممالک چین کے ہے اور اوسکے

بگی جان کو لیجا کر قسم کھلائی کہ امور سلطنت مین صلاح اور مشورہ دیونگا تب ظاہر اُسی مجبوری سے
اوسنے نیابت کا عہدہ قبول کیا اور عبد الغازی خان کی مسند کے نیچے ایک مرگ چھالا بچھا اور دوسرا
اوڑھکر بیٹھا اور ہنوز اپنی جگہہ پر آسن گرم نہین ہوا تھا کہ خبر ایک سردار نیاز علی کے بلوے کی ملی طیش مین
بگی جان اوٹھہ کھڑا ہوا اور گھوڑے کی پیٹھہ پر بیٹھہ چند سوار چیدہ لے مثل آندھی کے سرکش پر جا پونہچا
اور دشمن کی سپاہ اوس صاحب کرامات کو مخالف دیکھکر ایسی بھاگی اور اوزبک کی فوج ایک لی کو اپنا
سردار جانکر ایسی لڑی کہ نیاز علی کی پوری خرابی ہوئی غرض اوس فتح نے بگی جان کی سپاہگری
کو اوس مرتبہ پر پونہچایا جو اوسکی بزرگی اور بدری کو حاصل ہو چکا تھا اور اوس روز سے تا زندگی در حقیقت
دبہر صورت جمیع اقوام اوزبک کا وہ مالک کل رہا اور خواجہ زادہ محض شیر قالین بمقابلہ اوس شیر نیستان کے
رہا لیکن بنا طریق درویشانہ اوس پتلہ عقل نے برابر رکھا اور ایک باورچی اور ایک خدمتگار اور اپنے
استاد کے خرچ کے لئے فی نفر چار آنے سے کچھہ کم روزانہ تحویل سرکار سے لیتا تھا اور بی بی کو
بارہ آنے روز اس نصیحت کے ساتھہ دیتا تھا کہ تو محض فضول خرچ ہے اگرچہ خاتون کو کچھہ حاجت
اون پیسون کی نہین تھی کیونکہ دولت انبوہ اپنے نہیر سے لائی تھی لیکن شوہر کو راضی رکھنے کے لئے
جو بس سکے مسکرا کر لیتی تھی اور حضرت کے کھانے کا یہ حال تھا کہ اوسی پھٹے پرانے قابل جاروب
کش کے رہنے کے خیمہ مین جہان وہ مہتر بزرگ خود بوریہ پر بیٹھا دربار کرتا رہتا تھا باورچی آنکر تین اینٹ
کے چولہے پر کالی سی ہانڈی مین کچھہ خشک گوشت اور دو چار موٹھی چاول یا گیہون یا دال کی جو اوسکے
جی مین آتا تھا تھوڑے سے پانی مین ڈال کر دو چار خشک ڈالیان نیچے جلا کر پان سات کھڑ ادھو دھا ایسی حرکت سے
دسترخوان پر رکھکر اوسی کھانے کو جو کتو نکے اتب کی شکل اور بوباس کا ہوتا تھا تخطہہ بعد اون مین اچھل
دیتا تھا اور میان اور اوستاد اور خدمتگار اور باورچی اور دو ایک بڑے معزز اراکین دولت الوش کھانیکے
تمنا مندون سے کر کے باری باری سے آنے پاتے تھے بیٹھہ جاتے تھے اور کھاتے اور مٹی
کے آبخورے سے پانی پی کے اوٹھہ کھڑے ہوتے تھے ✠ اگر اسطرحکی اوقات کو بگی جان
یقینا سمجھتا کہ ہر شخص کو یا صرف بادشاہ و سردار قوم کے لیے زیبا ہے تو بے شک اپنے بیٹون

انکار کیا ایک یہ کہ اپنے تصوفیون مین داخل کر چکا تھا اور دوسرے یہ کہ اوسکے باپ نے لوگون پر بڑا
ظلم کیا تھا اور بیگی جان کو خوف ہوا کہ گھر مین ہل چل دیکھکر مظلوم سب انتقام پر مستعد ہونگے الغرض
اس عقل کے سبب سے جو عین وقت پر صرف شخص ذہین کو صورت بہتر انجام کار کی برق کی زود ایسے
سوجھا دیتی ہے بیگی جان کو وہی طریق سوجھہ گیا جو مناسب حال تھا چنانچہ فوراً مسجد مین جا بیٹھا اور اپنے
ترکۂ دولت پدری کے باب مین کہہ دیا کہ اوسے لے جاؤ اور اون مظلومونکو واپس کر دو جنسے میرے
باپ نے جبراً لیا ہے بعد اسکے اپنے گلے سے ننگی تلوار لٹکائے بخارے کی گلی گلی مین پھرنے اور
یہ پکارنے لگا کہ لوگو جنکو میرے باپ نے ستایا ہے بے تامل آؤ اور یا مجھے انتقام کی راہ سے
مار ڈالو یا اوسکی معصیتون کو معاف کرکے جناب باری کے غضب سے اوسکو نجات بخشو؀
اسکے قبل خواص شہر اور علما اور فضلا مین بیگی جان کا بڑا رتبہ علم اور عبادت کے سبب سے تھا اور فقہ
مین کئی رسالے اسکے تصنیف کیے ہوے مشہور تھے اور اب یہی باقی تھا کہ عوام الناس پر اسکی بزرگی
ظاہر ہووے تاکہ خاص وعام دام اطاعت مین آجاوین چنانچہ ان دو حرکتون سے چھوٹے بڑے گرد
آئے اور سبھون نے اسکے باپ کی برائیون کو دل سے بھلایا اور معاف کیا بجز ایک شخص کے
جو کہنے لگا کہ تیرے باپ نے میرا لاکھون روپیہ لوٹا اور امیر سے فقیر کر دیا مین لے اپنا پھیر پائے
ہرگز اس ظلم کو نہین معاف کرونگا یہ سنتے ہی تمام لوگون نے کچھہ کچھہ دیا اور جب مبلغ کثیر اسکے ہاتھہ لگا امیر
دانیال کے قصور کو اسنے معاف کیا جب چارون طرف کی گشت تمام ہوئی اور ساری خلق اللہ اسکو
ولی جاننے لگی بیگی جان ایک مسجد مین جا بیٹھا اور دروازہ بند کر دیا اور کئی مہینے تک مراقبے مین مشغول
رہا بعد اسکے حکم دیا کہ بخارے مین ایک قمار یا شراب خانہ باقی نرہے بات کے کہتے ہی خاص و
عام نے اون شیطانی مکانون کو خرابہ بنا دیا؀ اس عرصے مین خواجہ عبد الغازی کی حکومت مین
جو صرف امیر دانیال کی مدبری سے آگے سرسبز تھی ایسی بے سروسامانی آئی کہ خواجہ اور جمیع ارکین
دولت نے دیکھا کہ بجز بیگی جان کے دوسرے سے بار نیابت اوٹھنے والا نہین ہے آخر بن
مسجد کے دروازے پر سب آن کے جمع ہوے اور بالتجا تمام اوسکے باپ کی قنبر پر

ہوتا ہے کہ امام قلیخان اوزبک کو جب آپس کی نزاع سے شاہ عباس ثانی کے پاس ایران مین
پناہ لینے کی نوبت آئی تو پندرہ ہزار سوار ایرانی کاشان سے اصفہان تک لے آئے اور خود شاہ
عباس مع جمیع امرا اور خیر خواہان سلطنت سات میل جاکر استقبال کرکے لے آیا اور جب تک خان
اوزبک ایران مین رہا مہمان داری اور قدردانی اوسکی کیسی ہوئی وہ فارسی تاریخ سے ظاہر ہے اور اسیطرح جب
نذر محمد خان نامی خان اوزبک کو شاہجہان شاہنشاہ دہلی نے بلخ سے بھگایا تو ایران مین مدد کے لیے
پہنچا اور مہمانداری بخوبی کرنیکے علاوہ شاہ عباس نے لشکر قاہرہ دیا کہ اپنی مملکت کو حاصل کر لیتے
اور قریب تھا کہ شاہان ہندوستان اور ایران مین بگڑے الغرض نادرشاہ کے وقت تک اوزبک
تاتاریونکا نام بہت بڑا تھا لیکن اوس بہادر بے مثل نے اونکی ساری بزرگی خاک مین ملادی
حالانکہ اپنے لوٹیرے پن کے سبب موقع پانے سے وے نہین چوکتے تھے غرض جب رحیم بیک
کے مرنے سے چنگیز کی آل ذکور سے کوئی باقی نہ رہا کہ جمیع اقوام اوزبک کا خان ہوئے تو دستور
اونمین یہ ایجاد ہوا کہ خواجہ زادونکو خانی ملاکرے اور یہ لوگ بیٹے اون سادات کے تھے جنکو
چنگیز کے گھر کی صاحب زادیان ملی تھین اور اسی طور سے قصد کیا گیا کہ چنگیز کی نسل کا کچھ علاقہ رہے
اور یہ عین حکمت تھی ورنہ تمام خوانین آپس کے علانیہ لڑپڑتے اور حالانکہ ظاہرا سبھون مین اتفاق
تھا لیکن دلی نفاق کا معمولی نتیجہ نمایان تھا اور ضعف سلطنت اوزبکیہ مین ظاہر ہوا اور عین ایسے
وقت پر اگر امیر معصوم عرف بیگی جان نہ پیدا ہوتا تو آغا محمد خان قاجار موسس اوس خاندان عالی کا
جسکے سر پہ مملکت ایران کا تاج ہنوز ہے اون تاتارونکو بیشک زیر فرمان لاتا لیکن بیگی جان نے
اقوام اوزبک مین ایسا اتفاق کروایا کہ خود ایران مین اون لوگون کا خوف سابق کی طرح پیدا ہوا÷
جب خواجہ زادہ عبد الغازی اقوام اوزبک کا خان ہوا پایہ تخت کے اولے سے ایک شخص
امیر دانیال نے خواجہ کو ایسا محیط کرلیا گویا خود بادشاہ ہوا اور جمیع اقوام اوزبک پر جو بخارا کے گرد
تھے اپنا حکم جاری کرتا تھا اس نیابت کے عہدے مین اس امیر نے بڑی دولت حاصل کی
غرض جب اوسنے انتقال کیا اپنے بیٹے بیگی جان کو اپنا جانشین مقرر کرگیا لیکن اپنے دو سبوتے

اوس کے بعد چنگیزی پہلوان اوسکی دلیری اور بہادری سے آپس کے فرقون کا تہلکہ مٹایا اور بعد ستو قوم
سب اوزبک تھے جو اونمین فرمان برداری مین نام لکھایا صاحب جنگ شیبک خان اون کی یورش کی طرف
متوجہ ہوا اور اگرچہ ماوراء النہر کی زمام ریاست ایک شخص بابر نامی کے ہاتھ مین تھی لیکن لشکر
تتار لیکر دفعتاً ایسا آن پڑا کہ اوس ملک کو سامانان حسین مرزا سے چھین لیا اور بعد اوسکے خراسان
مین تاخت کرتا ہوا آل تیمور کی بچی بچائی حکومت کو اوس دیار مین اوٹھنے سے نیست کیا اور خوارزم
کو بھی زیر فرمان لایا یہ حال دیکھکر شاہ اسمٰعیل صفوی شاہ ایران نے مقابلہ اوس سے کیا اور
ایسی شکست اوسے خراسان مین دی کہ خان ازبک صاحب جنگ کی جان گئی الغرض اوسکی
آل نے بخارای بزرگ مین اپنی سلطنت کی بنا ڈالی اور جب کبھی ایران مین کچھ بل چل مچتی تھی
فوراً یہ قوم یورش کرتی تھی اور چونکہ خاندان صفوی اور سات قومین قزل باش کی جنھون نے
اوس گھر کو تخت پر شیخ صدر الدین صفوی کے احسان کی یاد سے بٹھایا اور بحال رکھا تھا سب مذہب
شیعہ رکھتے تھے اور اوزبک تاتار سب اہل تسنن سے تھے تعصب مذہب سے آپس کی دشمنی کو ایسا
کیا تھا کہ دونون مین سے کوئی موقع پانے سے چوٹ دوسرے پر کرنے مین نہین چوکتا تھا چنانچہ
جب شاہ طہماسپ کے وقت مین سلطنت ایران مین رخنہ سرداران قزل باش کے آپس کی
تکرار سے پڑا خان اوزبک نے خراسان مین تاخت کرکے ہرات کو اٹھارہ مہینے تک محاصرہ
کیا کہ اوس قلعے کے لوگون نے مجبوری سے کتے بلی کا گوشت کھایا اور اگر شاہ طہماسپ مدد
کو نہ پہونچتا تو خان اوزبک اس مقام کا دوبارہ وہی حال کرتا جو مغلون نے چنگیز کے وقت مین
کیا تھا جیسا کہ اسی جلد کے ۳۰ صفحے مین لکھا گیا ہے لیکن شاہ عباس کے وقت مین اوزبکون نے
پھر زور کیا اور نو مہینے کے محاصرے کے بعد ہرات چھین لی جو کہ علی قلی خان حاکم قلعہ اور چند سردار
مار ڈالا اور اوسکے بعد تمام خراسان کو اون موذیون نے لوٹ و تاراج کرکے اپنی حد کی طرف
آخر پھیر لے گئے مگر شاہ نے آخر کو ایسا بندوبست کیا کہ اون لٹیرون کا زور و شور بہت کم ہو گیا
بلکہ آپس مین صلح ہوگئی چنانچہ زبدۃ التواریخ اور مٹاور صاحب کی فرانسیسی تاریخ سے معلوم

آزار رسانے خواہ نخواہ مارکے دہلی اور میرٹھ اور دوسرے شہرون اور
بیرحمی سے اوس بیرحم مردم آزار نے خواہ نخواہ مارکے دہلی اور بغداد کو غیبت مین
گرمیون کو فتح اور قتل عام اور حد امکان تک پامال کرتا سمرقند کو پھر گیا اور اہل بغداد کو غیبت مین
سرکشی کی سزا ے معمولی دیتا یعنے قتل عام کرتا اور اہل گرجستان کو سہ بارہ زیر اطاعت لایا اور مصر و
شام اور ولایت روم جدید کے مالک ہونے کے لیے ایلدرم بایزید عثمانی کو کیسی شکست اوس نے دی
اوران سب جنگون اور فتحون سے اوسکی طبیعت سیر ہوکر تخت ختا چھین لینے کے عزم ثالث کی عین
تیاری کے وقت شہر تاراب مین اوسکی موت آئی اور جہان کے سرکرنے کی خواہش اور امید
کو منقطع کیا ان سب امرون کی تصریح مین بڑی بڑی تاریخین لکھی گئین ہین اور یہان اون اذکار کا کچھ
درکار نہین ہے الغرض اقوام شمالی اور جنوبی اور مشرقی اور مغربی اتراک مین سے جو سب ایک ہی قسم
بنی آدم کے ہین بہی کئی شخص اگلے زمانے مین اورون سے زیادہ نامور ہوے اور بالفعل یعنی ۱۲۷۶ہجری
مین بیگی جان ازبک تاتار کا خان بڑا زبردست شخص ہوا اور چونکہ مغربی اتراک کا ایک قبیلہ بلکہ خود
چنگیز کا گھرانا یہ فرقہ تاتارون کا ہے اور مملکت ما یران مین ہمیشہ اونکی یورشون سے خونریزی یا اونکے
خوف سے بے چینی سبھون کو اکثر ہوئی ہے اس لیے راقم نے دو چار حملہ اون لوگون کے
حال مین لکھنا مناسب سمجھا اگرچہ چین سے اونہین کچھ علاقہ نہین تھا جسوقت کہ باتوخان
چنگیز کے پوتے نے اور اوسکے سردار بایدار خان نے قدیم دار السلطنت ملک روس کو لوٹ
وتاراج کیا جیسا کہ اسی جلد کے ایک سو دس صفحہ مین مذکور ہوا ہے تو اوس اطراف کی سرزمین کو
باتوخان نے اپنے ایک اقربا شیبانی خان کو عطا کیا چنانچہ رود جایک کے کنارے پر اوس نے بود و باش
اختیار کیا اور رفتہ رفتہ اوسکے گھر کا ایسا اوج ہوا کہ روسیون سے بہت سا ملک اوسکی آل نے
چھین لیا لیکن زوال بھی بتدریج اوس خاندان پر آیا یہانتک کہ روسیون نے اپنے ہاتھ سے
گئے ہوئے املاک کو باز لینے کے سوا اونھین خوب تنگ رکھا اور تیمور لنگ نے اونکی
بچی کھچی زمین ہی ...ماکر ذری سی بزرگی جو باقی تھی خاک مین ملا دی غرض قسمت کا چرخ موافق دستور
اپنے نیچے کی طرف جھکا اور بزرگی کا ارادہ اور چڑھا تو سلطان صاحب ...

سے جب قبلا خان کے گھرانے سے تخت خطا چین گیا تو تیمور لنگ نے تین دفعہ ولایت چین
کی فتح کی آرزو کو جو ہمیشہ سے اوسے تھی قصد انتقام آل چنگیز قرار دیا اور یہ حکمت عملی اور اظہار
خاوندپرستی کی راہ سے اوسنے یہ فقرہ ہمیشہ زبان پر رکھا کیونکہ اوسکے آبا و اجداد سے ایک شخص
چنگیز خان کا وزیر تھا الغرض اوس وقت سے جب تیمور لنگ نے تغلق تیمور خان والی کاشغر اور
بدخشان کو جو دشمن ہو کے آیا تھا حکمت عملی سے دوست بنا لیا یہان تک کہ اپنے کو والی بنا اور [illegible]
مقرر کروایا تا وقتیکہ سلطان یلدرم بایزید پر فتح پا کر اور اوسے گرفتار کر کے مملکت چین پر یورش کے
تہیہ مین دست قضا نے اوسکے قدم عزم کو پکڑ لیا اس پچاس برس سے زیادہ کے عرصے مین
جو جو کام اوسنے کیے شرف الدین علی یزدی کی تاریخ اور خود تزوکات تیموری سے ظاہر ہین اور
اون کتابون کی سیر سے معلوم ہوویگا کہ کس جرأت اور حکمت سے قلعہ کارشی کو اوس نے چھین
لیا اور کاشغر اور خوارزم اور خراسان اور کابل و قندھار اور سیستان اور مازندران کو فتح کر کے جیحون
کے پار لشکر قہار لیکر گیا اور آل ہلاکو کی بچی بچائی حکومت کو پامال کیا اور والیان گرجستان اور شیروان
اور قوم لاشغی کے خان کے گلے مین طوق فرمان برداری کا ڈال دیا اور اصفہان کو دوبارہ فتح کر کے
کے وقت کس طرح سے قتل عام اوس نے کیا اور والیان یزد اور کرمان و لارستان سے باج
اور عراق اور فارس مین یورش کر کے قلعہ سفید کو جسکا نام رستم کے کارنامون مین مندرج ہے فتح کر کے شیراز
کی طرف روانہ ہوا اور جس طور سے شاہ منصور ابن زین العابدین والی فارس کو بڑی گھمسان کی لڑائی
کے بعد شکست دیتا اوس شہر مین پہنچا اور تمام آل مظفر کو قتل کیا اور بعد اوسکے بغداد کو لیا اور قلعہ
تکریت مین کس محنتون سے داخل ہو کر کئی فوجون کو گرد و نواح کی فتح کو بھیج کس طرح سے قبچاق کے
درمیان سے یورش کرتا ملک روس مین جا پہنچا اور پایۂ تخت ملک کو لوٹتا حاجی ترخان کو پامال
کرتا گرجستان اور سرکس مین جو کچھ قابل لینے کے تھا یعنی حسینان دیار کو لیتا دیتا اور جس جس نے
اندک بھی مقابلہ کیا اپنی شمشیر قضا کی ہمشیر کی کیفیت دکھاتا ترکستان مین پھر آیا اور ہندوستان کے
سر کرنے کو مستعد ہوا اور کیا کیا خرابی ہندوون کی اوس یورش مین ہوئی اور لاکھ اسیر سے زیادہ کس

تھا ایسا افسون مارا کہ وہ مسلمان ہوگیا اور ساتھ ہی اوسکے بقول صاحب حبیب السیر کے قریب
لاکھہ تاتار کے اوسی روز مسلمان ہوگئے اور یہی ابتدا اسلام کی مغلون مین نمود ہوئی بعد اسکے اوسی
امیر کے کہنے سنے اور کافر کی فرمان برداری کی شرم دینے سے غازان خان نے خاقان تاتار
کا نام سکے سے موقوف کرکے کلمہ اسلام داخل کیا جو نہین اس طرح سے طوق اطاعت کو اوسنے گلے
سے اوتارا خاقان نے فوج تتار جیحون کے پار بھیجی لیکن نوروز نے اونہین ایسی شکست دی کہ بھاگتے
ہی بن آئی ۔ سلطان محمد خدابندہ اپنے بھائی غازان خان کے مرنے سے جانشین ہوا اور شہر
سلطانیہ کو اوس نے آباد کیا اور اپنا پایہ تخت بنایا غرض اسکے مرنے اور اوسکے بیٹے ابوسعید
بہادر خان کے بارھوین برس کی عمر مین قائم مقام ہونے سے آثار زوال حکومت کے خاندان
ہلاکو خان مین جو اگے سے کچھ کچھ نمایان اگرچہ پنہان تھے سلطنت کے اندر بخوبی باہر اور کور عقل
پر بھی ظاہر ہوے چنانچہ امیر چوپان نایب سلطنت نے اپنے منیب کی بہن کو جو اپنے عقد مین لایا
خاص و عام نے دیکھا کہ بساط سلطنت پر بادشاہ کو فرزین نے خانہ لاچاری مین بند کیا اور
بعد اسکے جب اوس امیر کی بیٹی بغداد خاتون پر جو امیر حسین سے بیاہی ہوئی تھی ابوسعید ایسا عاشق
ہوا کہ شوہر سے جبراً طلاق دلوا کے اپنے نکاح مین لایا امیر چوپان کے خاندان کی سروری فلک
پر پہونچی چنانچہ جب ۱۳۳۵ع مین ابوسعید نے انتقال کیا صرف لقب و تاج شاہ ایران کا خاندان ہلاکو سے
کسی شخصون کو ملا والا اختیار کل امراے ملک کے ہاتھہ مین تھا اور خاندان ہلاکو کا ایک امیر حسن
بزرگ بغداد اور گرد و نواح کے املاک پر قابض ہوکر خاندان ایلخانے آل چنگیزی کا بانی ہوا اور صوبہ
فارس امیر مبارز الدین کے اختیار مین آیا الغرض یہی حال رہا کہ اسی عرصے مین تیمور لنگ چنگیز
ثانی کا دور ہوا اور اوسنے چنگیزیہ سلاطین و خوانین کی حکومت کو خاک مین ملا دیا اگرچہ ہمیشہ ظاہرا
اوس گھر کی بزرگی اور اپنی کہتری کو اپنی زبان پر لاتا تھا چنانچہ جب خان جغتائی پر جو آل جغتائی یعنے
چنگیز کے دوسرے بیٹے سے تھا ۱۳۶۹ع مین ظفر یاب ہوا اپنے کو صرف نائب سلطنت اوسنے
قرار دیا کہ ہر شخص خانی کی جگہہ مین سے لے اوسکی اجازت کے بہین بحال ہوتا تھا اور اوسی طرح

کی ایلخانی بخارا میں سحر گرفتار کر کے پہونچایا گیا تھا اور مجمع العلما کا سرگروہ مقرر کیا گیا اور تاریخ حبیب السیر کی سیر سے معلوم ہوتا ہے
کہ صاحب اخلاق ناصری نے ایک بلند ٹیلے پر رصد بنایا اور چونکہ حکمت سے اور فضائل سے
خصوص ہیئت اور ہندسے میں وہ اکمل الحکما تھا اوس بزرگ نے وہ زیج طیار کیا جو زیج
ایلخانی کے لقب سے مشہور عرب اور عجم میں ہوا اور رصد ہیئت دانان مشرق تھا الغرض ایسے
بزرگون کی صحبت میں ہلاکو خان کی میعاد حیات پوری ہوئی اور ساتوین ربیع الثانی ۶۶۳ ہجری
کو اوس نے جہان سے رحلت کی۔ پندرہ لڑکے ہلاکو کے تھے لیکن اباقا خان کو اپنا
جانشین مقرر کر کے ایران اور خراسان اور عراق عرب و عجم اور آذربائیجان اور خوزستان
اور دیار بکر اور سرزمین روم اور آرمن اور گرجستان وغیرہ کا مالک مقرر کر گیا۔ اگرچہ ایسے بڑے
ملکون اور کروڑہا رعیتون کا مالک اباقا خان تھا لیکن سب سے زیادہ فخر اوسکا یہی تھا اور بندے
کی دانست میں خاتمہ خوش نصیبی کا اوس پر اس وجہ سے ہوا کہ شیخ جلال الدین مولانا روم اور
شیخ سعدی شیرازی کی صحبت سے مستفید ہوتا تھا غرض سترہ برس تخت پر بیٹھا اور بعد اوسکے
سنہ ۶۸۰ع میں اوسکا بھائی تکودار قائم مقام ہوا چونکہ ماں اوسکی مذہب عیسائی رکھتی تھی اوس طریق پر
یہ بھی رہا لیکن جب تخت پر بیٹھا مسلمان ہو گیا اور احمد کہلایا اور موافق قاعدہ کلیہ کے کہ جو شخص تارک
ایک مذہب اور مقبل دوسرے کا ہوتا ہے اوسکے برابر دشمن دین متروکہ کا کوئی نہین ہوتا ہے احمد نے
گرجون کو توڑ ڈالا اور پادریون کو مروا ڈالا اور عیسائیون کو نیست و نابود کرنے کا قصد کیا لیکن یہی
ظلم باعث اوسکی جان جانے کا ہوا اور ارغون خان ابن اباقا خان اوسے مار کے موافق خواہش مغل
کی آرزو اور قبلہ خان کی مرضی کے تخت نشین ہوا غرض اوسنے احمد کا طور تعصب مذہب کا دوسری
وضع سے اختیار کیا یعنے اہل اسلام کو ستانے لگا یہانتک کہ بقول مورخ کے مسلمین خائف ہوئے
کہ مسجد مکہ معظمہ کو کوئی روز گرجہ عیسائی نہ وہ بنا ڈالے غرض ساتوین برس بعد وہ مر گیا اور اوسکے جانشین
کیخاتو اور بایدو خان ایک بعد دوسرے کے ہوئے تب غازان خان پسر ارغون خان تخت پر بیٹھا
اور امیر نوروز اوسکے وزیر نے جو اوس زمانے میں مدبری اور سپہ گری اور علم و دانش میں بے نظیر

اپنے سر پر سے نے کیا مسلمان سب سیف الدین شاہ مصر فوج سے مدد پا دمشق او حمص
ہوے اور آپس کا جھگڑا بھول کے مغلوں پر چہاو کیے اور اتفاق اور تعصب مذہب دو ایسے قوی
اسباب جمع ہو گئے کہ اپنے دشمنوں کو اونہوں نے خوب ہی شکست دی یہانتک کہ فوج مغلان تمام
ملک شام کو چھوڑ پہاڑ ارمن کی طرف بھاگی غرض چندی بعد بلکہ دیکھے ہلاکو کے ساتھ آئی اور مسلمانوں
پر جو خرابیاں ہوئیں اور سیکڑوں شہر کو جس طرح سے وی سب خرابہ بنائے بیان کرنے سے
اوسی شخص کے بعید القیاس نہین ہوگا جس نے تاریخوں کی سیر کی ہے لیکن عوام الناس باوجود اپنی
ذاتی اور بدنامی سریع الاعتقادی کے فسانہ عجائب سمجھے گی چنانچہ دیار بکر کے قلعہ میافرقین کے
دروازے کو جب ملک کمال نے جسے اشرف بھی کہتے تھے کھلوا دیا اور مغل سب حصار کر اور اہل
قلعے کو فاقوں سے مار کر آخرش اوسمین داخل ہوئے تو بجز ملک کمال کے جسکو زیادہ اذیت سے مارنے
کے لیے اوسوقت صرف گرفتار کر لیئے باقی ایک متنفس کو زندہ نہ چھوڑے اور اشرف کو زنجیروں سے
لادے کے دانا پانی بند کر دیے اور جب بھوک سے وہ بیتاب ہوتا تھا اوسکے گوشت کو چھری سے
کاٹ کے اوسی کو کھلاتے تھے چنگیز خان تمام ایران کو فتح کر ہی چکا تھا اور جب مرا اپنے چھوٹے
بیٹے تولی خان کے حصے مین ایران اور خراسان اور کابل وغیرہ چھوڑ گیا لیکن جب وہ خود تھوڑے
عرصے مین انتقال کر گیا تو اوسکا بیٹا منگو خان خاقان تاتار ہوا اور ایران وغیرہ دوسرے بیٹے ہلاکو کے
حصے مین آیا الغرض جب سب طرف امن ہوا آذربایجان کے شہر مراغا لطیف آب و ہوا و خوش وضع
مین جو بجز تبریز پایہ تخت ملک کے اور سب شہروں سے بہتر تھا ہلاکو خان نے اقامت کی اور
چونکہ طبیعت ہمیشہ علم کیطرف راجع تھی اگرچہ خونخواری مین اکثر اوقات کچھہ مجبوری اور کچھہ عادت قومی کے
باعث سے کٹی تھی اس لیے جب اوس مقام دلکشا پر فسحت فضا مقیم ہوا علما اور فضلا اور شعرا اور فصحا
حکما و بلغا ہزار ہا کوس کی گرد و نواح کے بعض بمطابق فرمان قضا توامان کے اور اکثر خبر قدر دانی
اور غلغلہ عنایت و شفقت کی جہت سے حاضر ہوے اور خواجہ نصیر الدین طوسی جسکو ہلاکو خان نے
ملحدان کوہستان کے بادشاہ کے دربار مقام رودبار سے چھوڑا لایا تھا جو ”اثر ست و لیعهد

اور قبایل ترکمان سلکے اور خواتین ملخانی اور ختیائی اور قبچاقی اور بخارا اور کاشان اور حاجی کان
اور قلماق اور مغل اور ازبک اور تیمور بیگ وغیرہ سب مغربی اتراک تھے اور راقم نہین تین جو نامور
اخیر ہین اونکا ایک ایک شمہ یہان لکھتا ہے تاکہ اونھین جو لوگ انسکے نائب ہوے اونکا ذکر اس مجمع التواریخ
مین بخوبی آئے + چنگیز خان کی سلطنت کس طرح سے بڑھی اور اوسکی اولاد نے کس طرح سے چین مین
بادشاہت کی اس ہیچمدان خوشہ چین مورخان نے اپنی دانست مین اسی جلد کے سولھوین باب مین
تصریح سے لکھا ہے اور باعث رشتہ علاقہ کو جو قوم مغل اور ملک ختا سے ایک وقت مین تھا اور
اوس قبیلے کے سردارون نے سواچین کے اور ملکون مین کیا کیا کیا معلوم کرنے کے لیے اوس
مقام کو بادیہ نظر سے دیکھنا چاہیے + باتو خان نے تمام فرنگ کو اپنے زیر نگین لانے کے ارادے
سے ملک روس کو کس طرح سے پامال کیا لکھا جا چکا ہے اور ہلاکو خان نے ملحدون کو
کیونکر فی النار والسقر کیا اور خلفای آل عباس کی بزرگی کو خاک مین ملا دیا تحریر مین آیا ہے غرض جب
منکو خان نے انتقال کیا قبلا خان نے اپنے بھائی ہلاکو خان اور اوسکی نسل کو تمام املاک مغربی
بخشدیا اور صرف اتنے ہی قول کر لیا کہ جب کوئی نیا خان اوسکے تخت پر بیٹھنا چاہے تو خاقان
تاتار یعنی اولاد قبلا خان سے اجازت لیوے + اس عرصے مین خلیفہ مستعصم باللہ مارا جا چکا
تھا جیسا کہ اسی جلد کی ایک سے اٹھارہ صفحہ مین بیان ہے اور ہلاکو بغداد کی فتح کے بعد جب متوجہ
شام کی طرف ہوا تو بدر الدین لولو شاہ موصل اور نصیر یوسف شاہ دمشق اور نصیر شاہ حلب وغیرہ نے
اکثر مارے خوف کے اور بعض نے بعد لڑائی کے فرمان برداری مین اپنا نام لکھایا اور ہیتن شاہ ارمن
ہلاکو کے دوست جانی اور دغز خاتون ہلاکو کی بی بی جو دونون عیسائی تھے تعصب مذہب کے باعث
سے خان کو مسلمانون کی تباہی کو جو خلیفہ کے مارے جانے سے شروع ہوئی تھی حد انتہا تک پوہنچا
دینے کے لیے چونکہ ہمیشہ ورغلاتے تھے اوسنے قہار فوجین چارون طرف بھیجین اور نفاق جو مسلمانون
مین تھا زیادہ باعث اونکی سرکوبی کے تمام ہونے کا ہوا غرض جب تک خود ہلاکو لشکر مین موجود
تھا ہر جگہہ فتحیاب ہوا لیکن جب وہ مشرق کی طرف کار آباغ کے اردو مین خاقانی کے تاج کو

اون بلاؤن کو اپنے ملک کی سرحد سے دفع کرنے کا ہوا از بسکہ نفاق حد سے زائد تھا مین
او اور یعنی اونہین تاتار مین چندے آگے سے تھا ہی تھا شاہنشاہ فرانس بخوبی مقصود ور
ہوا اور متواتر انھین شکست دیتا حد فرنگ سے نکال باہر کر دیا + اسیطرح سے اونتین فرقے
تاتار کے ایک بعد دوسرے کے مشرقی اتراک کے زمرے سے جدا ہو ہو کر ترکستان
اور چین کے شمالی صوبون مین سو سوا اور دو دو تین تین سو برس کی ریاست کیے اور انہین
مین سے اقوام کیتان اور نیوچی تھے جنکا ذکر اسی جلد مین آچکا ہے چنانچہ فغفوران چین قوم مانچو
تاتار کے ہین اور وہی فرقہ جو آگے نیوچی کہلاتا تھا جب چنگیز خان اور اوکتائی خان نے اونکو
تباہ کیا اب مشہور مانچو کے لقب سے ہے جیسا کہ دفتر اول کے اٹھارہوین باب کی شروع
مین بیان ہوا ہے الغرض جس طرح مشرقی اتراک کی یہ قومین جو صدر مین مذکور ہوئین حد
ختا پر رہنے کے سبب سے اوس ملک اور اوسکی گرد و نواحی مین رولہ مچایا کرتے تھے
بحیرقوم اوار کے جو فرنگ کی طرف نکل گئے اوسیطرح سے مغربی اتراک کے بہت سے قبیلے
ایران اور ماوراء النہر اور ہند اور روس اور دوسرے ملکون مین بسبب قرب کے جا پہنچے
اور کہین نامور ہی کہین شہنشاہی کیے + اٹھاون فرقے ہین اتراک کے اونکی ترکستانی
سلطنت کے بکھر جانے اور تباہ ہونے کے بعد بہت مشہور ہوئے چنانچہ سبکتگین اور اوسکی بیٹے
محمود نے غزنین کی سلطنت کو قائم کیا اور ہند اور ایران اور ماوراء النہر مین جو جو کام اونہون
نے کیا ادنی اسی تاریخون مین ظاہر ہے اور قبیلۂ تاتار سلجوقی نے سیوا کرمان اور حلب اور
دمشق وغیرہ کے خود ایران مین اٹھاون برس جیسی بادشاہت کی کہ طغرل بیگ اور الپ
ارسلان اور ملک شاہ اور سلطان سنجر اوس خاندان کے بادشاہون نے ایران کی رونق کو
کیومرث اور نوشیروان کے وقت کے برابر کر دی تواریخ عجم سے ظاہر ہی ہے سوا اسکے
اتابیگ سب عراق عجم اور آذربایجان اور ایران اور لارستان کے بڑے مشہور شخص ہوئے
ابو الفدا اور ابو الفرج اور دوسری تاریخون مین مبین سے ہے اور سلاطین خوارزم

بہت سی شاخین قبل اور بعد ہر دو سلطنت کی تباہی کے نکلین یعنی کئی فرقے اور ہر دار انہین لوگون مین سے دور و دراز ملکون مین مامور ہوئے اور بادشاہ کہلائے چنانچہ مشرقی اقوام سے ایک فرقہ ٹوپا یا تاتار نے ختا کی نواحی مین تاج شاہی سر پر رکہا اور اوسی سے تین خاندان گوتی کے نکلے جو فغفوران خانوادہ سنگ کی برابری چین مین کرتے رہے اور ختا کے شمالی صوبون پر ایک بعد دوسرے کے ساڑھے تین سو برس سے کچھہ زیادہ قابض رہے انہین ٹوپا یا تاتار کے ایک سردار ٹولان شخص بہادر اور مدبر نے اپنے فرقے کو جدا کرکے کوچین کا لقب دیا اور پہلے خطاب خاقان کا تاتاریون مین اسی شخص نے لیا۔ ۴۰۲ سنہ مسیحی مین اسکا زور شروع ہوا اور پانسو برس تک قائم رہا جب خاقان مشرقی اتراک نے کئی شکستین انہین ایسی دین کہ اونکی سرخودی تمام ہوئی لیکن چند فرقے اوسمین سے بچے بعضے ملک سرکاش اور گرجستان کے پہاڑون مین جا چھپے اور اونکی اولاد وہان ابتک موجود اور مذہب سنت جماعت کا رکھتی ہے اور اکثر فرنگستان کی طرف جا نکلے اور چند روز بعد اپنی یورشون سے اہل فرنگ خصوص شاہ فرانس اور جرمنی شہنشاہ روم یعنی قسطنطنیہ کو ستانے لگے اور اونکے سردار بایان خان نے فرنگ مین تہلکہ ڈالدیا اور لوگ یہی سمجھے کہ مثل شاہ اٹیل کے دوبارہ قہر خدا مجسم ہوکر نازل ہوا چنانچہ اوسنے سالاران روم کو کئی دفعہ شکست دیکر ندرانہ شاہنشاہ قسطنطنیہ سے قبول کرادیا اور اپنے کو ایسا قوی اور روم والے کو ایسا ضعیف اور ناچیز سمجھتا تھا کہ ادنی اسی بات کے لیے لڑپڑتا تھا۔ جتنے شہر کو اون کفار نے سر صاحبان سبزہ و سر تخت ستان اور ملک گیر سے نیست و نابود کیا اور دریای ڈانیوب کے اس پار کے باشندون کو اور پار تو نیاکے لوگون کو بھی تابعداری کے پیالہ زہر کس طرح سے اونہون نے پلایا اگر لکھا جاوے تو یہ قصہ کا بیان داستان مطول ہوجاوے غرض مختصر یہ کہ مشرق کی سرحد پر شاہنشاہ روم کا ایسا قوی کوئی دشمن دوسرا نہ تھا اور فرانس اور اٹالی کے ملکون مین لڑکون کو اونکے نام سے ڈراتے تھے الغرض ۷۹۶ سنہ مسیحی مین شارلی مین شاہنشاہ فرانس جو یادگار روزگار بہادری اور مدبری اور طاقت جسمانی اور قوت روحانی مین تھا مستعد

کہ پیچ پڑتا غرض تمام جی ہوخان بیٹا مقتول خاقان کا اپنے باپ کی جگہہ مین جب قائم ہوا لاکہہ
سوارون کا لشکر لیے سمرقند اور ایران کے کئی صوبون کو اوسنے اپنے قبضے کیا اور وہان سے
جو ملک روس کی سرحد پر پونہچا تو اس ممالک کے بعض پرگنون کو چھین لیا غرض بزرگی مغربی
اتراک کی اسی شخص کے ساتھہ رخصت ہوئی اور اگرچہ اوسکے جیتے جی تفرقہ آپس مین شروع ہوا
تھا لیکن اوسکے رعب سے بڑھنے نہ پایا غرض جونہین وہ مرا خوانین مین بگاڑ علانیہ شروع ہوا اور
رفتہ رفتہ معمولی نتیجہ آپس کے جھگڑے کا ظہور مین آیا اور ایک فرقے نے فغفور کی مدد مانگی چنانچہ
ختائی فوج آئی اور دوسرے قبیلے کو اونکی طرف سے شکست دی اور بعض خوانین نے بخوشی تمام
فغفور کے تابعدارون مین اپنا نام لکھایا الغرض ایک طرف سے تو اہل ختا کے عروج کی بنیاد ڈالی اور انکے
اطراف مین مغربی اتراک کی سلطنت کی خرابی پر قائم ہوئی تھی دوسری طرف سے عربون نے
خاندان ساسان سے تاج ایران کو چھین کر مشرقی املاک کی طرف نگاہ حسرت سے دیکھنا شروع
کیا اور خلیفہ سپہ سالار خلیفہ عبدالملک بن مروان آل معاویہ نے اتراک کو قریب بخارے کے
شکست دیکر اوس شہر کو دخل کیا اور رفتہ رفتہ ماوراءالنہر مین فتح کرتا ہوا پونہچا اور دو لاکھہ ترک
کو جو ایک ہی لڑائی مین اوسنے شکست دی اوس قوم کی گویا کمر ٹوٹ گئی اور دسوین برس اوس
عرب بے مثل وہمال نے خوارزم اور سمرقند کے ملکون کو اتراک سے بعد بڑی بڑی لڑائی کے
چھین لیا چنانچہ خلیفہ کا نشان اطراف وجوانب کے شہرونمین بلکہ فرغانے مین بھی بلند ہوا اور
سنہ ۷۳۲ مسیحی مین سالار عرب یعنی اسد ابن عبداللہ نے ترکستان مین یورش کرکے اتراک کو پامال
کیا الغرض اسیطور سے مغربی اتراک کی سلطنت بسبب آپس کے تفرقے اور ختائیون اور عربون کے
ہاتھون سے دونون طرف سے شکست کھا نیست ونابود ہوگئی + اگرچہ یہی احوال جو
راقم نے نہایت اختصار سے لکھا اتراک کی مشرقی اور مغربی سلطنتون کا ہے یعنے اوس وقت
کا جب نصف اقوام ترک ایک خان کے تابع اور نصف دوسرے کے فرمان بردار تھے اور
تتمہ و ا مغربی سلطنتون کے لقب سے نامزد نہین کیا لیکن انھین دونون کی

ہوئے بلکہ تومین جہان جسکو ایل خان بھی کہتے ہیں خاقان ترکستان ہوا اور ماوراءالنہر اور سمرقند
ایران اور روم قدیم تک ایک طرف اور سرحد چین اور روس تک دوسری طرف اوسکا فرمان
جاری ہوا ۔ کتنی قوموں کو کس کس طرح سے اوس نے فتح کیا اور کسکا حال کیا ہوا اگر ایک
شمہ بھی لکھا جاوے تو ایسی دس جلدیں ہووین غرض اتنا کہنا کافی ہے کہ اوسکی سلطنت
ایسی لمبی چوڑی ہوئی کہ ایک شخص کو تمام مملکت کی نگہبانی دشوار ہوئی تب خاقان تومن ایل
خان کے پوتے نے دو قسمیں کرکے ایک کو مشرقی اتراک اور دوسرے کو مغربی اتراک
کے لقب سے نامزد کیا غرض چونکہ ابو الغازی خان بہادر نے نہایت فصاحت اور طوالت
کے ساتھ اتراک کا حال بیان کیا ہے راقم کو اتنا ہی لکھنا چاہیے کہ مشرقی اتراک سے اور
فغفوران چین سے کوئی دو سے برس تک اکثر مقابلہ رہا اور ختائیوں نے رفتہ رفتہ یہاں تک
اونکو تنگ کر ڈالا اور کوئی چالیس برس قبل اونکی سرخودی کی معدومی کے آپس میں بھی ایسی
جنگ وجدل اور سر کٹول کی تھی کہ نفاق کے سبب سے فغفوروں کی تاخت کا جواب اون سے
مطلق نہ ہوسکا چنانچہ ۷۴۴ مسیحی میں آخری خاقان اقوام مشرقی اتراک کا قوم ہوئی کی کے ہاتھ سے
مارا گیا اور تمام قومیں جو اوسکے تابع تھیں فغفور کو خراج دینے لگیں ۔ یہ تو حال مشرقی مملکت ترک
کا ہوا اور مغربی اتراک ایرانیوں اور رومیوں سے برابر لڑتے رہے چنانچہ نوشیروان شاہ ایران
نے جب ماوراءالنہر تک اپنا فرمان جاری کیا تو مغربی اتراک سے خراج لیا لیکن اوسکے بیٹے ہرمز
ثالث کے وقت میں اگر بہرام چوبین سپہ سالار ایران انہیں شکست نہ دیتا تب خاقان مغربی
اتراک کا سائی شاہ نے جو ہرمز کا باجگذار تھا فوج بہار جمع کرکے جیحون کے پار ہوکر شاہ ایران کو لکھ بھیجا
کہ میں تمہارے ملک کے اندر سے رستہ چاہتا ہوں تاکہ شاہنشاہ قسطنطنیہ پر یورش کروں اور
ہرمز اوسکی قوت سے خائف ہوکر اجازت دینی چاہتا تھا کہ وزرا نے منع کیا اور بہرام چوبین نے
بارہ ہزار چیدہ سپاہ کو لیکے مازندران اور خراسان کے درمیان کے پہاڑوں میں آکر
روکا اور اتراک کو ایسی شکست دی کہ خاقان کی جان اوس لڑائی میں گئی تو انقلاب سے

پانی کا نام نہ تھا اور جب بے آب و دانہ لوگ تڑپنے لگے اور دفعتہ چاروں طرف سے تاتار
آن پڑے تب ظاہر ہوا کہ اوس بہادر اور جان نثار تاتار نے دغا دی اور کمین گاہ میں پھنسایا
غرض وہ کسی طور سے بعد اسکے ذبح کیا گیا غرض دو حصہ لشکر ایران قتل ہوا اور فیروز نے امان
مانگی خوشنواز نے اپنی خوش نوازی سے اوسے مخلصی دی اور اوس سے قسم کھلا کے اور بار
دیگر لڑائی نکرنیکا قول لیکر ایران میں بہت توزک کے ساتھ بھیج دیا اور خود عہد کیا کہ ہمکو اپنا دوست
جانو اور جب کبھی دشمن تمہیں ستاوے ہم مدد کو حاضر ہیں غرض موافق قاعدہ کلیہ کے یعنے احسان فرامو
پر جتنا احسان کیا جاتا ہے اوسی قدر وہ زیادہ دشمن جان ہوتا ہے فیروز اپنے ملک میں پہونچ کر
چندے کے بعد خوشنواز سے پھر لڑنے گیا اور جس طرح سے لشکر ایران کو پھر شکست ملی اور
فیروز کی جان گئی اور اوسکے بیٹے قباد کی گرفتاری ہوئی تواریخ عجم سے ظاہر ہی ہے بلکہ دو برس
تک شاہ ایران نذرانہ سالانہ خوشنواز کو بھیجا لیکن بعد اوسکے اوس قوم تاتار پر رفتہ رفتہ تباہی دو
سببوں سے آئی ایک یہ کہ قوم ترک کی قوت زیادہ ہوئی چنانچہ دشت تاتار میں اونکی جو حکومت
تھی رفتہ رفتہ ماوراء النہر کے وے مالک ہوئے اور قوم ہن کو دبانے لگے اور دوسرے یہ کہ
نوشیروان عادل قباد کا بیٹا کہ ایک سردار تاتار کی بیٹی کی طرف سے تھا تخت ایران پر بیٹھا اور
جیحون کے اوس پار فرغانہ تک جو اوسنے اپنے قبضے کیا تو اوس قوم تاتار کا ان دونوں طرف
کی کشمکش میں پتا نہ لگا غرض اغلب ہے کہ اتراک نے اونکی سرخودی کو تمام کیا + جس وقت
شمالی ہن کی سلطنت کو جنوبی ہن نے تباہ کیا جیسا کہ مذکور ہوا ہے تب اخیر پادشاہ مملکت شمالی
کا ایک بیٹا اور ایک بھتیجہ پہلے کا نام کاشان اور دوسرے کا نام تاگوس کسی فکر سے اپنی زنو
اور لڑکوں کو لیکے جنوبی ہن کے ہاتھوں سے بچکے مع سب بیابان کی طرف بھاگے اور
کوہستان میں جا چھپے رفتہ رفتہ اونکی اولاد بڑھی اور ابو الغازی خان بہادر مورخ اقوام تاتار فرماتے
ہیں کہ پانسو برس میں ان لوگوں نے ایسا قوی اپنے کو سمجھا کہ اون پہاڑوں سے اترکے
اپنی قدیم سلطنت ترکستان حاصل کرنے کو چلے اور چند روزوں میں اکثر اقوام تاتار پر ظفر پا

اپنی حد سے قدم نکالا ہوگا جب ہرمز چھوٹا بیٹا یزدگرد کا اپنے باپ کا جانشین ہوا اور فیروز اوسکا
بڑا بھائی محروم کیا گیا وہ جیحون کے پار فرار کر کے شاہ تاتار کے پاس جو ماوراء النہر میں تھا گیا مگر ہوا
اور اپنا ایسا دکھڑا رویا کہ خان جسکا نام بقول فردوسی فغانش تھا لیکن چونکہ اور مورخان عجم نے
اوسکو خوشنواز کہا ہے اور وہ اسم بامسمی تھا اس لیے راقم کو بھی اوسی لقب سے اوسکا ذکر کرنا
چاہیے لشکر قہار اوسکی مدد کو لیکر مملکت ایران میں چلا آیا اور فیروز کی فوج ایرانی اور حمایت کی فوج
تاتاری نے ہرمز کے لشکر کو ایسی شکست دی کہ وہ گرفتار اور فیروز تخت نشین ہوا چونکہ اوس وقت
خوشنواز ہی نے اوسکو باپ کی مسند تخت پر اپنے ہاتھوں سے بٹھایا تھا اور فوج قاہرہ کو ساتھ لیے ہوئی
مین موجود تھا فیروز نے عہد و پیمان کیا کہ اپنی بہن کو خان سے شادی کر دیگا لیکن جب خوشنواز
اپنی حد مین پھر گیا فیروز احسان فراموش ہوکر ایسی فکر مین مستعد ہوا کہ اپنے محسن کو تباہ کیجیے چنانچہ
فوج قہار لیکر شاہ تاتار کیطرف روانہ ہوا اور سبب اس تاخت کا بقول صاحب روضۃ الصفا کے یہ بیان کیا
گیا ہے کہ خوشنواز اپنی رعایا پر ظلم کرتا تھا اس جہت سے فیروز اوسکی تنبیہ کو روانہ ہوا + خان تاتار
اپنے کو عہدہ برا نہ دیکھکر اس ارادے سے پیش آیا ہوا کہ موقع پر پہنچکر سامنا کیا چاہیے کہ اتنے مین ایک
سردار تاتار نے خاوند پرستی سے اپنے کو نثار اور ایرانیون کو شکست کامل سے ذلیل و خوار
کرنے کے ارادے جسم کو خود زخمون سے چور بلکہ ایک ہاتھ اور پانون اور کان اور ناک کٹوا کے
راہ پر اپنے کو ڈلوا دیا جب لشکر ایرانی پہنچا فیروز نے پوچھا کہ تو کون ہے اور کیون ایسے بُرے
حال مین یہان پڑا ہے تاتار نے جواب دیا کہ کیا پوچھتے ہو میرے ظالم بداطوار خاوند نے جو آزار
میری ایسی سزا کروائی اس لیے کہ مین نے صلاح دی اور راست بات کہی تھی کہ تو لشکر ایران
سے نہ لڑ اور فیروز سے بہادر بے مثل کا مقابلہ نکر غرض میرا بدلہ لینے کو تم پہنچے ہو مجھے اوٹھوا لو
مین ایسی راہ سے تمھین اوس موذی کی پشت پر سے لے جاتا ہون کہ بے تردد تم سب کو مار
لو گے اوسکی بُری حالت نے مہر صداقت اوسکے بیان کذب پر کی فیروز کو اعتماد ہوا اور
اوسکے کہنے کے مطابق چلا لیکن وہ تاتار ایسے دشت مین لشکر ایران کو لے گیا کہ جہان کوسون

مین پچیس ہزار تاتار دفعۃً آن پہونچے اور قتل اور لوٹ اور تاراج حسب خواہ کرنے لگی اس امر
ناگہانی بلا سے لوگ گھبرائے ہوے تو تھے ہی تھے کہ اتنے مین خبر جو پہیلی کہ بہرام گور نے
پای تخت کو چھوڑکر ملک ارمن مین پناہ لی بدحواسی سب کے دامنگیر حال ہوئی اور خان تاتار نے
یہ بات سمجھی کہ مثل افراسیاب کے ایرانیون کی سرخودی اوسکے ہاتھون مین تمام ہوئی کہ
ناگاہ ایک اندھیری رات کو معسکر تاتار پر حسب بخوف وخطر وے نشے مین پڑا ادہر اودہر پڑے
تھے بہرام نے سات ہزار چیدہ سپاہ سے ہلہ کیا غل جو پڑا کہ دشمن آیا تاملا وس تاریکی مین نشے
کے خواب سے گھبرائے ہوے جو اوٹھے تو ایک دوسرے کو دشمن جانکر قتل کرنا شروع
کیا اور کچھ تو آپس کی سرکوبی اور باقی بہرام کی چوٹون سے چند لمحے مین اگرچہ اندھیری تھی لیکن
مطلع صاف کردیا اور تاتاریون نے گرتے پڑتے جیحون کی طرف فرار کیا و بہرام مثل جن کے
ساتھ لپٹا گیا اور راہ مین ایسا قتل اون موذیون کو کیا کہ دو چار ہزار کے سوا جو اپنے گھوڑون
کی بادپائی کے سبب بچے باقی سب مارے گئے بعد جب دشمن اسطرح سے دفعہ ہوچکا معلوم
ہوا کہ بہرام جو تاتاریون کی یورش کے وقت غائب ہوگیا تھا تو کچھ خوف زدہ ہوکے بھاگا
نہین تھا کیونکہ اوسنے ویسے وقت پر جب تاتار خونخوار سارے سامان سے تیار برق کی شتابی
اور بلا کی سے آن پڑے اور ایرانیون کو خوشی مین غافل و بے پروا پایا کے مقابلہ دشوار بلکہ
نہایت نامناسب سمجھکر چپکے سے سات ہزار چیدہ سوار جان نثار لیکر شہر سے نکل گیا اور دربند
کی راہ سے شبانہ روز دھاوا مارتا ہوا سمندر کاسپین کے کنارے کنارے کا وادیا ہوا معسکر
تاتار کی پشت پر سے چپکے جا پونچا اور دوپہر رات کو جب وہ موذی سب موافق عادت کے
حلق تک ادہ کچا گوشت کھائے اور ناک تک گھوڑی کے دودہ کی بنی ہوئی شراب سے بدمست
سوئے ہوے تھے اونپر مثل غضب خدا کے جا پڑا جیسا کہ بیان اوسکا گذرا اس شب خون
مین خان تاتار خیمے مین خود بہرام کے ہاتھ مارا گیا اور اون لٹیرون پر ایسا رعب شاہ ایران کی
[illegible] اگر کیا کہ اوسکے اور اوسکے بیٹے یزدگرد ثانی کے عہد دولت مین اونہون نے

یار کیا جس مین شاہ ایران کے بھائی کو شاہ توران کے بیٹے نے مارا اور
اسفندیار گشتاسپ کے بیٹے کے ہاتھہ آپ قتل ہوا جس پر ارجاسپ نے ایران پر یورش
کر کے گشتاسپ کو شکست دی اور اوسکی بیٹی کو اسیر کر کے لے گیا جسکے بدلے اسفندیار دھوکا
اور مغالطہ دیکر شہر رویندیا مین چند جوانون کو لیے گھس گیا اور ارجاسپ کو مارا اور اوسکے تخت کو
اپنے باپ پاس بھیج اور اپنی بہن کو خلاص اور تورانی بادشاہت ایک مرد نیک با خدا اولاد
افراسیاب کو بخش کر کے اپنے ملک مین چلا گیا ان سب امرون کا بھی حال اگرچہ تاتاری تاریخون سے
نہین معلوم ہوتا لیکن صحیح ہونے مین کچھہ تعجب نہین شاہ اسفندیار نے تاتاریون کو جو اس طرح
سے توڑا اور اونہین یون آپس کے جھگڑے بھی اونھون نے ایسے شروع کیے کہ ایران کے
بادشاہون کو ستانے کی فرصت اونہین نہین ملی چونکہ اونکے آپس کے سرگھول کے احوال سے
راقم کو مطلب نہین اسلیے بہرام گور ساسانی کے وقت مین جو ایرانیون اور تاتاریون سے
بگڑی اون لڑائیون کیطرف مخاطب ہونا چاہیے ٭ جب کہ ھن کی بادشاہت مین تفرقہ ہو کر
اوس سے دو سلطنتین ھن شمالی اور ھن جنوبی کی پیدا ہوئین اور ایک نے دوسرے کو تباہ
کیا اور شمالی سلطنت کے اقوام اونکی بادشاہت بگڑنے سے دو دو چار چار فرقے ہو کر جدا ہو گئے
جیسا کہ مذکور ہوا ہے تب اوسی تقسیم کی بعض قومین طبقہ فرنگ کی سرحد کے قریب بادیہ پیمائی
مین مشغول ہوئین اور رفتہ رفتہ اتفاق کر کے اتیل کے وقت روم نو اور روم قدیم اور فرنگ کے
ملکون کو ستایا جیسا کہ لکھا گیا ہے اور بعض قومین طبقہ ما وراء النہر اور خوارزم اور بحر کاسپین کے
مشرقی کنارے پر اور ختن اور سرحد ایران پر جا رہین ٭ تین سو برس سے زیادہ اون لوگون
کو بادیہ پیمائی کرنے اور رفتہ رفتہ باہم ہونے مین گذرے بعد اوسکے اپنے کو قوی جانکر
ممالک ایران پر دو تاخت کر بیٹھے اور یورش کا وہی وقت مناسب سمجھے جب ایران مین بہرام گور
کی تخت نشینی کی شادی اور خوشی ہر جگہہ پھیلی ہوئی تھی اور ناچ و رنگ کے چرچے نے پردہ
غفلت کو چشم بیدار و ہشیار پر ڈال دیا تھا بدستور دریاے جیحون کے پار ہو صوبہ خراسان

تھا جنہون نے کئی دفعہ فغفورون کو ضعیف پاکر صوبجات چین پر قابض ہوکر خود بادشاہ ہوگئے اور بعض دفعہ جو زیادہ توانا ہوے تو آپ ہی آپ فغفور کہلائے جیساکہ دفتر اول کی جلد دوم مین موقع پر مذکور ہے سوا اسکے وہ بیان کہ شاہ لہراسپ جانشین کیخسرو نے شاہان توران اور چین سب سے خراج لیا اسی قدر نادرست ہے کہ اس مقام پر مطلب کسی ایک سلطان ملوک طوائف سے ہے نہ کہ فغفور سے بلکہ ایک نکتہ ناظرین تاریخ ایران کو یاد رکھنا چاہیے کہ چین کا جب لفظ شاہنامے یا اور تاریخون مین ملے تو اوسکو ملک ختا نہ سمجھین اور اون ملکون سے جانین جو کہ سرحد ترکستان اور ختا پر واقع ہے اسیطرح سے صاحب زینت تاریخ جو لکھتے ہین کہ سکندر نے شاہ فور ہندی کو فتح کرکے شہنشاہ چین پر چڑھائی کی ور اوس نے صلح چاہی تو یہ ماجرا فغفور ختا کے ساتھہ نہین ہوا بلکہ قید کے ساتھہ جو بادشاہ چند اقوام تاتار کا تھا اور اوس امر کا فغفور سے کچھہ سروکار اس مادے مین نرکھنا ختا اور یونان کی تاریخون سے ثابت ہی کیونکہ ختائی تذکرون مین ادنےٰ سا بھی اشارہ ایسے امر کا نہین پایا جاتا اور یونان کے مورخون نے بالاتفاق تاخت سکندر کو تا کسلس یعنے قید شاہ سیتھیا یعنے ترکستان پر قرار دیا ہے + یاد رکھنا چاہیے کہ وہ طبقہ جو دریاے جیحون اور سیحون کے درمیان مین واقع تھا توران کہلاتا تھا اور اوسکے مشرق پر اور شمال و مشرق یعنی رخ بابب پر جتنے املاک تھے عجمی مورخ اونکو چین اور ختا کے القاب سے نامزد کرتے ہین حالانکہ وہ تمام دیار ترکستان یعنی بود و باش اقوام تاتار کا تھا اور اسی سبب سے خلط وملط اور اغلاق انکی روایتون مین پڑگیا ہے اور ختا کی تاریخون سے جن مین سے اکثر کی صحت کا کچھہ شک نہین تطابق نہین دیا جاتا ہے اور یہی جہت ہے کہ جب کوئی بڑا سردار اقوام تاتار کا مارا جاتا یا گرفتار ہوتا تھا تو شاہنشاہ چین اوسے کہکر اوس ماجرے کا بیان کرتی ہین الغرض جغرافیہ سے لوگون کو اوس زمان مین واقفیت کم تھی اور دور و دراز ملکون اور قومون اور شاہون کے نامون مین فرق کرنا کچھہ تعجب نتھا + گشتاسپ شاہ ایران نے جو مذہب زرتشت یعنے آتش پرست کا اختیار کیا ارجاسپ شاہ توران نے جو اوس جہت سامان لڑائی کا اوسکے

تیار کیا جس مین شاہ ایران کے بھائی کو شاہ توران کے بیٹے نے مارا اور
اسفندیار گشتاسپ کے بیٹے کے ہاتھ آپ قتل ہوا جس پر ارجاسپ نے ایران پر یورش
کر کے گشتاسپ کو شکست دی اور اوسکی بیٹی کو اسیر کر کے لے گیا جسکے بدلے اسفندیار [illegible]
اور مغالطہ دیکر شہر دژ بندیا مین چند جوانون کو لے گھس گیا اور ارجاسپ کو مارا اور اوسکے تخت کو
اپنے باپ پاس بھیج اور اپنی بہن کو خلاص اور تورانی بادشاہت ایک مرد نیک باخدا اولاد
اگراریث کو بخش کر کے اپنے ملک مین چلا گیا ان سب مردون کا بھی حال اگرچہ تاتاری تاریخون مین
نہین معلوم ہوتا لیکن صحیح ہوتے مین کچھہ تعجب نہین شاہ اسفندیار نے تاتاریون کو جو اس طرح
سے توڑا اور اونہین دنون آپس کے جھگڑے بھی اونھون نے ایسے شروع کیے کہ ایران کے
بادشاہون کو ستانے کی فرصت اونہین نہین ملی چونکہ اونکے آپس کے سرکٹول کے احوال سے
راقم کو مطلب نہین اسلیے بہرام گور ساسانی کے وقت مین جو ایرانیون اور تاتاریون سے
بگڑی اون لڑائیون کیطرف مخاطب ہونا چاہیے + جب کہ ھن کی بادشاہت مین تفرقہ ہو کر
اوسی سے دو سلطنتین ھن شمالی اور ھن جنوبی کی پیدا ہوئین اور ایک نے دوسرے کو تباہ
کیا اور شمالی سلطنت کے اقوام اونکی بادشاہت بگڑنے سے دو دو چار چار فرقے ہو کر جدا ہوگئے
جیساکہ مذکور ہوا ہے تب اوسی تقسیم کی بعض قومین طبقہ فرنگ کی سرحد کے قریب بادیہ پیمائی
مین مشغول ہوئین اور رفتہ رفتہ اتفاق کر کے اٹیل کے وقت روم نو اور قدیم اور فرنگ کے
ملکون کو ستایا جیساکہ لکھا گیا ہے اور بعض قومین طبقہ ماوراء النہر اور خوارزم اور بحر کاسپین کے
مشرقی کنارے پر اور ختن اور سرحد ایران پر جا رہین + تین سو برس سے زیادہ اون لوگون
کو بادیہ پیمائی کرنے اور رفتہ رفتہ باہم ہوتے مین گذرے بعد اوسکے اپنے کو قوی جانکر
ممالک ایران پر وہی تاخت کر بیٹھے اور یورش کا وہی وقت مناسب سمجھے جب ایران مین بہرام گور
کی تخت نشینی کی شادی اور خوشی ہر جگہہ پھیلی ہوئی تھی اور ناچ و رنگ کے چرچے نے پردۂ
غفلت کو چشم بیدار و ہشیار پر ڈال دیا تھا بدستور دریاے جیحون کے پار ہو صوبہ خراسان

تھا جنھون نے کئی دفعہ فغفورون کو ضعیف پاکر صوبجات چین پر قابض ہوکر سر خود پادشاہ
ہوگئے اور بعض دفعہ جو زیادہ توانا ہوے تو آپ ہی آپ فغفور کہلائے جیسا کہ دفتر اول کی جلد
دوم مین موقع پر مذکور ہے سوا اسکے وہ بیان کہ شاہ لہراسپ جانشین کیخسرو نے شاہان توران
اور چین سب سے خراج لیا اسی قدر نادرست ہے کہ اس مقام پر مطلب کسی ایک سلطان ملوک
طوائف سے ہے نہ کہ فغفور سے بلکہ ایک نکتہ ناظرین تاریخ ایران کو یاد رکھنا چاہیے کہ چین کا
جب لفظ شاہنامے یا اور تاریخون مین ملے تو اوسکو ملک ختا نہ سمجھین اور اون ملکون سے
جانین جو کہ سرحد ترکستان اور ختا پر واقع ہے اسیطرح سے صاحب زینت تاریخ جو لکھتے ہین
کہ سکندر نے شاہ فور ہندی کو فتح کرکے شہنشاہ چین پر چڑھائی کی اور اوس نے صلح چاہی تو
یہ ماجرا فغفور ختا کے ساتھ نہین ہوا بلکہ قید کے ساتھ جو بادشاہ چند اقوام تاتار کا تھا اور اوس
امر کا فغفور سے کچھ سروکار اس مادے مین نہ رکھتا تھا اور یونان کی تاریخون سے ثابت ہی
کیونکہ ختائی تذکرون مین اونکے سا بھی اشارہ ایسے امر کا نہین پایا جاتا اور یونان کے مورخون
نے بالاتفاق تاخت سکندر کو تاکسلس یعنے قید شاہ ستہیا یعنے ترکستان پر قرار دیا ہے +
یاد رکھنا چاہیے کہ وہ طبقہ جو دریاے جیحون اور سیحون کے درمیان مین واقع تھا توران کہلاتا تھا
اور اوسکے مشرق پر اور شمال و مشرق یعنی رخ بایب پر جتنے املاک تھے عجمی مورخ اونکو چین اور
ختا کے القاب سے نامزد کرتے ہین حالانکہ وہ تمام دیار ترکستان یعنی بود و باش اقوام تاتار کا تھا
اور اسی سبب سے خلط ملط اور اغلاق انکی روایتون مین ہوگیا ہے اور ختا کی تاریخون سے جن
مین سے اکثر کی صحت کا کچھ شک نہین تطابق نہین دیا جاتا ہے اور یہی جہت ہے کہ جب کوئی
بڑا سردار اقوام تاتار کا مارا جاتا یا گرفتار ہوتا تھا تو شاہنشاہ چین اوسے کہکر اوس ماجرے کا بیان کرتی ہین
الغرض جغرافیہ سے لوگون کو اوس زمان مین واقفیت کم تھی اور دور و دراز ملکون اور قومون اور
شاہون کے نامون مین فرق کرنا کچھہ تعجب نتھا + گشتاسپ شاہ ایران نے جو مذہب زردشت
یعنے آتش پرست کا اختیار کیا ارجاسپ شاہ توران نے جو اوس جہت سامان لڑائی کا اوس سے

کو اپنا فرزند جانتا تھا اور دشمن کے حق مین تازیانہ قہر خدا تھا اور اقلیمون مین زلزلہ اوسکے خوف سے
پڑا تھا ٭ مؤلف نے جو کہا کہ اشک خون رو رو کے اون تاتاریون نے اپنے بادشاہ کے گرد
پھر پھر کے اوسکے اوصاف کو پڑھا تو یہ اشک خون کچھہ شعرا کے اشک خون نتھے کہ صرف
چشم گمان کو نظر آوین کیونکہ اون وحشیون کا دستور تھا کہ جب کوئی سردار عالی وقار اور عزیز رعایا مرتا تھا
تو اوسکی لاش کے گرد تمیع سپاہی گھوڑون کو چکر دے دے کر چھری کی ضرب اپنی پیشانی اور گالون
مین مارتے تھے اور اس دستور بیہودہ کا رواج اون وحشی بہادرون مین اس سبب سے تھا کہ بقول
اونکے طبعی اشک صرف لڑکون اور عورتون کے لیے چاہیے اور مردون کو گریہ اشک خون زیبا ہے
سیوا اس دستور ناستودہ کے ایک اور اوس سے زیادہ بدیہہ تھا کہ ہر سردار عزیز کی قبر کے کھودنے
اور کفنانے اور دفنانے مین غلامون اور اسیران جنگ کو شریک کرکے بعد اختتام کے اون بیچارون
کو وہین ذبح کرکے بادشاہ کی قبر کی پائنتی مین گاڑ دیتے تھے اور اوسکی دو وجہہ بیان کرتے تھے
ایک یہ کہ عالم ارواح مین سردارون کی خدمتگذاری کے لیے وہ لوگ مارے جاتے تھے اور
دوسرا سبب یہ کہ چونکہ تاتار سب بادیہ پیما تھے اور اونکے اقوام مین ہمیشہ جنگ وجدل رہتا تھا
اور اغلب تھا کہ اگر کسی قوم مخالف کو دوسرے فرقے کے سردار کے دفن کی جگہہ سے آگاہی ہوتی
تو اونکے اوس مقام پر سے دوسرے علف گاہ کی طرف جاتے ہی اوس لاش کو دشمن اوکھاڑ
کے اوسکی خرابی ضرور کرتے اور زندون کا انتقام مردون سے لیتے اس جہت سے جتنے اغیار
کفن دفن کے شریک رہتے تھے مارے جاتے تھے یہ وجہ کچھہ ضعیف سی ہے غرض اصلی حقیقت
وہ تھی جسکو مؤلف نے وجہ اول اس دستور کی قرار دی ہے ٭ القصہ اٹیل جب مرا تو انہین دستورون
سے گڑا اور شب کے وقت لاش پہلے سونے کے صندوق مین بند ہوئی بعد اوسکے چاندی کے
تابوت مین وہ رکھا گیا اور وہ لوہے کے صندوق مین بند ہوکر اوسی زمین کی گود مین سپرد کیا
گیا جسکو ہر وقت زلزلہ اوسکے گھوڑون کے ٹاپون سے رہتا تھا اور جیسے جیتے جی دشمن کے
خون مین گویا نہائے رہتا تھا غسل موت بھی دشمن ہی کے خون سے ہوا کیونکہ صدہا اسیران

دیا شہزادی موافق وعدے کے صحیح وسالم نہین پونہچاؤ تو روم خا سیاہ وتکا
اورتمھین تومعلوم ہی ہے کہ میرے گھوڑے نے جس سرزمین پرتاپ ماری وہان پھر گھاس
نہین اوگی+جب اپنے قصرشاہی مین جو لگر لگا بنا ہوا وسیع اور عالیشان دریاے ڈانیوب کے
اوس کنارے پر میدان مین واقع تھا وہ پونہچا جی اوسکا چاہا کہ ہزار ہا جوروان اگرچہ تھین لیکن ایک
دوسری جمیلہ چھوکری ازواج شاہ کے شامل کیجاے+غرض وسیطرح کی دھوم دھام سے جو اون
خون خوار وحشیون مین دستور تھا اٹھیل کا بیاہ اوس حسینہ سے ہوا اور شب کو خوب ہی چرچا کثیف
شرابون ونیم پختہ کبابون کا پھیلا اسکے شریک بادشاہ دیر تک رہا آخرش جلسے سے اوٹھا اور نئی بی بی
کے محل مین شب باش ہونے کے لیے گیا صبح کو عرصے تک جو محل سے نہ نکلا گمان ہوا
بی بی کی صحبت اور عشق تازہ کے جوش مین دربار بدستور کرنا بھول گیا غرض دن دوپہر جو ہوا
سرداروں نے محل کے دروازے پر ہجوم کیا اور انھین سب سے جو منہہ چڑھا تھا دستک دوبارہ
اوسنے دیا جب کچھہ جواب نہ آیا شور سبھون نے کیا آخرش دروازہ توڑ کے اندر جو گئے تو دیکھتے
ہین کہ دلہن بیٹھی رو رہی ہے اور اٹھیل چت بیدم پڑا ہے دریافت ہوا کہ زیادہ کھانی سے جوبن
کے ساتھہ سویا خون نے ایسا جوش کیا کہ شریانون کو تاب اوسکے غلبے کی برداشت کی نہین
ہوئی اور ایک جو سب مین ضعیف تھی پھٹ گئی اور خون کو نتھنون کی طرف سے بسبب چت پڑے
رہنے کے راہ جو نہ ملی پھیپھڑے اور معدے مین بے تحاشہ جو پلٹ گیا دم خفا ہوا اور یہی غفلت
اٹھیل کا جسکا نام قہر الٰہی تھا ہوا قوام ھن کو بڑا غم ہوا اور میدان مین شامیانے کے نیچے لاش
نہایت تزک سے رکھکر چیدہ رسالے تاتاریون کے اوسکے اوصاف کو بطور مرثیہ کے قرات
کے ساتھہ بیان کر کے گرد پھرنے لگے مضمون اوس مرثیہ کا چونکہ امر واقعی کا بیان تھا اس لیے
مولف اسکو لکھتا ہے اور اختصار کے ساتھہ جمیع فضائل اور رزائل اس شخص عجیب کے اوس سے
اہل ادراک معلوم کر لیوینگے حاصل کہ اشک خون رو رو کے وے کہنے لگے کہ ہم لوگون کا
بادشاہ جب تک جیا یکتا ے زمانہ رہا اور مرتے دم تک کسیکو اپنے مقابل مین نہ دیکھا رعاما

اٹالی مین جسکا پایہ تخت روم قدیم تھا اور ستور سے یورش کرتا شہر اکوئی لیا کو محاصر کر بیٹھا اور وہ
شہر ایسا مضبوط تھا اور باشندے ایسے جری تھے اور قوم ھن کے تیر و تلوار اور برق وش
گھوڑون سے جو صرف میدان کے کام کے تھے مضبوط قلعہ بندی پر اثر کرنا ایسا دشوار تھا کہ تین مہینے
حصار کے گذر گئے اور ھن سب یہانتک عاجز ہوے کہ وہان سے ہٹ جانے کی صلاح کرنے
لگے کہ ایک روز اٹھیل نے اتفاق سے دیکہا کہ ایک لگ لگ اپنے بچون کو لیے شہر کو چھوڑ کر جنگل
کیطرف اوڑا جاتا ہے فوراً اوسی طرح کا ایک فقرہ اوسے سوجھہ گیا جو عوام الناس کے دلون مین
شگون کے تاثیر کرتا ہے اور پکار کے اوس نے کہا کہ دیکھو یارو لگ لگ شہر کی تباہی کی آگاہی
پا کے جنگل کو چلا ورنہ ممکن نہین کہ ایسا جانور کہ جسکو انس انسان سے ہے خود بخود اوسکی صحبت کو
ترک کرے اور بیابان کی راہ لیوے یہ فقرہ سنتے ہی امید تازہ سب کے دلون مین پیدا ہوئی اور
بلے کے بعد بلا اوس مقام کی دیوار پر جہان سے لگ لگ نے پرواز کیا تہا بس تواتر کے ساتھہ
کیا گیا کہ ھن سب کو دخل ملا اور اونہون نے شہر کا جو حال کیا مورخ روم کے اسی فقرے سے ظاہر
ہے کہ دوسری پشت کے لوگون کو اکوئی لیا کے خرابی کے آثار تک نہ ملے + اسیطرح
سے چھہ شہر ملک اٹالی کے اور بھی برباد کیے گئے اور کئی شہر کے لوگون نے جان بخشی
اپنی تمام دولت دیکے کروائی + تمام ملک مین یہ تہلکہ پڑ گیا کہ والن ٹنی ین ایک شہر سے دوسرے
مین حفاظت کے لیے بھاگا بلکہ مستعد تہا کہ اگرچہ اٹھیل زیادہ تنگ کرے تو جلا سے وطن اختیار کیجیے
آخر جب کچھہ بن نہ آئی ایلچی کو پیغام صلح لیکر جو حقیقت مین درخواست امان کی تھی بھیجنے کی صلاح
ٹھہری اور تین شخص بزرگان قوم اور دین سفیر ہو کر اٹھیل کی حضور مین گئے اوس نے بہت
عزت کے ساتھہ ملاقات کی اور آخرش بات یہی ٹھہری کہ شاہزادی ھونوریا کے حصے کی ضمنی
املاک سے سب فوراً شاہ ھن کے حوالے ہوا اور خود شہزادی بعد چندی اوسکی
سفیرون کے سپرد کی جاوے اس مضمون سے عہد و پیمان ہو کر اٹھیل اپنے لشکر کو لیکے
شاہ روم کی حد سے باہر چلا گیا لیکن یہ دھمکی دیکر سفرای والن ٹنی ین کو رخصت کیا

لیے موجود ہوا اس عرصے مین سپاہ سالار ایشی یس شہنشاہ روم کی فوج کا اور تھی او ڈورک شاہ قوم گاتھ کا جو ملک جرمن کے اصلی باشندون کی قوم تھی اور اٹیل کی تابعدار تھی اور بعض اقوام جرمن کے تھی اور شہنشاہ روم سے موافقت او عہد و پیمان رکھتی تھی یہ دونون شخص فوج کثیر لیے اٹیل کے مقابلے کو پہنچے اوسوقت شہر آرلی اَنز کو جو واقع دریاے لوآر پر ہے محاصرہ کیے شاہ ھن بیٹھا تھا غرض جب دشمن قریب پہنچا اٹیل نے ہٹ کے دریاے سین جسکے کنارے پر شہر پارس دارالامارت ملک فرانس اب ہے پارہوے کے شالون کے میدان پر جو نہایت وسیع اور اپنے رسالے سے لڑائی کرنے کے لیے نہایت مناسب تھا مستعد بجنگ ہوا طرفین کی سپاہ اور سردارون اور علی الخصوص اٹیل اور سپہ سالار روم اور شاہ گاتھ اور اوسکے بڑے بیٹے ٹارس منڈ نے بڑا بڑا کام کیا اور بعض روایت سے کہ ڈیڑہ لاکھ اور بعض یہ کہ تین لاکھ آدمی دونون طرف کے نقصان ہوے جسمین تھی او ڈورک مارا گیا + آخرش اٹیل جسکا قدم اوسوقت تک ہر دشمن کے مقابلے مین آگے ہی بڑھا تھا کچہ پیچھے ہٹا اور اپنے لشکر کی گاڑیون سے جسکا بیان ہوا ہے کہ اقوام تاتار جب بادیہ پیمائی کرتے عورت اور لڑکے اور ضعیف اور مریض اوسپر سوار رہتے ہین اور باقی گھوڑون کی پیٹھ پر ہوتے ہین قلعہ بندی کرکے اوس حصار مین پناہ گیر ہوا اور اگرچہ اس طرح کی چال تھقری شکست کامل قواعد جنگ کے رو سے نہین کہلاتی ہے لیکن ایسے شخص کی نسبت اس طرح سے حفاظت ڈھونڈھنی بلاشبہ ہزیمت اوٹھانی تھی غرض طرف ثانی کو اوسکی جرأت اور قوت اور سپاہگری کا اتنا تجربہ ہو چکا تھا کہ اوس حصار مین اٹیل کو اونھون نے زیادہ نہچھیڑا اگرچہ دو ایک حملہ بطور آزمایش کے کیا جسمین تاتاریون نے مارے تیرون کے اندھا بنا دیا آخرکار روم اور گاتھ کی فوجین اوس مقام سے روانہ ہو گئین اور اٹیل لوٹ و تاراج کرتا اپنی سلطنت کی حدمین پھر گیا غرض اس ہزیمت سے وہ کچہ خائف نہوا کیونکہ سال آیندہ موسم بہار مین دوبارہ اوس نے وہی پیغام نکاح اور دہنر پانے کا والن ٹنین کے دربار مین بھیجا اور پھر حیلے اور بہانے سے اوس نے ٹال دیا یہ خبر سنتے ہی اٹیل فوراً ملک

لینے کی خواہش سے ہونوریا نے پیغام دیا کیونکہ اوسے خوب معلوم تھا کہ اٹھیلا جب والن ٹینی ین
کے دربار مین ایسے نکاح کی خواہش کا پیغام بھیجیگا وہ تیس مین سے ایک آدھہ بات جو اسمین اسکے
تحت کی گا جسکو اٹھیل وجہ لڑائی کی قرار دیکر فوراً یورش کریگا اور عشق کا کچھہ لگاؤ اس مین نہ تھا کیونکہ وہ کسی
صاحب طبیعت اور جمیلہ عورت کا عاشق ایسے مرد میمون شکل پر ہونا جسکے مذہب اور عادات اور
حرکات اور غذا اور وضع کوئی ایک بات قابل پسند کے نہتی بعید العقل ہے غرض جب وہ انگشتری
اور پیغام اٹھیل کو پہنچا اور تمام حال سے واقف ہوا خاموش رہا لیکن جنگ کا حیلہ اپنے ہاتھہ آنے
سے دل ہی دل مین خوش ہوا کہ داشتہ آید بکار غرض چونکہ اوسوقت اوبلکون سے لڑائی منظور تھی
شاہ تاتار نے اوس نکاح کی چھیڑ نہ نکالی غرض جب یورش گال کے ملک پر جسکو اب فرانس کہتے
ہین اور جو اوسوقت مثل اور املاک انگلستان کے روم قدیم کی تحت مین تھا اوسکو منظور ہوا اپنا سفیر
والن ٹینی ین کے دربار مین اوسنے بھیجا اور پیغام اوسکی بہن سے نکاح کرنے اور پانے [illegible] قابل ایسے
بادشاہ کے اپنی ہمشیر کے ساتھہ دینے اور ویسے بادشاہ کے اپنی جورو کے ساتھہ لینے کے
جو مناسب حال تھا اوس ایلچی سے کہلایا اس خبر کے سنتے ہی تہلکہ مملکت روم مین پڑ گیا اور سب کی
عقل چرخ ہوگئی کہ یہ کیا بلا آئی آخر یہی صلاح سوجھی کہ ہونوریا کو کسی نفرے سے برائے نام جسکے بیاہ
کرکے کہلا بھیجے کہ چونکہ اوسکا شوہر موجود ہے ویسا امر خلاف مذہب اور دین عیسائی بلکہ برعکس
عدل اور انصاف کے لاممکن ہے چنانچہ یہی ہوا اور اگرچہ غصہ مان کا رہائی کو ہونوریا کی حرکت پر ایسا
ہوا کہ حرارت قہر صرف اوسکے خون کے گھونٹ سے دفع ہو سکتی تھی لیکن اٹھیل کے غضب کو
خدا کے غضب سے زیادہ ڈر کے اوس بیچاری کی جان کو تو نہین مارا لیکن ایک ہیچ شخص کے
ساتھہ جھوٹ موٹ کلمہ نکاح پڑھوا کے قید شدید مین ڈال کر دائم الحبس رکھا سفیر کا پھر جانا اور
اوس عذر بیہودہ والن ٹینی ین کی طرف سے کرنا اٹھیل کی عین مرضی کے موافق تھا کیونکہ فوراً اوسکا
لشکر جو ہر وقت پا بر کاب رہتا تھا مثل طوفان شمال کے ملک گال یعنے فرانس کی طرف
روانہ ہوا شہر بعد شہر کے گھوڑوں کی ٹاپون مین روند ڈالا گویا روز قیامت اہل فرانس کے

بعد اس حملے کے اقوام تاتار اور فرنگی اقوام جرمن اور شمال کے ملکوں اور قوموں کو تباہ کرنے میں دونوں بھائی مشغول ہوے اور کوچین تاتاروں کو سر کیا چندے بعد اٹھیل نے اپنے بھائی کو کسی حیلے سے مروا ڈالا اور مالک کل ہوا بلکہ ثابت ہے کہ بلیڈا کو رشک سے اوس نے قتل کیا اہل تاریخ پر ظاہر ہے کہ اس ایام میں روم قدیم کی سلطنت عظیم کی دو تقسیم تھیں اور ممالک مشرق و مغرب کے لقب سے مشہور تھیں اور ہر تقسیم کا پادشاہ اپنی سرحد میں خود مختار تھا چنانچہ پای تخت ممالک مشرقی کا شہر قسطنطنیہ تھا اور ممالک مغرب کا پایہ تخت وہی شہر روم کا تھا جو ہمیشہ سے دار السلطنت تھا الغرض و الن ٹنی این شاہ ممالک مغرب کی بہن ہنوریا ایسی صاحب عقل و ہنر تھی کہ اوسکے بھائی بالکل ان کو حقیقت میں سلطنت مغرب پر فرمان روا بیٹے کے نام سے تھی اور رقابت بے پایاں ام الخبایث تھی یہ خوف ہوا کہ اگر اسکی شادی ہووے گی تو اسکی اولاد بیشک سلطنت میں خلل ڈالے گی اس شبہ سے خطاب آگستہ یعنی عالیجاہ دختر شاہ کا اوسے دیا گیا تاکہ طاقت کسی امیر کی نہووے کہ پیغام شادی کا کرے بلکہ سوا کسی بادشاہ مساوی درجے والے کے بیاہ کی نوبت کسی اور سے نہ آوے اور چونکہ اس پایہ کا شخص اہل روم کے زعم میں روی زمین پر نہ تھا کہ اونکے شاہ کی دختر سے عقد کرے اس لیے یہ خطاب کیا عذاب تھا بلکہ ساری عمر کی ناکتخدائی کا گویا پے تراب تھا غرض ہنوریا کی جبلی طبیعت ویسی ہی مایل طرف زوجیت اور خواہش اولاد تھی جیسے بلی کی جبلی چوہے کے متوجہ ہوتی ہے اوس نے خطاب عالی کو سر پر بسلام رکھ لیا لیکن قدم اطوار کو دائرۂ عفت سے نکال کر ایک ملازم وجیہ کے دست اشتیاق میں جانے دیا چند روزوں میں تخم عشق نے ثمرۂ فساد دکھایا غرض جو نہیں حمل ظاہر ہوا بھائی نے قید کر کے اپنی اور سلطنت کی ذلت کوئی کو خفیف کرنے سے خاص و عام پر آشکارا کیا عرصے بعد شہر قسطنطنیہ میں شاہ تھیو دوشس کے دربار میں مقید رہنے کے لیے بھیجی گئی چنانچہ بارہ چودہ برس وہیں رہی غرض جب تنگ ہوئی اور صورت مخلصی کی نہیں دیکھی اوسنے شاہ اٹھیل کو اپنی انگشتری بھیجی اور اظہار اپنے عشق اور تمنا سے عقد سازی اوسکے پیغامبر سے کینا ہلک کیا بالیقین ہے کہ صرف انتقام

غرض اس باب مین ذکر اونکا منظور ہے جنہون نے کنارہ دریاے اتیل پر جسکو فرنگ کی تاریخون مین والگا کہتے ہین اور اوسی کے گرد قیام اختیار کیا اور وہان سے جنوب کی طرف دشت قبچاق مین شہر کاشغر تک اپنے تابع کیا یعنی گھوڑون کی ٹاپون سے روند ڈالا ÷ اگرچہ چند ہی روز بعد چندیاں اقامت اوپر کنارے دریاے اتیل کے لیے زور و شور کا اظہار اونھون نے کیا لیکن آثار عالم کے تہ و بالا اونکی یورشون سے ہونے کا اتھیل کے وقت تک پدید از نہین ہوے تھے ما لقب غضب الٰہی کا اوس نے خود اپنی شان مین کہا اور جمیع مورخ مقر ہین کہ لقب نہایت درست اور راستی سے ایک نقطہ کم و کاست نہین تھا ÷ ہن گری کے ملک کے اہل فرنگ اس شخص کو بلقب اتلا اپنے بادشاہون کے زمرے مین داخل کرتے ہین اور اگرچہ تحقیق ہے کہ قوم ہن کے اوس ملک مین بود و باش کرنے سے نام اوسکا ہن گری ہوا لیکن تین قوم تاتار نے اوس ملک مین یورش کی پہلی دفعہ ہن نے اتھیل کے وقت مین اور دوسرے مرتبہ قوم آوارز نے ۶ مسیحی مین اور تیسری دفعہ قوم ترک یا ماگیار نے سنہ ۸۸۹ع مین اور اگرچہ یہ تینون قوم ایک ہی ہین بنام مختلف لیکن رشتہ اہل ہن گری کا قوم آخر سے ہے الغرض جب روگیلاس بادشاہ ہن نے انتقال کیا اوسکے دو بھتیجے اتھیل اور بلی ڈا اوسکے بھائی من ذک کے بیٹے جانشین ہوے اور چونکہ بعد نہایت کشت و خون کے اونکے چچا سے اور روم نو یعنے قسطنطنیہ کے شہنشاہ تھیوڈوسیس سے عہد و پیمان ہونے کی گفتگو شروع ہو چکی تھی طرفین کے سفیر اتھیل اور بلیڈا کے حضور مین حاضر ہوے اور غرور اون دونون کو ایسا تھا کہ گھوڑون سے تعظیم کے لیے نہین اوترے اور عہد نامہ پر دستخط گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھے بیٹھے کیے اور بے اعتنائی کچھ یہین تک ختم نہین ہوئی کیونکہ صلحنامہ کی ہر شرط سے یہی ظاہر ہے کہ شاہ قسطنطنیہ اتھیل کی نظرون مین نہایت بے حقیقت تھا بلکہ تمام شرائط شاہ ہن نے اپنی مرضی کے موافق لکھوا دیے اور سفیران روم کو بجز قبول اور منظور کرنے کے چارہ نہ تھا چنانچہ منجملہ ذلت کی اور باتون کے جملے سے ایک شرط یہ تھی کہ شہنشاہ روم سات ہزار روپیہ خراج سالانہ دیوے اگرچہ مبلغ کی کچھ حقیقت نہ تھی لیکن ایک پیسہ اس طور سے دینا کرور روپیہ کی عزت سے کھوتا

اداب کے خلاف ہے غرض اسی سنہ ۴۸ مسیحی مین ھن کی بادشاہت کی دو تقسیمین بسبب امرا
اور سرداروں کے آپس کی تنازع کے ہوگئین اور شمالی اور جنوبی مملکتین کہلانے لگین اور اسی واقع کو عرب
کے مورخون نے نسل اور تاتار کی علیحدہ سلطنتون کی بنا قرار دی ہے غرض سنہ مذکور کی تقسیم
یعنے قدیم اقوام مغل کی سلطنت مین رفتہ رفتہ ایسا ضعف آگیا کہ سنہ ۹۳ مین اقوام جنکے شامل رہنے سے
ایک صورت سلطنت کی تھی بار بار کی شکست سے عاجز ہوکر جدا ہوگئے اور بادیہ پیمائی کرتے جدھر
سے موقع پائے نکل گئے اور ذیل کے بیان سے معلوم ہوویگا کہ انہین مین سے بعض نے دوسرے
ایامون مین بڑا نام پیدا کیا یعنے عالم مین اپنی یورشون سے زلزلہ ڈلوادیا غرض سنہ ۹۵ مسیحی مین ھن کی جنوبی
سلطنت بھی گویا تمام ہوگئی کیونکہ ٹانجوسی اوپو کے مرنے سے دوسرے شخص کو خطاب ٹانجو کا دیا
گیا اور اقوام ھن مین اختیار عدالت اور قتل و قصاص اور دوسرے ملکون سے عہد و پیمان کرنیکا ان
قبائل کے ہاتھہ مین دیا گیا اور چونکہ یہ لوگ جب تک بال اونکے سفید نہین ہوتے تھے اوس مجلس
مین داخل نہین کیے جاتے تھے اس جہت سے عجمی اور عربی مورخون نے اونکا ذکر بلقب ریش سفید کیا ہے،
یہ حالت تباہی کی واقع ہونے سے فغفوران چین کے تابع بعض فرقے جنوبی ھن کے رہے اور اکثر کی
جمعیت نے پہلے لقب ھائن کا اور بعد اوسکے چاؤ اور بعد ازان ہین کا اور آخر کو لیام کا لیا اور
انہین فرقون مین جنکو مؤلف نے نامزد کیا سرداری اورون پر رہی اور اونکی حالات آپس کے جھگڑے
اور غیرون پر یورش کے قابل درج کے نہین ہین بخیر مغربی ھن کے جنہون نے روم قدیم وغیرہ کی ملکون پر سخت تا
ختکی کی اونکا کچھہ بیان ساتھہ تفصیل کے انسب ہے چنانچہ باب آیندہ مین حال کہلیگا انشاء اللہ تعالے انتہی

تیسرا باب

بیان شاہ آتحیل کے ٹرائیونکا اور پہلی یورش اقوام تاتار کے ملک فرنگ پر جو اوس نے کی اور قوم ہن کی شاہنشاہی کے معدوم ہونیکا

جب اقوام ھن کی دو تقسیمین ہوئین اور شمالی و جنوبی سلطنتین کہلائین اور شمالی کو تباہی ہوئی اور اوس جمعیت کے
اقوام مین پریشانی آئی جیسا کہ باب سابق مین مذکور ہے تو اونکی بعض قومون نے ولایت فرنگ
کی سرحد کیطرف رخ کیا اور بعض نے ایران کی نواحی مین اپنے جانورونکو چرانا اور لوٹ و تاراج کرنا اختیار کیا

تھا اور فغفوروں سے جو جو صلح اور جنگ وقوع مین آئین اسی جلد کے پہلے دفتر مین اونکا اشارہ ہے
اور دوبارہ حاجت بیان نہین ہے ۔ بعد اوسکی مرگ کے اوسکا بیٹا الوچام تخت تانجو پر بیٹھا
اور چین کی نسبت مین وہی وتیرہ سابق کے لوٹ و تاراج کا اختیار کیا اور فغفوروں کو بدرجہ ستایا
سوا ختائیون کو عاجز کرنے کے کئی قوم تاتار کو تانجو زیر نگین لایا اونکے درمیان قوم یوچی نامور تھی
جسنے ہمیشہ ھن کی قوم سے مقابلہ کیا تھا غرض اس تانجو نے اونہین کئی لڑائیون مین شکست دیکر
اونکے بادشاہ کو مار ڈالا اور ایسا تنگ کیا کہ اپنے ملک کو جو [illegible] کے قریب تھا چھوڑ کے پہنچے
بھاگنے کے اور تبت بزرگ مین جا بسے اور [illegible] کیا اور اوس دیار کے
پہلے باشندے جو وہی سکتھی تھے غرض اونمین سے [illegible] آگے بڑھ گئے اور
چند ولایتون مین ماوراء النہر اور دشت قبچاق اور خراسان مین [illegible]
اکثر مقامون کی ریاست اونکے قبضے مین تھی ۔ جب لاوچانگ تانجو مرگیا اور اوسکا بیٹا [illegible]
جانشین ہوا اور فغفور کو یورشون سے عاجز کرنے لگا انہین یورشون سے فغفور نے [illegible] عہد
کرنے کا قصد کیا تاکہ دونون طرف سے قوم ھن پر حملہ کرین [illegible] دشمن [illegible] تاخت [illegible]
راہ مین گرفتار کیا گیا اور تانجو نے جو دس برس اوسے قید رکھا وہ قصد وہین تک ختم ہوا ۔ اس تانجو
سے یولو تانجو کے وقت تک یعنے ایک سو چھبیس برس قبل حضرت عیسیٰ کی ولادت سے سنہ ۴۸ع
تک کئی تانجو املاک تاتار کی ریاست کے تخت پر بیٹھے اور سوا فغفوران چین کے جنکے ساتھ
جتنی لڑائیان رہین سبکا ایک ایک شمہ اسی جلد کے پہلے دفتر مین ہر شہنشاہ ختا کے عہد دولت
کے بیان مین مندرج ہے ۔ تانجو اطراف و جوانب کے ملکون پر برابر یورش کرتے رہے
یا اور قومون کے تاخت کا جواب دیتے رہے اور ان لڑائیون کے بیان کی طرف اشارہ بھی کرنا
مولف نے عبث سمجھا کیونکہ بیان وہین امر کا چاہیے جسکے مطالعے سے کچھ فائدہ کسی طرح کا ہو
اور فقط سرکٹول کے اذکار یعنے کتنے فلانی طرف مارے گئے اور زید نے بکر کو کس طرح مارا
اور عمرو نے لپک کے زید کو کس طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا یہ سب محض فضول ہے اور تاریخ نویسی کے

اوس قوم کی عظمت اور جلالت شروع ہوئی اور اوسکا حال تاریخون مین یون دیکھنے مین آیا ہے
کہ ولیعہد جب مقرر ہوا تو اوسکی سوتیلی مان نے اپنے بیٹے کو یہ مرتبہ اور پایہ دینے کے لیے شوہر
کو ایسا ورغلانا کہ اپنے بیٹے میٹی کو اوسنے یوچی تاتاریون کے پاس بطور یرغمال کے بھیج کر
اوس قوم سے خواہ مخواہ لڑ پڑا تا کہ بیٹے سے باپ کی بدعہدی کا کینہ وہ لیوین اور اوسے مار
ڈالین چنانچہ ویسے ہی کرنا یوچی نے چاہا لیکن میٹی ایسا ہشیار اور زودرس تھا کہ قبل اس
فساد کے وہ خفیہ نکل بھاگا اور اپنے باپ کے ملک مین پھر آیا اور چند سپاہ جمع کر کے جنگ کے
قواعد اور فنون مین ایسا یکتا بات کے کہتے اونہین بنا ڈالا اور ایسا خیرخواہ بنا لیا کہ نقل ہے
کہ ایکدفعہ اوسکے حکم کے مطابق اون تاتارون نے اپنی سب سے عزیز جورؤن اور حرمون
کو تیر و نکا نشانہ بنایا اگرچہ یہ بات قابل نفرین نہ کہ تحسین و آفرین کے ہے لیکن دو چیز اس سے ثابت
ہین ایک اون تاتاریون کی تابعداری اور جان نثاری اور دوسری یہ کہ حکومت دوسری شے
نہین مگر نتیجہ اوس تاثیر کا جو ایک قوی طبیعت چند ضعیف طبیعتون پر بعاً وقوع قربت کے کرتی ہے
غرض جب یہ فوج قابل میدان لینے کے ہوئی میٹی نے دفعتہ اپنے بڈھے زن مرید باپ پر یورش
کی اور بڑی شکست دی بلکہ اوس پیر نابالغ کی جان اوس لڑائی مین گئی اور ساری رعیت نے
پیشانی فرمان برداری کو میٹی کے گھوڑے کی ٹاپ پر رکھی + بعد اوس فتح کے اوس ٹانجو
نے اپنی سوتیلی مان اور اور اوسکی لڑکون اور باپ کی سب حرمون کو جان سے مارا اور خاص و
عام کے دل مین زلزلہ پڑ گیا یوچیون سے پھر اوس نے انتقام لیا او دوسری اقوام تاتار کو باجگذار
کیا اور رفتہ رفتہ یہانتک قوی ہوا کہ مشرق کے ملکون مین بجز فغفور چین کے کوئی سردار اوسکے برابر
نہ تہا بلکہ کئی ختائی موضعون کو جو اوسکی سرحد کے قریب واقع تھے قبضہ کر بیٹھا آخر کار فغفور اوسکی
دھٹائی پر غضب ناک ہو کر مستعد جنگ ہوا غرض بڑے ہاتھون جا پھنسا اور نا کاری صورت سے
مخلصی ملی جیسا کہ اسی جلد کے قسم اول مین مبین ہے بعد اس جنگ کے ستائیس برس تک
تانجو جیتا رہا اور اوس عرصے مین بہت سے اقوام تاتار کو اوسنے سر کیا اور در حقیقت خاقان تاتار

جاتے تھے اور ندی نالہ اور جھیل دریا ریگستان اور کوہستان کسی سے مزاحمت اونکی گذر کی
نہین ہوتی تھی اور پل بھر مین ایسے غایب اور بے نمود ہو جاتے تھے جیسا مشت خاک کو تیز
ہوا مین کوئی کھولے اور پتا نپاوے القصہ ان بلاؤن کا رولہ ختا اور فرنگ اور روم و روس اور ایران
کی سلطنتون اور مشرق کے تمام ملکون پر بارہا ہوا اور انہین سے بعض یورشون کے بیان سے
تاریخ کے ناظرین کو فائدہ حاصل ہووے گا اور راقم کو بھی منظور ہے کہ جو بات قابل یاد کے ہووے
وہی لکھی جاوے کہ انکی آپس کی سرکٹول کا حال تحریر مین آوے جسکے ملاحظے سے اسقدر
استفادہ حاصل ہے کہ آپس کے کشت و خون نے اول تو ان موذیون کو ایک دوسرے کے
ہاتھہ سے قتل کروایا اور جنس انسان کے دشمنون کو اسیطرح سے کم کیا اور دوسرے یہہ کہ اپکی
خونریزی مین جتنے روز وہ مشغول رہے گرد و نواح کے ملکون مین امن رہا ورنہ اگر آپس کا
نفاق نہوتا تو کسیکو اونکی یورشون سے دم لینا مشکل ہوتا ❊

دوسرا باب

بیان ہن کی سلطنت کے زور و شور پیدا کرنے اور بعد ازان ضعیف ہوکر دو تقسیم ہو جانے اور ایک کے تباہ ہونے اور دوسرے کے نام پیدا کرنے کا

اس تاریخ مین ذکر آچکا ہے کہ قوم تاتار بلقب ہن یا ہانگنو کی بنیاد سنہ ۲۲ مین قبل
حضرت عیسی کے قرار دی گئی ہے بلکہ ہیا کے لقب خاندان کے ایک فغفور کا بیٹا اس
قوم کا مورث کہلایا ہے غرض اس سے ہمین کچھہ مطلب نہین اور بیان اتنے ہی کا چاہیے کہ
اوس وقت سے فغفور چینگوانٹی کے دور تک اکثر اونکا یہی کام تھا کہ دفعتہ آتے اور سرحد چین کے
املاک کو لوٹ و تاراج کرکے اپنے صحرا مین چلے جاتے تھے غرض اوس بہادر اور مدبر فغفور نے
خوب اونہین شکست دی اور دیوار ختا کی ساخت شروع کی جسکا حال جلد اول مین مبین ہے ❊
اس تحقیق کے ساتھہ نہین معلوم ہے کہ قابل درج تاریخ کے ہووے کہ ان تاتاریون کے
بادشاہ یعنی ٹانجو سب کس سلسلے سے ایک بعد دوسرے کے حکمران ہوے بغاوت ٹومان
کے وقت تک جسکا بیٹا وہی میتی تھا جسکا حال اسی جلد مین لکھا گیا اور جس سے حق ہے کہ

مین نام لکھانے نہین پاتے تھے اور بچپنے سے گھوڑے پر چڑھنے کی یہ عادت ہوجاتی
تھی کہ گویا سونا اوٹھنا بیٹھنا سارا کام اونکا گھوڑے کی پیٹھہ پر انجام ہوتا تھا اسیطرح سے لڑائی مین
تو اونکی فتح غضب تھی ہی تھی اونکی شکست بھی موجب ضرر و خطر ایسی تھی کہ جس قدر نقصان غنیم کو
اونکے پیچھے ہٹنے اور بھاگنے سے تھا اونکے آگے بڑھنے اور حملہ کرنے سے نہ تھا کیونکہ
جب لڑائی ہارتے تھے تو گھوڑے کے رخ کو صحرا کی طرف کرکے خود پھر کے بیٹھتے یا اکثر کھڑے
رہتے تھے اور دشمن جو تعاقب مین چلے آتے اونکی طرف منہہ کرکے ایسے تیر اوسی رو مین مارتے
بھاگتے چلے جاتے تھے کہ ایک چوٹ خالی نہین جاتی تھی کیونکہ اول تو اونکی ریشست اور
ہاتھہ کا اندازا اور ملکہ تیراندازی مین تھا کہ ہر نشانہ ایسا تھا گویا ملک الموت نے زہ پر تیر چڑھایا اور دوسرے
یہ کہ تعاقب کرنے والا فتح کے زعم مین نڈر گریزندہ کو ناچیز سمجھکر بغیر اوس حفاظت اپنی ڈھال سے
کرنے کے جو کہ غنیم کے حملے کے وقت کرتا ہے صرف مارنے کے دھن مین بے تحاشہ
آتا ہے اور اوس اندھا دھند تگ و پو مین ہر ایک اپنی صف سے جدا ہوجاتا ہے پس ایسے
بے پروا دشمن کو مار لینا کو نسا مشکل تہا بلکہ یہ طور غنیم کی ہلاکت کا ایسا سہل تھا کہ اکثر مرتبہ تاتار
سب جس وقت اونسے اور کسی مضبوط دشمن سے سابقہ پڑتا تھا کہ ایک چوٹ کھاوے اور دونا دے
جسکا ہر وار پر قدم آگے اوٹھے اور پیچھے نہ ہٹے تو یہ لوگ اسیطرح کی فکر کرتے تھے اور
دہوکے مین اگر جو نہین دشمن اونکے تعاقب مین چلتے تھے ونے مزے سے جی بھر کے
پیٹ ہانے لیتے تھے اور ایک ایک شخص کو جو نمود کے دکھائی دیتے تیر و تیغ زیر زین و بر زمین لاتے
تھے اور جب اونکی صف تعاقب کے سبب سے ٹوٹ جاتی تھی تاتار سب دفعۃً رک سیدھے
بیٹھہ کر گھوڑون کو پھیر ایسا حملہ کرتے کہ دشمن جو تعاقب کے زعم مین بے پروا تھے اس
آناً فاناً بجلی کیسی پلٹ سے ایسے بدحواس ہوجاتے تھے کہ حربہ ہاتھہ مین لیے ایک دوسرے کا منہہ
دیکھنے لگتے تھے اور تاتار قہار و خونخوار اونکے غول کو ٹاپون سے روند ڈالتے تھے الغرض کبھی
شکست مین بھی انکی شہسواری کا آئی تہی اور ساٹھہ اسی کوس انکے گھوڑے ایک ہی مین نکل

اور مختصر بسبب اسکے ہوتے ہین کہ امور دنیوی کی نیرنگی اور کثرت ترقی عقل سے پیدا ہین اور یہی باعث زیادتی قواعد کے ہوتے ہین تاکہ ہر امر مین عامل ہونیکا بہتر طریقہ معلوم ہووے لیکن اقوام تاتار بجز یورش اور شکار کے دوسرا کام نہین کرتے تھے غرض اگرچہ نہ علم نہ نوشت خواند انہین تھا لیکن اپنی بات کی ایسے پکّے اور قول کے ایسے سچے تھے کہ اغیار اونکے ہان اور نہین برادرون کے حرف اور دستاویز سے اعتبار زیادہ کرتے تھے اور بچون کو ہوش سنبھالتے ہی یہی مضمون سکھلایا جاتا تھا جسکو حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے کس اختصار اور شستگی سے اس شعر مین بیان کیا ہے شعر راستی موجب رضای خداست * کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست خون ناحق اور زنائے محصنہ کی سزا قتل تھی اور سنگین چوری کی بھی وہی سزا تھی کیونکہ آپس مین دزدی نہایت معیوب تھی اگرچہ غیرون پر ڈکیتی خوب تھی + ارث کا حال یہ تھا کہ اگر امن چین اور ایام صلح کے وقت باپ یا بزرگ خاندان بیماری سے مرجاوے تو بڑا بیٹا یا جو کہ متوفی سے زیادہ قرابت رکھتا تھا وارث مال و اموال کا ہوتا تھا لیکن اگر جنگ مین مارا گیا تو جو اوسکی لاش کو اوٹھا لایا یا دشمن کے ہاتھ سے اوسے چھین لیا وہی شخص متوفی کا وارث کل ہوتا تھا اور اور یہ آئین ایسی قوم سپاہ کے لیے مفید اس طور سے تھی کہ جس حال مین محبت دوستانہ یا جذب یگانیت دو سپاہی تو حافظ زندگی مین ایک دوسرے کی جان کا اور موت نبرد مین ایک دوسرے کی لاش کا نکرے تو لالچ اوسکے اشیا کے حصول کی وہی مطلب آور ہووے ما بدکیہ الازواج اونمین رائج تھی اور اپنے باپ کی حرمون اور سوتیلی ماؤن کو بیٹا اپنی خدمت مین لا سکتا تھا اور ایک بھائی کو دوسرے کی جورؤن کو حرم بنانا جائز تھا لڑکے ہوش سنبھالنے کے وقت سے بڑی بڑی بکریون اور دمبوؤن پر سوار ہو کر چھوٹی کمانون سے چڑیا اور لومڑی وغیرہ کا شکار کرتے تھے اور اسیطرح سے جو جو زیادہ بڑھتے اپنے قد و قامت اور لیاقت کے موافق گھوڑون پر چڑھتے اور ہتھیار رکھا کرتے تھے غرض جب تک تن تنہا شیر یا اور کسی زبردست درندے کو جنگل سے مار کر نہین لاتے تھے مردون کے ساتھ بیٹھنے اور فوج

ہاتھہ گھوڑون اور جانورون کی چرائی اور خبرگیری حوالہ کرتے تھے پس اس حالت بیکاری مین
سوائے حربون کی ورزش اور ایام صلح مین شکار کرنے کی تیسری صورت صرف اوقات کی تھی
اور اونکے ہاتھہ کی صفائی اور شہسواری امن وامان کے وقت درندون کے شکار سے
دیکھی جاتی تھی اور جنگ مین دشمنون کو اوسکا حال بہتر معلوم ہوتا تھا سوا اس طرحکی مشق کے جو
ہر متنفس کے شوق پر موقوف تھا قواعد جنگ مین برّاق رہنے کے لیے ایام صلح مین گرد و نواح
کے تاتار سب ایک جائے معہودہ کو مقرر کرکے دس بیس کوس کے فاصلے پر چارون طرف
قطار سے کھڑے ہوتے تھے اور وقت معینہ پر طرف ایک ہی مقام مقرر کی جسکو مرکز دایرہ سمجھا
چاہیے ایسی صف بندی کرکے روانہ ہوتے تھے کہ جنگل کے جانور درندے وغیرہ بھاگنے
کی کوئی صورت نہین پاتے تھے اور چارون طرف سے رفتہ رفتہ جب گھر جاتے اور تاتاریون
کے دایرے کی وسعت کم ہوتے ہوتے دس بیس تیر کی گھیر رہ جاتی تھی تب اون بہادرون
مین جو چیدہ چیدہ شہسوار ہوتے بیچ مین اگر شیر اور ارنے چیتے اور گینڈے اور دوسرے درندون
کا مقابلہ کرتے تھے اور ہرن وغیرہ جو بدحواس یا مجروح ہوکر صف توڑنے اور نکل بھاگنے کا قصد
کرتے مارے جاتے تھے الغرض اس شکار مین سوارون کو جھیل اور دریا پیرنا اور پہاڑون پر
چڑہنا اس انداز سے ہوتا تھا کہ صف نہ ٹوٹے اور یہی کویسی کم مشق قواعد جنگ کی تھی کہ صف بندی
کی ترکیب سے طبیعت عادی رہے اور ایسے ایسے بینڈے مقامون پر قطار نہ چھٹے + الغرض
جن اقوام کی غذا اور بادیہ پیمائی اور جمیع اوقات اسطرح کے ہووین جسکا ایک شمہ بیان مین آیا
توکونسا تعجب ہے کہ اونہون نے سیکڑون ملکون کو برباد کیا خصوص جبکہ علاوہ ان وجہون کے
سبھون کے درمیان ایکا اور اتفاق ایسا تھا کہ جونہین اغیار سے مقابلے کا قصد ہوا آپس
کے قصون کو فراموش اور دل کی کدورت کو دور اونہون نے کیا اور سارے تاتاریون کے
لکہہ ہا قالب مین ایکجان آئی اور لکہہ ہا شمشیر کو ایکدست ارادے نے کھینچا دستورات اور قوانین
انکے درمیان نہایت کم جاری تھے کیونکہ ہر قوم کے ایام جہل مین قاعدے اور روئیے چند

جملہ اسباب اونکی فتح یابی کا وجہ عظیم تہا یا نہین +؛ قوانین جنگ سے ایک یہ ہے کہ سردار فوج معسکر کے خیمون کو اور ہر قسم کی سپاہ خواہ سوار خواہ پیادہ کو ایسے ایسے مقام پر رکھے کہ تھوڑے عرصے مین بہت کی گنجایش ہووے اور اگر شب خون مارنے کا حملہ غنیم کرے تو سب کو اپنی اپنی جگہہ جمعیت کرنے کی ایسی معلوم ہے کہ منتشر حواس کوئی نہین ہووے غرض یہ قاعدہ ہر شام کو تاتار کے معسکر مین اس طور پر عمل مین آتا تھا کہ مقام ہوتے ہی ہر گردہ جدا ہوجاتی تھی اور اپنی گاڑیون سے جنکو بہیہ دار مکان کہا چاہیے کچھ جدی حصار ہوکر اوس عرصے کے اندر تمام جانور چوپائے مردڑ کے اس موقع سے رہتے تھے کہ اندھیری سی اندھیری رات کو ان ہزار ہا انسان اور لاکھہا حیوان مین مطلق پریشانی نہین ہوتی تھی سوائے اس مشق بیچ ترکیب معسکر کے تاتاریون کی بادیہ پیمائی اونکو تمام دشت تاتار کے نشیب و فراز اور راہ گھاٹ سے واقف کراتی رہتی تھی اور ان امور کا علم سپاہ سالار کو خواب رہنا ایسا واجب ہے کہ اگر سرزمین سے فوج کا سردار خوب واقف نہوگا تو اگر غنیم اوس سے بہت کمزور بھی ہو تاہم غالب ہے کہ شکست اوٹھائیگا چنانچہ اسی جلد کے دفتر اول مین نقل ہے کہ کس طرح سے تاتاریون کے سردار میتھی نے فغفور ختا کا وٹی کو دفعتہً گھیر لیا اور نہین معلوم ہوا کہ کدھر سے یہ چار لاکھہ سوار پیدا ہوے اور مثل بلائے آسمانی کے آن پڑے اور یہی کلیسی دلیل اس امر کی ہی کہ سرزمین کی واقفیت سپہ سالار کو نہایت واجب ہی چنانچہ اسکی لاعلمی نے اوس بیچارے فغفور کو تباہی کیا تھا اور اسکی واقف کاری نے اوس ٹاہجو کو ویسے کمین گاہ پر بٹھایا الغرض تاتاریون کی بادیہ پیمائی گویا سبق روزانہ بیچ دفتر رزم کے تھا اور اوسکا علم اورون کو صرف زر سے بھی میسر نتھا اور اونکو خود بخود آتا تھا +؛ تیسری وجہ تاتاریون کے ہمیشہ فتحیاب ہونے کی اونکی جمیع اوقات کو ٹھہرایا چاہیے اور اوسکی صرف بیان سے بخوبی ظاہر ہو ویگا چنانچہ بچپنے سے تاتار سب تیر لگانے اور نیزہ چلانے تلوار مارنے اور گھوڑے پر چڑھنے کے عادی ہوتے تھے بلکہ بجز ان باتون کے کسی اور چیز کی طرف متوجہ نہین ہوتے تھے کیونکہ پڑھنے لکھنے کے چرچے کو بیوقوفی قرار دیتے تھے اور امور خانہ داری کو اپنی مستورات کی متعلق کرتے تھے اور غلامون کے

اور درد مند ہوتے ہین اور اس قول کی ایک دلیل اہل تاتار اور ہنود کو گردانتے ہین کہ ایک بجز گوشت کے کچہہ نہین کہاتے اور دوسرے صرف اناج اور ترکاری اوقات بسر کرتی ہین لیکن ہم اس دلیل کو کسی قاعدہ عام کے مقرر کرنے کے لیے کافی نہین سمجھتے ہین یہ نہ کہکے اگر اون بزرگونکا قول ہوتا کہ کچے گوشت کے کہانے والے قوی ہوتے ہین تو ہم بے تامل اوس قول کو قبول کر لیتے لیکن گوشت کی غذا پر خونخواری منحصر کرنا مناسب نہین اور اسکی زیادہ دلیل بجز اسکے نہین چاہیے کہ اہل ہندوستان و ایران اور فرنگستان مین بالکل خواص اور اکثر عوام گوشت ہی کہاتے ہین اور ان لوگون سے رحیم و سلیم کم تر کہین پر دیکہنے مین آتے ہین الغرض تاتاریون کی غذا جو سامنے کے پالے اور اپنے ہلے ہوے معصوم جانورون کو اپنے ہی ہاتھ سے ہلاک کر کے نیم خام خون آلودہ کہانے سے حاصل تھی باعث سنگدلی کا تہا اور دوسرے یہ کہ اگرچہ غذا اونکی نہین ہوتی تو غلہ ساتھہ رکہنا پڑتا اور ویسی گروہ بے شمار کے واسطے غلہ ساتھہ لیے لیے پھرنا ایسا بکھیڑا ہوتا کہ تاتاریون کی آمد کی خبر ہر جگہہ مہینون پیشتر سے ہو رہتی اور یہ شہرت اونکے حق مین مضر ہوتی کیونکہ دفعتًہ انکا آنا اور لوٹ و تاراج کر کے طرفۃ العین مین صحرا کے بیچ بہ صحاب ہو جانا غضب تہا اور یہی باعث ہمیشہ کی فتح کا تہا کہ فرصت تدبیر جنگ کرنے کی کسیکو کم ملتی تہی اور آندھی کیطرح انکا رسالہ خونخوار برق رفتار آتا اور اپنا کام کر کے نکل جاتا تہا اور یورش کے وقت اپنے لڑکے بالون اور تمام جانورون کو صحرا مین چھوڑ اور اپنی سواری کے علاوہ بہت سے فالتو گھوڑے ساتھ لیکر جس سمت کی طرف مرکوز خاطر جانا تہا روانہ ہوتے تھے اور فالتو گھوڑون سے دو کام نکلتے تھے ایک یہ کہ اگر دور کا سفر ہوا تو ہر مقام پر اونمین سے دس پندرہ کہانے مین آتے تھے یا اگر اپنی ران کا گھوڑا گر گیا یا جنگ مین مجروح ہوا تو مردے کو کہاتے اور اوسکے عوض فالتو گھوڑے سے ایک کو داخل کرتے تھے پس ظاہر ہے کہ اونکی غذا سبب عظیم خونخواری اور برق کرداری کا تہا اور اناج کے کہانے والے اگر ہزار ہا [illegible] نے کیا تہی نہ کر سکتے اب دریافت کرنا چاہیے کہ آیا تاتاریون کی بادیہ پیمائی

اوڑستے اور خیمہ بناتے اور لید کو جلاتے اور گھوڑی کی دودہ کو جوش دیکر خمیر نکالتے اور شراب
اوسکی طیار کرکے پیتے ہین گویا تاتار کا گلا اوسکے حق مین دنیا و مافیہا ہے کہ تمام حاجت اوسی
سے رفع ہے ۔ خیمے اسکے نمدے اور پوستین کے لکڑی کے چار پہیے
کی گاڑیون پر ہمیشہ ایستادہ رہتے ہین اور جس وقت نقل مکان کرتے ہین بیس تیس
بیل کو ہر گاڑی مین وہ جوت دیتے اور عورتین اور ضعیف بیمار لڑکے بالے
سب اوسمین چین سے بیٹھے رہتے ہین اور مرد سب برق وش گھوڑون پر سوار گلون کو آگے
آگے ہانکے لیجاتے اور جہان پر علف گاہ اور سبزہ معقول دیکھتے ہین مقام کرتے ہین اور جب
وہان کی چرائی تمام ہوجاتی ہے کسی اور طرف رخ کرتے ہین + یہ بات بہت دور کی ہے
اور عقل کے ناخن کے لیے گرہ مشکل ہے لیکن غور کرنے سے اسکا حل کرنا سہل ہے کہ غذا
اور بادیہ پیمائی اور جمیع حالات تاتاریون کی اوقات بسری کی ایسی تہین وجہین تہین کہ اونہون
نے اتنی سلطنتون کو پامال کیا اور یہ مہیب اپنے کو بنایا کہ عورتونکا اسقاط حمل انکا نام سننے سے ہوگیا
اور انکے وہم نے بڑی بڑی بہادرون کا زہرہ بدخوابی مین شب کو دبایا + اول تو اونکی غذا باعث
خونخواری اور برق کرداری کا اس طور پر تھا کہ اس زمانے مین بھی قوم قصاب سے کوئی سنگدل
نہین اور تاتار سب شبانہ روز انھین جانورون کے خون مین آلودہ رہتے تھے جنکو بچپنے سے اونہون
نے پال پوس کے بڑا کیا اور جب کہ بے ترس ہوکر روز روز اپنے ہاتھہ کے کھلائے پلائے اور
اپنے سے ملے ہوے جانورون کو اونہون نے ٹکڑے کر ڈالا اور گوشت کو انگارون پر برائے
نام رکھکے کچا کھایا تو رحم اور درد رفتہ رفتہ طبیعت سے رخصت ہوکر خونخواری طبیعت ثانی ہوگئی
اور وہ پھر جب دشمن کو قبضے مین لائے تو جبلی سنگدلی طیش جنگ سے دہ گونہ بڑہ گئی اور ایمان
کی صدا گوش صموم از قہر پر اثر نہین کرتی تھی + اگرچہ بعض حکماے فرنگ اور عرب اور یونان نے بڑا
بڑا دفتر یہ ثابت کرنے کو لکھا ہے کہ غذا طبیعت مین فرق لاتی ہے اور گوشت خوار اقوام
سنگدل اور خونخوار ہوتے ہین اور اناج پھل پھلری ساگ ترکاری کے کھانے والے رحیم

جہان کی تاریخ قابل یاد کے ہے تاکہ اوس ذکر سے اخذ نصیحت اور تجربہ ہووے اور دوسرے
یہ کہ اگر وحشیون کی تاریخ سلسلے کے ساتھ تحریر مین بھی آوے تو آپس کے کشت وخون کا محض شمہ
رہے اور صرف اونکے کبی مقام سکونت بیچ عہد بادیہ پیمائی کے لکھے جاوین کہ کس جانب
اونکا کون راہ سے کدھر گئے اور دہان سے پھر کس طرف رخ کر کر کہان پر پہنچ کر یا مقیم ہوکے
دشت گردی کو ترک کیا اور انسان کیطرح کشتکاری مین مشغول ہوے یا رگ حیوانی کی کشش سے
مثل درندون کے کسی ملک آباد پر جا پڑے اور شہر ومکان اور غلہ وکھلیان کو مثل آب
بیابان کے صاف کرتے باد سموم کی طرح چلے گئے القصہ اقوام تاتار کا حال شروع مین لائق
ہوج کے اسی لحاظ سے قابل تحریر کے نہین ہے کہ دشت گردی کی اوقات اور آپس کی
مارکٹول اور یورش کے سوا دوسری بات نتھی اوس وقت ہوانگنو یا ھنی کے لقب سے
مشہور تھے اور فرق اون مین یہی تھا کہ ختائی تاریخون مین وہ گروہ جو صوبہ پیچلی کے شمال
سے بحر شرقیہ تک رہتی تھین بلقب مشرقی وحشیون کے نامزد تھین اور مورث ان دنون
کے مشرقی تاتاریون کے یہی لوگ تھے اور وہ گروہ جو صوبہ چین سی کی شمال مین اور
صوبہ پیچلی وشانسی کے دامن کوہستان مین پڑے پھرتے تھے وحشیان مغربی کہلاتے تھے
اور جدا اون اقوام کے تھے جو اب مغربی تاتار کے لقب سے مشہور ہین غرض حال اقوام
ھنی کا یہی تھا جو آج کل بھی اکثر امور مین ہے چنانچہ جدے جدے فرقے جدے جدے سردارون
کے محکوم تھے اور اعتبار سے صلح کے وقت ایک دوسرے سے فاصلے پر رہا کرتے
تھے تاکہ گھوڑون ومیون اور خانہ پرورده جانورون کی چرائی مین تنگی قریب کی جہت سے
نہووے لیکن جب ختائیون سے یا اورون سے بگڑتی تھی تو ایک جمعیت بسکی ہوتی تھی
اہل تاتار کی نوش وپوش وغیرہ زندہ بار قسم کے جانورون گھوڑون بیل گائے بکری دنبے
ہمیشہ متعلق ہے اور چار ہزار برس سے جو رواج چلا آیا ہے ہنوز موجود ہے کہ انہین خانہ پرورده
جانورون کا گوشت کھاتے دودھ پیتے چمڑے کی پوشاک کرتے اور پشم کے نمدی بناتے

اور خمیر بناتے اور لید کو جلاتے اور گھوڑی کی دودھ کو جوش دیکر خمیر نکالتے اور شراب
کرکے پیتے ہین گویا تاتار کا گلا اوسکے حق ہین دنیا و مافیہا ہے کہ تمام حاجت اوسی
سے ہے * خیمے اونکے نمدے اور پوستین کے لکڑی کے چار پہیے
پر ایستادہ رہتے ہین اور جس وقت نقل مکان کرتے ہین بیل تیس
تیس جوت دیتے اور عورتین اور ضعیف بیمار لڑکے بالے
بیٹھے رہتے ہین اور مرد سب برق وش گھوڑون پر سوار گلون کو آگے
... علف گاہ اور سبزہ معقول دیکھتے ہین مقام کرتے ہین اور جب
... اور طرف رخ کرتے ہین + یہ بات بہت دور کی ہے
ہے لیکن غور کرنے سے اسکا حل کرنا سہل ہے کہ غذا
اوقات بسری کی سبھی تہین و جمبن بختین کہ وزہن
نے کہ بتایا کہ عورتونکا اسقاط حمل اونکا نام سنتے سے ہو گیا
... شب کو دبایا + اول تو اونکی غذا باعث
... نے ہین بھی قوم قصاب سے کوئی سنگدل
... دہ رہتے تھے جنکو بچے بھنجنے سے اونھون
... ہاتھ کے کھلائے پلائے اور
... اور گوشت کو انگارون پر برائے
... خونخواری طبیعت ثانی ہو گئی
... گو نہ بڑھ گئی اور ایران
... ب اور یونان نے بڑا



بیچ بیان اون ملکون اور قومون کے جو باجگذار فغفور کے یا زیر نگین مملکت چین ہین

پہلا باب

بسیان عادات اور حرکات و سکنات رسوم و قواعد جمیع اوقات اقوام ترکستان

سرزمین ترکستان کے باشندے اور اون لق و دق بیابانون کے رہنے والے جو مملکت چین کی شمال اور رخ بابیب پر ہنوز قریب برحالت اصلی کے موجود ہین یہی لوگ ہین جنکے آبا و اجدا دنے دفعات قدم اپنی حد سے باہر اوٹھایا اور جس طرف رخ کیا کسیکو مقابلہ مین ٹھہرتے نہ دیکھا اور روم قدیم و نوا در روس و ایران و ہندوستان و ختا اور کتنی ملک فرنگستان پر غالب آئے اور دعوی تمام عالم کو اپنے زیر حکم کر لینے کا رکہتے تھے اور یہ کچہ چھوٹے منہہ کی بڑی بات نہ تھی کیونکہ اصل حقیقت مین باد اقبال انکے نشان کو ہمیشہ بلند رکھتی تھی اور فتح کی تلوار کو پروردگار نے دست قدرت مین مثل برق جہان سوز کے دیکر میت عالم بنا گویا تو بہ تو بہ اجازت قتل بنیان بنی آدم دی تھی ٭ اسی جلد کے پہلے دفتر کے پہلے باب کی شرح مین راقم نے بیان کیا ہے کہ یافث ابن نوح آٹھہ بیٹے چھوڑ گیا اور ترک جد اقوام تاتار کا ہے اور یہ حقیقت ہے کیونکہ تمام تاریخون سے ثابت ہے کہ اگرچہ صد ہا جدا قومین تاتار ان کی بالقاب علیحدہ ہین لیکن تمام کی بنیاد وہی ایک جد معلوم ہوتی ہے اور سبھون کے دور ترکستان

دفتر سوم جلد دوم تاریخ ممالک چین

کرکے تیسری بات یہ کہ اگر مقصد ملک گیری اور امکان ملک داری دونون ہوتا بھی تو
دوسرے سلاطین فرنگ مانع اس وضع کے غصب کے ہوتے بلکہ ختائیون کو مدد دیتے
کیونکہ خود اونکی سرخودی اسی امر سے متعلق ہے کہ دوسرے بادشاہ فرنگ کو اتنی قدرت
حاصل نہووے کہ بگڑنے سے اونکو پامال کرسکے پس اگر ختا کا سارا جزیرہ اور آباد ملک شاہ
انگلستان کے ہاتھ چڑھے تو عالم گیری کی خواہش کا شبہہ اوس حرکت کے وقوع سے پیدا
ہونا ممکن ہے اور اوس حال مین اورون کو اتفاق کرکے انگریزون کا زوال چاہنا بعید
القیاس نہین ہے چنانچہ نپولین بوناپارٹ شہنشاہ فرانس نے جب چارون طرف کے
بادشاہان فرنگ کو عاجز کرنا اور اونکا ملک چھین لینا اور بعض کو بے تخت و تاج کرکے
اپنے بھائیون کو اونکی مسند پر بٹھانا شروع کیا سبھون نے آخرکار اتفاق کیا اور سنہ ۱۸۱۵ع
انگلستان ڈیوک آف ولنگٹن بہادر کے ہاتھون سے شکست دلوا کر بحر مشرق کی ایک
جزیرہ مین سنہ ۱۸۱۵ مین دائم الحبس کیا بس اگر سرکار انگریز کو ختا کی فتح کا لالچ بھی ہوتا تو ممکن نہ تھا
الغرض انہین تین سببون سے علی الخصوص پہلی وجہ سے چین کا ملک بچ گیا اور فغفور کے
قبضے مین موجود ہے +

دفتر دوم جلد دوم تمام ہوا

زیادہ ہووے بالکہ بکری ایک گھاٹ پر پانی پیے امیر و فقیر کی جگہہ عدالت مین ایک ہی
ہووے الغرض چونکہ راقم اپنی قوم کی صفت کو زیادہ بیان اگر کریگا تو مداح کہلائیگا اس تقریر
کے لیے اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ انگریزون کو خواہش ملک گیری کی نہین ہے بلکہ صرف چار
زور لیکر جو ادنہون نے فغفور سے صلح کی یہی کیسی بڑی قناعت کی دلیل ہے کیونکہ اگر چاہتے
تو اس سیے وہ گونہ تاوان کے بہانہ سے لیتے اور دار الامارۂ چین کو لوٹ لیتے اور بدبہا
وبیہ زر نقد لاتے ایسا کہ ادنی خلاصی امیر ہوجاتا یا دو تین صوبے کی خواہش کرتے تو انکار کی طاقت
سکتی تھی پس سبب اول چین کو سر نکرنیکا یہی تھا جو راقم نے بیان کیا کہ انگریز بہادر کو ملک
ستانی اور خلق خدا پر دست جنگ سے ایذا اونہچانی اور کسی ائی سرخودی کو تباہ کرنی خلاف
ئت قوم انگریز کی ہے + دوسری وجہ یہ کہ ہزارہا کوس کے طول و عرض کے ملک کی نگہبانی کے
لیے فوج کثیر چاہیے اور حب وطن ختائیون کا خاصہ ہے اور مدت مدید کے بعد اور بہت
شت وخون کے بعد جو کہ انگریزون کو کسی حال مین منظور نہین اون لوگون کی سرخودی
روم کی جاتی اور رعایا کے شب خون مارنے اور تاتاریون کے یورش کرنے کے
نے بیس ہزارہا فوج کو سالہا سال دراز تک کمر بستہ رکھنا ضرور ہوتا اور بریطان کے تین جزایر انگلنڈ
اینڈ سکاٹ لنڈ کی تمام سپاہ اگر صرف نگہبانی مین مصروف ہو تو ممکن تھا لیکن ادھر اونکا
ی اور ہندوستان وغیرہ حفاظت رہتے + اگر اس تقریر پر کوئی ایراد کرے کہ تاتاریون کی دولت
طرح مقرر ہوئی اور دو سے برس سے قائم ہے تو اوسکا جواب صاف یہی کہ تاتاریون
نے ختا کو فتح کرکے دہشت گردی اور خیمہ باشی سے تارک ہو ملک مفتوحہ کو وطن
دیا اور دشت و بیابان ترکستان کا نام نلیا اسی جہت سے اونکا قیام ہوا اور انگریز بھی
طرح سے انگلستان کو چھوڑکر سرزمین ختا مین آن بسین تو اوسکو زیر نگین کرنا نہایت سہل
لیکن جب اپنے ملک کی حفاظت مقدم ہے تو اگر خواہش اونہین ختا کی سرخودی کو خاک
کرنے کی بھی ہوتی تو کثرت سپاہ اتنی نہین ہے کہ کفایت سرکار کی حفاظت کی

کے رختے پر اور شہر پہونچا پالکی پر سنبھال رہے عرض تا وقتیکہ بالکل مبلغ تاوان ادا پایا جاوے
ورمنا ورنا سپرد ہوین تجارت موافق تیسری شرط کے شروع ہووے جزائر چوزان اور کولانگ
انگریز کے اختیار مین رہے الغرض کینگ سفیر ختا اور سر ہنری پانٹنجر کی دستخط اس عہدنامے پر ہوئین
ت کی گئی توپون کی سلامی سے خاص و عام پر مشتہر کیا کہ جنگ درمیان ختا اور انگلستان
کے تمام ہوئی جس مین شاہ فغفور کی دو ہزار ایک سے اٹھارہ توپین چھین لی گئین اور بیس ہزار فوج
کے قریب ماری گئی حالانکہ انگریز کی طرف صرف اونہتر آدمی ہلاک اور چار سو اکاون مجروح
ہوے تھے اس حال کے ملاحظہ سے خیال یہی گذرتا ہے کہ انگریز اگر اب چاہین تو ملک ختا
کو سر کرکے مثل ہندوستان کے اپنے قبضے مین کر لینا کچھ بڑی بات نہین ہے لیکن غور کرنے
سے تین باتین اس امر کی بابت موجود ہین پہلی یہ کہ انگریزون کا خاصۂ نفس تعصب اور ملک
ستانی نہین ہے اور نہ یہہ اونکو منظور ہے کہ کسی کے ملک اور دولت کو چھین کر اپنا خزانہ بھرے
اور اوسکی دلیلین اتنی ہین کہ راقم دعوی کرکے کہہ سکتا ہے کہ جتنے پادشاہ روے زمین پر
پیدا ہوے ہین کسی مین یہ قناعت نہین پائی گئی ہے جو انگریزون مین ہمیشہ سے ہنوز ظاہر ہے
بلکہ اکثر ایسا ہوا ہے اور زیادہ ہرے پر پنجاب کے قریب یعنی اسی ہندوستان مین آ بات پائی گئی
ہے کہ دشمن نے جب بےواسطہ خود لڑائی ڈالی اور انگریز نے اپنی حفاظت کے لیے شمشیر
جنگ میان سے نکالی ہے تو غنیم کو سر کرکے دوبارہ اور سہ بارہ اوسکے ملک کو اوسے
پھر حوالہ کر دیا ہے اور جب تجربے سے آزما کے دیکھا کہ بغیر دشمن کو بے تخت و تاج کیے اور
اوسکے ملک کو داخل اپنی سلطنت مین کرنے کے اپنے واسطے سراسر زیان اور نقصان
ہے تب بھی اوس دشمن اور اوسکی آل و اولاد کو امیرانہ طور پر آذوقہ دیا اور اونکے اعزاز مین
کچھ فرق نہین کیا انہین باتون سے ظاہر ہے کہ انگریز کو خواہش ملک گیری کی نہین ہے بلکہ
یہی آرزو ہے کہ جس ملک اور رعایا پر خدا نے اونہین اختیار دیا ہے اوسکی بہتری بہرحال
ہووے اور رعیت کی بہتری اور بہبودی کے لیے انصاف کا دروازہ کھلا رہے علم کا چرچا

استقبال کے اور ایک مکان پاکیزہ اور آراستہ مین بٹھایا اور انواع طرح خاطر
اس عرصے مین طرفین کے ہمنشینون نے باہم ملکر شرائط عہدنامہ تیار کیا الغرض ۱۸۴۲ کے
اگست مہینے کی انتیسوین تاریخ کو جمیع اکابر ختائی اور نظام وحکام اور صوبہ دار نانکین اور وزیر ایلیپو
جہاز کارن والس کے اوپر دہوم دھامی جلوس لیکر آئے اور جب سر ہنری پانٹجر بہادر اور دوسرے
سرداران فوج وبحر انگریزی جمع ہوے عہدنامہ دفعہ دفعہ کرکے ختائی اور انگریزی زبانون
مین پڑہا گیا اور جب سفیران فغفور اور ملکہ وکٹوریہ نے مہر اور دستخط کی توپون کی سلامی
ہوئی اور اون شرائط سے خاص شرطین یہ ہین یعنی پہلی یہ کہ درمیان دونون مملکتون کے
صلح اور آشتی ہمیشہ رہے دوسری یہ کہ فغفور چین چار کرور بیس لاکھہ روپیہ زر تاوان اخراجات
لڑائی کے باب مین سنہ رواں اور آیندہ دو برسون کے عرصے مین اداکرے تیسری یہ کہ
کانٹان اور اماے اور فوچو فو اور ننیگ پو اور شانگ ھائی کے پانچون بنادر مین انگریزی تجار
تجارت کرنے اور اوس کماشتگان سرکار انگریز رہنے پاوین اور سمندری اور ملکی سو
آمدنی اور رفتنی کے محصول کا نرخ نامہ عدل اور انصاف کے روسے قرار پاکر خاص و
عام پر مشہور ہووے اور چوتھی یہ کہ ھانگ کانگ کا جزیرہ شاہ انگلستان اور اوسکے قائم مقام
جانشینون کو نسلاً بعد نسل دوام کے لیے حوالہ کردیا جاوے اور پانچوین شرط یہ کہ شاہ
انگلنڈ کے جتنے رعایا خواہ ولایت فرنگ خواہ دوسری ملکون کی جو کسی جگہہ پر مملکت چین مین
ہوویں فوراً مخلصی پاوین چھٹی یہ کہ فغفور فرمان اپنی خاص مہر دستخط سے جاری کرے کہ اون
ختائیون سے کسیطرح کی بازپرس نہین کی جائیگی جنہون نے سرکار انگریزی کی تحت مین سکونت
اختیار کی ہے یا وہان نوکری کی ہے یا راہ ورسم رکھی ہے ساتوین یہ کہ خط وکتابت اور
ملاقات درمیان عملگان سرکار ختا اور سرکار انگلستان کے برابری کے پائے پر ہمیشہ
وقوع مین آوے اور آٹھوین یہ کہ جب تک فغفور اس عہدنامے کو قبول اور زر تاوان
[illegible]

عائلانہ سے وزیر کو مطلع کیا خصوص جب کہ اونکے رخصت ہونے ہوئے بحر کھلی اور شہر
کو آچو سے لاکھ روپیہ فدیہ لیکر نانکین کی طرف مثل باد تند کے روانہ ہوئی اور پانچوین تاریخ کو
مقابل شہر کے پونہچی لیکن چونکہ سپید نشان صلح اور امان کی علامت کا قلعے کی فصیلون پر
بلند تھا جہازون نے لنگر ڈال کے قیام اختیار کیا اور نوین تاریخ کو جب ظاہر ہوا کہ ختائیون
مین تشنش و پیچ ہو رہا ہے اور ایلیپو نے فرمان فغفوری پیش نکیا سر ہنری پانٹنجر نے حکم فوج
کو جہاز سے کنارے اوترنے کا دیا خوف کے مارے ختائی سفیر کا میر منشی یانگ منت و آرزو
سے نزدیک انگریزون کی آیا اوسکی تقریر سے اتنی تشفی خاطر سر ہنری پانٹنجر کو ہوئی کہ اٹھارھوین
اگست کو اونھون نے اشتہار کیا کہ چونکہ صلح اور عہد و پیمان کی گفتگو شروع ہوئی ہے جنگ
ملتوی رہے چنانچہ تیسرے دن ایلیپو اور کینگ اور دوسرے اکابر ختا نے جلوس کے
ساتھ سر ہنری پانٹنجر صاحب سے ملاقات کو آنا چاہا اور یہی گویا پہلی دلیل خواہش صلح کی
تھی کیونکہ نظام اور حکام ختا نے کبھی اسکے قبل کسی قوم فرنگ کے اکابر کے ساتھ برابری
کی ملاقات نہ کی اور بیشک یہ خلق ثبوت کامل ہے کہ انگریزون نے زلزلہ سلطنت مین ڈال
دیا تھا ورنہ دو برس قبل اسکے یہ ہوا تھا کہ دریاے پیہو کے مہانے پر جب انگریزون نے کشن
کو ملاقات کے لیے جہاز پر پیش قدم ہو کر آنے کہا تھا اوس نے نہایت تکبر سے یہ جواب دیا
کہ آجتک ایسا نہین ہوا ہے کہ اس سلطنت عرش پایگاہ کا ادنی سا عملہ کسی جلیل القدر شخص غیر
اور اجنب کے پاس پہلے گیا ہو الغرض یہ وقت اور ہی تھا اور ماندرین سب صلح کروانے
کی تمنا سے خود پیش قدمی کر کے آئے اور سر ہنری پانٹنجر نہایت عزت اور احترام کے ساتھ
جیسا کہ چاہیے تھا اون لوگون سے مسلوک ہوے اور توپون سے شلک چھوڑوائی غرض
گھنٹے بھر تک ہنسی اختلاط کرتے اور چیری برانڈی شراب پیتے رہے اور دعوت ضیافت
اکابر انگریزی کر کے دے اوٹھے اور بعزت کے ساتھ رخصت کیے گئے اور چوبیسوین
تاریخ کو سرداران انگریز ضیافت کھانے کو نانکین مین گئے اور اہل ماندرین نے احترام

ڈوب مرا اوسکے تئیں بہت سے لوگ اوترے لیکن ایسا ہے تہ مین پہنچا یا تھا دور دور تک پتا نہ لگا اور تیسرے دن جب لاشین پھول کے اوٹھین اور نکالی گئین لوگون نے دیکھا کہ مردنے عورت کا نرخرا دانتون سے ایسا بکڑ لیا تھا کہ کسی حال مین اوسکا چھوڑانا دشوار تھا * ناظرین مثل تصویر غم پر رنج والم اوس جا پر جمع تھے اور راقم کے دوست نے جس نے اپنی آنکھون سے یہ سب ماجراے شگرف دیکھا تھا آبدیدہ ہوکر مجھے تمام حال سنایا اور یہ کہا کہ تو اپنی تاریخ چین مین درج کرکے اس سانحہ غم افزا سے اپنے قدردانون کو مطلع کر القصہ چینگ کیانگ فو کی لڑائی کا نتیجہ اور انگریزون کی جرأت کا شہرہ ایسا پھیلا کہ فغفور لرزان و ترسان دشت تاتار کی طرف بھاگنے کے لیے مستعد ہوا اور سلطنت مانچو کا زوال نزدیک سمجھا گیا کیونکہ سردار ھیلنگ پر جسکے حملۂ مردانہ اور خودکشی کا بیان صفحۂ سابق مین ہوچکا ہے اعتماد فغفور کو بمرتبہ تھا لیکن جب وہ شکست کھا کر ندامت سے خودکش ہوا شک سیکو نرہا کہ خاتمہ دولت تاتار کا نزدیک ہے اس خوف سے وزیر ایلیپو دار الخلافت بیجین سے صلح کا پیغام لیکر روانہ ہوا غرض اگست مہینے کی دوسری تاریخ تو تھوڑی سی فوج چینگ کیانگ فو کی حفاظت کے لیے متعین ہوئی باقی مع بحر شہر نانکین سابق دار السلطنت چین کی طرف روانہ ہونیکو تھی کہ چند ماندرین جلیل القدر سرہنری پاٹنجر کی نزدیک آئے اور التجا کی کہ انگریز آگے نہ بڑھین کیونکہ وزیر ایلیپو صلح کرنے کے لیے آتا ہے اوسکا جواب اوس سردار عالی وقار نے دیا کہ اگر صلح فغفور کو منظور ہے تو مُہر اور دستخط خاص سے جب تک کہ شقہ ایلیپو کے نام پر متضمن مضمون صلح پیش نہین کیا جائیگا فوج انگریزی قدم ایکدم کے لیے آگے بڑھنے سے باز نہین رہیگی کیونکہ بارہا ایسا فقرہ صرف کیا گیا ہے اور تمہاری باتون کا اعتماد باقی نہین رہا بلکہ اگر ایلیپو حقیقت مین آتا ہے تو لکھ بھیجو کہ نانکین مین ہم سے ملاقات کرے ہم بھی وہین جاتے ہین یہ سنکر ماندرینون نے سمجھا کہ یہ مرد مستقل المزاج [illegible] ممکن ہے کہ [illegible] مین آوے اور غالب ہے کہ اس جوان دانا اور

اور اوس پاس حرمت کا تھا جو اہل تاتار کا جو اہر نفس ہے چنانچہ اسکی ایک نظیر سکے سامنے
نظر آئی جب انگریز کے آدمی لاشون کو جمع کر کے دفن کرتے تھے اور کوؤن مین اکثر جو نکلا ذبح
مرے تھے اور اونکی لاشونکو نکال کر دفنانا نہایت مقدم تھا تاکہ تعفن سے وبا پیدا نہووے
اس لیے ہر کوی مین غوطہ زن اوترتے تھے کہ اتنے مین ایک جوان عورت نہایت جمیلہ ایک
کوے مین زندہ کسی آسرے سے لپٹی ہوئی جو نظر آئی تو شی سکا ہو ناکہ کوشش سے غالب ہے
کہ جان اوس بیچاری کی بچ جائیگی غرض اوسکو اچھی طرح سے نکالنے کی تدبیر ہو رہی تھی کہ ایک تاتار
جو مجروح جان بلب اپنے ہاتھ کا زخم کہائے پڑا تھا یہ حال دیکھتے ہی اوٹھکر آیا اور کوی مین
جہانکتے ہی اوس عورت کو جو زندہ دیکھا فوراً کود پڑا اور اوس ماہرو کو لپٹ کر تہ آب ہو گیا
تمام عالم کو اس بیرحمی کی حرکت سے حیرت ہوئی تفتیش کرنے سے یہ کیفیت کھلی کہ وہ شخص
شوہر اوس نازنین کا تھا اور عاشق ایسا کہ جب دورون نے اپنے المخانہ کو مار ڈالا اوسکا
ہاتھ اوسپر نہ ہوسکا آخرش جب کوئی چارہ نہ تھا اور بجز باحرمت مرجانے اور بے ننگ
زندہ رہنے کے علاوہ گذارا نتھا اوس نے کہ کی کنارے اوسکو لاخوب سار دیا اور دفعتہً اپنے
دل کو تھام کر دھکا اوس زہرہ جبین کو دے کوے مین ڈال دیا کہ اوسکی اذیت اور جانکندنی
نظر نہ آوے بعد اوسکے اپنے پیٹ مین چہری مار بیٹھا کہ اتنے مین انگریز آن پہنچے غرض
اوسکی جورو اس کروٹ سے کوے مین گری کہ کنارے کو پکڑے ڈوب نے سے بچی
تھی کہ اوس غواص نے دیکھا اور لوگون کو اوسکے نکالنے کے لیے بلایا یہ سنتے ہی وہ
تاتار اوسکا شوہر اگرچہ ادھ موا پڑا اور گلے مین اوسکے گھڑ گھڑی لگی تھی ہشیار ہوا کہ اوسکی
ناموس زندہ ہے اور دشمن کے قبضے مین آگے بیحرمت کی جائیگی اس خیال سے بچے
بچائے خون نے جو مثل جیحون کے پیٹ کے زخم سے بہ رہا تھا ایسا جوش کیا کہ ٹھہ ٹھہرا
ہوا یعنے بے مبالغہ آدھے دھڑ کو جسپر موت نے قبضہ کیا تھا اوس نے عزرائیل کے
ہاتھ سے چھین لیا اور اپنے کوے مین جورو کے اوپر ایسا ڈال دیا کہ اوسے لیے

پیش کیا اور جہان زیادہ کشت وخون ہو رہا تھا اپنے کو بیدھڑک ڈال دیا تھا آخر کو گھوڑے کی باگ پھیر کے اپنے گھر آیا اور ایک کوٹھری مین جو لکڑی اور گھاس سے بھری تھی اپنے کاغذات کو لیکر کرسی پر بیٹھا اور نوکرون کو آگ لگانے کو کہدیا اور اس جرأت کے ساتھ اپنے کو ایسی سخت اور پر ایذا موت سے ہلاک کیا کہ دوسرے روز جب انگریز کا جانا اوس طرف ہوا تب اونھون نے دیکھا کہ اوسکی لاش جلی ہی کرسی پر موجود ہے اور اسی سے ظاہر ہے کہ جیسا بیٹھا تھا ویسا ہی رہگیا اور جلنے کی سختی مین بھی جنبش تک نکی اوسکے قریب دوسری ایک لاش پڑی تھی اور معلوم ہوا کہ وہ خانگی منشی تھا جو خاوند کا ساتھی ایسے وقت پر ہوا ؛ جولائی مہینے کی بائیسوین تاریخ کو آفتاب عالمتاب اگرچہ زمانے کی خوشی اور الم کو دیکھتا رہتا ہے ایسا سانحہ روی زمین پر ندیکھا ہوگا جو شہر چینگ کیانگ فو مین اوس روز واقع ہوا اور معسکر تاتار کیطرف جو قدم اوٹھا تو ہر مقام پر مستورات اور لڑکون کی لاشون کا تو دہ نظر آیا چنانچہ ایک گھر مین سات شخص ایک کے اوپر ایک ڈھیر کیے پڑے تھے اور ایک پیر مرد مجروح تھا جو دو چھوٹے بچون کے منہہ مین پانی دینے کا قصد کر رہا تھا لیکن اون معصومون کی ریڑھ کی ہڈی اور عصائی باے گردن اور پانو پکڑ کے توڑ ڈالی تھی غرض اونکا تڑپنا اور بیچین ہونا اور جانکندن مین اٹھنا اور پیچ وتاب کرنا ایسا تھا کہ پرانے پرانے اہل فوج جنھون نے سیکڑون میدان جنگ مین انواع طرحکی جراحت اور جانکندن کو بلے آہ بھرے ملاحظہ کیا تھا ونسے اوس طرف دیکھا نگیا اور آنسو بے اختیار ٹپک پڑا ؛ عورتون کی نزاکت اور خوبروئی سے معلوم ہوا کہ کسی سردار عالی کا یہ گھر تھا جسنے مستورات کو مارکے اون لڑکون کی کمر توڑ ڈالی تھی چنانچہ ایک جمیلہ چھوکری پندرہ سولہ برس کی جسکے چہرے کی سرخی اور سپیدی کو زردی موت نے مٹا یا تھا مرجھائے گلاب کی طرح پلنگ پر پڑی تھی اور پائنتی کے پاس اسکی دایہ زہر کھا کے لیٹ گئی تھی اور برآمدے مین دو جوان عورتین پھانسی مین لٹکی ہوئی تھین غرض اسیطرح سے ایک گھر ہی خالی ایسے منظر دل شکن سے تھا اور ہر قدم پر ثبوت وحشت

زمانہ ہم لوگون کے لیے انگشتری سانٹگ ہوا جو کچھہ کہ منشاے دلیری کا تھا عمل مین آچکا
ہے اب یہی باقی ہے کہ تم سب اپنے ناموسون کو دشمن کے اختیار سے باہر کر دو اور
بعد اوسکے ایک ہی حملۂ مردانہ مین خواہ فتحیاب ہو یا بہادرون کی طرح خون دشمن مین ڈوب
مرو یہہ سنکر تاتاریون نے اپنے اپنے گھر پر جا الخانہ اور حرمون اور باندیون اور لڑکون اور
بوڑھون کو والان مین بلا کے گلے سے لگا کے قطرے خون جگر کے آنکھون سے بہا کے
اتنی ہی کہا کہ دشمن پونہچا ہے اب مزہ زندگی کا باقی نرہا اونکی زبان سے یہ کلمہ پورا نکلا
کہ ایک اپنے پیٹ مین کٹار مار بیٹھی کوئی گلے مین چھری کوئی پھانسی لگا کے کوئی کنوے
مین ڈوب کے کوئی زہر کھا کے مر گئی اور جو ذرا سا ہچکچائی اور جان شیرین کے دینے
مین رُکی فوراً اوسکے خاوند یا بہائی یا باپ نے ایسی تلوار ماری کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑی اور ان
سبھون کی زندگی بھی اسیطرح سے منقطع کی گئی الغرض جب اون مین سے کوئی زندہ نرہا تاتاریون
نے تلوارون کی میان کو پھینک اور پھر صف باندھہ کر اوس سردار کے ہمراہ جنگ کرنے
کو جو نکلے تو اٹھارھوین اور اونچاسوین پلٹنین گورے کی اپنے مقام پر آرام کر کے اور کچھہ
سستا کے کھانے پینے کے خیال مین تھین کہ دفعتہً ایک گلی کی موڑ پر وہی گروہ تاتار
کی سامنے آن پڑی اور انگریزون کو ایسی بارہ مار بیٹھی کہ دو سردار کئی ورگورے مارے
گئے اور کتنے مجروح ہوے طیش مین آکر انگریزون نے حملہ کیا اور تاتاری گھڑی بھر تک
قدم سے قدم ملائے پاس کے تہور اور خانہ بربادی کے کینہ اور ترک جان کی آرزو
کے ساتھہ لڑے آخر کار جب دو حصے سے زیادہ مارے جا چکے باقی ہٹے اور
اون مین ہیلنگ وہی سردار جرار تھا جس نے حکم سپاہیون کو اپنے اہل وعیال کے
کشت وخون کا دیا تھا غرض یہ نسمجھنا چاہیے کہ اپنی جان کے خوف سے بھاگا کیونکہ اوسکو
زندہ گرفتار ہونا اور دشمن کی قید مین جانا منظور نتھا چنانچہ جب اوس نے دیکھا کہ اوسکا
ارمان پورا ہوا اور اجل کسیطرح اوسکے آغوش مین نہ آئی ہرچند اوسنے دست آرزو

پار سیڑھی لگا کے داخل ہوے مقابلہ تاتاریون نے جیسا کہ مردون کو اپنے وطن اور اہل و عیال
کی حفاظت کے لیے زیبا ہے خوب ہی کیا اور اگرچہ آلات و قواعد جنگ فرنگ ایسا ہے
کہ وہ دشمن جو اور طور سے لڑنے آوے بیشک شکست پاوے اور ممکن نہین کہ فوج پیادہ کی
ٹولی دار بندوق اور سنگین اور ایسے توپخانے انگریزی کا مقابلہ تیر اور تلوار اور برچھی و
تفنگ توڑے دار اور جنجالون سے کبھی ہووے اور یہی جہت سے انگریز کے فتحیاب
ہونیکا کچھہ شک دم بھر کے لیے کسیکو نتھا لیکن پھر بھی تاتار جو ہٹے دشمن کو پیٹھہ نہ دکھائی
اور قدم قدم نہایت جرأت سے چوٹین مارتے گولی کھاتے پس پا ہوے اور جس مقام
کچھہ سہارا کسی حویلی یا باغ یا گلی سے پایا جم کے کھڑے رہے اور کتنی دفعہ حملہ مردانہ سے
باد تند کیطرح انگریزون پر جھک کے سینہ بسینہ گھڑیون لڑے اور تب ہی ہٹے جب اونھون
نے دیکھا کہ اپنی طرف نقصان ہر حملے مین دشمن سے دہ گونہ ہوتا ہے اور فرنگی کا قدم
آگے ہی بڑہتا ہے غرض اسی طرح سے حق دلاوری ایسا اونہون نے ادا کیا کہ چار گھنٹے
مین فوج انگریزی پورب دروازے سے پچھم تک پہنچی حالانکہ آدہ کوس سے زیادہ فاصلہ نہین تھا
اور اسی سے ظاہر ہے کہ تاتاریون نے کیسا کچھہ سامنا نکیا اور ہر قدم پر روکا نہو گا جب
اس قدر عرصہ ایسی تھوڑی سی راہ طے کرنے مین گذرا الغرض ادھر سے فوج انگریزی کی
ایک تقسیم پچھم دروازے تک پہنچی کہ وہین پر دوسری فوج آن ملی تب تاتاریون کے دل مین
ہیبت سمائی اور چند لفظ آپس مین کہکے اونکی صف کی سپاہ ایک ایک کر کے دہنے بائین
غائب ہو گئی یہ دیکھتے ہی آوازہ فتح کا لشکر انگریزی سے بلند ہوا اور لوگون نے یہ سمجھا
کہ لڑائی اب نہین ہونے کی لیکن تاتاریون کے اوس وقت غائب ہو جانے کا سبب
دوسرے روز معلوم ہوا چنانچہ حال یہ کھلا کہ جب چارون طرف سے غنیم کو دخل کرتے
اور گھیر لیتے اونھون نے دیکھا اپنے اردو کی طرف جہان گھر دروازے جورو لڑکے
اون سب کے تھے گئے اور وہین پر اونکے سردار نے سب کو جمع کر کے کہا کہ یارو

کہین پر کم ہوئی ہے جہان اتنی جرات دیکھنے مین آئی غرض چونکہ اس دفعہ جو مقابلہ انگریزون
کا ہوا اور درستی سے ہوا مناسب ہے کہ اوسکا بیان کچھہ تصریح کے ساتھہ ہووے
شہر مین یہہ سناٹے کا حال دیکھا گیا اور دغا کا خیال لارڈ گاف بہادر کے دل مین گذرا
فوج کی تین تقسیمین کی گئین اور دو طرف معسکر ختائی کے روانہ ہوئین اور تیسری تقسیم ایک ٹیلے
کے اوپر شہر کے فصیلون کے قریب مستعد رہی غرض معسکر ختائی پر جو چڑھائی ہوئی دشمن کے
ہاتھہ سے اتنے لوگ نقصان نہین ہوے کہ جو دھوپ اور تمازت آفتاب سے مارے پڑے بیچارے
اٹھانوے پلٹن گورے کی کئی جوان اوس چڑھائی کے وقت لو کے مارے بیدم ہو کے
گر پڑے اور بعد لڑائی کے اور بھی تیرہ آدمی صرف دھوپ کے صدمے سے مر گئے غرض
معسکر مین ختائی اچھی طرح لڑے ورنہ اور دفعہ کے جھٹ پٹ نہ بھاگے لیکن آخر کار فوج
انگریزی کا مقابلہ دشوار سمجھہ کر دھیرے رفتہ رفتہ پس پا ہو کر جان لے اور پیٹھہ دیکے بھاگے
نکل چلے اور سپاہ کی وردی اور حربہ پھینک کر اطراف کی بستیون مین دوسرے باشندون کے
ساتھہ مل گئے اور اس ترکیب سے ہزارہا یہان اور دوسری لڑائیون مین بھی بچ گئے
جو اگر پہچانے جاتے تو مارے پڑتے اور چونکہ ختا مین اکثر سپاہی ایسی وضع کے ہین کہ اپنی کھیتی
بھی کرتے رہتے ہین اور صرف جنگ کے وقت وردی پہنتے ہین اس سبب سے جب
اپنے ساز اوتار ڈالتے ہین تو اورون کے ساتھہ بے تردد ملجاتے ہین کیونکہ اگرچہ ہر
پیشے اور ہنر والے کی وضع سج دھج اور چال چلن ایسی نرالی ہوتی ہے کہ ہشیار اور تجربہ کار
آدمی کسی شخص کو دیکھتے ہی اوسکے ہنر و پیشہ کو بے تامل کہہ دیگا لیکن وہ کھٹی اور ترچھی نگاہ اور
تول تول کے قدم رکھنا اور پنجون کے بل چلنا جو سپاہی کے واسطے موضوع ہے
اونمین نہین پائی جاتی ہے القصہ معسکر والون کی لڑائی کا یہ نتیجہ ہوا لیکن شہر کے اندر
جب تاتاریون سے چلی تو اور ہی بات وقوع مین آئی اور اوسکا حال راوی بہت کو
اپنی آنکھون کی دیکھی ہوئی کہتا ہے کہ جب جنرل شالٹن سردار انگریز قلعہ بندی کے

لشکر متعینہ کے ساتھ جالی فوراً بحر روانہ ہوئی اور اٹھارہوین تاریخ کو وہان پونہچی غرض قبل ہی
سے خطائی فوج گریزان ہوئی تھی اور اوسکی فتح مین دو ایک گولی سے زیادہ کی نوبت نہ آئی
اور تین سے چونسٹھ توپین یہان کی اور اوسانگ کی ملا کے انگریزون کے ہاتھ آئین اور سامان
جنگ بارودت وغیرہ اور غلے کا کچھ شمار نتھا بعد اسکے شہر سوچو کے جانیکا قصد ہوا لیکن دریا
کی کیفیت کما حقہ نکھلنے سے جون کی تیسوین تاریخ کو شانگ ہی کو چھوڑ بحر و فوج انگریزی اوسانگ
مین پھر آئی اور شہر چنکیانگ فو پر چڑہائی کرنے کی فکر ہوئی اور اوسکو دخل مین لانا گویا نصف سلطنت
کو چھین لینا تھا کیونکہ ایسے مقام پر یہ واقع ہے کہ تجارت کی آمدنی اور رفتنی بذریعہ نہر خطا وہین پر
شروع ہے بلکہ دار السلطنت پیچین مین غلہ اور اکثر اسباب اسی راہ سے پونہچتا ہے اس امر کی واقفیت
سے ایک تو اوس شہر کو قبضہ کرنا ضرور تھا اور دوسرے یہ بھی معلوم تھا کہ ایسے ناکے پر قبضہ ہونے
سے جو کچھ ہو سکیگا تصور نہین کریگا الغرض اکیسوین جولائی کو بحر انگریزی شہر کے فصیلون کے مقابلے
مین آئی اور جب نہ کسیکی صورت نظر آئی ورنہ صدا کسیطرح کان تک پونہچی اور ایک سناٹا مانند محلہ خاموشان کے
[illegible] تو بعض لوگون نے سمجھا کہ ہیبت زدہ ہوکر خطائیون نے شہر کو ترک کیا تھا اور جیسا کہ مقام
[illegible] مین آیا یہان بھی ویسا ہی ہو ویگا اور بعض کا قیاس یہ تھا کہ دھوکے سے مارنے
[illegible] خطائی دبکے ہوئے بیٹھے ہین کہ جو نہین فوج انگریزی بیدھڑک اور لاپروائی کے ساتھ
[illegible] صف باندھی شہر کے اندر داخل ہوئے گھیری جاوے اور حلقے مین
[illegible] غرض دونون قیاس درست تھے کیونکہ خطائی فوج کے دو حصے دو
[illegible] اگر کل کی مضبوطی سے لڑائی پر مستعد تھے اور ایک حصہ جس مین
[illegible] مین یکتائے روزگار تھا شہر کے اندر اس لیے متعین تھا کہ اگر
[illegible] شہر مین جانے کا کرین یہ سب خواہ مزاحمت کی دیوار کیطرح
[illegible] استخوان پر سے گذر کرین اس ارادہ مردانہ کو تاتار اوس کام مین لائے
اور [illegible] تقاضا تھا اتنا ہی اونہون نے کیا اور ایسی لڑائی

لشکر متعینہ کے ساتھہ جالی فوراً بحر روانہ ہوئی اور اٹھارویں تاریخ کو وہاں پونہچی غرض قبل ہی سے خطائی فوج گریزان ہوئی تھی اور اوسکی فتح مین دو ایک گولی سے زیادہ کی نوبت نہ آئی اور تین سے چونسٹھہ توپین یہان کی اور اوسانگ کی ملا کے انگریزون کے ہاتھہ آئین اور سامان جنگ باروت وغیرہ اور غلے کا کچھہ شمار نتھا بعد اسکے شہر سوچو کے جانیکا قصد ہوا لیکن دریا کی کیفیت کما حقہ نکھلنے سے جون کی تیسوین تاریخ کو شانگ ہی کو چھوڑ بحر و فوج انگریزی اوسانگ مین پھر آئی اور شہر چنکیانگ فو پر چڑھائی کرنے کی فکر ہوئی اور اوسکو دخل مین لانا گویا نصف سلطنت کو چھین لینا تھا کیونکہ ایسے مقام پر یہ واقع ہے کہ تجارت کی آمدنی اور رفتنی بذریعہ نہر خطا وہین سے شروع ہے بلکہ دار السلطنت پیچین مین غلہ و اکثر اسباب اسی راہ سے پونہچتا ہے اس امر کی واقفیت سے ایک تو اوس شہر کو قبضہ کرنا ضرور تھا اور دوسرے یہ بھی معلوم تھا کہ ایسے نا کے پر فتحمند ہونا اسے جو کچھہ ہو سکیگا تصور نہین کر یگا الغرض اکیسوین جولائی کو بحر انگریزی شہر کے فصیلون کے مقابلے مین آئی اور جب نہ کسیکی صورت نظر آئی ورنہ صدا کسیطرحکی کان تک پونہچی اور ایک سناٹا مانند محلہ خاموشان کے معلوم ہوا بعض لوگون نے سمجھا کہ ہیبت زدہ ہوکر خطائیون نے شہر کو ترک کیا تھا اور جیسا کہ مقام سکی پر ظہور مین آیا یہان بھی وسی ہی ہوویگا اور بعض کا قیاس یہ تھا کہ دھوکے سے مارنے کے لیے خطائی دبکے ہوے بیٹھے ہین کہ جونہین فوج انگریزی بیدھڑک اور لاپروائی کے ساتھہ فتح کی خوشی سے بے صف باندھی شہر کے اندر داخل ہوے گھیری جاوے اور حلقے مین پھنس کر مفت مین ماری جاوے غرض دونون قیاس درست تھے کیونکہ خطائی فوج کی دو حصے دو اڑھائی کوس پر ٹیلون پر قلعہ بندی اور کرکے مضبوطی سے لڑائی پر مستعد تھے اور ایک حصہ جسمین ہر شخص اہل تاتار اور جرأت و قوت مین یکتائے روزگار تھا شہر کے اندر اس لیے متعین تھا کہ اگر باہر کا لشکر شکست پاوے اور انگریز قصد شہر مین جانیکا کرین یہ سب خواہ مزاحمت کی دیوار کیطرح کھڑے ہوجاوین یا دشمن اونکی لاشون پر سے گذر کرین اس ارادۂ مردانہ کو تاتار اوس کام مین لائے اور حق ہے کہ حب وطن اور شجاعت کا جو مقتضا تھا انتہا ہی اونہون نے کیا اور ایسی لڑائی

طرف جو ختائی آئے اور ساتھیون سے ملے تو ایک گڑھے مین پھنسے اور ناکارو کے
جو ایک توپ اور چند بندوقون کی باڑہ اونپر دفعتہً چلی لاشون کے ڈھیر ہوگئے اور کوئی سو قدم تک
لاشون کا چبوترہ قد آدم سے زیادہ اونچا بن گیا اگر راستہ چوڑا ہوتا اور چارون طرف توپ مارنے کا
موقع ملتا تو ایک ختائی نہ بچتا غرض ایک ہی توپ نے ایسا نقصان کیا کہ اگر زخم کھا کے انگریز باڑہ
موقوف نکرتے تو اوسی ہی سے ہزارون ٹھکانے لگ جاتے ساتھ اس حملے کے بجز انگریزی بھی
پر ختائیون نے حملہ کیا اور جہازون مین آگ لگا دینے کے لیے سوا اوس طرح کے بیڑے
کی ترکیب کی۔ جو صدر مین بیان ہوا ایکی کشتیون پر اقسام رنگ کے بکس اور پٹارے اوس وضع
کے جس مین کمخواب اور پشمینے ختائی سوداگر رکھتے دھارے پر چھوڑ دیتے اور اون مین اسطرح
کے اجزا مرکب کیے ہوے بھرے تھے کہ ہوا لگنے کی دیر تھی چنانچہ ایک جہازی نے لیجا لوٹنے
کے قصد سے جو نہین ایک بکس کو کھولا اس زور شور سے اوڑ گیا کہ اوسکا تو کیا پتا ملا کشتی کے
ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور لمحہ بھر لرزہ زمین کو رہا الغرض یہ سب کچھ بیکار نکلا اور خشکی اور تری کے
شبخونون کے حملون سے بھی ثابت ہوا کہ انگریزون اور ختائیون کی جرات اور سپاہ گری مین
اتنا فرق ہے کہ اگرچہ اونھون نے ناگاہی شب خون مارا لیکن پھر کچھ نہوا حالانکہ اونکو غافل پایا اور طرہ
سب پر یہ تھا کہ اس حملے کے واسطے دس ہزار چیدہ تاتار جرار اور قوم سپاہ گری کے کوہستانی
انگریز کے دشمن جانی اس کام پر مقرر کیے گئے اور انعام دے دے کر بلائے گئے تھے
ننگپو کے سوا چینگھائی کے انگریزی اہل قلعہ پر اوسی شب کو حملہ کیا گیا لیکن وہان کے لوگ
بسبب اپنی گروہ کی قلت کے ایسے ہشیار تھے کہ ختائی دروازے تک پہنچنے نہ پائے +
ان دونون مقام پر اس بندوبست اور چالاکی سے ختائیون نے سارا سامان کیا تھا کہ دوپہر
رات تک کسیکو کچھ آہٹ نہ ملی اور نہ ادنی سی بات مین کسی اور رون سے فرق ہوا لیکن طرفۃ العین
مین فوج کثیر اور کئی ضرب توپ خشکی اور تری پر گویا سحر کے ذریعہ سے موجود ہو گئی اور سب کو
حیرت ہوئی کہ یہ بلا کدھر سے آئی زمین سے نکلی یا آسمان سے گری یا ہوا پر سے پہنچی

کا گمان کسیکو تھا کہ یہ پھر مقابلہ کرینگے لیکن آٹھوین تاریخ کو چند ختائی لونڈے جنکے باپ لڑائی مین مارے
گئے تھے اور اونکی یتیمی اور بیکسی پر اہل لشکر انگریز رحم کرکے کھانے پینے کو دیتے تھے اور وہ لڑکے
بھی بہت کام کاجی نکلے اور گورون کے ساتھ رہا کرتے تھے وہی خوف زدہ اور لرزان اور
ترسان شہر سے معسکر مین آئے اور اپنی زبان مین کہہ کہہ کر رونے لگے کہ کل پرسون تم سب مارے
جاؤگے اس سے زیادہ حال کچھ کھلا نہین اور شبہہ دغا کا جو اوس بیان سے پیدا ہوا تھا یا یقین کو
اوسوقت پونہچا جب اوسی شب کو سب لڑکے دفعۃً معسکر سے چلے گئے اور پھر نہ آئے یہ حال دیکھکر
سب ہوشیار ہوے لیکن اوس شب کو کچھہ نہوا غرض دوسرے روز لارڈ گاف بہادر کاچوزان
کیطرف واسطے تدبیر جنگ اور شورا کرنے کے لیے جانا تھا کہ اوسی شب کو ختائیون نے شب خون
مارنے کا قصد کیا اور امیر فوج کی غیر حاضری کو نہایت معقول موقع جانا حالانکہ یہ نہین سمجھا کہ انگریز کے
قواعد جنگ کے روسے ممکن نہین کہ کسی حال مین فوج بے سردار کے رہے کیونکہ اگر تمام افسر سپا
سالار سے ادنی تک ایک ایک کرکے سب کٹ جاوین تو ادنی سا تلنگی اوسوقت سرداری کر
سکتا ہے الغرض دسوین تاریخ اور تین بجے رات کو دکھن دروازے کی فصیلون پر ایک ختائی سیڑھی
لگاکے چڑھا اور پہرے کے سپاہی نے جو کئی دفعہ ٹوکا اور جواب نہ پایا بندوق چھتیا کے ایسی
گولی ماری کہ اوس شخص کی لاش نیچے گر پڑی اس آواز کا ہونا تھا کہ دفعۃً ہلا اوس دروازے
اور مغرب کے دروازے پر ختائیون نے کیا اور سیڑھیان لگاکے شہر کے اندر شور کرتے ہوے
گھسے چند سپاہی انگریزی جو دکھن کیطرف پاسبانی مین تھے اوس جمغفیر کو دیکھہ کر باڑہ مارتے ہوے
پیچھے ہٹے لیکن مغربی دروازے پر لفٹنٹ آرم اسٹرانگ صاحب اور چند چیدہ گورون نے ہزارون
کو روک رکھا کہ اتنے مین طنبور معسکر انگریزی مین بجا اور کرنل منٹ گمری صاحب چار ہلکی توپین
اور سو گورے لیکر موجود ہوے پھر جو خرابی دشمن کی ہوئی ہے کیا امکان ہے کہ بیان ہو سکے
اور [illegible]ون کو پرانے پرانے سپاہیون نے دیکھکر بے مبالغہ کہا ہے کہ صدہا لڑائیان
اونھون نے اپنی آنکھون سے دیکھی تھین لیکن ایسی خونریزی کبھی نظر مین نہ آئی تھی مختصر یہ کہ دکھن کی

رو نہ نکل گئی لیکن جونہین اوس نے چھری گلے مین لگائی ایک انگریز نے ایسی ضرب تلوار کی ہاتھہ پر
ماری کہ چھری ہاتھہ سے گر پڑی اور دوسرے قیدیون کیطرح اوسکی مشکین باندھی گئین اور جب بعد
لڑائی کوئی پانچ سو خطائی کو صرف چوٹی کاٹکے مخلصی دی گئی اوسکو بھی اوسی حال سے رہائی ملی + ادہر
یہ خرابی پیادہ فوج کی ہو رہی تھی اوس عرصے مین جہازون نے اصل قلعہ کو دھوُن ڈالا اور پرزے پرزے
اوڑا دیا آخر الامر گیارہ نہین بجے تھے کہ فتح کا نشان جینگہائی کی فصیلون پر بلند ہوا اور کسیطرح کے دشمن کا پتا
باقی نرہا اور یہانتک خوف اس لڑائی کے ہونے سے اونکو ہوا تھا کہ تیرھوین اکتوبر کو شہر ننگ پو کو
فتح کرنے جو فوج وبحر انگریزی روانہ ہوئی تو یہان سے وہان تک غنیم کی صورت نہ دکھائی دی بلکہ
جب صرف ہزار سپاہ شہر کے دروازے پر پونہچی خطائیون نے بے تامل دروازہ کھول دیا + چونکہ
جاڑے کے ایام آگئے بلکہ شدت سرما کا حال لوگون نے بیان کیا امیر فوج اور امیر بحر نے حکم دیا
کہ سپاہیون اور ہر طرح کے ہمراہیون کے لیے مکانات بنین چنانچہ ویسے ہی ہوا اور خطائی سب
اگرچہ پہلے خائف ہو کر گھر دروازہ چھوڑ چھاڑ کر چلے گئے تھے رفتہ رفتہ انگریزون کے عدل و نیکی
کا حال سنکر پھر آئے اور بدستور اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے اور انگریزون کو رسد
اور معماری کا اسباب وغیرہ پونہچانے لگے حالانکہ فغفور کے فرامین مین یہ مضامین تھے کہ ایک باغی سرخ بال والا وحشی یعنی
فرنگی نیچے بیٹھے ہین + یہ حال سن ۱۸۴۲ع کی مارچ مہینے تک رہا اور انگریزون کو خیال ہوا کہ اتنی ہی مار
کہا کے پھر صلح و آشتی کی اہل خطا کو دوسری بات منظور نہین ہے اور اسی جہت سے شہر کے دروازے کی حفاظت
کو لیے چند پیادہ سپاہ کافی سمجھے گئے لیکن یہ سب سامان اور اطمینان مثل اوس سناٹے کے تھا جو قبل
آندہی کے ہوتا ہے کہ شجر چنار کی پتی تک جو ہر وقت تھرتھراتی رہتی ہے اوس وقت ہلتی نہین اور
تب ہوتی ہے گویا طوفان کو زیادہ تیز و تند ہولناک کرنے کے لیے قبل سے اجزای قوت کو جمع کرنے
کی ہماطر آرام کرتی ہے جیسا پہلوان قبل بدی کشتی کے سو رہتا ہے چنانچہ شروع ماہ مارچ سے
ہشیار لوگون نے دیکھا کہ رفتہ رفتہ خطائی دوکاندار وغیرہ اپنا مال و اسباب شہر سے باہر لیجانے
لگے اور اجنبی لوگ جوان قوی ہیکل دو دو چار چار کرکے آنے لگے غرض خطائیون کی اتنی جرأت

جواب قراوائی دیتے اصل قلعے کے سامنے جا پونہچے اور قیامت برپا کی اتنے میں پیادہ
فوج کی تین تقسیمین ہوئین اور تین طرف سے خطائی کے تینون معسکر پر چلین دو جگہہ پر تو ایسا کچھ
... دخون ہوا کیونکہ فوج خطائی دو چار ہاتھہ لڑکے لبنی ہوئی غرض تیسری جگہہ پر کوئی دس ہزار
خطائی مورچہ باندھے کنارۂ دریا پر کھڑے تھے اور جب دیکھا کہ صرف پانچ سو گورے چار توپین لیے
مقابلے کو آتے ہین شور کرنے اور چلانے اور بعضے مسخرے دونون ہاتھہ سے تلوار پکڑ کر کودنے
اور خوشی کے مارے ناچنے لگے کہ یہ جو کئی شخص آتے ہین ہم اتنے ملکر اونھین چٹنی کر ڈالین گے
اس خیال سے انواع طرح کی لطیف حرکتین جو عوام بنگالی اور راہی ہٹے کی چھو نین اس کی ٹھکا
فضیحتی مین کرتی ہین کرنے لگے کہ پہلو کیطرف سے کئی ٹیلو نکا آوہ دیتے صرف ہزار گورے
توپین لیے ان پونہچے ان کو دیکھتے ہی مسخرے خطائی سب تو بیہوش ہو کر گر پڑے اور اکثر کی
جتنی امید فتح کی تھی سب دل یاس جانکاہ سے ہو گئی اور رعدہا کے ایسے جھکی چھوٹے کہ توپون سے
صرف ایکدفعہ باڑہ مارکے دوبارہ کچھہ نکر سکے اور اونکی آڑ مین شل ہوکے بیٹھہ گئے غرض
باقی نے دو پہلو پر دشمن اور پشت پر دریا موت کے آنے کی چارون طرف سے راہ
اور اپنے محفوظ نکل جانے کی صورت منقطع دیکھکر تہوریاس سے خوب لڑے لیکن کہانتک
انگریزون نے ایسی ایسی باڑہ ماری کہ ایک گولی خالی نگئی اور لاش پر لاش ڈھیر ہوتی
چلی کہ اتنے مین خطائی صف پھٹی تب پوری خرابی اوس گروہ کی ہوئی حربہ پھینک پھینک
ہزارہا پانی مین ڈوب کر ڈوب مرے اور کئی سے جو کشتی کے پل پر گرتے پڑتے پونہچے اور
اوس پار بھاگ چلے اونکا پیچھا چند گورون نے کرکے سب کو مار کے پانی مین
ڈال دیا بہتون نے پیش قبض سے اپنا پیٹ پھاڑ ڈالا اور اپنے کو ذبح کرنے اوس
سردار موج تاتاری جا پایا جسنے فغفور کو سابق ایکدفعہ کہلا بھیجا تھا کہ اگر حکم خاقانی ہو تو وحشیان موے
نگین و ... ازرق یعنی انگریزون کو ایک گڑی سے جال مین پھنسا کے اونکا گوشت گدون کو کھلا
دلوی اور اوس ... سے فوج حضوری کے لیے سیتین بنوادی غرض اوس مرد بزرگ کی ساری شیخی

لیکن گہر اور طپانچہ بچانا دشوار ہوتا ہے غرض ختائی سب اپنے شہرون کے سامنے قلعہ بندی کرتے تھے
اور یہ خیال نکیا کہ اگر سامنے نہ آکے دشمن پانچ چار کوس پرا دتر اور کا وادیگر وہین بائین کے آئینگے تو
سامنے کے مورچے کیا کرینگے پس اگر کچہہ بھی قلعہ سازی کے علم سے واقف ہوتے تو دریائی دشمن
کے مقابلے کے لیے وہان پر گڑھی بناتے جہان سیلا مارنے اور پایاب کرنے کی جگہہ تھی
لیکن اون مقامون کو چھوڑ چھاڑ کر قصداً غنیم کے لیے راہ رکہکر صرف زیر شہر مضبوطی کرتے تھے اور
اکثر یہی ہوا کہ جب جہاز سب گڑھی سے کے مقابلے مین آکر گولہ مارنا شروع کرتے تھے تو پیادہ لشکر پانچ
جگہہ دیکہہ کر فاصلے پر اوتر کر پہلو پر آن پڑتا تہا اور دونون طرف کی چوٹون سے کے سامنے خصوصاً جب
کہ اوسکے مارنے والے انگریز تھے بیچارے ختائیون کو بھاگتے ہی بن آتا تھا اور اسیطرح کی ناواقفیت
علم قلعہ بندی سے شہر کانٹان کی لڑائی مین ظاہر ہوئی کہ حصارِ شہر کے قریب اور اوسکی دیوار سے
بلند ٹیلے واقع ہین جن پر ہر چند کہ حصار ہین لیکن پھر بھی خوف ہے جیساکہ ظہور مین آہی چکا ہے
کہ اگر دشمن اونپر دخل کرے اور وہین کی توپون کا رخ خود شہر کیطرف پھیر دیوے تو حصار شہر مین کونسی
صورت حفاظت کی ہے جب کہ زیادہ بلندی سے قلعے کے گولے شہر کے اندر بنہایت سہولت سب سے
پونہچ سکتے ہین اور حصار کے گولے بہت مشکل سے اگر فصیلون کے کنگرے تک جائے تو جائے
چنانچہ اسی وجہ سے اہل فرنگ کے جتنے قلعے دیکھیے سب کی چارون طرف میدان وسیع کئی گولون کے
ٹپے تک ہمیشہ رہتا ہے اور ادنی ساگہر تک وہان نہین بننے پاتا ہے جہان پر مطلق اندیشہ ہوتا ہے
کہ دشمن اوسکی آڑ سے سرنگ دوڑا سکتا ہے یا اور طرح سے فتح پا سکتا ہے + الغرض چنکیانگ
مین ختائیون نے اپنے طور سے جہانتک مضبوطی چاہیے تھی کی اور نوین تاریخ کو بحر انگریزی قلعہ بند
سے فاصلے پر لنگر کرکے شب بھر رہی اور صبح کو چار جہاز متعین ہوئے کہ قلعے پر سامنے سے گولا ماریں
اور دخانیون کو حکم ملا کہ پہلو سے باڑہ مارین اور باقی پر فوج خشکی سوار ہو کر دہنے کنارے اوتر گئی غرض
جب امیر البحر نے اپنے جہاز کے مستول پر نشان جنگ بلند کیا جہازون نے ختائی بحر کا قصد آناً فاناً
مین فیصل کر مزاحمت کی ٹٹی جو بیچ دریا مین کھڑی تھی توڑ تاڑ دہنے بائین کی گڑھیون کے لوگون کا

باب مین کبھی کچھ لکھتا نہین مگر جب ہی خاصہ سپاہ انگریزی کا ہے اونکی بہادری کی تعریف کرنی ایسی ہی
زیادتی ہے جیسے حاتم کی تعریف سخاوت مین تھی غرض اس مقام پر گورے کی پچپن پلٹن نے جو کام
کیا قابل ذکر کے ہے چنانچہ ختائی فوج ایک ٹیلے کی چوٹی پر سے توپ اور بندوق سے بوچھاڑ
گولیون کی کرتی تھی اور یہ پلٹن نیچے سے دھاوا مار کے اوپر پہنچی اور دشمن کو شکست دی باوجودیکہ
اوس عروج وصعود مین ختائی سر پر سے بے تحاشہ باڑہ مارتے تھے اور انگریزون کو ایک گولی
چلانے کا موقع نہ ملا الغرض لشکر شاہی اور سرکار کمپنی کی سپاہ ملکی اور انگریزی خشکی اور بحری
جو حق جوانمردی کا تھا ادا کیا اور تمام گڑھیون کو قبضہ کر لیا اور انگریز کا نشان فتح تو امان شہر ننگھائی
پاے تخت چوزان مین بلند ہوا بعد اسکے جب شہر ننگھائی کیطرف ہوا اوس جگہ سے کوئی چوبیس کوس
دریاے ینگ پو کے مہانے کے بائین کنارے پر واقع ہے جانا اور فتح کرنا منظور ہوا تو چار
سو سپاہی ننگھائی مین حفاظت کے لیے چھوڑ کر ساتوین ماہ اکتوبر کو بحر انگلشیہ روانہ ہوئی اور صاحبان
میر بحر و فوج دودخانی پر آگے سے گئے تا دشمن کی قلعہ بندی کی مضبوطی اور سپاہ کی جمعیت اور
سامان جنگ کا حال قیاس کے روسے اور جاسوس کے ذریعہ سے دریافت مین آوے چنانچہ
معلوم ہوا کہ شہر مین تین ہزار چیدہ سپاہ تاتار اور قلعے مین چار ہزار جوان کارزار کئی توپون کے
ساتھ متعین ہین اور دور دور تک چارون طرف گڑھیان اور صدہا توپ و سپاہ ہین
اور مہانے پر بڑے بڑے ستون لوہے کے نوک والے دریا مین گاڑے ہوے اور موٹی
موٹی زنجیرون سے اون مین جعفری بندی کی ہوئی ہے اور دونون کنارے ختائی بحر جنگی توپون
اور سپاہ سے آراستہ موجود ہین غرض حفاظت کے لیے جو کچھ کہ خشکی اور تری مین ضرور تھا
وہان دیکھنے مین آیا لیکن وہی خامی جو ہر جگہ نظر آئی یہان بھی باوجود اتنے تجربے کے موجود
تھی اور وہی نقص عظیم جسکے واقع ہونے سے دنیا کی قلعہ بندی مثل لڑکون کے گھروندے
کے بیکار ہوتی ہے یہان بدستور تھا اور تا کہ کسیکو شبہہ نرہے کہ یہ نقص کیا تھا کہنا چاہیے کہ قواعد
جنگ کا رکن حفاظت پہلو ہے جیسا کہ بھکیتی مین سر کی حفاظت اناڑی سے بھی سہل مین رکھنی ہے

یاترود کیے انگریز کے کیسے بڑے سردار مفت قبضے مین آتے غرض موجون اور ڈکیتون سے خصوصاً
مانڈریتون سے جو دونون خطر سے زیادہ تھے کیونکہ سمندر کی بیرحمی اور ڈکیتون کی خودغرضی اودن
مین باہم تھی یہ لوگ بچ کے مکاؤ مین آئے اور اون ملاحون کو قول و قرار کے علاوہ جیسا چاہیے تھا خوش کیا
القصہ نئے سفیر سر ہنری پانجر اور نیا امیر بحر سر ولیم پارکر کے وارد ہوتے ہی طیاری شمال
کی طرف جانے کی ہوئی اور بیسوین اگست کو سارا سامان مہیا ہوا اور تمام بحر و فوج جزیرہ ایمائی کے
سر کرنے کو روانہ ہوئی اور پچیسوین کو وہان لڑائی ہوئی جسکا حال جلد اول مین مبین ہے
حاصل یہ کہ یہان بھی بدستور فتح پائی اور پانسے تو پون کے قریب غرق آب یا اور طرحسے
نقصان کی گئین غرض یہان پر ساڑھے پانسو سپاہی اور تین جہاز حفاظت کے لیے چھوڑ کر
بحر انگریزی پانچوین ستمبر کو جزیرہ چوزان کیطرف چلی اور وہان پر ایسی قلعہ بندی نظر آئی کہ سب کو
حیرت ہوئی اور اگرچہ صرف سات مہینے انگریزون کو چھوڑے ہوئے گذرے تھے لیکن اس عرصہ قلیل مین
مین ایمائی کی قلعہ بندی کی طرح یہان پر کوس بھر تک اونھون نے گڑھیان بنائین تھین اور
قریب دوسو توپون سے آراستہ کی تھین اور ایسی جلدی مضبوطی جو دیکھنے مین آئی سب کو یقین کلی
ہوا کہ دیوار ختا اور نہر ختا کے عرصہ قلیل مین تیار ہونے کی روایت درست ہے ساحل دریا کے
علاوہ جتنے ٹیلے اور ٹیکرے قریب واقع تھے سب پر توپین اس انداز سے چڑھین تھین کہ اگر ختائیون
کو گولہ اندازی کا کچھ بھی شعور ہوتا تو کیا مجال تھی کہ ایک جہاز اوس مہلکے سے ثابت گذر سکتا سوا
دریا کے دھارے ایسے تندے تھے کہ چھتیسون رخ بہتے بہنے سے تنکے کے ٹکڑے ہو جاتے
تھے اسی جہت سے پچیس روز جہازون کو اس منزل کوتاہ کے طے کرنے مین لگے اور پہلی
اکتوبر تک لڑائی نہین ہوئی غرض اوس روز لارڈ گاف بہادر بندرہ سے سپاہ کی ایک تقسیم اور ہزار
سپاہ کی دوسری تقسیم کشتیون پر چڑھا کے کنارے پر اوترکر قلعے کی پہلو کی طرف سے ہلہ کرنیکا حکم
دیا چونکہ فوج انگریزی ہمیشہ ہر مقام پر بہادری کرتی ہے خواہ دشمن قلیل یا کثیر خواہ ہم قوم یا غیر کفو ہو
خواہ شب یا روز خواہ خشکی یا تری خواہ جاڑے یا گرمی مین مقابلہ ہووے اس لیے راقم اونکی جرات کے

مقیم ہوا ٭ اسی عرصے مین لندن سے خط آیا کہ ملکہ وکٹوریہ اور وزرای انگلستان کو کپتان لیٹ
صاحب کا رویہ اور طرز نوالیسا پایا گو انہ معلوم ہوا کہ سفارت کے عہدے سے اونھین معزول کرکے سر ہنری پانٹنجر
بہادر کو جنہون نے حیدرآباد سندا ور دوسرے کئی مقام پر ہندوستان مین بڑا نام کارگذاری و دلاوری
کا پیدا کیا ہے اوس عہدۂ جلیل القدر سے سرفراز کیا گیا اسی جہت سے جون مہینے کی پہلی تاریخ سے
اگست مہینے کی دسوین تک تا وقتیکہ نیا سفیر نہین پہونچا تھا کوئی امر قابل ذکر کے وقوع مین نہ آیا بجز اسکے
کہ بڑا طوفان جسکو ختائی زبان مین ٹیفون کہتے ہین اور جسکا سال مین کئی دفعہ بحر مشرق او رختا کی سرزمین
آنا واجبات سے ہے اوسی زور و شور سے آیا جس کا ایک شمہ راقم نے جلد اول مین
بیان کیا ہے اور اوسمین انگریزون کا بڑا نقصان ہوا اور کپتان الیٹ صاحب اور سر گارڈن بریمر ابہمہ
جہاز پر مکاؤ سے آتے تھے کہ راہ مین یہ طوفان ملا جو کچھ بہی مقدور ہو سکا جہاز کو تباہی سے بچانے
کے لیے کیا گیا لیکن علم ناخدائی ایسے ایسے مقام پر صرف ہونے سے حاصل اتنا ہے ہوتا ہے
کہ انسان کی قدرت اور حکمت کی بیکاری کا ایسا تجربہ ملتا ہے کہ محض لاپروا اور بیہودہ شخص کو بھی خدا
یاد آتا ہے ٭ اکیسوین جولائی کو اس گردباد نے جہاز کو اپنے دامن مین لپیٹ کے دوسرے روز
کنارے پر ایسا پٹک دیا کہ ایک تختہ ثابت نرہا بڑی خرابیون سے تین شخص بچے اور جب سمندر کے
نہنگ کے دہن سے مثل یونسؑ کے نکلے ختائی مچھوے جو کنارے پر ملے اونھون نے سب کا
کپڑا لتا چھین لیا بلکہ قصد مار ڈالنے کا کیا کہ اتنے مین قضیۂ اتفاقی سے ایک شخص چینا آگیا جو کپتان الیٹ
صاحب سے واقف تھا اور اوس نے چھہ ہزار روپیہ کا انعام قبول کروا کے دو ڈونگے پر چار انگریز
یعنی سر گارڈن بریمر اور کپتان الیٹ صاحب اور دوسرے دو صاحبون کو چڑھا کے مکاؤ مین
پہنچا دیا لیکن وہان پہنچتے پہنچتے تک بھی سلسلۂ خطرہ باقی رہا کیونکہ راہ مین ختائی جنگی ملاّ اور اد
ناخدانے ڈونگے والے سے پوچھا کہ کیا لیے جاتے ہو اوس نے بے تامل جواب دیا کہ چانول
اور چونکہ انگریز کشتی کے تلے چٹائی اوپر سے اوڑھے لیٹے ہوئے تھے بچ گئے ورنہ اگر ذرہ سا
بھی شبہ ہوتا تلاشی مین کیا معقول تین شکار ماندرینون کے ہاتھ لگتے کہ بے لڑائی بھڑائی

دوسری بار وہ تب سے گولی بھرکے تمنون کے سرداروں کو مارتے تھے اور سنگین سے اون جو توڑ جواب دیتے تھے جو قریب آن کر خطائی مارتے الغرض کوئی ڈیڑہ گھنٹے تک حال یہی رہا کہ یہ چند آدمی بیچ مین اور وہ ہزار ہا نہیں چاروں طرف دس بارہ قدم کے فاصلے پر شور قیامت برپا کیے نیزہ و تلم مارتے رہے اور اگر ایک بھی حملہ مردانہ کرتے تو انگریز کا ایک آدمی نہ بچتا کیونکہ جب ادھر ساٹھہ اور اودھر تین ہزار تھے تو حساب صاف ہے کہ ایک کے اوپر پچاس تھے اور حملے مین بہت مارے جاتے تو ایک کے ہاتھہ سے ایک گرتا باقی انچاس تو کفایت کرتے لیکن بزدلوں کو کہان یہ سوجھتا ہے اون مین ہر شخص بھی جانتا ہے کہ اگر آگے بڑہا تو مین ہی مارا جاونگا اور دوسرون کو چھوڑ کے ادبدا کے مجھی کو وقت گرینگے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر ایسا ہوا کہ ایک بہادر نے سو آدمی کو روک رکھا خیر جب خطائیون نے دیکھا کہ برابر کی لڑائی مین یہ ساٹھہ شخص سب پر بھارے تھے بعض جو سب بو دون کے بودے تھے ایک توپ کی فکر مین گئے اور ڈھونڈ کے لائے اور کوئی پچاس قدم کے فاصلے پر اس ڈب سے لگایا کہ اگر بے نشانہ باندھے بھی یون ہی اندھا دھند مارتے تو اون چند آدمیون کو ایک سیکنڈ مین صاف کر دیتے تب تو اون بہادرون کو خوف ہوا کہ اس توپ کا جواب ایسی تنگ جگہہ مین دینا دشوار ہے اب اور چارہ نہین بجز اس کے کہ حملہ کرکے توپ کو چھین لیجیے یا اسی قصد مین مر جائیے یہ سوچ کے ہاڈفیل صاحب ویسے ہی حکم دینے پر تھے کہ ایک صدا بلند ہوئی اور دو کمپنی جہازی سپاہ کی جو اون لوگون کی تلاش مین بھیجی گئی تھی نظر آئی عجب طرح سے حافظ حقیقی نے یہ مدد بھیجی اور عجب وقت مین پہنچی کہ کوئی صورت دم بھر بچنے کی باقی نہتھی الغرض ان گورے پیادون کا لاسنے آنا اور بارہ مارنا تھا کہ خطائی بدستور بھاگ گئے یہ باوجود یکہ اہل چین نے بار بار دغا دی تھی اور اونکی باتون کا مطلق اعتماد نتھا اور یہ بھی ظاہر تھا کہ اگر حکم شہر کا نمان پر سلہ کر نیکا دیا جاتا تو دولت انبوہ دیکر خطائی امان مانگینگے لیکن اپنی وضع راستی کی جو انگریزون نے ہمیشہ رکھی ہے اور وہ زیادہ تر باعث اونکے بخت اور اقبال کے رونق کا ہے اوسکے خلاف مطلق وقوع مین نہ لائے اور جو نہین کرور روپیہ فدیہ کے روپیون سے وصول ہوا لشکر انگریزی جہازون پر سوار ہو کر جزیرہ ھانگ کانگ مین

سب کی پوشاک کو گرفت کرکے تین چار خطائی ملکے اوسے اپنی طرف کھینچ لاتے تھے اور
تلوار سے سر کاٹ ڈالتے تھے اسیطرح سے کوئی ڈیرہ سو آدمی انگریز کے مارے گئے آخر کو جب
لارڈگاف نے دیکھا کہ سب بندوقین نکمی ہوگئین اور اسیطرح کے بنی کے کھیل مین لوگ نقصان
ہونے لگے ہلے کا حکم اونکو دیا تب خطائی پس پا ہوے اور آدھ گھڑی کے بعد بے تحاشی بھاگ گئے
اس حملے کے قبل مندراجی سپاہی کی سیلتیسوین پلٹن کی ایک کمپنی قریب ساٹھ سپاہی کے اور تین انگریز
افسر کو لارڈ گاف نے چھبیسوین پلٹن کے گورے کے ساتھ باہم ہونے کے لیے بھیجا اس عرصے
مین اور فوج انگریزی نے ہلا کیا اور خطائیون کے تعاقب مین دور نکل گئے اور یہہ کمپنی راہ بھول گئی
کیونکہ پانی کی بوچھار اور آندھی سے کچھہ سوجھتا نتھا اور اس وہان کھیتی مین سیلاب ایسا ہوا کہ نشان
سب ڈوب گئے اور اس ٹولے مین کسیکو کچھہ خیال نرہا کہ کس رخ سے آئے تھے اور کدھر کو جاتے ہین
کہ اتنے مین دیکھتے ہین کہ کوئی تین ہزار خطائی ایکطرف سے آن پونہچا اور اپنے گروہ کو کثیر دیکھکر
حسرات مچاتے اور کلیل کرتے اور انواع طرح سے دھمکی دکھاتے چارون طرف سے گھیر لیا اسی عرصے مین
پانی جو دم بھر کے لیے رکا سپاہیون نے تین چار باڑھہ متواتر اس نشانے کے ساتھ ماری کہ خطائی
پیش قدمی سے دباتے ہوے چلے آتے تھے رکے لیکن پھر جو پانی برسنے لگا ایک پتھر کلا بھی کام
نرہا اور اوسی روز کے تجربۂ سنگین سے ثابت ہوا کہ پتھری والی بندوق کی کچہہ حقیقت ٹوپی دار بندوق کے
سامنے نہین ہے اور اگر دوسری کوئی فوج ہوتی تو لامحالہ یا امان مانگتی یا پیٹھہ پھیرتی لیکن انگریز کے
قواعد جنگ اور ضوابط ایسے معقول ہین کہ یہہ ساٹھہ سپاہی تین ہزار سپاہی سے مطلق خائف نہوے اور
ویسے ہی دلجمعی کے ساتھہ کھڑے رہے جیسا کہ ایام صلح مین اپنے اردو کے سامنے صبح وشام کو مشق
قواعد کرتے ہین اور تین انگریز افسر ہاڈفیلڈ صاحب اور برکلی اور ڈبرو صاحب نے ان جوانون کی چوکھی
صف باندھی اور چارون طرف کی جوڑن کا جواب دیا اور کام ان بہادرون نے یہہ کیا کہ بندوقون سے
بھیگا توڑا نکال اور گھٹنے بھر پانی مین تو کھڑے ہی تھے اوسیمین بندوقون کو دھودھوکر اور اپنی پگڑی جو
وردی کی ٹوپی کے نیچے تھی اوسے پھاڑ پھاڑ کر نال کو خشک کرا اور ٹوپی کی آڑ مین بوچھار سے بچاکے

جب تک ان دونون شرطون پر عمل کیا جاوے فوج انگریزی اسی جگہہ پر مستعد رہے اس واہیات صلح کے
عہد نامہ کو دیکھکر تمام انگریز نہایت ناراض ہوے لیکن مجبور تھے چپکے رہے کیونکہ اگرچہ امراے فوج اور بحری
رتبے اور کپتان الیٹ صاحب کے پائے مین زمین و آسمان کا فرق تھا لیکن کپتان صاحب قبل سے
سفیر شاہ لندن کے تھے گویا پادشاہ کی جا پر متصور تھے اوس باعث سے اونکے حکم کے تابع
سب تھے غرض چار روز صلح کے نہین گذرے تھے کہ دفعتہ کوئی پندرہ ہزار ختائی دور سے دکھائی
دیے کہ غول باندھے اور شور کرتے اور نقارہ اور ڈھول بجاتے اور شیخی سے اچھل اچھل کے پیترا بدلتے
اور بکر کودتے لڑائی کے قصد سے چلے آتے ہین اور چونکہ خبرداروں نے خبر پہنچائی تھی کہ انگریزی
کی فوج کل بائیس سو سے زیادہ نہین ہے اونہین ان لوگون کے شکست دینے بلکہ پامال کرنیکا
ایسا غرور پیدا ہوا تھا کہ مارے خوشی کے کلیل کرتے بڑی ڈھٹائی سے مقابلے کو آتے یہ حال
دیکھتے ہی لارڈ گاف بہادر نے سینتیسوین پلٹن مندراجی سپاہی اور انچاسوین پلٹن سے گورے کی
غیر کمپنی کو سامنے بھیجا حاصل یہ کہ بندوق کی چار پانچ باڑہ مارتے ہی ختائی پسپا ہوے
اور جون جون فوج انگلشیہ آگے بڑھی اونکی سپاہ پیچھے ہٹی آخر ایسی شکست کامل اونکو ہوئی کہ
ڈیڑھ ہزار لاش میدان جنگ مین رہگئی اور کوئی پانچ ہزار سے زیادہ آدمی سخت مجروح ہوے
اور باقی جدھر سے آئے تھے اودھر ہی بھاگے اگر تعاقب کیا جاتا تو کئی ہزار کا قصہ فیصل ہوتا
لیکن لارڈ گاف نے رحم کھاکے اور مثل دگرگ کی لڑائی سمجھ کے پیچھا کرنے نہ دیا غرض یہ غول
ختائیون کا جو نہین پریشان ہوا دوسرا ایک مجمع کوئی چھہ ہزار آدمیون کا پہاڑ سے اوتر کر نظر آیا
اور اوسی وقت طوفان آیا اور بادل نے گرگنا او مینہہ نے برسنا ایسا شروع کیا گویا ختائیون
کا ساتھ دیا کیونکہ باروت جو بھیگی تو اکثر بندوق بھک کھاکے رہگئی اور بجز سنگین لڑنیکے دوسری
صورت نہ پائی یہ حال دیکھتے ہی ختائیون کی جرأت بڑھی اور قریب آن آن کر بلم برچھی مارتے
ہی تھے ایک اور پلٹنے حربیکا استعمال کرنا شروع کیا جس سے زیادہ لوگ متحیر ہوے اوسکی
صورت یہ تھی کہ لمبی سی چھپیب مین لوہے کی انکسی مثل منبی کے لگی تھی اوسی سے اول

شہر کانٹان کی توپون سے زنجیری گولہ اور چھرا علے الحساب مارا
یہ سب مقام جب ہاتھ لگا گویا کانٹان فتح ہوا کیونکہ گولی بھر کے ٹیپے پر شہر کی چار دیواری اور
بندی تھی اور قلعون کی توپون کا منہ اگر خود ختائی اہل قلعہ شہر کیطرف پھیر دیتے تو مسمار کر ڈالتے
بائیکہ انگریزون کو ایسا موقع ملے چنانچہ جونہین اونکا دخل وہان ہوا ایک ماندرین نے سفید نشان علامت
امان کا اوڑایا اور لارڈ گاف بہادر نے قصد کو موقوف رکھا اتنے مین آفتاب غروب ہوا اور
ایک عوض لینا اوس شہر سے جہان اہل فرنگ کو بار بار اور خواہ مخواہ اور بے بسی کے سبب سے
تنگ و رنج اوٹھانا ہوا تھا موقوف رہا اس عرصے مین شہر کے ہزارہا بلکہ لاکھون باشندون نے
نقد و جنس لیکر راتون رات فرار کرنا شروع کیا اور اون عورتون نے پردے کے باہر قدم کہا
سایہ اپنے دروازے کی دہلیز پر بھی کبھی نہ پڑا تھا بڑی ہل چل ادنی اور اعلی کے گھرون مین پڑ گئی
پریشانی سب کے عائد حال ہوئی آخر کار جونہین فجر کی سپیدی نظر آئی اور ادھر سے تیاری حملے
کی ہو رہی تھی کہ ماندرینون نے فصیلون پر آکر واسطہ خدا اور حضرت عیسیٰ کا دیا کہ ایک روز کے لیے جنگ
موقوف رہے تاوقتیکہ جواب اوس پیغام کا نہ آوے جو کپتان الیٹ صاحب کے نزدیک بھیجا گیا تھا اگر
ایک بات کیطرف التفات نکی جاتی اور چھرون کی دو ایک باڑہ سے شہریون کو کیفیت انگریزی گولہ اندازی
کی معلوم ہوتی تو بار دیگر کے لیے اونکو عقل ہوتی اور اگرچہ یہ امر خلاف قاعدہ جنگ کے درمیان لیے دشمنون کے
مشہور ہے لیکن ختائیون نے کئی دفعہ ایسی دغابازی کی تھی کہ اونکی نسبت مین ایسی رسم کو راہ دینی نامناسب تھی
جنگ ایک روز کے لیے موقوف رہی اور دوسرے دن ستائیسوین تاریخ کو سب سامان تیار ہوا کہ
یہانتک کہ مشعل توپون کی جل چکی تھی کہ اتنے مین پروانہ الیٹ صاحب کا آن پہنچا اور اوسکا مضمون یہ
تھا کہ تین شرط کے ساتھ صلح ختائیون سے ہوئی اول یہ کہ چھ روز کے اندر تین ماندرین جو لڑائی کے
کام کار کے لیے فغفور کے یہان سے بھیجے گئے اور اونکے ساتھ جتنی فوج آئی تھی جو صوبہ کوانگ تانگ
سے تعلق نہتی شہر سے رخصت ہو کر تیس کوس پر جا رہے اور ادھر قدم نہ اوٹھاوے دوسری یہ کہ
کروڑ بیس لاکھ روپیہ زرتاوان ہفتے روز کی میعاد مین سرکار انگریز کو دیا جاوے اور تیسری یہ کہ

مصالحہ کا صرف شکار کی تنی تھا تاکہ اوسکے پیچھے چھپکر نشانہ بخوبی کیا جاوے لیکن صاحبان کو پر اونکی
باتون نے مثل افسون کے اثر کیا اور بیسوین ماہ مئی تک اون لوگون کو پھر مہلت ملی اور ادھر وے
جنگ کی طیاریمین مصروف رہے ادھر کپتان صاحب سب کچھہ بھول بھال کر جہاز کی خریدمین ہمہ تن مشغول ہوئے
القصہ اکیسوین تاریخ کو اونھون نے اشتہار دیا اور انگریز اہل تجارت کو شہر کانٹان کے قریب جانے
کو منع کیا اور دس بجے اوسی شب کو ختائیون نے کئی ایک بیڑہ باندھ کے اور اوسپر بہت شور سوزندہ
مصالحہ بھر کے بحر انگریزی کے رخ پر بہا دیا لیکن اس چالاکی اور ہوشیاری سے انگریزون نے اوسکے
رخ کو بدل دیا کہ اپنے نقصان ہونے کے سوا اون بیڑون نے بہت سے ختائی جنگ کو جلا دیا سوا
اسکے معا ان بیڑون کے چھوڑنے کے ختائیون نے ایسے ایسے مقام سے گولا ازنا شروع کیا جہان
کسی کو گمان کبھی یا توپ کے رہنے کا تھا اور بڑے بڑے چوکھٹون اور برجون پر توپین لگا کے
بحر انگریزی کے مقابل آئے اور دفعۃ کوئی دو سہ جنگ جنگی نمود ہوے لیکن منیس و خانی نے صبح ہوتے
ہی اونپر حملہ کیا اور تین گھنٹے مین نصف سے زیادہ کو غرق آب کر دیا اور باقی کو ایسا بھگایا کہ پتا نہ لگا اسی
عرصے مین تین اور جہاز انگریزی نے شامین کے قلعے والون کی ماری گولون سے بھگا کے توپون کو چھین لیا
غرض چوبیسوین تاریخ تک فوج اور بحر انگریزی باوتناد کے سبب جمع ہونے پائین اور یہ وقت فرصت پا کے
ختائیون نے انگریزی تجارت کی کوٹھی کو جو شہر کانٹان مین تھی ایسا لوٹا کہ تنکا نہ چھوٹا مگر انتقام کا دن چار
ہی پانچ روز مین پہنچا یعنی کہ پچیسوین تاریخ کو قصبہ ان نگاہای کو فتح کر کے کوئی گیارہ بجے دن کو فوج انگریزی
کی چار تقسیمین کی گئین اور ایک ایک حصہ کو حکم اون چار قلعون کو فتح کرنیکا ملا جو شہر کانٹان کی حفاظت کے
لیے فصیلون کے قریب واقع مین حاصل یہ کہ گھنٹے بھر کے عرصے مین انگریز کا نشان چارون کی برجون
پر پہنچا ہرچند کہ ختائیون نے چندے دلیری کے ساتھہ سامنا کیا غرض یہان جب دخل ہوا تو معسکر ختائی
پر جو کوئی پاؤ کوس کے فاصلے پر نہایت مضبوط قلعہ بندی کے ساتھہ کثرت سپاہ اور توپخانے سے آراستہ
تھا حملہ کیا گیا اور بعضے دو گورے کی پلٹنون سے ایک ہی دھاوے مین اردو کے اندر اپنے کو پہنچایا
اور بہتور ختائیون کو بجز بھاگ جانے کے چارہ نہ ملا گرچہ گولہ اندازی اونھون نے جیسی چاہیے کی

جگہہ پر پہنچکر خطائیون کی بجروں اور گڑھیون کو شکست دی اور نقصان کیا ہی کہ اوسکے ناخدا کپتان الیٹ
صاحب بہادر کو عہدہ میر بحر کا اگر دیا جاتا تو اوسکی شجاعت اور علم جہازرانی اور چستی اور چالاکی اور عقل اور
تجربہ کاری سے مرتبہ ایسی رتبہ کم ہوتا اور اگرچہ اونکو یہہ پایہ ضابطہ کے رو سے نہین مل سکتا تھا اور
نہین ملا لیکن شاد باش جو خاص و عام ادنی سپاہی سے امرای لشکر اور ملکہ انگلستان تک نے کہا
یہی کیا کم ہی بلکہ ایسی طبیعت کے شخص کے دانست مین اتنی قدردانی بخشش سلطنت سے زیادہ ہی الغرض
تیرہ دن کے بیچ مین انگریزون نے مقابلے کر کے تمام دشمنون کو صاف کر کے شہر کانٹان کے
سامنے لنگر کیا کہ اتنے مین بدستور سابق پیغام صلح کا خطائیون نے بھیجا اور الیٹ صاحب نے باوجود
اتنے تجربون کے پھر قبول اوسی شرط پر کیا کہ تجارت پھر شروع ہووے اور اگرچہ مثل مشہور ہے کہ نیا بڑا جبر
ہوتا ہے چنانچہ لفظ ابلیا ین جزرسی کی تعریف مین مستعمل ہوتا ہے لیکن اس بزرگ مین خلاف قاعدہ عام
کے بیوقوفی اور نابینی کی حالت مساوی تھی + اگر آگے سے تجربہ نہ بھی ہوا تھا تو عمل اسی مہر کے مین
دو ایک امر ایسے وقوع مین آئے کہ بخر الیٹ صاحب کے تمام لشکر کے لوگ ادنی سے اعلی کو یقین ہوا
کہ تدبیر کر کے دغا دینے کے لیے مصالحے کا امر درپیش کیا گیا ہی چنانچہ فرمان فغفوری کشن کی معزولی
اور ایک شخص مسمی یانگ کی بحالی کے باب مین صادر ہوا اور کشن کے دوسرے قصورون سے بڑا
یہہ ٹھہرا کہ الیٹ صاحب کے ساتھ صلح کی گفتگو اوس نے کی تھی سوا اسکے ایکیا تارہ اشیان بحال
فوج خاص میہ چیدہ سالار مقرر ہو کر بہ حکم یا کیانگ کے ہمراہ آیا کہ ہوا اور ایک بات یعنی انگریزی [illegible]
اور خبر یہہ ہوئی کہ قبل حکم شہنشاہی پہنچنے کے نینگا [illegible] انگریز سب [illegible] کے
لائے گئے تھے وا اونکی بڑی خرابی ہوئی کیونکہ فغفور نے حکم کپتان [illegible]
کے سر کاٹ ڈالنے کا بھیجا اور [illegible] کے حکام کو [illegible] صاحب [illegible]
خوش طبع [illegible] سے ہدایت [illegible]
اسپنے سے [illegible] کیا تھا لیکن ان لوگون کو یہہ مقرر [illegible] کو [illegible]
اہل نہ ہوتے [illegible] اس طرح کے [illegible] پر ظاہر تھا کہ شبدہ

بجر انگریز کا لنگر نہ اوٹھا اور سوا اسکے صلح کی واقع ہوئیکا یہان تک یقین ایلیٹ صاحب کو ہوا کہ بے تامل
اونھون نے پان سے سپاہی جو بنگالے کی پلٹنون سے خطا مین لڑنے کو اپنی خوشی سے آئے
تھے رخصت کر دیے اور ایسے وقت مین ایک تو تھوڑی سی فوج انگریزون کی تھی ہی تھی اور بھی کم
ہو گئی غرض جو تھے روز اس خواب غفلت سے صاحب کی آنکھ کھلی اور ساتوین مارچ کو پھر اس امر کی
اونھون نے شہرت دی کہ خطائیون نے دغابازی کی اور اتنی فرصت تدبیر صلح کے لیے نہین مانگی
تھی غرض لڑائی جو پھر شروع ہوئی جتنی گڑھیان دریا کے دو کنارے پر انگریزی بجر کو شکست دینے کے
لیے مکاؤ سے کانٹان تک اس قلیل عرصے مین بنائی گئی تھین ایک بعد دوسرے کے فتح کی گئین
اور سمندر کی راہ سے گئی جہاز شہر کانٹان تک پونہچا اور نیمسس اہنی وخانی کئی ناؤ لیکر دوسری طرف سے
ایک نالے کی راہ سے گیا اور تن تنہا سات گڑھیون کو اوسیطرح سے سمار کر کے جیسا ڑکے جونٹی
کی مانڈ کو ٹھوکرون سے گرا دیتے ہین وہان کی بالکل توپون کو جو سو سے زیادہ تھین چھین کر بجکس
دانی مین لوہے کی میخ مار کے غرق آب کرنا اور نو جنگی جنگ پر تباہی لاتا شہر کانٹان مین آن پونہچا
اور اس لڑائی مین ایسا ایسا کام اوس نے کیا کہ خود انگریزون کو تعجب ہوا حالانکہ کمتر کوئی بات ہے
جس سے ہم لوگون کو تعجب ہوتا ہے چنانچہ فرنگ کی حکمت نے یہ یہ تماشا دکھلایا ہے گویا حیرت کا لفظ
لغت سے خارج کر دیا گیا ہے اور خطائیون کا دم اوسکے دیکھتے ہی خطا ہو جاتا تھا اور اونھون نے
جب ملاحظہ کیا کہ بغیر کھینچے یا بادبان اوٹھانے یا اور طرح سے ظاہر کوئی قصد کرنے کے خود بخود یہ جہاز
ہوا اور دھارے اور جوار بھاٹے کی سمت کے خلاف جدھر جی چاہتا ہے تامل چلا جاتا ہے
اور دشمن کی صورت دیکھتے ہی فی الفور انکی کثرت یا قلت کے طرفتہ العین مین اونپر جا پڑتا ہے اور آن کی آن
مین مارے گولون کے اندھا بنا کے چار سو پریشان کر دیتا ہے اور پناہ گیر ہونے کی فرصت نہین
دیتا ہے سوا اسکے عمیق پانی یا کم پانی سمندر یا دریا یا ندی یا نالا اوسکے نزدیک سب یکسان ہی یہانتک
کہ کھیتون کے ہاتھ بھر پانی مین دشمن کو گولے کے چھرے چھیٹرے کر ڈالتا ہے یہ حال دیکھکر خطائیون نے
اوس دخانی کا نام بجر شیطان رکھا چنانچہ اب تک اوسکا چرچا رہتا اور حقیقت سے کہ دو خانی نے ایسی

اگر اوس سے ختائی واقف ہوتے تو ہزارون آدمی جو بعد لڑائی کے گرفتاری کے خوف سے ڈوب مرے
بچ جاتے لیکن چونکہ دستور ہے کہ آدمی جیسا خود ہوتا ہی ویسا ہی اورونکو جانتا ہی اون ختائیون نے یہی سمجھا کہ انگریز
بری طرح سے پیش آوینگے اور عذاب سے ہمارے جاوینگے حالانکہ جیسی انگریزی جرات اور حکمت کا شہرہ ہی اوس سے زیادہ اونکی رحم و کرم کا آوازہ ہے
الغرض آننک ہئی کا قلعہ اس طور سے ہاتھ آیا اور میجر پراٹ صاحب نے قلعہ شمالی وآن ٹانگ پر ڈیڑھ ہزار
ختائیون کو شکست دیکر نشان انگلستان کا بلند کیا اور جب اسی طرح سے بوگ کے تمام قلعے فتح کیے گئے
اور سوا اون ختائیون کے جو میدان جنگ پر خواب واپسین مین پڑے رہے باقی سب پریشان ہوکر
بھاگ گئے اور ہربس جہاز نے ٹیکاک کے قریب جو معسکر ختائی تھا اوس سے چینیون کو بم کے گولون اور
چھرون سے بھگا دیا اور اوس جا پر ایک دشمن بمقابلے پر نہ رہا لیکن خبر پہنچی کہ اوس جگہ اور ہوام پو کے
درمیان ایک مورچہ ختائیون نے نہایت مستحکم کر کے دو ہزار فوج اور سو اسی توپون سے آراستہ کیا
ہے غرض ستائیسوین تاریخ کو کپتان ہربٹ صاحب پانچ جہاز اور دو دخانیون کو لیکر وہان پہنچے اور ختائیون نے
بڑی جوانمردی کی اور برابر توپین دیر تک چلین لیکن ہمارے سب سپہ گری سے بیکار رہے اور اسی جہت
سے باوجودیکہ ختائی خوب لڑے لیکن آخر پسپا ہوئے غرض اس شکست سے ختائی سخت متحیر ہوے کیونکہ یہ فوج چیدہ اور
جنگ آزمودہ تھی اور صوبہ ہونان سے مخصوص اسیواسطے منگوائی گئی تھی کہ انگریز کو شکست دیوین لیکن جب
یہ ٹھہر سے سمجھے کہ اب حکمت عملی سے اونکو روک دینا چاہیے چنانچہ پھر اونھون نے مصالحے کی بات کہلا بھیجی
اور کپتان الیٹ صاحب کی آنکھون مین خاک ڈالی اور مطابق اوسی سادہ دلی کے جو صاحب مین کئی دفعہ پائی
گئی اونھون نے جنگ کی امتناع چار روز کے لیے کروا دی اسی عرصے مین یعنے مارچ مہینے کی دوسری
تاریخ کو میجر جنرل ہیوگاف صاحب بہادر ان پہنچے اور افواج خشکی کے سالار ہوے اور یہہ وہی بزرگ تھے
جو بعد اسکے لارڈ گاف ہوے اور فرنگستان کی لڑائیون کی ناموری کو سکھون کو کئی دفعہ شکست دیکے
اور آخر ملک پنجاب کو فتح کر کے زیادہ کیا اور اونکی مرضی کے مطابق اگر کپتان الیٹ صاحب عامل ہوتے تو ختائیان
کی فقرہ بازیون کیطرف التفات نکر کے برابر اونکو شکست دیتے ہوے شہر کانٹان مین فتح کا نشان بلند
کرتے مارچ کو حاکم کانٹان نے آنکر ایسا افسون اونکے کان مین پڑھ دیا کہ چار روز تک

پاوکوس ایدھر سے اور پاوکوس اودھر سے نکل جاتے تھے غرض چھبیسوین فروری کی شام کو کپتان فورڈ صاحب اور دوسرے افسرون نے اڑھائی سو فوج سے ایک ٹھکرے پر تین توپین چڑھا کے دوسرے روز علی الصباح شمالی وانگ ٹانگ کے قلعے اور جنائی لشکر پر جو پہاڑی مین واقع تھا نہایت صفائی سے گولہ مارنا شروع کیا اور یہ بات قابل لکھنے کے ہے کہ قریب دو سو توپون کے گولے چنائیون کی طرف سے گھنٹے بھر تک بے طرح اعین پڑ گئے کے ان چند آدمیون بہادرون کے منہ کی طرح برسے لیکن ایک شخص ہماری طرف کا مجروح ہوا اور اتنے گولے سمندر مین گرے کہ دریا کا تلا اونچا ہو گیا ہوگا غرض اوس ٹھکرے تک مفت کا بھی کوئی گولہ نہ پہنچا کہ اتنے مین قریب دوپہر کے چار جہازون نے دریا کے مشرقی پہلو کی گڑھیون کے مقابلہ مین لنگر کر گولہ مارنا شروع کیا اور تین جہازون نے مغرب کے کنارے کے قلعہ کا سامنا اوسی طور سے کیا اور باقی بیڑے نے شمال کے قلعون کی توپون کا جواب دیا اوپر کے بیان سے ظاہر ہے کہ جنائی قلعے تین طرف سے تھے اور بیچ انگریزی بیچ مین بیٹھے وے نشانہ ہو رہے تھے اور یہ مشکل مرکز کے مواقع لیکن باہمہ شدید گولے ہمارے بعض جہازون پر آن لگے باقی خالی گئے غرض گھنٹے بھر مین انگریزی توپون نے ایسا کام کیا کہ دو چار گولے جو چنائیون نے پراگندہ کئے تھے رک گیا آخر کو انگریز ملنگ سن ٹانگ اصاحب بہادر صرف تین سو ہماری سپاہ اور گورے کو لیکر اننگ ٹانگ کے قلعے کے کنارے پر اوترے اور فصیلون پر چڑھے تین بلا زیادہ مزاحمت کے ایک مقام کے سپاہی اور اوس مقام پر جنائی امیر البحر کو انگ صرف کئی بہادر کو لیکر قدم بھر پیچھے نہ ہٹا اور اوس مردانگی سے مقابلہ کیا کہ ہماری فوج سے بے ساختہ واہ واہ کی صدا اٹھی اور اوسکی دلیری اا [illegible] کہ جب العبد شام لڑائی دوسرے روز اکوانگ کے [illegible] لاش کو [illegible] ا اور [illegible] کے قلعے [illegible] کی [illegible] انگریز کے [illegible] سے چھوٹین وہ اور [illegible] القدر [illegible] ہوتا ہے [illegible] گیا تھی [illegible] اس [illegible] کی [illegible] اور [illegible]

سے فوج ختائی پر چڑھ کر کشتی کئے آننگ ھئی کے کنارے پر مستعد جنگ کے تھی گولہ مارنا شروع
کیا تھا کہ دفعتہً کپتان الیٹ صاحب کے جہاز کے مستول پر سپید نشان علامت صلح بلند ہوا پھر تو گولہ اندازی
کی باڑھ موقوف ہوئی اور ظاہر ہوا کہ کش نے پیغام صلح کا بھیجا چنانچہ بیسوین جنوری کو کپتان
الیٹ صاحب نے اشتہار اس امر کا کیا کہ منجملہ شرائط عہد نامہ جسپر کش دستخط کرنیکو موجود تھا ایک یہ تھی کہ جزیرہ
ہانگ کانگ شاہ لندن کو نذر دیا جاوے اور دوسری یہہ کہ ایک کروڑ بیس لاکھ روپیہ تاوان و
خسارہ جنگ انگریز کو ملے اور تیسری یہ کہ دونون ملکون کے اہل کار کے درمیان نامہ و پیام برابر کے
رتبے کا ہووے اور چوتھی یہ کہ باب تجارت ختائی سال نو کے دس روز بعد سے پھر کھلے غرض ان
سب شرطون مین سے صرف یہی پوری کی گئی کہ ۲۶ جنوری کو سرکار انگریز کے دخل مین جزیرہ ہانگ
کانگ آیا اور ستائیسوین کو کش سابق کیطرح کپتان الیٹ صاحب کو دعوت کھلا پلا کے اور لطیف روغن قاز
سے چرب چپڑا اور قند خوش آمد گوئی سے تلخی شکایت کو دور کر کے تیرہوین فروری تک فقرو مین بھلا
رکھا لیکن جب یہی تاریخ معہودہ واسطے ایفای شرط و پیمان کے گذر گئی اور کوئی صورت تصفیہ کی نظر
نہ آئی بلکہ خبرداروں نے خبر پہنچائی کہ چارون طرف کے صوبون اور پرگنون سے کشش فوج کی صوبہ
کانٹان کیطرف ہو رہی ہے اور دن بدن سپاہ کی کثرت اور قلعہ بندیون کی مضبوطی زیادہ ہوتی جاتی
ہے تب اپنی سادہ دلی پر پشیمان ہو کر الیٹ صاحب نے حکم دیا کہ لڑائی پھر شروع ہو چنانچہ بیسوین فروری
کو سرکار انگریز بہادر قلعہ آننگ ھئی کی فتح کو بحجر لیگئے اور اس مقام پر ختائیون نے قلعہ بندی
اور توپخانے سے ایسا سامان جنگ کا مہیا کیا تھا کہ اگر اونکی جگہہ پر انگریز ہوتے اور جس طرح سے
ہمارے یہان کی بحر مقابلے کو گئی تمام روی زمین کے جہاز جمع ہو کر لڑنے آتے تو زد پر پہنچتے پہنچتے
مارے گولون کے تختے تختے اونکے جدا کر دیے جاتے اور بعض جہاز فلک الافلاک پر اوڑا دیے
جاتے اور بعض تحت الثریٰ کی خبر لیتے لیکن اول تو ختائیون کو جرأت کہان اور دوسرے یہہ کہ
فن جنگ اور گولہ اندازی سے ایسے ناواقف تھے کہ اپنی دانست مین نشانہ جہازون پر لگا
ہوا معلوم ہوتا تھا کہ ایک بار آتا تھا کہ ایک پاس آیا تھا اور تیا کہ تیسے گذرنے نہ اندیشہ تک انگریزون کو نہ

حال مین لنگر کرکے بم اور دوسری قسم کے گولون کی بوچھار قلعون پر ایسی برسائی کہ ختائی سب
نے توپین چھوڑ کر پیچھے ہٹنے لگے اور بھاگنے پر مستعد ہوئے خشکی کی فوج نے ایک جماعت مردانہ اور
جرأت تمامتر سے فوراً مورچون پیچھے اپنے پہنچایا اور جہازون کی ناؤن پر بحری فوج بھی سمندر کی طرف سے
قلعون مین داخل ہوئی اوسوقت عجب طرح کی کشت وخون ختائیون کی ہوئی کہ بیان سے باہر ہے
اور انگریزون اور ختائیون سے ویسے ہی مقابلہ ہوا جیسا شیر اور بکریون نے مختصر یہ کہ آدھ گھنٹے مین
قریب چھ سے ختائی ہلاک اور اوسی قدر بلکہ زیادہ مجروح ہوے اور انگریز کیطرف صرف اٹھتیس آدمی
زخمی کیے گئے اور اکثر اونمین اتنے ہی گھائل ہوے کہ دوسری ہی دن پہ چنگے اوٹھ کھڑے ہوے +
ادھر چمپی کے قلعے پر ملکہ انگلستان کا نشان فتح تو امان اوڑا اودھر نمیسس آیین وفانی نے تن تنہا
تمام بحر ختائی سے جس مین اسی توپین تھین مقابلہ جو کیا تو پہلا بم کا گولا ایسے نشانے سے لگایا کہ ختائی میر بحر
کے جہاز کے عین بیچ مین جہان تو دے بارود کے تھے جا پہونچا اور جہاز مع تمام لوگ قریب دو سو
کے جو اوسپر تھے آسمان پر اوڑ گئے اور کسی متنفس کا ایک عضو کا ٹھکانا نہ لگا +
بعد اسکے اور گیارہ جنگ کو اوسنے تباہ اور باقی کو تتر بتر کیا الغرض اوس طرف ختائی بحر کا
قصہ یون فیصل ہوا اودھر بوگ کے دوسرے قلعے ٹیکاک پر جہاز انگریزی نے مورچون کے مقابلہ
لنگر کرکے دھا دھم گولا مارنا شروع کیا اور گھنٹے بھر تک ختائیون نے بھی جواب دیا غرض جب اونکی
توپین کچھ دب گئین فوج بحری نے کشتیون پر چڑھکے فصیلون پر حملہ کیا اور کوئی آدھ گھنٹے تک تلوارون
اور سنگینون کی چوٹین برابر چلین آخر کو ختائی ہزیمت عظیم اوٹھا کے بھاگ گئے اور قریب سو شخص میدان جنگ کے
پر رہ گئے اور اوس قلعہ مین بھی ہمارے یہان کا تینو بچا الغرض ان دو لڑائیون مین مقابلہ درمیان دو
ہزار فوج ختائی مع سو توپون کے اور تیرہ سو سپاہ انگریز ہی مع چند توپون کے ہوا اور نتیجہ وہی ظہور
مین آیا جو بیان کیا گیا ہے + دوسرے روز قلعہ کی بعض توپون کی رنجک دانی مین لوہے کے
کانٹے مار کے ناقص کر اور بعض کو سمندر مین ڈال کے انگریزی فوج پھر جہازون پر سوار ہوئی اور
وانگ ٹانگ اور انانگ ہے کے قلعون کیطرف پہر متوجہ ہوئی اور نمیسس نے بدستور آگے کے عجب خوبی

تاکوئی شخص درخواست دیوے التفات اوسکی طرف مطلق نکی جاوے اور اگر کوئی جہاز اونکا سامنے آوے
تو توپ کے گولون سے اوسکو غرق آب کرنا چاہیے الغرض ۱۸۴۱ کی پانچوین تمبر سے کشن نے
رفع فساد کے بہانے سے کپتان الیٹ کو فقرون پر رکھا تھا اور در پردہ فغفور کو زیادہ بدگمان انگریزون
کیطرف سے کیا جیساکہ خود فرمان سے ظاہر ہے لیکن دروغ کو فروغ نہین کیونکہ فغفور کے ساتھہ
دروغگوئی کرنے مین آخر کو معزول ہوا اور انگریزون کو جھوٹھہ کہکر جو فوج آراستہ کیا اوس سے کچھہ فائدہ نہوا
کیونکہ قرار واقعی لڑائی اور ختائیون کی خونریزی اور خرابی قبل اس فرمان کے وصول کے وقوع مین
نہین آئی تھی بلکہ یہ چوٹین جو چلین اور بیان مین آئین مثال اوس دھمکی اور گھرکی سے رکھتی ہین جو قبل و شخص
کے ہاتھا پائی کرنے کے ظہور پاتی ہے ✽

ساتوان باب

بیان لڑائی کے ترقی کے وقت سے تا اختتام اور وقوع عہد و پیمان درمیان ملوک ختا اور انگلستان جو مشہور بلقب عہدنامہ نانکین ہے

جسوقت کشن نے موقع دیکھہ کے فرمان فغفوری پیش اور اپنے اصل مطلب کا اظہار کیا کپتان الیٹ صاحب
بیچارے پر تب ثابت ہوا کہ اوس لائق نے کلنک کا ٹیکا اپنی پیشانی پر بسبب فریب اور دروغگوئی
کے دیا حالانکہ اور انگریزون کو اول ہی سے شک اوس تاتار بدکردار کی راستی گفتار و رفتار کے باب
مین پیدا ہو چکا تھا الغرض اوس وقت اوںھون نے دیکھا کہ منزل مقصود پر پونہچنے کے لیے کشتی تدبیر کو دریائے خون
کے دھارے پر چھوڑنا واجب ہے اور اجازت امیر فوج اور امیر بحر کو دی کہ جیسی کو جو مناسب سمجھین
عمل مین لاوین چنانچہ ساتوین جنوری ۱۸۴۱ کو بحر فوج خشکی کے لیے کھلی اور متوجہ بمقام بوگ کے قلعون
کیطرف واقع بیس کوس مکاؤ سے بیچ دریائے کانٹان کے سے ہوئی اور نوین تاریخ کو وہان سے
تین کوس کے فاصلے مین لنگرگاہ پر آئی اور تین دوخانے جہاز موسومہ نمیسس اور ان پر بڑا دنداکا
پر چڑھہ کے قریب تیرہ سے سپاہ ہر قسم کی توپین لیکر کنارے مین قلعہ چمپئی کے خشکی سے ہلہ کرنے کو گئی
اور میجر پراٹ صاحب گورے کی ۲۶ پلٹن کے سالار دو غول مین اوسکی صفین باندھے طیار رہے کہ
فصیلون کی توپون کی باڑہ کم ہونے سے ہلہ کیا جاوے اتنے مین پانچ جہازون نے مورچون کے

تھے اور بڑے کے ہاتھہ مین دونالی بندوق چھرے سے بھری ہوئی تھی کہ اتنے مین ایک ختائی جو بکری ہانکے چلا جاتا تھا سو راہ مین ملا دو چار بکری کو دیکھہ بھال کے انگریز کے لڑکون نے دام پوچھے اور چھوٹکے نے جیب سے روپیہ پیسہ جو نکالا جی اوس ختائی کا للچایا دونوں کو کم سن دیکھکر سمجھا کہ روپیہ چھین لینا ادنی سی بات ہے اسی خیال سے دفعتہً چھوٹکے لونڈے کو گود مین اوٹھا کے گانو کیطرف لے بھاگا لیکن چند قدم نہین گیا تھا کہ دوسرے لڑکے نے پونہچ اور بندوق اوسکے کان مین لگا کر داغ دی ادھر دھم سے یہ گرا اور اودھر سے کئی ختائی اونکو پکڑنے کو دوڑے تب چھوٹکے نے کہا بہائی تمھاری باری ہو چکی یہ چوٹ میری ہے مجھے بندوق دو چنانچہ چھوٹکے نے لیکر چھتیا کے کھڑا رہا اور جو نہین زد پر ختائی پونہچے سرے والے کو حسن کراس شست سے اوس نے سینے پر چھرا مارا کہ وہ بھی اوندھے منہ گرا اوسکا خاک پر بوسہ دینا تھا کہ بالکل ختائی لمبے ہوے اور یہ دو لڑکے ایک تیرہ اور ایک پندرہ برس والے کے سامنے سے ایسے کئی ختنگے ہاتھہ پانون والے بھاگے کہ دیدہ شنیدہ ہے

بہادری کی جس قدر کمی اس قوم مین پائی گئی اوسی قدر زیادتی اسکے ملزوم یعنے دغابازی کی ظہور مین ہمیشہ آئی چنانچہ کشن نے فقرہ دیگر بھوسے کے بہانے سے انگریزی بحر کو کھلوا دیا اور آپ بھی ظاہر قصد کے تصفیہ کے واسطے اوسی سمت روانہ ہوا لیکن مصالحہ اوسے مقصود نتھا کیونکہ برابر باتین بناتا رہا اور اوسکی خوش نصیبی تھی کہ کپتان الیٹ صاحب کا سا سادہ لوح اور صاف اعتقاد شخص اوسکے ہاتھہ لگ گیا اور اوسی سبب سے بیسون اقرار اوس نے کئے اور بیسیون کے خلاف وقوع مین آیا الغرض جب سارا سامان قلعہ بندی اور فوج کشی اور ہر طرح کی مضبوطی کا مہیا اور کشن کو زعم فتح کا اپنی چالاکی اور الیٹ صاحب کی بیوقوفی سے دل مین پیدا ہوا تب اوس نے چھٹی جنوری ۱۸۴۱ کو فغفور کا فرمان دکھلایا جس کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ لوکی عرضی سے بالکل حال قوم نافرمان شیدا و جاہل یعنے انگریز کا معلوم ہوا اور کشن کی عرضی سے بھی ظاہر ہوا کہ یہ بد لوگ آگے سے زیادہ گستاخیان اب شہر کانٹان مین کرتے ہین پس چونکہ حکم عالی تمام حاکمون اور سپہ سالارون پر اس مضمون سے جاری ہوا ہے کہ قلعہ بندی کو زیادہ مضبوط کرین اور ہر وقت طیار رہین لہذا جمیع مانند کرسیون پر یہہ فرمان صادر ہوتا ہے کہ اگر اوس قوم جاہل کج رفتار یعنی انگریز بد اطوار

اسکے صاحب نے پیچھے ہٹ کے سبھون کے وارکو روکا اور چار شخص کو اوسی کھنتی سے مارکے گرادیا اتنے مین وہ خلاصی جو کچھ پیچھے پڑگیا اون حرامزادون نے اوس بڈھے کو فورًا لے ڈالا اور پچھاڑکے پتھرون سے خوب ہی کچلا اپنے رفیق کے گرتے ہی صاحب نے اوسے بچانے کے لیے حملہ کیا اور پیچھا جو خالی پڑا ختائیون نے موقع پا کے صاحب کو ایسا ہاتھ مارا کہ گھٹنون کے بھل آتے رہے اسپر بھی دو چار ہاتھ لڑے لیکن اتنون کا جواب کہانتک اور کب تک ہوسکتا ہی آخرکار صاحب گر اور اون مردکون نے رسی سے ہاتھ پانو باندھ مہہ مین ڈہٹا دے کے ننگ پو کے شہر مین لے گئے غرض قبل جانے کے مزہ یہ ہوا جس سے اون حضرات کی بہادری ثابت ہے کہ باوجود سرسے تا پا رسی لپیٹ دینے کے صاحب کے گھٹنون پر دس بیس ضرب لاٹھی کے مار لیے تاکہ ایسا نہو کہ راہ مین رسی توڑ کر بھاگ جاوے اور اونکے سینہ پر چڑھ بیٹھے خیر جب شہر مین پونہچے کوئی دس سیر کی بیڑی اور کڑے ہاتھ پانو مین ڈال کر ایک قفص مین جو گز بھر لمبا اور گز بھر اونچا اور آدھ گز چوڑا تھا ڈال دیا اور خوب ہی کسا کہ سوا اکڑو بیٹھ رہنے کے کچھ چارہ نتھا اسکے سوا وہ نامرد ایسے بودے تھے کہ گلے مین طوق دیکر زنجیر سے ہاتھ پانون کو جکڑ قفص کو مکان کی چھت سے متصل کیا اور شب کو ایک شخص سرہانے مین شمع رکھے قفص کے قریب سوتا تھا اور اغلب ہے کہ یہ شخص یہان دوسرے ختائیون سے بہادر تھا اور بسبب کمال ہمت اور دلاوری کے مطلق ترس و ہیبت نہین رکھتا تھا کہ قفص کے اندر سے قیدی شاید چھوٹے یا وہین سے اونگلی کردے تو غضب ہووے القصہ یہی حال کوئی مہینے بھر رہا اور علاوہ اس نقل کے ضرور نہین کہ ختائیون کی نامردی اور بے بس پر بیرحمی کے یا اوسکی کوئی نقل آور تحریر پذیر ہووے بلکہ حق تو یہ ہے کہ بیرحمی اور بزدلی لازم و ملزوم ہے اور بہادر جتنک سنگدل ہوئے نہین اوسی زندان مین لی بی نوبل صاحبہ اور ڈگلس صاحب اور باقی انگریز سب سے جو جہاز کی تباہی مین ختائیون کے ہاتھ پڑے تھے ملاقات ہوئی اور سبھون نے اپنی اپنی ساری بپتی کہہ سنائی ایک اور نقل قابل یاد رکھنے کے ہے جو ابھی چین مین وقوع مین آئی ہے حال یہ کہ انگریز کے دو لڑکے جہاز کے اوترے اور سودا خریدنے جو ژان کی گرد و نواح چین مین گئے روپیہ سو پچاس ایک جھٹکے کے جیب مین

ساماں حاضر کیے خلاف اوسکے دوسرے جہاز کے چار شخص کو جو اوس بحر ذخار سے بچے اور آفت کے مارے ختا کی سرزمین پر پونہچے فوراً سیکڑون چینیونے آنکر گہیر لیا اور بی بی نوبل صاحبہ اوس جہاز کے ناخدا کی زوجہ کی گردن مین اون مردکون نے بھاری زنجیر دے برہنہ پا اور برہنہ سر گھسیٹتے کوئی دس کوس لے گئے اور ایک شہر مین بر سر چوک اوس بدبخت کو کہڑا کرکے انواع طرح سے ذلیل کیا اور آخر کو لوہے کے گزبھر اونچے اور پون گز لمبے اور آدھہ گز چوڑے قفس مین اوسے بند کرکے ننگ پو کے شہر مین لے گئے اور ساتھہ تین انگریز کے جو اوسی جہاز کی تباہی کے شریک حال تھے زنجیرون سے باندھکے قید شدید مین ڈال دیا آگے ان لوگون کا زیادہ حال کھلے گا لیکن یہان ایک نقل عجیب و غریب لکھنا چاہیے جو اوس وقت وقوع مین آئی تھی ستمبر مہینے کی پندرھوین تاریخ کو آنس ٹروتھر صاحب مندراس کے توپخانے کے کپتان شام کی وقت اپنے خیمے مین عسکر کے اندر شہر ٹنگ ہائی مین سوئے ہوے تھے کہ دفعتہً خواب مین چیخین مارنے اور ہاتھہ پانون پھینکنے اور قصد بچھونے سے اوٹھنے کا کرنے لگے دوسرے ایک صاحب نے دوڑکر جگا دیا اور کہا خیر باشد کیا حال ہی تب آنس ٹروتھر صاحب نے ہوش سنبھال کر جواب دیا کہ اس وقت خواب پریشان اسطور کا مین دیکھہ رہا تھا کہ مین جو باہر عسکر کے بدستور سیر کرنے اور جابجا کی تصویر کھینچنے کو گیا تو ختائیون نے دغا سے گھیر کر مجھے باندھ ڈالا اور مین اونکے ہاتھون سے چھوٹنے کے لیے زور کر رہا تھا اور مدد کے لیے چلاتا تھا کہ تم نے جگا دیا غرض وہ بات رفت و گذشت ہوئی لیکن دوسرے ہی روز اوسکی تعبیر اس طور سے ظاہر ہوئی کہ صاحب موافق دستور کے شہر کے شمالی دروازے سے تنہا صرف ایک بڈھے خلاصی کو ساتھہ لیکر نکلے اور بستی کیطرف گئے اور دس بارہ قدم چلے ہونگے کہ پھر کے اونھون نے دیکھا کہ ختائیون کا ایک غول آتا ہی شبہہ جو اونکو کچھہ ہوا تو اسکے دوسری پگڈنڈی اونھون نے لی کہ اتنے مین وہ گروہ آن پونہچی اور اوس مین سے ایک سپاہی دفعتہً نکلکر اوس بڈھے خلاصی کو مارنے دوڑا وہ بھاگ کر صاحب کے پاس آیا اور اونھون نے چونکہ ہتیار پاس نتھا لوہے کی کھنتی اوسکے ہاتھہ سے لیکر اوس نامرد ختائی کا مقابلہ کیا وہ تو ہٹا لیکن دوسرے ختائیون نے بھالے اور برچھے سے گھیر لیا غرض بار و چو

چونکہ حکم دیئے گئے کہ ختائیون کے رسوم اور دستور کے خلاف کوئی بات وقوع مین نہ آوے کرنل برل صاحب
نے اپنی فوج شہر کے کسی پختہ مکان مین اوترنے نہ دی اور خیمون مین وہان کھیتی کی زمین پر ڈیرا کھڑا کیا اور انگریزی
اطبا کا کہنا نہ سنا حالانکہ اونھون نے بارہا کہا کہ زمین سرد اور نمناک ہے اور اکثر مقام پر پانی جما ہے جس مین نباتات
سڑتے ہین اور جبکہ ایسی جا کے انجرے ہمیشہ مہلک ہوتے ہین تو وہان رہنا خلاف عقل اور تجربے کے ہے
غرض ڈاکٹرون کی صلاح اوس بزرگ نے نہ سنی اور فورًا اونکی بات سامنے آئی اور چھہ مہینے مین چارسی
اڑتالیس گورے صرف توپخانے کے اور تین پلٹن سپاہ اور تپ اور پیچش اور دوسرے امراض مین مبتلا ہوکر
مر گئے القصہ سترھوین اگست کو بحر انگریزی دریائے پیہو مین جسکا دہانا بندر پچیلی مین ہے جا پونہچی اور سردار کشن
نے جو قائم مقام لن کا ہوا تھا اپنے نائب کو بھیجکر انگلستان کے وزیر اعظم کا خط منگوا لیا اور اہل بحر کو بحر زرد کے
رسد پانیکا حکم صادر کیا اور دس روز کی مہلت فغفور کے دربار سے جواب منگوانے کے لیے چاہی چنانچہ
دی گئی اور اس عرصے مین کشن نے کنارے پر قنات کھڑی کر کے الیٹ صاحب کی دعوت کی اور یہ خاطر
اور لیہو شبو کی کہ اوس سیدھے سادے انگریز کو اوسکے قول وفعل پر اعتماد ہوا حالانکہ یہ مہلت سامان جنگ کے
مہیا کرنے اور قرار واقعی زک دینے کے لیے طلب ہوئی تھی بلکہ اس خیال سے کہ انگریزون کے اس قدر دار الامارۃ
کے قریب آنیکا یہ خوف تھا کہ اوس نے خوشامد اسی امید سے کی تا کہ کسی حیلے سے وے فاصلے جا رہین چنانچہ
دس روز تمام ہونے سے چھہ روز اور کی مہلت اوس نے چاہی اور اوسکے بعد یہ فقرہ دیا کہ دربار فغفور سے
حکم آیا ہے کہ چونکہ فساد شہر کانتان مین شروع ہوا ہے اوسکا تصفیہ کرنا لازم ہے غرض اسی طرح کی باتین بنا کے
کشن نے ایسی جگہ سے جہان سے فورًا پایۂ تخت کے ملک پر چڑھائی مشکل تھی جہازون کو کھلوا
کے کانتان کیطرف لے جانیکو کہا اور کپتان الیٹ بھی ایسے سیدھے تھے کہ مثل مینا کے اوسکا کلمہ
آپ ہی پڑھنے لگے الغرض بحر اوسی سمت کو چلی اور کشن نے خشکی سے وہی راہ لی اسی عرصے مین دو جہاز
انگریزی جو چوزان کے جزیرے سے کلکتے کیطرف روانہ ہوئے تھے راہ مین مارے گئے اور ایک کے
لوگ بچے بچائے آفت کے مارے کشتی پر جزائر لوچو پر جسکا ذکر اسی جلد کے آخر مین ہے پونہچے اور وہان کے
ہوا۔ اور ان بیچارے مصیبت زدون کی اور کھانے کپڑے اور رہنے کا

خطائی میر بحر کو خط دینے گیا اور ٹام صاحب مترجم کشتی پر سفید نشان علامت ایلچی گری بلند کر کے کنارے کیطرف
متوجہ ہوئے اور خطائیون نے خلاف آئین جنگ کے اونپر گولا مارا بلکہ قلعے اور کنارے کے مورچون سے
دفعۃً توپین اوس جہاز اور ایلچی کی کشتی پر چلنے لگین تب کپتان برشیر صاحب نے مانڈ کو قریب لیجا اور فصیلون
سے ملا کر دو گھنٹے تک ایسی باڑہ ماری کہ قلعے کے سپاہیون کی ساری سپہ گری بھول گئی اور بھاگ گئے یہی
بن آئی لیکن چونکہ انگریزون کو قلعے پر اوس وقت دخل کر لینا منظور نتھا اور اوسکا قبضے مین آنا رائے
کے تصفیہ کے لیے کچھ ضرور نتھا اونہون نے صرف اسی قدر سزا دہی بس سمجھی لیکن خطائیون نے
مشہور کیا کہ تمام بحر انگریزی کو اونہون نے ہٹا دیا۔ بعد اوسکے جزیرۂ چوذانگ کی سمت ہمارے
یہان کی بحر چلی اور شہر ٹنگ ہائی کے مقابل مین رکی اور سر گارڈن برمیر نے اوس کو دعوی انگریز کے
دخل پانیکا کیا اور چھ گھنٹے کی مہلت دی کہ خطائی سوچین کہ تابعداری اور جنگ کرنے مین بہتر کیا ہے
تب خطائی میر بحر نے اگر درخواست شبانہ روز کے عرصے کی پیش کی اور انگریزون نے قبول کی حالانکہ
اونپر ظاہر تھا کہ یہ مہلت جواب صاف اور ناطق دینے مین صرف اسی واسطے طلب ہوئی تھی تاکہ
سامان جنگ کو زیادہ تر مہیا کرنے کی فرصت ملے غرض پانچوین جولائی کو موافق اقرار کے اڈھائی
بجے دن کو آواز ایک توپ کی جو نہین ایدھر ہوئی خطائی بحر اور قلعے سے دفعۃً باڑہ چلی اور ادہر سے
بھی ہوئی شروع ہوئی اور کئی لمحے مین انگریز کے گولون نے مسمار کر ڈالا اور تین گھنٹے مین شاہ انگلنڈ
کا نشان فصیلون پر اوڑا اور چونکہ شب ہوئی اس لیے شہر پر حملہ صبح تک موقوف رہا لیکن حاکم وہان کا ایسا
شرمندہ ہوا کہ ڈوب مرا اور باشندون نے راتون رات فرار کیا یہانتک کہ فجر کو فوج خشکی انگریزی
لڑنے کے واسطے جب تیار ہوئی خبر ملی کہ حاجت لڑائی کی نہین ہے کیونکہ شہر سنسان پڑا تھا غرض لوگون
نے دیکھا کہ سچ ہے اور بے تکلف اوس مین اور شہر ٹینگ ہائی اور جزیرہ چوزان مین صاحبان کا دخل ہوا
ساتوین جولائی کو کپتان ایلیٹ صاحب کے چچا اڈمرل ایلیٹ بہادر میر بحر جو شاہ لندن کے مقرر کیے
ہوئے تھے پہونچکر بحر کے مالک ہوئے اور کرنل برل صاحب کو اوس جگہہ کا حاکم بنا کے اور کچھ
فوج و بحر وہان متعین کر کے باقی کو لیکر تیسوین جولائی کو صوبہ پیچلی کے بندر کیطرف روانہ ہوئے اور

ختائیون پر اشتہار دے کر حکم دیا کہ انگریزون کو جدہر پاوین مار ڈالین تب کپتان الیٹ نے بندر کانٹان مین ختائی جہازون کا آنا جانا بند کروا دیا حالانکہ صرف ایک ہی جہاز ملکہ انگلنڈ کا مسمی والاآرادس مقام پر تھا غرض جب دوسرا انگریزی جہاز مسمی ہیاسنتہ شروع ماہ ستمبر مین پہنچا الیٹ صاحب نے قصد کیا کہ تجویہ بندوبست ہووے تا کہ تجارت موقوف نرہے لیکن کئی حرکتین ختائیون نے ایسی کین کہ مطلق اعتماد اونکے قول وفعل پر کرنا خلاف عقل کے نظر آیا چنانچہ اٹھائیسوین اکتوبر کو الیٹ صاحب اپنے بیان سے دو جہاز کو لیکر چلے کے پاس گئے اور ایک خلاص مضمون کا بھیجا کہ اگر ختائی ایذا رسانی سے باز نہین آوینگے تو انگریز انتقام لیوینگے اسکا جواب یہہ ملا کہ دوسری صبح کو ختائی میر بحر جسکا نام کوان تھا جنگ جنگی لیکر لڑنیکو آیا اور انگریزون نے صرف دو جہاز سے سب کا مقابلہ کیا اور چار گھڑی مین تین جنگ کو ڈوبا دیا اور تین مین آگ لگا دی اور باقی لوگ بدحواس ہوکر ادہر اودہر پناہ گیر ہوئے اس شکست کامل کو لن نے فتح قرار دیکر فغفور کو اطلاع کی اور اپنے بھاگنے کو انگریز کا گریز کرنا ٹھہرایا لیکن حقیقت حال دربار مین جو کھلا تو وہ عہدہ سے معزول کیا گیا ۱۸۳۹ کا سال اسی وضع سے تمام ہوا اور اسی عرصے مین لندن مین تمام کیفیت گئی اور وہان سے ملکہ نے حکم نواب گورنر جنرل بہادر کے نام مین بھیجا کہ فوج بحری کی خشکی کی ختا مین واسطے انتقام کے روانہ کی جاوے چنانچہ اوسکے بموجب ۱۸۴۰ کی تیسوین جون کو چودہ جہاز جنگی اور چار دخانی اور پچاس جہاز باربرداری کے اور چار ہزار فوج خشکی کلکتے اور مندراس سے سینگاپور مین پہنچی اور سر کارڈن بریمر بہادر کے تابع لشکر بحری تھا اور کرنل برل صاحب گورونکی اٹھارہوین پلٹن کے سردار فوج خشکی کے سردار ہوے اور ختائی حکام یہانتک ناواقف انگریزونکی ہمت اور سپاہ گری سے تھے کہ بہت سے اشتہار اس مضمون کے اونھون نے چھاپ کر بٹوا دیے کہ چالیس ہزار روپیہ اوس شخص کو دیا جاویگا جو دشمن سے اسی توپ والے ایک جہاز کو چھین لائیگا اور بیس ہزار اوسکو جو اوسی جہاز کو جلا دیگا اور انگریزی میر بحر کو جو گرفتار کرکے لائیگا دس ہزار پائیگا غرض اسی طرح سے ہر شخص کے مارنے یا گرفتار کرنے کے لیے ختائی حکام نے نرخ مقرر کیا لیکن وہی روز مین ان باتون کی لغویت اور اپنی بے حقیقتی اور انگریزون کی سپاہ گری کی کیفیت کھل گئی کیونکہ انگریزی جہاز جنگی جو چوالیس توپ والا جسکا نام بلانڈ تھا صاحب قلعہ اموائی کے قریب پہنچا اور

القصہ یہی طور تجارت کا تھا کہ ۱۸۳۹ سنہ سال کی چھبیسوین فروری کو ایک ختائی جو اہل فرنگ کا دلال افیون کی
خرید و فروخت مین تھا پکڑا گیا اور اونکی آنکھون کے سامنے قتل ہوا ہی گویا پہلی شاخ نخل فساد سے پیدا
ہوئی اور انگریزون کے سوا دوسرے فرنگیون نے بھی اپنی اپنی کوٹھیون کے نشان کو اوتار لیا اور اسی
طور سے اپنی رنجش کا اظہار کیا غرض ۱۰ ماہ مارچ سنہ مذکور کو ایک مانڈرین جلیل القدر جسکا نام لن تھا فغفور کا
بہیجا ہوا شہر کانٹان مین پونچا اور آتے ہی اشتہار دیا کہ جسقدر افیون جہازون اور گولون مین ہووے حوالے
کی جاوے اور تمام تجار فرنگ سے اقرار اس شرط کے ساتھہ تحریر مین آوے کہ بار دیگر اگر کوئی شخص افیون
کا کاروبار کریگا واجب القتل ہوگا ✦ چونکہ کپتان الیٹ صاحب جو اوس وقت سرکار انگریزی کے بڑے گماشتے
کانٹان کی تجارت مین تھے بندر مکاؤ مین کسی کام کو گئے تھے تجار انگریز نے اوس اشتہار کا جواب
اونکے آنے پر موقوف رکھا اتنے مین ۱۹ تاریخ کو لن نے حکم دیا کہ اہل فرنگ کی آمد و شد درمیان مکاؤ اور
کانٹان کے موقوف ہووے بلکہ اپنی اپنی کوٹھی سے باہر کوئی انگریز نہ نکلے چنانچہ ۲۴ تاریخ کو کپتان
الیٹ صاحب جونہین کانٹان مین آکر اپنے مکان پر اوترنا چاہا سپاہیون ختائیون نے خنگ کھاٹ کو گھیر
لیا اور اسیطرح سے وہ بزرگ بھی قیدیون کے شریک ہو گئے اور لن کی دھمکی مین ایسے آگئے
کہ ستائیسوین کو اونھون نے جمیع تجار انگریزی پر اشتہار دیا کہ بالکل افیون کو حوالہ کرین چنانچہ بیس ہزار دو سو اسی
صندوق کو سوداگرون نے مجبوراً کوٹھی سے نکال دیا اور دس ہزار صندوق جہازون سے اوتار دیے اور
۱۳ اپریل سے تئیسوین تک لن نے اس افیون کو اسطرح نقصان کیا کہ تین بڑی بڑی کھائیان کھدوا اور پختہ کروا کے
ایک ایک مقدار افیون پانی مین گھول کے اون مین پھینکی جاتی تھی اور لوگ نمک اور چونا اوسمین مخلوط کرتے تھے
باوجود اتنا نقصان انگریزون کا کرنے کے لن نے پہرہ چوکی اونکے گھرون پر سے موقوف نکیا بلکہ زیادہ شدت
سے نظر بند رکھا اور اٹھارہوین مئی کو دوسرا اشتہار چھاپا کہ انگریز کانٹان سے اگر چلے جانا چاہین تو چلے جاوین
بشرطیکہ پھر اپنا موںھ نہ دکھاوین چنانچہ اسی اجازت کو اوس حال مین غنیمت سمجھکر کپتان صاحب موصوف اور دوسرے
سب انگریز مکاؤ مین آرہے لیکن وہان بھی انواع طرح سے ختائیون نے ایذا پہنچائی یہانتک کہ تئیسوین اگست کو
انگریزون نے جزیرہ ہانگ کانگ مین اقامت اختیار کی اور جب اوسی مہینے کی اکتیسوین کو لن نے تمام

کی نظر مین کہ اونکا علاج دشوار دکہائی دیا اول یہ کہ اس پوچ چیز کے عادی رہنے سے آدمی بیکار محض ہوجاتا ہے
اور اپنی نسل کا آپ قاطع اپنے مال کا آپ خائن اپنے عیبون کا آپ ملزم اپنی صحت کا آپ ہادم اپنے
رموز کا آپ پردہ در اپنی جان کا آپ قاتل ہوتا ہی اور اگرچہ شروع عادت مین اندک تفریح طبع حاصل ہوتی
ہی لیکن جیون جیون عادت بڑھتی ہی وقت معمولی پر خوشی متبدل برنج اور سیری متبدل بحاجت ہوتی ہی اور جیون
جیون افیون کا مقدار زیادہ ہوتا ہی چستی اور چالاکی اور سرخروئی اور آنکھون کی روشنی اور ہاتھ پاؤن کی طاقت
اور جہرہ کی تازگی اور مزاج کی قوت حاصل کلام انسانیت کم ہوتی ہی دوسری قباحت یہ تہی کہ سال بسال
ہزارون من چاندی ملک سے نکلی جاتی تھی اور عوض مین اوسکے ایک شی مہلک ملتی تہی اور نتیجہ اسکا ظاہری
ظاہر تھا کہ پچاس برس مین ملک کی دولت غیرون کے حوالے ہوجائیگی اور امید دوسری کی پیدایش کی باقی نہ رہیگی
کیونکہ کسنے کب دیکھا ہی کہ افیونی سوائے غوت مین مجہول محض ہوکر بیٹھے رہنے اور آنکھ بند کیے چونکہ جانے اور
نکیا کے بات کرنے اور گپ بیہودہ سے کے کسی نیک کام کے قابل نکلا ہی پس جبکہ اپنے حواس کی خبر ایک بیچارے
مخبط کو نہین تو کیونکہ توقع اوس سے کاروبار کی ہوشیاری کی یا تکمیل صنعت و دستکاری کی یا کشت کاری کی
مصیبت یا تحصیل علم کی دقت کی جائیگی + تیسری قباحت یہ نظر آئی کہ اہل فرنگ خصوص قوم انگلش کی زیادہ آمد و رفت
اس جنس کے سبب سے ملک مین ہونے لگی اور ایک تو استناع حکما کی اغیار سے زیادہ خلا ملا رکہنے کی بہی تہی علاوہ
اسکے زیادہ تر خوف ہوا کہ مبادا ہندوستان کی سی صورت ختائی نکرین کہ تاجر ہوکے آوین اور ملک کے مالک بن جاوین
الغرض انہین خیالات سے فغفور نے حکم دیا کہ جو شخص چنڈو کی دوکان رکہیگا دم خفا کرکے مارڈالا جائیگا اور جو اوسکا
شریک ٹھہریگا سو ضرب بانس کی تلوون پر کہا کر خارج البلاد کیا جائیگا اور ہمسائے والے جو اوسکے اطلاع نہین دینگے
سو ضربت تلوون پر کہا کر تین برس کے لیے وطن سے نکال دیے جائینگے اور کوئی نوکر سرکار اگر چنڈو پیے گا
دو مہینے تک گلی مین وہی لکڑی ڈال دی جائیگی جس کا حال راقم نے پہلی جلد مین لکھا ہے
سوائے اسکے نوکری سے معزول کیا جائیگا اور سو مار کہائیگا کہ چہہ مہینے تک اوٹھہ نسکیگا اور علی ہذا القیاس
ادنی آدمی کے لیے کم سزا اور اکابر کے واسطے سخت سزا اس جرم کے لیے مقرر ہوئی چنانچہ سنہ ۱۸۳۹ع
کہ فروری کے مہینے مین ایک ختائی چنڈو کی دوکان والا عین انگریزی کوٹھی کے سامنے ہلاک کیا گیا

چنانچہ وہان پر قمر موافق واسطے جاری ہو لیکن ختائیون کو چاٹ اس زہر کے استعمال کی لگی ہی تھی اور
اس کا لالی پانے اور مجنون کیطرح ایسے عاشق تھے انگریزون کو اسکی تجارت سے منفعت کثیر
حاصل تھی کہ دونو کے شور سے بیچنا اسکی خرید و فروخت چوری سے بحال رہی چونکہ افیون کی
بابت انگریزون اور ختائیون مین جھگڑا مین ازال ہوئی اور نوبت جنگ کی کسی وقت دوبارہ ہی بات پہنچی
پہلے مناسب ہے کہ اسکے رواج پانے کا کچھ حال لکھا جاوے تاکہ اس فساد کی بنیاد سمجھ مین آوے ؁

اطباے ختا نے مدت سے استعمال افیون کا دوا درست سمجھا ہے اور چین مین آن مین اسکی پیدایش
ہوتی تھی اور قبل عہد ۱۷۶۷ کے دو سو صندوق سے زیادہ ہندوستان سے ملک چین مین نہین جاتے تھے
لیکن جب پرتگیزون کی تجارت شروع ہوئی رفتہ رفتہ ایک ہزار صندوق کی نوبت پہنچی اور جب یہ بات مشہور ہوئی
کہ ختائیون کو اس جاذب خون کی چاٹ پڑی اور لوگون رہنے کی بابت اسکی تجارت مین کمی تھی انگریزون
کی سرکار یعنی ہمارے نے اسکی سوداگری شروع کی اور جس برس مین اتنی لوگون سے بسبب رونے اعتنا
کی خرید و فروخت مین انکی دوا کا بھی خوف پیدا اسکی ہوئی اس سے سخت امتناع اور بموجب اس کے تاکید کی
کہ پیدایش افیون کو موقوف کر کے نہ اپنی قصاص اور قلق معاش و رتعذیر کی اور انکو دیوے جو افیون کے
پیدا یا استعمال کرنے یا بیچنے مین پکڑے جاوین غرض بہ نسبت اس طرح کے قانون کے استعمال اس
وبال جان کا دن بدن بڑھا اور انگریزی تاجرون کے جنگی جہاز دریا کا کنارہ سے جزیرہ لنتن تک سے
پاس لنگر کرتے تھے اور شہر کانٹن والا تو انگریزی کی کمپنی ہند کے جہازون سے لدے جاتے تھے پہنچا
اور ہر روز اختل لیتے تھے تب شب کو ختائی کشتیان جن پر پولیس کا پاس نہ لگے جہاز کمپنی آمد شیطان کے
ہمراہ سے نکالے رہتے اور ان جہازون کے پاس جاتین اور موافق نرخ کے چاندی بدلے افیون سے لاتون آ
چیز لین اور سوداگر باتون بات سے لے جاتے اور وہان تک اس محبت لگنے کا شوق ختائیون کو ہوا کہ ۱۸۳۰
سال مین چالیس ہزار صندوق افیون کے چین مین گئے اور کوئی چالیس لاکھ کی چاندی وہان سے
عوض مین چلی آتی اس کی خبر بادشاہون نے شہنشاہ سے عرض مین پہنچائی اور دربار کا وزیر اور رعیت
الغرض کیا بہشت اور مقصود کو وحشت ہوئی کہ کیا بلا نازل ہوئی کیونکہ اور قباحتون مین تین قباحت اس مین

آپ پھر تشریف لائے اور بدستور تجارت کیجیے اور اس ہمت و چالاکی کے لیے صاحب ممدوح کا خطاب
سر یعنی خان بہادر کا ہوا علاوہ اسکے ۱۸۲۵ء مین مسٹر جیمز ماتھی سن صاحب سوداگر جرات کر کے تن تنہا ایک روز
کانٹان کے صوبہ دار کے پاس عرضی کیے اور اجازت مانگے بے تکلف چلے گئے اور شکایت سخت کر کے
اوس محصول کو موقوف کروایا جو سوداگرون سے اس طور پر لیا جاتا تہا کہ جب اپنے آل و عیال کو دیکھنے مکاو
مین وہ جاتے اور وہان سے اپنے کاروبار کے لیے کانٹان مین پہر آتے تھے تو آنے جانے مین کوئی
سات آٹھ سو روپیہ محصول کا ہر دفعہ اون سے لیا جاتا تہا پس جب کہ حکم انگریزی بی بیون کو بجز مکاو کے
کانٹان مین رہنے کا نتھا اور کانٹان مین آنا اونکے شوہرون کو ضرور رہتا تو دونی مصیبت لڑکے بالے والون
عائد حال ہوتی تھی ایک جدائی اور دوسری ادا اس سخت محصول کی الغرض صاحب ممدوح نے اپنی جان پر
کھیل کے اس محصول کو موقوف کروایا اور دوسری دلیلون مین سے کہ انگریزون کی بہادری اور
قواعد و آلات جنگ سے ختائی خائف ہین ایک یہ ہے کہ جب دھمکی ملی
کچ خانقی اونکی موافق بزدلون کے قاعدہ کلیہ کے موقوف ہوگئی ٭ اگرچہ اظہر من الشمس
تھا کہ ختائیون سے دبنے مین قباحت اور دھمکانے اور برابر آنکھ ملانے مین فائدہ
تھا لیکن خوف تجارت کے موقوف ہونے اور چاے نپانے کا کمپنی کو ایسا تہا کہ سب کچھ گوارا
کیا گیا القصہ ۱۸۲۹ء مین فرمان فغفوری امتناع مین انگریزون کے افیون لانے اور ختا مین بیچنے کے باب
مین جاری ہوا بلکہ حکم ہوا کہ بندر ہوام پاؤ سے افیون کے جہاز سب نکال دیے جاوین چنانچہ لنگرگاہ
لنٹن مین وہ جانے لگے اور اگرچہ صوبہ دار کانٹان خود چاہتا تھا کہ افیون کا کاروبار ایک قلم موقوف ہوجاوے
لیکن جب اوسنے دریافت کیا کہ بالکل ماندرین کو اوسکی خفیہ تجارت سے فائدہ کثیر حاصل ہے وہ بھی زیادہ تر پہنچنے

بازر ماعرض ۱۸۳۳ء سال مین ایک محتسب نے عرضی شہنشاہ کے حضور مین بہیجی کہ مملکت کی تمام چاندی
افیون کی خرید مین نکلی جاتی ہے چنانچہ فغفور کے جلوس کے تیسرے سال سے تاریخ تحریر تک دو کرور
چونتیس لاکھ سے زیادہ کی چاندی ملک سے نکلی اور اوسکے عوض ایک سم قاتل جان و مال کا نقصان
[illegible] مملکت مین آیا تہا اسواسطے لازم تہا کہ سخت امتناع اسباب مین ہووے

لازم تھا کہ ایسی حرکت نازیبا کو جو خلاف ضابطہ سلاطین کے واقع ہوئی انگریز وجہہ لڑائی قرار
دیتے اور فغفور بے شعور کو خوب ہی درست کرتے لیکن صد افسوس کہ چوک گئے اور خاموش ہو رہے
اور غم کھایا تو ١٨٤٢ء کی لڑائی کا تخم بویا والا اگر فوراً برخاش پر کمربستہ ہوتے تو ختائی دب جاتے غرض اس بیچ
بڑی بلا ہی اور تجارت کے موقوف ہونے کے خوف سے شکایت تک نہین کی اور ایسے
صبر نامناسب سے تشنیع بزدلی اور بنیاپن کا اپنے اوپر وارد کیا غرض اول ثمرہ اس چپ رہنے کا اوسی سال
نمود ہوا جب سرکار کمپنی کا جہاز لارڈ امہرسٹ کو صوبہ پیچیلی مین پہونچا کر کانٹان مین پھر آیا کیونکہ ہماکی بہجالی
اوس مین کرنے کا قصد جو ہوا ختائیون نے مال کو لینے نہ دیا اگرچہ بہت سی عرضیان انگریزون کی گذرین
لیکن بے حصول جواب کے ویسے ہی پھیر دی گئین بلکہ بعضون کی مہرین تک نہ کہلین یہان تک کہ جب
جہاز کا کپتان یعنی ناخدا عاجز ہو کر شہر کانٹان مین گیا اور اپنے ہاتھون سے درخواست گذرانی تو بھی مطلق
توجہ نہوئی بلکہ جو ختائی باعث اس رسائی کا ہوا تھا اوسپر ایسی مار پڑی کہ عجب ہی کہ تلوون کی راہ سے
اوسکی جان نہ نکل گئی اس ذلت کے واسطے سرکار کمپنی نے بدستور مناقشہ نکیا اور اگرچہ ہندوستان کے بادشاہ
ہین لیکن ختا مین ادنی بنیے کیطرح دو گالیان کھا کے چپکے ہو رہے حالانکہ سکوت سے فائدہ تو نہین
ضرر عظیم تو ہو ہی رہا تھا چنانچہ شاہ انگلنڈ کا ایک جہاز بنام ال سیسٹ کے کپتان ماکس ول صاحب نے ماندرینون
کی اجازت اپنے جہاز کو دریاے کانٹان مین لیجا کر مرمت کرنے کے لیے موافق عہد کے طلب کی اور اونسے
ہان ہون کے جب بات ٹال دی اوسنے فوراً لنگر اوٹھایا اور جاے مقصود کیطرف چلا تب دفعتہً قلعہ سے تو
تو پونکی باڑہ جہاز پر چلی اور ختائی بجر جنگی سے بھی گولا اندازی شروع ہوئی لیکن اوس بہادر بے بدل نے
جہاز کو مورچون کے سامنے لیجا کر ایک باڑہ ایسی ماری کہ قلعے کے توپچی فصیلون پر سے بھاگ گئے اور اوسکے
بعد بڑی قدر اوس صاحب کی ختائیون نے کی سواے اسکے ایک دفعہ اور ١٨٢١ء مین کسی انگریزی جہاز کے
گورے خلاصیون اور ختائیون مین جب دنگا اور خون و خرابہ ہوا اور تجارت موقوف ہوئی مسٹر جیمز ارمسٹن صاحب
جو مختار کل کمپنی کی تجارت کے تھے اونہون نے فوراً دوسرے گماشتون کو ساتھ لیکر کانٹان کو
ترک کیا اس کمربستگی کو دیکھتے ہی ماندرینون کو خوف ہوا اور گڑگڑا کے اونہون نے منت کہلا بھیجا کہ

تو اوس نے اپنی حفاظت جان کے لیے مارا اور ایسے امر کو خون ناحق یا عداوت سے تصور کرنا
خلاف عدالت کے ہے + یہ جواب باصواب دیے اور پانچ لاکھ روپے
نذروں مین خرچ کر کے ابواب تجارت کھلوائے اور اوس اونی شخص کی
جان کے تصدق مین مبلغ کثیر صرف کیے اسی سے قدردانی اور رفیق پروری
ہماری قوم کی ظاہر ہے ۱۸۰۸ء مین خواہ مخواہ تجارت کرنے کی امتناع ہوئی اور پانچ برس کے بعد جب
پھر انگریزی سوداگری موقوف ہو گئی سر جارج سٹانٹن اور سر ٹی مٹکاف صاحبون نے کانٹان
مین شکایت ان امرون کی صوبہ دار سے کی غرض جب اوس نے مطلق توجہ نکی ونھون نے حکم دیا کہ
تمام انگریز شہر کانٹان کو چھوڑ دین اور جہازون کو بندر سے نکال لے جاوین یہہ سنتے ہی مانڈرینون
کو خوف ہوا کہ ایسا نہو وے کہ اس سے نتیجہ برا نکلے ورا سی ڈر سے کئی باتین جو انگریزون کو سخت ناگوار
نہین موقوف کی گئین لیکن تاہم اکثر امرون مین فرق نہوا یہان تک کہ دوبارہ کسی سفیر جلیل القدر کا بھیجنا چین مین
جانا ضرور سمجھا گیا اور اسی ارادے سے لارڈ امہرسٹ بہادر ۱۸۱۶ء کی آٹھوین فروری کو لندن سے
روانہ ہوے اور صوبہ پیچیلی کے کول مین اوسی سال کے اگست مہینے مین داخل ہوے اور چونکہ حکام
کانٹان نے دروغگوئی کر کے فغفور کی طبیعت کو انگریزون سے برگشتہ کیا تھا مانڈرینون نے دور
اول سے اوسی کوٹو کا جھگڑا نکالا کیونکہ معلوم اونہین تھا کہ اس کورنش سے جو سوا‌ے خدا تعالی کے
کسی مخلوق کو شاہنشاہ روی زمین کیون نہو کرنا نچاہیے انکار کریگا اور یہی بہانہ فغفور تک نارسائی کا قرار
دیا جایگا چنانچہ پہلے ہی سوال وکیل السلطنت نے لارڈ صاحب سے یہی کیا کہ ہمارے خاوند کو تم سجدہ
کروگے یا نہین الغرض دو خاطر سفیر کی نہین کی گئی جو آگے ہوئی تھی اور بجز خفت کے کچھ حاصل نہوا اگرچہ پیچین
تک سفیر پونہچا لیکن جیسا گیا ویسا ہی پھر آیا بلکہ حق تو یہ ہے کہ فغفور نے کوٹو کے باب مین انکار سنکر حکم دیا کہ سفیر
لندن دم بھر دار الامارۃ مین رہنے نپاوے بلکہ شاہ لندن کے نامے کے جواب مین ایک فقرہ یہی
لکھا گیا کہ بار دیگر حاجت نہین کہ تم اتنے دور سے سفیر بھیجو اور اس دفع ہم نے
... بدر ہونے کا حکم دیا حالانکہ اوسکی گستاخی قابل سخت سزا کے ہے +

تین جان فرمایا الغرض ہفتے روز تک انگریز جھول مین رہے اور وہی گئے سے مین فغفور کی تراسیوین برس کی
سالگرہ بڑی دھوم دھام سے ہوئی اور اوسکی خوشیان اور رنگ ریلیان جب تمام ہوئین اونکو رخصت ملی اور رہی
ختا سے جانے کی اجازت دی گئی اور شاہ انگلنڈ کے نامے کے جواب مین فغفور نے خط بہت محبت کے اظہار
سے لکھا لیکن اجازت تجارت کرنیکی بندر چوزان اور نمپو اور تین سنگ مین سوا کانٹان کے جو طلب ہوئی تھی
حیلے حوالون سے ٹال دی گئی غرض فائدہ اس پیام وسلام سے یہی ہوا کہ صوبہ دار کانٹان جسنے انگریزون سے
زیادہ طلبیان کی تھین معزول ہوا اور اوسکے قائم مقام کو حکم دیا گیا کہ خبردار رہے کہ بار دیگر ایسی بد دیانتی نکی جاوے
چنانچہ دو برس تک انگریز ستائے نہین گئے لیکن فغفور کین لنگ جب اپنے جلوس کے ساٹھ برس تمام ہونے سے
موافق منت اور نیت کے تخت سے مستعفی ہو کر گوشے مین جا بیٹھا اور اوسکا بیٹا کیا کنگ مسند نشین ہوا
ہانگ کے تاجرون نے اپنا پرانا ڈھنگ نکالا اور بدستور انگریز کے ہاتھ بیچنے مین سوداگران کیا
اور اون سے خرید کرنے مین نرخ گھٹا دیا اور اسیطرح دونون طرف سے ضرر پہونچایا
لیکن بجز برداشت کرنے کے کچھ چارہ نتھا تاجرون نے خاموشی اختیار کی +
۱۸۰۵ء کی آخری مین نامہ وپیام اور تحفہ تحائف کا ارسال دونون طرف سے درمیان شاہ انگلنڈ اور فغفور کے
وقوع مین آیا لیکن ۱۸۰۸ء مین دو مہینے تک تجارت اس سبب سے بند رہی کہ دنگا درمیان سرکار کمپنی کے
چند گورے خلاصیون اور بعض ختائی لچون کے ہوا اگرچہ انگریز کے آدمی بعد قضیئے کی شروع کے ہنگامے سے
باز رہے لیکن ختائیون نے اپنے کو زور آور سمجھکر انگریزی کوٹھیون پر ایسی کلوخ اندازی کہ راہ بند ہوگئی آخر
لو عاجز ہو کر کمپنی کے خلاصیون نے سردار ونکا کہنا نمانکے اونپر ایسا حملہ کیا کہ ایک چینی مارا گیا اور باقی کا غول
بھاگا یون گویا صوبہ دار کانٹان کی مرضی کے موافق ہوا کیونکہ خاصہ بہانہ انگریزون کے ستانے کا
ہاتھ لگا چنانچہ اوس نے اونکا آنا جانا شہر مین اور خرید وفروخت کرنا بند کر دیا اور ایک اور بیچارے
گورے کو نامزد کرکے قتل کرنیکو طلب کیا جیسا کہ اونہون نے اہل امریکا کے ایک شخص کو کچھ تہمت دیکر
ہلاک کیا تھا لیکن انگریزون نے اپنے آدمی کو حوالے نکیا اور یہی جواب دیا کہ اول تو اوس بلوے مین
معلوم نہوا کہ کسکے ہاتھ سے وہ شخص ختائی مارا گیا دوسرے یہ کہ اگرچہ نشان بھی دیا جاوے

کو کیا کرتے تھے کہ آپ کو لازم ہی کہ موافق دستور کے فغفور کو کوتو یعنی سجدہ جو کہ درباری کورنش ہے
بجا لائیگا لیکن اوٖنھون نے برابر انکار کیا اور کہا کہ ہمارا بادشاہ نہ باجگذار نہ فرمان بردار فغفور کا ہی اور نہ
کسی طرح سے ہیتے اور شان و شوکت مین اوس سے کم ہی پس ہم کیونکر کوتو کر کے ایک نوع سے اقبال
تمہارے بادشاہ کی بزرگی اور اپنے خاوند کی خردی کا کرین الغرض بعد بڑی حجت اور تکرار کے ختائی
وزیر نے ہٹ کرنا چھوڑ دیا اور لارڈ مکارٹنی نے ساری گفتگو اسی بات پر ختم کی کہ ہم جیسا اپنے بادشاہ کو کورنش
کرتے ہین اسی وضع سے فغفور کے حضور مین آداب بجا لاوینگے ✤
یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اشارہ شہنشاہ کا سفیر انگریز سے سجدہ کروانے کا نہ تھا کیونکہ یہ وزرا جو اس قدر مصر اس
امر مین ہوے سکھلاے پڑہاے ہوے تھے اور سفر مین کئی دفع ایسی ایسی حرکتین اونھون نے کی تھین
جس سے عوام الناس پر ظاہر ہووے کہ شاہ انگلنڈ نے فغفور کو خراج بھیجا چنانچہ پیہو کے دریا سے جس وقت
سفیر کا گذر ہوتا تھا کشتیون پر ایک نشان ماندرینون نے لگایا جسپر لفظ باجگذار ختائی زبان مین چہپا تھا اور
چونکہ کسیکا خیال اوس پر نگیا تمام مشہور رہی ہا کہ شاہ انگلنڈ نے تمنا سے اپنے کو فغفور کے باجگذارون مین داخل کروایا
حاصل یہ کہ جب تمام مراتب ادب اور آداب کے طی ہو چکے فغفور نے جی ہول مین سفیر کو بلوایا اور راہ مین بدستور خاطر
داری کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہوا اور ورود کے کئی روز بعد خاص خیمے کے اندر جہان دنیا کے
تکلفات اور آرائش تھے فغفور نے سفیر سے ملاقات اور نہایت توجہ سے بات کی اور شاہ انگلستان کے
مزاج کی خیر و عافیت پوچھی اور جو خط اونھون نے بھیجا تھا سفیر کے ہاتھ سے خود بدست خاص لیا چنانچہ
تمام لطف ایک طرف اور یہ توجہ ایک طرف سمجھی گئی اور اس امر سے عزت افزائی کو حد پر پونہچا دیا سوا
اسکے تحائف جو پیش کیے گئے نہایت خلق اور شکر کے ساتھ مقبول ہوے حالانکہ لارڈ مکارٹنی نے
بجز کورنش سادہ جو انگریزون مین مروج ہی یعنی گھٹنا زمین مین ٹیکنے اور ٹوپی اوتارنے کے ختائی آداب کچھ
نکیا بعد برخاست دربار خاص کے سفیر اور دوسرے جلیل القدر انگریزون کو مسندین مخمل کی فغفور کی بائین
طرف ملین اور داہنے طرف اقربا سے قریب کی قرابت والے اور کئی سلاطین باجگذار بیٹھے اور چند لمحے کے بعد
دو دو شخصون کے سامنے ایک ایک سہ پایہ میز کی قسم سے لگا اور اقسام طرح کا لذیذ کھانا چنا گیا اور فغفور نے بھی

سنہ ۱۷۸۶ع مین اوسکو موقوف کروایا اور دوسرون سے خرید و فروخت کرنے کی اجازت فغفور کے حضور
سے ملی لیکن اس امر سے زیادہ حیرانی اہل فرنگ کو ہوئی کیونکہ ہانگ والون نے ماندرینون کو رشوت دے
دیکر اپنے ہاتھہ مین اجارے کو سابق کیطرح بحال رکھا اور تاکہ اونکی گرہ سے رشوت دینے مین جو خرچ
ہوا مع سابق نفع کے وصول ہووے مال کو دوناگران کر دیا اور چونکہ اسکی نالش فغفور تک پہنچنی بسبب
ماندرینون کی رشوت ستانی کے دشوار تھی انگریزون نے دیکھا کہ سوا ترک تجارت کے دوسرا
کوئی چارہ نہ تھا کہ اتنے مین تجار انگریزی کا پاونا بعض بعض ہانگ والون کے پاس مبالغ خطیر نکلا اور اونھون
نے اوس قرض کے ادا سے انکار کیا آخر مناسب سمجھا گیا کہ شاہ انگلستان کیطرف سے کوئی سفیر فغفور کے دربار مین
جاوے اور ان حرکتون کی نالش کرے چنانچہ ۱۷۹۲ع مین لارڈ مکارٹنی بہادر جو سابق مین ملک مندراس کے
گورنر تھے اس عہدے پر مقرر ہوے اور تحائف لیکر اونکی بحر کانٹان مین ۱۷۹۳ع اسال کے جون مہینے
مین پہنچی اور چونکہ اسکی آمد کی خبر فغفور کو پہنچ چکی تھی ہر شہر کے حاکم اور ہر صوبون کے ناظم پر فرمان جاری ہوا
کہ شاہ لندن کا سفیر فغفور کا مدعو سمجھا جاوے اور ہر طرح سے اوسکی خاطر کیجاوے اور سرکار کیطرف
سے رسد پہنچے اور باربرداری کی سہیل ہووے چنانچہ ویسے ہی عمل مین آیا اور کانٹان سے پیچین تک
ہر منزل پر ماندرینون نے تحفہ شراب مین اور لطیف کھانے سفیر انگریز کے سامنے چن دینے کے سوا جو کچھہ طلب ہوا
بے تامل حاضر کیا الغرض کانٹان سے انگریز کے جہاز سمندر کی راہ سے جب صوبہ پیچیلی کی بندر مین پہنچے صوبے
کا ناظم بہت کر و فر کے ساتھہ استقبال کو پچاس کوس موافق حکم شہنشاہ کے آیا اور شہر تین جانگ مین سفیر کو لے گیا
اور بڑی دھوم دھام سے ضیافت کھلائی اور سرکاری کشتیان بوقلمون تکلف گوناگون سے پیچین سفیر اور
جلو کے خدام کی سواری کے لیے متعین ہوئین اور پیہو کے دریا سے شہر ٹان سو مین جو چھہ کوس دار الامارۃ
پیچین سے ہے جب پہنچے تو وہان دعوت کھا کے پالکیون اور گھوڑون پر سوار ہو کر انگریز پایہ تخت مین داخل پہنچے اور
چونکہ فغفور موسم گرما مین شہر جیہول واقع سرحد تاتار مین رہتے ہین اور اوس وقت تک پیچین مین تشریف نہین لائے
تھے اطلاع سفیر کی آمد کی وہان گئی اور جب تک جواب نہین آیا یوئن مین یونگ کے باغ مین جسکی
تعریف راقم نے جلد اول مین کی ہی اوتارے گئے اور وزرا اکثر آتے اور سفیر

پایا نہ پہلے ریشم کا رنگ نہ وہ رنگ اسمین تھا اور یہہ محض پھوسڑ اور بدرنگ و ناکارہ نکلا این گل دیگر شگفت
تب تو ایک کے اوس ریشم والے کو انگریز پکڑ لایا اور کہا کیون رے بیچیا نابکار جو تمون کا تھا نگی دار
تجھے خدا کی سنوار یہہ کیا اور یہہ کیا ہی اور اسطرح پر سب بلندون کو جو کھولا سوا اوسکے سب کو
ایک سے ایک برا پایا غرض تان کی رجان یہہ ہی کہ وہ ختائی مسکرایا اور جواب دیا کہ عاصی بے قصور
ہی اپنے دلال سے آپ سمجھ لیجیے کیونکہ اوسنے کہا تھا کہ آپ ایک ہی بلندے کو کھولینگے اسلیے
بندہ ایک تو آپ کو دکھانے اور باقی بیچنے کو لایا اگر وہ کہتا کہ آپ سبکو کھولینگے اور پسند کر کے لینگے مین
سب ویسے ہی لاتا + ہر اجنبی خصوص انگریز کے ساتھ اس اسطرح کی حرکت کرنی اپنی سعادت یہہ جانتے
تھے اور جب کسی نے تشنہ اس پوچ عادت محرکت کا دیا اکثرون نے یہی جواب دیا کہ خریدنے اور بیچنے
والونمین ہمیشہ نزاع ہی کیونکہ مشتری یہہ چاہتا ہی کہ اگر مال مفت ملے تو ایک پیسہ نہ دیجیے اسلیے فروشندہ
بھی دل مین کہتا ہی کہ اگر اسکی پگڑی تک دام کے شامل چلی آوے تو لے لیجیے اس سبب سے
ایک دوسرے کو ٹھگنے کا قصد کرتا ہی اور اسمین جو سرسبز رہا اوسکا کیا کہنا +
الغرض ۱۷۱۵ء مین مانڈرینون نے سرکار کمپنی کو ایسا ایسا بھروسا تجارت کی سہولت کا دیا کہ ایمائی
کے سوا کانٹان مین اونکے جہازون کا آنا جانا شروع ہوا لیکن فغفور کین لنگ نے اپنے شروع جلوس
مین کانٹان کے دس بڑے بڑے تجار ختائی کی ایک گروہ کو جسے ہانگ کہتے ہین مقرر کیا اور ان ہی
کے ہاتھ مال بیچنے اور اُنسے خرید کرنے کی اجازت مخصوص اونکو دی اور عوض مین جوابدہ واسطے محصول
سرکاری کے ٹھہرایا پس انگریزون کو اختیار دوسرے کسیکے ساتھ خرید و فروخت کرنے کا باقی نرہا اور یہہ
سوداگران ہانگ جو چاہتے تھے سو کرتے تھے اور جس نرخ سے اپنا زیادہ فائدہ سمجھتے تھے انگریزون سے
مال لیکر ادھر اودھر روانہ کرتے تھے اور ختائیون سے خرید کر کے انگریزون کے ہاتھ بیچتے تھے اور
نتیجہ اوس دستور بد کا فوراً پیدا ہوا یعنے بجز اونکے دوسرے ختائی سوداگر سب اور ونکی خوب ہی لوٹے جاتے
تھے اور یہہ بدذات ہانگ ۱۷۷۱ء بیچ مین مزے سے دونون ہاتھون ہتھے مارتے تھے اس خاص خرید
فروخت کے اجارے سے نقصان انگریزون کو ایسا ہوا کہ اونھون نے تین لاکھ روپے کی زرپاشی کر کے

جہازون مین آگ لگادیوین لیکن انگریز خبردار ہوئے تو کئی ڈونگیون کو پیش بندی سے اوس شیطانی بیڑے کے
استقبال کو بھیجا اور لمبی سی رسی اونمین باندھکے دور گھسیٹکے لیجا اونمین او رخ پر اوسی چھوڑدیا اور الگ ہوکر
تماشا دیکھا کہ بے پیسہ کوڑی کی خرچ کے آتشبازی کا لطف پیدا ہوا ادھر تو اس طرح ختائیونکا مقصد حاصل ہوا اور ادھر انگریزی جہاز
جو قید ہوئے تھے اونھون نے دھمکایا کہ اگر ہمین مخلصی نہین دوگے تو آتشی شیشے سے شہر کو ہم جلا دینگے اسپر بہ دوش ہوکر
اونھون نے چھوڑدیا کہ اتنے مین انگریزکی بحر مکاؤ سے بہر انتقام روانہ ہوئی اور ختائی بحر کو شکست دیتی اور پانچ
جہازونمین آگ لگاتے شہر فاموکو فتح کرتے کانتان مین آن پہنچی یہہ صورت دیکھکر ماندرینون نے پرتگیز کو بانی فساد
ٹھہرایا اور مبلغ کثیر بطور جرمانہ اونسے انگریزون کے نام سے لیکر پیغام صلح کا بھیجا اور یہہ عہد کیا کہ انگریز دو ہزار
ٹیل اور چار لوہے کی توپین اور پچاس بندوقین فغفور کو سالانہ دیکر بخوشی تمام تجارت کرین بعد اسکے رسم تجارت
ایک نوع سے برقرار رہی حالانکہ ختائی ماندرین و سوداگر سب حد امکان کوئی موقع ستانے کا نہین چھوڑتے تھے
اور یہان تک عاجز کیا کہ جب ۱۶۷۰ مسیحی مین والی جزیرہ فارموسا یعنی کاک زنگا نے انگریزون کو اپنے ملک
مین تجارت کرنے کو بلایا تو سرکار کمپنی نے بخوشی تمام ایک جہاز کو بھیجا اور وہان کوٹھی اور گودام وغیرہ بنایا
اور ۱۶۸۱ تک کانتان کی طرف رخ نکیا غرض اوس وقت سے ۱۷۱۵ تک کوئی امر قابل بیان کے واقع نہین ہوا
بجز اسکے کہ انگریز سب تجارت موقوف ہونے کے خوف سے ختائیون سے بگڑتے نہ تھے حالانکہ وے انواع
طرح کی حرکتین نازیبا کرتے تھے اور خواہ مخواہ ہر دفعہ سخت و ناسزا باتین کہتے تھے اور ختائی دلال اور بازاری
لوگ انگریزون کو ٹھگنا اور ہر طرح سے زک دینا واجبات عقلی سے جانتے تھے چنانچہ صدہا نقلون مین سے ایک یہہ
ہے کہ ایک انگریز ریشم خریدنے کے لیے کانتان مین گیا اور ایک دلال سے اپنا مطلب کہا اوسنے جتنے
پلندے ضرور تھے موجود کیے اور اونکے مالک ایک ختائی سوداگر کو بھی ساتھ لیے آیا خیر مول تول ہوا
اور اوپر کا پلندا جو کھولا گیا انگریز نے دیکھکر کہا سبحان اللہ یہی مین چاہتا تھا اور پوچھا ایسی ہی قسم کا تمام ہے
سوداگر نے جواب دیا لا کلام آپ بخوشی رکھیے اور ایسی چیز ایسا سستا پھر جب پائیےگا منڈی کو جو چاہیے سو کہیے
انگریز نے اپنے ملک کے فروشندون کی راستی پر خیال کرکے سمجھا کہ سچ کہتا ہے قیمت دیکے اوسکو رخصت کیا اور
گھڑی ٹھہر کے بعد اتفاقاً جو اوسنے دوسرے پلندے کو اوٹھا لیا اور کھولکر دیکھا تو واہ واہ تحت سے شکوہ کھیں ابلا

بڑی حجت وتکرار کے اونسے اجازت دی کہ تین شخص اوس مین سے ایک جنک یعنی ختائی جہاز پر کانتان
مین جاوین اور تجارت کرنے کی اجازت ناظم سے مانگین غرض جو ہین قریب کانتان کے یہہ لوگ پونہچے چند
ختائی اوس شہر سے ناظم کے بھیجے ہوے آئے اور کہنے لگے کہ تم سب مکاؤ مین پھر جاؤ اور وہان بندوبست
تمھاری تجارت کے باب مین کیا جائیگا یہہ سنکر وہ لوگ اوسی قدم پھرے اور بحر انگریزی مین جاملے غرض وہان معلوم
ہوا کہ اجازت مطلوبہ نہین ملیگی تب صلاح یہہ ٹھہری کہ تمام بحر کانتان کیطرف فوراً روانہ ہووے چنانچہ وہی ہوا
اور کئی روز تک کوئی مزاحم نہین ہوا غرض جب قریب کانتان کے انگریز پونہچے ختائی ڈرے اور دغا کی راہ سے
اونھون نے کہلا بھیجا کہ اگرچہ وہ تک قریب اوس قلعہ کے جو لب دریا پر ہی انگریزی کشتی لنگان کرے اور آگے
نہ بڑھے تو عہدنامہ اونکے حسب دلخواہ طیار ہو ویگا یہہ سنکر وے سیدھے سادہ لوح ویسے ہی عمل مین لائے اور
سفید نشان جو علامت صلح کی ہی جہاز پر سے بلند کیا یہہ دھوکا دیکر ختائیون نے چپکے سے کئی توپون کو
قلعے پر چڑھا کے تمام سامان جنگ مہیا کیا اور ساتوین روز جو نہین انگریزی بحر کا لنگر اوٹھا اور زد پر جہاز پونہچے
ختائیون نے دفعتہً کمینگاہ سے گولہ مارنا شروع کیا مگر نشانے پر کمتر پونہچا اس دغابازی سے انگریز کو قہر آیا اور
جہازونکو قریب لیجا کے اونھون نے مارے گولون کے آناً فاناً مین ختائیون کو ایسا دھن ڈالا کہ اوس طرف کی
باڑھ موقوف ہوگئی تب فقط سو جوان کنارے پر کود پڑے اور ایک ہی حملے مین فصیلون پر چڑھ گئے اور ختائی دو چار
جو ٹین لڑکے بھاگے بعد اس فتح کے انگریز کا نشان قلعے پر اوڑا اور فوراً پیغام صلح کا آیا اور اس لڑائی سے
یہہ باتین حاصل ہوئین کہ انگریز کے جہازون نے کانتان مین پونہچکے چینی اور سونٹ کی بچھائی کی اور سو محصول
اجازت تجارت کے پروانگی ملی کہ دریای کانتان کے باہر جس جگہہ کو چاہین قلعہ بندی کرکے کوٹھی مال کی امانت اور
حفاظت کے لیے بناوین ✤ دس پندرہ روز مین ظاہر ہوا کہ باعث اس طرح کی اجازت دینے کا یہی تھا کہ فرصت تدبیر
جنگ کی زیادہ ملے چنانچہ تہمت خلاف عہدی کی انگریزون پر اولٹے رکھکر دو چرہندارونکو ختائیون نے قید کیا
اور انگریزی بحر کو جلانے کے قصد سے سات جنک کو اکٹھا باندھا اور اونمین باروت اور آتشگیر سوزندہ مصالح
اور دوسری چیزین جو آسانی سے جل اٹھین اور جلد نہ بجھین بھرا اور فتیلہ سلگا کے عین بھاٹے کے وقت اس
اندازے سے انگریزی بحر کیطرف چھوڑ دیا کہ قریب پونہچکے باروت اوڑ جاوے اور مصالح چارون طرف پھیل کے

قومون مین یہہ قابلیت اور بہادریت نہین ہی کہ قسیم اور بہیم اور لطیف چیزونکی ہووین غرض حقیقت
یہہ ہی جو راقم نے نہایت غوض سے حاصل کرکے بیان کی ہی کیونکہ اگر حکیم سمجھتا کہ اغیار سے راہ و رسم
مین کچھہ اندیشہ قباحت آیندہ کا نہین ہی تو ایسی چھوٹی نظر ایسے سیرچشم اور عالی دماغ اور دانا وبینا کی نہوتی
کہ نعمت ایزدی کی برکت سے کسیکو قابل محرومیت کے سمجھے * اگرچہ بعض بعض ختائیون نے ایام سلف
اور حال مین بڑی بڑی بہادریان کی ہین چنانچہ اسی جلد کے ذوقہ سابق مین اسکا حال مبین ہی لیکن اکثر کی
جبلت مین بزدلی ہی اور بعضے جو تلوار یا برچھی کی لڑائی مین کسیکے مقابلے سے قدم بھر پیچھے نہین ہٹتے
توپ تفنگ کے نام سے بدحواس ہوتی تھین اور اسکی نظیرین بالفعل کی لڑائی مین دیکھنے مین آئین غرض انگریز اہل
ختائیونکی تجارت کا بیان شروع سے چاہیے تاکہ بناے جنگ دریافت مین آوے * ۱۵۹۶ سنہ عیسوی مین ملکہ ایلیزبت
بادشاہ انگلستان نے جسکی تعریف مین اتنا ہی کہنا کافی ہی کہ ہم لوگ اوسکے عہد کو موجب اپنی قوم کے افتخار
کا تصور کرتے ہین نامہ فغفور کو لکھا جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ای شہنشاہ چین رچارڈ آلوٹ اور ٹامس بلو مفیلڈ
شہر لندن کے تجار آپ کے ملک کی زرخیزی کا حال سنکر اجازت ختا مین جانے اور تجارت کرنے کی
چاہتے ہین تاکہ اپنے ملک کی نادر چیزین آپکے یہان لیجاوین اور وہان کے تحفے اپنے یہان لاوین *
الغرض وہ جہاز جسمین یہہ لوگ اوس نامے کو لیکر ختا کی طرف جاتے تھے راہ مین مارا گیا بعد اوسکے
سنہ ۱۶۳۴ عیسوی مین کئی انگریزی تاجرون نے شاہ چارلز اول کا فرمان اجازت حاصل اور عہد و پیمان ساتھہ پرتگیز
کرکے ناظم گوآ کے عمل مین آئے اور کپتان وڈل صاحب کئی جہازون کی بحر لیکر بندر مکاؤ مین پہنچا لیکن
وہان کے پرتگیز حاکم نے ختائیون کو ناراض کرنے کے خوف سے انگریزی بحر کو آگے بڑھنے سے منع کیا
لیکن اوس بہادر کپتان نے کہلا بھیجا کہ اب مین یہان آچکا ہون اور ایسا نہین ہونیکا کہ جیسا آیا ہون اوسی
پانون پھر جاؤن خیر تم اگر جگہہ اپنی لنگرگاہ مین نہین دوگے تو مین اپنے لیے جاے مناسب تجویز کرونگا یہہ کہکر اپنی
بحر سے پچاس جوانون کو اوسنے چنکر ایک چھوٹی سی پینس پر دریاے کانٹان کے دہانے کی تلاش کو اسلیے بھیجا
روز کے بعد یہہ سے دالون کی ایک ڈونگی ہلکی اور انعام کے لالچ سے وہ ساتھہ ہوے اتنے مین ختائیون کی بحر
بلی اور امیر البحر نے جب سنا کہ دہانے کا پتا انگریزون کو ملا نہایت پرقہر ہوا اور بہت سا ناچا کودا غرض

کہ سوتے کی زیادتی ختاہی کی طرف ہتکی اور تین سبب سے یہہ امر اسطور پر وقوع مین آیا ہی پہلے یہہ کہ دریا اور نہرونکی کثرت ہی کہ جس شہر کو بلکہ اکثر جس بازار مین سوداگر چاہتا ہی بے تکلف چلا جاتا ہی اور دوسرے یہہ کہ بعض صوبون مین کمیابی طبعی اور صنعی چیزون کی اور بعض مین افراط ہوتی ہی اور جب یہہ ہو خواہ مخواہ لازم ہوا کہ جس چیز کی زیادتی ہوئی اوسکی قدر گھر مین نرہی اور اوسکی فروخت اوس جگہہ پر کرنی ضرور ہی جہان اوسکی احتیاج ہوئی اور تیسرے یہہ کہ سرکار ختا پر چونکہ رعایا پروری ختم ہی وہانسے بھی اوس موضع یا صوبہ یا شہر کا بہت کم خزانہ مقرر ہی جہان قلت معاش اور کثرت احتیاجون کی زیادہ ہوتی ہی اور اونکے عوض جس جگہہ مین طبعی یا صنعی چیزون کی افراط ہی وہان خزانہ سرکاری زیادہ ہی اور یہہ دستور العمل سبب عظیم کثرت تجارت کا ہی کیونکہ محتاجون کو سہولت مالگذاری کے سبب سے تنگ اپنی ضروریات کے لینے کی ہوتی ہی اور جسپر بار خزانے کا زیادہ ہی اونکو کوشش روپیہ پیدا کرنے کی واجب ہوتی ہی ٭

چھٹا باب

بیان مین اوس تجارت کے جو انگریز اور ختائیون مین شروع ہوئی تا بہ شروع لڑائی درمیان دونون ملکون کے

اگرچہ حقیقت ہی کہ اغیار کو ملک مین آنے دینے اور تجارت کرنے کی جو حکیم کنگ فوزی نے کی ہی بیشک بد ہی کیونکہ خود ختائی بہت سے فائدے سے محروم رہے ہین لیکن جواب اس اعتراض کا بہت خوب اور موجہ ہی کہ یہہ امتناع اوس بزرگ کی تجربہ کاری اور دانائی اور دور اندیشی کی کامل دلیلون سے ہے کیونکہ ملک کی زرخیزی اور افراط اقسام اجناس حیوانی و نباتی اور جمادی سے جو کہ طبعی اوس طبقے مین ہوتی ہی بخوبی واقف تھا چنانچہ جلد اول کے پہلے دفتر کے ملاحظے سے ناظرین تاریخ چین کو اسکا حال روشن ہوا ہے سوا اسکے حکیم کو اوسکے ہم وطنون کی بزدلی اور قواعد جنگ سے کم آشنائی معلوم تھی جیسا کہ راقم کے بیان سابق اور بھی آیندہ سے ظاہر ہی پس انھین دو جہتون سے خائف ہوا کہ اگر اغیار آنکر ملک کی زرخیزی اور باشندونکی بزدلی سے واقف ہوکر اپنے وطن جائینگے تو چین کی دولت کے بیان سے لوگونکو لالچ دکھائینگے اور ختائیون کی کمزوری حملہ گرون کے دل سے پرسش کی خوف کو دور کرے گی الغرض اصل سبب امتناع کے یہی تھے حالانکہ حکیم نے امتناع کی وجہین ظاہر نہین کین یہی کہا کہ ختا کے ملک مین دنیا کی نعمتین موجود ہین اور بجز اہل ختا کے دوسری

پانچوان باب

بیان مین تجارت درمیان اہل امریکا اور ختائیون کے

تجارت ان لوگونکے درمیان سنہ ۱۷۸۶ مسیحی مین شروع ہوئی چنانچہ اوسی سال مین امریکا سے ایک جہاز کانتان
مین آیا اور جب نپولین بونا پارٹ شہنشاہ فرانسیس کے عہد مین ولندیزسکے جہازون کو ختا مین آنے کی
ممانعت تھی امریکا کے سوداگر سب چاے اونکے ملک مین پہنچایا کرتے تھے اور چونکہ اوسوقت اہل امریکا
کی سلطنت نوعی نئی تھی اور انگلستان کی اطاعت اونھون نے چھوڑ دی تھی اون لوگون نے بہت چاہا کہ انگریز
کی تجارت ختا مین بند ہوجاوے تاکہ اس ذریعے سے انگلش کو ضرر پہنچے اور اس ارادے سے چالین وضع کی
اونھون نے نکالین کہ انگریز کو بالکل مات کیجیے مگر بازی اونھین کی گھٹ گئی سنہ ۱۸۲۱ مین امریکا کی ایک
خلاصی گورے پر تہمت یہہ لگی کہ اوسنے ایک ختائی عورت کو عمداً مار ڈالا حالانکہ اتفاق سے اوسنے جہاز پر
سے ہانڈی جو پھینک دی تو اوس عورت کی کھوپڑی پھوٹ گئی اس امر کو بہانہ قرار دیکر صوبہ دار کانتان نے
اون لوگونکی تجارت کو بند کر دیا اور جب تک وہ بیچارا گورا اوسکے حوالہ نکیا گیا اور اونسے بلا تمام تحقیقات کے
اوسکو گلا گھونٹ کے مار نہ ڈالا تب تک تجارت کا بند رہا سنہ ۱۸۴۴ مسیحی مین عہدنامہ جو نمبر شہر طون کا درمیان سلطنت ختا اور
اہل امریکا کے عمل مین آیا خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ اون پانچ بندرون مین جہان انگریز کو اجازت تجارت کرنے کی
ملی ہی اونکو بھی دیجاوے اور محصول معمولی سے زیادہ اونسے نلیا جاوے غرض کئی باتین جو فرانسیس کے عہدنامے
مین مخصوص اونکے فائدے اور عزت کے لیے داخل ہین ہمین درج نہین کی گئین الغرض بجز اہل انگلستان کے
جنکی تجارت ساتھہ ختائیون کے زیادہ تفصیل کے ساتھہ بیان کرنا چاہیے اور اسی لیے علیحدہ باب مین لکھا گیا ہی
یہی کئی اقوام فرنگستانی ختا مین تجارت کرتے ہین اور ملک تبت اور ماچین اور جزائر لوچو کے ساتھہ جو تجارت
ختائیون کی ہی اوسکا بیان ساتھہ اونھین ملکون کے احوال کے لکھا ہوا اسی جلد کے تیسرے دفتر مین موجود ہی یہان
اوسکی طرف توجہ ضرور نہین اور ختائیون کی جو خاص تجارت آپس مین ہی اوسکا کچھہ شمہ جلد اول کے پہلے دفتر مین شہرون
کے بیان مین راقم نے درج کیا ہی اور یہان شاید اتنا کہنا بھی فضول ہی کہ ختا کے شہرون مین ایسی دھوم دھام تجارت
کی اور کثرت تجار اور جہازون کی ہی کہ اگر تمام دنیا کی خرید و فروخت کو ایک جا جمع کیجیے تو اوسکے برابر ہو گیا غالب ہی

ختا مین سا اور بعض ون مین سے فغفورون یہان علم ہئیت و ہندسہ باعث نکے بڑے
عمدون سے سرفراز ہوے لیکن تجارت کا امر چونکہ اونکے درمیان کبھی نہین آیا اس سبب سے
اہل فرانس ختائیون کی آنکھون مین بہت ذی رتبہ ہین کیونکہ چین مین سوداگر کو لوگ محض ناکس سمجھتے ہین
اور ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ تمام اقوام فرنگ سے صرف فرانسیس شریف ہین اور باقی سب بنئے چنانچہ قبل
۱۸۴۲ کی لڑائی کے عملہ سرکار کمپنی بہادر کے ساتھ ختائی مانڈرین برابر کی ملاقات نہین
تھے بلکہ جس خط مین عرضی کا لفظ لکھا نہین رہتا تھا اوسکی طرف مطلق ملتفت نہین ہوتے تھے ؛
چونکہ تجارت کا باب کھلا رہنا ہر ملک کے حق مین مفید ہی جیسا کہ بدن انسان کی صحت کے لیے واجب ہی کہ
او تمام حاجتین غذا وغیرہ کی رفع کیجاوین ویسا ہی ملک کی بہتری کے لیے ضرور ہی کہ جہاں طبعی اور صناعی
آمدنی اور رفتنی سے ہر طرح کی حاجت رفع ہووے اس لیے ۱۸۴۳ مین بعد تمام ہونے لڑائی درمیان
ختائی اور انگریز کے بادشاہ فرانس نے سفیر بھیجا اور عہد و پیمان مین تجارت کا بھی ذکر کروایا اور سب شرطین
اس عہد نامے کی بہت خوبی کی ہین کہ اوسکی رو سے حقیقت ہی کہ چین مین فرانسیسون کی جو قدر ہے
نہین ہی چنانچہ دیباچے مین اوسی عہد نامے کے شاہ فرانس کا نام جہان آیا ہی وہی حروف ختائی زبان
صرف ہوے ہین جو مخصوص فغفور کی شان کے لیے مستثنیٰ ہین اور اسی سے اہل فرانس کی عزت جو
تے ہین ظاہر ہی کیونکہ اپنے شاہنشاہ کو ختائی سارے عالم کے بادشاہون پر ترجیح دیتے ہین غرض
اسکے دستخط ہونے کے وقت بڑی دھوم سے آتشبازی چھوٹی اور توپین سلامی کی داغی گئین او
روشنیون کی شیشون سے شب کی تاریکی زائل کی گئی اور یہہ بھی دلیل ہی کہ خود ختائیون کو اس امر سے خو
حاصل ہوئی اور دوسرے سببون مین سے جو باعث ایسے معقول عہد نامے کے لکھے جانے کے ہوئے
یہہ امر تھا کہ یارون نے فغفور کے کان مین یہہ پھونک دیا کہ اہل امریکا اور انگریز محض خود غرض اور لالچی ہین
اور اہل فرانس ایسے عالی طبیعت ہین کہ صرف دوسرون کی بھلائی ڈھونڈھتے ہین اور تجارت کو کچھہ چیز نہین
جانتے غرض جس حال مین کہ فرانسیس کی تجارت کو ختا مین اس عہد نامے کے باعث سے نہایت
ہوئی ہی غالب ہی کہ چند سال مین دونون ملکون کے حق مین انتفاع کثرت سے ہووے حالانکہ اندنون کچھ زیادہ نہین ہے

اور کج خلقی کا حال سنکر بیپر بگڑا اور قصد جنگ کرنے کا کیا لیکن اسی عرصے مین فغفور کا انتقال ہوا اگر چھوٹی طبیعت کا کوئی بادشاہ ہوتا تو اوسوقت کہ ملک چین چند روز سے گویا بے سر ہو رہا تھا نہایت بہتر موقع لڑائی کا سمجھتا لیکن وہ عالی منش ایام عمر کے آخر ہو جانے تک اپنے قصد سے باز رہا آہی عرصے مین خود ہی مرگیا اور بات ویسی ہی رہگئی غرض ۱۷۲۸ مین عہد و پیمان دونون ملکون مین دوبارہ ہوا اوسکی پانچوین شرط یہ تھی کہ چھ طالب العلم اہل روس پیکین مین واسطے تحصیل ختائی زبان کے رہین اور ایک گرجا اونکے مذہب کا اونکی عبادت کے لیے دارالامارۃ مین رہے ہو یہ طور ۱۷۳۲ تک رہا جب قریب تھا کہ پھر لڑائی ہووے لیکن کسی سبب سے موقوف رہی اور ملکہ روس کا تھیرین نے جب دیکھا کہ ختائی دوسرے کسی امر سے بجز روسیون کے پیکین مین جانے کے راضی نہین ہین اوسنے حکم دیا کہ اوسکے ملک کے سوداگر اونکی فرودگاہ شہر کے آگنا واقع سرحد تاتار مقرر ہووے الغرض اوسی کے مطابق جب روس سے مال آتا ہے وہین اوترتا ہے اور ختائیون کا مال اوسی شہر مین جسکا نام میماچین ہے ٹھہرتا ہے لیکن سابق کیطرح زیادہ تر دقت روسیون کو نہین ہوتی ہے غرض بجز اسکے کچھ چارہ نہین کیونکہ جب ۱۸۰۶ مین اونھون نے کئی جہاز کانٹان مین بھیجے فغفور چین نے رہنے نہ دیا بلکہ عتاب فرمایا کہ ایک راہ سے تمہارے ہمارے درمیان تجارت کا کاروبار ہے پھر دوسری راہ سے کیا سبب تمہارے آنے کا ہوا الغرض آج کل دونون ملکون مین تجارت کا بازار گرم ہے چنانچہ ۱۸۴۶ مین قریب دو کرور سولہ لاکھ روپیے کی چیزون کی خرید فروخت آپس مین ہوئی ٭

چوتھا باب

بیان مین تجارت درمیان اہل فرانس و ختائیون کے

تاریخ ختا سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۶۶۰ مین فرانس کے جہاز کانٹان مین آئے لیکن سلامی کی توپین جو اونھون نے چھوڑین ختائیون نے اونکو قیام کرنے نہ دیا چنانچہ کسی اہل ظرافت نے کہلا بھیجا کہ جب ہنسی اور خوشی سے اتنا غل کرسکتے ہو تو معلوم نہین کہ خفا ہونے سے کیا کرو گے اوسوقت تو یہ رخصت کیے گئے لیکن

اہل روس کے جو امور کے دریا پر واقع تھے سب کو سر کر کے تمام اہل قلعہ کو ختائیون نے
قید کیا اور پیچین مین بہجدیا آخر کو سفیر روس نے تکرار سرحد کے لیے بھیجا گیا اور فغفور کاآن ہی نے
دو عیسائی پادریون کو فوج کے ساتھہ گفتگو کرنے کے لیے ۱۶۸۹ء مین بہجا کہ دریا
کربیجی اور وہ قطار پہاڑون کی جو وہان سے بحر مشرق تک واقع ہے دونون ملکون
کی سرحدین مقرر ہون اور اوسکے جنوب کے املاک متعلق چین اور شمال کے قلمرو روس
سی سمجھی جائین سوای اسکے کئی اور شرطین دوستی بڑھانے اور آپس کی راہ و رسم کی سہولت
بخشنے کے لیے بعد اسکے پھر تجارت دستور کے موافق شروع ہوئی
۱۶۹۲ء مسیحی مین شہنشاہ روس جسکا نام پیٹر اور فغفور کاآن ہی کا ہمعصر تھا جس نے
روس کے ملک کی بہبودی کی بنا ڈالی اور جسکی تعریف لکھنے کے لیے داستان طول
چاہیے اوسنے فغفور کے پاس سفیر بھیجا تاکہ روسیون کو تجارت کرنے مین سہولت ہو
لیکن ختائی ایسے چالاک ہین کہ اوبھون نے جب دیکھا کہ صرف سمور کی خواہش سے جو اونکی
پوشاک کے لیے چاہیے روسیون سے تجارت رکھنے کی حاجت ہوتی ہے اوبھون نے
اقوام مغل کو اشارہ کر دیا کہ اوس چیز کی تلاش اپنے دشت مین ایسی کرین کہ وہ حاجت باقی
نرہے غرض اسطرح سے مصرف کے موافق حاصل ہونے کی امید جب نرہی راہ تجارت کی
بند ہوئی والا مسدود ہوجاتی کیونکہ یہہ لوگ اغیار کو ملک مین کسی بہانے سے آنے دینے مین
نہایت ناراض ہین ۱۷۱۹ء مین دوبارہ اوسی شہنشاہ روس نے سفیر بھیجا اور وہ پیچین مین مقیم
لیکن دو برس تک ختائیون نے روس کے تاجرون کو یہانتک ستایا اور ذلیل کیا کہ اوس سفیر
اپنے خاوند کیطرف سے ختائی وزیر اعظم کو سب حال سے مطلع کیا اور وہ جب نہایت کم التفاتی
سے پیش آیا بلکہ کہنے لگا کہ تم سب آج کی تاریخ سے یہان آنے نپاؤگے اگر ضرورت تجارت
کی ہے تو آیندہ وہ شہرون مین جو سرحد پر واقع ہین تم لوگ آیا کرو اور ہمارے ملک کے تاجر
وہین جاوینگے تب سفیر روس نے اپنے بادشاہ کو سارا ماجرا لکھہ بھیجا اور ختائیون کے

کی اجازت ملی وہ سب جگہ چھوڑکر فقط وہین پر تجارت کرنے لگے اور انکی خرید و فروخت ہوا چمکی اس لیئے کہ ولندیز کے برابر کوئی فرنگستانی قوم سوداگری مین دلاوری اور جفاکشی کم کرتی ہی غرض جب نپولین بونا پارٹ شہنشاہ فرانس نے ولندیز کے ملک کو ۱۸۰۱ سنہ مسیحی مین چھین لیا اور مملکت فرانس مین بطور صوبہ مفتوحہ کے داخل کیا تب ولندیز کی سوداگری کا نشان کے شہر مین چند روز موقوف رہی اور جب پھر امن و امان ہوا ادنھون نے ختا کی تجارت کا سامان کیا اور چند جہاز بھیجے بگڑگیا وقت پھر اونکے ہاتھ نہ آیا اور تجارت اونکی مدھم جو ہوئی ویسی ہی رہگئی اور اب برای نام ہے غرض اونسے اور ختائیون سے پھر کبھی نہ بگڑی اور سبب اوسکا یہہ ہی ہے کہ ہر طرح کی ذلت اونھون نے گوارا کی فقط

تیسرا باب

بیان مین تجارت درمیان اہل روس و اہل ختا کے

ایام قدیم سے رسم تجارت کی درمیان ان دو ملکون کے اکثر اوقات قائم رہی ہے اور ۱۶۸۰ سنہ کے قبل یہہ طور تھا کہ روس کے سوداگر کے قافلے دارالامارہ پیچین تک آتے تھے اور خرید و فروخت کرتے تھے اور پوستین اور اکثر جانورکے چمڑے اور چیزین لے آتے اور ریشم کے تھان اور چاے وغیرہ سے عوض کرتے تھے غرض اوسی سال مین لڑائی دونون ملکون مین سرحد دسوانہ کی تکرار سے جب شروع ہوئی تجارت موقوف ہوگئی اس جنگ کی بناؤن پڑی کہ جب ماچو تاتار کا دور ختا مین ہوا ایک شخص بہادر قسمت آزما سپاہی بچے نے ۱۵۸۰ سنہ مسیحی مین دشت سیبیریا کے باشندون کو بوسیلہ اپنی فوج کے جس مین ہر ملک خصوص روس کے جلے تن سپاہی لوٹ کے بھوکے خون کے پیاسے شامل تھے فتح کیا اور اسیطرح سے رفتہ رفتہ تیس برس کے عرصے مین سرحدین ممالک چین اور مملکت روس کی یہانتک قریب پہنچین کہ سوانے کی تکرارین شروع ہوئین غرض دریاے ساگھیلن کے دھانے مین جو دو قلعے روس کے تھے اون مین سے ایک کو جب ختائیون نے محاصرہ کیا شکست کھائی لیکن دوسریکو فتح کرکے تمام قلعے

کی طرف گئے جو نوکینگ اور فارموسا کے درمیان واقع ہے اور قصد وہان اپنی تجارت گاہ بنانے کا رکھتے تھے اور بیشک یہ بات سہلاً حاصل ہوتی اگر ختائی ہر وقت انکو نہ ستاتے القصہ بہت خون و خرابی کے بعد یہ سب ایک جگہ پر قائم ہوے اور ختائیون سے بدلہ لینے لگے اور جتنے جہاز اونکے ولندیز کی بستی کے سامنے سے گذر کرتے تھے پکڑے جاتے تھے اور جو کچھ جنس مال نکلتا ولندیز لوٹ لیتے تھے اور آدمیون کو جبراً و قہراً غلام بناتے تھے بعد چندے فارموسا کے جزیرے کو بھی اونھون نے دخل کیا اور ایک قلعہ بنام ذی لان ڈیا بنایا اور چونکہ کوئی چھتیس کوس چین سے اور ایک سے پچانوے کوس جاپان سے یہ جگہ واقع تھی تجارت یہان رفتہ رفتہ چمکی اور ولندیز کے سوداگرون کی ترقی ہوئی کیونکہ ختائی تاجر وہان جانے اور خرید فروخت کرنے لگے اور روز بروز ہر جگہ کے بے ٹھکانے فلک کی چکی کے دلے دانہ پانی کی تلاش مین یہان آنکر بود و باش اختیار کرنے لگے ذی لان ڈیا کا شہر وسیع ہوا مگر قلعے کو تنگی حاصل ہوئی کیونکہ بے مرمت رہا اور ولندیزون نے ختائیون اور جزیرے کے اصلی باشندون کو حقیر اور بیجرأت و حوصلہ سمجھکر روپیہ پیدا کرنے کے دھن مین مشغول رہے اور پشتے قلعے کے جس طرح گرے ویسے ہی رہنے دیے اس عرصے مین قوم تاتار نے ختا کے ملک پر یورش کی اور مملکت اونکے ہاتھ آئی اور سب جگہ خاطر خواہ ثروت حاصل جو ہوئی تو ایک دزدی قوم ختائی بنام چینگچی لنگ نوکر ولندیز کا اوس نے کیا کام کیا کہ سوئی دھرا و تلوار پکڑ کے تاگا چھوڑ سلسلہ بہادرون کا تھانبا اور جتنے ہمقوم اپنے اوس قلعہ مین ملے اونھین قبای بہادری اونسے پہنائی اور تاتار کے نام کی دشمنی کی سوگند کھلا جہازون پر سوار کیا اور تاتار کی بحرون کو لوٹتا چلا چنانچہ اسکا حال اسی جلد کی صفحہ ۱۵۲ مین مندرج ہے ✦ اوسکے بیٹے کاک زنگا نے بعد اوسکے ولندیز کو محاصرہ کیا چنانچہ بہت سی لڑائیان ہوئین اور ایک مین کاک زنگا مارا گیا غرض آخر کار اوسکے بیٹے نے ان لوگون کو فارموسا سے نکال کر باہر کیا القصہ اسیطرح سے ولندیز عرصے تک جہے خانمان رہے کا نٹاان کی رت نہ سکے ایکن ۱۶۶۲ء مین اونکو بعد بڑی کوشش اور خرچ کے وہان کوٹھی بنانے

کے کانٹان مین بھی اونکی کوٹھیان ہین لیکن تجارت اونکی برائے نام ہے اور فغفور سے
ایسے خایف ہین کہ حال ہین جب لڑائی درمیان انگریز اور ختائی کے ہوی کانٹان کے
ناظم نے حاکم مکاؤ کو حکم دیا کہ انگریزون کو اپنی حد حکومت مین رہنے ندے چنانچہ اوس نے مطابق
اوسکے جمیع اہل انگلستان کو رخصت کیا فقط

دوسرا باب

سنہ ۱۶۰۲ مسیحی مین ولندیز کی قوم کو بڑا اوج ہوا یہان تک کہ انگلستان سے جب لڑائی ہوئی انھون
نے ہر جنگ جہازی مین اس بہادری اور تدبیر کے ساتھ لڑائی کی کہ شکست اگرچہ ہمیشہ کھائی لیکن
خود دشمنون نے اونکی تعریف کی غرض یہہ لوگ جب اسپانیول کی اطاعت سے گردن کش اور
خودمختار ہوئے انکے سوداگرون کو ضرورت ہوئی کہ اسپانیول کے بندرون سے تجارت
موقوف کیجیے اور غیر ملکون کیطرف جایئے اوسوقت ایک شخص بنام ہٹ مان انکے یہان تھا اور
چونکہ اوسنے پرتگیزون کی نوکری کی تھی اور ملک مشرق اور بحر مشرق کی تجارت سے آگاہ تھا چند جہاز
اوسکے سپرد کیے گئے اور اوسنے مشرق کے ٹاپوون مین آنکر خوب تجارت کی اور جاپان کے
جزیرے پر شہر بانٹم مین کوٹھی بنائی اوسکے بعد جب ولندیز ہندوستان مین پہنچے اونھون
نے سنہ ۱۶۰۶ مسیحی مین تین جہاز ختا مین تجارت کے لیے بھیجے غرض ولندیز کے موی میگون اور
چشم ازرق دیکھکر ختائی گھبرائے اور لوگون سے پوچھا کہ یہہ غول کہان سے آئے تب پرتگیزون نے
شوشہ چھوڑا کہ یہہ وحشی بانی ڈکیت ہین چنانچہ لفظ ولندیز اور ڈکیت کو مترادف المعنی سمجھا چاہیے اور
اونکے ساتھ کاروبار کرنا اور لوٹا جانا لازم و ملزوم ہے یہہ سنکر ختائیون نے اونکے جہازون کو
پھیر دیا غرض سنہ ۱۶۲۲ سال مین جب ولندیز کی بنیاد ہندوستان مین مضبوط ہوئی ایک بحر اونھون نے
ختا کی طرف روانہ کی اور حکم دیا کہ اگر تجارت کرنیکی اجازت میٹھے منہ سے ملے تو خیر ورنہ جس طرح بنے
اس امر کو تا بمراد پہنچاؤ اوسی دفعہ یہہ آئے اور پرتگیزون سے خواہ مخواہ لڑے اور شکست کھاکر پھرے
جسکا حال باب سابق مین مذکور ہوا ہے غرض جب یہان سے مایوس پھرے تو پنگھو کے جزیرے

تجارت کے لیے جانے نہین پاتے تھے اور مکاؤ مین بھی اونکو ختائی سب چین سے رہنے
نہین دیتے تھے اور ڈانڈا اور جرمانہ اور رشوت و پیشکش لیتے لیتے اور گالیان اور دھمکی سناتے
سناتے دم ناک پر اوتنا نہین جتنا کان پر اونکے لاتے تھے اور پرتگیز ہی تھے کہ اونھون نے
یہہ سب ذلتین اوٹھائین اور فائدے کے تصور مین برداشت کین کیونکہ سواے ختا کی سوداگری
کے جاپان کے جزیرے مین انکی ایسی خرید و فروخت تھی کہ سال بھر مین سوداگر امیر ہوجاتا تھا اس
جہت سے زیادہ لالچ پرتگیزون کو تھا کہ مکاؤ مین رہیے اور ختائیون کی صلواتین سنیے اور باپ مان
کی گالی سمجھکر تجارت کیجیے لیکن جب سنہ ۱۶۱۲ عیسوی مین جاپان کے بادشاہ نے عیسائی مذہب والون
پر جہاد کیا اور اوس ملت کے بہت سے آدمیون کو مارا اور باقی کو نکال دیا اور اونکا دوبارہ آنا منع
کیا پرتگیزون کی تجارت بہت کم اور مدھم ہوگئی اس عرصے مین ولندیزا اور پرتگیزون سے فرنگستان
مین ایسی بگڑی کہ ولندیز جو ہندوستان مین تجارت مین مشغول اور نہایت قوی تھے اونھون نے
پرتگیزون کی تمام املاک چھین لینے اور تجارت کو بند کرنے کا قصد کیا اور پندرہ جہاز لیکر مکاؤ کو
فتح کرنے کو آئے لیکن جلدی اور بے تدبیری ایسی اونھون نے کی کہ شکست کھائی غرض
کانٹان مین دو چار جہاز نے جاکر تجارت شروع کی اور اونکے ساتھ چونکہ چند جہاز انگریز کے
بھی تھے پرتگیزون کی تجارت مین اور بھی کمی آئی ÷ جسوقت کان ہی فغفور ہوا اونو کیننگ
کے صوبے مین ڈکیتون نے بہت تنگ کیا اوسوقت مکاؤ قریب تھا کہ ویران ہوجاے
کیونکہ فرمان یہہ جاری ہوا تھا کہ کوئی شخص سمندر کے کنارے نرہے اور اپنا گھر دوبارہ او جار کوس
اور کنارے سے فاصلے پر آباد کرے جیسا کہ اسی جلد کے صفحہ ۹۵ مین بیان ہوا ہے
تب ایک عیسائی پادری نے التجا کر کے مکاؤ کو اوس فرمان سے خارج کروایا ÷ سنہ ۱۶۰۹
مین پرتگیزون نے چھہ جنگی جہاز اپنی طرف سے فغفور کی بحر مین داخل اور سمندری ڈکیتون کو
نیست و نابود کیا اور اس مدد کے لیے اسی ہزار ٹیل اونکو ملی لیکن علاوہ اسکے جو اقرار کیا
سنہ ۱۶۰۱ . نہ آیا القصہ اسطور پر پرتگیزون نے ختائیون سے تجارت کی اور اب سواے مکاؤ

فغفور کے حضور مین آیا اور ہدیہ اور تحفہ پیش کیا اور اپنے کو رعیت قرار دے کر نالش کی کہ اہل پرتگیز
نے اوسکو بے تاج و تخت کیا اور ملک چھین لیا اس خبر کے سنتے ہی فغفور برہم ہوا اور وکیل
پرتگیز کو دار السلطنت سے ساتھ ذلت کے نکال دیا بلکہ کہتے ہین کہ کانٹان کی طرف قید شدید
مین ڈال کے روانہ کیا اور اوسکی معرفت پرتگیزون کو کہلا بھیجا کہ اگر تم سب فرمان پاتے ہی
ملاکے کا ملک خالی نہین کر دو گے تم سبھون پر غضب نازل ہوگا جب تک کہ یہہ یہان پہنچے تو
پرتگیز سب جو جہاز پر تھے اور ختائیون سے جو بگڑی تو خوب ہی لڑائی اور خون ریزی ہوئی اوسکی
خبر جب پہنچی تو وکیل اور اوسکے ساتھی سب مارے گئے دوسرے سال جب پرتگیزون کے
اور جہاز آئے ختائیون نے بہت سے چڑھنداروں کو شب خون مارا اور اوسکے بعد تجارت
کی راہ چندے مسدود رہی لیکن چونکہ سرکار ختا اور علی الخصوص صوبہ دار کانٹان کو فائدہ عظیم پرتگیزون
کی تجارت سے تھا اس لیے جب وہ سب پھر اوس امید سے آئے کوانک کینگ ایک
مانڈرین نے بہت سی رشوت لی اور صوبہ دار سے اجازت تجارت کی دلوائی اوسی وقت مکاؤ
کے شہر کی بنیاد پڑی چند دن مین اس جگہہ کی صورت بدل گئی لیکن چینگ چو اور ننیگ پو
مین جو اونکی کوٹھیان تجارت کی تھین اونکو ختائیون نے بند کر دیا اور پرتگیزون کو وہان سے نکال
باہر کیا اور باعث اوسکا یہہ تھا کہ جب ختائی اونکو ستاتے تھے پرتگیز جھنجلاتے تھے اور چونکہ صاحب
ظرف نہ تھے کیونکہ پرتگیز کے جتنے چور چکار بھگیڑو راندہ درگاہ تھے سب جہازون پر یہان آتے
اور زیادتیان کرتے تھے اور نا آل اندیشی چونکہ تھی ذری سی بات مین لڑ پڑتے تھے بعضے مورخون
نے ختائیون کو برا بھلا بہت سا کچھہ کہا ہے کہ یہہ سب انگریزون کے ساتھہ خواہ مخواہ بھی بغض
رکھتے ہین فی الواقع یہہ درست ہے اور راقم بھی اسی باب مین نفرین کرتا ہے لیکن اگر بنظر عدالت
غور کیجیے کہ پہلے قوم فرنگستانیون کی جن سے سابقہ انسے ہوا اوسنے کیا سلوک کیا تو انصافاً
یہی کہنا ہوگا کہ اونکے دل مین جب وہ بات پڑی ویسی ہی رہگئی اور پرتگیزون کی بدولت ختائیون
نے سب فرنگیون کو بد سمجھا القصہ سوا مکاؤ کے کسی جگہہ پر رہنے اور سوا کانٹان کے کہین پر

اور چونکہ ہندوستان کی تاریخ سے واقف نہین ہین باعتبار ظاہر کہتے ہین کہ ہند کی طرح چین کو بھی
انگریز تجارت کے ذریعے سے قبضہ کر لیوینگے حالانکہ اگر حقیقت حال سے واقف ہوتے تو بخوبی دیکھتے
کہ پلاسی کی لڑائی سے جسمین لارڈ کلیو بہادر نے نواب بنگالہ سراج الدولہ بدکردار خونخوار پر فتح پائی
تا بجنگ گجرات جو ۱۸۴۹ء مین واقع ہوئی اور جسکے سبب سے پنجاب کا ملک سلطنت انگریزی مین داخل
کیا گیا ایک لڑائی ایسی اتنے عرصے مین نہین ہوئی ہے جسکے سبب سے انگریزون پر اعتراض تاخت
یا یورش یا قصد و ارادۂ غصب ملک کا وارد ہو سکتا ہے الغرض ان امرون سے لاعلمی نے ختائیون
کے ذہن مین اس خیال خام کو پیدا کیا اور اوسیکے باعث وہ جنگ ہوئی جسکا عہدنامہ شہر نانکین
مین لکھا گیا غرض قبل اسکا احوال لکھنے کے مناسب ہے کہ اور اقوام فرنگ سے جو تجارت اہل ختا
سے ہوئی ہے معرض تحریر مین آوے * پرتگیز قوم فرنگستانی ۱۴۹۶ء مسیحی مین
افریقیہ کی طرف سے سمندر کو طے کر کے جزیرۂ ملابار مین پہونچے اور جب
بندر ملاکا اونکے ہاتھ آیا اور کئی ختائی جہاز کو وہان تجارت کرتے اونھون
نے دیکھا دل اونکا چاہا کہ ملک ختا مین جسکا حال کچھ سنا گیا تھا وہان جایئے اور تجارت کیجیے
تب ایک شخص بنام اِنسرافیل پیریزٹرآلو ۱۵۱۶ء مین ختا کی سرحد پر آیا اور جب اوسنے مال بھی اپنا
خاطر خواہ بیچا اور راہ گھاٹ دریافت کیا اور جو کچھ دیکھنے بھالنے کا تھا دیکھ بھال لیا وہ پھرا
اور جب اپنے گروہ مین آیا سارا احوال سنا کر اون سب کو تعجب مین ڈالا فوراً طمع کی آگ بھڑکی اور آٹھ
جہاز اور سپاہ اور کئی ذی رتبہ شخصون کو اونھون نے بھیجا کہ عہد و پیمان ختائیون سے کرین
اور تجارت کی بنا ڈالین جب پونہچے پہلے کچھ فساد ہونے والا تھا اور ختائیون نے قصد اون
سبھون کے مار ڈالنے کا کیا لیکن پرتگیزون نے روپیہ صرف کیا اور کدورت کی گرد کو زر پاشی
کے آب سے دبا دیا غرض اسیطرح کا طور بہت دن تک رہا کہ ختائی سب جب اونکے معاملے
کو بگاڑنے پر مستعد ہوتے تھے وہ لوگ روپیے کی مدد سے بنا لیتے تھے آخرکار جون
تک معتمد پرتگیز کو تھی اور پیچین تک پیریزٹرآلو پونہچا تھا کہ قضا کردگار نے کا بادشاہ

تأمل اندیشی سے پیدا ہے اور چونکہ افراط نیکی کی بھی بد ہے یہہ زیادتی ختائی حکما کی خیر اندیشی
بدل ساتھہ اپنے ہی نقصان کے واقع ہوئی ہے بادی النظر مین یہہ تأمل اندیشی بہتر معلوم ہوتی
لیکن غور کرنے سے ویسی ہی خامی عقل کی اسمین پائی جاتی ہے جیسا کہ اوس شخص کے
مین جو شب کے آرام کرنے مین خوف کرکے کہے کہ ایسا نہو کہ اسی خواب مین بستر مرگ پر
کرون کہ سر تکیے پر دھرون اور اس راحت سے باز آون اور کعبہ کا حال سنتے ہی کہ راستے مین
کھا کے جو گرا اور ویسے ہی رکھیا تو فوراً بیٹھہ جاوے اور کہے کہ مین ہرگز قدم اوٹھانے کا
مین دیکھو فلانا راہ چلتے مرگیا اگرچہ مشابہت ایک عظیم الشان سلطنت والے ایک مرد خام خیال کی حقیقت
کے درمیان بادی النظر مین درست نہین لیکن حکیم کی آنکھہ مین ایسا فرق نہین ہے جیسا کہ ظاہر بین
لوگون کو معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ملک وہی شئی ہے جس مین بہت سے شخص ایک جا جمع ہوتے
اور ایک وضع کی راہ و رسم پر چلتے ہین اور چونکہ دستورات مروجہ ہر دیار نوع انسان کے مقاصد اور
عادات و حرکات پر مبنی ہوتے ہین تو اکثر یونہین ہوتا ہے کہ جو امور خلاف عقل کے کسی فرد انسانی مین
ملاحظہ ہونگے وہی سب ملک کے لیے بھی باعتبار اوسکے مجمع افراد ہونے کے نامناسب سمجھے
جائینگے اور اسی جہت سے تہذیب نفس کو حکمانے بنیاد تدبیر منازل اور حکمت سیاست مدن
قرار دیا ہے غرض اس تقریر کے طول مین بڑی وسعت ہے لیکن اتنا ہی مختصر کرنا چاہیے کہ جیسی
حماقت اوس شخص کے خوف مین پائی جاتی ہے جسکا حال تمثیلاً بیان ہوا ویسی ہی بے وقوفی اہل
خوف سے بھی ظاہر ہے کہ اگر اغیار سے دوستی کی جاوے تو ایسا نہو کہ دشمن ہوکر ملک چھین
لیوے الغرض اغیار کو اپنے ملک مین آنے نہ دینے اور حرکات ناشایستہ سے اونکی ہمیشہ
کی آمد و رفت کو ناگوار کرنے کے لیئے ختائی ایسی پوچ اور چھوٹی حرکتین کرتے ہین کہ اگر کوئی
شخص انکے تمام حالات سے آگاہ نہووے اور فقط اونھین حرکتون کا احوال سنے تو یہہ
سمجھے کہ پردۂ زمین پر انسے زیادہ بد اور ناآشنا اور بیرحم اور تلوّن طبع کوئی نہین ہے اور چونکہ اہل فرنگ کی
گولہ اندازی سے نہایت خائف ہین تو یہہ ہر وقت ڈرتے رہتے ہین کہ تجارت کے وسیلے سے ملک چھین لیوین



جس طرح سے اور بہت سے امرون مین ختا کے دستور اور ملکون کی رسم سے علحدہ ہین تجارت کے
باب مین بھی علی ہذا القیاس فرق ہے چنانچہ سب جگہہ خصوص فرنگستان مین یہہ رواج قدیم سے ہے
کہ جس ملک کی جو چیز کثرت سے ہوتی ہے وہ اور ملک کے اوس جنس سے عوض کی جاتی ہے جسکی
ضرورت اپنے یہان عدم تولید یا قلت پیدایش کے سبب سے پیش آتی ہے اس رسم سے
طرفین کو فائدے بہت حاصل ہین اور اجناس کے مبادلے اور عوض و معاوضے کو خداوند تعالے
نے ذریعہ اقوام انسان کے آپسکی موافقت کا قرار دیا ہے اگرچہ اس طرح کے سابقے مین کچھہ نقصان
بھی متصور ہے کیونکہ ہر امر دنیوی مین رنج و راحت اور ضرر و نفع کا ساتھہ نہین چھوٹتا غرض
وہ خسارہ ایسا نہین ہے کہ اوسکے بچنے کے واسطے تجارت کے فائدے ہاتھہ سے
جاتے رہین چنانچہ ہر ملکیون سے دوستی اور راہ و رسم کا ہونا اور ہر جگہہ کی بہتر باتون کا اخذ کرنا ذریعہ
انسانیت حاصل کرنے کا ہے اور چونکہ نہایت آدمیت کی یہی ہے کہ ہر طرح کے فضائل کا
[illegible] یہہ دستور ختا کا یعنے کہ سواے اپنی قوم کے کسی سے راہ و رسم بوسیلہ
[illegible] بیشک برا ہے اور ظاہرا وجہ اس ممانعت کی یہی ہے کہ
[illegible] اپنے ملک مین دخل دینا موجب قباحت کا ہو سکتا ہے یہہ خوف

دفتر دوم جلد دوم تاریخ ممالک چین

دفعہ پہاڑون سے اوتر کے ایسی یورش کی کہ چار شہر ختائی پر دخلیاب ہوی تب کان تان کے صوبہ دار کو حکم ہلاکہ جا بجا پہو ہے اور سرکشون کو تنبیت ونابود کرے غرض ختائی لشکر مقابلے مین فتح مند ہوا اور ناظم معزول و ذلیل کیا گیا بعد اوسکے صوبہ دار ہونان نے جو دو ایک لڑائی فتح کی بڑی سرفرازی وے ہوئی غرض بابہہ کوہستانیون نے لوٹ و تاراج اور خونریزی کرکے ختائیون کو سخت عاجز کیا اور یہہ حال دیکہکر فغفور نے زرپاشی کرکے اون لوگون سے صلح کی سنہ ۱۸۳۲ عیسوی مین یہہ بات وقوع مین آئی اور فغفور نے اوسکو فتح اور باغیون کی پائمالی قرار دی حالانکہ اگر اون لوگون سے بندوبست روپیہ دیکر نکیا جاتا اور انگریزی کی لڑائی کے وقت یہہ کوہستانی بغاوت مین مستقل رہتے تو بڑا پیچ پڑتا اور دونون طرف کے حملون مین تخت فغفوری اولٹ جاتا غرض خیر ہوئی کہ اوس طرف فتنہ کی آگ پہلے بجہہ چکی تہی تب اوائل سنہ ۱۸۴۰ مین جنگ درمیان ممالک چین اور انگلستان کے شروع ہوئی جسکا حال آگے کہینگے انشاء اللہ تعالی

دفتر اول جلد دوم تمام ہوا

عث سے ہونے والا تھا موقوف رہا اور چند ڈکیتون کی گرفتاری جب ہوئی اور جانکی
سے تفتیش کی گئی تو اقربا پادشاہ سے دو شخص پر سازش ثابت ہوئی اور اونکی ہلاکت
جس طور سے وقوع مین آئی اور دوسرے سرکشون کی جو نوبت کی گئی اوسکی بیان سے
چونکہ یہی حاصل ہوویگا کہ اہل درکو صدمہ پہنچے کا اس لحاظ سے ناگفتہ بہ ہے سنہ ۱۸۱۷ عیسی
مین ایسی قحط سالی ہوئی کہ اناج کی صورت مفقود ہو گئی اور ہر چند فغفور نے بعض شہنشاہ قدیم
کے موافق گریہ وزاری وروزہ ونماز اختیار کیا اور اپنے بیٹون اور وزیرون کو ہر ہیکلون
مین منت مانی اور زاری کرنے کو بہیجا لیکن مراد بد نہاد کی درگاہ حق سبحانہ تعالی سے
کب ملتی ہے جو اوس اندہی کافر کو بہترون سی حاصل ہوئی غرض جب خداوند کریم کی مرضی ہوئی اور
سزا اوسکی بندون کو مل چکی وہ بات آپ سے آپ مٹ گئی چند روز کے بعد مین نان او ر
سی چوئین کے صوبون مین ایسا بلوا ہوا کہ فغفور کا کوئی سپہ سالار سرکشون سے عہدہ برا
نہوسکا آخرش زر پاشی سے فتنہ بڑہنے نپایا حاصل کلام جب تک کہ وہ کم بخت جیا ایک نہ
ایک فساد ہمیشہ رہا اور عجب طرح کا بدبیر اتھا کہ رنج ومحن اپنے ساتھ لایا اور برابر اپنے سایہ شوم خصال
سے متعلق رکھا اور جب مرگیا امن ہوا سنہ ۱۸۲۰ عیسی مین اوسنے انتقال کیا اور ولی عہد لقب سے
ٹاؤکوانگ کے تخت پر بیٹھا اور چونکہ ہنوز وہ زندہ ہے زیادہ حال اوسکا معلوم نہین کیونکہ
دستور ہے کہ ختائی بادشاہون کا احوال بتصریح کے ساتھ اونکی حیات مین نہین معلوم
ہوتا اگر چہ کچھ کہ ایک نہ ایک ذریعہ سے راقم نے بہم پہونچایا ہی خصوص جو کہ اوس لڑائی
کی جہت سے ظاہر ہوا جو سرکار انگریزی سے سنہ ۱۸۴۰ عیسی مین شروع ہوئی جسکا بیان
دوسرے دفتر مین مندرج ہی اوس سے اسی قدر معلوم ہے کہ اس فغفور سے چند روز
تخت نشین ہونے کے بعد بخارائے خرد مین جسکو کینگ لنگ لی فتح کرکے داخل وشامل
سلطنت کیا تھا بلوا عام ہوا اور کئی برس کے بعد باغیون پر فتح کامل ہوئی اودہر
صلح ہوتی ہی قوم میاؤسی کوہستانیون نے کہ جسکا حال تیسرے دفتر مین پایا جاویگا

تہا سردار کے خوف سے بہاگا کیونکہ لسے امرمین وہ عاقلہ گنہگار کو قتل کرتی تہی اور آپس کی لڑائی کے ثمرے کو خوب پہچانتی تہی غرض جب آٹھ ہزار سپاہ لیکر وہ مجرم سردار فغفور سے جا ملا اور عہدہ اوسکو سرکار کی امیر البحری کا عطا ہوا چینگ ہی کی بی بی کہ ڈکیتون کی ساعت بگڑی اور اونکی قسمت کا ستارہ اقبال کے گہر سے نکلا اور خانۂ زوال مین داخل ہوا یہہ سوچ کر اوس نے پیغام صلح کا فغفور کی پاس بہیجا اور چند شرائط جو اوس مین درج تہے جب قبول ہو جنگ سے ہاتہہ کہینچا عورتمین ختامین مدبر اور ازبسکہ زیرک ہوے ہین لیکن اس عورت عالی ہمت اور رستم جرات اور ارسطو فطرت کے آگے کوئی بحر قبلا خان کی بی بی کے آنکہہ پر نہین چڑہتی اور یاد رکہنے کی بات ہی کہ ستر ہزار ڈکیت پر یہہ قادر ہتی یعنے اون لوگون پر جو کہ نہ ایمان رکہتے اور نہ خدا سے ڈرتے تہے جو کہ خونریزی کو ہولی کہیلنی جانتے تہے اور طمع کی پرستش کرتے تہے جب ڈکیتون سے اس طرح صلح ہوئی اور فتنہ کی آگ سمندر سے بجہی دوسری طرف فساد کا تخم بویا گیا اور قریب تہا کہ خود دولت کا قصہ فیصلہ ہوا اور جہان سے اونکو جواب ملے چنانچہ سنہ ۱۸۱۳ اعین پیچیلی اور ہونان اور شان ٹانگ کے صوبون مین کئی گروہ چوٹون سے پیدا ہوئے اور لوٹ و تاراج کرنے لگے اور آپس مین اونکے ایسا اتفاق تہا کہ ایک سردار کا حکم سب کے واسطے کافی تہا غرض جو طائفہ صوبۂ پیچیلی کے ویران کرنے مین مشغول تہا دفعتًہ اونہون نے فغفور کے دولتخانے پر حملہ کیا اور اگر اوسوقت شاہزادہ عالی تبار جوابِ فغفور ہی اور چند نمکخوار جان نثاری پر موجود نہوتے اور فغفور کے تن اور ڈاکو کے آہن کے درمیان اپنی جان کو نڈال دیتے تو میان کیا کینگ کے نامۂ اعمال کے بیچ اوسی روز تمام شد لکہا جاتا غرض چند شخصون کی بہادری علی الخصوص ولیعہد کی دلیری نے بچا لیا اور فغفور نے سبکو جاگیر اور منصب دیا اور اوس شاہزادے کو ولیعہد فرمایا اور باپ کا قائم مقام وہی ہوا چنانچہ اسوقت تخت پر وہی موجود ہی القصہ جب مفسدون کے ہاتہہ فغفور نہ آیا اور قضیہ بالعکس ہوگیا بلوا جو اونکے

لی حکومت کا اقبال خوشی سے کیا اور اپنے کو آگی سے زیادہ تابعدار سمجھا اپنی بحر
ن کئی قانون کو اوس نے اجرا کیا اور اوس باعث سے ایسا انتظام ڈکیتون مین تھا
لہ فغفور کی مملکت مین نہ تھا چنانچہ ایک دستور اوس نے یہہ نکالا کہ جب اپنی بحر کی کسی تقسیم کے
ہاز اجنبی سوداگر کے جہاز کو سمندر مین روکا اور اوس سے معمولی محصول لیا تو سوداگر کو ایک پروانہ
وس عورت کا دستخطی دیا جاتا تھا تاکہ بحر کے اور جہاز اگر ملین اور اونکے افسر خزانہ طلب کرین تو
وس کاغذ کی وسیلے سی اوسکو رہائی ملی اور بندر تک اون لوگون کے ہاتھ سی ستایا نجاوی یہہ قانون غیر ملکی
سوداگرون کی لیے تھا لیکن ختائی تاجرون نے اون لوگون سے بندوبست کرکے ہر جہاز کی آمدوشد مین محصول مقرر
ردیا تھا اس سبب سی اونکے مال پر دست اندازی نہین ہوتی تھی سوا اس انصاف کی حکم تھا
لہ چونکہ عداوت فقط تاتاریون سے تھی ختائیون سے رسد اور جنگ کا سامان اور اسباب مول لیتا اور
رخ کے موافق دام دینا لازم تھا اسی طرح کئی قانون سی رعایا بھی خوش تھی اور کانٹان کے
شہر مین بڑے بڑے سوداگر ڈکیتون کو خفیہ ہر طرح کا سرانجام پونہچاتے تھے غرض بندوبست اس
دریائی ریاست کا علی الخصوص جب سے جنگ ہی کی لی سردار ہوئی ایسا خوب تھا اور آپس کا اتفاق
اور جنگ کا سلیقہ اس طرح پر اوس عورت نے درست رکھا کہ فغفور کی جو بحر آن سے لڑنے آئی شکست
پائی جب صوبہ کانٹان کے ناظم نے دیکھا کہ اون سے مقابلہ محال ہی اوس نے حکم کیا کہ کوئی جہاز
چھوٹا یا بڑا ختا کے کسی بندر سے نکلنے نہ پاوے اور کسی سبب سی لنگر نہ اوٹھاوے یہہ تدبیر رسد کے
بند کرنے کی صوبہ دار نے ٹھہرائی کیونکہ جاسوسون نے خبر پونہچائی تھی کہ سوداگرون کی سازش سے
اسباب جنگ اور ماکولات اور مشروبات ڈکیتون کو ملتا ہی غرض اون لوگون نے اس تدبیر کا
کا جواب یون دیا کہ کناری کے شہرون کو لوٹنا اور جلانا شروع کیا اور جب کسی جگہہ پہ
تاخت کرتے تو ہزارون تاتار غریب یا ذی اقتدار جو پاتے گرفتار کرکے لے جاتے اور جب تک اونکے
اقربا مبلغ کثیر دیکے نچھڑاتے مقید رکھتے تھے القصہ جب ڈکیتون کا اقبال اپنی حد کو پونہچا آپس کے
دوسردارون مین قضیہ اور خونریزی ہوئی اور اون دونون مین سے وہ شخص جو کہ اپنے کو مجرم جانتا

کسی جبر دار نے فغفور کے گوش گذار کر دیا فغفور چپکا رہا مگر ایسا بندوبست کیا کہ روز معہود کو
جب سب جمع ہوئے دفعتہ پکڑے گئے اور انواع طرح کی اذیتوں مین موت تک پہونچے کوئی کولہو
پر پہونا گیا کوئی تیل مین تلا گیا کوئی قیمہ ہوا کوئی دار پر کہینچا گیا کوئی تختون مین کسا گیا اور
مال اور ملک اون لوگون کا ضبط ہوا اور کئی امرا بے قصور فقط دولتمند ہونے کے سبب سے
اسی سازش کی فریب مین مارے گئے اور اونکا گہر دروازہ دفینے کی تلاش مین کہودا گیا
غرض جسقدر روپیہ اس ظلم سے اوسکے ہاتھہ آیا اوسکا ڈیوڑہا اس طرح سے خرچ ہوا کہ فغفور نے
بلوائیون سے مقابلہ کرنا مفید نہ سمجھکر ریاستی سے مفسدون کو فساد وفتنہ انگیزی سے باز رکہا
ایام ہلچل یا بدانتظامی مین سمندری ڈکیتون نے ہمیشہ ختا کو ستایا ہی اور فغفور کیاکنگ
کو جب اون لوگون نے شب و روز مخمور اور عیش مین ڈوبا اور ریاست سے غافل دیکہا فتنہ
اپنا زور بڑہایا اور جب وان امیر البحر بہادر اور مدبر معزول ہوا اور فغفور نے خوشامدیون کی
صلاح سے ایک شخص ناتجربہ کار اور واہی مزاج کو مقرر کیا ڈکیتون نے ہزار جہاز بڑے اور آٹھہ سے
چہوٹے اور کوئی ساٹھہ ہزار سپاہ جمع کر کے لوٹ و تاراج اور انواع طرح کا ظلم وستم فغفور کی رعیت
اور ملکی سوداگرون پر کرنا شروع کیا اونکی بحری چہہ تقسیمین تہین اور ہر ایک مین ایک نائب
سردار کل کی طرف سے رہتا تہا نام اس سردار کا چنگ ہی تہا اور بڑے دل و دماغ کا شخص
تہا اور مثل اوس ڈکیت کی جسنے تاتار کی اوائل عملداری مین ارکین دولت کو ستایا اور قافیہ
تنگ کیا اس ڈکیت کا بھی قصد تاتاریون کو ختا سے نکال دینے کا تہا اور کیاکینگ کے ایسے
فغفور کے سر سے تاج شاہی اوتار لینا چنگ ہی کے دماغ و گردے کے آدمی کو محال نہ تہا
اور اگر زیادہ جیتا تو قریب قیاس ہی کہ مراد دل کو اگر نہ پاتا پہر بہی سرکار کو ایسا عاجز کرتا
کہ اپنے حق مین جو چاہتا قبول کروالیتا غرض اوسکی تدبیر و نکا نقشہ ارادے کی صفحے سے مٹایا
گیا جب کہ ایک روز ناگہان سمندر مین گر کے ڈوب گیا مگر اوسکے مرنے سے ڈکیتون
مین کچھ تحریک کم نہ ہوا کیونکہ اوسکی بی بی قائم مقام ہوئی اور ایسی عاقلہ تہی کہ شوہر کے حسب ہوس

مبارکبادی کے بہانے سے ختاین سفیر بھیجا اور اوسی وسیلے سی چند امرونکا حصول منظور تھا فغفور اونکے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آیا ظاہر خاطرداری جیسا کہ چاہیے اوسنے کی اور اپنی طرف سی بھی تحفہ بھیجا لیکن جو اصل مقصد سفیرون کا تھا اوس امر مین اونکو مایوس پھیر دیا اسکا حال دوسری فقرہ مین مذکور ہی بعد اسکے چونکہ اوسکے جلوس کا ساٹھواں برس تمام ہوا اور مملکت کے پورے ہو[illegible] کی دعوت دوبارہ اوسی طرح سے کی جیسا کہ دس برس پیشتر کر چکا تھا اپنی خوشی سے تارک الدنیا ہوا اور تخت اپنے بیٹے کیاکینگ کو دیکر عبادت مین مشغول ہوا اور تین برس کے بعد اٹھاسی برس کی عمر مین انتقال کیا حالانکہ کین لنگ کو لڑائی بھڑائی سے شوق تھا لیکن خود میدان جنگ مین نہ گیا غرض تدبیر ریاست مین بڑا دوراندیش اور تیز فہمی مین یکتا عصر اور فاضل متبحر تھا اور شاعر اچھا اور منشی خاصہ اور محنت کش اتنا کہ ایسی وسیع مملکت کے تمام کاغذات کو خود دیکھتا تھا اور اکثر پر حکم اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا جو صفتین بادشاہ کو چاہیے سب اوس مین تھین لیکن سنگدل اور کینہ کش ایسا تھا کہ اہل درد اوسپر نفرین بھیجینگے اور ارباب تاریخ افسوس کرینگے کہ سلاطین زمانہ کا مین بے عیبی کی جہت سی ممتاز ہوتا اور مرتبہ گرامی رکھتا اگر نفسانیت کا پردہ عدل و انصاف کے وقت اوسکی آنکھون پر بعض دفعہ پڑ نہ جاتا اور رحم و کرم سے مانع ہوتا اپنے قائم مقام کیاکینگ کو فغفور نے سب بیٹون سی بہتر سمجھکر تخت پر بٹھایا تھا لیکن وہ مجہول اور کم عقل اور دائم الخمر ہوا اور کم بخت بھی ایسا نکلا کہ عہد جلوس سے مرگ تک مملکت مین برابر بلوا اور ہلچل اور بے انتظامی رہی اور بجز سنگدلی کے باپ کی کوئی بات اوس مین نہین پائی گئی اور کین لنگ کے سے عاقل اور مردم شناس شخص سے تعجب ہی کہ ایسی غلطی صریح صاحب ریاست کی تجویز مین اوسنے کی غرض سوا محبت کے کوئی دوسری وجہ الّا یہی جو کسی کی عقل کے نزدیک قرار نہین پاتی اس سبب سے کہ اور بیٹون سے چھوٹا اور زیادہ بیہودہ شوخ اور بدمنش معلوم ہوتا تھا سنہ ۱۸۰۳ مین کین لنگ کے کئی بیٹے جو تخت نشینی سے مایوس کیے گئے تھے بہت سے امرا جو فغفور حال کے ستائے ہوئے تھے سب اوسکے قتل مین ہمداستانی کر رہے تھے کہ

فارموسا کے باشندون نے بلوا کیا اور سبب اوسکا یہہ ہوا کہ ختائی ماندرین سب اون لوگون پر ہمیشہ ظلم کرتے تہے اور آخر کو ایک کاشتکار سے کسی ماندرین نے آٹھہ ہزار ٹیل ویسی ایک قطعہ زمین کا خزانہ لینے کا مقصد کیا جس سے ایک حبہ وس بیچارے کو وصول نہین ہوا تہا اس لیے انکار مطلوب مبلغ مطلوبہ کی ادا سے اوس شخص نے کیا اسپر ماندرینون نے اوسے قیدین ڈال دیا غرض اوسکے بہائی برادرون نے بگڑکر اوس ماندرین کو جان سے مارا اور صوبہ فوکینگ کے ناظم نے باغیون کو چہوڑ بہت سے بیگناہ شخصون کو قتل کیا اور اپنی دانست مین عوض ماندرین کے خون کا لیا لیکن اس ظلم کا نتیجہ بلوای عام ہوا اور فارموسیون نے سرکاری سپاہ اور عہدہ دارون مین سے ایک کو زندہ نہ چہوڑا بلکہ جو لشکر کہ ختا سے آیا اون لوگون نے شکست دیکر اپنی دانست مین کسی کو باقی نرکہا غرض اسی طرح سے لاکہہ آدمی سے زیادہ فغفور کا مارا گیا لیکن سرکشون کا سر نہ جہکا آخر کو ہر صورت سے تنگ ہوکر کین لنگ نے اپنے ایک سالے کو ظاہر فوج دیکر بہیجا لیکن خفیہ حکم غنیم کو زرپاشی کی قابو مین کرنیکا دیا القصہ اوسنے جاکر جب روپیہ کے ذریعہ سے باغیون کے آپس مین نزاع ڈلوادی تب ہی مراد ملی سنہ ۱۷۹۲ مین ختا اور نیپال سے لڑائی ہوئی اور بنا اوسکی یون ہی کہ جب لاما گرو کا انتقال پیچین مین چیچک سے ہوا جیسا کہ مذکور ہوا ہی تبت کے سردارون سے ایک شخص نے دولت کثیر لیکر نیپال مین رہنا اختیار کیا غرض اوسکا مال و اموال دیکہہ کر نیپالیون کو لالچ جو ہوا اونہون نے تبت مین جا شولامیو کا شہر ملکیون سے چہین لیا اور لاما گرو کی خانقاہ کو لوٹا اور برباد کیا اور سونے کی اینٹین جو صدر معبد مین لگین تہین سب اوکہاڑ کر لیگئے اس غارتگری کی فریاد دلائی لاما اور پنچین لاما دونون نے فغفور کے پاس کی اور بڑا اورسی چاہی پہلے کین لنگ کو تامل تہا لیکن ثانیاً جب ساتھہ گردیدگی اونہون نے عرضی کی ختا سے فوج قاہر گئی اور گورکہون کو کئی شکست متواتر دی اور اس قدر اونکو تارونے تنگ کیا کہ بالکل نیپال اونہون نے واپس دیا اور طوق اطاعت گلے مین ڈالا اور تبت کے لوگ زیادہ تر تابعدار اور ممنون احسان ہوئے جب کین لنگ کو ساٹھہ برس تخت پر بیٹھے ہوا ولندیزون اور انگریزون سے

سالن اور روٹی اور مربے میوے وغیرہ تمام ہوے اور کسی اکول کی بہی سیر نہوین کہیر
باقی نرہی دسترخوان اوٹہا اور بہانڈ اور نقال اور گویے سب آورانہون نے انجمن کو ہنسا ہنسا کر کہانا
ہضم کرادی بلکہ بہوک دلادی اور پیری کے افکار کچہ بچے بچاے آثار مٹاے جب وے رخصت کیے گئے فغفور نے
ہر شخص کو ایک ایک کرکے پانی پلایا اور ہر ایک کا پیالہ اپنے ہاتھہ سے بہر دیا دعا دیکے اوسکے ساتہہ پیالہ
سبہون کی باری ہوجانے سے فغفور نے استراحت کرنیکا حکم دیا پہین دیگر برسنت کی اور وہ محل مین
گئے ادہر انعام بٹنے لگے اور ہر شخص موافق حیثیت کی سیم وزر اور کمخواب اور ریشم کے تہان پاکر
رخصت کیا گیا توارالامارہ مین تین ہزار بوڑہون کو جو ہر شہر کے خواص سے تہی فغفور نے اپنے ساتہہ
کہلایا اور اسی وضع سے اوسی دن معہود پر نظام اور حکام نے اپنے اپنے دسترخوان مین اون بوڑہون
کی دعوت کی جو کہ پچہین مین طلب نہین ہوے تہے اور اون لوگون مین سے ساٹہہ برس والون کو چار من
عمدہ چاول اور ایک تہان سوتی کپڑا اور ہر ہشتاد سالہ کو آٹہہ من چاول اور دو تہان کپڑا اور نوے برس
والون کو چوبیس من چاول اور دو تہان ریشم ایک موٹا اور ایک باریک اور سو برس والون کو چالیس
من چاول اور دو تہان باریک ریشم کی عنایت ہوی سواے اسکے جمیع رعایا کو ایک ایک برس کا خراج
معاف کیا گیا اور فغفور چین کی رعایا پروری اور بہائی سے غربا نوازی اسی ایک بات سے
ایسی ظاہر ہے کہ اگر اسی تاریخ مین صدہا دلیلین اِنہین صفتون کی ہونتین تو بہی ایک کافی تہی
فغفور کانہی نے اپنے جلوس کی ساٹہوین سالگرہ مین ایسی ہی دعوت کی تہی اور ایجاد
اس دستور کا اوسی پر شعور سے ہے اور کین لنگ نے دادا کی پیروی ہر امر و نہی مین کی بعد اسکے
کئی برس تک چارون طرف امن رہا لیکن جب پاچین کا تخت کسی بہادر قسمت آزما نے بادشاہ
ملک سے چہین لیا اور وہ فغفور کے پاس مدد کے واسطے ملتجی ہوا اوسکی درخواست کے موافق لشکر گیا
اور اوائل مین فتحیاب ہوا لیکن اخیر کو پاچینیون نے بدستور الیاس شب خون مارا کہ جو قصے کے
تصفیے کے واسطے گئے تہے اونکا آپ ہی قصہ تمام ہو گیا اور چند سپاہ کے سوا اون دو شخصون
مرگبا سے کوئی جیتا نہ پہرا اور دوبارہ فغفور نے قصد اوس طرف کا نکیا سنہ ۱۷۸۸ء اثنین عشر وہ

باقی ایک متنفس کو زندہ چھوڑا بلکہ شہنشاہ نے حکم دیا کہ صوبہ کیانگ سی مین کوئی مسلمان پندرہ برس سے زیادہ سن کا باقی نرہے اور فرمان کے مطابق اوسکو عمل مین لایا پھر سالگرہ سنہ ۱۷۸۴ مین ہوا اور چونکہ سال بھر کے بعد یعنی سنہ ۱۷۸۵ مین فغفور کے جلوس کا پچاسوان برس ہونے والا تھا اسی وقت سے ہر صوبے اور ہر شہر کے نظام اور حکام پر حکم جاری کیا گیا کہ اونکی تحت حکومت مین جتنے لوگ سال خوردہ جلیل القدر ہوں سبکو سواری اور سفر کا خرچ مطابق حیثیت کے دیکر دار الامارۃ کی طرف روانہ کرین اور تاکہ تمام اہل کار ارباب سیف وقلم ادنی سے اعلی تک کو انعام و اکرام دیا جاوے اور زیادہ حیثیت کے طلبا کو نوکری ملے اور بندی خانون کے قیدیون مین کم قصور والون کو مخلصی اور مجرم جرم کبیرہ کی سزاؤن مین تخفیف کی جاوے فہرست ہر فرد کی حقیقت حال کی طلب کی گئی اور تمام رعایا کا خزانہ ایک برس کا معاف کیا گیا الغرض جب فرمان جاری ہوا خاص و عام کا دل شاد ہوا اور بوڑھون کا سارا درد و غم دور ہو گیا جدہر دیکھیے یہہ سب خوش و بشاش تھے گویا حاجت ہاتھہ کے عصا اور آنکھون کے چشمے اور غیر کے سہارے کی نرہی یہان تک کہ جوانون کو پیر نود سالہ سے رشک ہوا آخر وہ دن ماہ فروری سنہ ۱۷۸۵ عیسوی کو روز معہود آیا اور سب بوڑھون نے تین ہزار کو جو سب سے سن رسیدہ تھے رقعہ لونیہ فغفور کا دستخطی دیا گیا اور قصر شاہنشاہی مین سب جمع ہوئے آٹھہ بجے حضرت شہنشاہ دربار عام سے فراغت کر کے ایک برج سفید سنگ مرمر کے بنے ہوئی تخت مرصع پر جلوہ افروز ہوا اور مدعو لوگون کی طلبی ہوئی قطار قطار سے موافق رتبے کے میزون کے گرد یہہ سب لوگ بیٹھے اور نقارے پر چوب پڑنے سے دروازے چارون طرف کے کہلے اور دسترخوان پر ہزارون قاب کہانے کے چنے گئے اور فغفور کے خاصے کی شرابون سے پیالے لبلب کیے گئے اور حضرت کے بیٹے اور پوتے اور خاص اقربا نے خدمتگارون کے ہر شخص کی رکابی مین کہانا دیتے اور انواع طرح سے دلجوئیان کرتے پہرتے تہے اور فغفور کی توجہ سبکے حال پر تو تہی ہی لیکن کئی شخص کو جو خاص اوسکے ساتھہ ایک ہی میز پر بیٹھے تہے اونہ ... نے اپنے دست مبارک سے کہلایا اور پلایا الغرض جب سب قسم کے کباب اور شوربے اور

لی اور علماق تاتار کے الی جلے رہتے تھے اور دو فرقہ ایک سفید کلاہ والے یعنی آق باشی اور
دوسرے سرخ کلاہ والے یعنی قزل باشی رہتے تھے اتفاق ایسا ہوا کہ آپس ہی مین تو گڑے اور
جنگ و جدل پر موجود ہوے اور مذہب ہی کا سبب تھا کہ یہہ قصہ پہیلا کیونکہ ایک نے دوسرے کے طریق
کو نادرست ٹھہرایا اور آق باشی سنے جو سنی تھے قزل باشیون کو اپنے طور پر لانیکا قصد کیا اور مذہب
شیعون نے تبرا کیا اور سنیون نے اونہین رافضی کہا اور اونہون سنے خارجی ٹھہرایا اون لوگونکا یہہ
ڈہنگ دیکہکر صوبہ دار کیانگ سی نہایت خفا ہوا اور کہلا بہیجا کہ تم دونون عجب بیوقوف ہو کہ باوجود
ایک مذہب اور امت محمدؐ ہونے کے ادنی اسے امر لیے جو تمہارے اصل دین سے کچھہ متعلق نہین
کیونکہ تمہارا کیا بگڑتا ہی کہ علی کو لوگون نے چند روز تخت خلافت سے محروم رکہا آپس مین سر کٹول کرتے
ہو پس اگر تم لوگ آپس کی خونریزی سے دست کش نہین ہوے تو مین سبکو مملکت سے نکال دونگا اس
دہمکی سے قزل باش قصے سے باز آئے لیکن آق باشیون نے کچھہ خیال نکیا اسی سبب سے صوبہ دار نے
اوس قوم کے دس ہزار آدمی کو خارج البلاد کیا اور وے جو وہان سے بیزار نکلے تو مسلمان تاتار کو ترغیب
دینے لگے اور ختائیون کو کفار قرار دیکر قصد یورش اور انتقام کو جہاد ٹھہرایا اور سات
لاکھہ آدمی دست بہ شمشیر ہوے غرض حاکم بیگ ایک سردار نے اوس مسلمان امیر کو گرفتار کرلیا جو
باغیون کا سپہ سالار ہوا تھا باوجود اسطرح پر پہلے ہی قدم پر ٹہوکر کہانے کے آق باشیون
نے صوبہ کیانگ سی پر تاخت کی اور چند پلٹنین سرکار کی جو مقابلے مین آئین شکست کہا کر
بہاگین لیکن جب خبر ہوئی کہ ایک سپہ سالار جرار فوج قہار لیے اونکی طرف آتا ہے آق باشیون نے
قدم ہٹایا اور سنگین قلعے مین پناہ لی غرض جب وہان پر ختائی سردار پونہچا اور ایسا شدید
محاصرہ کر بیٹھا کہ آب و دانہ اون لوگون کا بالکل بند ہوا تب مسلمانون نے اپنے لشکر کی تمام
مستورات اور لڑکون کو مار ڈالا تاکہ غلہ چند روز اور بہی کفایت کرے لیکن آخر کو ختائیون نے متواتر
ایسے حملے کیے کہ ختائی سب قلعون کی دیوارون کے پار ہو گئے اور قتل عام کرنے لگے اور اوس
سپہ سالار خونخوار نے بجز چند سردارون کے جنکو فغفور کے ہاتھہ سزا پانے کے لیے چین مین اوسنے بہیجا

ہزار طرف پہیلی اور فغفور کو فوراً خبر ہوئی اور اسی کو موقع معقول سمجھہ کے عیسائیون کی دشمنی
فریب دیکر اون بیچارون کو خواہ نخواہ اون بلوی کی صلاح سے بدنام کیا اور فغفور نے بلے تحقیقات کے
اور ثبوت لیے فقط مفسدون کے کہنے پر اوس قوم کی ساتھہ دشمن کی طرح پیش آیا اور ہر جو نہین فتنہ مٹا
دوسری طرف سے شروع ہوا اور ایک قوم ختائی جو کنول سے گئے کی قوم کہلاتی ہی مستعد فساد
ہوئی اور اس بلوی کے محرک نے بڑی بڑی لڑائی کی لیکن اپنی قوم کے سوا اوسکی پشت پر کوئی نتھا
اس لیے مراد اونکی بر نہ آئی وہ مارا گیا اور اوسکی دو جورون کی لاشین اوسکے دونون بغل مین
میدان جنگ مین ملین غرض اون دونون رنڈیون نے ایسی ایسی جراتین کین تہین کہ بڑے بڑے بہادر سپاہیون نے
اقرار کیا کہ اپنے ہوش بہر مین اونکے مقابل کسی شخص کو کم دیکہا اور اونکی سپاہگری کا حال سنکر فغفور
کو اون دونون کی صورت دیکہنے کا ایسا شوق ہوا کہ اونکا سر کاٹ کے دار الامارۃ مین آیا اور
خاص و عام نے بحیرت دیکہا کہ اس نزاکت کے ساتھہ اتنی مضبوطی کیونکر شامل تہی غرض اس بات کو
اونہین سوچنا تہا کہ ہماری قوت روح پر موقوف ہی اور ہاتھہ پاؤن گوشت ہڈی سے وہ کچھہ متعلق
نہین ہی ورنہ طاقت جسمانی پر اوسکا وجود قائم ہی کیونکہ کون ایسا ہی کہ جسنے کسی سند بڑے آدمی
کو کسی مخنی کی سامنے سے نوکر دم بہاگتے نہ دیکہا ہو کین لنگ نے باپ دادا کی طرح اپنا بہی یہہ
طریق رکہا کہ مملکت کے صوبون اور پرگنون مین اکثر وہ جاتا تہا اور مظلومون کی فریاد کو خود پہنچتا
تہا اور اسیطرح پرنانگین کے ناظم پر ظلم جو ثابت ہوا فغفور نے اوسکو قتل کیا اسی حین مین
لاماگرو کے دیکہنے کا شوق جو اوسے ہوا بہت کر و فر اور خدم و حشم کے ساتھہ وہ شخص
بیجین مین آیا لیکن عجب طرحکی پشیمانی بودہیون کو ہوئی جب تیلا یلین اوسکی موت دار الامارۃ
مین ہوئی اور اون لوگون کے نقدون کا عقدہ کہلا اور خاص و عام پر ثابت ہوا کہ اوس شخص
کو بقا نہ تہی اور مثل اور بنی آدم کے فنا اوسکے حصے مین بہی وتری تہی جو نہین لاماگرو نے
انتقال کیا مفسدون نے سلطنت مین فساد اوٹھایا اور بلوے کا حاصل یہی ہوا کہ تبتیون کی کمر
ٹوٹ گئی وہ حصہ بخارا کا جو صوبہ کیانگ سی کی تحت مین آیا تہا اوس مین چند قبائل

تاتار کا دور ہوا انلے لڑے بہڑ سے ووا و نکے تابعدار ہوے غرض کین لنگ کے وقت مین اتفاقا
ایسا ہوا کہ اوس قوم کے دو سردارون مین قضیہ کی بنا ہوئی اور ایک کو جو شکست ملی فغفور کی پاس آ[illegible] اوسنے
فریاد کی اور اودہر سے ایک فوج مدد کو گئی لیکن کوہستانیون نے ختائیون کو ایسی شکست دی اور
اسطرح سے فوج کو کاٹ کوٹ صاف کر دیا کہ ایک شخص کا پتا نہ ملا یہہ سنکر دوسرا لشکر شاہنشاہ نے بہیجا
غرض پہلی فوج کا جو احوال ہوا تہا اوسکی قریب قریب ونکا بہی حال ہوا آخر کو کین لنگ نے اپنے سالے
توکانگ کو پیغام صلح کا دیکر روانہ کیا غرض اوسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ختائیون کو بزدل اور کمزور سمجہکر اون
لوگون نے باج دینا موقوف کیا اور سنہ ۱۷۵۸ع مین یورشون کی ایسی بنا اونہون نے ڈالی کہ اپنا کینہ ختائیون
سے چودہ برس تک خوب لیا آخر کو وہی سپہ سالار جرار بہیجا گیا اور اوس نے تدبیر معقول سے سرکشون کے
سردار کو گرفتار کرکے پیچین مین داخل کیا اور شہنشاہ نے اپنے سامنے اوسے بڑی جانکندن سے ہلاک کروایا اور
کین لنگ کو ہمیشہ شوق یہہ تہا کہ جب کوئی مجرم جرم عظیم مین گرفتار ہوکر سامنے آتا تہا تو اپنے روبرو اس
بدبخت کو مصیبت سختی کے ساتھہ مروا ڈالتا اور جسپر خفا ہوتا تہا اوسکا خدا ہی حافظ تہا غرض اس سنگدلی کا
نتیجہ آخرکو اس طرح پر ظہور مین آیا کہ نان وی اور وان لنگ وختائیون نے اس بندوبست کے ساتھہ باغیون کو
ایک جگہہ جمع کیا کہ بارہ ہزار کا ایک سنگین لشکر تیار ہوا اور دفعتہ جو نشان بلوہ کا اوٹہا اوسوجہ سے حاکم
سے کچہہ بن نہ پڑا اور شہر چہین کر وان لنگ نے اپنے کو فغفور قرار دیا غرض ایسا سفلہ تہا کہ باج [illegible]
اوقات کاٹنے لگا اور یہہ نہ سمجہا کہ ملک گیر وہی ہوتے ہین جو جیسے جیالے لڑتے ہین اور ایسا [illegible]
لوٹا دیتے ہین جو عیش طلب ہوتے ہین آخر تاتار کی فوج اوسکی حالت غفلت مین آن پہنچی [illegible] بست
کامل جو وان لنگ کو ملی خودکشی اوسنے کی اور اوسکا ساتہی نان وی گرفتار ہوا اور [illegible] دار الخلافہ
کی طرف بہیج دیا گیا اور کین لنگ نے اوسکو اور چند بد اندیشون کو ایک ہی دفعہ کمال [illegible] اذیت سے مروا ڈالا
فغفور کا اقبال زبردست تہا کہ کسی اتفاق سے وہ موافق معمول کے شکار کو اوس ایام مین نہ گیا [illegible] الا باغیون نے
بندوبست اوسکے اسیر کر لینے کا کیا تہا اور ہزار آدمی چیدہ اور جانباز کو کمین گاہ مین [illegible] ٹہایا تہا اگر فغفور
میدان مین نکلتا تو بے شک گرفتار ہوتا بلکہ جان سے مارا جاتا جب وہ معین [illegible] ٹل گئی [illegible] ہزار آدمی کی جان بہی [illegible]

ملک کے بادشاہ نے چھین لی تھی لیکن جب فغفور نے بزور شمشیر اونکا حق دلوا دیا اون بیوفاون
نے بلوا کیا اور امورسانا کی طرح ختائیون سے پیش آئے غرض مقابلے کے وقت ہٹے اور ہندوستان
کی طرف بہاگے مگر راہ مین گہیرے اور مارے گئے اور اونکی املاک مملکت ختا مین داخل ہوئی اوسی ایام مین
دوسری فوج ختا کی کاشغر کے تاتار پر غالب آئی اور اونکی سلطنت بہی چھین گئی ان فتحون کی
خبر حضور مین پہونچنے سے اتنی خوشی حاصل ہوئی کہ سپہ سالار میدان جنگ سے جو پہرے تو فغفور کے
حکم سے دولت سرا کی سیڑہیون تک گہوڑے پر آئے اور فغفور ساتھ اعیان اور ارکان ریاست کے
آئے اور اونکو گہوڑون سے اوتار کے قصر شاہی مین لے گئے اور اپنے ہاتھون سے ضیافت کھلائی اور
سارے شہر مین روشنی ہوئی اور آتش بازی چہوٹی سنہ ۱۷۶۷ مین شاہ برما نے کوئی وجہہ لڑائی کی
فغفور سے نکالی تب فوج ختا کی اوس طرف روانہ ہوئی لیکن برماون نے کمین گاہ مین گہیر کر ایسا
شب خون مارا کہ بجز چند سپاہ کے کوئی ختا مین پہر نہ آیا غرض جب اون لوگون سے حال معلوم ہوا
فغفور نے دوسرا لشکر روانہ کیا اور سپہ سالار کو کہ سردار بہادر اور مدبر اوس فوج کو لیکر گیا لیکن جنگل کی
تپ اس شدت سے فوج کے بیچ مین نمود ہوئی کہ آدہی سپاہ سے زیادہ زیر زمین گئی اگرچہ اوس پاسے
مجبور ہو کر الٹا پہر گیا لیکن اوسنے بہی عہد و پیمان اس بند و بست کا شاہ برما سے کہ اوسکا سفیر
پیکین مین آیا اور اپنے آقا کی مہر عہد نامے مین کی اس مہم کے نتیجے سے فغفور کو بڑا افسوس
ہوا لیکن ساتھ ہی اوسکے ایک امر ایسا وقوع مین آیا کہ رنج خوشی سے مبدل ہو گیا چنانچہ جب
قلماق تاتار کا ملک ہاتھ آیا اوس قوم کا ایک قبیلہ روس کی مملکت مین چلا گیا تہا غرض سنہ ۱۷
مین وہ اپنے وطن مین پہر آئی اور فغفور کی تابعدار کہلائی اور ہر چند روسیون نے قصد اونکو روکنے
اور اپنی ریاست بچائی دینے کا کیا اور فغفور کو بہی دہمکایا لیکن اون لوگون نے نہ مانا اور کین لنگ نے
کچھ سنا اور اوس قبیلے کی سردار آنے ساتھ بہت احترام سے دربار عام مین پیش آیا وہ بہی جو پیش
مے ایام قدیم سے چند قبیلے ایک قوم تہے کہ سنگی مکانات اور سنگ ہی کے قلعے اور شہرپناہ
مکان مین رہتے تہے خانہ بدوش منگول تہا فغفور ان کا ہاتھ [illegible] اور جب

تھا اور ینگ جنگ کا ظلم ناپسند اور موجب گزند تھا حالانکہ کین لنگ کے باپ کی ایسی ہی وسیع
ریاست تھی لیکن بلوے اور فساد کی نمایش کہین نہین ہوئی اور ظاہر اسباب قوم قلماق تاتار کے
ساتھہ صلح رہنے کا یہی تھا کہ اگرچہ وے زور آور اور کینہ ور تھے اور قابو پاتے تو ختا پر یورش
کرتے لیکن ینگ جنگ نے اپنے اور اونکے ملک کے درمیان لشکر قاہرہ نگہبان رکھا تھا
سوا اسکے فغفور نے اون لوگون کے خانگی قضیون مین ہاتھہ نہ ڈالا اور نہ اپنی طرف سے بھی کوئی
بات ایسی کی کہ جو سبب اونکے ملال کا اور سبب تکرار یا جواب و سوال کا ہووے لیکن کین لنگ
کو لڑائی اور فتح مین نام نکالنے کا شوق تھا اس لحاظ سے جب قلماق تاتار کے ایک سردار
امورسانا نے آن کر فغفور کے پاس نالش کی کہ دوسرے سردار نے اوسکے میراث چھین لی ہی
کین لنگ نے فوج قاہرہ اوسکے ساتھہ بھیجکر غاصب کے قبضے سے ملک چھین کر اوسکے حوالہ کیا لیکن
عنان حکومت فغفور کے ہاتھہ مین رہی یہہ بات امورسانا کو ناگوار معلوم ہوئی اور جونہین
ختائی لشکر اوس دیار سے روانہ ہوا اور موقع اوسنے پایا فغفور کے باقی آدمیون کو نکال دیا
اور اختیار اپنے ہاتھہ مین لیا فغفور اس خبر سے پر قہر ہوا اور دوسرا لشکر بھیجکر شہر ایلی پایتخت
ملک قلماق کو چھین لیا اور امورسانا کو ملک سے نکال دیا وہ پہلے اپنی قوم کے بعض سردارون کے
پاس پناہ کے لیے گیا لیکن دغا کے خوف سے آخر روس کی مملکت مین چلا گیا شہر ایلی کی
فتح کے بعد ختائی سپہ سالار اور سردار سب امن سمجھکر غافل رہنے لگے اور کرغز اور قزاق
اور تورگوت اور کھوبارد قبائل تاتار کے دل مین جو بغض تھا اوس سے وے آگاہ نہ تھے چنانچہ
ایک ہی دفعہ ان چارون قبائل نے ختائی لشکر کو گھیر لیا اور رسد بند کردی اور ہر طرح سے
اتنا تنگ کیا کہ اگر دوسری فوج مدد کو جلدی نہ پہنچتی تو یہہ محاصرین مارے جاتی اور ایک سپاہی
کی خبر نہ ملتی غرض جب دونون ختائی فوجین اس طرح سے ساتھہ ہوئین تو چند روز مین بقول
ختائیون کے دس لاکھہ قلماق کی لاشین ڈھیر کی گئین اور یہہ انتقام فغفور نے لیا کہ قلماقون مین ایک
سرکش باقی نرہا اور اونکا تمام ملک ختا کی تحت مین آگیا بخارے کے دو مسلمان سردار اون کی میراث کو

کی بدذاتی جنہون نے خاوند کی بہتری پر اپنے دل کی خواہش کو مقدم کیا اور جہجو ٹہیسج لکھہ
بہیجا بادشاہ بیگم بہت سلیقہ شعار دختر سردار عالی وقار اور رحم وکرم اور داد و دہش کی مخزن
اور عقل و دانش کی معدن تہی اور اغلب ہی کہ فغفور نے اکثر قوانین مستحسن اوس عورت نیک سیرت
کی صلاح سے اجرا کیے ہون غرض اپنے نام سے بادشاہ بیگم نے دو قانون نکالے ایک یہہ کہ جو بیوہ شوہر
کے نام پر بیٹھی رہے اور دوسرا نکاح نکرے اور بدفعل نہووے تو سرکار سے اوسکی پرورش کے
لیے وظیفہ قابل حیثیت کے ملے اور دوسرا قانون یہہ تہا کہ ستر برس کے سن سے زیادہ جو عورتین مملکت
مین ہوون اونکے لیے وجہ گذران مقرر کیجاوے تا آخر عمر کو ٹہنڈے جی سے دعا کیا کرین اور
دم و اپسین تک دعا دیوین سنہ ۷۲۰ امین صوبہ تیجیلی مین زلزلہ اس شدت سے ہوا کہ ہزارون آدمی گہرون
کے نیچے دبکے مرگئے اور عمارتین بیشمار گر پڑین غرض فغفور نے مبالغ کثیر خرچ کیا اور جسکا جس قدر
نقصان ہوا تہا عوض کردیا اور جسکا شوہر اوس سانحہ مین گذر گیا اوسکی بیوہ کے لیے وظیفہ
مقرر ہوا اور اوسیطرح تمام یتیمون اور بیکسون کی خبر اوس غریب پرور نے لی اور حتی الامکان ہر آفت رسیدہ
کو تسکین دی یہہ رحم اور کرم فقط رعیت کے واسطے تہا لیکن اپنے بہائیونکا ایسا دشمن تہا کہ
کوئی کسی غیر کا بہی کم ہوتا ہی چنانچہ اپنے سترہ بہائیون پر بڑا ظلم اوسنے کیا اور بلاواسطہ
اونہین لوٹا اور مارا اور بعض کو قتل اور بعض کو خارج البلاد کیا اور یہہ ایک نظیر خلقت انسان
کی سرشت کی ہی کہ ایک ہی شخص کے مزاج مین ظلم اور عدل یا امساک و اصراف یا خلق و بد مزاجی
کا ساتہہ رہتا ہی اور کبہی ایک اور کبہی دوسری رگ زور کرتی ہی اور ایسی نیرنگی دکہاتی
ہی کہ اوسی شخص کی ایک حرکت فرشتے کی اور دوسری شیطان کی معلوم ہوتی ہی القصہ
سنہ ۷۳۶ امین فغفور نے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا کین لنگ قائم مقام ہوا جس وقت یہہ
فغفور تخت پر بیٹہا باپ کے نکالے ہوئے شہزادون کو اوسنے پیچین مین پہر بلوایا اور اس طرح ان
مظلومون کے ساتہہ پیش آیا کہ گذشتہ ایام غم و ستم کا اون لوگون کی یاد سے جاتا رہا خاص و عام
کو فغفور کی شفقت اور درد اقربائیت پسند ہوا کیونکہ اون بیچارون کے حال پر سب کو افسوس لی

کی طرف سے ایسا بد کیا اور اس قدر ڈرایا اور بہکایا کہ سبکو اوس ملک سے نکال دیا اور وجہ
کو پایہ تخت مین اس لحاظ سے رکہا کہ تقویم کی درستی اور کسوف و خسوف کے حساب کی
صحت جو ان سے ہوتی ہی ختائی ہیئت دانون سے ناممکن تہی سوا اسکے طبیب کامل
یہہ لوگ تھے اور باوجود کئی علاج کے جس مین مسیحائی اونہون کی ہاتی سنہ ۱۶۹۲ عیسوی مین
کان ہی کو ایسی تپ آئی کہ تمام ختائی طبیبون نے کنارا کیا اور بہروسا اوسکے بچنے کا
کسیکو نہ رہا اوسوقت پادری گربیلون صاحب نے کنین سے اچہا کیا اور رتبہ اون بزرگون
کا آگے سے بہت زیادہ ہوا الغرض ینگ چینگ کی نالیاقتی کی یہی ایک حرکت کہ جو
شروع جلوس مین اوسنے کی تہی والا تدبیر مملکت اور رعایا پروری مین کوئی بات ایسی اوس سے
سرزد نہین ہوئی جس سے بدنام ہو اور کم عقل یا ظالم کہلایا ہو اوسکی دلیل یہہ ہی کہ ایک دفعہ
جب چیکلی اور سانٹانگ اور ہونان کے تینون صوبون مین قحط ہوا فغفور نے مالگذاری
اوس سال کی معاف کر دی اور دوسری بات عقل و قدردانی کی اوس سے یہہ ہوئی کہ ہر حاکم
شہر پر فرمان گیا کہ اپنے اپنے نقشے مین جتنے خدا پرست اور نیک اطوار اور خوش کردار لوگ
نکلین سب کے سب پایہ تخت مین بہیج دیے جاوین تا کہ اونکی دعوتین ہووین اور سرکار سے
انعام پاوین اوسکی رواج پانے سے اکثر لوگ جو آگے بد وضعی کی بدنامی سے ڈرتے نہ تہے
ظاہرا نیکی اختیار کرنے لگے تا کہ بادشاہ کے منظور نظر ہووین اور بہلمنسیت کی جزا ہاتہون
ہاتہہ پاوین علی ہذا القیاس کشت کاری کو ترقی دینے کے لیے انعام اوس کشتکار کے
لیے مقرر کیا کہ جسنے خراب زمین کو آباد کیا ہو یا مشقت یا جد و جہد سے اپنے
کہیت کا حاصل بڑہایا ہو ایک قانون اس طرح کا اوسنے جاری کیا کہ سرکار کے عہدہ دار
سب کی سرگرمی اور سستی اور راستی یا کاہلی و برائی کی خبر ہر ناظم اور حاکم کی ماہواری اطلاع
مین دی جاوے تا کہ نیک کو جزا اور بد کو سزا پہنچے حالانکہ اس قانون سے اکثر ایسا ہوا کہ لوگون نے اپنے
دشمنون سے عوض لیا اور دوستون کا پاس کیا لیکن یہہ برائی قانون کی کچھہ نہ تہی فقط اون ظالمون

خبر ملی کہ قلماق تاتار جنہون نے تبت بزرگ مین یورش کرکے لاما گروکے مال اور خزانے کو لوٹ لیا اور اوس طبقے کو بالکل برباد کیا تھا اونکو ایسی شکستین متواتر دین کہ اونکے ہاتھ سے ملک مقبوضہ چھین جانے کے علاوہ اوس قوم مین ایذارسانی کی طاقت باقی نہین رہی تھی غرض تبت سرکار ختا کا باجگذار اوسی سال سے آجتک ہی دوسرے برس یعنی آخر سنہ ۱۷۲۲ء مین فغفور کو اپنے وطن یعنی ملک مانچو تاتار مین جانے کا اتفاق ہوا اور وہان پرجاڑے وقت شمال کی مرطوب ہوا سے برودت مزاج مین اسقدر سرایت کی کہ تمام ادویہ اور تدبیر اطبا پر غالب رہی اور پیغام اجل کا لے آئی کئی روز قبل مرگ کے فغفور نے اپنے بیٹے ینگ چینگ کو جانشین مقرر کیا اور تخت پر وہی بیٹھا قبلا خان کے سوا کان کے برابر کوئی فغفور مدبر اور بہادر اور عالم اور عادل نہین ہوا اور اوسکی عادات اور حرکات سے بھی ظاہر تھا کہ اس دل و دماغ کا آدمی دنیا مین کم ہوتا ہی اور جب آتا ہی ایک عالم کو زیر و زبر کرتا ہی باپ کا جو نہین انتقال ہوا ینگ چینگ نے کئی ایک عیسائی پادری کے سوا سب عیسائیون کو مملکت سے نکال دیا اور اون لوگون کے جانے سے علم کی رونق بھی دن بدن کم ہوئی اس لیے کہ ریاضی کے اصول اور فروع مین جو خامی علما ختا کی تھی اور پادریون کے رہنے سے مٹ جاتی تھی وہ موقوف ہوئی دوسرے یہہ کہ فرنگستان کی نئی ایجادین پادریون کے وسیلے سے ختا مین رواج پاتی تھین اور اونہین لوگون سے اون چیزون کے نکتے دریافت ہوتے تھے اور کاریگر نقل بناتے تھے یہہ سب باتین موقوف ہوئین مورخون نے پادریون کے اوپر خفگی ہونے کا دو سبب لکھا ہی ایک یہہ کہ خاندان فغفور مین سے کئی شخصون نے عیسائی مذہب اختیار کیا تھا دوسرے یہہ کہ علما ختا کی بزرگی چونکہ اون ہوشیارون کے رہنے اور برابر بحث کرنے سے کم ہوگئی تھی اس سبب سے پادریون کے زیادہ تر وے دشمن تھے لیکن کانگ ہی کے جیتے جی کچھ کر نہین سکتے تھے غرض اوسکے مرتے ہی ینگ چینگ لوگون نے فرنگستانیون

مین یونہچکر فغفور نے ناظم کو طلب کیا اور جونہین اوس نے بادشاہ کو دیکھا سر نیچے کیے چپکا
رہا غرض جب وہ لڑکا اندر سے آیا اور فغفور نے دیکھا کہ حقیقت مین ناظم کا قصور تھا اپنے
ہاتھ سے فوراً اوسکا سر کاٹ ڈالا اور بوڑھے ہاسی کہا کہ مین اس ظالم کے عوض تجھے صوبہ داری
کا عہدہ دیتا ہون خبردار رہنا کہ کوئی قصور تجھسے ایسا نہ صادر ہووے کہ ایسی ہی سزا تو پاوے
ختا کے قوانین فوجداری مین ۸۹ قانون یہہ ہی کہ بوڑہے اندہے لنگڑے لولے لاچار جنکا
نہ کوئی اپنا بیگانہ ہی اور نہ استطاعت خود رکہتے ہین اونکی خوراک و پوشاک اور ہر طرح کی
پرورش سرکار سے متعلق کی جاوے اور اگر ایسے کسی شخص کی درخواست کی طرف حاکم کم توجہی
کریگا بانس کے ضرب سے سزا پاویگا غرض اسکے مطابق ہمیشہ عمل مین آتا تھا لیکن سنہ ۱۶۸۷ عیسوی مین
اس فغفور باشعور نے حکم اسکی اصلاح مین یہہ جاری کیا کہ ستر برس کے آدمی کو خوراک و پوشاک
موافق دستور کے ملے لیکن اسّی برس والون کو علاوہ اوسکے ایک تھان ریشم اور کئی من چاول
او گوشت اور چار پنسیری روئی ملے اور نوّے برس سے زیادہ عمر والون کو تاحین حیات اسکا
دونا ہوجاوے چنانچہ مطابق اسکے شمار کیا گیا کہ تمام صوبجات مملکت مین ایک لاکھ چوراسی ہزار
چھیاسی آدمی ستر برس اور ایک لاکھ اونہتر ہزار آٹھ سئی پچاس اسّی برس کے اور دس ہزار
آدمی نوے برس کے اور اکیس آدمی سو برس کے اس فغفور کے وقت مین پرورش ہوتے تھے
غرض باوصف اس کرم و رحم کے جو کانہی نے اپنے جلوس کے ستائیسوین برس سے شروع
کیا اور دستور قدیم کو اس خوبی کے ساتھ اصلاح دیکر زینت بخشی جب سنہ ۱۷۲۱ مین اوسکو
ساٹھہ برس تخت پر بیٹھے ہوا فغفور نے پاے تخت اور اطراف کے بوڑھون کی دعوت
ایک روز معہود کو کی اور سب کے کہانے پینے کا مہتمم خود رہا اور انعام و اکرام دیکر رخصت کیا
غرض چونکہ اوسکے پوتے کین لنگ نے ویسی ہی دعوت کی تہی اور اوسکا ذکر وہین بہتر
ہی اسواسطے اوسکا مفصل احوال اوس مقام پر ملاحظہ کرنا چاہیے کیونکہ پوتے نے اس امر
مین دادا کی پیروی ہر طرح سے آرایش مجلس وغیرہ مین کی تھی اوسی سال مین سپہ سالار کی غرضی سے

اور اپنا نام کیا لیکن اتنا تحقیق ہی کہ شاعری اور منشی گری مین اوسکو آمد اور غور و تلاش
کی وقت گوارا نتہی اس سبب سے اتنا کچھہ ہو کیا تعجب نہین ہی چنانچہ ایک فقرہ اس وقت یاد آیا
کہ اوسکا ترجمہ یہہ ہی کہ تمام خلائق کو اپنے سے راضی کوئی بادشاہ نہین رکھہ سکتا ہی
بلکہ خدا تعالی کو اس مین مجبوری ہی کیونکہ جب باران رحمت سے نعمت برستی ہی تو
جس مقدار سے پہاڑون کے رہنے والے خوش رہتے اور اوسے موافق جانتے ہین
میدان کے باشندے اوسے سیلاب سمجھتے ہین اور شکایت کرتے ہین اور جب اونکی مرضی
کے موافق پانی برستا ہی کوہستانی امساک باران سے نالان ہوتے ہین پس جب کہ
پروردگار سبکو خوش رکھنے سے ناچار ہی تو ادنی سے ایک آدمی کی کیا حقیقت ہی کہ وہان شکایت
اوسکے حق مین نہ کہلے غرض اس طرح کے لطیفے اور فقرے فغفور کی تصانیف مین بہری ہوئی ہین
اور اولی اوسکی آمد طبیعت اور رسائی ذہن کے ہین سوا ان باتون کی فغفور کا قاعدہ تھا
کہ دوسرے تیسرے سال ہر صوبے مین جاتا تھا اور پرگنے پرگنے کے کاغذات کو خود ملاحظہ
کرتا تھا اور حکام کے ستائے ہوؤن کو داد دیتا تھا اور اوسکے سوا جب دار الخلافہ مین رہتا
تو کوئی امر ادنی سے ادنی نتہا جسکی تجویز و تدارک اپنی ذات سے متعلق نہین رکھتا تھا
انہین سفرون مین سے ایک دفعہ کی یہہ نقل ہی کہ فغفور چند آدمیون کو لیے گھوڑے پر
سیدہی سادی وضع سے چلا جاتا تھا کہ ایک بوڑہا راہ کے کنارے پر بیٹہا رو رہا تھا اور
فغفور نے پوچھا کہ ای پیر مرد کیون گریہ کرتا ہی اوس بیچارے نے جواب دیا کہ اے دردمند
میری آنسو کا حال کیا پوچھتا ہی میری ایک بیٹا ہی جوان آنکھون کی روشنی اور اس ضعیفی کا
عصا ہی اوسکو اس صوبے کے ناظم نے زبردستی اپنے پاس نوکرون مین داخل کیا ہی نہ اوسے
یہان آنے نہ مجھے وہان جانے دیتا ہی یہہ سنکر فغفور نے اوسے کہا کہ آ میرے پیچھے زین پر
بیٹھہ لے اور وہ ملعون جہان رہتا ہی اوسکا گھر بتلا دے دیکھین تو سہی چل کے کہ میرے کہنے
[illegible] کو چھوڑ دیتا ہی یا نہین وہ غمزدہ سوار ہوکر فغفور کے ساتھہ روانہ ہوا قیصر نظامت

ن کو جس سے کان ہی نے عہد و پیمان کیا تھا تب فغفور درمیان مین آیا اور چند سال ایلچی
وغیرہ بھیجکر قالدان خان کو سمجھاکے زیادتیون سے اوسے بازرکہا لیکن جب طبیعت اوس شخص کی شاہ
ی مائل بفساد دیکھی اور اوسکی حرکتون سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ جس طرح چوہا مارنا بلی کی جبلی ہی
اوسیطرح مردم آزاری اوسکی خلقت ہی تب فغفور نے اپنے متعلقین کی مدد کی اور فوج قاہرہ
ن سپہ سالاری خود لی اور اسحالاکی سے اون صحرائیون پر تاخت کی کہ نہ مقابلہ کیے وی بہاگے
ور دم بھر سامنے نہ ٹھہرے غرض بارہ ہزار چیدہ اور جنگ آزمودہ سوارون کو لیکر فغفور نے خود
تعاقب کیا اور قالدان خان نے بہت تنگ اور عاجز ہوکر اوس سے امان مانگی اور صلح چاہی
اس سردار پر فتح پاکے ملک تاتار مین کسی قبیلۂ تاتار کو نئے باجگذار کیے فغفور نے یہہ جہگڑا اور
اور ہر مقام پر سپاہگری اور بہادری اور مدبری اس طرح پر اظہار کی کہ سبھون پر ثابت
ہوا کہ کان ہی کا اقبال ترقی پر ہی اور پروردگار نے طاقت ملک گیری کی اور قابلیت ملکداری
کی دو صفتین جو اتفاق سے باہم جمع ہوتی ہین اوسکو عطا کی ہی اگرچہ یہہ حال اوسکا امور مملکت
مین تھا اور کیسی بڑی سلطنت اوسکی تھی ظاہر ہی ہی لیکن علم کا شوق اوس ہجوم افکار پر
بھی نگیا اور قاعدہ کان ہی کا تھا کہ خواہ دارالخلافہ مین ہو خواہ دشت تاتار مین خیمہ ڈالے ہو لیکن
ہر روز شام کے وقت تحریر اقلیدس کا شغل یا ہیئت کلیات حکمت کی گفتگو یا منطق کی بحث یا شعر کا
مذاکرہ ہمیشہ اوسکی صحبت مین رہتا تہا اور جو اوقات کہ اکثر بادشاہ حرم سرا مین مستورات کے
ساتھ کاٹتے ہین اون وقتون مین کان ہی فرنگی اور ختائی عالمون کی صحبت مین بیٹھا رہتا تہا
یا حصول علوم کرتا یا تالیف و تصنیف مین مشغول ہوتا تھا اور حال پرگوئی کا یہہ تہا کہ سو نسخے
سے زیادہ اوسکا کلام ہی اور ختائی زبان کی پہلی لغت چھتیس جلدون مین اور حکما کے پند اور
نصائح ایک سو اکیس جلدین سب فغفور کے اہتمام مین چھپین اور اگرچہ حق ہی کہ بادشاہون اور
امراکی تصنیفون مین علماے ژولیدہ حال اور شعراے بے زر و اقبال کا بہت دخل رہتا ہی اور
اس جہت سے کچھہ شک نہین کہ اس فغفور نے بھی تصنیف و تالیف کے بارے مین اورون سے کام لیا

مین وہ تیمہ کیا گیا اور چیل کو ون نے اوسے کہایا اسکے بعد فغفور نے اپنے اقربا ؤن کو کبھی ریاست ندی اور تمام صوبجات مین عالمون اور فاضلون کو ناظم کر کے بھیجد یا سنہ ۱۶۸۳ مین فار موسے کا جزیرہ جو کا کی زنگا ڈکیت کے گھرانے سے متعلق تھا اس طرح مملکت ختا کی تابع ہوا کہ فوکینگ کے صوبہ دار کو فغفور نے حکم جزیرے کی فتح کا دیا اور موقع بھی بتلایا چنانچہ موافق اوس اشارے کے اوس نے اشتہار کیا کہ جو لوگ بغاوت اور شہنشاہ سے عداوت کر کے اپنے وطن اور باپ دادون کے ہر دار کو چھوڑ چھاڑ کے غیر ملکون مین گرے ہین اور غضب فغفور سے لرزان و ترسان ہین اونکو قسمیہ اقرار سرکار کی طرف سے دیا جاتا ہی کہ اگر وہ لوگ اپنے گھر پھر آوین اور غیر ملکون مین نر ہین کسیطرح پر اون سے انتقام تو کیا مطلقاً باز پرس نکیا جائیگا یہ اشتہار نہایت عقل اور دور اندیشی اور مردم شناسی کی دلیل ہی اور نتیجہ اوسکا وہی ہوا جو فغفور نے سمجھا تھا چنانچہ اوسکے مشتہر ہوتے ہی ہزارون باغی فار موسے کے جزیرے سے اپنے اپنے وطن کو دفعتہً چلے آیے اور جب باقی نے دیکھا کہ صوبہ دار نے مواخذہ نہین کیا ڈکیت کا ساتھ چھوڑ کر اکثر ختا مین آن کر رہے اور مراد فغفور کی برآئی کیونکہ طاقت اوس قزاق ابن قزاق کی ایسی کم ہو گئی کہ جب فوکینگ کے صوبہ دار نے اوسپر تاخت کی اتنا کمزور اوسنے اپنے کو دیکھا کہ فغفور کو عرضی کر کے اوس نے جان بخشی چاہی القصہ پیکین مین وہ آیا اور شہنشاہ نے اوسے سرفراز کیا اور منصب امیر کبیر کا دیکر اپنے حضور مین رکھا اور دشمن جانی کو دوست دلی بنایا غرض اسیطرح سے فار موسے کا جزیرہ تابعدار سرکار ختا کا ہوا کان ہسی کی مدبری کی بہہ کئی دلیلین جو راقم نے گذارش لکین اس طرح کی بہت ہین اور سب کا اگر بیان کیا جاوے تو کئی جزکی کتاب تیار ہووے غرض عاقل کے لئے اتنا ہی کافی ہی اوسکی بہادری اور سپاہ گری بہی اوس بیان سے ثابت ہی جب خود اپنی فوج کا سپہ سالار ہو کر مغلون کے ملک پر چڑھ گیا تہا اور دوسری دلیل اوس امر کی یہہ ہی کہ قلماق کا قبیلہ تاتاریون کا جب بہت زبردست ہوا اور قالدان خان اونکے سردار نے لشکر و ہتہار لیکر کئی قوم تاتار کو جو باجگذار ختا کی سرکار کی تہین ستایا علی الخصوص قوم

مغل کو جب سے کاآن [illegible] عہد و پیمان کیے تھے تب منصور نے [illegible] رخصت کر دیا
[illegible] نے نہ [illegible] جب [illegible] کسی [illegible]
سے [illegible] کسی [illegible] تھی [illegible] جیسا کہ [illegible]

اوسی طرح مردم آزاری و سکی شفقت تب تب منصور نے اپنے متعلقین کی مدد کی اور پانچ ہزار
کی سپہ سالاری [illegible] اون بحر الحوین پر دخت کی کہ اپنے مقابلہ کیے ہوئی سپاہ کے
اور دم بھر سامنے [illegible] شہر سے غرض بارہ ہزار چیدہ اور جنگ آزمودہ سوارون کو لیکر منصور نے اوسکا
تعاقب کیا اور تاؤن خان سے نے بہت تنگ اور عاجز ہو کر اوس سے امان مانگی اور صلح چاہی
اس سردار پر فتح پا کے ملک تاتار مین کسی قبیلہ تاتار کو نے باجگذار کیے منصور نے بہتوڑا اور
اور ہر مقام پر سپاہگری اور بہادری اور ہدری اس طرح پر اظہار کی کہ سبھون پر ثابت
ہوا کہ کاآن ہی کا اقبال ترقی پر ہی اور پروردگار نے طاقت ملک گیری کی اور قابلیت ملکداری
کی دو صفتین جو اتفاق سے باہم جمع ہوتی ہین اوسکو عطا کی ہی اگرچہ یہہ حال اوسکا امور مملکت
مین تھا اور کیسی بڑی سلطنت اوسکی تھی ظاہر ہی ہی لیکن علم کا شوق اوس ہجوم افکار پر
بھی نگیا اور قاعدہ کاآن ہی کا تھا کہ خواہ دار الخلافہ مین ہو خواہ دشت تاتار مین خیمہ ڈالے ہو لیکن
ہر روز شام کے وقت تحریر اقلیدس کا شغل یا ہئیت کا بیان حکمت کی گفتگو یا منطق کی بحث یا شعر کا
مذاکرہ ہمیشہ اوسکی صحبت مین رہتا تھا اور جو اوقات کہ اکثر بادشاہ حرم سرا مین مستورات کے
ساتھ کاٹتے ہین اون وقتون مین کاآن ہی فرنگی اور ختائی عالمون کی ہمہ -
یا حصول علوم کرتا یا تالیف و تصنیف مین مشغول ہوتا تھا اور حال برگولی کا یہہ تھا
سے زیادہ [illegible] کلام ہی اور ختائی زبان کی پہلی لغت تیس جلدون مین اور حکما کے [illegible]
[illegible] ایک سو بیس جلدین سب [illegible] کے اہتمام مین چھپین اور اگرچہ یہہ حق ہی کہ بادشاہون اور
امرا کی تصنیفات مین [illegible] حال اور شعرا سے [illegible] اقبال کا بہت دخل رہتا ہی اور
اس نسبت سے کچھ شک نہین کہ اس [illegible] نے بھی تصنیف و تالیف کے [illegible] کام لیا

مین وہ نیمہ کیا گیا اور چیل کو ون نے اوسے کہا یا اسکے بعد فغفور نے اپنے اقرباؤن کو
کبھی ریاست ندی اور تمام صوبجات مین عالمون اور فاضلون کو ناظم کرکے بھیجدیا سنه ۱۶۸۳
مین فارموسے کا جزیرہ جو کاکزنگا ڈکیت کے گھرانے سے متعلق تھا اس طرح خلعت خطا کے
تابع ہوا کہ فوکینگ کے صوبہ دار کو فغفور نے حکم جزیرے کی فتح کا دیا اور موقع بھی بتلایا چنانچہ موافق
اوس اشارے کے اوسنے اشتہار کیا کہ جو لوگ بغاوت اور شہنشاہ سے عداوت کرکے اپنے
وطن اور باپ دادون کے ہر وار کو چھوڑ چھاڑ کے غیر ملکون مین گرےن اور غضب فغفور سے
لرزان و ترسان ہین اونکو قسمیہ اقرار سرکار کی طرف سے دیا جاتا ہی کہ اگر وہ لوگ اپنے
گھر پھر آوین اور غیر ملکون مین نرہین کسیطرح پر اون سے انتقام تو کیا مطلقاً بازپرس نکیا جاویگا
یہ اشتہار نہایت عقل اور دور اندیشی اور مردم شناسی کی دلیل ہی اور نتیجہ اوسکا وہی ہوا جو
فغفور نے سمجھا تھا چنانچہ اوسکے مشتہر ہوتے ہی ہزارون باغی فارموسے کے جزیرے سے اپنے
اپنے وطن کو دفعۃً چلے آے اور جب باقی نے دیکھا کہ صوبہ دار نے مواخذہ نہین کیا ڈکیت کا ساتھ
چھوڑ کر اکثر خطا مین آنکر رہے اور مراد فغفور کی برآئی کیونکہ طاقت اوس قزاق ابن قزاق کی
ایسی کم ہوگئی کہ جب فوکینگ کے صوبہ دار نے اوسپر تاخت کی اتنا کمزور اوسنے اپنے کو دیکھا
کہ فغفور کو عرضی کرکے اوس سے جان بخشی چاہی القصہ پیچین مین وہ آیا اور شہنشاہ نے اوسے
سرفراز کیا اور منصب امیر کبیر کا دیکر اپنے حضور مین رکھا اور دشمن جانی کو دوست دلی بنایا
غرض اسیطرح سے فارموسے کا جزیرہ تابعدار سرکار خطا ہوا کانہی کی مدبری کی یہہ کیفیت ذکر بلیغ
جو راقم نے گذارش لیکن اس طرح کی بہت ہین اور سب کا اگر بیان کیا جاوے تو کئی جزکی کتاب
تیار ہووے غرض عاقل کے لئے اتنا ہی کافی ہی اوسکی بہادری اور سپاہ گری بھی
اوس بیان سے ثابت ہی جب خود اپنی فوج کا سپہ سالار ہو کر مغلون کے ملک پر چڑھ گیا تھا
اور دوسری دلیل اوس امر کی یہہ ہی کہ قلماق کا قبیلہ تاتاریون کا جب بہت زبردست ہوا اور
آ اجداد [illegible] نکر [illegible] لشکر تیار لیکر کئی قوم تاتار کو جو باجگذار تھا کی سرکار کی تھین ستایا علی الخصوص قوم

کی فوج شمال کی طرف سے یورش کرنے کے لیے تیار تھی اور دفعۃً چاروں طرف سے
یہہ سامان ہولناک سامنے موجود ہو گیا باعث اوسکا یہہ تھا کہ اوساں کوئی نے آگے سے تدبیر
لڑائی کی کر رکھی تھی اور سب کو مہیا کر کے اپنی طرف سے بنا بغاوت کی ڈالی تھی ایسا ویسا کوئی
شخص ہوتا تو دشمنوں کی تیاری دیکھکر گھبرا جاتا لیکن فغفور کی عقل جولان کو وسعت تدبیر ایسی
مقام تنگ میں ملی جیسا پچہ چھوٹتے ہی سلاطین تیوآن اور فوکینگ کے آپس میں اوسنے قضیہ لڑوا دیا
اور جب وہ اودھر آپس میں لڑنے لگے اور جو فوج کہ فغفور کے مارنے کے لیے تیار ہوئی
تھی آپس میں اولجھی کانہی مغلوں پر فوج قاہرہ کے ساتھہ چڑھہ گیا اور کئی شکستیں دیکر اونسے
الامان پکروا لیا اور لیتے فائدے اور اونکے نقصان کا اون سے عہد و پیمان کروا یا وہان
سے پھرتا ہوا باغیوں کی طرف جو آیا تخم فساد کا حاصل خرمن میں تیار دیکھا کہ دونوں سلطان
ایکدوسریکو تباہ کر چکی تھے اور وہان رعایا فغفور کا آنا اور جنگ و جدل کے بلا سے اونکو چھوٹنا
غنیمت جانا آخر کار امن کی صورت جو دونوں صوبوں میں ہوئی کانٹان کے سلطان نے بھی
معافی چاہی اور اوساں کوئی کو بجبر بھاگنے اور ننیان کے صوبے میں پناہ لینے کے دوسری
ہندوستانہ دکھائی دی اور پہنچکر غم و غصہ سے اوسکا دم خفا ہوکر نکل گیا غرض تاتار کی فوج
اوسکے پیچھے پیچھے لپٹی ہوئی گئی اور اوساں کوئی کے بیٹے نے مقابلہ کیا لیکن جب مغلوب ہوا
گلے میں رسی لگا کر مرگیا اور اوسکے مرنے سے فتنہ و فساد مٹ گیا چونکہ کانہی ہمیشہ قدیم حکیمان
فغفوروں کی پیروی کرتا تھا اور حکیم کنگ فوزی کے احکام پر چلتا تھا اس سبب سے چینا میں غیر
ملکیوں کے آنے اور وہاں رہنے کو تجارت کے وسیلے سے اوس نے منع کیا اور جب کانہی
کا سلطان اوسکے خلاف مرضی کے عامل ہوا اور اپنے تاتار کے لیے حکم بالا فغفور نے ریشم کی
ڈوری اوسکے پاس بھیجدی اور اشارہ کو وہ سمجھا اور پھانسی لگا کر مرگیا اور اوسکے دیکھا
دیکھی اوسکے تمام مشیر اور وزیر بھی اوسی طرح سے خودکشی ہوئے سنہ ۱۶۸۱ میں سلطان کانہی کے بیٹے
نے ظلم اپنی رعایا پر شروع کیا اور نالش فغفور کے پاس پہنچی [illegible] انگریز

عیسائی پادریون کی مجلس میں دلی اور فغفور لی اون لوگون سے تحصیل علوم اور فنون فرنگستانی
کی شروع کی اور چونکہ صغر سن سے طبعی توجہ علم کی طرف تہی اور فضیلت اپنے یہان کے علوم
مین حاصل ہوچکی تہی اس لحاظ سے اوسکی طبیعت نے زیادہ مشقت سے تربیت پذیر ہوئی
کیونکہ ذہن کا مادہ جب نہایت قابل ہوتا اور معقول استادون سے درس ملتا ہی تو جس قدر
بار طبیعت کو دیا جاتا تجربی سنہ ہلتا ہی بلکہ کثرت خیال سے تیزی و تندی قوت مدرکہ کو حاصل
ہوتی ہی اور اوسکی دلیل نہین چاہیے کیونکہ ظاہر ہی کہ ایک علم جبکو حاصل ہی دوسرا اوسی نہین مشکل ہی
الغرض شہنشاہ کو معقول حیثیت چند روزون مین حاصل ہوئی باوصفیکہ باغیون کے لڑنے اوٹھانے
سے تمام روز تدبیر مملکت مین مصروف رہتا تہا اور فقط شام کو فرصت اور استراحت کے وقت
شغل علم کا کرتا تہا اوسان کوئی اپنے خاوند نیگو کا خون کرکے جیسا کہ بیان صوبہ ینان
مین صوبہ داری کرتا تھا اور معتمد سرکار کا دو باعث سے تہا اول کارگذاری دوسرے اوسکے
بیٹے بچپن مین بطور یرغمال کے حاضر تہے غرض ہر چند اوسکی دل مین خواہش سے تہی مگر بلوے
کی فرصت اوسنے نہ پائی غرض اوسیوقت موقع جو اوسنے پایا بغاوت کی بنا ڈالی اور
سانپ کے نیچے سانپ ہی ہوتے اوسان کوئی کے بیٹون نے یہہ تدبیر کی کہ نوروز کے
دن جب تمام ختائی اور تاتاری امرا اور وزرا حضور مین سلام کے لیے جمع ہووین تو سب کے
سب فغفور سمیت قتل کیے جاوین اسکی خبر شہنشاہ کو پہنچی اور تحقیقات جو اوسنے کی تو دار الامارۃ
مین ہزارون ختائیون کی سازش معلوم ہوئی باوجودیکہ اس قصور کے سبب سب ہی کا قتل
کرنا واجب تھا لیکن اتنے کا نقصان جان نامناسب سمجھکر فغفور نے معافی عام کا اشتہار
کیا مگر اوسان کوئی کے بیٹون کو بہت ذلت اور اذیت سے مارنا سیاست ملکداری سے
باہر نہ سمجھا گیا جب اوسان کوئی نے دیکھا کہ بہید کھلا اور بیٹون کا وہ حال ہوا علانیہ اوسنے
بغاوت کا نشان اوڑایا اور کئی سلاطین جو سابق فغفور کے خاندان سے تہی اور کان کے
بطور جاگیر کے اونہین ملے تہے سبہون نے باغی کا ساتھہ دیا اور مغلون

کیا کہ کوئی خواجہ سرا عہدہ دار سرکار نہین ہو سکتا ہی اور اون لوگون کو برطرف کرکے شہر بدر کر دیا
جب ڈکیت کا ک زنگا اور اوسکے بیٹے نے زیادہ ستایا اور لوٹ و تاراج کرنا شروع کیا وزیرون نے
حکم دیا کہ بحر محیط کے کنارے پر سے لوگ اپنے مکانات اور جابے بود و باش کو موقوف
کرین اور دوسری جگہہ کئی منزل کے فاصلے پر اندرون ملک مکانات بناوین تاکہ ڈکیتون کو موقع
اور سہولت نہ ملے اور اتنی عقل اون بے وقوف وزیرون کو نہ تھی کہ نقل مسکن سے رعایا اور
ملک کو کسقدر نقصان ہوا اور سمندری تجارت کو ہرج پوہنچا کیونکہ سوداگرون کو تردد خرید و فروخت
کرنے مین جب ہمیشہ ہوویگا اور دو طرح کا ہرج صرف باربرداری کا یعنے ایک اپنے ملک سے
جہاز پر آئیگا اور دوسرے کنارے سی شہر مین خشکی جانا محال ہوا تب سوداگر دوسرا بازار تجویز کر لیگا
جہان بھیہ بکھیڑے نہ رہین اور بنادر ساحل پر بدستور ہووین دوسری قباحت عظیم بھیہ وقوع مین
آئی کہ اوتنی زمین جو آباد نہ ہوئی برباد ہوئی اور تیسری بات بھیہ کہ جب لاکھون آدمی کی اوقات
دفعتہً ویسی جگہہ پہ مقرر کی گئی جہان کہ اصلی باشندون کی روٹی مشکل سے ہوتی تھی تو گرانی
خواہ مخواہ ہوا چاہیے اسطرح کے نقصان کے علاوہ غربا کو اور کتنی حیرانی و تباہی ہوئی اون وزیرون
کو نہ سوجھی اور اپنی دانست مین تدبیر معقول ڈکیتون کی یورش موقوف کرنے کے لیے اونہون نے
کی حالانکہ تباہی اپنے ہی لوگون پر آئی سوا اسکے بیان ہو چکا ہی کہ عیسائی پادری آدم
شال کی بڑی قدردانی مغفور مغفور نے کی تھی اور اوسکے علاوہ اور اہل فرنگ کی اونکے
اور علم اور ہنر کی سیندکر کے ہر ایک کو علیحدہ خدمت دی تھی غرض اون وزیرون کو بھیہ
بات ناگوار معلوم ہوئی تھی لیکن شاہنشاہ کے جیتے جی اون سی کچھہ نہ بن پڑی غرض
اونہین جب اختیار ہوا فرنگیون کو اونہون نے فوراً معزول کیا اور اکثر کو قید مین ڈال دیا
ان حرکتون کے ملاحظے سے مغفور اگرچہ بچہ تھا لیکن سمجھا کہ وزیرون کو سلطنت کرنیکا
سلیقہ نہ تھا اور جونہین معتمد اول کا انتقال ہوا کانگ ہی نے زمام حکومت کو اپنے ہاتھہ
مین لیا اور تینون وزیرون سے محاسبہ طلب کیا اور تقصیرات عظیم ثابت کرکے قتل کا حکم دیا یعنے ایکی

فارموسا کے جزیرے کو ولندیزے چہین لیا اور اوسیکو اپنا پایۂ تخت بنایا اور توپین جو کہ ہر مقام سے ہاتھہ آئی تہین اونکو اس سلیقے سے قلعہ پر اوسنے جمایا اور گولنداز معقول رکھا کہ جب تاتار کی بحر سپاہ لیکر فارموسا کی فتح کو گئی گولون کے آگے سے ہمیشہ ہٹا لیکن آخر فغفور مجبور ہوکر چپکا ہو رہا اور کاک زنگا برس مین دو ایکدفعہ ہزار ڈیڑہ ہزار جہاز لیکر ختا کی سرحد پر آتا تھا اور کنارے کنارے لوٹ و تاراج کرکے اپنے جزیرے کو پہر جاتا تھا سنہ ۱۶۵۱ مین فغفور کا چچا وزیر اعظم اور مہتمم سلطنت کا مرگیا اور چنجی خان خود مختار ہوا حالانکہ نابالغ تہا ایسا قدردان علم و دانش کا یہہ شخص نکلا کہ ایک عیسائی پادری آدم شال نام کا شاگرد ہوا اور اوسکی صلاح سے بہت قوانین ایسے جاری کیے گئے کہ تاتار کی سلطنت کو استحکام ہوا اگرچہ ظاہر مین یہہ پادری عاقل و فاضل محکمۂ ریاضی اور شاہی رصد کا حاکم لیکن دربردے وزیر اعظم تھا اور اوسیکی صلاح سے علم کا چرچا بہت پہیلا اور طلبہ کے امتحان کے لیے ایسا ایسا سخت قاعدہ مقرر کیا کہ بے فضل اور کمال حاصل ہوئی سرکاری عہدہ جو کسیکو ملے امکان سے باہر تھا اور ایکدفعہ جب ثابت ہوا کہ چہبیس آدمیون نے رشوت دیکر کام لیا تھا چنجی خان نے سب کو قتل کیا باوصفیکہ یہہ شخص عادل تہا لیکن نفسانیت نے ایک مرتبہ اوس سے بڑا ظلم کروایا یعنے زن شوہردار پر عاشق ہوا اور اپنی خدمت مین لایا اور جب اوسکے خاوند ایک سردار تاتار نے اپنی جورو کو لعنت و ملامت اوس حرکت کے لیے کی زانیہ نے فغفور سے وہ بات کہدی اور اونہون نے اوس سردار کو بلواکر اپنے ہاتھہ سے ایک تھپیڑ منہہ مین مارا اوس سردار غیرت دار کو اس ہتک آبروے ایسا صدمہ ہوا کہ مارے رنج کے مرگیا لیکن اوسکا صبر شہنشاہ پر فوراً آپڑا اور سودای دست بدست کا حساب ہوا کیونکہ ادہر زانیہ کا محل مین قدم رکہنا تھا کہ فغفور نے انتقال کیا اور سنہ ۱۶۶۱ مین اوسکا بیٹا کانگی آٹھہ برس کی عمر مین مسندنشین ہوا اور اوسکی نابالغی کے باعث سے امرانے اپنے زمرے سے بعضون کو وزیر بنایا اور اہتمام سلطنت اونہین سپرد کیا اختیار پاتے ہی اون وزیرون نے قانون جاری

تو کچھہ نہین لیکن اِتنی تاثیر قوت طبیعت کی ہی جو ایسے ایسے مقام پر مثل سحر کے اپنا عمل کرتی ہی الغرض جو نہین بھیہ ناکارہ فی المنار ہوا اوسکا لشکر پس پا ہوا اور تاتاریون کے مقابلے مین نہ ٹھہرا جن صوبون کی لوگ ناراض و بیدل تھے سبھون مین ختائی حکام فغفور نے بھیجے اور حکیم کنگ فوزی کی آل سے ایک شخص کو صوبہ دار کانٹان کا بنایا اور اس اس طرح کئی بیجو یون سے سبکو رام کیا یعنے اونکو اپنے ملکی بادشاہ کا نمکحرام کیا القصہ رفتہ رفتہ سب شہرون اور صوبون کے لوگون نے تاتاریون کی اطاعت کا طوق گلے مین ڈالا الا کانٹان کا شہر جہان ینگ لو اپنے کو بادشاہ ختا قرار دیئے بیٹھا تھا غرض آٹھہ مہینے تک تاتاریونکا محاصرہ رہا اور چینگ چینگ کنگ بیٹا اوسی گنکیت چینگچی لنگ کا جو دغا سے تاتاریون کے ہاتھہ مارا گیا تھا اوسی نے رسد اور غلہ سمندر کی راہ سے پہونچا کے اتنے روز تک غنیم کو روک رکھا غرض سنہ ۱۶۵۰ مین ایک نمک حرام نے خاوندکو دغا دی اور شہر کا دروازہ شب کو کھول کر تاتاریون کو دخیل ہونے دیا قہر سے بھرے ہوے تاتاریون نے بی کہٹکے قتل عام کیا اور اپنی دانست مین سبکو زندہ نہ چھوڑا لیکن ینگ لو صرف جان لیکے شاہ پیگو کے نزدیک پناہ گیر ہوا اور سات برس تک اوسکی دارالخلافہ مین بہت عزت اور حرمت کے ساتھہ اپنی میزبان کی شرافت کے باعث سے رہا لیکن آٹھوین برس کوئی چو کے صوبے مین بلوا جو ہوا اور ینگ لو کو باغیون نے تخت دینے کو بلوایا لالچ سے یہہ گیا لیکن راہی مین اوسی صوبہ دار نے جسنے تاتاریون کو ختا مین بلوایا تھا ینگ لو کو مار لیا اور ینگ کے خانوادے سے پھر تخت ختا پر بیٹھنے کی امید منقطع کی جب کانٹان کا شہر تاتاریون کے ہاتھہ آیا صوبہ کوانگ تان جسکا وہ پایتخت تھا تمام سر ہوا اور اوسکے بعد او چو کا صوبہ بنا اٹے بھرے ملا غرض تمام ختا پر شمال تا جنوب اور مشرق سے مغرب تک تاتاریونکا عمل ہوا اور کوئی سر اوٹھانے والا نہ رہا الا گنکیت چینگ چینگ کنگ جسکو انگریزی تاریخون مین کاکس نگا کہتے ہین اس شخص نے عجب عجب طرح سے تاتاریون کو تنگ کیا اور ایکدفعہ چار ہزار تاتار کی ناک اور دونون کان کاٹکے فغفور کے یہان تحفے کے طور پر بھیجدیا آخر کار

ذنہاد نے اپنے [illegible] شکر کو جمع کیا اور کہا کہ دیکہا تم لوگون نے کہ کیا انتقام اور اپنا رعب
پر ڈالا اب اک [illegible] یہ مراد ور کرنا ہی اوس کے بعد ختا کی بادشاہت کا مالک ہونا اور تاتاریون کو اپنے
ملک سے نکا[illegible] ں دنیا ادنی سی بات ہی اور ہمارے نزدیک صلاح وقت ہی کہ لشکر کے ساتھ جتنی مستورات
ہیں [illegible] سب ذبح کی جاوین یہہ نہایت انسب ہی اور اوسکو جہان تنے کیا مجھکو یقین ہوا کہ منزل
مراد قریب اور اوس تک پونہچنا تمہاری لیے سہل ہی کیونکہ وہی مسافر جلد چلتا ہی جو بے بوجھ
ہوتا ہی اور رنڈیون کو ساتھ لینا کاندہے کو باردار کرنا ہی یہہ کہکر اوسنے اپنی بی بی اور
حرمون اور خواصون اور کنیزون کو لشکر کے آگے ذبح کر کے ڈہیر کر دیا اوسکے بعد چار لاکھ
سی سادہ رنڈیان معسکر سے نکالین اور مار ڈالی گئین اس قتل سے جب فارغ ہوا خبر دارون نے
حال تاتاریون کے قریب آنیکا کہا پر قہر ہو کر اوسنے جواب دیا کہ اگر تو جہوٹہہ بولتا ہی تو اس سے
بہتر تہا کہ تو پیدا نہوتا اس طرح کی دہمکی دیتا ہوا جو نہین آگے بڑہا اوس خبر گذار نے پیچہے
سے ایک تیر حرام مغز مین ایسا مارا کہ دہم سے منہہ کے بہل وہ نابکار مردم آزار لعین روزگار
گر پڑا اور شیاطین ہم جنس کے شریک ہوا اس اس طرحکی نقلین جب تاریخ مین دیکہی جاتی ہین یا
دل مین فوراً یہی خیال گذرتا ہی کہ کیا اتنے لوگ جنکو اوس موذی نے ستایا اون
مین کوئی ایسا نہتا کہ ایک ضرب شمشیر سے ایسی بلا کو دفع کرے لیکن غور کرنے سے جہہ تحمل
کی یہی ہی کہ وہ موذی قوت طبیعت کے سبب سے حاکم تہا اور اوسکی ساتہی ضعف طبیعت کے سبب سے محکوم تہی کیونکہ جو نہین شخص
قوی طبیعت بے سامان ہوا اگرچہ ادنی پیادہ تہا وہ ظالم مارا گیا اور آخرش حکومت کی بنا اسیطرح سے
ہوتی ہی اور ہمیشہ ہوئی ہی اور ہو ویگی کہ ایک شخص قوی طبیعت کے گرد جو نہین چند لوگ ضعیف
طبع آتے ہین فوراً مطیع ہو جاتے ہین جیسے مقناطیس لوہے اور کہربا گہاس کو اپنی طرف
کہینچتا ہی اور یہی وجہہ اس واقعہ کی ہی جو اکثر دیکہنے سننے مین آتی ہی کہ ایک شخص کے
مطیع اور فرمان بردار بہت سے لوگ خود بخود ہو گئے اوسکے سامنے آنے سے ہو جاتے ہین اور
عوام از راہ بے خوش اعتقادی کہتے ہین کہ فلانے کے پاس موہنی یا منتر ہی غرض منتر

بیٹے کو توڑتا دل پر بیٹھا اور اوس ستمگر نے وقت کو تمام کر دیا اسکے آتے ہی لشکر اوسکا پریشان
ہوا اور سپہ سالار تاتار میدان جنگ سے ظفریاب پھرا اسکے بعد اور ایک سرکش پیدا ہوا
کہ اوسکی حرکتون کا بیان اس لیے قابل گزارش کے ہی تا ایک نظیر تاریخ مین داخل رہے کہ جس طرح
بعض آدمی کی صورت مین فرشتہ مجسم رہتا ہے ویسا ہی ہیئت انسان مین شیطان مردود رجیم
بھی ہوتا ہے اس نابکار لعین ورذکار کا نام چانگ ہینگ چینگ تھا اور وکیتی کے وسیلے سے بہرہ
حکومت ہوا اور ہوکوانگ کے صوبے کو تاخت و تاراج کیا اور شاہی فوج کو ہٹا دیا غرض جب سیراوون
سی چوئین کے صوبے کو بالکل چھین لیا اپنے کو بادشاہ قرار دیا اور تمام علما اور شعرا و جوہبہ
کو ناحق مار ڈالا ایک تو یہہ حرکت اوس خونخوار بدکردار نے کی تہی دوسری یہہ کہ کسی سپاہی
نے ایک مقام پر بڑی بہادری کی اوسکے صلہ مین ایک پرتلہ اوسکو ملا وہ کچہہ ناراض ہوا
اور صلے کے باب مین کوئی کلمہ حقارت کا زبان سے نکالا اگرچہ بہت سزا ایسی ناشایستگی کی
ہوتی تو اوسکی جان جاتی اس سے زیادہ حیرت ہوتی لیکن اوس کمبخت نے ساری پلٹن کو جسمین
وہ سپاہی تہا خواہ مخواہ قتل کروا ڈالا تیسری حرکت یہہ اوس نے کی کہ بودہ کے پوجاریون
ایک روز دعوت اور پوجے کے بہانے سے بلا کر کئی ہزار کو مار ڈالا اور حکم دیا کہ جو پوجاری
بھاگ سکے نا بل مارا جاے حالانکہ اون بیچارون نے کوئی قصور اوسکا نہین کیا تہا چوتہی
حرکت سب سے بڑھکے یہہ ہوئی کہ اگر تمام کتب تاریخ مین اسکی نظیر ڈہونڈیے گا تو اسکے
مقابل مین نہین پائیگا وہ یہہ ہی کہ جب تاتار کی فوج اوس موذی کے سر کرنے کو آئی
ایک سردار نے بدعہدی اوس سے کی اور چوئین کہ اسکے تابع تہی تاتاریون سے جا ملی
یہہ سنکر چانگ ہینگ چینگ کو ایسا غصہ ہوا کہ صوبہ سچوئین کے تمام باشندون کے قتل کرنیکا
قصد اوس نے کیا اور پہلے چینگ ٹو پاے تخت صوبے کی چارون طرف سے رہنے والون
کو نکالا اور ایک ایک کر کے جمع کیا پہر نود سالہ سے بچہ شیرخوار تک کو مار ڈالا اور ایک
کچھ ڈورا اور مقتولون کی لاشون سے دریا کو بہر دیا آخر کو جب تاتار قریب تر آئے اوس جلاد

مگر اپنی دانش پر نازان ہین وہ کچہری مین بہرتے ہین سب مال و زر نہین نے آگے کی
رکہتے جنتر لڑائی مین کہو کر کے سرمایہ سب گدائی کرینگے برنج و لعب یہہ ثابت ہی عاقل پیرایۂ
نکمہ ورنہ جہان مین نہین پہوٹ سے بدتر الغرض اوسوقت سلطان کو دوسرا دعویدار تخت
کا موقع پاکی چیکیانگ کے صوبے مین تاتاریون کے بعد دخیل ہوا اور تانگ سے فوکینگ کا صوبہ
چہین لینے کا قصد کیا اس سبب سے تاتاریونکا پیچہا تانگ نکر سکا اور خانگی دشمن کی تدبیر مین رہا
اور اون لوگون کو یہہ مہلت ایسی غنیمت ملی کہ سپاہ جو پریشان تہی جمع ہوئی اور دوبارہ جو
تاتاریون نے عود کیا تو اس زور و شور سے کہ آناً فاناً مین جتنے صوبے چہن گئے تہے پہر ہاتہہ
لگے بلکہ فوکینگ کا صوبہ ٹانگ کے ہاتہون سے چہوٹ کر اونکے قبضے مین آیا وہ اپنی سلطنت
چہوڑ کر بہاگا لیکن جب گہر گیا اور سامان اپنی گرفتاری کا دیکہا کوئے مین ڈوب مرا اور
سلطان کو قتل ہوا اور وہ ڈکیت چینگچی لنگ بہی دغا سے مارا گیا جب تاتاریون نے فوکینگ کو
قبضے مین کیا تانگ کا بہائی کان ٹان کے صوبے مین آیا اور اوسکو تین علاطین نے ملک شہنشاہ
قرار دیا لیکن کوانگ سی کے صوبہ دار نے خانوادہ مینگ سے دوسری ایک شخص کو بادشاہ کیا اور
ان دونون کم بختون مین زیادتی رتبہ کے لیے ایسی نزاع ہوئی کہ دونون کے سر تباہی آئی
چنانچہ تاتاریون نے بے تکلف اونکا ملک اور خزانہ چہین لیا اور سنہ ۱۶۴۸ مین کوانگ سی
اور کانٹانگ کے دونون صوبون کے مالک ہوئی لی ٹنگ کے شہر مین تاتاریون نے ایسی
زیادتیان شروع کین کہ بلوا ہوا اور کیانگ سائی وہانکے حاکم نے لشکر جمع کر کے تاتاری فوج
کو بالکل فتح کیا اور دوسری لڑائی بہی ایسی ماری کہ شنشی خان کو اون ظفریاب باغیون سے
خوف ہوا اور اپنے چچا آما نیا ان خان کو کئی ہزار چیدہ تاتار کا سردار بنا کر اوس ختائی سپہ سالار
کے بمقابلے کو بہیجا غرض لڑائی کے خاتمے تک آکر و دہجاد مارا گیا تو اون تاتاریونکو
بہی باقی نرکہتا لیکن جو ہین اپنی فوج کو زور شمشیر تاتاریون کے محاصرہ سے چہڑایا اور
پہر او ن کو صاف کرنا شروع کیا ایک تیر چلایا ہوا ختائی بدتقدیر کا اوسکے

کاہ تہا ایک شورشت نہ بچا اور ہر جگہہ امن ہوا لیکن جب تاتاریون کی جڑ ہلی اوسکے سر
یعنے نانکین کے بادشاہ پر ہوئی جنکچی تنک سے نمکحرامی اس طرح کی پڑی کہ یانگ زی کیانگ
کے دریا مین اوسکی بحر لنگر مین تہی اور تاتار کی فوج اودہری سے اوتری لیکن اوس نے مزاحمت
نکی حالانکہ اگر چاہتا اونکو پار ہونے نہ دیتا دریا کے عبور مین مجبور کرتا لیکن بُرے وقت کا ساتہہ اشراف ان
مین سے بہی کم کوئی دیتا ہی اور یہہ حرام زادہ تو ڈکیت تہا سب طرف تاتاریون کا عمل ہوا لیکن
فوکینگ کا صوبہ مینگ کے ایک شہزادے تانگ کے اختیار مین تہا اور اوس نے فرمان اس
مضمون کا ہر طرف جاری کیا کہ مینگ کے سرکار کے نمکخوار سب اطاعت تاتار کی نہ قبول کرین
اور حتی الامکان دم بہر اونہین ملک مین رہنے نہ دیوین بلکہ صوبہ فوکینگ کی رعیتون سے
آن ملین اور ان موذیون پر دفعۃً تاخت کرین اس فرمان کی خبر جب تاتاریون کو ملی ایسی بد مصلحت
اونہین اوسوقت سوجہی کہ اوسکا نتیجہ سلطنت کا چہن جانا تہا لیکن اقبال بلند اور نصیبہ زور
آور تہا کہ بگڑا ہوا مقدمہ سنبہل گیا حال یہہ کہ اونہون نے حکم دیا کہ جتنے ختائی کہ نمک خوار
سرکار تاتار کہلایا چاہین اونکو لازم ہی کہ مثل تاتار کے وہ سر منڈاوین اور چوٹی رکہین اور
پوشاک اونکی وضع کے موافق پہنین یہہ سننے کے ساتہہ کہان تو ختائی سب ایسے راضی ہے
کہ اپنے شاہون پر تاتار کو ترجیح دیتے تہے کہان ایسے بطرح بگڑے کہ طرفۃ العین مین بلوا
عام ہو گیا اور سرکشون نے چارون طرف سے گہیر لیا اور ایسا اندہا دہند مارنا شروع کیا کہ اونکی
ساری سپہ گری بہول گئی او بہادری مطلق کام نہ آئی اور ایسے بدحواس ہوکے بہاگے کہ
یانگ زی کیانگ کے دریا مین ہزارون ڈوب گئے اور ہزارہا قتل ہوئے اور چی کیانگ اور
کیانگ نان کے دونون صوبون سے نکل گئے اگر اس فتح پانے کے ساتہہ ہی شاہزادہ تانگ
تاتاریون کا تعاقب کرتا اور اونکے پیچہے پیچہے پیکین تک فوج ظاہرہ پہنچتا اور بگڑی ہوئی رعایا
کو زیادہ ورغلاتا ہوا چلا جاتا تو تاتار کا تخت اولٹ جاتا اور مینگ کے خاندان کے ہاتہہ از سر نو
تخت آتا لیکن آپس کی پہوٹ بدستور خرابی لائی القصہ جو آپس مین لڑتے ہین نادان ہین وہ

اور قصد دوسرے شہر مین پناہ لینے کا کیا لیکن سبہون کو اِس نامعقول کا تباہ ہونا اِسقدر
منظور تہا کہ کسی حاکم نے دروازہ اپنے شہر کا نکہولا اور بادشاہ جنگل اور میدان مین مارا مارا
پہرا اور ٹہکانا قدم ٹھہرانے کا نپایا آخرش تاتاریون کو کسی دشمن نے اوسکے حال سے
جواگاہ کیا کئی شخصون بے پہچانا کیا مگر جو نہین وہی پوہنچے اوسکو مارنیکے لیے حربہ اوٹہایا بادشاہ
نے اپنے کو دریا مین ڈال دیا اور چند امرا کے ساتھ ڈوب مرا انکا قصہ اِس طرح سے تو یہ
فیصل ہوا اور دہر نانکین کے شہر مین تاتاریون کا ڈنکا بجا مگر منیگ کے خانوادیکا ایک شہزادہ
جی ینگ کے صوبے کو اپنے قبضے مین رکہتا تھا اور اوسکا سر کرنا ضرور ہوا لیکن جو نہین تاتار
فوج پایۂ تخت نانگچو کی طرف روانہ ہوئی شاہزادہ نے سردار تاتار کو یہہ بات کہلا
کہ مجھکو اپنے نفس کے لیے منظور نہین کہ ہزارہا بندۂ خدا نقصان ہوین اور ہماری
ریاست کے لیے خلاف مرضی خدا جنگ کرین اِس لحاظ سے مقابلہ ہم تمہارا نہین کرتے
اور یہی چاہتے ہین کہ تم خوشی سے مالک اِس شہر کے رہو اور اِس رعیت کو جو آگے ہماری
تہی اور اب تمہاری ہی ایذا نہ پوہنچاؤ یہہ پیام دیکر دروازہ شہر کا اوسنے کہلوادیا اور خود کوٹہی
مین جا بیٹہا اگر قبلا خان ہوتا تو ایسے نیک نہاد شخص کو گلے لگاتا لیکن اوحیٹ تاتاریون نے
قتل کیا اور اوسکی بزرگی کو نہ سمجہا کہ وہ کیسا شخص تہا جسکی زبان سے ایسا کلمہ اپنے اور
غیرون کے باب مین نکلا غرض اِس بیگناہ کے قتل کا حال سنکر چنگیز خان نے بہت افسوس
کیا اور اون سردارون کو جو وہان اِس خون ناحق مین شریک تہے ملامت کی اِس اثنا ہی
مین ایک سمندری قزاق چینگچی لنگ نے ایسی شہرت پیدا کی تہی کہ اوسکے نام سے لوگ
کانپتے تہے اور صدہا جہازون کی بحر کا وہ مالک تہا اور یہان تک اوسنے نانکین کے
بادشاہ کو تنگ کیا کہ مجبور ہو کر اوسنے اوسکو امیر بنایا اور منصب کبیر دیا اور ایک شاہزادی
ساتھ اِس عدوے پر بیاہ کر دیا کہ وہ خود لوٹ سے ہاتھ اوٹہاوے اور دوسرے ڈکیتون کو سر
ـــنے قول کے مطابق نیلا اور ایک ڈاکو کو باقی نرکہا اور جونکہ اونکی کہاتون سے

کومد دمین بلوایا تھا دو صوبون کی صوبہ داری عنایت ہوئی اور حالانکہ تاتاریون کی اچانک
دغا سے بہیانک ہوا لیکن خاموش رہا اور موقع دیکھکر سکوت اختیار کیا اور جو عہدہ اونہون
نے دیا اوسے نہایت غنیمت سمجھا اور اوس باغی لی سکے تعاقب مین برابر رہا جب تک
کہ اوسکا سر کٹ کر نہ آیا اور وہ بدنہاد بانی فساد فی النار ہوا اس عرصے مین
نانکین کا شہر جو اکثر پایۂ تخت جنوبی بادشاہون کا رہا تھا تخت گاہ خانوادہ مینگ سے کے
ایک بادشاہ کا ہوا جس نے اپنے کو فغفور قرار دیا اور تاتاریون کو غاصب ٹھہرایا اور قصد
پیچین کے چھین لینے اور تاتاریون کو نکال دینے کا بیان کیا غرض قصد حضرت کا زبان
ہی پر رہا اور باوصفیکہ فوج معقول پاس تھی اور خزانے کی بھی چندان کمی نہتی لیکن عیش و
آرام کا وہ طالب ہوا اور مطلق خیال ملک کے بندوبست کا نرکھا اور برعکس اسکے چینچی خان شب و روز
تدبیر مملکت مین مصروف اور تمام ملکداری کی صفتون سے موصوف تھا اور ختائیون کو مثل
فرزند کے دیکھنے اور امرا اور علما کی قدردانی کرنے لگا اور مینگ کے وقت کے عہدہ دارون
کو بدستور اپنے کام پر بحال رکھا اور تا بمقدور کسیکو ناراض نکیا غرض اوسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ خود
ختائی چینچی خان کو غنیمت سمجھنے لگے اور نانکین والے بادشاہ سے ناراض ہوگئے باوجودیکہ
ایک سے رشتہ ہم وطنی کا تھا اور دوسرے سے دشمنی لیکن نیک اطواری اور رعایا پروری نے
بیگانون کو یگانہ کیا اور مردم آزاری نے یگانون کو بیگانہ بنایا القصہ اگرچہ پیچین مین اوس
نئے بادشاہ کے تخت نشین ہونے کی خبر نانکین والے کو پہنچی اور یہہ بھی کہ راہ مین نانکینگ
کی سپاہ نے مقابلہ کیا اور بہت خونریزی ہوئی لیکن اوس حالت مین بھی اوس بادشاہ کو
عیش سے فرصت نہ تھی اور چونکہ بد دماغی فوج کو اوس سے نے پہنچائی محاصرے مین آ گئی
اور ایسی مستقل ہوئی کہ ایک ختائی کی جان باقی نرہی غرض اوسکے بعد سامنا نا
کسی نے کیا اور نانکین کے اطراف مین فوج داخل ہوئی بادشاہ کو خبر پہنچی اور شراب
کی نیند سے گھبرایا ہوا جاگا اور ہاتھ سب کو متحیر دیکھا اور حال سنتا چند رفیقون کو لیکر بھاگا

ہووے یہہ سنکر لوگ آئے اور پہرون اوسکی صورت اور شیرین بیانی پر محو رہے آخر
ہاتہون کی کرسی بنا کے اوسے اوٹہا لے گئے اور بے تردد بادشاہ بنایا اور تینون شاہزادے
جو آپس مین تخت کے لیے لڑتے تھے وے بہی خوشی خوشی آئے اور تابعدار کہلائے الغرض
اوسی بادشاہ فرستادۂ خدا کی آل سے بقول ختاییون کے وہ سردار تہا جو شاہنشاہ ختا کا ہوا
اس تقدیر مین البتہ فغفور کا دعوی بنی آدم سے بزرگتر ہونیکا اور علاقہ بہشت کے باشندون سے رکہنی
کا بیجا ہی وا لاقابل اعتبار کے وہی بیان ہی جو اس باب کے شروع مین روایت صحیح کے موافق
راقم نے گذارش کیا ہی اور علاوہ اسکے اتنا ہی کہنا چاہیے کہ مشرقی اتراک کے قبیلون سے
یہہ فرقہ ہی اور اوائل مین یہہ لوگ قوم ختان دوسرے قبیلہ مشرقی اتراک کے تابعدار سنہ ۱۱۱۴
مسیحی تک رہے اونکی قوم سے ایک شخص مبرا ور بہادر مسمی اوکوتا خان نے بلوا کیا اور
کئی لڑائیون کے بعد اپنے گلے سے طوق اطاعت کا نکال ڈالا اور اپنے خاندان کو الکوان کا
لقب دیا چنانچہ عرب کی تاریخون مین اونکے سردار سب الکوان خوانین کے لقب سے نامزد تھے
غرض اوسوقت قوم ختان کے ہاتہون سے ختائی بڑے عاجز تھے اور انہین نوچیون سے مدد کے
طالب ہوے تب یہہ لوگ آئے اور ختائیون کو مار کے نکال دیا اور اونکی جگہہ پر قائم ہوئے
غرض رفتہ رفتہ انکا جاہ و جلال ایسا بڑہا کہ تمام ملک و اقوام تاتار مع قوم مغل تابعدار رہے اور
ایک سو بیس برس تک اونکے مقابلہ مین کوئی نر با بعد اوسکے چنگیز خان پیدا ہوا اور اوس
جس طرح ان لوگون کو نیست و نابود کیا اور اپنے کو بڑہایا بیان مین آچکا ہی آخرکار یہہ اور انکی
دولت پہر اور رفتہ رفتہ اوج ہوا اور تسبیح سے پہلے وقتہ اہل ختا نے ختائیون سے لڑنے
کے لیے انکو بلایا تہا اوس طرح سے دوبارہ جو دوسرے ایک دشمن سے لڑنے کے
لیے طلب کیے گئے اونہون نے مالک ملک اپنے کو بنایا اور اوسوقت سے آج تک تخت
ختا پر موجود ہین چنانچہ سردار بڑے سنگ کا نوان بیٹا جن چی خان یا شتمی خان جب اس
دنیا سے ختا کے تخت پر بیٹہا تو اوسے کوئی ختائی سپہ سالار کو جسنے اس قبیلے (لوں)

ن چونکہ کوہستانی شمال پر واقع ہین جا چھپے اور مدتون کچھہ اونکی خبر نہ تھی بلکہ وسے تمسلون
ا بہ نسبت محض بے حقیقت تھے اور جب ایام مین مغل کی قوم سے ختا کا تخت چھین لیا تو
روزگار نے مغلون کو ایسا طمانچہ عبرت کا مارا کہ وے بعض مرتے تھے انہین لوگون مین اونکی
ال خستہ و خراب سے جا چھپے جو توچیون کا مغلون نے اپنے دور مین کیا تھا لیکن اونہون نے
کچھہ پرخاش مغلون سے نکی بلکہ شادی کی راہ و رسم دونون قومون مین پیدا ہوئی اور بیان جہت
ی کہ قوم مانچو کے مشہور اپنے کو اولاد چنگیز سے بیان کرتے ہین اور یہہ بات قابل تحقیق
ہی کہ ختائیون نے اون توچیون کو مغلون کے ساتھ ہونے کے باعث سے بڑی سزا دی
لیکن خداوند تعالی کی مرضی یہہ ہوئی کہ اس ذلیل حقیر قوم کو بڑہائے اور اہل ختا کی دانش و
دولت گھٹائے اور ظالم کو مظلوم اور حاکم کو محکوم بنائے اور یہی ہوا کہ رفتہ رفتہ پستی ذلت سے
بلندی جلالت حاصل ہوئی غرض جب اس قوم کو سلطنت ختا کی ملی اور بمقتضای مشیت ایزدی
ہاتھہ آئی مزاج مین نخوت سمائی اور اپنی کم اصلی کو چھپانے اور بزرگی بڑہانے کے لیے اپنی
نسل کو آسمانی ٹھہرایا اور اوسکی بنا کی یہہ صورت ذہن سے نکالی کہ قدیم الایام مین سفید پہاڑ
کے درمیان ایک جھیل وسیع اور عمیق آب زلال سے لبریز تھی اور تین دریا کا خزانہ اوس مین تھا
ایک روز تین پریان بہشت سے اوترکے نہانے اوس جھیل مین آئین اور ایک نیل کنٹھہ کوئی لال
کا میوہ ایک کے دامن مین ڈال کر اوڑ گیا اور اوسنے لطف اوٹھا کر کھا لیا چند روز مین حمل
ظاہر نظر آیا اور پورے دنون کی بعد بیٹا پیدا ہوا جسکی صورت پری کی تھی اور اوسکی زبان و بیان
سے کھلی اور تولد ہوتے ہی گھڑی گھڑی قامت اوسکی بڑہی اور چند روز مین جب اوسکی ماں
وہ لڑکا ایک ڈونگی پر سوار ہو کر کسی سمت کی طرف چلا اور کشتی اوسکی آپ خود بغیر کھینے کے جدہر
کسی لڑکے نے جانے دی آخر ایک مقام پر جا لگی آپ سے آپ ٹھہر گئی اور تھوڑے کے بعد ایک
شخص بستی سے نہانے کو آیا اور لڑکے کو دیکھتے ہی بے اختیار پکارا اوٹھا کہ دوڑو لوگو
کی طرف سے ایک بادشاہ آیا ہی تا کہ ہم لوگون کا شکستہ قوم کی سرداری کے لیے موجود

کی سرحد پر فوج لیکر متعین تھا اوسنے یہہ حال سنا اور اوس قبیلہ تاتار سے صلح کر کے
اونکے لشکر کو اپنی حمایت مین لیکر لی کے مقابلے کو آیا اور دارالامارۃ کے باہر باغی کی
فوج سے سامنا کیا اگرچہ پہلے حملے مین پس پا ہوا غرض جب تاتار نے دوبارہ مدد کی ظفریاب
ہوا اور سرکشون نے کئی لڑائیان متواتر ہارین تب اونکو یہہ خوف پیدا ہوا کہ دارالامارۃ مین
آگ لگا کے بہاگ گئے اور چنگ ٹنگ فو کے شہر مین ٹھہرے غرض وہان بھی اوسان کوئی
سات ہزار تاتار جرار اپنی فوج کے علاوہ لیکر تعاقب مین گیا اور لی کو صوبہ شنسی سے بھگایا اور
کوئی دس ہزار سرکش میدان جنگ مین ہلاک ہوگیے القصہ جب یہہ ہوا اور باغی کا خوف مطلق نرہا اوسان
کوئی نے تاتاریون کو انعام واکرام دیکر رخصت کرنا چاہا لیکن اونکے سردار کو یہہ منظور نہوا
اور اوسنے خطائی سپہ سالار سے کہا کہ مجھے دارالامارۃ پیچین مین حفاظت کرنے کے لیے رہنے دو
جب تک کہ دوسرا فغفور تخت پر قائم ہو اور ملک مین امن وچین ہو یہہ سخن ظاہرا قابل قبول
کے تھا اگرچہ مصلحت سے بعید تھا کہ ایسے لوگون کی بات پر اعتماد کلی کیا جاے غرض اوسان کوئی
نے اجازت فوج تاتار کو پیچین مین چندی اقامت کرنیکی دی لیکن جونہین یہہ لوگ داخل
ہوئے اپنے سردار کے بیٹے شنشی خان کو اونہون نے فغفور بنایا اور شہنشاہ خطا کے تخت
پر بٹھایا اور وہی خانوادہ اوسوقت سے آج تک ملک چین کے تاج ونگین کا مالک ہے فقط

اٹھاروان باب

مانچو تاتار کے خاندان کے احوال مین

قوم منچو تاتار کو جب چنگیز خان اور اوسکے بعد اوکتائی خان نے ملک ختا سے نکال دیا اور کئی
زنغم مین سب کو نیست ونابود کیا جیسا کہ بیان مین آیا ہی تب نیچے بچاے آفت سے کنار
جو لوگ کہ زندہ رہے اونہون نے صحرا کی راہ لی اور اپنی اصلی بودوباش کے مکان پر یعنی سپید پہاڑ اور

طرف روانہ ہوا اور آخر علیحدہ ہو کر دلی کے قریب کے غرض سے [illegible] ساتھی ہوئے اور

کے دروازے سے اسکے نکلے کہ [illegible] کیونکر یہاں [illegible] کسی شہر کے مالک نے [illegible] لیا

اور جگہ کا [illegible] مال [illegible] اپنی [illegible] لیا تھا [illegible]

دولت کی [illegible] والی [illegible] کی جاتیاں ان لوگوں سے [illegible]

فوج [illegible] کے [illegible] سے قتل عام کا حکم دیا اور [illegible]

کے چاروں طرف [illegible] اور ان کے ایک [illegible]

سے حال [illegible] نے مقابلہ کیا اور [illegible] تھا اور [illegible]

سات کوس [illegible] تھا [illegible]

ان پر [illegible] سے [illegible] تھا کہ [illegible]

کی حفاظت میں [illegible] نے شہر کی [illegible]

[illegible] کے [illegible]

[illegible] لوگ [illegible] خوب [illegible]

اور [illegible] اپنی [illegible] کیوں ایسے

[illegible] ایک [illegible]

[illegible] تب [illegible]

سب [illegible] اپنے [illegible]

[illegible] سے [illegible]

[illegible] سے [illegible]

[illegible] اپنے [illegible]

[illegible] سے [illegible] لیا [illegible]

[illegible] سے [illegible]

کے وقت فتنہ اور فساد ہووے اونھون نے ہوشیاری سے مملکت ختا کی دو تقسیمین کین
اور دونون طرف لوٹنے اور املاک مغفور پر قابض ہونے کے ارادی سے چلے چنانچہ شانگ نے
سی چوین اور ہو کوانگ کے صوبون کو چھین لیا اور خود قابض ہوا اور لی نے ہونان کے
صوبے کو لیکر صوبہ کیفن کے پاے تخت کے ناظم کو ایسا محاصرہ کیا کہ رسد کا پوہنچنا بند ہوگیا
لیکن شاہی لشکر نے اوسپر بھی دروازہ نکہولا اور نوبت مردم خواری کی ایسی پوہنچی کہ مردون
کا گوشت بازار مین بکنے لگا اور سپاہیون نے اوسے پکا کے کہایا اور مقابلہ فصیلون پر غنیم
سے کیا غرض اس عرصے مین شہنشاہ کی ایک فوج اون بہادرون کی مدد کے لیے آئی
اور اونھین خوشی ہوئی کہ رہائی کی صورت دکہائی دی سپہ سالار نے سرکشون کو اس کثرت
سے جو دیکہا ڈرا اور مقابلے کا انجام بد سمجھکر اور تدبیرون سے ڈکیتون کو ہلاک کرنیکا قصد کیا
لیکن اوسکا نتیجہ اسکی طرف والون کیلیے بد نکلا اور وہ موقع یون اس طرح سے آیا کہ شہر دریا کے
سطح آب کے نیچے واقع ہی اور اسی جہت سے دریا کے دونون کنارون کو بند اور پشتون سے باندہنا
ضرور ہوتا ہی تاکہ اطراف کی زمین ڈوب نہ جاوے الغرض جب شاہی سپہ سالار نے سرکشون
سے حربہ کرنا مناسب جانا ہوانگ ہو دریا کے اوس طرف کے باندھ کو اوسنے کاٹ دیا
جس کنارے پر شہر واقع تہا تا غنیم کے معسکر پر دفعۃ سیلاب آوے اور اوسکا لشکر ڈوب جاوے
لیکن قضاے کردگار سرکشون نے ذرا اپنے مقام سے ایسا کیا کہ مطلق اونپر صدمہ نہ پوہنچا
مگر شہر ڈوب گیا اور دو لاکھ آدمی سے زیادہ کا پتا نہ لگا اس ماجرای شگرف کا احوال
لی کو جب پوہنچا نے تا ال وسنے ہونان اور شنسی کے دونون صوبون کو فتح کیا اور سرکاری
تمام عہدہ دارون کو جان سے مارا اور رنایا کو زمین لاخراج بخشی دی اس جہت سے
عوام الناس اوسکے ساتھ ہوگئی اور یہہ نہ سمجہے کہ بخشش وہی کہلاتی ہی جسمین اپنی
گرہ کی کوڑی خرچ ہوتی ہی اور مال مفت کو لٹا دینا کرم نہین کہلاتا ہی الغرض رعایا کے
علاوہ مغفور کے سپاہی بہ کثرت جا ملے اور لی نے شہنشاہ کا خطاب اختیار کیا اور پیچین کی

چھین لیا پر سوین بار روز دوسری فوج فغفور کی طرف سے جو اونکے سر کرنے کے لیے گئی تھی اوسکو
بھی ایسی شکست ہوئی کہ فغفور گھبرا گیا اور منکاؤ سے اہل پرتگیز یعنی قوم فرنگستانی کو تاتاریون کے مقابلے
کے لیے بلوایا اس عرصے مین تاتاریون نے لیوتنگ کے صوبے کو لوٹ و تاراج کرکے کوریا
کے ملک پر قصد کیا اور چونکہ وہان کا بادشاہ باجگذار ختا کی سرکار کا تھا اوسنے شہنشاہ سے
مدد مانگی لیکن اوسوقت اونکے ہاتھون سے فغفور خود مجبور تھا بلکہ ایسا رنجور تھا کہ سنہ ۱۶۲۰ع
مین کڑھ کڑھکے مرگیا اوسکا بڑا بیٹا کوانگ سنگ جانشین ہوا اور اس قدر شبانہ روز امور
سلطنت مین مشغول ہوا اور تاتاریون کو نیست و نابود کرنے مین مصروف ہوا کہ اوس محنت
مین برس دن بھی نہین گذرا کہ خانوادۂ مینگ کے زوال کے آثار سے ایک یہہ ظاہر ہوا
کہ یہہ بہادر اور مدبر فغفور مرگیا اور اوسکا چھوٹا بھائی ہی تسنگ قائم مقام ہوا اوسکے وقت
مین فتنہ و فساد کا یہہ سامان ہوا کہ خاتمہ خانوادے کا ادنے سی عقلمند کو بخوبی دکھائی دیا
اور بانچو تاتاریون کی قوت کو دن بدن ترقی ہوئی لیکن ختا کے اور صوبون پر اونھون نے
یورش نکی اور فقط چھیڑنے اور انواع طرح سے آزار پہنچانے اور عرصے مین امرا و وزرا فغفور کو
گالی دینے مین چھہ برس اونھون کو گذرے جو نہین سنہ ۱۶۲۷ مین ہی تسنگ کا انتقال ہوا
اور اوسکا بیٹا کوئی سنگ تخت پر بیٹھا تاتاریونکا سردار اپنی جگہہ سے پاے تخت ختا کی طرف
بڑھا اور اتنا اپنی کو قوی سمجھا کہ علانیہ کہنے لگا کہ شہنشاہ کا منصب اوسکے نصیب مین ہے بلکہ سنہ ۱۶۳۲ع
مین اپنے کو اوسنے خطاب فغفور کا دیا یہہ خبر سنکر کوئی سنگ نے چاہا کہ فوج قاہرہ بھیجے
اور تاتاریون کی گستاخی کی سزا دیوے لیکن اپنی بگڑی ہوئی رعیتون کی فکر مقدم تھی
کیونکہ گھر کا ایک دشمن باہر کے سو کے برابر ہوتا ہی اور لی آور شانگ دو شخص بدمزاج و بیباک
بلکہ بدمعاش اور بداطوار ملک کی بدعملی اور سلطنت کی ضعیفی دیکھکر چوری اور سرزوری پر
کمربستہ ہوئے تھے اور اون لوگون کے ساتھ اتنے بدوضع رہزن مل گئے کہ یہہ دو شخص
دو سردار ذی اقتدار ہوئے اور ہر ایک کا حکم چار چار فوجون پر تھا تاکہ آپس مین لوٹ و تاراج

زیادہ ملی الغرض اوسکے بعد فغفور اپنی سلطنت کے بند و بست مین بہت متوجہ ہوا اور اغلب ہے
کہ اگر چند روز جیتا تو ایام تغافل مین جو ضرر ملک مین پونہچا تھا اوسکی تلافی کرتا لیکن جو نہین طبیعت
کی اصلاح اس طرح سے ہوئی موت نے آن کر سب تدبیرون کو اولٹ دیا غرض مرتے وقت فغفور
نے وصیت نامے مین لکہوایا کہ اپنی کاہلی سے بدعملی ہوئی تہی اور اپنی تقصیر کے لیے جو توبہ
کی اوسکی بہی تحریر کروائی اس فغفور کے جلوس کے پہلے ہی سال یعنے سنہ ۱۵۲۲ ع
مین ایک شخص ولی کامل نیک سرشت خدا پرست عیسائی مذہب کا یعنے فرانسیس زآویر جسکے
بڑے بڑے معجزے صفحۂ بیان مین مندرج ہین ملک ختا کی طرف وعظ کرنے اور رواج
مذہب کو دینے کی لیے مخاطب ہوا اور اغلب ہی کہ ستارا عیسائی مذہب کے لوگون کا جنکو اس
خانوادے کے بانی نے بہ سبب عزت و اقتدار کے جو مغلون نے اونکو دیا تھا نہایت آزار
پونہچایا تھا پہر سابق کی طرح چمکتا لیکن اس ولی نے جزیرۂ سان سی آن مین عین سرحد
پر انتقال کیا سنہ ۱۵۶۶ ع فغفور کا بیٹا لمباچنگ قائم مقام ہوا اور اوس نے بند و بست ملک
اچہی طرح کیا اور پانچو تاتار کے سردار ینیتا کو جنے اوسکے باپ کے عہد مین شنسی کے صوبے کو
لوٹ لیا تہا عمدۂ منصب عنایت کیا اور اوسکی قوم کو تجارت کے لیے ختا مین آنے کی اجازت
دی اس تدبیر سے اوسکو یورش سے روکا سنہ ۱۵۷۲ ع مین اس فغفور نے انتقال کیا اور
اوسکا بیٹا شینگ سنگ تخت پر بیٹہا اور جب ینیتا نے صوبہ شنسی مین جاگیر پانے اور رہنے کی
درخواست دی فغفور اور وزیرون کی یہی رائے ہوئی کہ اوس تاتاری کو بیزار نہ کیجیے اور اوسکی خواہش کے
مطابق زمین دیجیے بسنہ ۱۶۰۱ ع مین فرنگستان کا ایک بڑا مشہور سیاح پادری رچی صاحب
کئی پادریون کو لیکر فغفور کے حضور مین گیا اور باوجودیکہ وزیرون نے بہت چاہا کہ دار الامان
کی سیر کرنے لیکن حکم عالی ہوا کہ جب تک چاہے رہے انہین لوگون کے آنے سے
عیسائی مذہب کی ترقی ختا مین ہوئی ہر سال بلکہ ہر روز پانچو تاتار کا زور بڑہا اور سنہ ۱۶۱۸ ع
ملوا کیا اور ختائی فوج کو کاٹ ڈالا اور بہت سی قلعے اور آخر کو کئی صوبوں کو

بہی سمایا اور شاعری کا بہی ایسا شوق پیدا ہوا کہ بجز ان دو کامون کے تیسرے کی طرف وہم
متوجہ نہوتا تھا اور نتیجہ اس کاہلی کا ظہور مین جلد آیا پہلے تو ماچین مین بلوا ہوا ہر چند تمام فوج
ختا کی اون سرکشون کے سر کرنے کے لیے متعین ہوئی لیکن اونہون نے اپنی بغاوت سے
کنارہ نکیا بلکہ سرخودی کا دعوی بحال رکہا اور ایک ماچینی امیر اپنے ملک کا بادشاہ ہوا اور فغفور
کو خراج کیا نذرانہ تک نہ بہیجا باوجودیکہ ماچین کا شاہجہ فغفور سے بزور شمشیر چہین لیا گیا لیکن اسیر بہی تنبیہ
ہوش اوسے نہوا اور بدستور فغفور کسی وقت اکسیر بقا کی تنزیہ تیاریون سے کرتا اور کبہی فضول
غزل گوئی کی فکر مین رہتا تہا بادشاہون کی ایلی حرکتون کی خبر ہر جگہہ ہوتی ہی اور ایسے شغلون
کی ہر بات کی شرح خلق کرتی ہی اور مبالغہ کا صیغہ نیکی اور بدی کے بیان مین صرف کرتی ہی
چنانچہ اس فغفور کی کاہلی مشہور ہوئی اور تہا قبیلہ یانگچو تاتار کے سردار نے شانسی کے صوبے مین
یورش کر کے اس قدر لوٹ اور تاراج کیا کہ بالکل تباہ کر ڈالا یہان تک کہ ایک گہانس کو اوسکی
جگہہ پر باقی نہین رکہا اس خبر سے فغفور بہت گہبرایا اور زرپاشی کر کے ایسا بندوبست کیا کہ
وہ تاتار آگے نہ بڑہا اور لوٹ پاٹ کر کے پہر گیا بعد اس کے اگلے چلن پر جب خود بدولت چلنے لگے
جاپان کے بادشاہ نینگ لو نے ختا کے شرقی صوبون پر تاخت کر کے مال لوٹا اور غارت
کیا اور ہزار ہا رعایا کو بہی اسیر کر کے لے گیا اور اپنے ملک مین غلام بنایا بلکہ چوزان کا جزیرہ اور اوسکے
گرد و اطراف کے چہوٹے جزائر پر قابض ہوا اور ختائیون کو بیدخل کیا غرض اس قدر تنگ کرنے
پر بہی یہہ فغفور جاہل غافل اور اکسیر کے ذکر اور اشعار کے فکر مین مصروف تہا
تب محتسب نے ایک عرضی حضور مین کی اور ایسی ایسی سخت باتین اوس مین لکہین
اور فغفور کی خبطگی اور کاہلی کے بیان مین ایسی تلخ گوئی کی کہ شہنشاہ پر قہر ہوا اور
اوس خیرخواہ کو قید شدید مین ڈال دیا لیکن دوسری روز جو وہ عرضی ملاحظے
سے دوبارہ گذری اوسکی توجیہہ دل مین چبہہ گئی اور نمکخواری اور جان نثاری
اوس وزیر نیک تدبیر تلخ تقریر کی پسند آئی قید سے اوسکی مخلصی ہوئی اور عزت اور توقیر

دلیل ہی اور دوسری یہہ کہ بودہ کے پوجاریون کے ساتھہ اکثر اوقات رہتا تھا اور اون
لوگون کی طرح افیون کہا کی پینک مین پڑا رہتا تھا اور اوس کاہلی کو جذب کامل سمجھتا تھا
لیکن چونکہ خوش نصیب تھا نہ کوئی باہر کا غنیم آیا اور نہ گھر مین کوئی باغی ہوا ورنہ ایسے
شخص بے وقوف سے تخت کا چھین جانا بڑی بات نہ تھی اور تعجب یہی ہی کہ ایسا نہوا سنہ ۱۴۸۸
مین جب مرگیا اوسکا بیٹا ہنگ چی تخت نشین ہوا وہ باپ سے زیادہ مخبط نکلا اور اکسیر بقا
کا برابر متلاشی رہا لیکن اٹھارہ برس کی ریاست کے بعد بھری جوانی مین جہان سے
رخصت ہوا اور سنہ ۱۵۰۵ مین اوسکا بیٹا اوسانگ پندرہ برس کی عمر مین تخت پر بیٹھا غرض باپ
اور دادا سے بھی بدتر ہوا اوسکو سوا عیش کے کچھہ سوجھتا نہ تھا اتنے مین ایسا قحط ہوا کہ نوبت
آدمی کو آدم خوری کی پہونچی اور اوسپر خوجون کا وہی محکمہ اس لغتی کے بیوقوف دادا کے
وقت کا دوبارہ جو گرم ہوا قباحت عظیم کا سامنا دکھائی دیا لیکن وزیرون کے باعث سے تخت
اولٹتے اولٹتے سنبھل گیا اس لیے کہ سلطان ننگ نے علم بغاوت کو بلند کرکے لشکر جرار طیار کیا
اور بہت سے امرا بھی اوسکے معین ہوئے بلکہ اپنی رعیت کو لیکر جا ملے غرض اتفاق یہی تھی تخت
کے ایک وزیر نے بھی نمک حرامی کی تو الا قباحت ہوتی بلکہ اونہون نے تدبیر ایسی کی اور لشکر کی سرداری
ایسے شخصون کو دی کہ سلطان ننگ کو بڑی شکست ملی اور باغیونکا ایسا متاصل اوسنے کیا کہ
تیس ہزار سپاہی یانگ زی کیانگ کے دریا مین ڈوب گئے اور تلوار کے نیچے بیشمار گری یہانتک
کہ سلطان ننگ میدان جنگ مین گرفتار ہوا اور اپنی سزا کو پہونچا اور اوسکے بعد سلطنت مین
وزیرون کی بدولت امن چین ہر جگہہ ہوا چار برس قبل اس فغفور کے انتقال کے یعنے سنہ ۱۵۱۷
مین فرنانڈ پیرز ڈنڈراڈ ایک تاجر اہل پرتگیز شہر کانٹان مین آیا چونکہ اس فغفور نے لاولد
انتقال کیا ایک شاہزادہ تشنگ کا پوتا تخت پر بیٹھا پہلے پہل بعد جلوس کے یہ شی تسنگ
امور مملکت مین ایسا سرگرم ہوا کہ خاص و عام نے سمجھا کہ اور فغفورون کی طرح واہیات مین
... کریگا اور غربا پرور ہوگا لیکن اکسیر بقا حاصل کرنے کا خبط چند روز بعد اوسکو

لپسینگ نے پیغام بہیجا اور عقد نکاح فغفور کے خاندان مین چاہا پہلے اس بات کو خوب بے
نے قبول کیا بعد اوسکے ذاتی تلون طبعی مزاج مین آیا ایلچیون کو اوسنے تو تکار کرکے
نکال دیا الغرض لپسینگ نے اس خفت کا ایسا عوض لیا کہ فوج بہار لیکر ختا مین چلا آیا
اور ایک لڑائی دونون ملکون کی سرحد پر فغفور نے ایسی ہاری کہ تاتاریون کے ہاتھ گرفتار
ہوئی لیکن اوس جنگ مین شہنشاہ نے ایسی بہادری کی اور کچھہ دلیری اور موت
کی نلے پروائی اسیری کے وقت دکھائی کہ سردار تاتار متعجب ہوا اور اوسکو عزت سے اپنے پاس
رکھا مگر فدیہ اس قدر چاہا کہ ختائیون سے دیا جا سکتا اور فغفور قید رہا چونکہ تخت شاہنشاہی خالی
ہوا اوسکا بہائی چنگ ٹو انگ جانشین ہوا آخرکار سات برس تک جب نامہ و پیام آیا اور گیا اور
کچھہ رفع نہوا تاتاریون نے پہر دہاوا کیا اور لپسینگ دار الخلافہ پیچین مین لشکر جرار لیکر پہونچا لیکن ختائیان
اپنے بادشاہ کی مخلصی کے لیے ایسے لڑے اور جان کو ہاتھہ مین لیکر ایسے گھس پڑے کہ تاتاریون
کو شکست کامل ہوئی اوسوقت لپسینگ نے کچھہ قلیل سا فدیہ لیکر فغفور کو چھوڑ دیا القصہ جب وہ اپنے
ملک مین چھوٹ کر آیا تمام رعایا برایا نے سامان خوشی کا طیار کیا لیکن اوسکا جی ایسا چھوٹ گیا
تہا کہ تخت کو دیکھکر بہت رویا اور تارک الدنیا ہونا چاہا اور کتنے روزون تک گوشے مین بیٹہا رہا
غرض آخرش سبہون کے کہنے سنے سمجھانے بجھانے سے پہر اپنے تخت پر بیٹھا اور چونکہ آزار اوٹھا
چکا تھا کسیکو اپنے جیتے جی آزار نہ دیا سنہ ۱۴۶۴ء مین اوسنے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا ہین سنگ
قائم مقام ہوا لیکن ضعیف العقل اور زن مرید ایسا نکلا کہ خوجون کے سکھلانے سے ایک نیا محکمہ
اوسنے بنایا اور خوجون کو یہہ اختیار دیا کہ بدمعاشون کو نلے قصور ثابت کیے بھی فقط شبہہ
پر سزا دیوین اور بداطوارون کی مطلق رعایت نکرین غرض اس بہانے سے خوجون نے
جسکو چاہا دہر پکڑ کے مارا پیٹا اور ہلاک کیا اور بازپرس کوئی نہوا جب بادشاہزادیون نے بہت
داد و بیداد نالش و فریاد فغفور کے حضور مین کی اور رفتہ رفتہ کی بنا علانیہ پڑی تب محکمہ چندے
موقوف رہا لیکن برخاست نہین کیا گیا اس بادشاہ عقیل کی عقل شریف کی ایک تو یہی

ہوا اور ینگ لو نے اہل تجارت کی بہتری کے لئے ایسے ایسے قانون نکالے کہ سوداگر سب
سمت یا کے ہندوستان اور بنگالہ اور علاوہ بحر مشرق کے تمام جزائر یعنے سیلاندیپ وغیرہ کے
ختائین گئے اوسکا بیٹا جن سانگ قائم مقام ہوا اوراون مانڈرینون کو بحال کیا جو
اوسکے باپ کے وقت مین کین وانٹی کے وزیرون مین ہونیکے شبہ پر معزول کیے گئے تھے
اور سوا اسکے غربا کے حال پر نہایت مہربان اور علما کا بڑا قدردان تھا لیکن چند ہی روز جیا
اور سوان سنگ اوسکے بعد گدی نشین ہوا اسکے عہد مین دو بلوے ہوے ایک ختائین
جسکا بانی فغفور کا اپنا چچا تھا اور دوسرا چین مین جہان مفسد سلطان چنگ تہا جسکو
فغفور سنے نیابۃً بلک دیا تھا ان دونون فسادون مین پہلے کو بادشاہ سنے اپنے خاطرخواہ
مٹایا اور دوسرے مین سلطان چنگ بیمار رہا اور ملک خزانہ جو اوسکے ہاتھ لگا سر خود ہو گیا
سنہ ۱۴۳۶ مین فغفور سنے انتقال کیا اوسکی بادشاہ بیگم ازبسکہ عاقلہ اور عفیفہ نائب سلطنت
ہوئی اس لیے کہ ولی عہد ینگ تنگ باوجودیکہ تخت نشین ہوا لیکن فقط آٹھ برس کا تھا اور
اوسکی ماں سے احکام اجرا پایا کرتے تھے اور اوسی باعث سے سنہ ۱۴۴۳ تک امن رہا
اور رعیت مرفہ حال تھی اور سلطنت کی ہر طرح سے بہتری ہوئی لیکن جب وہ مر گئے کلید ملکداری
ایک خوجے کے ہاتھ آئی کیونکہ فغفور کو اوسنے گود مین پالا اور بڑا کیا تھا اور وہ بھی ازحد
اوس سے مانوس تھا غرض جب اختیار کلی اوس شخص کو حاصل ہوا اوسنے کئی وزیرون کو
جان سے مارا اور کئی شخص کو ذلت سے معزول کیا اس لیے کہ اوہنون نے شہنشاہ کو وہ
قانون یاد دلایا جو اوسی خاندان کے پہلے فغفور نے کہدوایا تھا کہ خوجون کو جلیل القدر
عہدہ سرکار ختا سے کبھی دیا نہ جاوے اور کسی خواجہ سرا کو بجز محل سرا کی دربانی یا
خاکروبی کے دوسری خدمت نہ ملے اس آگاہی سے بھی فغفور چنگ تانگ ہوشیار
ہوا اور خوجے کو وزیر اعظم بنایا اور اوس نے جی بھر کے انتقام اوس امر کا لیا اور
بے گناہون پر ظلم قرار واقعی شروع کیا کہ اتنے مین تاتار کے ایک قبیلے کے سردار

جوان بسر بخت جگر عہد شباب مین جہان سے رخصت ہوا اور پیری اور صد بیماری مین باپ کو
داغ دے گیا ولیعہد کے مرگ کے قبل بادشاہ بیگم نے انتقال کیا اور ماجرائے عجیب ہی کہ قبلا خان
کی بی بی اور بیٹے کا جو حال تھا اور جس طرح سے اونہون نے انتقال کیا اس فغفور کی بیگم اور ولیعہد
مین مثال زندگی اور مرگ کی پائی جاتی ہی غرض فرق اتنا ہی ہی کہ قبلا خان کو صدمہ عظیم ہوا لیکن
اس فغفور با شعور نے ایسا رنج ناحق نکیا کہ امور سلطنت سے اندک بھی غافل ہووے بلکہ جب تنہا رہگیا
زیادہ مستعد اور سرگرم ہوا اور اپنی رعایا کو فرزند عزیز کے عوض جانکر زیادہ چاہنے لگا باوجودیکہ غم الم
کا پہاڑ فلک سے ٹوٹ پڑا لیکن اوس باعث سے مطلق مجہول نہوا اور خرم مرگ سنہ ۱۳۹۸ انکا ایک طرح
مزاج رکھا اور یہی ہمیشہ کہتا تھا کہ بادشاہ کو باوجود رعیت کے فرزند کی کون سی حاجت ہی اور اغلب ہی
کہ مین نے جب اوس بیٹے کو بہت چاہنا شروع کیا شاید رعیت کا خیال دل مین کچھ کم ہونے لگا تھا
کہ خدا نے اوسکو اوٹھا لیا بعض مورخ اس بادشاہ کو سنگدل اور انتقام گیر ٹہراتے اور اسپر یہ دلیل لاتے ہین
کہ مغلیہ سردار اور سپاہی جنہون نے خاوند کی نمک حلالی کی اونہین جہان پایا قتل کروایا اگرچہ ایک بات
اس مین سچ ہی کہ ختائیون نے جہان موقع دیکھا تاتاریون کو زندہ نہ چھوڑا لیکن اس روایت کی راستی
مین بھی فرق ہی کہ فغفور کی مرضی سے یہ خونریزی نہین ہوئی بلکہ جب بے رحمی کی خبر سنی اوسنے
سردارون کو تنبیہ کے سوای اسکے اگر دوسری دلیل چاہیئے تو کافی مور خان کے پوتے سے جسطرح
فغفور ہمیشہ مسلوک ہوا اسکا بیان ایسی تہمت کی تردید مین کافی تھا لیکن ایک نادانی خلاف عقل
اور تجربے کے اس بادشاہ دور اندیش سے ایسی ہوئی کہ اوسکی دانائی کی جہان بات چھیڑی
جاوے وہان اگر اوسکا کوئی ذکر کرے احمق کہلاوے اور لوگ یہی کہین کہ ایسے تجربے والے سے ایسی
حرکت سرزد ہوئی بعید القیاس ہی غرض بڑی سیانی جو ہوتے ہین اگر خطا کرتے ہین ایسی ہی
کرتے ہین والا کبھی چوکتے ہی نہین اور جب چوکتے ایسی منہ کی کھاتے ہین کہ عوام کی ہزار غلطیون
سے اتنی مضرت اونکو نہین پہنچتی جو ایک ایسون کی چوک مین حاصل ہوتی ہی القصہ فغفور نے
کیا یہ کیا کہ اپنے سب بیٹون کو ملک تقسیم کر دیا اور ہر ایک کو کئی صوبے حوالہ کرکے سلاطین کا

غرض اپنی تکلیف گوارا کی مگر رعایا کو تصدیع نہ دی اور ہمیشہ اوسکا بیان یہی تھا کہ مین اپنی راحت کے لیے کسی ایک ادنیٰ شخص کو تکلیف دینی نہین چاہتا چہ جائیکہ تمام رعیت کو اس مشقت خاک کے آرام کے لیے جو زیر خاک اونکے ساتھ مل جائیگی آزار پہنچاؤن اور مروت اور سیر چشمی اوسکی اسنی سے زیادہ ثابت ہی کہ جب توکات مور خان کا پوتا کرٹ کے آیا تو اوسکے ساتھ باوجود باپ دادون کی دشمنی کے اس خوبی سے مسلوک ہوا اور اس عزت سے رکھا کہ جب چند سال کے بعد فغفور نے اوسے اپنے ملک جانے کی اجازت دی تو شہزادے نے وہ بات نچاہی اور حضور مین عمر کاٹنے کی درخواست کی اوسکی بہادری اور مدبری کا بیان کرنا لاحاصل ہی اور اوسکی مدبری کی یہی ایک بڑی دلیل کافی ہی کہ تہوڑے عرصے مین ختا کی سی وسیع مملکت مین اوس بدعملی اور ظلم وستم اور لوٹ وتاراج و بد انتظامی عظیم کا مطلق نشان باقی نرہا اور سوا اسکے کل قوم تاتار کی خود بخود تابعدار اور جان نثار ہوئین اور ختا کی تاتاری سرحد پر ہمیشہ دوسرے اقوام تاتار کے ساتھ فغفور کی طرف سے لڑتی رہین اور اوس شخص کی بردباری اور خاکساری کے بیان مین یہی نقل کافی ہی کہ ہمیشہ اپنی خاندانی ہتھوار مین جاکر دنیا کی ناپائداری کے تصور مین بیٹھا رہتا تہا اور اکثر دربار عام مین مغلی شاہزادے سے کہتا تہا کہ تمہارے خاندان عالی کی سلطنت عظیم کو خدا نے مجھ ادنیٰ مزدور بچے کے ہاتھ سے اس لیے تڑوایا تاکہ سلاطین روزگار کو عبرت ہووے کہ ظالم اور مغرور کا زور و شور اوسے اسقدر ناگوار ہی کہ تاج چنگیزی کو مزدور کے لونڈے کے پاؤن سے روندوایا قبلا خان کی بیگم جیسی عاقلہ و عفیفہ اور نیک صلاح و خوش مشورہ تھی ویسے ہی اس فغفور کی بی بی آشی تھی جسکی ساتھ شروع اقبال مین شادی ہوئی تھی ایک سردار جلیل القدر کی بیٹی تھی روایت ہی کہ اسقدر خوش نامی جو فغفور کی ہوئی اوسکی صلاح و چلنی سے ہوئی اور مدبری اوس بادشاہ بیگم پر ختم تھی اس خوش نصیبی کے علاوہ ولیعہد اپنے عہد مین بے مثل و بے مثال تھا اور فن سپاہ گری مین طاق بہادری و مدبری مین شہرۂ آفاق نیک کردار دستشناسی و رزکار تھا لیکن حکمت حکیم مطلق کی کچھ سمجھ مین نہ آئی جب یہہ نوجوان باپ کا دل

رفتہ رفتہ عزت اور توقیر اوسکی ایسی بڑہی کہ مغلون کی فوج سے جب جدا ہوگیا ہزارون ختائیون نے آنکر اوسکے علم کے نیچے اپنے کو پونہچایا اور چونکہ مملکت مین برہمی اور درہمی تہی اور رعیت مظلوم اور نالان اور جان بلب ہر طرحسے ہورہی تہی لوائے بغاوت جب اوسنے بلند کیا سرکشون کی جمعیت سے لشکر سنگین موجود ہوگیا اور اوسکی مدد سے چی کیانگ کے صوبے کو اوسنے مغلون سے چہین لیا اور اس طرحسے وہان امن وامان دیا کہ رعایا نے اتنے دنون کے بعد دم لیا اتنے عرصے مین دوسرا ایک باغی سردار ختائی حسد سے دشمن قوم کو چہوڑ ہانگ ووسے لڑنے آیا اور بسبب رشک بیہودہ کے چونکہ وطن کو دل مین جگہہ ندی مغلوب بہی اوتناہی ہوا جسقدر حسد تہا اور ہانگ وو نے فوراً ہو کوانگ اور کیانگ زی کے دونون صوبون کو اپنے قبضے مین کرلیا اور مغلی فوج کو ہر دفعہ ہٹا دیا اور اون تینون صوبون مین ایسا بندوبست کیا اور ضبط و ربط رکہا کہ چوری اور سرزوری موقوف ہوگئی اور ڈکیتون کی جمعیت اور جرات مین کمی آگئی اور جسوقت رعیت آسودہ اور بے خطر ہوئی اور مظلومی کے غم اور چوری کے ڈر سے اونکو رہائی ملی دعا کرنے لگی اور خداوند تعالی کی درگاہ مقدس مین دعا اونکی مستجاب ہوئی اور فوج اوسکی ہر جگہہ ظفریاب ہوئی اور اوسکے سپہ سالارون نے فوکینگ اور کوانگ تنگ اور دوسرے تین صوبون کو مغلون سے چہین لیا اور ہانگ وونے شمال کی طرف جو رخ کیا تو لڑتا بہڑتا مغلون کو شکست دیتا دار الخلافہ پر چڑہہ گیا اور خانوادہ مغلیہ کے آخری فغفور توکات مور خان کو ملک سے بہگایا جیسا کہ آگے بیان ہوا ہی اور اوسوقت اپنے کو شہنشاہ کہوایا اور اوسکے قبل جب چاپلوسون نے خطاب فغفوری کا کبہی عرضی مین لکہا تہا تو غصہ ہوا اور فرمایا کہ جسوقت شہنشاہ کے تخت پر نشست کرونگا اوس وقت جیسا خطاب لوگے اور ابہی اگر میری خوشی چاہو تو راحت دہندہ خلق خدا مجہے کہو القصہ جب اوسنے جلوس کیا تمام کارخانجات مملکت کا بندوبست پاؤ اور سنن کی طرح فرمایا اور اوس ہل چل اور بدعملی مین جسکا جو نقصان ہوا تہا اس کار سے عوض ملا اور بیوہون اور یتیمون کی پرورش کے لیے وظیفہ مقرر ہوا اور اونکی جاگیر داد فغفور نے اپنے اخراجات کو کم کرکے خاص تحویل سے نکالی اور رعیت سے اوس امر مین ملنے کی

جلد اول کے دیباچے مین راقم نے علم تاریخ کی تعریف مین یہہ لکھا ہی کہ مورخ کو اکثر
امور دنیوی مین ایسی آنکھہ ہو جاتی ہی کہ اوسکے تفرس کو قوت پیش گوئی کی اور زبان کو توانائی
فال بیانی کی حاصل ہوتی ہی اور قیاس کو مزاولت کے باعث یہہ ملکہ ہو جاتا ہی کہ سبب کی
دریافت سے انجام کا حال آغاز حال مین کہہ دیتا ہی جیسا کہ اہل منطق صغریٰ و کبریٰ سے
نتیجہ نکال لیتے ہین اور نتیجہ سنتے ہی سبب کو معلوم کر لیتے ہین چنانچہ کسی ملک کے حکام اور امرا کے
اطوار اگر مورخ کے روبرو بیان کیے جائینگے تو اغلب ہی کہ مآل حال کو نے تامل کہہ دیویگا
غرض اس تعریف کی راستی کی ایک ثبوت یہی ہی کہ مغل خانوادی کے اخیر کے بادشاہون
کے حالات سے جب مورخ کو علم ہوویگا نے تردد تفرس صحیح کریگا کہ ان کا نتیجہ کیا ہوا کیونکہ تمام عالم
مین یہی ہوتا ہی کہ بزور شمشیر جو ملک قبضے مین آتا ہی اور تدبیر معقول سے پہلے وہان عمل
ہوتا ہی وہ تب ہی تک تابعدار یا باجگذار رہتا ہی جبتک تلوار کے دھنی اور عقل کے غنی فرمانروا
ہوتے ہین اور اوسکی نظیرین اسی تاریخ مین اتی ہین کہ جسکا بیان خاص یہان پر ضرور نہین غرض
بادشاہون کے خانوادے اچھے لوگون سے شروع ہوتے اور برون کی پوچ حرکتون سے
تمام کیے جاتے ہین اور چنگیز کے گھرانے کی بنیاد جس شخص سے ہوئی طبیعت اوسکی اوسی
تمیز کی تہی جیسی بانی سلطنت کی ہمیشہ ہوتی ہی بلکہ طبیعت ہانگ وو کی جسنے ملک کو مغلون
کی اطاعت سے نجات بخشی اور ختا کی ریاست چہین لی قریب قریب قبلا خان کی طبیعت کے
تہی یہ ایک غریب دور کا بیٹا یہہ شخص تہا اور چونکہ خلقت کا نازک اور ضعیف البنیان نکلا باپ
کا پیشہ باربرداری کا اختیار نکر سکا اوس سبب سے معبد مین لاماؤن کی خدمت گذاری مین
نوکر رہا اور چوبیس برس کی عمر تک اون لوگون کے ساتھہ رہا لیکن چونکہ اوسکی طبیعت اور
ڈھنگ کی تہی اون لوگون کی کاہلی اور بدفعلی سے گہبرایا اور وہان سے نکل کر سپاہیون
مین نام لکہوایا اور باوجودیکہ ہاتھہ پاون کا ضعیف تہا لیکن دل کا ایسا مضبوط ٹھہرا کہ چند روز
مین نکالا اس عرصے مین ایک سردار عالی وقار کی بیٹی سے شادی ہوئی اور

ایک بات سے ظاہر ہی کہ دنیا کے عیب اوسی گھر مین پائے جانے لگے جہان قبلا خان کے وقت مین تمام نیکیان تہین اور جیسی جزا اوسکے سبب سے ملی تہی کہ ختا کے اتنے بڑے ملک کا تخت صحرائیون کو حاصل ہوا ویسی ہی سزا اوس خاندان کے بدکردارون کی ہوئی کہ سوا تخت چین جانے کے مغل سب دوسری اقوام تاتار مین بہی ذلیل و خوار ہو گئے آخر کو توگان تیمور خان فغفور ختا نے بجز ملک کو چہوڑ کر صحرا مین پناہ لینے کے کوئی صورت نہ دیکہی اور اسیطرح سے مغلون کی حکمرانی ختا مین سنہ ۱۳۶۸ء مین تمام ہوئی اور اصلی ختائی کے ہاتہہ سند شاہنشاہی پہر آئی الغرض آفتاب زوال کی سلطنت چین کو آفتاب سے تشبیہ دی جا سکتی ہی چنانچہ چنگیز کے قبل قوم مغل پر ذلت و خواری کی اندہیری غالب تہی بعد اوسکے فتح کی سپر زرین کو مانند آفتاب صبحدم کے چنگیز خان نے اوس تاریکی سے نکالا اور جسطرح آمد روز سے تاریکی دور ہوتی ہی اوس سپر کی نمود سے اوس قوم کی خواری کی ضلالت معدوم ہو گئی تب جیسا کہ آفتاب جیون جیون بعد طلوع کے وسط النہار کی طرف جاتا ہی تیون تیون تابندگی اوسکی بڑہتی ہی اور اوس مقام پر ساری جلالت اپنی دکہا کر رفتہ رفتہ اوسمین تنزل واقع ہوتا ہی اور آخر کو غروب ہونے سے سابق کی اندہیری کا سیاہ پردہ کہینچ جاتا ہی اوسیطرح چنگیز خان کے وقت سے قبلا خان تک سلطنت کو ہر لحظہ ترقی رہی اور شہنشاہی کی بزرگی اسنے حد کو پونہچائی گویا قبلا خان آفتاب نیم روز خاندان آفتاب زوال کا تہا اور اوسکے بعد سے جو تنزل شروع ہوا تو ہر بادشاہ مین زیادہ ترکمی پائی گئی آخر کار توگان تیمور خان کے ساتہہ ذلت و ضلالت وا منگیر حال ہوئی اور مغل کی دولت کا آفتاب غروب ہو گیا +

ستر ہوان باب

مینگ کے گہرانے کے بیان مین

اوسوقت وقوع مین نہ آئی اوراس عرصے مین فغفور نے دنیا سے رحلت کی ؛ سنہ ۱۳۳۲ مین اوسکا
بیٹا الین چی بان خان جو اوس وقت ساتھہ برس کا تھا تخت پر بیٹھا اور نیابت سلطنت کا عہدہ
اوسکے مان کے سپرد ہوا لیکن برس دن مین وہ لڑکا مرگیا اور توغان تیمور خان ایک شاہزادہ قائم
مقام ہوا اور ایسا مجہول اور کاہل اور بزدل اور عیاش نکلا کہ بلوے پر بلوا ہوا اور اوسکو سواے زندگی کے
کچھہ خیال نہ تھا اور پے بہ پے قحط ہوا اور رعایا کو ایسی فاقہ کشی ہونے لگی کہ آدمی کا گوشت آدمی
نے کہا تب بہی اس بدبخت پاجی کو مطلق تردد نہوا آخر کو جب تمام خاص عام کا ناک مین
دم آگیا ایسی بغاوت ہوئی کہ ساری رعیت دفعتہ بگڑگئی اور خود مغل کے سردار سب آپس مین لڑنے لگے
اور دوسری قومین تاتار کی باغی ہوگئین غرض زوال سلطنت مغلیہ کے آثار زمین اور آسمان پر پیدا
ہوئے اور قحط پر قحط زلزلے پر زلزلا اور انواع طرحکی دوسری علامتین نمودار ہوئین جو اگرچہ اوسبہون
سے وقوع مین آئین لیکن عوام الناس نے اوسے غضب الہی قرار دیا مملکت مین یہہ ہل چل اور بدعملی
دیکھکر دریائی ڈکیتون نے دس ہزار جہاز تیار کیے اور تاجرون کو ایسا لوٹا اومارا کہ سوداگری
بند ہوگئی اور ہر جگہہ کی آمدنی و رفتنی موقوف ہوگئی اور علی ہذا القیاس خشکی مین بہی لوٹیرون نے
سب کو تنگ کیا الغرض چارون طرف سے جب یہہ ہونے لگا ایک ختائی سردار نے لواے بغاوت
بلند کیا اور چونکہ بہادر اور بد ذات تھا لاکھون ختائیون نے اوسکا ساتھہ کیا اور ایک صوبہ
بعد دوسرا اوسنے مغلون سے چہین لیا یہان تک کہ دارالخلافہ پر چڑھہ آیا اور مغلی لشکر کو ہر دفعہ
شکست دی تسپر بہی فغفور کو ہوش نہ آیا اور جو حال بدکاریون کا تھا برابر رہا اور کس کس طرحکی
بد اطواریان مغلون مین پائی جاتی تہین اوسی اشتہار سے ظاہر ہین جو سردار ختائی نے
چہپواکر ہر جگہہ بہیج دیا اوسکا ایک مضمون یہہ ہی کہ تیمور خان کے وقت سے خاقان کے
اقربائون مین یہی دیکھنے مین آیا ہی کہ بہائیون نے ایک دوسرے کو تخت کے لیے
زہر دلوایا اور بیٹون نے باپ کی حرمون پر ہاتھہ ڈالا اور لڑکا جنوایا یہان تک کہ حسن عورت
لڑکے ہین نصف باپ اور نصف بیٹے کے جنواے ہین الغرض اسی

نامور ہوا اور غالب ہی کہ اگر زیادہ جیتا تو بڑے بڑے کام کرتا مگر لیکن تیسرے
برس کسی موذی کے ہاتھ سے بلکہ کہتے ہین اوسی کے اشارے سے جو بعد اوسکے
قائم مقام ہوا مارا گیا چونکہ فغفور لاولد مرا اَیسُن تیمور خان پوتا قبلا خان کا تخت نشین ہوا
اور اوسکے عہد مین کوئی بات قابل ذکر کے نہین ہوئی سواے اسکے کہ بودہ
کے مرید و خادم تبت سے اتنے آئے اور سبکا مال جبس جبس
کے اسباب بے حلق ہو کر کہانے لگے کہ آخر کو لوگ تنگ آئے اور تمام رعایا نے متفق ہو کر فغفور
کو درخواست دی اور چاہا کہ اون بلاؤن کو منع ہووے کہ اپنے ملک سے نہ نکلین اور ختائیون کا سر
کہانے نہ آوین حسن اتفاق سے اسی عرصے مین قحط اور وبا اور زمین لرزہ بہت ہوا اور لوگون نے
لاماؤن کی بدنوائیون کو باعث ٹھہرایا اور فغفور ایسا ڈرا کہ باوجودیکہ اون لوگون کو بہت مانتا تھا لیکن
سبھون کو نکال دیا اور عود کرنیکو منع کیا سنہ ۱۳۲۸ عیسوی مین شہنشاہ نے انتقال کیا اور چونکہ دو لڑکے
بیٹے جوان تہے لوگ سمجھے کہ تخت کے باب مین قصہ ہوویگا لیکن چھوٹا طوطی مار خان باوجودیکہ صاحب
قوت تہا اگر چاہتا تو مسند چھین لیتا غرض بڑے بہائی کا حق اوسنے سمجھا اور اوسی کو باپ کا قائم مقام
کیا مگر عجب اتفاق ہوا کہ جس روز وہ بیٹھا شب کو عین جلسے کے وقت دفعۃً مر گیا اور اہل دنیا نے
اوسکا خون بہائی کے سر چڑہایا اور یہہ خیال نہ کیا کہ جب خود طوطی مار خان نے تاج بخشی کی کیا
ضرورت اوسکو زہر دینے کی تہی لیکن یہی حال عوام الناس کا ہمیشہ ہی اور نے تحقیق کیے اور ہا
بدی کا گمان کرنا اور جو کچھ منہ مین آتا ہی سنے تامل کہہ بیٹھنا اونکا شیوا ہی القصہ اوسکا چھوٹا
بہائی گدی پر بیٹھا اور لاما گروہ کے مذہب کا ایسا دلدادہ رہا کہ اوسکے خادمون کے سردار کو
اپنا اوستاد بنایا اور تمام امرا اور علماسے اوسکی تعظیم کروائی اور اوسکے ساتھ عبادت مین ہمیشہ
ایسا مشغول رہا کہ امورات سلطنت کا انتظام ایک اور شاہزادہ ینَ تی مارکے حوالے کرنے پڑا
تاکہ پوچھے کی فرصت ملے اور اوس موذی نے رعایا کو ایسا ستایا کہ رفتہ رفتہ بلوے کا سامان بندھا
اور کسی صوبون مین ختائیون نے تاتاریون سے مقابلہ بہی کیا غرض کوئی بات اور طرح کی

شعرانے اوسکی مدح مین قصیدے لکھے اور فغفور نے یہہ خبر سنکر مزار پر تکلف مین اوس نیک بخت
کی خاکستر کو گڑوایا اور سرکار کی طرف سے لوبان ہمیشہ جلایا گیا اور پہول کی کرہی ہارون ہر مہینے
چڑہانے کا حکم دیا گیا برما کے ملک کا بادشاہ شہنشاہ کے پاس نذر دینے کو جب آیا فغفور بہت
خلق سے پیش آیا سنہ ۱۳۰۷ عیسوی مین تیمور خان فغفور چین وخاقان تاتار نے انتقال کیا اور
عدالت اور شجاعت اور رعایا پروری وقدردانی مین پیرو اپنے دادا کا ایسا ہوا کہ اوسکے انتقال
سے خاص و عام کو صدمہ پہونچا چونکہ کوئی بیٹا اوسکا نہ تھا اوسکا بھتیجا کائی شان خان تخت پر بیٹہا اور رعایا
پرور رہا باوجودیکہ شراب وکباب و رنڈیون کا بڑا شائق تھا سنہ ۱۳۱۱ مین یہہ مرگیا اور اوسکا
بہائی جن سنگ یعنے ایجی ایتو خان قائم مقام ہوا یہہ بڑا قدردان حکیم کنگ فوزی کی حکمت کا تہا
اور اونکے مریدون کو مرتبہ عالی کو پہونچایا اور اپنی قوم کی تربیت کے لیے اونکی تصنیفون کو
ترجمہ کروایا اور جب تک جیا علما اور شعرا کا بڑا قدردان رہا اور اپنی مملکت مین ہر جگہہ مدرسہ غربا کی
تعلیم کے لیے بنوایا اور تاکہ ختائی اور تاتار دونون قوم راضی رہین اور گلہ جانب کسی کا نکرین اسی
فغفور نے یہہ قانون نکالا جو اوس وقت سے ابتک جاری ہی کہ کچھہ زیر تاتار اور کچھہ ختائی ہون
یعنے مرتبہ وزارت مین دونون کو شریک کیا اور عادل ایسا تھا کہ اپنے دوستون اور دشمنون کو انصاف
کے وقت ایک نظر سے دیکہتا اور برابر سزا اور جزا دیتا تہا باوجود اس مدبری اور بندوبست کے
لوٹیرون نے آکر ستایا اور ایکدفعہ کی نقل ہی کہ کسی گاؤن مین اونکا طائفہ لوٹنے کو گیا اور ایک
گہر مین جو گہسے تو ایک بوڑہیا اور اوسکے بیٹے کو وہان پایا جو نہین اون بدکردارون نے قصد
اوس بیچاری کے سر کاٹنے کا کیا بیٹے نے اپنے کو درمیان ڈالدیا اور ماں پر جو زخم پڑنے والا
تہا خود لیا اس حرکت سے وہ چور بہی ایسے خوش ہوئے کہ مال و زر دونون کو دیکے چلے گئے
اور فغفور نے اوسکے نام کی ایک محراب یادگار کے لیے بنوائی اور عہدہ معقول سے سرفراز کیا:
سنہ ۱۳۲۰ مین اس شہنشاہ عالیجاہ عالم کے خیرخواہ نے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا چہوٹا کے یالا خان
جسکو ختائی مورخ شنگ تسنگ کہتے ہین مسند پر آیا اور ختائیون کے اکثر رسوم اختیار کرنے سے خوا

ہوئی اور وہی لوگ جو ایسے وحشی تھے کہ حروف ناقص تک اون مین نہ تھے اور بجز گویائی کے
مطلب کے لیے اونکی زبان مین تحریر یعنی نہ تھی چنانچہ قبلا خان کے حکم اور مدد سے پایۂ تخت
علما نے ایجاد مغلی زبان کے حروف کا کیا اون مین بڑے بڑے درویش اور حکیم ہوے اور اگر
اگر کوئی امر اوسکے بزرگ ہونے کے ثبوت کے لیے کافی ہوتا تو فقط موجد حروف زبان مغل
کا بس تھا کیونکہ حسب اتفاق آرا ارباب فضیلت و اصحاب تاریخ کا اس باب مین یہی کہ وہ شخص
جسنے تحریر کی ایجاد کی اور صوت کو شکل مجسم دی یعنے لباس حروف پہنایا وہ قابل پرستش کے ہوتا اگر
ہوتا تو بیشک مرتبہ ولایت کے قابل وہ شخص ہی کہ جسنے اپنی قوم کے الفاظ مخرجی کے ہوائی
وجود کو جسم محسوس دیا قبلا خان اپنے پوتے تیمور خان یعنے ولی عہد مرحوم کے بیٹے کو جانشین مقرر
کر گیا تھا لیکن اوسکے بیٹون نے قصد اوسکو محروم رکھنے کا کیا آخر کو مغلی سپہ سالار بائیان خان
تلوار میان سے نکال دربار مین جا کھڑا ہوا اور جب تک سب ہوتے ولی عہد کے بیٹے تیمور خان کو تخت
دینے کا اقرار نہ کیا اپنی جگہ سے وہ نہ ہٹا اور جب تیمور خان جلوس کر چکا اوس وقت سردار نے تلوار
کو میان مین کیا باوجود اس عداوت کے جو چچون نے کی تھی تیمور خان نے معافی نامہ اپنے دشمنون
کی حرکت ناشایستہ کا جاری کیا اور ایام ماضی کی یاد کو دل سے بھلا دیا اسکے عہد مین ایکدفعہ خشک سالی
ایسی ہوئی کہ فصل جل گئی لیکن مغفور نے غلہ اپنے سرکار کے انبار خانون سے جو قبلا خان کے
جمع کیے ہوے تھے رعایا اور غربا کو کھلا دیا بعد اسکے لوٹیرون نے بہت عاجز کیا اور بعض
بعض جگہہ شہر کے شہر کو لوٹ لیا اور ایک دفعہ اسیطرح سے ہانگ چو کے شہر کو تاخت و تاراج کیا
اور وہان کے حاکم کو مار ڈالا الغرض اسی سانحہ کی ایک نقل ہی کہ چوٹون کے سردار نے اوسی
حاکم کی بیوہ پر عاشق ہوکر پیغام نکاح کا دیا تب اوس عورت نے کہا کہ اگر میرے خاوند مقتول کی لاش
جلانے دے تو مین اس امر کو قبول کرونگی اوس ڈاکو نے خوشی خوشی اجازت دی اور اپنی شادی
کی تیاری کی غرض وہ نیک بخت اپنے شوہر کی لاش لکڑیون پر رکھوا اور خود آگ لگا کے اس طرح سے
آگ مین کود پڑی کہ جل گئی القصہ سارے عالم کو یہہ نیک بختی اور شوہر پرستی ایسی پسند آئی کہ

وقوع مین آتین غرض بہتری خلائق ترقی علم اور قدردانی علما اور ساخت انہار اور عمارات واسطے
استفادۂ عام اور آرائش ملک وغیرہ مین نہ تن پروری مین یہہ زر صرف ہوتا تہا چنانچہ سرکار کی
طرف سے غلون کے جمع رکہنے اور رعایا مین قحط کے وقت قسمت کرنے کا دستور جسکا اکثر ذکر جلد
اول مین آیا ہی قبلاخان سے شروع ہی اور جو تعایب لینے دور و دراز ملکون کی فتح کی آرزو مین
افواج کثیر کا نقصان کروانا اوسکی نسبت مین اتنا ہی کہنا کافی ہی کہ نطفے کی تاثیر کو بڑا دخل ہی اور دیکہنا
چاہیے کہ پوتا اور بیٹا کن شخصون کا وہ تہا بلکہ اگر ہفت اقلیم کے فتح کرنے کی آرزو اور قصد اوسمین پایا
نہین جاتا تو تعجب ہوتا اور ایسا ہو نہین سکتا کہ اسی ایک عیب کے رہنے سے مرد کامل اوسکو کہین
کیونکہ اس درجے کے لیے بجز عدم قناعت یعنے حرص ملک گیری کے اور سب باتین اوس مین موجود
تہین اگرچہ حجت و تقریر کے نباہنے کے لیے یہہ کہا جا سکتا ہی کہ اس قدر صاحب ارادہ صرف
اسی واسطے تہا تا کہ غیر ملکون کے رعایا یعنے خلق اللہ کی زیادہ تر بہتری اوسکی حکمرانی سے ہووے
چنانچہ صدہا نظیرین ہین کہ اقوام مفتوحہ کو اپنے ہمقوم و ہم وطن حاکمون کے وقت مین اس قدر آرام
کبہی حاصل نہ تہا جو قبلاخان کی تابعداری مین ملا لیکن یہہ بات بناوٹ کی ہی کیونکہ اصلی خواہش
اوسکی دلی آرزو ہی تسخیر عالم تہی اور بعد اوس مطلب کے برآر ہونے کے بہتری رعایا اور پرورش خلق اللہ
درجہ ثانی مین اوسے ملحوظ تہی جبکہ اپنی رعیتون مین وہ قوم داخل ہوتی تہی اگر حکمت کی آنکہہ سے
دیکہیے تو یہی ایک عیب قبلاخان مین تہا لیکن یہہ بہی کہنا چاہیے کہ مغل سب اوسیطرح سپاہی
تہے اور یہی امراؤنکی دانست مین بہترین صفات سے تہا بلکہ بعض بعض دفعہ اگر اوسکا وجود قبلاخان
کے مزاج مین نہ پایا جاتا تو وہ آپس مین یہی کہتے کہ البتہ بادشاہ اگرگر کے بیچ مین اگیا ہی اس نامرد
سے تخت چہین لو اور قیاس یہی چاہتا ہی کہ وے سب اگر اسکو محض حکیم طبیعت پاتے
تو باغی ہو جاتے الغرض راقم نے صفات اور عیوب جو تہے سب کو بیان کیا ہی آگے ارباب
انصاف جو داد کہ لائق اوسکے حال کے سمجہین ارشاد فرماوین لیکن اتنے مین تو کچہہ شک نہین
امین آدمیت اور فضیلت ملکہ بزرگی قبلاخان کی ذات حمیدہ صفات سے

وہ دونون تجویز ہووے * بعض ختائی مورخ کہتے ہین کہ قبلاخان متعصب ایسا تھا کہ بجز مذہب لامہ کے
کے دوسرے کو محض باطل جانتا تھا اور زن مریدی اور زرپرستی اور عشق بازی اوس مین حد سے زیادہ
تھی اور دور دراز ملکون کے فتح کرنے کی ایسی آرزو اوسکو تھی کہ لاکھون فوج اوسکی جزائر جاپان پر
یورش کرنے مین نقصان ہوئی * انصاف سے دیکھا چاہیے کہ ان الزامون مین امر تحقیق کس قدر اور بناوٹ
کس قدر ہی اور تعصب کے باب مین جو وہ مورخ کہتے ہین تو اسی قدر سچ ہی کہ لامہ کے مذہب کو بہتر جانتا تھا
اور یہہ کچھہ عیب اوسکے لیے نہین تھا کیونکہ ہر شخص اپنے طریقۂ ایمان کے باب مین مختار ہی اور چونکہ اس
امر کی درستی یا نادرستی کی تجویز خدائیتعالی سے متعلق ہے پس کسی شخص کو کسی مذہب مین ایمان لانیکے سبب سے
بد کہنا حمق ہی سواے اسکے آدمی کی جبلی ہی کہ کسی نہ کسی شی پر ایمان لاوے کیونکہ آجتک دیکھنے
مین نہین آیا ہی کہ کسی قوم کے تمام یا اکثر شخصون کو کسی شی سے اعتقاد نہو پس جبکہ ضروریات سے
ہی کہ ایک نہ ایک طریقۂ ایمان ہر گروہ مین رواج پاوے اور یہہ بھی نہایت واجب ہی کہ اوس گروہ
کے سردار کا جو عقیدہ ہی وہ بسبب اوسکی سرگرمی کے ایسا مشہور ہووے کہ کسیکو اس باب مین شبہ نرہے
پس قبلاخان نے جو طریق اختیار کیا اور نہایت مستقل اوس مین رہا تو ضابطۂ بادشاہی کے خلاف
اوس نے نہین کیا اور زن مریدی جو اوسکے رشک سے یہہ لوگ کہتے ہین تو بجز اسکے کہ بیگم سے شورا کرتا
تھا اور اوسکی عقل اور حسن کا عاشق تھا دوسری کوئی بات اس طرح کی نہین پائی جاتی ہی اور اگر ایسی
بی بی کی باتین سنّی زن مریدی ہی تو راقم تمام دوستون اور خصوص اپنے لیے یہہ دعا کرتا ہی کہ خداوند
عالم ایسی ہی جورو اونہین اور ہمین بخشے کہ ہم لوگ بھی مثل قبلاخان کے حاجت اوس سے شورے کی
رکہین اور سطرح سے فائدہ اوٹھاوین تیسرا عیب زرپرستی کا جو اوسکے ذمے کرتے ہین اوسکا
جواب صاف یہی ہی کہ زرپرستون مین کبھی عالی ہمتی نہین پائی گئی ہی اور اگرچہ درست ہی کہ
تحصیلدارون کو حکم تھا کہ اون عایا کے ساتھہ جو خزانے کی ادا مین غفلت یا گرانی کرین سختی سے
پیش آوین اور اون وزیرون سے خوش رہتا تھا جو بہتر تدبیرین محاصل اور آمدنی کے زیادہ کرنے
مین کرتے تھے لیکن یہہ باتین معیوب تب ہی ہوتین جب صرف امانت کرنے اور گنج جمع کرنے کے لئے

ایسا ہی پیش آوے جیسا کہ چاہیے ہو کہ تمہاری آل کے ساتھ دوسرا پیش آوے اگر خدانخواستہ ایسا دن دیکھنا اوسکے نصیب مین بہی ہو وے یہ نصیحت سنکر خاقان سنائین سر اونپر رکہکے دیر تک خاموش رہا اور بعد اسکے حکم دیا کہ ہرطرح کی عزت اور آرام سے ختا کے شاہنشاہ کو نظر بند رکہا جاوے اور ایسی بی بی کے سوا بیٹا وہی شعور فاضل نیک تہا اور سپاہی سے بدل ایسا تہا کہ لوگون نے اوسے سپوت ٹھہرایا اور بچپنے مین جب کسی شخص نے اوسکو بیش بہا جواہر دکہلایا اور اوسکا مول پوچہا ولی عہد نے جواب دیا کہ آرایش تن کے لیے تو یہہ دمڑی کی قیمتون مین بہی مہنگا ہی لیکن اگر اسکی فروخت سے دو چار ہزار غربا پرورش پاوین تو البتہ بیش بہا ہی اسکا نام جن کن خان تہا اور اوسکے باپ کے اوستاد یاو چو نے اوسکو حکمت عملی اور تاریخ اور رنگ فوزی کی تصنیفون مین ایسی تعلیم دی کہ اوسکی نیک خلقت کو دونا جلوہ ہوا اور پینتالیس برس کی عمر مین جو اوسنے انتقال کیا سارے عالم کو صدمہ ہوا کیونکہ ایک عیب بہی اوس مین نہ تہا اور یاو چو نے اوسکے باب مین یہی کہا تہا کہ قبلا خان کی نیکی کو کچہہ رتبہ اوسکے بیٹے کی نیکوئی کے مقابلے مین نہ تہا الغرض قول شاعر کا سچ ہی ع سدا عیش دوران دکہاتا نہین ۞ اور تمام عمر ہرطرح کے آرام مین گوکتی خاتون اور ولی عہد نے لی دربی تہوڑے عرصے مین جو انتقال کیا فغفور کو ایسا رنج دونون کے لیے ہوا کہ کہتے مین کہ پہر کسی نے قبلا خان کو ہنستے نہ دیکہا اور جب تک وہ رہا غم رہا اور چند سال کے بعد سنہ ۱۲۹۴ سیحی مین وہ بہی گذر گیا اس مختصر بیان سے ظاہر ہی کہ راقم نے کچہہ مبالغہ نہین کیا جب یہہ لکہا کہ روی زمین پر قبلا خان کا سا کوئی بادشاہ آج تک پیدا نہین ہوا کیونکہ عالم زبردست ارباب سخن و ہنر اور رنگ خلاقون کا قدردان تہا دربے بدل مدبر بے مثل حکیم منش عالی طبیعت کریم و رحیم تہا اور اوسکی تمام صفتون کو ایک لفظ مین اگر کہنا چاہیے تو وہ لفظ یہی ہی کہ خیرخواہ خلق تہا چنانچہ جو اہل ختا قبلہ گاہ عالم اوس کو کہتے تہے اگرچہ ختائیون کا خاصہ نفس اپنی قوم کو نیک اور ہمہ صفت موصوف جاننے اور غیرون کو محض حقیر سمجہنے مین مشہور ہی اور اسی جہت سے کئی عیب اونہون نے قبلا خان کے ونسے کیا ہی اور ہم بہی اون عیبون کی طرف لحاظ کرتے ہین تاکہ تاریخ نویسی کے ادب کے موافق عیب

خیر خواہی جو اوسنے کی تھی مشہور تھی قبلا خان نے فرمایا کہ ای مرد نیک خصال و نمک حلال میری
نوکری کر اور جیسے اپنے پرانے خاوند کی رفاقت تو نے کی ہی ویسے ہی میری کر اوس نے جواب
دیا کہ مین سنگ کے خانوادے کا پروردہ ہون اور جب وہ نہ رہے میرا جینا نمک حرامی ہی اور نوکری کرنے والے
مجھ سے بہتر بہت ملینگے بلکہ مجھے مار ڈالنا صلاح ہی اس لیے کہ کبھی اپنے خاوند کے دشمن کا مین
خیر خواہ نہونگا یہہ سنکر قبلا خان نہایت محظوظ ہوا اور چاہا کہ اوسکو سرفراز کرے لیکن وزیرون نے
اوسکے خلاف شہنشاہ کو ایسا سمجھایا اور زمین و آسمان اس قدر جھنکایا اور وہ ختائی بھی آپ مرنے کے
لیے ایسا مصر ہوا کہ آخر قبلا خان نے آبدیدہ ہوکر فرمایا اگر مرنے ہی چاہتا ہی جسطرح سہولت سمجھے
موت مین نظر آوے اور پسندیدہ ہو اپنے خاوند پر سے تصدق ہو جا الغرض اس طرح بعض ختائیون
کی طبیعت جو اوسنے دیکھی حفاظت اوسے لابد ہوئی اور اس قدر پہرا چوکی اوسی سبب سے مقرر کیا
گیا مملکت خطا اور اطراف و جوانب کے تمام ملک اور اقوام پر جب فغفور غالب آیا آخر کو برما کی
طرف لشکر بھیجا اور بعد بہت خونریزی کے اوسپر ظفریاب ہوا اور بعد اوسکے قریب تھا کہ
بنگالے پر یورش کرے لیکن بی بی کے منع کرنے سے باز رہا غرض جاپان اور سیام سے خراج لیا ایسا
خوش نصیب شخص شاید دنیا مین کوئی پیدا ہوا ہو کیونکہ ملک گیری اور جاہ و حشمت اور تمام عالم
کی محبت کا یہہ حال تھا جسکا ایک شمہ مؤلف نے بیان کیا اور خانگی امور کا یہہ طور تھا کہ بی بی
ایسی نیکبخت اور عاقلہ تھی کہ قبلا خان کے سے شخص کو اوس سے شورا کرنیکی حاجت ہوتی تھی اور جب
کوئی مہم درپیش ہوئی یا نیا قانون اجرا کرنے کا قصد اوسنے کیا وزیرون کی صلاح کے علاوہ
خاتون کا مشورا ضرور تھا اور میان بی بی مین پہلے رد و کد ہو لیتا تھا تب امر سنگین مین حکم ناطق دیا جاتا
تھا اور اوسکی عقلمندی کی یہہ ایک بڑی دلیل ہی کہ جب سنگ کے گھرانیکا وہ فغفور گرفتار ہوکر آیا قبلا خان
نے خوشی سے پھول کر بی بی کو آگاہ کیا خاتون نے سنکر آہ بھر کر یہہ کہا کہ ای قاآن یہہ مقام خوشی
کا نہین بلکہ رنج کا ہی کیونکہ جب تجربے مین یہی آیا ہی کہ انقلاب دنیا کا سب سلطنتون کے لیے لازم
ہی تو یہی روز زوال و خرابی کا تمہارے گھر کے لیے بھی آسکتا ہی پس ان بیچارون کے ساتھ

مانگ چین اور ماچین کی فتح کو روانہ کی گئی لیکن منزل مقصود کے قریب ایسی آندہی آئی کہ نصف بحر غرق ہوگئی اور باقی جو بچی اہل جاپان نے گھیر کر تیس ہزار مغلون کو مار ڈالا اور ستر ہزار ختائی اور اہل کوریا کو قید کرلیا اور ماچین پر جو لشکر گیا اوسکو صلح کے بہانے سے دہوکا دیکے اہل ماچین نے شبخون مار ان ماجرون سے قبلا خان کو بڑا غم ہوا لیکن اوسنے لوگون کو یہی جواب دیا جب اونہون نے افسوس کیا کہ اس طرح کا حادثہ کبہی کبہی اگر واقع نہو وے اور ہمیشہ سرسبزی رہے تو بادشاہون کو انقلاب روزگار کی یاد باقی نرہے اور اوسکی فراموشی سلاطین کے حق مین نہایت مضر ہے بلکہ ایسی فراموشی علامت زوال ہی بعد اوسکے قاآن کی فوج پیگو کے ملک پر چڑھ گئی اور کئی لڑائیون کے بعد پایہ تخت کو فتح کرکے مملکت کا ایک صوبہ اوسے قرار دیا سنہ ۱۲۸۹ عیسوی مین اکثر ملک کے تاجر قبلا خان کی عدالت کا شہرہ سنکر صوبہ فوکین مین جہازون پر آئے امپر مغفور نے حکم دیا کہ اون سے ایسی محبت بڑہائی جاوے کہ بار بار وہ آوین اور تجارت کی سہولت کے لیے قبلا خان نے نہر ختا کو کہدوایا جسکا بیان راقم نے پہلی جلد مین کیا ہے اور اتنا مفید یہہ امر سب مین ... اگر کوئی خوبی اس شخص کی نہوتی تو فقط اسکی ساخت کا ذکر کافی تہا اس لیے کہ ملک ... اس نہر کا وہی رتبہ ہی جو جسم انسان مین رگ جان کا ہی یہہ نشانی اوسکی ... ہوگئی کہ قیامت تک قبلا خان سلاطین پر وزگار سے ستشنار ہیگا اور اہل ... مین چین شہر کو مغلون نے سابق سے بسایا تہا غرض جب یہہ ... رو بتدبیر مغفور ہوا اوسنے اس لحاظ سے دار الخلافہ بنایا کہ ... سلطنت مین اپنی بود و باش رہے اور چونکہ ... مین آچکا ہی بیان اتنا ہی کہنا کافی ہی کہ شہر کے ... تہا اور اپنے محل کی حفاظت اور ہر وقت کے ... اوسکی سلطنت سے راضی ستے تاہم خوف ... گرفتار ہو کر آیا چونکہ خاوند کی

شجاع
فوراً
یہہ
آج تک
اوسکی
اوسکی بات تب

اوریانگ

ون کی تدبیر کو متعلق کیا کہ جسکا علم اور تجربہ جسکو زیادہ حاصل تھا چنانچہ یولینگ چانگ اور یہی
ختائی فاضل کو اوسنے قوانین او ضوابط کے درست اور بعض کے ایجاد کرنے اور تمام املاک کے محاصل
ور مخارج اور تجارت کی آمدنی اور رفتنی کا حساب لکھنے کا حکم دیا اور شیخ جمال الدین ایرانی مہندس
و ہیئت دان زبردست کو تقویم تیار کرنے اور اون علموں کے آلات کے بنانے اور مغلوں کو اوسکے
ستعمال سے واقف کرانیکا حکم دیا گیا اور فرنگی طبیب نوکر رکھا گیا تا علم ادویات اور دوا سازی
ین چند مغل تعلیم کیے جاوین اور ایرانی اور عرب اور ماوراء النہر اور ایگور کے ملکوں کے بڑے بڑے
عالموں کو جو دربار مین حاضر تھے حکم دیا کہ اپنے ملکوں کی معقول کتابوں کا ترجمہ ختائی زبان مین
کرین مغلوں کو پڑہا کر اونکے مضامین سے آگاہ کرین اور یہہ مجمع فاضلوں کا ہان لین کہلاتا تھا
اور اب تک بھی ویسی ہی ایک مجمع ختا مین اوسی لقب سے موجود ہی اور مملکت کی تاریخ نویسی اون سے
متعلق ہے اور تمت بزرگ سے ایک فاضل زبردست بلوا کے رسومات دین وغیرہ کو اوسنے متعلق کیا اور
اپنے استاد یا و چیو کے ساتھہ شورا کر کے تمام سلطنت کے بڑے بڑے شہرون مین مدارس اور سرکاری
مین مکتب خانے مقرر کرکے کتب چین و ایران و عرب و فرنگ کا ترجمہ کی زبان مین کرکے مغلوں کے
لڑکون کو تعلیم پانیکا فرمان جاری کیا اور اوس مین قاآن نے یہہ مضمون لکھا کہ اہل ختا اور دوسرے
ملک کے لوگوں کی لیاقت اور شایستگی دیکھکر مجھے شرم آتی ہی کہ ہماری قوم مین یہہ جہالت اور
نادانی پائی جاوے پس مناسب ہی کہ ہر شخص اپنے لڑکے کو سرکاری مکتب خانے مین بھیجے اور تیر اندازی
سکھلانے سے چند روز تامل کرکے انسانیت کی راہ تبلاوے اور جسوقت فغفور ہوا ختائی علما کا
مجمع کثیر دربار مین رفتہ رفتہ پیدا ہوا اور سبکو حکم تھا کہ جس امر مین صلاح دینا مناسب معلوم ہووے
فوراً اوسکی اطلاع حضور مین کرین چنانچہ جو ہنین چین کا تمام ملک سر ہوا ایک ختائی فاضل نے درخواست
دی کہ مناسب ہی کہ بالکل لوگ جو جنگ مین پکڑے گئے اور بندیخانہ مین پڑے ہاین مخلصی پاوین
اور اوسکی التجا قیدیوں کے لیے سنی گئی علم کی ترقی اور امن کی صورت پیدا ہونے کے لیے
جب اس طرحسے فغفور نے تدبیر کی جزائر جاپان کو سر کرنے کے لیے جنگی بحر تیار ہوئی اور فوج ملک

درد فرزندی اور نوع انسان پر رحم وکرم سے اون لوگون کو کچھہ علاقہ نہ تھا اور باوجودیکہ تزوکات
تیموری سے دریافت ہوتا ہی کہ تیمور لنگ بہی ان سب صفتون سے موصوف تہا لیکن ایسے بیان
کا اعتماد نکیا چاہیے کیونکہ منھہ سے کہنا اور بات ہی اور اوسپر عمل کرنا کچھہ اور ہی ہی اور تمام تاریخ سے
اوسکی قزاقی اور خونریزی اور مردم آزاری کا حال ظاہر ہی چنانچہ اسی جلد مین کچھہ مذکور اوسکا بہی
ہی لیکن قبلاخان مین بہادری اور دلیری کے ساتھہ خلق پروری بہی تہی اگرچہ شوق ملک ستانی
اور تسخیر عالم کا اوسے بہی تھا لیکن ساتھہ ہی اوسکے یہہ بہی آرزو تہی کہ اگر دنیا پر حکم جاری ہو
تو ظلم کا دور اوٹھہ جاوے اور خلق اسمین دعاگو رہے چونکہ نیت ایسی تہی خداوند تعالے نے
برکت بہی اوسکی حکمرانی کو ایسی دی کہ جتنے دور تک اوسکا فرمان جاری ہوا سکندر کو بہی اوس قدر
نصیب نہوا اور قبلاخان سب خاقان تاتار اور مغول رہا ہوا دنیا کے بادشاہون مین ہر طرح بی مثل
ونظیر تھا اور بحر شمال منطقۃ البرد کی حد سے بحر لاگانک اور بحر مشرق سے مغرب مین تبت وغیرہ تک
اوسکے تابع تھا اور اوسکی خوبیان سنکر اون قومون نے خود آنکر خراج دیا اور اپنے کو داخل رعایا سرکار
مین کیا جو چنگیز خان کو خاطر مین نہ لاتے تہے اور ہمیشہ سے سرخود رہے تہے پس جنگوا اور ون کی
شجاعت زیر نکر سکی قبلاخان کی عدالت نے تابعدار کیا اور یہہ حال اوس شخص کا تھا کہ جس جگہہ کوچ کیا
فوراً وہان کے خاص وعام کو فرمانبردار بنایا اور وہان کے لوگ اوسکے عاشق زار ہوگئے خلاصہ کلام
یہہ کہ تالیف قلوب کی ترکیب مثل اوسکی بہادری اور سپاہگری کے تہی اور دونون کی نظیر
آج تک زمانے مین نہین دیکہنے مین آئی ہی اور ان سب صفتون کے ساتھہ ایسا خوبصورت تھا کہ جسنے
اوسکی صورت دیکھی اوسے پہرون تکی لگ گئی اور شیرین زبان اور جادو بیان اسقدر تھا کہ
اوسکی بات جسکے گوش زد ایکدفعہ ہوئی اوسکو تمام عمر ہمکلامی کی تمنا رہی اس بیان مجمل پر تاکہ لوگ
گمان مبالغے کا نکرین لازم ہے کہ تفصیل کے ساتھہ بعض امور کا حال لکہا جاوے علاوہ اون
نفعتون کے جو اوسکی قدردانی اور رحم دلی اور دوسری صفتون مین لکہے گئین ہین بڑا ایسا تہا
کہ ... اچھے ہی ہر قوم اور ہر ملک کے علما کو جمع کرکے ہر ایک کے ذات اون

کہ خانوادہ سنگ کا دورا اوٹھہ گیا خدا کی مرضی یہی ہی کہ قبلا خان کو ا ر کا تخت سلے بعد اوسکے
شہر پیلا ہوا اور فغفور گرفتار ہوکر خاقان کے حضور مین بہیجا گیا جیسا کہ باب سابق کی آخر مین لکھا ہی
بلکہ اوس مقام کے لاحظہ سے معلوم ہوا ہوگا کہ سنگ کا خانوادہ کس طرح سے ختم ہوا اور قبلا خان
فغفورون کے تخت پر بیٹھا سنہ ۱۲۷۰ مین یہہ واقعہ ہوا اور تاریخون مین ایسی ایسی جنگ اور
اس اس طرحکی بہادری اور نمک حلالی جو کہ ختائیون نے کی جب اونکی سلطنت چھن گئی کم دیکھنے
مین آتی ہی جلد اول کے انگریزی دیباچے مین راقم نے ثابت کیا ہی کہ قبلا خان کے برابر کوئی بادشاہ
روی زمین پر نہین ہوا ہی اور چونکہ جولیس سیزر قیصر روم قدیم اور سکندر اور فرانسیس کا شہنشاہ نپولین
بونا پارٹ سب سی نامی ہوے ہین حامی نے ہر ایک کے افعال کو قبلا خان کے افعال سے
سالحقہ تطابق دیکر اہل انصاف سے دادچاہی ہی کہ اون چارون مین بزرگ تر کون تھا غرض افسوس اردو
زبان مین وہ حال لکھا نہین جا سکتا ہی کیونکہ اون اشارات اور نکات کی تفصیل فرنگ کی تاریخون
مین درج ہی اور جس حال مین ہر نکتے کی تفصیل کے لیے بیان مطول چاہیے راقم نے اوسکو یہان
لکھنا مناسب نہین سمجھا انگریزی داون کے لیے وہ حال لکھا ہی اور یہان پر دوسرے انداز کی
تقریر سے اوسکی بزرگیون کا اظہار کرتا ہی چنگیز خان اور اوسکے بیٹے اور ترک کا شہنشاہ عثمان جسکا
حال تیسری دفتر مین درج ہی اور نادر شاہ اور تیمور لنگ اور شاہان ایران پیشداد اور کیان اور ساسان
کے خاندان مین سے اور کسرا اور روم سے کوئی شخص قبلا خان کے مقابلے مین نہین ٹھہرتا ہی اس لیے
کہ اون مین جو سب عالی طبیعت اور عادل یا صاحب تدبیر تھے بہادری اور سپاہگری مین یکتا
نہ تھے اور جو تلوار کے دہنی تھے رحم اور تالیف قلوب وعدالت اونکی سرشت نہ تھی چنانچہ چنگیز اور
تیمور اور عثمان کے احوال سے جو اس تاریخ کے سوا اور روایتون مین بھی ہی اگرچہ ظاہر ہی کہ وے
ایسے غازی اور شجاع تھے کہ جدہر گئے فتح مثل لونڈی کے تابعدار رہی اور شکست مثل عنقا کے
کبھی دکھائی ندی لیکن درندون کی طرح فقط خونریزی سے اونکو شوق تھا اور تمام عالم کے
سر کرنیکا دعوی اور حوصلہ بھی تھا غرض غربا پروری اور خلق کی راحت رسانی اور رعایا کے لیے

کرکے کہنے لگا کہ افسوس ہزار افسوس کہ ایسے قدردان کی نوکری مین نہین کرسکتا قبلا خان نے
گلے سے لگالیا اور بہت سی تعریف کرکے اوسے رخصت کیا بعد اوسکے بایان خان کو سپہ سالار
جمیع فوج کا کرکے قاآن نے پایہ تخت پر فغفور کی طرف بہیجا اور اوسنے رود کیانگ سے عبور کے
وقت کئی لشکر ختائی کو شکست دی اور کئی سردارون کو چارون طرف سے فوج مغل کے ساتھ اطراف
وجوانب کے قلعون کے فتح کرنے کے لئے بہیجا اگر فغفور کے وزرا اور سپہ سالارون مین نفاق
نہوتا تو مغلون کو قیام کرنا ختا مین امکان سے باہر تھا لیکن صد ہا ختائی سردار اور امرا بایان خان سے آن ملے
غرض بعض ایسے لڑے کہ سجان العد اور سیکڑون نے مقابلہ کرکے جب دیکہا کہ فتح دشوار ہی اپنے
عیال و اطفال کو ذبح کرکے خودکشی کی اور بعضے جو لڑائی مین گرفتار ہوے اور بایان خان نے
اونکی بہادری پر آفرین کرکے فوج مین بہت دینے کے لیے بہت سمجہایا لیکن اونہون نے نہ مانا
اور جیتے دم تک مغلون کی بزرگی کو قبول نہ کیا چنانچہ شہر لوچو فو کا حاکم می یو نے ایسی بہادری
کی کہ مغلون کو حیرت ہوئی چنانچہ جسوقت اوسکی فوج پسپا ہوئی اور اوسنے پکارا کہ ای ختائیو یہ
نمک حرامی ہی اور کسی نے نہ سنا تو دونون ہاتھ مین تلوار لیکر خود اپنے مقام پر کہڑا لڑتا رہا اور
اگرچہ زخمون سے چور تھا لیکن ایک قدم بجز سامنے کے پیچہے نہ ہٹا آخرش مغلون نے چارون طرف سے
گہیر کر پکڑ لیا اور بایان خان کے سامنے لے آے اور اوسنے جب سمجہ بوجہ کے دیکہا کہ
بجز مرجانے کے اوس ختائی کو کچھ خواہش نہین ہی می یو کے بیٹے کو بلاکر اوسے کہا کہ تو اپنے
باپ کو سمجہا چنانچہ وہ پانون پر گرکے رویا اور کہنے لگا کہ اے باپ تیرے مرجانے سے
یہ کیا حال ہوگا اوس نے بیٹے کو گلے سے لگا کے کہا کہ تو راہ مین جاکے تنہا کہڑا ہو جیو کوئی ایسا
شخص نہ ہو گا جو تجہ کو می یو کا بیٹا جانکر فاقہ کرنے دیوے گا آخر کو بایان خان نے اوسے مروا ڈالا
الغرض یہہ سب سرگذشت راہ مین وقوع مین آئی کہ جب بایان خان فوج قہار لیکر پای تخت ہانگ
چو کی طرف چلا جاتا تہا آخر جب جای مقصود پر پہنچا اور چارون طرف سے شہر کو گہیر لیا فغفور کی ماں
نے بہت طرح سے صلح کا پیام بہیجا لیکن مغلون نے کچھ نہ سنا اور بایان خان نے صرف یہی جواب دیا

کے شہر عالیشان کو فتح کیا اور اوس مقام پر ایسی خونریزی ہوئی کہ فغفور نے صلح چاہی غرض
بیس لاکھ روپیہ سالانہ خراج اوس سے قبول کروا کے قبلا خان ملک تاتار کو گیا اور وہان بڑے
تجمل کے ساتھ قاآن مقرر ہوا اور تمام خاص و عام کو اس امر کی نہایت خوشی ہوئی اور باتوخان
کی اولاد جو قپچاق کے بادشاہ اور ہلاکو کے لڑکے بالے جو ایران کے بادشاہ تھے اور چغتائی
کے بیٹے جو ماوراءالنہر کے مالک تھے سبہون نے مذہبی بجز اوسکے بہائی کے جسکا نام عارغ بوکا تھا
جو اپنے کو خطاب ناالی دے اور فوج جمع کر کے قبلا خان سے لڑا لیکن مغلوب ہوا سنہ ۱۲۶۰ عیسوی مین
قبلا خان قاآن ہوا اوسنے تخت پر بیٹھتے ہی چارون طرف سے علما اور فضلا کو بلوایا اور جو پوتھی
بخشی آگے اوسکا بیان ہوویگا غرض اوسنے فغفور کے پاس سفیر بہیجا اور خراج موافق عہد کے طلب کیا
جب نہ ملا اور ایلچی قتل کیا گیا بلکہ مارا گیا قبلا خان نے دیکہا کہ بجز اپنے جانے اور ختا کو اس سرے
اوس سرے تک فتح کرنے کے دوسرا چارہ نہین ہی اوسنے لشکر کی طیاری کا حکم دیا لیکن آٹھ برس
کمی باغیون کو سر کرنے مین گذرے بعد اوسکے تیس لاکھ فوج ختا مین یورش کرتی ہوئی صوبجات
سیچوئین اور ہوکوانگ مین آئی اور وہان کے اکثر مقامون کو فتح کر کے شہر سیانگ نام کا محاصرہ
کیا اور وہان پر ایسی لڑائیان دونون طرف مین ہوئین اور ختائیون نے ایسی حکمتین کین کہ اوسکے
بیان کو داستان مطول چاہیے غرض یہی تتمہ کافی ہی کہ مغلون کی جب فتح ہوئی اور قبلا خان کے
روبرو ختائی سپہ سالار گرفتار ہو کر آیا اوسنے صد ہا تعریف اوسکی جوانمردی اور نمک حلالی کی
کر کے انعام و اکرام سے نہال کیا اور بڑی خواہش بلکہ عجز سے کہا کہ ای شخص تو میری نوکری
کر اوسنے گردن جھکا کے کہا تامل کیا ہی سر کاٹ لیجیے مگر آپ میرے خاوند کے دشمن ہین
آپکی نوکری ہرگز کرنیکا نہین بلکہ مناسب مجھکو مار ڈالنا ہی کیونکہ مین جیسے جی آپکے مارنے کے
خیال سے غافل نہون گا یہہ سنتے ہی بعض امرا مغل نے چاہا کہ اوسکو مار دیے لیکن قبلا خان
نے زیادہ انعام دیکے اور یہہ کہکے رخصت کیا کہ مین نے تجھپر احسان کیا اب جا اگر اپنے
محسن کو مار سکتا ہی تو مار خاقان کا یہہ کہنا تھا کہ سپہ سالار دھاڑین مار کر رویا اور قبلا خان کے پانون پر

روپیہ کرایہ دیتے تھے وہ شخص روبرو ہلاکو خان کے جب گلے مین رسی ڈالے کھڑا ہوا تب تمام
عیب اوسکا فراموش ہوگیا اور گنہگار کیا معلوم نظر آیا چنانچہ خود ہلاکو خان کو اس انقلاب روزگار سے
ایسی عبرت ہوئی کہ بدیر سناٹے مین رہا کہ ایسے شخص کے ساتھہ کس طرح سے پیش آیا چاہیے آخر حکم
قید کرنے کا دیا اور شیرون نے جو صلاح یہہ دی کہ اوسے گھسیٹ کر وہان جگر دینا لازم تھا جہان کے
آدمیون کو قابل اپنے منھہ دیکھنے کے نہین سمجھتا تھا اور جیسا کہ لوگون سے پتھر کو بوسہ دلوایا ویسا ہی
سنگ راہ سے اوسکی ناک اور منھہ کو تڑوانا مناسب ہی تب ہلاکو خان نے کمل مین اوسکو لپیٹ
اور رسی سے کسوا کے بغداد مین کوچہ بکوچہ گھسیٹوایا اور اسی خرابی سے خلیفہ مستعصم باللہ کی جان
گئی اور آل عباس کی پانسے بیس برس کی بزرگی خاک مین مل گئی جب اس طور سے خلیفہ مارا گیا اور بغداد
سات روز تک لٹا ہلاکو خان ملک شام کی طرف گیا اور وہان جو کچھہ اوسنے کیا اوسکا حال دفتر سوم
کے ملاحظہ سے معلوم ہو ویگا غرض اسی ایام مین بجز فغفوران چین کے کوئی بادشاہ مشرق مین قاآن
کے مقابلے مین نہ تھا اور اس لیے کہ اون لوگون کا بھی ملک بالکل چھین جاوے قاآن نے قبلا خان
کو اشارہ کیا کہ کسی حیلے سے بگڑ کے صوبہ سی چوئین کو لیا چاہیے آخر موقع ملا اور قبلا خان اور قاآن
نے صوبہ شینسی کو فتح کیا اور اون دونون بھائیون نے بخصوص قبلا خان نے تالیف قلوب کی باتین ایسی
کین کہ اکثر ختائی خود آکے اونکے نزدیک اپنے ملکی حاکمون کے ظلم سے پناہ لیتے تھے غرض
شہر ہوچیو واقع صوبہ سی چوئین پر قاآن نے چڑھائی کی اور ختائی سپہ سالار وانگ کنیگ نے ایسی
لڑائی کی کہ مغل سب بارہا حملہ کر کے ہٹ آئے اور یہانتک گھبرائے کہ قاآن کو خود جانا
اور دلاسا دینا ضرور ہوا آخر کار جب عرصہ گذرنے لگا اور فتح کی صورت نہین دکھائی دی منگو خان
نے خود حملہ کیا چنانچہ اوسی جنگ مین مارا گیا اس سانحہ کے واقع ہوتے ہی مغل سب ہٹے
اور خاقان کا جنازہ لیے قبلا خان کی طرف گئے اوسوقت وہ صوبہ ہو کوانگ مین تھا اگرچہ قاآنی
کے منصب کا وہی حقدار تھا اور ترکستان کے قورلتائی سے کہ جمع مین اوسکا جانا ضرور تھا
لیکن بے کوئی بڑی لڑائی فتح کیے اپنے ملک کو چھوڑ کر جانا نامناسب سمجھکر اوسنے بھیجا کہ گئے

امرا اور وزرا مین موجود تھا وہی اوسکی بربادی کے لیے کیا کم تھا الغرض اگرچہ خلیفہ کی بد بیانی قابل
اوسی سزا کے تھین جو اوس کم بخت کو ملی لیکن اوسکے وزیر محی الدین مجد الملک علقمی کو نمک حرامی
اپنے آقا سے کرنی کسی حال مین لازم نہ تھی اور اوسنے کیا کیا دغا دی اور کس کس طرح سے
خلیفہ کو طمع دی کہ سپاہیون کو جواب دلوایا اور نمک حلال سردارون کو دور دور انواع حیلے
بہانے سے بھجوا کر ہلاکو خان کو خط لکھکر بلوایا چنانچہ ہمدان سے کوچ کرکے بغداد کے دروازے
پر وہ آیا سوا اسکے جب امرا نے خلیفہ کو کہلا بھیجا کہ حضرت عیش کو چھوڑ دیجیے اور آنکھہ کھول کر
دیکھیے کہ کیا حال ہو رہا ہی تو اوسوقت مسخرے نے صلاح حال کو خیال مین نہ لایا اور کہا کہ فوج
کی کیا حاجت ہی شہر کے لڑکے بالے مارے ڈھیلون کے مغلون کو بھگا دینگے یہہ سب
حال چونکہ عربی اور فارسی تاریخون مین تفصیل کے ساتھہ لکھا ہی راقم نے اس اشارہ سے زیادہ
لکھنا ضرور نہ سمجھا کیونکہ یہہ تاریخ صرف اسیواسطے تصنیف و تالیف کی گئی ہی کہ جو احوال عربی
اور فارسی زبانون مین نہین تحریر ہی وہ یہان پایا جاوے دو مہینے مغلون کے محاصرہ سے کو
گذر چکے تھے اور اوسوقت تک خلیفہ کو بدستور بجز عیش کے کچھہ خیال نہ تھا بقول شاعر کہ شہر وزارتیج شام تا دم تیغ تیز
رزم گرم بود جب آخرکو وزیر نے دیکھا کہ خلیفہ کی آنکھہ کھلی اور اوسکی دغابازی ظاہر ہو گئی اپنے
لوگون اور دوستون کو لیے ہلاکو خان کے پاس علانیہ چلا گیا اور مغلون کو ایسی راہ ملی کہ ناگاہ
لشکر قلعے کے اندر داخل ہو گیا اور خلیفہ گرفتار ہوکر سامنے آیا اوسوقت کیسا ہی سنگدل آدمی ہوتا
تو اوس انقلاب روزگار کو دیکھکر آہ بھرتا کہ کس مرتبے کا شخص جسکے دربار مین ادنی سا شخص سلطان تھا
جسکی دہلیز کے بوسہ دینے کا اشتیاق شہنشاہون کو رہتا تھا اور صدہا کا شوق دل ہی مین رہ گیا
اور اوس سیاہ مخمل کے پردے کو جو دیوان عام کے باہر دروازے پر لٹکا رہتا تھا اوسکا دور سے
بھی دیکھنا نصیب نہوا اور جسکی سواری کو ایک دفعہ دیکھنے کی ارمان سے
لوگ صدہا کوس سے عید و بقرعید مین آتے تھے اور راستے کی دونون
قطارون کے مکانون کے چھجون مین دم بھر بیٹھنے کے صرف اوسکے جلوس کو دیکھنے کے لیے ہزارہا

ایک متنفس اوس قوم کا زندہ نچھوڑا لیکن چونکہ پیر تیمور نے سنہ ۹۴ ہجری مین بہت سے
لوگون کو مروا ڈالا جو فدوی کے لقب سے مشہور تھے اور عادات دغا سے مارنے اور اپنے
امام کے تابعدار اوسیطرح سے ہونے کے اوکین تھین اس جہت سی غالب ہی کہ اوسی
فرقہ کے نیچے بچائے دوچار جو رہ گئے مورث ان بدنہادون کے تھے بعد اسکے زور انتقام
اون بدیونکا جو اکثر خلفای آل عباس نے کیا تھا مثل روز قیامت کے آن پونہچا اور ہلاکو خان بغداد
کی طرف متوجہ ہوا اوس واقعہ کے ہونے پر بعض اہل تاریخ نے تعجب کیا ہی غرض راقم کو حیرت اوس
اقبال پر ہی کہ جنے قبل اس ایام کے یوم زوال کو قصر خلافت پر بیٹھنے نہ دیا تھا کیونکہ دوسری
باتون کو جانے دیجیے اگر اونکا ظلم صرف بنی فاطمہ کے اوپر خیال کیا جاوے تو تعجب یہی ہی کہ اہل
اسلام نے اپنے پیغمبر کی آل کے قاتل کو کیونکر دم بھر کے لیے زندہ چھوڑا تھا سوا اسکے دولت
کے زوال کے لیے کئی باتین مخصوص ہین یعنے ظلم اور غرور اور عیش اور طمع اور نفاق اور ان
پانچون مین سے خانہ خرابی کے لیے ایک کافی ہی غرض خلیفون مین خصوص مستعصم باللہ کی ذات
مین بھی صفتین تمام موجود تھین اور اسی سے تعجب کہ اوس قدر قیام جو آل عباس کو ہوا کیونکر ہوا چنانچہ بکسر
خلیفہ کا ظلم ایسا تھا کہ منجملہ اور بے رحمیون کے ہزار ہا بنی فاطمہ کو دیوارون مین اوس نے
چنوا دیا تھا اور دوسرے غرور ایسا کہ اپنی دہلیز کے پتھر کو مثل حجر اسود کے بڑے بڑے امرا و
سلاطین سے بوسہ دلواتا تھا اور عید اور بقرعید مین جب نماز کے لیے گھر سے نکلنا واجب
ہوتا تھا برقع منھہ پر صرف اسی خیال سے ڈالتا تھا کہ کسی شخص کو قابل دیکھنے کے نہین جانتا تھا
اور تیسری اوسکے عیش اور بدمستی اور شہوت پرستی تن پروری کے حالات لکھنے مین شرم
آتی ہی اور اس امر مین کچھہ لکھنا نے فائدہ ہی کیونکہ مسلمان عالم کو تاریخ کے روسے یہ
سب معلوم ہی اور جاہل مسلمان کے آگے اگر کہا جاویگا تو جانیگا کہ شاید راقم اختلاف مذہب کے
تعصب سے کہتا ہی اور چوتھی طمع حضرت کی ایسی تھی کہ تمام فوج کو صرف تنخواہ کے بچانے کے لیے
اونہون نے جواب دیا اور پانچوین پھوٹ اور نفاق جو شیعہ اور سنی کے جھگڑے کے باعث سے ہر چار طرف

بغداد کے تارنے اور ہر طرح سے مسلمانون پر تباہی لانے مین متوجہ ہوے چنانچہ اوسی عہد کے وفا
کرنے کے لیے قاآن نے اپنے بھائی ہلاکو خان کو فوج جرار دیکر بغداد کی طرف روانہ کیا غرض بعضی روایت
یہہ ہی کہ خواجہ نصیر الدین طوسی نے ہلاکو خان کو بہ سبب عداوت جانی کے جو اوسکو خلیفہ کے ساتھہ ہی
ترغیب دی ہی بہر حال جو ہو لیکن حکم اوسکو دیا گیا کہ قبل خلیفہ پر تاخت کرنے کے قوم اسماعیلیہ یعنے
ملحدین کوہستان کو بیخ و بنیاد سے غارت کرے ان لوگون کے طریقہ ایمان مین بعض باتین قرآن کی اور
کچھہ کفر و بت پرستی اور خصوص تناسخ کی باتین لیکن بڑا رکن اونکے مذہب کا یہہ تھا کہ اونکا امام جو
کہے اوسکے بجالانے مین جان تک دریغ نکیا جاے حسن بن صباح کے یہہ مرید تھے اور مقام رودبار و
الموت مین پہاڑون پر قریب قزوین کے اونکی بود و باش تھی اور تاریخون سے خصوص نگارستان اور تاریخ
گزیدہ اور زینت التاریخ سے ظاہر ہی کہ کیسے بڑے بڑے لوگ ان ملحدون کے ہاتھہ سے مارے گئے مین چنانچہ
نظام الملک وزیر ملکشاہ سلجوقی اور ایسا کوئی قلعہ اور حصار محفوظ نہ تھا جہان پر اونکا جا پہنچنا ممکن
تھا اور ایسا کوئی بادشاہ یا سردار نہ تھا جسکے سینے پر اس فرقہ کا ادنے سا مرید اگر اوس لیے بھیجا جاتا تو
چڑھہ نہ بیٹھتا چنانچہ تاریخ گزیدہ سے سلطان سنجر کا حال ظاہر ہی اونکا لقب فدوی تھا اور انہین
ملحدون کو حسنی یعنے مرید حسن صباح چونکہ کہتے تھے اور دغا سے لوگون کو وے مارتے تھے اس سبب سے یہی لفظ
اندک تغیر کیساتھہ فرنگ کی اکثر زبانون مین اوس ملعون کی شان مین مستعمل ہوتا ہی جو دغا سے کسیکو مارتا ہے
چنانچہ وہ لفظ اساسن ہے الغرض سنہ ۴۸۳ھ ہجری مین اونکی بنیاد جبل عراق عجمی پر پڑی تھی
اسکے بہ سبب اونکا بادشاہ شیخ الجبال کے لقب سے بہی مشہور تھا اور ایک سو ستر برس
کی سلطنت اونکی ہو چکی تھی اور رکن الدین قاہر شاہ اونکا امام تھا جب ہلاکو خان اونکی سرحد
مین جا پہنچا اور کئی قلعے اونکے لیکر ایسا تنگ کیا کہ جان کی امان اونہون نے مانگی اور
چونکہ رکن الدین اپنے لڑکون کو لیکر ہلاکو خان کے پاؤن پر گر پڑا اوسنے رحم کھاکے جان بخشی
کرکے خاقان کے حضور مین روانہ کیا لیکن منگو خان نے حکم دیا کہ اوس فرقے کا ایک شخص
بچنے نہ پاوے اور اسی کے موافق بارہ ہزار ملحد مارے گئے اور قیاس اگرچہ یہی چاہتا ہی کہ نیا

کی پسلیون کو تسل کیسر کی قاش سے کے کاٹتی آنتون کو نیچے سے آئی اور ایک لاش سے اوپر دوسری
جو گری گویا موت نے اسطرح سے دونون مین بغل گیری کروا کے صلح کروائی ثم بعد اس سانحے کے منگو خان بیٹا تولی خان
کا قاآن ہوا اور اوسنے اپنے بھائی قبلا خان کو صوبہ دار کرکے مالک بالکل املاک کا جو چین مین مقبوضہ اور
مفوضہ تھے مقرر کیا اور چونکہ اس شخص کا حال تفصیل کے ساتھہ اوس مقام پر تحریر مین آئیگا کہ جہان بیان
اوسکے مغفور ہونیکا درج کیا جاویگا یہان پر اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ طفولیت کے ایام سے بردباری اور سنجیدگی اور
رحم دلی اس مین پائی جاتی تہی اور چونکہ اوسکا اوستاد ایک ختائی فاضل نیک نہاد اور عالی طبیعت تہا
اوسنے اپنے شاگرد کی جبلی صفتون کو تحصیل علوم اور حکمت عملی اور نصیحتون سے زیادہ کیا اوس شخص کا نام
یاؤ چو تہا اور حسب عہدہ وزارت کا قاآن کے دربار مین اوسکو تہا لیکن خوانین کی بدیون اور بیرحمیون سے جو
سے متنفر اور عہدے سے مستعفی ہوکر اپنے وطن صوبہ ہونان مین اوسنے گوشہ اختیار کیا تہا کہ اتنے مین
قبلا خان جو صوبہ دار مقرر ہوا اوسنے فوراً اپنے اوستاد کو بلوایا اور اپنا خاص مشیر بنایا اور اوسکی صلاح
منادی کے وسیلے اون رعایا کو اپنے گہرون مین بلوایا جو مغلون کے خوف سے جنگل اور بیابان مین جا چہپے
تہے اور دلاسا دیکر ساہیون کو دیکر اون کی حاجتون کے موافق نقد و جنس گہر بنانے اور کشت کاری کرنیکو
قبلا خان نے دیا اور ختائی علما کو طلب کرکے مصاحبت مین مقرر کیا اور امور سلطنت سے فراغت کرنے کے
بعد فرصت وقت علم کے نکتون مین اون سے مباحثہ کرتا تہا اور اسیطرح جی بہلاتا تہا یہہ حال دیکہکر اہل ختا
کو مغلون کی جہالت اور اونکے بے ہنری اور بے رحمی کے باعث جو نفرت تہی رفتہ رفتہ کم ہونے لگی بلکہ
اکثر جب اپنے مغفور دن کی برائیان سنتے یا دیکہتے تہے یہی چاہتے تہے کہ قبلا خان اگر اونکے تخت کا
تکیہ گزین ہووے تو ویسے بیگانون سے یہہ بیگانہ بہلا ہی ورنہ مغل سب کا کیا کہنا وہ تو عاشق اوسکی ذات
حمیدہ صفات کے بنے ہی تہے سنہ ۱۲۵۳ عیسوی مین ہیطن شاہ آرمن قاآن کے حضور مین آیا اور فن
مصاحبت مین وہ ایسا طاق تہا اور وجیہہ خوبصورت اور لطیف طبع ایسا کہ قلیل عرصے مین منگو خان
کی طبیعت کو اپنی طرف مائل کرلیا یہان تک کہ اوس سے عیسائی مذہب اختیار کروایا اور عہد و پیمان بیچ
دونون مین ہوا اور اوسکے شرائط سے ایک شرط یہہ تہی کہ قاآن اسلام کو نیست و نابود کرنے اور خلیفہ

کی طرف مغلون کو ناچار جانا ہوا اوسی عرصے مین اوکتائی خان ایک شب کو زیادہ شراب پی کے
جو سویا تو بخون نے غلبہ دماغ پر ایسا کیا کہ اوس خواب سے بیدار نہوا اور اوسی کہتا ہی کہ یہہ شخص بہادر
اور عادل و مدبر اور عالی طبیعت تھا اور اوسکے وزیر آلی جو سی نے جسکا حال آگے لکھا جاویگا اور چنگیز کا
بھی وزیر اور موجد اون قوانین کا تھا جو مغلون مین اوسوقت سے آج تک جاری ہی خاقان کو شوق علم سے
دلوایا اور عالم اور فاضل کا قدردان بنایا تھا چونکہ آپ نے اپنے پوتے شیرامون کو ولیعہد مقرر کر دیا تھا آلی جو سی نے
چاہا کہ فرمان کے مطابق وہی خاقان مقرر کیا جاوے لیکن تورا کینا خاتون اوکتائی خان کی بیگم نے ایسی بندشین
کین کہ اوسکے بطن کا بیٹا گائی یوک خان کو قاآن کا تخت ملے اور آخرش اوسکا مقصد پورا ہوا اور جسوقت وہ
مجمع ہوا جو قورلتائی کہلاتا ہی اور قاآنی کے منصب پر سرفراز ہونے کے وقت وقوع مین آتا ہی اوسوقت علاوہ
اکابر اور خوانین تاتار کے مسعود بیگ فرمان فرمای ماوراء النہر اور ترکستان اور ارغون آغا والی خراسان
اور امرای عراق اور اذربائجان اور تبرستان اور شروان اور شاہ رکن الدین اور شاہ ارمن کا بھائی اور
دو بادشاہ کرجستان کے اور ناصر شاہ بادشاہ حلب اور شیخ فخر الدین قاضی القضاۃ بغداد اور ایلچی خلیفہ اسلام اور
ایلچی خلیفہ عیسائی جسکو روم کا پوپ یا پاپا کہتے ہین اور حبر سلاس امیر الامراے مملکت روس اور سیکڑون اور
اور امرا حاضر تھے اسی ایک نکتے سے قاآن کے دربار کا جاہ و جلال دریافت کیا جاے چونکہ گائی یوک خان کی تخت نشینی کے
وقت بڑا تجمل ہوا تھا اور اوسکا بیان تیسرے دفتر مین موقع کے ساتھہ لکھا جا سکتا ہی یہان اتنا ہی کہنا
ضرور ہی کہ مغرب اور مشرق کے تمام ملکون کے سفیر حاضر تھے اور اپنے اپنے آقا کی طرف سے نذر دیکر سرفراز ہوے
چار برس کے بعد باتو خان کو قاآن نے حضور مین نمک حلالی کی قسم کھلانے کے لیے طلب کیا اور چونکہ دشمنی
جانی دونون مین ہمیشہ سے تھی باتو خان نے اپنے بھائی کو بھیجا اوسی شب کو شراب کی صحبت مین قاآن نے
باتو خان کی شان مین کچھہ ایسا سخت لفظ کہا کہ اوسکے بھائی نے بگڑ کے تلوار کے قبضے پر ہاتھہ رکھا
یہہ دیکھتے ہی خاقان بھی طیش مین اوٹھا اور جب تک کہ لوگ درمیان مین آوین دونون مین چل گئی
اور قہر بر داری جو سب قسم کے غصے سے زیادہ طالب خون ہوتا ہی دو چار ہاتھہ مین دونون کو تمام
کیا اور خاقان کی تلوار جو پہلے باتو خان کے بھائی کے شانے پر پڑی اور کمر تک تیر گئی اوسکی تلوار خاقان

اوس معرکے کا بیان ہے جو اہل یونان اور اسفندیار پسر گشتاسپ شاہنشاہ ایران کے ہوا جب اوسنے یونانیوں پر
لاکھوں فوج لیکر یورش کی تہی اور ترماپلی کے ناکے پر یونان کے بادشاہ لی آنی ڈاس نے صرف تین سے
آدمی سے مقابلہ کیا اور ایک شمہ اوس لڑائی کا یہہ ہی کہ لی آنی ڈاس نے جب ناکے پر روکا تو ساری فوج
ایرانی نے ایک پلٹن کے بعد دوسری پلٹن سے حملہ کیا اور صرف اونہیں تین سے یونانیوں نے سب کو ہٹا دیا
اور خود اسفندیار کبہی فوج پر غصہ ہو کبہی دلاسا کبہی سزا کبہی انعام دیکر حملے میں بہیجتا تھا لیکن لاش کا
تودہ لگ گیا اور خون کا دریا بہا مگر ایرانیوں کو دخل نہ ملا اور یہی سامنا شبانہ روز رہا آخر ش ایک دغاباز
یونانی نے اسفندیار سے انعام لیکر درۂ کوہ میں ایسا رستہ بتلایا کہ اودہر سے جا کر ایرانیوں نے دفعۃً دلور
پشت پر تاخت جو کی تو دونوں طرف کے حملے کا جواب اون بہادروں سے نہ دیا گیا غرض جب تک ایک زندہ رہا
ایرانیوں کو بجز زحمت کے کچھہ حاصل نہوا القصہ بعد اوس کے رزم تیسری وہ رزم ہی کہ جسکو اس تاریخ سے
تعلق ہی چنانچہ جب قوبلان خان نے صوبہ شنسی کے شہروں میں سے شہر ہن کو جو قریب ہانگ چانگ کے
واقع ہی محاصرہ کرنے کا قصد کیا تو آن حاکم شہر قلعہ سنگ ان میں جو راہ پر تہا فوج داخل کرکے دس ہزار سپاہی
کے ساتھہ دریا کے کنارے پر شب بہر رہا اور صبح کو کوہ کیتوآن کے ناکے پر اونکو متعین کرکے خود آٹھہ سو چیدہ بہادر
زور آور جنگ آزمودہ جان نثار کو ہمراہ لیکر اوسی مقام ناکے پر مثل یونانی لی آنی ڈاس کے دست
بقبضہ ہو کر مغلوں کی راہ دیکھتا رہا آخر کو جب وہ کا لشکر پہونچا ایسا ایسا حملہ دونوں طرف سے شروع ہوا کہ
تحریر و تقریر کی قوت سے باہر ہی اور صرف قیاس ہی کا کچھہ امکان ہی کہ اوسکی صورت کو دریافت کرے
حاصل یہہ کہ جب مغلوں نے چاروں طرف سے گہیر لیا اور اون آٹھہ سو بہادروں میں سے چند باقی رہے یو آن
نے پکارا کہ یارو بس اسی حملے پر منحصر کرنا چاہیے کیونکہ قسمت میں یہی ہی یہہ کہکر اپنے گہوڑے کو آپ
ہی ہاتھہ مار کر دو کر ڈالا تاکہ دشمن کو اوتنا بہی فائدہ اوس سے نہ ہووے اور بہائی اور چند رفقا کو
لیکر مغلوں پر تا ل جا پڑا اور جس پر ہاتھہ ڈالا دو کر دیا آخر کو جب مارا گیا تب ہی دشمن کو اوس ناکے
سے آگے بڑہنے کی راہ ملی اس شخص کے سوا انتہائی سپہ سالار منگ کا نگ نے بڑی بڑی لڑائیاں
پے در پے متواتر اونکو دی کہ صوبہ ہجاسی جونین وغیرہ کو خالی کرکے شمالی صوبجات

تھا
س طرف بھیجا اور صوبہ کیا ناک نانک میں بہی تابع کرکے روانہ کیا
چیدہ سردار وں کے
غور کو بہی خوف اونکا ہوا اگرچہ کئی ختائی سپہ سالار جان نثار فوج جرار لیکر اون صوبون
کی حفاظت میں رہتے لیکن تاہم ملک مین زیادہ فوج بہیجا گئی پہونچتے پہونچتے ایسی نکہ لڑائی
کے ساتھہ کہ
مغلون اور ختائیون مین ہوئی کہ اوسکا بیان تصریح کے ساتھہ کہ ایمن رستم کا نام بہادری
مین مشہور ہی لیکن کئی شخص ایسے گذر گئے مین کہ اونکے سامنے رستم کا نام لینے کے نہین ہی چنانچہ
اول درجے مین حسین ابن علی کا مرتبہ بہادری مین ہی کیونکہ میدان کربلا مین تشنگی اور گرسنگی مین
جس شخص نے ایسا ایسا کام کیا ہو اوسکے سامنے رستم کا نام وہی شخص لیتا ہی سے واقف نہین
کسکے قلم کو قدرت ہی کہ جناب حسین کا حال لکہے اسکی زبان مین یہہ لطافت و بلاغت اون بہتر
بزرگوارون کی ثابت قدمی اور تہور و شجاعت اور بیس ہزار سوار خونخوار شامی سے جواب ایک
ایک کے ہلاک ہوجانے کے باب مین مدح جیسا کہ چاہیے کرسکے کس کی نازک خیالی کی یہہ رسائی
لوگون کے دلون کے حال کو تصور کرے کہ کیا کیا اونپر گذرا اوسوقت سے جب عمر سعد نے دس ہزار سوار اور
ہی
اوسوقت تک کہ جب شمر ملعون نے سر کاٹ لیا کیونکہ ایک کی دو اور مثل مشہور ہی اور مبالغہ کی حد
ہی جب کسی کے حال مین یہہ کہا جاتا ہی کہ دشمن نے چار طرف سے گہیر لیا لیکن حسین اور بہتر تن کو انہم
کے دشمنون نے تنگ کیا تہا اور اوسپر بہی قدم نہ ہٹا چنانچہ چار طرف سے نو دس ہزار فوج یزید کی تہی
جنکے تیرون اور نیزون کی بوچہار مثل آندہی کے آتی تہی اور پانچوان دشمن عرب کی دہوپ تہی جسکی
مثال کسی ہستی مین زیر فلک نہین ملتی اور یہی کہنا ہوتا ہی کہ عرب کی دہوپ کی مانند عرب ہی کی دہوپ
ہی اور چہٹا دشمن وہ ریگ کا میدان تہا جو آفتاب کی حرارت مین شعلہ زن اور تنور کی خاکستر سے زیادہ
پر سوز تہا بلکہ اوسکو دریائے قہر کہا چاہیے جسکے بلبلے بنی فاطمہ کے پاؤن کے آبلے تہے اور دشمن سب سے ظالم
بہوک اور پیاس مثل دغاباز ہمراہی کے جسکے برابر عدو نہین ساتھہ تہے اور تشنگی سے زبان پہول کے
جب پہٹ جاتی تہی تب بہی اون کی خواہش اندر کے گہٹی تہی پس جنہون نے ایسے معرکے مین ہزارہا
کافرون کا مقابلہ کیا ہو اونپر خاتمہ بہادری کا ہوچکا الغرض ہر دفتر تاریخ اس رزم کو جانکر بعد اوسکے

ملک پولانڈ پر تاخت کی اور موافق ضابطۂ معمولی کے حتی الامکان کسی دشمن کو زندہ نچھوڑا اور باتو خان
ملک ہنگری مین باتو خان جا پہونچا اور چند شہر کو لیکر پایۂ تخت پر چڑھ گیا اور چارون طرف سے
آگ لگا کے بالکل اہل شہر کو پیر سے بچہ شیر خوار تک تہ تیغ کیا اور سوداگی بہادر نے دوسری طرف سے
شہر وارادین کا وہی حال کیا الغرض اسی طرح سے مغلون نے اپنے ملک سے کنارۂ بحر شمال تک جو
قطب شمالی کے قریب ہے بالکل سر کیا اور بعد اوسکے جدا تاتار پہر آئے سارے عالم مین تہلکہ پڑ گیا اور تمام
سلاطین فرنگستان کو ایسا خوف ہوا کہ اونہون نے ایک دوسرے کو نامہ باہم اتفاق کرنے اور مغلون کو
شکست دینے کا لکھا چونکہ آپس کے قضیے کو فراموش کر کے سبھون نے اتفاق کیا اس لیے فرنگستان کے صرف وہی
ملک جو مسخر ہو چکے تھے مغلون کے زیر حکم رہے لیکن باقی بچ گئے اور یہہ یورش قوم مغل کی فرنگ کی پامالی
کے لیے دو دفعہ اور بھی ہو چکی تھی لیکن چونکہ انہین کے موء تون نے کی تھی اور اون ایامون مین لقب وںکا
ہن یا ہوانگ نو لو او آر تھا اسواسطے تیسرے دفتر مین اوسکا ذکر آئیگا جب کہ اقوام تاتار کا حال لکھا جاویگا انشاء اللہ
تعالی القصہ باوجودیکہ فرنگستان کی طرف یہہ حال تھا لیکن یہہ نہ سمجھنا چاہیے کہ بالکل فوج مغل کی صرف اوسی
طرف متوجہ تھی کیونکہ شام اور اطراف کے ملکون مین اپنے کام سے یعنی فتح کرنے اور لوٹنے اور قتل عام اور
خاک سیاہ کرنے سے غافل نرہے اور ملک آرمن اور شہر اربل کے نواحی مین تاخت و تاراج کرتے عراق مین مثل
خدا کے قہر کے جا پڑے اور شہرون کو خراب کرتے اور ویران بناتے بغداد پر چڑھ گئے لیکن یہین پہلی
نوبت شکست کی آئی اور محی الدین اور شرف الدین اقبال دو طرف سے فوج لیکر مقابلے کو آئے اور مغلون
کو اونہون نے شکست دی لیکن برس روز کے بعد تاتار پہر آئے اور خلیفہ کے سپہ سالارون پر ظفریاب
ہوئے لیکن شہر بغداد کی قلعہ بندی خلیفہ نے ایسی مضبوطی کے ساتھ کی تھی کہ مغلون نے قصد اوسکے
لینے کا نہ کیا بعد اوسکے ملک شام کی طرف پہر اونہون نے رجوع کی اور حلب کے گرد و اطراف کے شہرون کو
بدستور اونہون نے خاک سیاہ کیا یہہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اس عرصے مین جب مغلون نے مشرق اور مغرب مین تہلکہ
ڈال دیا تھا تو چین مین ختائیون کا دل بے خرخشے کے تھا کیونکہ سی خی ین کے صوبے کی دولت کا حال
سنکر اوکتائی خان کا جی للچایا تھا اور اوسنے اپنے دوسرے بیٹے قوتان خان کو چھہ لاکھ سوار کے ساتھ

آگے جو بڑھے تو دیکھا کہ چینک تمنگ جسکو بادشاہ نے تاج و تخت دیا تھا اپنے محسن کی لاش کی خاکستر کے
دفنانے مین سرگرم ہی الغرض وہ کم بخت بہی اورون کے ساتھ مارا گیا اور اسیطرح راوی کا بیان ہے کہ خاتمہ خالقہ
ینوچی تاتاریون کا ہوا بعد اوسکے مغلون نے فغفور سے ملکت صوبہ ہونان کی موافق شرط کے طلب کی لیکن
قبل اس مطالبے کے ختائیون نے پیش بندی سے زیادہ فوج اوس صوبہ کی حفاظت کے لیے بہیجے یہہ امر مناسب
بیجا تہا اور مغلون کو اگرچہ ارادہ اونکا ملک بانٹ بیٹھنے کا نہ بہی ہوتا یہہ حرکت تو بہی ناگوار معلوم دیتی لیکن
ایسے وقت مین یہہ بات گویا اونکی عین مرضی کے موافق واقع ہوئی اور یہہ بد عہدی ایک علامت زوال کی
جملے سے اور اور آثار کے تہی اور اسیکو مغلون نے تاخت کا وسیلہ کرکے ختائیون سے جنگ شروع کی اور اونکی
ایک فوج پر ایسا حملہ کیا کہ ایک متنفس نہ بچا یہہ حال سنکر فغفور نے اپنی لاعلمی اس ماجرے مین جو باعث اس
قصے کا ہوا تہا بیان کی اور اپنی حفاظت کے لیے سپہ سالار کو معزول کیا اور مغلون کو بالکل صوبہ ہونان سن
پر دخل دیا اور جب اس طرح سے چین مین امن کی صورت پائی گئی خاقان نے ڈیڑہ لاکہہ سوار جمع کرکے تمام
عالم کو سر کرنے کے ارادے سے باتو خان ابن توشی خان اور منگو خان ابن تولی خان اور بائی دار خان
ابن چغتائی خان اور اپنے بیٹے گایوک خان اور سپہ سالار سودائی بہادر ہر ایک کے تابع فوج دیکر چار و نظرف
روانہ کیا اور یہہ لوگ سمندر کاسپین کے شمال اور جنوب سے لوٹتے اور تاراج کرتے اور پامال اور خاک سیاہ
کرتے نصف ملک سرکاش اور اطراف و جوانب کی طرف گئے اور بائی دار خان نے سیدہی راہ ملک روس
کی لی اور شہر ماسکو سابق کے پایہ تخت کو اوس ملک کے فتح کیا اور روس کے بادشاہ سے ادنی امیر تک ان
لوگون نے خراج قبول کروایا اور یہہ امر سنہ ۱۲۳۶ عیسوی مین واقع ہوا اور تین برس بعد مغلون نے پہر
روس مین یورش کی اور اوسکے برس روز بعد جو پہر گئے تو سارے ملک کو اس سرے سے اوس سرے تک اونہون
نے فتح کیا پر ہان کی لڑائیون اور خونریزیون اور روسیون کی خرابیون کا حال اگر اختصار سے بہی بیان کیا
جاوے تو اسی تاریخ کے برابر دوسری ایک جلد بے تکلف مرتب ہو جاوے چنانچہ ایک لڑائی کے بعد مغلون نے
دشمن کی لاشون کے صرف داہنے کان سے نو تہیلے بیس بیس من سے زیادہ کے بہر لیے اور اوس سے
قیاس کرنا چاہیے کہ کیا کیا خونریزی سارے ملک کے فتح کرنے مین ہوئی ہوگی بعد اوسکے اونہون نے

اوسکے لشکر نے یہہ دیکھکر بلوا کیا لیکن بادشاہ نے انعام و اکرام سے راضی رکھا اور سردار موسی ہو کو
دونون عہدے وزارت اور سپہ سالاری کے دیکر خود چار سو خواص رفیق لیے شہر جونگ مین گیا اور موسی ہو نے
ایسا معقول بندوبست کیا کہ مغلون کے حملون سے چند کچھہ نہ ہوا لیکن جب ختائی فوج آن ملی دونون نے شہر سی جو کو
محاصرہ کیا اور تین روز تک ایسی جنگ ہی ور نوچی سردار نے ایسا ایسا کام دلیری اور سپہ گری کا کیا کہ خود
دشمنون نے واہ واہ کی آخرکار چوتھے روز شاہ نے جب دیکھا کہ دشمن سب مورچے کے بعد مورچہ لیے چلے
آتے ہین اوسنے امرا کو جمع کرکے کہا کہ اگرچہ تاریخون کے ملاحظے سے معلوم ہوتا ہے کہ خانوادہ شاہی کا خاتمہ وہ
بادشاہ سب کرتے ہین جو بدوضع اور شرابی یا خونی اور ظالم ہوتے ہین لیکن ہماری قسمت نے یہہ تماشا نیا
دکھایا کہ باوجودیکہ دیسے عیبون سے مین مبرا اور پاک رہا لیکن خاتمہ نوچی کے خاندان کا مجھہ سے ہوتا ہی
لیکن تاہم مین ایسا نہین کہ دشمن کے قبضے مین جان رہتے جاؤن اور آبروریزی کرواون تم دیکھو مین کیا کرتا ہون
یہہ کہکر تمام مال اپنا نقد و جنس لٹوا دیا اور حربہ اوٹھا کے باواز بلند کہا کہ جسکو میرے ساتھہ آنا ہو آوے فوراً تمام
رفقا اور کئی ہزار چیدہ سپاہی ساتھہ ہو گئے اوسوقت بادشاہ نے ایسا حملہ کیا کہ مغلون کو پہلے تعجب ہوا کہ یہہ
بلا ہی یا آدمی جو اسطرح ایک صف کو بعد دوسری صف کے صاف کرتا مثل شیر زخم خوردہ کے چلا آتا ہی اگرچہ دست ہے کہ
بیت دو دل یک شود بشکند کوہ را ٭ پراگندگی آرد انبوہ را ٭ مگر ایک کی دوا دوا اور چند لوگ کبتک حجم غفیر کا
مقابلہ کرسکتے ہین آخر شاہ نوچی حصول موت سے مایوس ہوکر جسکی آرزو مین یہہ حملہ اوسنے کیا تھا شہر مین
پھر آیا اور چونکہ خاص و عام مین رسد کے نہونے سے فاقہ تھا اپنے بالکل گھوڑون کو اوسنے مروا ڈالا اور رعایا کو
کھلا دیا شب کو اسنے اپنے خاندان کے ایک شاہزادے کو اپنی گدی دیکر خود حفاظت شہر مین مثل ادنی سپاہی کے مشغول
ہوا لیکن مغلون کے متواتر حملون سے جب ظاہر ہوا کہ اب امید باقی نہین ہے اوسنے مہر شاہی کو لیا اور ایک گھر مین
جا چارون طرف گھاس کا انبار لگوا دیا اور لوگون سے کہا کہ بعد ایک گھڑی کے جب مین اپنے کو ہلاک
کرچکون تم اس گھر مین آگ لگا دینا تاکہ میری لاش غنیم کو نہ ملے چنانچہ ویسا ہی ہوا جب کہ بادشاہ کے
ہلاک ہونے کی واویلا می سردار موسی ہو نے سنکر دریا مین اپنے کو ڈال دیا اور پانچ سو آدمی سپاہی اور رفقا
اوسکے ساتھہ ٭٭٭ اور مغل سب جو قلعہ کا دروازہ توڑ کر آئے تو اونہین ایک سناٹے کا عالم نظر آیا

کا اوسی قابل تھا کیونکہ بہادر بے مثل اور سپاہی بے بدل تھا باب سابق مین لکھا جاچکا ہی کہ نیوچی
تارنے اہل ختا کو بہت ستایا تھا اور فغفورون نے بھی مغلون سے بارہا مدد مانگی تھی غرض فغفور اور خاقان سے
عہد وپیمان ہوا اور شرط یہہ لکھی گئی کہ اگر خاقان نیوچی کو ہلاک اور ختا سے خارج کریگا تو بالکل صوبہ ہونان
بطور جاگیر موروثی کے مغلون کو دیا جاویگا فغفور نے انتقام لینے کے واسطے یہہ قبول کیا لیکن
منتقم کی آنکھ اندھی ہوتی ہی اور بیٹھ بیٹھی تو کیا غصے مین سانپ کی کھائی اوسکو دکھائی نہین دیتی ہی
آگے اوس شرط کی برائی کا حال معلوم ہوویگا القصہ ختائی فوج بھی شریک مغلون کی ہوئی اور چونکہ
دونون طرف کی فوجین کثرت سے جابجا متعین تھین لڑائیان بہت سی ہوئین اکثرون مین مغل سرسبز رہے اسی وقت
سردار نیوچی مسمی سوولی نے جو قابل سولی کے بے شک تھا اپنے خاوند کو دغا دی تھی اور چونکہ شہر کیافانگ
کی ایک تقسیم کی حفاظت اوسکے سپرد تھی اوسنے موقع دیکھکر دفعتہً وزیرون کو مار ڈالا اور اونکے عوض اپنے لوگون
کو بحال اور خاوند کی حرمون کو اور اون سردارون کی بیٹیون کو جو غیر حاضر یعنے آقا کے ساتھ شہر ہونی فو مین
تھے اپنے محل وانیہ مین داخل کیا اور شہر کی قلعہ بندی کو تڑوا ڈالا اور خاوند کے مالون کو لے اور بالکل نمک حلالون
کو مار یا قید کرکے اور آقا کی مان اور سہیلیون کو گاڑیون مین بند کرکے سودائی بہادر سے جا ملا اور اوس خونی نے
جو اسم بامسمی تھا یعنے لڑائی مین سودائی ہو جاتا تھا شاہ نیوچی کے رشتہ دارون کو قتل کیا اور سوولی کافر نے پیر کے
ساتھ شہر مین داخل ہوکر شہر کو لٹوا دیا ہر چند سودائی نے مغلون کو منع کیا لیکن وے سوولی کی دغابازی سے
ایسے متنفر تھے کہ جاتے ہی پہلے اوسی کے گھر کو کھود ڈالا اسکے سوا دوسرا ایک سپہ سالار بھی ایک سردار کی
عداوت کے سبب سے جسکی طرفداری شاہ نیوچی نے کی تھی بگڑا غرض اوسکے دشمن کو سزا دیکر شاہ نے اوسے
راضی کیا اور حکم عہد وپیمان کرنے ساتھ مغلون کے واسطے اپنی مان کی مخلصی کے دیا اور اوسنے ایلچی بھیجا
غرض ہنوز گفتگو تمام نہین ہوئی تھی کہ اسی سردار پوچیا کو ان نے دفعتہً مغلون کو غافل پاکے ایسا حملہ کیا کہ سردار
ئی موتی کی فوج کو شکست کامل ملی اس فتح سے غرور اوس نیوچی سردار کو ایسا ہوا کہ میدان جنگ سے پھر کے
اوسنے اپنے خاوند ہی کو قید کیا اوسے بھی جب نمکحرامی کی شاہ کو بڑا صدمہ ہوا اور انقلاب روزگار کو یاد
کرکے بہت رویا بعض نمک خوارون کو اوسکا ایسا رنج ہوا کہ مشورہ کرکے پوچیا کو ان کو اونہون نے مار ڈالا

خاقان سے سودائی بہادر اپنے سپہ سالار کو بھائی کی مدد کو بھیجا اور ان سب فوجون مین بڑی بڑی
لڑائیان ہوئین آخرکار نیوجی کے پایہ تخت پر مغل سب جا پونہچے لیکن اوسوقت بڑی ضرورت وطن جانے
کی خاقان کو ہوئی ان جہتون سے اونہون نے ایلچی کی معرفت غنیم کو کہلا بھیجا کہ مناسب ہی کہ تم خراج اور عمائد
بہیجو لیکن سودائی بہادر کو بجز خون کے کچھہ پسند ہی نتھا اوسنے خاقان کی پیٹھہ پھیرتے ہی پھر جنگ شروع
کردی اور شہر کو محاصرہ کیا۔ اسی جنگ مین مغلون نے استعمال اوس آلہ جنگ کا کیا جسکو آتش رومی کہتے ہین
مگر معلوم نہین کہ کس طرح اور کس وزن مقدار سے نفت اور گندہک اور صنوبر کی رال سے مرکب کرکے تانبے اور لوہے
کی نل سے اور تیرون مین لپیٹ کے اور فلاخن مین گولا بنا کے دشمن پر پھینکتے تھے۔ اس مرکب کا خاصہ یہہ تھا کہ جونہین
ہوا اوس مین لگتی تھی شعلہ زن ہوکر جو بیس بیس گوز کے انداز کے برابر اور برق کی طرح کوندتی یہہ آگ
کبھی زمین کبھی آسمان کبھی داہنے کبھی بائین کبھی گرتی کبھی سیدہی ایک مہیب آواز سے ہان ہان کرتی دوڑی
پھرتی تھی اور پانی مین پڑنے سے دونی تیزی اوسکو حاصل ہوتی تھی اور اوسکے سامنے نہ جرأت نہ سپاہگیری
کام کرتی تھی بڑے بڑے اوسے دیکھکر تھراتے تھے چونکہ شاہ روم کے یہان اسکی ایجاد ہوئی تھی اس جہت سے آتش رومی
کہلاتی تھی اور چارسی برس تک اسکی ترکیب کا راز کسی پر نکھلا غرض سنہ ۱۲۰۰ عیسی کی شروع مین مسلمانون کو
اوس سے آگاہی ہوئی اور اون لوگون سے مغلون کے ہاتھہ آئی تھی غرض اوس طرف سے مغلون نے یہہ آگ لگانی شروع
کی اور ادہر سے نیوجی بھی ایک قسم کی توپ مین بارود بھر کے لوہے اور پتھر کے گولے مغلون کو مارتے
تھے اور ایک قسم نری لوہے کی دشمن پر داغتے تھے اور ان نریون کا حال ایسا تھا کہ وہ غنیم کو گویا ڈھونڈ
ڈھونڈھ اور دوڑا دوڑا کے مارتی تہین مغل سب خصوص اونکے گھوڑے ان نریون کی مارسے ایسے بدحواس ہوئے
کہ سودائی بہادر نے شاہ نیوجی کو کہلا بھیجا کہ تم کب تک لڑوگے آخر پامال کیے جاوگے بس بہتر ہی کہ صلح
کرو غرض صلح ہوئی اور مغل کی فوج نے حصار سے ہاتھہ اوٹھا لیا مگر اوسی سال مین شاہ نیوجی نے ایک
سردار مغل کو جو خاقان سے روٹھہ کر اوسکے پاس گیا تھا نوکر رکھا بلکہ سرفراز کیا اور خطاب دیا اور اوسی کی
صلاح سے [illegible] اوسکا نتیجہ جنگ تھا اور وہی وقوع مین آیا یہہ ماجرا سنتے ہی سودائی بہادر
[illegible] انتقال کیا اور اوسکے بھائی اوکتائی خان کو بڑا رنج ہوا اور وہ شخص

وصیت نامہ پڑہا گیا تمام سردارون نے اوکتائی خان کو رتبہ خاقانی دیا اور اوسنے جلال الدین شاہ کے
پھر اپنے ملک مین ہندسے آنے کی خبر سنکر فوج بھیجی اور وہ شخص جو آگے ایسا سپاہی زبردست جفاکش بہادر
تھا کہ خود چنگیز نے اوسکو مرحبا کہا محض کاہل نکلا اور ہندوستان سے عیش نے اوسکی سپاہ گری کو
طاق پر رکھدیا کیونکہ جب شہر دیار بکر مین آیا بجز صحبت لولیان ہند جو ہمراہ تھین اوسے کچھہ اور شغل نہ تھا
نتیجہ اوسکا وہی ہوا جو ہر بادشاہ عیاش کے واسطے ہوتا ہے یعنی ملک چھین گیا اور مغلونکا سردار ایمیاین نویان
جو فوج لیکر پونہچا بادشاہ بدستور تماشا بینی مین مصروف تھا لیکن امرا اور ارکان دولت نے تھوڑی سی
سپاہ جمع کر کے مقابلہ کیا غرض اس مزاحمت سے اتنا ہی حاصل ہوا کہ جلال الدین کو فرصت کوہستان
کی طرف فرار کرنے کی ملی مگر وہان کسی جزوی تاتار کے ہاتھہ سے اوسکی جان گئی الغرض جس
حال مین سپہ سالار سپاہ اوکتائی خان کے ایران اور توران اور گرد و نواح کے ملکون مین اس طرح سے لڑ رہے
تھے خاقان نے قوم نیوچی کو بیخ و بنیاد سے غارت کرنے کے ارادے سے سپاہ سالارون کو فوجین دیکر صوبجات
شنسی اور پیچیلی اور ہونان اور شانتانگ وغیرہ مین بہیجدیا اور اون جگہون کے فتح کیے جانے سے گویا بنیاد
مغلونکی سلطنت کی ختا مین ڈالی گئی اور پانچ برس تک برابر لڑائی نیوچی تاتار سے اونکو رہی لیکن اسکو آغاز اونکے
دور کا سمجھنا چاہیے بعد اوسکے اوکتائی خان نے اپنے بھائی تولی خان کو ہمراہ لیکر شہر فونگ سیانگ فو کو
محاصرہ کیا اور تمام دن کی لڑائی کے بعد ظفریاب ہوا اور اسیطرح سے شہر یاؤ کی کو فتح کر کے خاقان نے
ارادہ شہر ہانگ چانگ فو پر چڑہائی کا کیا کہ اسی عرصے مین دار الامارۂ اردو بالغ مین وزرا کے درمیان قضیہ
ہونے سے خاقان کو وطن کی طرف پہرجانا ضرور ہوا غرض اوسکا بھائی تولی خان اسی امر کے حصول
کی فکر مین رہا اور قریب دس شہر کے تباہ کرتا آگے بڑہا اور علاوہ اون لوگون کے جو لڑائی مین مارے گئے
لاکھہ ختائی سے زیادہ غنیم کے خوف سے جنگلون مین پناہ گیر ہوے اور وہان پر ایک نہ ایک سبب سے
ہلاک ہوئے اوکتائی خان بھی اُردُو بالغ سے مراجعت کر کے شہر لوچو کو صوبۂ شنسی مین بعد بڑی لڑائی کے
جسمین اہل قلعہ نے خوب ہی مقابلہ کیا تھا فتح کیا اور دو طرف سے دونون بھائی شہر کی فانگ فو پایۂ تخت
نیوچی مین داخل ہونے کے لیے کوچ کیا اور شہنشاہ نیوچی نے بھی بڑی فوج اونکے مقابلے کو بہیجی یہہ سنکر

اور انمین سے جب شہر لیتحو کے باشندون پر بعد بڑی گہمسان لڑائی کے فتح ہوئی
منغلی خان سنے غصہ مین حکم قتل کا دیا تب اوسکا ایک سردار جاپو سنگ پاؤن پر گر پڑا اور
کہنے لگا کہ میرے والدین اور بھائی سب اس شہر مین ہین اگر قتل عام ہووے گا تو وے بھی
مارے جاوین گے پس حضور میری جان لیجیے اور اس شہر کے لوگون کی جان بخشی کیجیے
منغلی خان کو اوسکی بہادری اور رحم دلی ایسی پسند آئی کہ قتل سے باز رہا اسیطرح
سے سنہ ۱۲۲۵ تک منغلی خان اور اوسکے نائب سردار سب برابر قوم نیوچی سے لڑتے رہے اور اوسی
سال مین اوسکا انتقال ہوا خبر اوسکے مرگ کی جو چنگیز کو پہنچی رنج عظیم ہونیکے علاوہ اوسنے ختا مین خود آنا
جانا اور چونکہ اوسی چین مین ثان گوتھہ دوسری قوم تاتار کے شاہ نے اسکو تے مغلون کے دو بڑے دشمنون کو
جگہہ دی تھی اسی امر کے انتقام لینے کے بہانے سے چنگیز سنے فوج بھاری لیکر اوسپر تاخت کی کہتے ہین کہ
اوس لڑائی مین تین لاکھہ لاشین صرف دشمن کی شمار کی گئی ہین بعد اوسکے اوکتائی خان چنگیز کا بیٹا
اور سردار جاپانگ دونون حصہ ہونان مین داخل ہوے اور پایہ تخت نیوچی کو محاصرہ کیا لیکن شکست پائی وہان سے
ہٹکے ان دونون نے اور بہت سے شہرون کو لیا غرض جب چنگیز نے دیکھا کہ نیوچی کو یکبارگی نیست و نابود کرنیکی
قدرت بجز اپنی ذات کے کسی دوسرے کو نہین ہی اوسنے بڑی طیاری سے جنگ کا سامان مہیا کیا اور اسی
فکر مین تھا کہ لوپانگ کے پہاڑ پر پیغام اجل کا اوسکو پہنچا غرض قبل اس واقعہ کے خاقان سنے اپنی
مملکت کی تقسیم اپنے بیٹون مین کی اور اوکتائی خان کو خطاب خاقان کا دیکر اپنا قائم مقام تاتار کے
تمام ملکون اور مشرق کے بالکل ممالک مین کیا اور چغتائی خان کو ماوراء النہر اور ترکستان پر مالک کیا
اور خراسان اور ایران اور ہند کی سرحد تک ملک جن کو تولی خان نے خود سر کیا تھا بالکل اوسکو ملا اور اپنے
پوتے باتون خان جوجی خان کے بیٹے کو کہ باپ اوسکا چنگیز کی مرگ کے چھہ مہینے قبل دشت قبچاق کی
ایک لڑائی مین مارا گیا تھا ملک الان اور روس اور بلغار وغیرہ اوسنے بخش دیا اور چوتھی ماہ رمضان
کو سنہ ۶۲۴ ہجری مین چنگیز نے انتقال کیا اور اوسی کوہ لوپانگ پر ایک درخت کے نیچے دفن ہوا
قبر کے گرد ایسا جنگل پیدا ہوا کہ وہان آدمی کا جانا موقوف ہو گیا جب چنگیز کا

کے ساتھ لیو اناھیہ کھکر فوج کو اوسکے تعاقب سے باز رہنے کا حکم دیا اسی عرصے مین تولی خان اور
بیٹے نے موافق فرمان پدری کے خراسان کے تمام شہرون کو ایک بعد دوسرے کے خاک سیاہ کرنا شروع
کیا اوسوقت ہرات سب سے عظیم الشان شہر اوس ملک مین تھا اور محمد کرجانی فوج جرار لیکے اوسکا
محافظ تھا سات روز تک اس شخص نے ایسا حملہ مغلون پر کیا کہ اگر ساتوین دن مارا نجاتا تو تولی خان
کبھی ظفریاب نہوتا غرض اوسکے مارے جانے سے ہراتیون کا جی چھوٹ گیا اور پیغام صلح کا اونہون
نے بھیجا سارے ہراتی جب طلب ہوئے تولی خان نے اونکی جان بخشی کی اور ملک ابوبکر کو وہان کا حاکم مقرر کرکے
باپ کے پاس چلا آیا جو اوسوقت شہر تالیکان کو حصار کیے موقع پانے کا دیکھہ رہا تھا اسی عین مین خبر ہراتیون
کو پہنچی کہ سلطان جلال الدین نے غزنی مین مغلون کو بڑی شکست دی ہی فوراً اونہون نے بلوا کرکے ملک
ابوبکر اور دوسرے مغلون کو مار ڈالا اور مبارز الدین سبزواری کو اپنا محافظ مقرر کیا یہہ حال سنکر چنگیز اپنے
بیٹے پر ہراتیون کی جان بخشی وایل مین کرنے اور رحم کو جا دینے کے لیے بہت خفا ہوا اور ایلجکتائی
نوئیان سردار خونخوار کو جو تیس ہزار سوار سمیت انتقام لینے کے واسطے بھیجا اوسنے جاتے ہی ہرات کو
محاصرہ کر لیا لیکن شہریون نے ایسا ایسا کام کیا کہ چھہ روز تک مغلون سے کچھہ ہو نہ سکا آخرکار اوس سردار نے فتح
کرکے اپنی دانست مین کسیکو زندہ نچھوڑا لیکن مولانا شرف الدین خطیب اور دوسرے پندرہ شخص ایسی جگہہ چھپے
ہوے تھے کہ ہاتھہ نہ آئے جب مغل تمام خاک سیاہ کرکے چلے گئے رفتہ رفتہ چوبیس آدمی جو مغلون
کی تلوارون سے ایک عجیب طور سے کہ اوسے قریب اعجاز کے کہا چاہیے بچے تھے اون لوگون کے ساتھہ آن ملے
ان چالیس آدمیون کے سوا ہرات مین پندرہ برس تک کوئی نرہا یہان تک وہ شہر عظیم الشان جو ملقب
فردوس نشان مشہور تھا برباد اور مثل خرابے کے ہوگیا یہہ سانحہ شگرف سنہ ۱۲۲۲ عیسوی یعنی
سنہ ۶۱۹ ہجری مین واقع ہوا الغرض بعد طے ہونے ان سب لڑائیون کے جو محمد خوارزم شاہ اور اوسکے بیٹون سے
ہوئی تھین چنگیز خان اپنے تخت مین جو اردوبالغ کہلاتا تھا پھر آیا القصہ یہہ عرصہ جو سردار مغلی خان نے
چین بھیجے اور چنگیز کے اردو بالغ مین پھر آنے بعد کتنے ملکون کی فتح کے گذرا تھا اس مین مغلی خان نے
بڑا بڑا کام کیا تھا چنانچہ چین مین سے آٹھہ ہی صوبجات شنسی و تہ چین اور شان ٹانگ کے بہت سے شہرون کو لیا

جا ن بخشی کرے لیکن خبر تحقیق جو اوسکو ملی کہ محمد خوارزم شاہ کی اکثر سپاہ شہر کے اندر امید ہزار دو ہزار آدمی
شب خون مارنے کے لیے بھیجی تھی اور علما وغیرہ جو امن مانگنے گیے تھے اونکو اسکی اطلاع تھی یہہ سنکر ایسا
برہم ہوا کہ جامع مسجد سے قرآن منگوا کر پھاڑ ڈالا اور گھوڑون کی ٹاپون سے روندوایا اور منبر پر چڑھ کر
محمد خوارزم شاہ کی شان مین جو کچھہ منھہ مین آیا کہا وہان سے اوترتے ہی حکم شہر کے پہلے لوٹنے
اور اوسکے قتل عام کرنے اور چارون طرف آگ لگا دینے کا دیا چونکہ اکثر گھر لکڑی کے تھے
آناً فاناً مین شہر خاکستر ہوگیا بعد اوسکے سمرقند کا وہی حال اوسنے کیا اور خراسان کو بالکل تباہ کرکے
پایۂ تخت بلخ کو بھی مثل اور شہرون کے اوسنے خرابہ بنایا اور ایک ذی روح کو زندہ نہ چھوڑا اور خبر جو پہنچی کہ محمد
خوارزم شاہ نے تالی کان مین پناہ لی ہی فوراً وہان جا پہنچا اور اوسی جگہہ کی فتح مین مشغول تھا کہ خبر آئی
کہ سلطان جلال الدین منکبرنی محمد خوارزم شاہ کے بیٹے نے مغلون کو بڑی شکست دی ہی یہہ سنتے ہی غصہ میں
آیا ایران کی چہیم کی طرف کے ملکون کو گھوڑون کی ٹاپون سے ایسا روندوا ڈالا کہ صدہا کوس تک نشان درخت
اور مکان اور حیوان اور انسان کا باقی نہ رہا اور شہر لاہور اور ملک ملتان پامال کرنے کے لیے اوسنے
سردار بلاکی نوئیان کو بھیجا اور خود کابل کی طرف سے جلال الدین کے مقابلے کو پہنچا اور اوسکی فوج کو
رود سند پر ایسا گھیر لیا کہ جلال الدین نے بجز فتح کرنے یا مر جانے کے دوسری صورت نہ دیکھی کیونکہ اوسکی پشت
پر رودخانہ سند اور تین طرف سے مغل اور بیچ مین وہ تھا غرض وہ بہادر مطلق بدحواس نہوا اور ایسا ایسا
کام دلیرانہ کیا کہ خود چنگیز متحیر ہوا آخر کو ساری فوج کٹ گئی اور امید کچھہ باقی نرہی جلال الدین ستر شہسوار
چیدہ اور جان نثار کو لیکر چنگیز کی ساری فوج پر دفعۃً جا پڑنے کو موجود ہوا لیکن بھتیجے نے منع کیا
اسپر باگ پھیر کر وہ رستم ثانی کنارۂ دریا پر آیا اور اپنے عزیزون کو گلے لگا کے ستر سپاہ کو لیکر رود
سند مین کود پڑا کہ اتنے مین چنگیز خود آن پہنچا اور ہر چند مغلون نے ہزار ہا تیر جلال الدین پر نشانہ
باندھہ کر لگایا لیکن ایک بھی کارگر نہوا اور وہ بہادر بے بدل اوس پار جا پہنچا یہہ دیکھتے ہی خاقان
کے منھہ سے مرحبا مرحبا بے ساختہ باواز بلند نکلا اور بیٹون کی طرف خطاب کرکے کہا کہ دیکھا
بیٹا ہوتا ہی خبردار تم بھی اسیطرح سے میرا نام دشمن کے منھہ سے آفرین

ہی ایک شہر تیرا باقی رہا ہی اگر باج نہیں دیویگا اور جو کچھہ مین نے طلب کیا ہی فوراً نہین بہیجیگا تو تجھکو
غارت کرونگا آخر کو سب کچھہ اوسنے قبول کیا خاقان اپنی فوج لئے اپنے ملک کی طرف روانہ ہوگیا لیکن چند روز کے بعد
کسی بہانے سے چنگیز نے سردار منکان بہادر کو پہر ختا مین اونہین سبب سے لڑنے کے لیے بہیجا اور اوسنے شہر
نینگ کینگ کو فتح کیا مگر شاہ نیوچی نے سابق محاصرے کے بعد شہر کائی کانگ فو مین رہنا اختیار کیا تھا اس لیئے
اوسپر صدمہ نہ آیا حالانکہ سپاہ اوسکی بہت ماری گئی اور دولت بہی مغلون کے ہاتھہ ایسی آئی کہ جب سپہ سالار نے
چنگیز کے پاس اوسے بہیجا اوسنے مارے خوشی کے مبارکبادی کا نامہ لکہا اور یہہ اتفاق سے کسی سردار کے واسطے
ہوتا تہا کہ بادشاہ تہنیت نامہ اوسکو لکہے بلکہ فتحون کا حال سنکر صرف یہی اکثر لکہتا تہا کہ اچھا کیا اوسکے بعد برابر
دونون قومون مین لڑائی ختا کی سرزمین پر ہوتی رہی اور سنہ ۱۲۱۷ عیسوی مین مغلی خان چنگیز کا خاص سپہ سالار چین مین
بہیجا گیا اور قاآن دوسرے ملکون کو سر کرنے مین متوجہ ہوا غرض اس تاریخ مین چنگیز کے ذکر کو ہمین لڑائیون سے
تعلق ہی جو کہ سرزمین چین پر واقع ہوئین اس لحاظ سے غیر جگہون کا زیادہ بیان مناسب نہین لیکن اتنا
کہنا کچھہ مضائقہ نہین کہ چونکہ سلطان محمد خوارزم شاہ نے چنگیز کے ایلچی کو مار ڈالا اور خلیفہ ناصر بن
ابو العباس احمد نے جو دشمن جانی محمد خوارزم شاہ کا تہا سفیرون کے وسیلے سے اصرار بار بار قاآن کے
حضور مین اوس سلطان پر غالب ہونے اور مارنے کے باب مین کیا تہا ان جہتون سے چنگیز ماوراء النہر کی طرف
متوجہ ہوا اسی عرصے مین تولی خان چنگیز کے بیٹے اور سلطان محمد خوارزم شاہ سے مقابلہ ہوگیا تولی خان
پسپا ہوا اور باپ سے آن ملا یہہ سب حال سنکر چنگیز کو قہر پیدا ہوا اور لشکر کی کئی تقسیمین کرکے اپنے بیٹون
اور سپہ سالارون کے تابع ایک ایک فوج کرکے روانہ کیا اور شہر نور کو جو واقع درمیان سمرقند اور بخارا کے
ہی فتح اور قتل عام کرتا بخارا پر چڑہہ آیا جہان خوارزم شاہ کے تین چیدہ سردار اور بڑی فوج تہی اگرچہ
شب خون مارنے کے قصد سے اون لوگون نے چنگیز کی فوج پر کئی دفع حملہ کیا لیکن مغلون نے ایسا جواب
باصواب اوس مکار کا دیا کہ بخارا مین پسپا ہوکر صبح کو دوسرے دروازے سے بہاگ جانے پر مستعد ہوے لیکن قاآن کے
سوارون نے گہیر کر سب کو مار ڈالا اسپر شہری لوگ سخت گہبرائے اور امن مانگنے کے لیئے علما اور بالکل اہل فتوے نے
شہر کی کنجی سے لئے چنگیز کے حضور مین حاضر ہوے بعد اسکے قاآن فوج لیکر داخل ہوا پہلے چاہا کہ باشندون کی

اور کاؤکی نے قصداً اپنی فوج کو شکست دلوائی تاکہ ہوکیامو پر غضب شاہی ہووے اور میدان سے پس پا
ہوکر شہر مین آیا اور فوراً سپہ سالار کے گھر کو محاصرہ کرکے اوسکو مار ڈالا اور چونکہ خود بادشاہ سردار مقتول
سے ناراض تھا اوسنے کاؤکی کو سزا نہ دیکر سرفراز کیا اور سپہ سالار بنایا اوس وقت مین شہر ینگ کینگ جسکو
اب سچین کہتے ہین نیوچی کا دارالخلافہ تھا اوس بزرگ کا قصد ہوا کہ چارون طرف سے اوس مقام پر حملا ہو
اس اراد سے دوسرا سردار ختائی جو معتمد اوسکی فوج مین تھے اونکے ہمراہ چار پلٹین اہل ختائی شمال کی طرف
چڑھائی کرنے کو بھیجی گئین اور تین بیٹے توچی خان اور اوکتائی خان اور چغتائی خان کو حکم ہوا کہ جنوب کی طرف
سے تاراج کرتے ہوئے شہر پر حملہ کرین اور توجا خان اور جوچی کاسر خان چنگیز کے بھائی کو شمال کے پرگنون
کو خاک سیاہ کرنے اور بعد اوسکے ینگ کینگ کے محاصرے مین دوسرون کے ساتھ جا ملنے کا حکم ملا اور خود چنگیز
اپنے بیٹے تولی خان کو ساتھ لیے چوتھی طرف سے روانہ ہوا اور اسی حملہ مین خاقان نے ایک تدبیر ایسی کی جو قابل
بیان کے ہی چونکہ ختائیون کی بدروادر پرستی سے واقف تھا اس لیے جتنے بوڑھے اور بڑھیان اور لڑکون کو
گرفتار کرسکا اپنی فوج کی پہلی صف مین اونکو قطار سے کھڑا کرتا تھا اور ختائیون کے مقابلے کو جاتا تھا اور
وہ لوگ جب اپنے بزرگون اور عزیزون کو اس طرح سے دیکھتے تھے نے حرب کیے ہٹ جاتے تھے اور اسی طرح
جب ختائی فوج سامنے آتی تھی نے لڑائی اونیر فتح ہوتی تھی غرض نیوچی تاتار سے دس شہرون مین تواتر
مقابلہ ہوا اور چنگیز ہمیشہ ظفریاب ہوا اور انہین لڑائیون مین صوبجات سچین اور شان تانگ اور شنسی اونکے
بالکل تباہ اور خاک سیاہ ہوگئے لاکھون آدمی مارے گئے اور لاکھون اسیر ہوئے آخرکار جس طرح سے شکاری سب
چارون طرف سے جانورون کو گھیر کر ایک مقام پر لاتے اور مارنا شروع کرتے ہین اوسی طور سے چنگیز اور اوسکے
بیٹون اور سپہ سالارون کی فوجون نے ہر طرف تباہی لاکر شہر ینگ کینگ کو چارون طرف سے محاصرہ کیا جہان
پر شاہ نیوچی مقیم تھا غرض ہرچند لوگون نے خاقان کو صلاح اوس شہر پر حملا کرنے کی دی لیکن جواب اس
مضمون کا سب کو دیا کہ **بیت** وقت ضرورت چو نماند گریز + دست بگیرد سر شمشیر تیز پس عاجز کو ایسا
تنگ نکیا چاہیے کہ بچنے کی کوئی صورت باقی نرہے کیونکہ عالم یاس کے تہور مین ایک شخص انبوہ کو پراگندہ کر دیتا
ہے ... ایلچی کی معرفت کہلا بھیجا کہ شاہ تاجو تیرے تمام ملک کو مین نے فتح کیا اور سرف

ن جب ئی یانگ فو کی شہر کے محاصرے کو خاقان چلا شاہ نیوچی نے تین لاکھہ فوج چیدہ کو جو ایسے
ت کے لئے ملازم تھی مقابلے کو بھیجا اور بڑی لڑائی اون سے اور مغلون سے ہوئی باوجودیکہ یہہ فوج خوب
ہی لڑی اور داد جوانمردی کی جو چاہیے دی لیکن چنگیز کی فتح ہوئی اور نیوچی کی فوج بچی بچائی شہر ٹی تانگ فو مین
پناہ گیر ہوئی اس مقام کو جب چنگیز نے محاصرہ کیا تو اہل قلعہ نے عاجز ہوکر ایسا حملا مغلون پر کیا کہ علاوہ
بہت سے لوگون کے مارے جانے کے خود چنگیز ضرب تیر سے ایسا مجروح ہوا کہ عرصے تک خوف رہا کہ بچیگا نہین اور
اسی جہت سے خاقان نے ترکستان مین پہر جانا مناسب جانا کہ اپنے ملک کی آب و ہوا سے صحت زود تر ہووے ش
جو نہین زخم اچھا ہوا چنگیز ختا مین پہر انتقام لینے آیا اور اون شہرون کو دوبارہ لیا جسمین نیوچی سب بعد
خاقان کے گھائل ہونے اور ترکستان مین پہر جانے کے دخیل ہوئے تھے اور صوبجات شانسی اور پیچین کی سرحد پہ
ایسی لڑائی دونون قومون مین ہوئی کہ بلا مبالغہ خون کا دریا بہا ایسا ہی قتل ہوا اور یہہ وقت ایسا تھا کہ
قوم نیوچی کے خورد و بزرگ شاہ سے ادنے سپاہ تک ایک دل ہووین اور ویسے ایک دل کا یہی ایک قصد رہے کہ خواہ
فتح ہو خواہ موت ہو لیکن افسوس کہ وہی تفرقہ ہر ملک کے زوال کے ایام مین دیکھنے مین آتا ہی جو وہان بہی نمود ہوا
چنانچہ نین سی نے اپنے سب سے بڑے سپہ سالار ہوچاہو کو ایکدفعہ ادنی سی بات مین معزول کرکے چنگیز کے خوف
سے پہر اوسکو بحال کیا اور اپنے تخت کی حفاظت کے لیے متعین کیا غرض پہلی ذلت کی یاد اوسکے دل سے نکلی اور
یہی خواہش ہوئی کہ شاہ ناقدردان ہلاک کیا جاوے اس ارادے سے فوج لیے چپکا بیٹھا مغلونکا تماشا دیکھتا رہا
اور ہر چند نین سی نے بہت کچھہ کہلا بھیجا لیکن مطلق متوجہ نہوا آخر ایک روز دفعتہ فوج لیکر پایہ تخت مین چلا آیا
اور نین سی کو گرفتار اور چند روز مین مار کرکے چاہا کہ خود اوسکا قائم مقام ہووے لیکن لوگون کے تنگ کرنے کے
اندیشے سے شاہزادے سنی ٹینگ کو اوسنے تاج و تخت دیا اس ہل چل کو سنکر چنگیز نے عین وقت یورش کا
پایہ تخت نیوچی پر سمجہا اور چی پی نونیان کو تہوڑی سی فوج دیکر پہلے سے بہیجا اور خود منزل بمنزل پیچہے
رہا جب مقابلہ ہوا ہوچاہو نے باوجود اپنی علالت بہ سبب زخمی ہونے کے سردار مغل کو شکست دی
غرض اوسکے زخم نے اوسی شب کو ریم پیدا کی اور صبح کو مقابلہ خاقان سے تھا اس سبب سے اوسنے اپنے
نائب کاؤکی کو اپنی جگہہ مین مقرر کرکے میدان مین بہیجا غرض آپس کے نفاق نے اپنا کام یہان بہی کیا

بجز تسخیر کرنے کے ایسی عوی کی طرف کرنے والا تھا سوا اسکے کینہ دیرینہ لینے کی تدبیر مین تھا اور ایک سردار
مغل کو بھی وسنے مارڈالا تھا کہ یہ پیغام آیا سنکر قہر مین آیا اور سخت جواب بھیجا اور فوراً تمام لشکر کے جمع ہونے
اور بار برداری کا حکم دیا اور دو سپہ سالارون کو تھوڑی سی فوج دیکر صوبجات ششی اور یحیین کی طرف راہ گھاٹ
کی دریافت کرنے کو بھیجا وہ اوہ کیا دیکھنے گئے سرحد ختا تک سپاہ کرکے چنانچہ اس طرف طیاری ہو رہی تھی اور
اینگ سی نے بھی غفلت کی لیکن جب بگڑتی ہی تب اچھی تدبیر بری ہو جاتی ہی چنانچہ انھون نے اپنی قوم کے
سپاہیون کو اون مقامون پر متعین کیا جہان اہل ختان کی سکونت تھی تاکہ اگر یہہ لوگ مستعد بغاوت
ہو وین اور چنگیز سے مل جانے چاہین تو اپنی سپاہ اوس جا پر موجود رہے تاکہ تخم ناراضی سے جو اونکے دلون مین بسبب
اپنے پامال ہونے اور سرخود نرہنے کے تھا درخت بغاوت پیدا ہووے غرض جو نہین اینگ سی کے سپاہی اونکے گھرون پر
پہونچے ختان سب بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ جب ہم لوگ مجرم سمجھے جا چکے ہین تو اب مردانگی کے یہی معنی ہین
کہ ہم سب ویسے ہی ہو جاوین غرض یہہ لوگ باغی ہوگئے اور ارسلان خان سردار کارلگ اور ایدیقوت خان
سردار ایگور اپنی اپنی فوج لیکر چنگیز سے آن ملے بعد اوسکے خاقان نے علانیہ کہکر کہ جنگ جنوب کے ملکون مین شروع
ہووے گی لشکر کو تقسیم اور بیٹون اور دوسرے سپہ سالارون کو تابع کرکے نیوچی کے شہرون کے لینے اور خاک سیاہ
کرنے کو دوسری طرفون سے روانہ کیا اور خود دشمن کے مقابلے کو فوج چیدہ ہمراہ لیکر آگے بڑھا یہہ سامان دیکھکر
سردار نیوچی گھبرایا اور پیام صلح کا بھیجا لیکن چنگیز نے مطلق توجہ کی اور تین طرف سے اوسنے اور اوسکے بیٹون
اور سپہ سالارون نے دشمن کے شہرون مین سے ایک شہر کو بعد دوسرے کے لینا اور ایک قلعہ کو بعد دوسرے کے قبضہ کرنا
شروع کیا اور جب کہ ختان کی قوم تاتار کا ایک فرقہ اوس سے آن ملا چنگیز نے اوسکے سردار کو خطاب شاہ کا
دیا اور اپنے سپہ سالار جبی نوئین کو جسکو عرب کی تاریخون مین صرف ج کو جے بدل کرکے جی نوئیان
کہتے ہین فوج لیکر اوسکے ساتھ بھیجا تاکہ نیوچی کے خوف سے کیکو اوسکے تابعداری کرنے مین تامل ہووے
اس امر کے ہوتے ہی بالکل قوم ختان کی اوٹھ کھڑی ہوئی اور چنگیز سے ملکر کئی شہر نیوچی کو اپنے قبضے مین
لائی اور اوسکے شاہنشہر لیاؤتنگ کو جو مشرقی دار السلطنت قوم نیوچی کا کہلاتا تھا چھین لیا اید ہر
دوسرے چنگیز کے سپہ سالار مقلی خان نے بالکل قلعجات قریب دیوار ختا کو اپنے اختیار مین کیا

لفظ یہی ہی اور چونکہ عربی مین حرف چ نہین ہی اس لحاظ سے عربون نے ج کو عوض کیا ہی ثم بعد اس واقعہ کے
جو سنہ ۱۲۰۶ع مین ہوا قوم لنگان اور قوم مرکات اور قوم زرگرگان اور قوم کارلگ وغیرہ کو فتح کرکے چنگیز خان نے
سفیر دوسرے اقوام تاتار کے پاس خراج لینے اور اپنی خاقانی کو قبول کروانے کو بھیجا اکثر مطابق اوسکے عمل کر کے مطیع ہوئے
اور سنہ ۱۲۰۹ع مین ایگور کا خان جو تابعدار گورخان سردار تاتار کاراختان کا تھا جو مالک تخت شمالی ملک ختا کے
تھے جسکا حال باب سابق مین مذکور ہوا کہ جب ختا کے ملک کی دو تقسیمین تھین صوبجات شمالی مین چار خانوادے بادشاہ ہو
کے تھے جن مین سے یہہ تھا طالب مدد کا چنگیز سے ہوا کیونکہ گورخان مذکور نے ایک سپہ سالار کو ملک ایگور
تاتار مین بھیجا تھا اور اوسکے ظلم سے لوگ عاجز تھے چنانچہ چنگیز گیا اور بدستور فتح کر آیا یہ قوم ایگور کی تمام اقوام تاتار
مین ذی استعداد با لیاقت و آدمیت تھی اور مثل ختائیون کے وضع اونکی تحریر کی تھی اور علم و انسانیت کی بو باس
ان مین پائی جاتی تھی غرض یہہ قوم جب تابعدار ہوئی چنگیز خان کی حکومت تمام ملک اور اقوام تاتار پر پھیلی اور
جتنی خونریزی سے یہہ بات حاصل ہوئی اگر ذکر کی جاوے تو صفحہ بیان میدان جنگ ورق قلم نیزہ اور روشنائی گویا
قطرہ خون ہو جاوے اور دیدہ اہل بزم سے ایک دریا اشک شور کا ایسا بہے کہ بہہ جاوین سبزہ اور گل و پھول بہو وے اس لیے اسقدر
اختصار کیا گیا کہ جب چنگیز خان نے طغرل خان یعنے پرسٹر جان کی کھوپری کو پیالہ شراب پینے کا بنایا تو اسی سے سمجھنا چاہیے
کہ اور ون کا کیا حال اوسنے کیا ہوگا القصہ مغرب پر قوم کاراختان اور جنوب پر ہیا کی بادشاہت جسکے والی
سب تانجر کہلاتے تھے اور جو ختا کے صوبون کے مالک تھے باقی رہے غرض قوم کاراختان کی سرخودی کا استیصال دوسرے
وقت پر موقوف رکھکر چنگیز خان تانجو ون کے باجگذار کرنے مین متوجہ ہوا اور ملک ختا مین قریب دیوار ختا کے یورش
کرکے داخل ہوا اور کئی قلعون کو قبضے مین لا کے لینگ چو کے شہر کو فتح کیا آخرکار جب خاقان نے شہر لینگ ہیا کو جو
دارالامارہ تانجو کا تھا محاصرہ کیا اوسنے اپنی ایک بیٹی چنگیز خان کو نذر دیکر باجگذارون مین اپنا نام لکھایا ثم چنگیز خان
کے ایام قبل سے مغل سب تابعدار تھے نیوچی یعنے خرچی تاتار کے جو مالک ملک تاتار کی مشرقی تقسیم اور ختا کے
صوبجات شمالی کے تھے اور جسوقت جنگ چانگ بادشاہ نیوچی نے انگ سے اپنے ایک عزیز کو خراج سالانہ
اقوام تاتار سے تحصیل کرنے کے لیے اوس ملک مین بھیجا تھا وہ شخص وہی چنگیز کی ہلاکت کے ہوا تھا اور جب
جنگ چانگ کے بعد اوسکو تخت ملا اوسنے چنگیز سے خراج طلب کیا مگر وہ بزور شمشیر خاقان ہو چکا تھا ویسا شخص کب التفات

لیے خطاب پادری کا دینا صلاح وقت سمجھا انہین جھوٹے لفظ پرسٹر نینے پادری اوسکے نام کے قبل تاریخون مین دیکھنے مین آیا اور یہہ ہی پرسٹر جان ہی کہ جسکے باب مین قدیم روایتون مین ایسے افسانے لکھے گئے ہین کہ حیرت ہوتی ہی غرض حقیقت مین قوم قرات کا وہ سردار تھا اور مقام قراقرم مین اوسکی دارالحکومت تھی کئی امر مین تموجن اور اوسکے باپ کا ممنون احسان یہہ شخص تھا لیکن ناشکری ظاہر کرکے اوس سرداسمی جموقا سے جسنے تموجن کی طفلی مین اوسکے ملک چھین لینے کا قصد کیا تھا جا ملا اور جنگ کا سامان اوسنے کیا آخر کار بڑی لڑائی ہوئی اور جس طرح ہمیشہ تموجن کو فتح ہوتی تھی اس دفعہ بھی حاصل ہوئی اور طغرل بہادر کا سر نعمان تاتار کے ایک خان نے کاٹ ڈالا چندروز مین اوسکا شریک بھی جو بانی سبانی اس فساد کا تھا مارا گیا اور اوسکے لڑکے بالے اسیر ہوکر تموجن کے پاس بھیج دیے گئے اور یہی خاتمہ پرسٹر جان کے گھرانے کا ہوا اسکے بعد کئی خواین سردار نعمان تاتار مسمی تایانغ کے شریک ہوکر مستعد بجنگ ہوے لیکن تموجن کو سب پر فتح ہوئی سرما مین یہہ لڑائی ہوئی اور بہار کے ایام مین قوم مرکات خان پر اوسنے فتح پائی بعد ان لڑائیون کے اطراف وجوانب کے تمام سردارون پر ثابت ہوا کہ تموجن کا مقابلہ دشوار ہی تب سبھون نے باہم ہوکر عرض کی کہ ہم سب تابعداری کرنے کو حاضر ہین اوسیوقت یک ایک آزاد مجذوب اون خواین کے مجمع مین اچانک آگیا اور کہنے لگا کہ خدا نے اپنی مرضی کا اظہار مجھسے کیا ہی کہ تموجن مالک روے زمین کا ہوویگا اور بعد اوسکے گھرانے مین اوسکے خاقانی کا مرتبہ رہے گا اسکواسطے اوسکو لقب چنگیز خان کا دیا چاہیے جس سے اوسکی بزرگی ظاہر ہے یہہ کہکر چلا گیا اور قیاس سے بعید نہین کہ اوس مجذوب کا اوسی مقام مین عین وقت پر آنا اتفاقات سے نہ تھا اور غالب ہی کہ اوسکو اشارہ اسطرح کے کہنے کا ہوا تھا تاکہ وہ سردار باوجود واقف ہونے اس امر کے کہ چنگیز خان کی برابری کرنی دشوار ہی کہ اسواسطے کہ اپنی زبان سے جسکا اقرار اونکو ناگوار تھا اوسکے اظہار مین خفیف نہو وین خدا نے اوسکی یہہ راہ نکالی بہرحال اوس آزاد کا یہہ کہنا تھا کہ تمام سردارون نے اپنی اپنی فوج ایک میدان وسیع مین جمع کرکے موافق اوس دستور اور ضابطہ کے جو اونکے یہان مروج تھا اور جسکا بیان اسی جلد کے تیسرے دفتر مین ہی تموجن کو خطاب چنگیز خان کا دیا اور مغلی زبان مین چنگ کے معنی بزرگ ہی اور گیز اسم تفضیل ہی اسواسطے چنگیز خان بمعنی بزرگ ترین اور لفظ کبھی صحیح ہی کیونکہ عرب کے مورخ جنکیز ہی کہتے ہین اور فارسی اور ترکی اہل سیر جنکیز کہتے ہین لیکن اہل

تعجب نہین لیکن اغلب ہے کہ یہ لطیفہ فقرہ بعد چنگیز کے فیروزمند ہونے کے طیار ہوا جب کسی سے کچھ نہ ہوتا
نیکا خوف نہ تہا غرض جب چنگیز تیرہ برس کا ہوا اوسکے باپ نے انتقال کیا اور اوسکی مان اولن ایکا خانم
انی کرنے لگی بعض اقوام تاتار کے جو تابعدار یسوکی خان کے تھے یہ سمجھے کہ ہو یکا عین وقت یہ ہے کہ زمام
مت کم عقل عورت اور تیرہ برس کے لڑکے کے ہاتھ مین نگاہ رہنے سمجھے کہ ایسے شخصون کے واسطے طفلی کا ایام
رف سن کی جہت سے نہ کہ عقل کے سبب سے ہوتا ہی اور بزرگی بقول سعدی علیہ الرحمہ بعقل ست نہ بسال غرض جو نیم
لوگ بگڑ بیٹھے چنگیز تلوار لیکر اوٹھ کھڑا ہوا اور اوسنے ایسا ہی تامل جا بجا کہ سرکشون کو بخوبی بہلا گئے کے کیہہ بن نہ آیا
نیمہ شکست کامل وہ نہین نہ ملی اگرچہ اتنا ہوا کہ چنگیز خان نے تاخت کرنے سے تہمہ مین جو سرگرمی تھی ٹھنڈی ہوگئی
ھائی تین برس کے بعد چنگیز کو خبر ملی کہ تیس ہزار فوج تاتاریان کی اوسکے ملک پر یورش کی قصد سے طیار ہوئی
ہے یہ سنتے ہی اوسنے تیس قوم مغل کو جو تابعدار تھے جمع کر کے ایک صف باندہی جسکی پشت پر خیمے اور مواشی
ور عورت اور لڑکے بالے مریض وغیرہ سب تہے جب غنیم سے سامنا ہوا چنگیز خان نے ایسا ایسا کام کیا کہ بڑے بڑے
ہرانے سپاہی زخم خوردہ جنگ آزمودہ اوسکی مردانگی پر حیرت زدہ ہوئے سبہون کے ہوش جاتے رہے آخر دشمن کو ایسی شکست
دی گئی کہ پانچ یا چھہ ہزار لاشین میدان مین رہ گئین اور ہزارون مرد گرفتار کیے گئے اس فتح کے بعد تموجن نے
اپنے سردارون اور سپاہیون مین بالکل لوٹ بانٹ دیا اور ستر سردار باغیون کو کھولتے پانی کی دیگ مین ڈلوا دیا
اور اونکے مال و اموال لٹوا کے عورت اور لڑکون کو اسیر کیا اسکی شہرت جو ہوئی اطراف و جوانب سے کچھ خیر
تموجن کی دوستی کے خواہان ہوئے غرض اسوقت مین تیموچی یعنے خرچی تاتار کا سردار تمام ملک تاتار کا مالک تہا اور
خاقان کہلاتا تہا اور تموجن مثل اور خوانین کے اوسکا باجگزار تہا اور اسی ایام مین بعض سردارون کی سرکشی کے سبب
سے تموجن اور طغرل خان قوم قرایت کے سردار کو حکم باغیون سے جنگ کرنے کا ہوا یہ گئے اور فتح کر کے
آئے اور تموجن کی بہادری اور سپاہگری خاقان کو ایسی پسند آئی کہ اوسکو فوج کے ایک عہدہ جلیلہ سے سرفراز
ہوئی طغرل خان کا مذہب عیسائی تہا جب اس طریقے کی ایمان کا رواج تاتار مین ہوا اور عیسائی پادری
بہت سے بت پرستون کو اوس پار مین راہ راست پر لاتے تہے تو یہ سردار بہی اونکا مرید ہو کر اپنا نام جان یعنے یوحنا رکہوایا
تہا اور چونکہ سرگرم اور جانفشان عیسائی مذہب کے رواج دینے مین تہا اور پادریون نے بہی اوسے معتبر کرنے کو

باب مین ایسے افسانہ زمین کے باپ دادون کو اوسکے بیان عجیب سے حیرت ہوتی ہی اور فہم کو اسکے دروغ پر ہنسی آتی
ہی اسکی مثالین دینا صرف ضرور نہین کیونکہ جسنے کتاب ہینی و دی سی یہی کی ہی صدہا نقلین اس طرح کی اوسکی نظر
سے گذری ہونگی چنانچہ مغلون کی تاریخون مین چنگیز کی پیدایش کے باب مین روایت عجیب و غریب ہے اور اوسکا
ایک جملہ یہ ہی کہ ایام قدیم مین اوس خاندان کے خوانین سے ایک شخص کے جسکا نام حیدر خان تہا
دو بیٹے تھے جو باپ کے جیتے جی مرگئے غرض ایک کے بیٹے مسمی دی جن بایان سے دوسرے کی بیٹی مسماۃ الان
قوا کا نکاح ہوا اور دادا کے تہوڑے دنون بعد جب دی جن بایان کا انتقال ہوا دو بچے اور اوسی جورو کو چہوڑ گیا
اور وہ نیک بخت اپنے لڑکون کی پرورش مین مشغول رہی چندروز کے بعد ایک صبح کو جو خواب سے اوسکی آنکہہ
کہلی خیمے مین بڑی روشنی مثل آفتاب کے دکھائی دی تعجب سے خیال کرنے لگی کہ یہ روشنی کہان سے آئی آخر
مین عکس جو پہیلا تہا رفتہ رفتہ سمٹنے اور صورت باندہنے لگا اور آن کی آن مین اوسی نور سے شبیہ ایک مرد حسین اور
وجیہہ کی پیدا ہوئی الان قوا حیرت زدہ ہوکر چاہی کہ اوٹہہ کر بہاگے مگر ہاتہ پانون نہ اوٹہے تب قصد چلانے کا کیا
مگر زبان سے آواز نہ نکلی کہ اتنے مین وہ شکل اوسکے ساتہ ہم بستر ہوئی چندروز مین جو علامت زن حاملہ کی اومین
ظاہر ہوئی اوسوقت تمام تاتاریون مین شہرت ہوئی اور سردارون نے قابل قتل کے اوسکو تجویز کیا اوسنے
تمام ماجرا کہہ سنایا اور یہ کہا کہ پورے دن تک آپ سب چپکے رہیے اگر تین بیٹے میرے نہووین تو پہر قتل کیجیے
ورنہ میرے بیان کو واقعی جانیے آخر تین بیٹے اوس نیک بخت کے پیدا ہوے جنکے نام بوقم قتاکن اور
باسکن سالجی اور بوزنجر رکہے گئے جنکا ایک لقب نوراینون یعنے اطفال نور ترکی زبان مین ہی غرض
اوسی روایت کا بیان ہی کہ بوزنجر کی نسل سے چنگیز خان تہا مگر تحقیق یہ ہی کہ قوم مغل کی ترقی چنگیز خان سے
پیدا ہوئی اور اوسکا باپ یسوکی خان بہادر تہا جسنے اس بیٹے کا نام تموجن اس لیے رکہا کہ جس روز دوسرے
فرقے کے مغلون کے سردار مسمی تموجن پر ظفریاب ہوا اوسی دن چنگیز کی پیدایش کی خبر پونہچی اور تاکہ اوس فتح
کی یاد رہے یسوکی خان نے بیٹے کو وہی نام دیا نقل ہی کہ پیدا ہوتے ہی لوگون نے دیکہا کہ اوسکی دہنی مٹہی بندہی
ہوئی ہی انگلی کہول کے دیکہتے ہین کیا کہ ایک ڈلا خون منجمد کا اوس مین ہی اوسکی تعبیر وزیر نے یہ دی کہ یہ
لڑکا بڑا سردار جرار ہوویگا اور اکثر ملکون کو فتح کریگا اگرچہ ایسے ماجرے کی ہونے اور کسی شخص کے ایسا کہنے

فتح کرکے خاندان والون کی تلاش مین اونکی بحری کشتی اس غرض سے مین ایک بھائی مرچکا تھا اور ایک جو بچا وہ
اپنی ماں اور وزیر اعظم اور چند دوستون کے ساتھ اپنی بحر مین تھا کہ مغل امیر البحر پہنچا اور ایلچی بھیجا کہ اگر
قبلا خان کے حضور مین چلو تو بہتر ورنہ مقابلہ کرو اوسکا جواب ختائی وزیر نے بہت سخت دیا اور سامنا
بحری بحر کا ہوا اور صبح سے شام تک ایسی لڑائی رہی کہ سمندر کی رنگت بدل گئی لیکن آخر ختائی بحر کو شکست
کامل ہوئی غرض جب یہہ نوبت پہنچی کہ تاتاری جہازون نے سارے ناکے نکل جانے کے سب بند کئے اور شاہزادہ اور
وزیر اور اوسکے ساتھی سب قریب گرفتاری کے ہوئے وزیر نے اپنی بی بی اور لڑکون کو سمندر مین ڈال دیا
اور شاہزادے کو کہا خداوند مغلون کے ہاتھ پڑنے سے آبرو ریزی اور بڑی خرابی ہوگی مرجانا بہتر ہے
یہہ کہا اوسے اور فغفور کو گود مین اوٹھا پانی مین کود پڑا اور اسیطرح سے سنگ کے گھرانے کا خاتمہ ہوا اور مغلون کا
دور ختا مین شروع ہوا بعد شاہزادے اور وزیر کے خودکشی کے اکثر امرا اور وزرا نے اسیطرح سے اپنے کو
ہلاک کیا اور ختائی امیر البحر نے جب سب کا یہہ طور دیکھا سمندر مین غوطہ لگاکے اون بہادرون کا پیرو ہوا

سولھوان باب

مغل کے خاندان کے بیان مین

جب کہ ترک کی سلطنت بگڑی اور اونکی جمعیت ادھر اودھر پریشان ہوگئی تو اونکے اقوام سے طبقہ تاتاریان
پیدا ہوئے ایک گروہ تھی کہ جسکا لقب مغل تھا اوسکا حال تفصیلاً میسر نہین ہوا مگر اجمالاً جانا جاتا ہے کہ
اتنا ہی کافی ہی کہ قبلا خان اوسی قوم سے تھا گرچہ وہ اوسکے دادا چنگیز خان نے پہلے ممالک چین مین فتح
کی اور اوسکے وقت سے اوس قوم کی آمد و شد وہان ہوئی اور آخر کو اوس ملک مین اونکی سلطنت کی بنا ڈالی گئی اسواسطے
لازم ہی کہ اوسکی کچھہ کیفیت لکھی جاوے تاکہ معلوم ہووے کہ کن سببون سے ان لوگون کا دخل ختا مین ہوا اور اوسکے
آنے کا کیا باعث تھا اور کیا نتیجہ اوس سے حاصل ہوا اگرچہ واقعی یہی ہی کہ آدمی کی حقیقت حال اوسکے جوہر
ذات سے متعلق ہی اور جب کہ خلایق اوسکی بدی پر نفرین یا اوسکی نیکی پر تحسین کرتے ہین تب حسب نسب کی
طرف مطلق توجہ نہین کی جاتی ہی اور نہ باپ دادا کی بزرگی نفرت کو کم کرتی ہی اور نہ اون لوگون کی
بدکرداری بیٹے کے حق مین مضر ہوتی ہی لیکن باینہمہ سلف کے اکثر سیر و تاریخ مین نامی آدمی کی پیدایش کے

ہانگ چو مین بہی فغفور کو تاتار نے جا گہیرا اور الگید منہ اسی قصد سے اپنے رسالے کو لیکر اوس
دریا کے کنارے تک گیا لیکن اوس بحر ہونا کی مین گہوڑا ڈال کے پار جانے سے سوارون نے
انکار کیا اوسوقت عدول حکمی کے باعث سے ایک فتنہ ایسا ہوا کہ سردار تاتار کا مارا گیا سنہ ۱۲۱۲
مین ہوسانگ تخت پر بیٹھا اور تاتاریون نے نہ اس بادشاہ کو ستایا اور نہ دوسرے کو جو سنہ ۱۱۹۴
مین قائم مقام ہوا غرض سنہ ۱۱۹۹ مین نیم سنگ فغفور ہوا وے جو کم بختی ہو آنی سنگ کی طرح
آئی اوسنے مغلون سے یوچی تاتاریون کو غارت کرنے کے لیے عہد و پیمان کیا اور ان دونون
قومون مین جو لڑائیان اس سبب سے چنگیز خان اور اوسکے بیٹون اور پوتون کے وقت مین ہوئین
باب آیندہ مین مذکور ہونگی لیکن مفت مین ختائی پیسے جاتے تھے اس لیے کہ جنکی فتح
ہوئی وے ختائیون کو دشمن کی رعیت جان کر لوٹتے مارتے آگے بڑہتے تہے اور جسکو
شکست ملتی تہی وے تاراج کرتے پیچھے ہٹتے تہے تاکہ دشمن کے ہاتھ کچھ نہ لگے غرض
دونون قوم تاتار کو چکی کے دو پلے سمجھیے اور ختائی بیچ مین مثل گہون کے پیسے جاتے تہے
سنہ ۱۲۶۶ مین تو سنگ فغفور ہوا اور بدکردار نکلا امرا نے قبلا خان چنگیز خان کے پوتے
کو جو خاقان تاتار تھا پیام ملک حوالہ کرنے کا بہیجا غرض چونکہ باب آیندہ مین اسکا حال
بالتفصیل ہی یہان مختصر یہی کہنا چاہیے کہ خاقان کے سردارون نے زیر کرنے کے بعد
پر کسہ چہین لیا اور بادشاہ کو اوسیر بہی بجز عیش کے کچھ نہ سوجہا آخر کو جب مارا گیا اور تین بیٹون
مین سے دوسرا کنگ سنگ سنہ ۱۲۷۵ مین عالم طفولیت مین قائم مقام ہوا اوسوقت قبلا خان
نے سردار بایان خان کو فوج قہار کے ساتھ دار الخلافہ کے لینے کو بہیجا اور ختائیون نے جب سامنا کیا
اکثر شکست پائی آخر کو شہر ہانگ چو فغفور کا پای تخت چہن گیا اور صاحب اوس کم بخت تخت کا گرفتار
ہوکر قبلا خان کے حضور مین بہیجا گیا اگرچہ اوسنے اسیر رکہا لیکن ظاہر اعزت کرتا رہا الغرض دوسرے
دو بہائی چیند فقا اور اقبرل کے ساتھ جہاز پر سمندر مین بہاگے اور ایک بعد دوسرے کے
حماقت کی راہ سے فغفور کہلایا لیکن وہان بہی تاتار پہونچے اور کانٹان کے شہر اور جہنے کو

ین کیا غرض اسطرح سے آبرو اور جان کو بچایا اُسکے عہد مین کئی ملکون کے سفیر حاضر ہوئے اور
ل قیصر روم نے اپنے پایۂ تخت قسطنطنیہ سے تحفہ اس فغفور کو بھیجا اس بادشاہ کے بعد تین
شاہ اور پے درپے اپنی اپنی باری سے تخت پر چند سال بیٹھے اور مر گئے اور اونکے عہد مین
ئی سانحہ قابل ذکر کے نہین ہوا غرض جب ہوئی سنگ مسند پر بیٹھا تو نیوچی تاتار کی قوم کو اونے
ا کر نوکر رکھا کہ وے دوسری قوم تاتار کے ساتھ جو کئی پرگنون کو لیے بیٹھے ہوئے تھے اپنے
ور ختائیون کا عوض لیوینگے غرض اون لوگون نے کیا کام کیا کہ اوس قوم سے ملک چین بسبب آپ
ہی اوسپر قابض ہوئے بلکہ دو صوبے اور بھی بے تکلف لے لیے اور خود دشمن فغفور ہوئے
بقول شخصی صلا نشد بلا شد آخر الامر فغفور فوج لیکر اونکے معسکر کی طرف گیا اور چاہا کہ کیا ساتھ اون
لوگون کی عملداری کی مقرر کرے تاکہ پیچھے قضیہ نہووے لیکن وہان پہنچا تھا کہ تاتاریون
نے کمین گاہ مین اوسکو گرفتار کر لیا یہہ ماجرا ۱۱۲۵ مین ہوا اور اوسکے بیٹے
کن سنگ نے خبر سنتے ہی چھ وزیرون کو اس لیے قتل کیا …
کے ہاتھ پھنس گیا تھا یہہ سب کچھ اسنے کیا لیکن نہ تاتاریون کو ترک شکست …
باپ کو کسی تدبیر سے چھڑا لایا کہ اون لوگون نے پہلے … مین لیا …
دار الخلافہ کو قبضہ کیا اور فغفور کے اقربا اور محل سرا … ہاتھ مین آیا …
کا سردار تخت پر بیٹھا اور آپ ہی آپ فغفور کہلایا غرض کن سنگ …
کے شہر کو اپنا پایۂ تخت کیا اور جب مر گیا اوسکا بھائی کاؤ سنگ قائم مقام ہوا …
مین فغفور ایسا عاجز ہوا کہ خان تاتار کے پاس عرضی مثل لڑکے کے …
خادم کا اپنے حق مین لکھتا تھا لیکن وہ تاتار ایسا احمق نہ تھا کہ ایک … آجاوے
اور اپنی بازی کو نہ کھیلے لیکن اس قدر انکساری سے اتنی بات حاصل ہوئی کہ اسیر …
جو شخص خاندان شاہی کا مرتا تھا اوسکی لاش کاؤ سنگ کے یہان کفن دفن کے لیے بھیج دی جاتی
اور یہی مروت غنیمت تھی اسلیے کہ یانگ زی کیانگ کا دریا سرحد ہوا اور قرار پایا … تو

سلیع اللہ ابو القاسم ابو العباس سے جو خلفاء آل عباس سے تھا ۔ سنہ ۳۶۲ ہجری مین تحفہ
بہیجا اور دوستی کا نامہ فغفور کو لکہا اوسکا بیٹا ٹی سنگ قائم مقام ہوا اور باوجودیکہ بہادر
اور شفیق تہا لیکن تاتاریون نے بڑا عاجز کیا اور ہمیشہ تنگ رکہا آخر کو اون صحرائیون کی فوج
بیچ ملک کے لوٹتی اور تاراج کرتی چلی آئی لیکن اونکے ہٹانے کی یہہ تدبیر فغفور کو سوجہی کہ
شب کو ہر ایک ختائی سپاہی نے دہنے ہاتھہ مین تلوار اور بائین مین گہانس کا پولا جلا کے
شور وغل کے ساتھہ تاتار پر ہلا کیا اور اونکے گہوڑون کو ایسا بہڑکایا کہ دم بہر کا بہی مقابلہ نکر سکے
غرض اس شکست سے بادشاہ کو فقط دو ایک مہینے کی مہلت ملی کیونکہ دوبارہ اونکی فوج آئی اور
فغفور سے بجز صلح کرنے کے کچھہ بن نہ آئی اس فغفور کو ہند کے بعض راجون نے نذر بہیجی تہی
اور دوستی پیدا ہونے کی آرزو ظاہر کی تہی ۔ سنہ ۹۹۷ مین اوسکا انتقال ہوا اور اوسکے بیٹے
چین تسن کو تاتاریون نے اتنا تنگ کیا کہ آخر کو فغفور سے خراج قبولوایا اور بعد اوسکے بار دیگر
یورش نکرنیکا اقرار کیا لیکن بعد چند روز کے وہی پرانا نقشہ پہر ہوا اور وانگ ٹانگ اگر ایسا
وزیر با تدبیر ہوتا تو زیادہ پیچ پڑتا کیونکہ بادشاہ بزدل اور ضعیف العقل اور اکثر اوقات اپنے خوابون
کی تعبیر خواجہ سراؤن سے پوچہتا رہتا تہا اور اون مردکون نے اپنی قوم کو منظور نظر کرنے کے
لیے ہمیشہ اوسی بطالت مین فغفور کو رکہا تہا اور خوب اپنا ہاتھہ پانون پہیلایا اور ظلم بہی حتی
الامکان کیا ۔ واہیات مین صرف اوقات اور ریا پرستی کرنے کا نتیجہ برا ہوتا اگر وزیر اعظم
سلطنت کو سنبہال نرکہتا ۔ سنہ ۱۰۲۲ مین اس بے وقوف بادشاہ نے جہان سے
رحلت کی اور اوسکا بیٹا جینک سنگ صغرسن مین تخت نشین ہوا جب تک نابالغ رہا اور
اوسکی مان نے امور سلطنت کا انجام کیا تاتار کا زور کچھہ تہما تہا لیکن جب ٹہین یہہ گدی پر
بیٹہا اور اپنے احکام جاری کرنے لگا اوس قوم نے پہر قصد یورش کا کیا غرض اونکا رعب
ایسا پڑا تہا اور بادشاہ کو یہہ خوف پیدا ہوا کہ کوئی لاکہہ روپیہ اوسنے تاتاریون کو نقد دیا
اور کئی شہر خاص ختا کے جو اونکے قبضے مین پہلے سے تہے گرہین لیے گئے تہے سب کو فغفور نے

پندرہوان باب

سنگ کے خانوادے کے بیان مین

چوکونگ ین کے آبا و اجداد امرا کبار اور سرکار مین عہدہ دار عالی مقدار رہے تھے اور چونکہ رعایا کی مرضی
سے یہہ شخص تخت پر بیٹھا لقب اوسکا تیسو ہوا اس لفظ کے فقط معنی سے ثابت ہی کہ یہہ شخص
بسبب نیکی کے بڑے رتبے کا تھا چنانچہ تیسو کا ترجمہ قبلہ گاہ عالیجاہ ہی اور یہہ خطاب
زبان خلائق نے بے ساختہ دیا اور حقیقت مین جب تک جیا رعایا کے ساتھہ مثل پدر کے
پیش آیا اور کوئی حرکت ایسی کبھی اوس سے صادر نہوئی کہ ادنی سی رعیت کو ایذا پہونچے اس جاہ و
جلال پر اتنا دشمن فضول خرچی اور خوش لباسی اور شکم پروری اور ہر طرح کی نفس پرستی کا تھا کہ اپنے
محل سرا کی مستورات کو سوائے سادی سیدھی وضع کے سنگار و تکلف کی اجازت نہ تھی اور بہادر اور
بہادر ایسا تھا کہ آخر تاج و تخت حاصل کیا اور باوجودیکہ خود ایسا فاضل نہ تھا کہ اوسکی لیاقت
کی شہرت ہتی لیکن شعرا اور علما کی قدر پہچاننے اور عزت دینے والا تھا اور دم مرگ تک
دولت سرا کے چارون دروازون مین سے ایک کو کبھی نہ دن نہ رات کو بند رکھا اسکا سبب
جب کسی نے پوچھا جواب دیا کہ میرا گھر مثل میرے دل کے ہر وقت کھلا رہتا ہی تاکہ جو دادخواہی کو آوے
اپنی داد تک پہونچنے مین کسی دربان کا ممنون احسان نہووے اور سوا اسکے جو لوگ غلام
و کنیز کی قسم سے ہمارے گھر مین ہین مختار چلے جانے کے ہر وقت رہین کیونکہ نوکر
بیدل دشمن کے برابر ہی سنہ ۹۷۶ع مین جب یہہ بادشاہ جہان فانی سے ملک جاودانی
کو گیا تمام عالم نے غم کیا اور مدتون تک جب اوسکی یاد آتی تھی لوگون کے دلون سے نالہ حزین
بلند ہوتا تھا اوسکو نذر دینے کے لیے سنف اور ختن کے پادشاہون نے سفیر بھیجا اور خلیفہ

لیے رعایا کو تنگ کیا باوٙیکی آگ شعلہ فگن ہوئی لیکن وقت کی خوبی ایسی تھی کہ بی کینگ سپہ سالار نیک
کردار فغفور کی فوج مین تھا اوس نے باغیون سے ایسا بندوبست معقول کیا کہ فتنہ زیادہ نہ بڑہا ٭
۸۴۳ مین ھی سنگ نے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا چوسنگ تخت نشین ہوا غرض جب خوجون نے دیکھا
کہ وہ مُفتن اور مُدبر ہے اور احکام مین اوسکے عجب طرح کی دانائی اور پیشبندی معلوم ہوتی ہے
فوراً بدحواس ہوئے اور سمجھے کہ ایسے شخص کا دور اگر رہے گا تو ہم لوگونکی حکومت بیشک اوٹھ جاویگی یہہ سوچکر
اون مردودون نے ایک روز فغفور کو محل سرا مین غافل پاکر ایک چہ بچے مین ڈالدیا اور دن رات مین
قلیل سا کھانا دینا شروع کیا غرض وزیر اعظم نے کسی فکر سے اپنے خاوند کو اوس گڈھے سے نکالا ورنہ
او دو چار روز مین فاقون سے مرجاتا القصہ جب فغفور کی جان بچی اور اون موذیون کے ہاتھ سے
مخلصی ہوئی ڈکیتون کو بادشاہ نے اجازت خوجونکے قتل کرنے اور لوٹ لینے کی دی اون لوگون نے
اپنی دانست مین ایک خوجی کو تمام مملکت مین زندہ نچھوڑا اور اونکے مکانات کھدوا کر دفینہ نکالا اسطرح
سے تمام عالم کا صبر اون ظالمون پر پڑا اور فغفور نے انتقام لیا لیکن اون ناکسون نے اسخانوادیکو ایسا ضعیف
کردیا تھا کہ ایسے بادشاہ نیک تدبیر سے بھی کچھ نہوسکا اور گھڑی گھڑی تنزل ہونے لگا آخر کو سلطان لیانگ
نے بلوا کیا اور فغفور کو مار ڈالا اور چندروز کے لیے ٹانگ کے خانوادیکے ایک شخص کو براے نام تخت پر
بٹھا کے اوٹھا دیا اور کچھ جاگیر کھانے کے لیے دیکر آپ مسند نشین ہوا اسی طرح سے ٹانگ کے
خانوادے سے تخت شاہنشاہی چھین گیا ٭ اس سانحہ کے بعد پچاس برس کے عرصے مین پانچ
خاندان فغفورون کے ہوگئے کسی مین دو اور کسی مین تین اور کسی مین چار بادشاہ ہوئے اور چونکہ کوئی بات
قابل تاریخ مین درج کرنے کے اون لوگونکے وقتمین نہوئی اور سوا آپس کے سر پھٹول کے کچھہ وقوع مین نہین آیا
اسلحاظ سے راقم نے تفصیلاً لکھنا فضول سمجھا غرض چوکوانگ ین پانچوین گھرانیکا وزیر اعظم پہلا فغفور
خاندان سنگ کا ہوا اور چونکہ تین سے اوپر برس وہ مالک مختار رہے اور اوسی عرصے مین بڑے
بڑے ماجرے ہوئے ذکر اونکا ضرور ہے

فقط

…ہ مجھہ لیا کہ خوجوان کو سب عہدون سے معزول کرے اور خاک مین ملا دیوے کیونکہ انہین لوگون
…کے اور غلانے تی سے اوسکے باپ اور دادا کی جان گئی تھی لیکن اون نمکحرامون نے اوسکی طبیعت اپنے
…رشتہ دیکھکر ایک راتکو خواب مین اوسی مرض کر کے مار ڈالا اوسکا بھائی ون سنگ چودہ برس فغفور رہا
…ور خواجہ سراؤن نے اس عرصے کے بعد جو نہین دیکھا کہ اونکی حکومت مین کمی آنے لگی فورًا اوسکو مار ڈالا اوسکے
…بعد اوسنگ تخت پر بیٹھا وہ بادشاہ نیک طبیعت اور عالی ہمت تھا اور ایسا مدبر کہ تینو مخین ریاستی سے نفاق ڈلوا دیا
اور بیٹھا اون لوگونکا تماشا دیکھتا رہا کہ کسطرح سے وہ آپس ہی مین لڑتے جھگڑتے تھے اور ایک کا ایک سر کاٹتا
اور پرورش کی فرصت نہ پاتا تھا غرض ایسے دانا شخص کو معلوم نہین کیا فقرہ خوجون نے دیا کہ اکسیر نفا
لواوس نے راست سمجھا اور اوسکے استعمال مین اپنے کو ہلاک کیا ۔ چونکہ تاریخ ختا سے ظاہر ہے کہ اس
بادشاہ نے فرمان پر قہر عیسائیونکے حق مین جاری کیا اور اونکے گرجون کو توڑوا ڈالا اور پادریونکو
ملک سے نکلوا دیا اسجہت سے ثابت ہے کہ عیسائی مذہب ختا مین اس ایام کے قبل عرصے سے رائج تھا
جب اوسنگ مرگیا خوجون نے ایک شہزادے لن سنگ کو بیوقوف اور خبط الحواس سمجھکر تخت دیا اور
وہ بھی ایسا چالاک اور ذی ہوش تھا کہ جبتک اپنے کو مضبوط نہ دیکھا خوجون کے سامنے اُلّو بنا رہا
لیکن جب ایک وزیر روشن ضمیر اپنی مرضی کے موافق ملا فن و فریب کا پردہ اوس نے اوٹھا دیا اور
خوجونکی فکر مین چلا لیکن اون لوگون کا اختیار ایسا تھا کہ بادشاہ اور وزیر دونون کو ایک وقت اونہون
نے زہر دلوایا ۔ ۸۶۹ء مین سینگ چانگ گدی نشین برائے نام ہوا کیونکہ فرمان بردار کا فرمان بردار
تھا اور جسطرح وہ زن مرید تھا محل والیان خوجون کی تابعدار تھین رجس امر کو اونہون نے چاہا وہی بے
تکلف ہوا بعد اوسکے ای سنگ اوسکا بیٹا قائم مقام ہوا اور خوجون کو مالک کل بنا کر آپ عیش مین
اوقات بسر کرنے لگا باوجودیکہ خوجون کے ظلم سے بلوا ہوا اور انواع طرح کا فتنہ مفسدون نے برپا کیا
لیکن فغفور دنیا اور مافیہا کی کچھہ خبر نہین رکھتا تھا آخر کو جب مرگیا اور اوسکا بیٹا ھی سنگ بارہ برس کی
عمر مین قائم مقام ہوا ملک کا حال قریب تباہی کے پونہچا تھا اور خدا نے غضب بھی اوسی وقت ایسا
نازل کیا کہ رعیت قحط اور خشک سالی کی شدت سے جاں بلب ہوئی اور خوجون نے اوسپر جب معمولی حرکتین اپنی

اس بغاوت کے بعد اہل تبت نے پھر ر ولا کیا اور کئی پرگنون کو لوٹ لیا ان صدمون سے فغفور
کے مالیخولیا نے زور کیا بلکہ ہلاک کر ڈالا ٭ اسی عہد مین اقوام عرب سے جو ما ورالنہر مین تھے او ر
خطائیون سے اکثر سامان جنگ و جدال کا ہوا اور اگرچہ سنہ ۱۵ مین فوج خطا کو ایسی فتح حاصل ہوئی کہ عرب
سب مان گئے لیکن سنہ ۱۵ مین اونکا پھر زور ہوا اور بلوا کر کے ختن اور کاشغر اور اکسوا ور ھر اشار کے قلعون
کو اپنے قبضے مین اونھون نے کر لیا مگر اسپر بھی فغفور کی جو بات تھی نہین گئی اور تین برس کے بعد ان
کے گرد و نواح کے والیون نے سفیر بھیجا ٭ سنہ ۶۳ مین ص‍ن سنگ کا بیٹا مسند پر رونق افزا ہوا
اور سات برس بیٹھا اور بجز ایک امر کے جب تجار عرب اور ایرانی نے شہر کانتان کو محاصرہ کر کے لوگون مین
آگ لگا کے اپنے جہازون پر بھاگ گئے تھے اوسکے عہد مین سب طرف امن رہا سوا اسکے بھی
ایک بات قابل تذکرے کے وقوع مین آئی کہ خلیفہ کے سفیر سب دربار مین تحفہ لیکر آئے اور سرفراز
ہوکر رخصت کیے گئے تھے ٭ سنہ ۶۳ مین ٹاسنگ تخت پر بیٹھا اور فتنہ پھر جاگا اور غنیمون نے سر اوٹھایا
لیکن فغفور سب پر غالب رہا ٭ سنہ مین اوسکا بیٹا ٹی سنگ قائم مقام ہوا اور باوجود دیکھے
حماقت اوسنے کی کہ خوجون کو پھر ثروت دی گویا پاؤن کی جوتی سر پر رکھی لیکن اقبال ایسا
زبردست تھا کہ باغیون اور تاتاریون کی یورشون سے کچھہ نہو سکا اور ہارون رشید نے
اوسکے جاہ و جلال کا حال سنکر تحفہ بھیجا ٭ اوسکا پوتا سنہ مین مسند آرا ہوا وہ عالم اور عاقل
تھا یہہ دیکھکر خوجون نے ترغیب دے دیکر اکسیر بقا کا استعمال اوس سے کروا دیا غرض جب
اوس جرم عظیم نے ہلاکت کے قریب اوسکو پہنچایا ہوش ہو گیا اور بالکل حضوری خواجہ سراؤنکو
اپنی مرگ کے قبل اوسنے مروا ڈالا اور یہہ انتقام لیکر اون لوگون کا ہمراہی ہوا ٭ سنہ ۸۲۱ مین
اوسکا بیٹا ہین سنگ جانشین ہوا اور خطائی مورخون نے اوسکے ذمے یہہ قصور ٹھہرایا ہے کہ باپ
کے لیے فقط ایک مہینا اوس نے غم کیا حالانکہ تین برس کا ماتم لازم تھا سوا اسکے عیاشی و
کاہلی کا بھی الزام اوسکے سر رکھا گیا ہے غرض اکسیر بقا کے فقر مین وہ بھی آ گیا اور اپنے کو آپ ہی
تمام کیا ٭ سنہ مین اوسکا پوتا کینگ سنگ تخت پر بیٹھا اوس نے جلوس کرنے کے ساتھہ ہی

بھی خیر عجیب جو راقم نے بیان کیا سبب اوسکی خیریت کا ہوا کیونکہ جورو بڑی عاقلہ اور دور اندیش
تھی اور تمام امور سلطنت اوسی سے متعلق تھی اگرچہ فغفور کی والدہ بھی عورت مرد طبیعت تھی اور اکثر امور میں دخل
رکھتی تھی لیکن ایسی خونخوار تھی کہ اگر فغفور اپنی بی بی کا عاشق نہوتا اور اوسکی بات زیادہ نہ سنتا تو ان کے
تمام سے بلوا ہوتا سوا اسکے اس چڑیل بڑہیا کو سلطنت کرنے کی بہت ہوس تھی کہ جونہیں اوسکا بیٹا مرا اور پوتا
بیٹھا اوس نے برس روز میں اوسکو تخت سے اوتار کے آپ ہی مسند پر بیٹھی اور اکیس برس سلطنت کی وہ بھی
زبردست اور خلق پرور تھی ⁂ سنہ [illegible] میں فیروز شاہ ابن یزدگرد کو فغفور نے نامہ بخطاب شاہ ایران لکھا اور
پیچھے سی چوہتر میں شاہ ختن اور فیروز شاہ ختا میں آئے اور پانچ برس کے بعد فیروز شاہ نے نذر دیکر
فغفور کی نوکری کرنے کی درخواست اس مضمون کے ساتھ کی کہ جس حال میں ہمارے آبا و اجداد کا تخت
چھن گیا اور کچھ امید اوسکے پھر پانے کی نرہی اور ہمیں محتاجی ایسی ہوئی کہ نان شبینہ متعلق آپ کی ذات سے
ہے تو مناسب یہی ہی کہ آپ کے کرم کے عوض ہم کچھ خدمت کریں اور حلال کی روٹی کھائیں فغفور
نے فوراً اپنی خاص پلٹن کا سپہ سالار فیروز شاہ کو مقرر کیا اور یہ نقل اون لوگوں کے واسطے عبرت
انگیز ہے جو باوجود حکومت نرہنے کے اغیار کی بخشش پر مدار اوقات رکھنے میں شرم نہیں کرتے
اور محنت کرنا ننگ جانتے اور یہ نہیں سمجھتے کہ مردانگی کی یہی معنی ہیں کہ اپنی قوت بازو کی روٹی
کھائیے اور دست سوال نہ پھیلائیے بقول ناسخ کے ⁂ بیت ⁂ سب کی خالق نے بنایا کاسۂ
سر واژگون ⁂ آدمی اسپر بھی پیش آدمی سائل ہوا ⁂ سنہ [illegible] میں جی شنگ جانشین ہوا اور بر
واجبی واجبی نہ زیادہ نیک نہ بہت بد نہ بیوقوف نہ عاقل بین بین مثل اکثر اہل دنیا کے تھا
اور اوسکے عہد میں کوئی امر اس قابل نہیں واقع ہوا کہ اوسکا بیان ضرور ہووے غرض اوسکا بیٹا
ہین سنگ بڑا دانا اور عالم علما اور شعرا کا قدر شناس تھا اس سبب سے علم کا بہت چرچا پھیلا
لیکن آخر کو واللہ اعلم کیا مالیخولیا اوسے ہوگیا کہ اپنی جورو کو اوس نے ڈبو دیا اور اپنے بچوں کو
خواہ مخواہ مار ڈالا لیکن اوسکی سزا اوسنے ہاتھوں ہاتھ پائی کیونکہ ساری رعیت بگڑ گئی اور فغفور کو دارالخلافہ
سے بھاگتے ہی بن آئی لیکن ولیعہد نے بادشاہ کی جان بچائی اور سرکشوں کو قرار واقعی سزا دی

مبارک یق پرور اور مردم شناس تھا اور بہادری مین یکتاے عصر اور سپہ گری مین مستثناے روزگار تھا تاتار کی قومون پر بار ہا ظفر یاب ہوا اور بخاراے خورد پر قابض ہوا اور سمرقند اور قبچاق کے والیون نے اوسے نذر گذرانی ٭ اپنی نیک ذاتی سے سب کو اوس نے راضی رکھا جب مرگیا رعایا کو بڑا غم ہوا اوسی سنہ مین اوسکا بیٹا تائی تشانگ قائم مقام ہوا اور بہادر اور اولی العزم نکلا یہانتک کہ ولایت ایران کی سرحد تک اپنا حکم اوس نے جاری کیا اور تبت بزرگ کی قوم سے اور والی قبچاق سے اوس نے خراج لیا ٭ تیئیس برس اوس نے سلطنت کی اور اوسی کے عہد مین غالب ہے کہ دین اسلام کا رواج ختا مین ہوا چنانچہ ختائی مورخ مسلمانونکو ہَوَاہِی ہُوَہ کہتے مین اور یہی لقب اوس قوم تاتار کا تھا جسنے پہلے اسلام کو قبول کیا تھا ٭ ۶۳۸ سنہ مین یزدگرد شاہ ایران نے فغفور کے پاس سپاہ اور خزانہ کی مدد کے واسطے سفیر بھیجا اوسوقت یزدگرد نے خراسان مین اہل ترک کے پاس بہ سبب شکست کامل کے جو عربون کے ہاتھ سے ایک برس پیشتر اوسے ہوئی تھی پناہ لی تھی مگر فغفور نے اوس قصے مین ہاتھ ڈالنا مناسب نجانا اور تسلی دیکر سفیر کو رخصت کیا ٭ ۶۴۱ سنہ مین شاہ ہند نے جسکا پاے تخت جی پور تھا فغفور کے دربار مین سفیر بھیجا اور اوسکے جواب مین برس ورز کے بعد فغفور نے بھی تحفہ شاہ ہند کے پاس بھیجا اور اوجین کے راجہ نے بھی نذر سفیر کے معرفت گذرانی اور خراسان اور رہاور النہر اور روم قدیم اور کشمیر اور سلہٹ اور نیپال کے والیون نے اپنا اپنا سفیر نذر لیکر بھیجا اور ہند کے شاہ مگدہ نے بھی تحفہ گذرانا اور اوسکے برس روز کے بعد فغفور نے جو سفیر بھیجا تو شاہ مگدہ کا اوس حین مین انتقال ہوچکا تھا اوس ملک مین تہلکہ پڑا ہوا تھا اور اسی جہت سے اتفاق ایسا ہوا کہ ایک ہندی سردار نے فغفور کے ایلچی کو گرفتار کرنے کا قصد کیا اوسکی خبر اوسکو پہلے سے مل گئی اور تبت مین فوراً اوس نے پناہ لی اور اطراف و جوانب سے فوج جمع کرکے انتقام کو آیا اور ہندیون کو شکست دیکر اوس راجہ کو قید کرکے فغفور کے یہان لے گیا بعد اوسکے معلوم نہین کہ پھر کیا ہوا ٭ ۶۴۹ سنہ مین اس فغفور کا انتقال ہوا اور اوسکا بیٹا کاوجنگ تخت کا مالک ہوا لیکن عیش طلب اور آرام دوست اور زن مرید تھا

وہ اوس کی موت کا ہوا اور اس صورت مین خواہ روح کو خواہ تن کو ایذا دے کے مطلب رسان ہوا تو پدر کش دونون طرح سے اوسکو کہنا درست ہے * بہرحال باپ کے مرتے ہی وہ گدی نشین ہوا اور فوراً بڑے بھائی کو گلا گھونٹا کے مار ڈالا اس ماجرائے شگرف کے بعد عیش مین ین ٹی نے اپنے کو مشغول کیا اور باغون مین ہزار ہا رنڈیون ہا ور خوجون کو لیے سیر کرتا رہتا اور شب و روز ناچ اور رنگ مین اوقات ضایع کرتا تھا چنانچہ اوسکا حال راقم نے پہلی جلد مین تفصیل کے ساتھ لکھا ہے غرض تمام عمر مین بھی ایک بہتری رعیت کے حق مین اوس نے کی کہ جب عیش سے سیری ہوئی اور سب طرح کے چرچے سے فراغت ملی بہت سی نہرین اوسنے بنوائین اور تجارت کو بڑی سہولت ہوئی غرض اسی ایک کار خیر پر اوسکی نیکی کا خاتمہ ہوا اور جنگونمین بھی جنگ اوس نے کی کہ جب کوریا کے ملک کا بادشاہ جو ہمیشہ سے باجگذار ختا کا تھا کشیدہ خاطر ہو گیا اور خزانہ ندیا تو خود فغفور فوج لیکر گیا اور اون باغیون کو تادیب دیکر معمولی خراج لیا سوائے اسکے جزایر لوچو کو اوس نے سر کیا جسکا حال اسی جلد مین آگے لکھا جاویگا غرض ان سب لڑائیون کے بعد جب دار الخلافہ مین اوس نے عود کیا تو مملکت کو فتور اور آشوب سے بھرا دیکھا اور ان باغیونمین سے لی یان سب سے زبردست تھا اور اوس نے فغفور کے ایک پوتے کو تخت پر بٹھا کر آپ وزیر اعظم بنا اور دو مہینے مین ین ٹی کو مروا ڈالا * بعد دو برس کے جب اوس نے دیکھا کہ فغفور اکثر امرون مین خلاف مرضی کے مرتکب ہونے لگا اوسکو بے تخت و تاج کر کے ین ٹی کے دوسرے پوتے کو گدی نشین کیا غرض بعد چند روز کے نفسانیت نے لی یان کو ایسا ورغلایا کہ خود مسند پر اوس نے جلوس کیا اور کانگ ٹی کو مروا ڈالا اس طرح سے راوی کا بیان ہے کہ ۶۱۹ء مین سُو کے خانوادے کا خاتمہ ہوا *

چودہوان باب

ٹانگ کے خانوادے کے بیان مین

لی یان کو نیک فغفورون کے زمرے مین داخل کرنا مقتضائے انصاف ہے اسلیے کہ بڑا

روز بین سلطنت کے غرض ... یمون کو سر کرکے خود باغی ہوگیا اور بھتیجے سے تخت چھین لیا ٭ ین ئی کا
بھائی ینی ارن ... ری اوس بعد چودہ برس تک تخت پر بیٹھا اور اوسکے عہد مین مغلون اور بعض اطراف کے
ملکون ... لے سفیر آے غرض ۴۲۵ھ مین اوس نے فوت کی اور اوسکے بیٹے تا وجی نے تخت نشین ہو کر
اپنے کو عیش و عشرت مین ڈالا اور رنڈیون اور خوجون کی صحبت مین شب و روز رہنے لگا اور
ایسا ایسا باغ آراستہ کیا کہ تمام عالم کا سامان عیش وہان افراط سے مہیا تھا لیکن چونکہ مردم آزار
نہ تھا اور ظلم فقط اپنے نفس پر کرتا تھا رعایا کا بلوا نہوا اگر سوئی کے خاندان کا سلطان یم کیانگ
بڑا مدبر تھا اور رفتہ رفتہ ایسا زبردست ہوا کہ آخرش تخت فغفوری پر اوس نے دانت لگایا اور
جس حال مین کہ شہنشاہ کا دربار حرم سرا اور مشیر خاص خواجہ سرا تھا بے تردد فوج لیے سلطان سوئی
چلا آیا اور فغفور اور بالکل اوسکے خاندان والون کو گرفتار کیا اگرچہ اون سب کی جان بخشی اوسنے
کی لیکن تخت اور تمام املاک اوس نے لے لی اور اتنی مدت کے بعد پھر تمام ملک ختا ایک شخص
کی تحت مین آیا اور یم کیانگ نے اپنے خانوادے کو سو کا نام دیا ٭ ختا کے نامی فغفورون مین
اوس شخص کا نام درج کرنا چاہیے اسلیے کہ بہادر اور مدبر اور غریب نواز اور عدل گستر اور عالم
اور شاعر کا قدر دان اور خاص و عام کو راحت رسان تھا ٭ اس جاہ و جلال پر پہلو مین یہہ خار
تھا کہ دونون بیٹون مین بنتی نہتی بلکہ دشمنی جانی تھی سوا اسکے محل سرا مین ایک جورو کے قبل پر
دوسری مستعد تھی اور ایک حرم سے دوسری کو سنید تھی یہانتک کہ سوتون مین بگاڑ ہوا
اور ولیعہد پر چھوٹے بہائی نے ایسا فریب کیا کہ فغفور نے ولیعہدی سے اوسکو خارج کیا اور چھوٹے
کو اوسکے عوض تجویز فرمایا لیکن بادشاہ نے بڑا دھوکا کھایا اور چھوٹا بیٹا ایسا بدوضع تھا کہ باپ
کی حرم پر اوسنے قصد کیا اور نہایت مغرور ہوگیا اور باپ کی شان مین لعن طعن بکنے لگا
غرض مرتے وقت فغفور ان حرکتون سے خبردار ہوا اور بڑے بیٹے کو گدی دینے کو بلوایا لیکن
اوسکے پہنچتے پہنچتے حالت افسوس مین انتقال کرگیا بلکہ بعض مورخ کی روایت ہے کہ
چھوٹے بیٹے ین ئی نے باپ کو سینے پر چڑھ کے مار ڈالا غرض جو ہو یہہ بیشک ہے کہ باعث

بحر مشرق کے جزائر اور تاتار اور ایران وغیرہ کے سفیر تحفہ لیکر دربار مین اکثر حاضر ہوے تھے
ے وانگ ٹی اوسکا تیسرا بیٹا جانشین ہوا لیکن اوس باغی سردار ہو کننگ نے بادشاہ کو مار ڈالا
قصد تخت چھین لینے کا کیا غرض سردار شن پاسن کے ہاتھون سے خود مارا گیا اور ین ٹی خاندان
انگ سے ایک شہزادہ ۵۴۲ سنہ مسیحی مین مسند نشین ہوا یہہ بادشاہ بھی عاشق اکسیر تھا کا تھا
وزرات دل اوسی کے اذکار مین تاوسکے گرد و نکے ساتھہ بیٹھا رہتا تھا غرض یہہ حال جب اوسی
سردار شن پاسن نے دیکھا بلوا کیا اور بادشاہ کو مار کر کین ٹی کو اوسکی عوض بٹھایا اور فغفور نے اپنے
بھائی کے قاتل کو وزیر اعظم بنایا غرض اختیار کل شن پاسن کے ہاتھہ مین تھا اور بادشاہ نے بھی یہہ
دیکھکر اپنے کو تولا اور جب ضعیف پایا تاج و تخت بھی اوسکے حوالے ۵۵۷ سنہ مین کرکے گوشے
مین جا بیٹھا اور اسیطرح سے لی آنگ کے خانوادے سے جنوبی بادشاہت چھن گئی ۔ کننگ ٹی کے
عہد مین شمالی بادشاہت مین بلوا ہوا اور ۵۶۰ سنہ مین وزیر اعظم نے تاتاری خانوادے کو بے تخت
و تاراج کیا اور اوسکی ڈیرہ سو برس کی ریاست چھین کر ختا سے نکالا غرض شاہنشاہ کا خطاب لیا اور فقط
سلطان کہلایا ۔

تیرہوان باب ۔

چین کے خانوادے کے بیان مین

جلوس کرتے ہی شن پاسن نے سب گویے بھانڈ بھگتیے بجانیتون اور لولیون کو دربار سے
نکال دیا اور جیتے جی کبھی نہ گانا سنا نہ ناچ دیکھا نہ زیادہ کر و فر سے رہا اور رعایا کو آرام پہونچایا
۵۵۹ سنہ مین مرگیا غرض قبل انتقال کے اپنے بھتیجے ین ٹی کو تخت سونپا اور اوس نے بھی نصیحتون کے
مطابق عمل کیا چنانچہ لڑائی بھڑائی یا اور کسی طرح کے اتفاقی امور مین زیادہ اخراجات کی سبیل اپنی
خاص تحویل سے کرتا تھا اور رعیت سے افزودہ خزانہ مثل دوسرے بادشاہون کے نہین لیتا تھا
۵۶۶ سنہ مین اس فغفور عادل شعور کا انتقال سات برس کی ریاست کے بعد ہوا اور اوسکا بیٹا پی
تن صغر سن مین تخت پر براے نام بیٹھا کیونکہ اختیار کل اوسکے چچا چین ہن کے ہاتھہ مین تھا چند

کر شوہر کی سلطنت سنبھالے رہی اور جنوبی بادشاہ نے جب حملہ کیا ایسا جواب اوس نے دیا
کہ وہ بھی مان ہی گیا کہ ایک عہد مین دو بلاؤن کا سامنا پڑا غرض جس وقت اوسکے شوہر نے انتقال
کیا اور بہوشتی کا نابالغ بیٹا قائم مقام ہوا بیگم نائب سلطنت ہوئی اور دربار کے وقت پردے سے
نکل آتی تھی اور تخت کے پہلو مین بیٹھکر حکم احکام جاری کرتی تھی چونکہ لامہ گرو کے مذہب پر نظر توجہ
کی رکھتی اور ٹاؤ یعنے کنگ فوزی کی ملت والون کی قدر کم کرتی تھی ان لوگون نے فریب کرکے
اور یہہ تہمت دیکر قید کروایا کہ ایک وزیر خوبرو سے اوس سے آشنائی ہی غرض جب نہین زندان مین
ڈالی گئی ملک کی صورت بگڑی اور کسی کی تدبیر کام نہ آئی آخر جب تمام طرف کے فتور سے لوگ مجبور
ہوے بیگم کی مخلصی ہوئی اور پھر سابق بدستور اوس ناشعور نے سب کو درست کیا اور لوگون کو اپنی
دانائی کے اظہار سے تعجب مین ڈالا اور دشمنون کو زیادہ رنجیدہ کرنے کے لیے اوس نے ناکل
پردہ اوٹھا دیا اور رنگین اور پرتکلف کپڑے پہنے اور سولہ سنگار کیے ہر وقت رہتی تھی
اتنے مین اوسکا بیٹا جو مر گیا تو امرا نے یہہ کہنا شروع کیا کہ اوسکے اشارے سے یہہ سانحہ ہوا تھا
جو نہین یہہ خبر اوسکے کان تک پہنچی اتنی آزردہ اہل دنیا سے ہوئی کہ سر منڈا کے فقیر ہو گئی اور تارک الدنیا
ہوکر خانقاہ مین جا بیٹھی اور دم مرگ تک پھر نہ نکلی * شمالی بادشاہت مین یہہ نقشہ ہوا تھا کہ اوسی
عرصے مین لی آنگ وٹی کو یہہ خبط ہوا کہ بودہ کے پوجاری ہو جیے اور شب ور وز پنڈتون کی
طرح معبد مین آسن مارے پوجا کیجیے یہہ حماقت جو ہین سوجھی جانور مارنے اور گوشت کھانیکی
امتناع تمام مملکت مین کے گئے اور بادشاہ نے خود اپنے لیے ساگ پات کی غذا ٹھہرائی
اور اس واہیات مین اوقات کاٹنے کا یہہ نتیجہ ہوا کہ سلطان وومی نے ناک مین دم کیا اور ملک
اوس خبطی کا برباد ہوا اور اوسی کے سردار ہو کینگ نے بلوا کیا اور دار الخلافہ کو لوٹ لیا اسطرح
سے عجب طرح کی خونریزی تمام ختا مین آپس مین ہوئی غرض جب بادشاہ کو ہوش ہوا اور اوس نے
دیکھا کہ یہہ سب اوسی کے سبب سے تھا تو غم اور شرم کے صدمے سے ۵۴۹ء مین بعد اڑتالیس برس
کی بادشاہت کے اوس نے انتقال کیا اور اسی کے عہد مین ختن اور سیلان دیپ یعنے لنکا

بادشاہ بھی مرگیا اور اوسکے بیٹے نے باپ کے قصد کا پیچھا نکیا اور خصومت سے باز رہا القصہ
اصلی فغفور بیچارہ ایک کنارے پڑا تھا اور کبھی کبھی چند غمخواروں کے زور پر دادا کی میراث
پھر پانیکا قصد کرتا تھا کہ اس عرصے مین ٹنگ ہوان ہو غاصب تخت کے بیٹے نے اوس کے
سرداروں کو بلا لیا اور دوسرے بھائی ہوٹی کو بٹھلایا غرض سال بھر کے بعد وسکو بھی مار ڈالا
اور سنی کے گھرانے کے کسی اقربا کو زندہ نچھوڑا اور اسیطرح جسے اپنے خاوندوں کو قتل کرکے
۵۸۹ھ مین لی آنگ کے خانوادے کا پہلا فغفور کہلایا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

بارہوان باب

لی آنگ کے خاندان کے بیان مین ✣

اسیطرح سے جیسا کہ بیان ہوا لی آنگ اوٹی نے جنوبی سلطنت کو جو حقیقت مین فغفوری مملکت
تھی حاصل کی لیکن شمال کے بادشاہ نے قصد کیا کہ اوسے تمام مملکت چھینلے اور شہنشاہ ہو جیسے اور
اوس نے بھی علی ہذالقیاس ویسا ہی چاہا غرض دونون نے میدان لیا انھین لڑائیون مین سے ایک
کی یہہ نقل ہے کہ شمالی بادشاہ کا سپہ سالار جو یانگ کے شہر عظیم الشان مین چند سپاہ چھوڑکر خود تمام
فوج کے ساتھ میدان سے دور نکل گیا تھا کہ لی آنگ اوٹی نے اوس شہر کو محاصرہ کیا غرض با وجودیکہ
بارہا اوس نے ہلا کیا لیکن بسبب سپہ سالار کے جورو کی جرأت اور تدبیر کے وہ ظفریاب نہو سکا اور
اور اوس غازیہ کا یہہ حال تھا کہ فصیلون پر تلوار لیے ہر جگہہ لڑتی پھرتی تھی اوسکا یہہ طور دیکھتے
ہی ہر سپاہی نے ایسی دلیری کی کہ طرف ثانی کی فوج عاجز ہوئی اور یہی صورت کئی روز تک
رہی کہ اتنے مین اوسکا شوہر مدد کو پہنچا اور غنیم کو ہٹا دیا جس سردار کی بی بی ایسی تھی اوسکے
شوہر مین بھی قابلیت اوسکی خاوندی کی تھی اور چونکہ لی آنگ اوٹی خود بہادر اور مدبر تھا دونون
مین برابر کی چوٹین چلتی رہین آخر کو اپنی اپنی حد پر دونون طرف کی فوج ہٹ گئی اور چند روز امن
کی صورت رہی اس عرصے مین ایک نوجوان کم عقل و ناتجربہ کار وی کا سلطان ہوا اگر اوسکی بیگم
ہوشمند جیسی تھی ویسی نہوتی تو لی آنگ اوٹی شمالی بادشاہت کو اپنے زیر حکم کرتا لیکن اوسی بیگم نے بھی

خاص و عام کو افسوس ہوا کہ ایسے بادشاہ کو خداوند کریم نے خلق کی راحت رسانی سے کیون اتنا جلد باز رکھا ۔ ۸۶۲ء مین اوسکا بیٹا اوتی قائم مقام ہوا وہ حاکم نیک خو تھا لیکن اکثر اوقات بطالت مین کاٹتا اور شکار گاہ مین رہتا تھا نقل ہے کہ ایک روز بادشاہ شکار کو نکلا اور سامنے سبز کھیت کو دیکھ کر تعریف کرنے لگا یہہ موقع مناسب پا کے ایک وزیر نے جواب دیا کہ خداوندا اگر اسی ایک بات کو تصور فرماوین گے کہ غربا کے عرق پیشانی سے یہہ کھیت سرسبز ہوا تو اغلب ہے کہ شکار شوق سے باز رہین گے کیون کہ اون بیچارون کی برس روز کی کیسی سخت محنت ایک گھڑی مین برباد ہوتی ہے جب شکار کے تعاقب مین حضور کی سواری اسے پائمال کرتی ہے یہہ سنتے ہی فغفور نے سواری پھیری اور اوسی روز سے شکار سے بھی طبیعت اوچاٹ کی یہی ایک نقل اوسکی تعریف مین کافی ہے اسی بادشاہ کے عہد دولت مین ایک فیلسوف فان چینگ اہل دہر سے تھا اور روح اور جسم کی یہہ مثال دیتا تھا کہ جسطرح چھری اور چھری کی باڑہ سے مناسبت ہے وہی روح اور جسم سے ہے اور روح کوئی چیز مفرد نہین بلکہ جسم کے ساتھ مرکب ہے اور تن سے جان کا نکل جانا ویسا ہی ہے جیسا کہ چھری کی دہار مڑ جاتی ہے سوائے اس قول کے تقدیر کا قائل تھا اور تدبیر کو تقدیر کے آگے بیکار سمجھتا تھا غرض اس حکیم کے مذہب کو اکثر امرا خاص پسند کرتے ہین حالانکہ بسبب دین بادشاہ کے مخالفت کے ظاہر مین تقیہ کرتے ہین ۔ ۸۷۳ء مین اوتی نے انتقال کیا اور اوسکا پوتا صغر سنی مین داداکا جانشین ہوا لیکن ایک امیر کبیر نام سولن حاکم اول ایک محکمہ عالی کا اوسوقت برسر حکومت تھا فغفور کو بچہ دیکھکر تخت اوس سے چھین لیا اور اپنا لقب مینگ تی رکھا غرض شمالی بادشاہ کو بہت ناگوار معلوم ہوا فوج لیکر اوتی کے پوتے کی مدد کو آیا اور مینگ تی نے بھی شنوین ایک سردار بہادر اور جان نثار کو سپہ سالار بنایا اور لشکر دیگر مقابلے کو بھیجا لیکن دونون فوجون کا سامنا ہنوز نہوا تھا کہ مرگیا اور اوسکا تیسرا بیٹا قائم مقام ہوا الغرض غاصب کی نون کو شکست ملی لیکن آپس کی مہ ۔۔۔ ۔۔۔ کہ اوتی کا پوتا اپنے تخت کو پھیر پاوے خیر اسنے مین اوتی کا

سپہ سالار فوج مسمی ٹاؤ چینگ دولت سرا کی ایک کوٹھری مین دوپہر کے وقت سو رہا تھا
کہ فغفور کا اودھر سے گذر ہوا اور سردار کی ناف کھولی ہوئی اوس نے دیکھی چپکے چا کے ناف کی
چارون طرف سیاہی سے لکیر کھینچدی اور اپنے مصاحبون سے یہہ بات کہی کہ کیا نشانہ بنایا
ہے اس پر تیر لگانا چاہیے جونہین یہہ بات اوس کے منھہ سے نکلی سپہ سالار کی خبر ہوئی کہ قلندرون
مین ایسی ہنسی مچی کہ اوسکی آنکھہ کھل گئی فوراً فغفور نے تیر کو اوتار لیا لیکن سردار اپنے قتل کا سامان دیکھہ چکا
تھا اوس وقت چپکا رہا لیکن اوسی روز سے حضرت ظل شیطانی کی فکر مین رہا اور چند خوجون کو ملا کر بادشاہ
کو حالت نشہ مین پا کر گلا گھوٹ کر مار ڈالا یہہ سردار بہت نیک کردار تھا اور کبھی خاوند کشی نکرتا لیکن بڑے بڑے
غنیم کو اوس نے زیر کیا تھا اور فغفور کو تخت اوسی کے باعث سے ملا تھا اوس نے جب یہہ حال اوس نے
دیکھا کہ خاوند سب کچھہ فراموش کر کے ہنسی ہنسی مین اوسکی جان مارنے فقط قلندرون کو ہنسانے کیلیے
مستعد ہوا جی اوسکا چھوٹ گیا اور نفسانیت نے ورغلان کے اوسے اوس ظالم کا قاتل بنایا ٭
اس ماجرے کے بعد امرا نے اوسی سپہ سالار کو فغفور بنانے کا قصد کیا اوسی نے میم ٹی ایک متبنا شیم ٹی
کو شنگ سیحی مین گدی پر بٹھایا غرض دو برس کے بعد سپہ سالار کو دوستون نے ایسا سمجھایا کہ اوسنے
اپنے بنائے بادشاہ کو بے تخت و تاج کیا اور آپ فغفورون کے مسند پر جلوہ بخش ہوا الغرض ایسطرح
سنگ کا گھرانا باقی نرہا فقط

گیارہوان باب

سی کے گھرانے کے بیان مین

جب ٹاؤ چینگ نے جلوس کیا لقب اپنا کاؤ ٹی رکھا اور خاندان اوسکا اس سبب سے سی کھلایا
کہ سنگ کے اخیر فغفور شیم ٹی جو اسی کا بنایا ہوا تھا اور اسی کے ہاتھون سے بگاڑا بھی گیا
اوس کے عہد دولت مین ٹاؤ چینگ نے سی کی صوبہ داری لی غرض جب خود فغفور ہوا اور الخلافہ
شہر نان کین کو مقرر کیا غرض بعد مالک تخت ہونے کے صرف چار برس جیا اور اوس قلیل
عرصے مین رعیت کو اتنا آرام پونہچایا کہ جب مر گیا خورد و کلان سب نے دل سے غم کیا اور

ہوئی ؀ اسکے عہد مین سفیر ہند کے بعض رجواڑون کے اور نجار راسے کے دربار فغفور مین تحفہ
لیکر آئے تھے ؀ ۸۷۳ء مین اوسکا بیٹا فی تی تخت پر آیا اور ایسا بد اطوار و مردم آزار نکلا کہ ختائی
مورخون کو شرم آتی ہے کہ اونکے بادشاہون مین ایسا بدکردار اور خون خوار پیدا ہوا ؀ اس
ملعون نے بے تامل اور بیوجہ جسکو چاہا اپنے ہاتھ سے مار ڈالا اور اوس خونریزی سے ایسا
رعب سب پر ڈال دیا کہ کسیکا ہاتھ اوسپر جلدی نہ اوٹھا اور وہ بھی کسی کا اعتبار سوائے
ایک خوجے کے جو اوسی کے قماش کا تھا نکرتا تھا آخرش اوس نے ایک روز موقع پاکر خاوند
کو صاف کر دیا ؀ اس فغفور کا جانشین بھی عجب طرح کا ظالم تھا اور اپنے اقرباؤن کو ایک سرے سے
اوس نے تمام کرنا شروع کیا اور اٹھارہ بھتیجون مین چودہ کو مارا اور سوائے انکے جس پر
خفا ہوا دم بھر جیتا نہ چھوڑا جب یہہ طور دربار کا ہوا ایک سردار ذوی الاقتدار وان کینگ یُنگ
نے نوکری سے استعفا دیا اور اپنے گھر جا بیٹھا اس حرکت سے فغفور خائف ہوا کہ مبادا بلوا کرے
اس لحاظ سے اوس نے پیالہ زہر کا اوسکو بھجوا دیا اور نقل ہے کہ جب خدمتگار شاہی سامنے لایا
اور کہا کہ حضور کا حکم ہے کہ تم اسے پی جاؤ اوس بہادر نے بے تکلف اوٹھا کر پی لیا اور شطرنج
کی بازی جو اوسوقت کھیل رہا تھا اوس سے جبتک کہ ہلاہل نے اپنا عمل نہ کیا ہاتھ نہ کھینچا جب یہہ سانحہ
مشہور ہوا بلوائے عام کا سامنا ہوا اسلیے کہ وہ سردار بہت نیک اطوار تھا اور اوس کے ہلاک
ہونے سے سب کو رنج عظیم ہوا لیکن غضب خلق کے ابر کی آمد سپہر سلطنت مین جو نہین شروع ہوئی
اور ہنوز انتقام کی آندھی نہین آئی تھی کہ فغفور مرض مہلک مین گرفتار اور فی النار ہوا ؀ ۸۷۶ء
مین اوسکا جانشین سیم تی سب مردودون کا مردود ہوا اور بے خون کیے کھانا نہین کھاتا تھا
اور شہر کے بدمعاشون اور قلندرون کے ساتھ شبانہ روز صحبت رکھتا تھا اوسکو یہان تک
پاجیون سے شوق تھا کہ اپنے کو نفرے کا جنا مشہور کیا ؀ ظالم بادشاہ سب اپنے دشمنونکو مارتے
ہین یا جسے ڈرتے ہین لیکن یہہ نابکار اوسکی روح پر خدا کی مار ایسا خونخوار تھا کہ سو پچاس خونیون کو
ساتھ لیے شہر کوچون پر دوڑتا پھرتا تھا اور جو سامنے آتا تھا بے تکلف اوسے مار ڈالتا تھا ؀ ایکروز

[illegible] فغفور شوقی کے باپ کا قائم مقام ہوا لیکن [illegible]
[illegible] کے امور سلطنت پر [illegible] کرتا تھا [illegible] تھا اوسکی [illegible]
بھائی وان ای کو بٹھایا اور [illegible] تھا اور ظلم کا [illegible]
کی قدر کرتا تھا اور علما کو عمدہ جاگیر دیتا تھا اور اوس سے [illegible]
[illegible] پڑا یا ہوا امیر گروہ کے مذہب کا دشمن تھا اور کئی دفعہ ظلم [illegible]
[illegible] اور بیچاری نکال دیئے جاویں لیکن ایسا نہ ہوا ان لوگوں کا کچھ [illegible]
تابعدار عوام الناس کو بنا رکھا تھا کہ فغفور نے تانی فرمان [illegible] بلوے [illegible]
جاری نہ کیا۔ فغفور کے دو بیٹے لوچا اور لوسن چونکہ بد اطواریاں کرنے لگے باپ نے [illegible]
کی اور بہت خفگی فرمائی اسپر ان لوگوں نے تاوکے ایک ساحر بخاری کو بلوایا اور باپ کو
بس میں کرنے کی خاطر اوس پر جادو شروع کیا پھر جب فغفور کو یہی زیادہ آزردگی اوسکو
ہوئی اور بیٹوں کو بلوا کر بڑے بیٹے سے کہا کہ دوبارہ اگر ایسا امر تم سے وقوع میں آویگا
میں بھی طرح پیش آؤنگا اور ولیعہدی سے تمکو خارج کرونگا پھر سنکر وہ بد نہاد ڈرا کہ [illegible]
عاق کرے اور دھمکی کے موافق پیش آوے اس لحاظ سے چپکے کئی ہزار آدمی کو باہم متفق کرکے
ایک روز باپ کے محل میں گھس گیا اور ایک سپاہی کے ہاتھ سے بوڑھے کو قتل کروایا
چھوٹا بھائی برہم ہوا اور اوس پدر کش کی فوج کو اوس نے ہٹا دیا اور جب لوچو پکڑا گیا اوسے
قتل کروایا اور جتنے ساتھی اوس لعنتی کے تھے سب کو معہ زن و بچہ فغفور نے مار ڈالا اور جس
سپاہی نے بادشاہ پر تلوار لگائی تھی اوسکے دس ہزار ٹکڑے ہوئے اور شاہزادہ پرہینکوا [illegible]
جب تک نئے فغفور کے دشمن رہے اور باغی ہر طرف [illegible] قبضہ ہو
بڑی سرگرمی سے بادشاہت کی لیکن جب وہ [illegible] تا اور اہ
نے بھی رفتہ رفتہ اوس چستی و چالاکی کو جواب دیا اور
جسمانی اور قوت روحانی زندگی بانٹی [illegible]

[illegible] برس اونکی ریاست رہی اور کوئی واقعہ ایسا اونکے عہد مین [illegible] ہوا کہ ذکر کے لائق ہو
سو مدت کے بعد اسکے خاندان و ولیانگ کی نشست تخت شاہی پر تقسیم ملک
ہوئی اور وہ چین لڑاؤن کے عہد دولت مین بالکل خاندان سو مالک ہوا چنانچہ اوسکا حال
تقسیم کے ساتھ آگے بیان کیا جاوے گا انشاء اللہ تعالیٰ ❊ ❊ ❊ ❊

دسوان باب

سنگ کے خاندان کے بیان مین

جب دو تقسیمین ملک ختائی کی ہو گئین جسکا اشارہ باب سابق مین ہوا تو جنوبی تخت پر خاندان
سنگ بیٹھا اور اوس خاندان مین جتنے خونخوار مردم آزار بادشاہ ہوے اور گھرانون مین
وہی ایک ایسا بے نفرت زدہ خلق تھا اور ۵۹ برس کے دور مین کم ہوتا ہے کہ اتنے اور ایسے
جدا جدا اور بدنہاد دنیا کو گندہ کرنے اور خلق خدا کو ستانے دفعۃً مثل بلیات کے نازل
[illegible] تعلق قابل یاد رکھنے کے ہی اگرچہ اکثر ہی ہوتا ہے کہ بہت ہی بد اور بہت
[illegible] اس سو برس مین دو ایک سے زیادہ نہین دکھائی دیتے ہین القصہ جب آخر بادشاہ
سنگ کے گھرانے کا جس کے بے تاج ہونے اور ربل مین پہنچنے سے ختائی دو تقسیمین ہو گئین
تخت سے اوتارا گیا اور لی او یو شمشیر جانشین ہوا جیسا کہ بیان ہوا ہے تب اس مغرور
نے اپنے تمام دوستون کو سرفراز کسی کو عہدے کسی کو روپے سے کیا اور اپنی [illegible]
اماں جس نے اونکی پرورش کی تھی اور تولد کے وقت جان بچائی تھی اوسکو والدہ کا خطاب
دیا اور محل مین بہت کر و فر اور احترام کے ساتھ داخل کیا غرض اپنے دشمنون کے ساتھ ایسا
سلوک ہوا کہ ہر ایک نے الامان کہلایا اور اوس بے بس و بیکس کنگ ٹی کو بعد چند روز
کے زہر دلوایا اگرچہ اوس طرف سے اپنے کو خاطر جمع کیا لیکن اس خونی عاقبت [illegible]
تھوڑے دن بچا اور وقت [illegible] چونکہ ولیعہد کمسن تھا اوسکی نیابت بیوہ اور حفاظت
[illegible] اور وزیر عاقل اور زیرک [illegible] کو مقرر کیا اور آپ [illegible] دنیا سے رخصت ہوا

فغفوری سے باواز بلند پڑھا بعد اوسکے خود کنگ ٹی کا ہاتھ پکڑکے نیچے اوتار دیا اور
آپ تخت پر بیٹھکر فغفور سے سجدہ و سلام موافق دستور کے کروایا اور زمرۂ سلاطین باجگذار
مین اوسکو داخل کردیا اور یہی خاتمہ سین یا ٹنگ سین کے گھرانے کا ہوا * بعد اس
گھرانے کی تباہی کے ملک ختا مین دو بادشاہ ہوے ایک کے قبضے مین بالکل
صوبہ جات شمالی آئے اور دوسرے کے اختیار مین جنوبی صوبجات رہے * اس
ایام کو ختائی مورخ نان پی چاو کہتے ہین اور شمالی تخت کے مالک چار خاندان تھے
اور جنوبی تخت پر پانچ گھر کے بادشاہ بیٹھے مختصر حال یہہ ہے کہ ٹوپا یعنے خوانین تاتار کی
جب قوت بڑہی ملک ختا مین اونکی یورش ہوئی اور چند پرگنے اونکے قبضے مین رہے
اور فغفورون سے اکثر نوبت جنگ و جدل کی آئی غرض جب ٹنگ سین کا گھر بگڑا اور
بچی بچائی قوت و قدرت فغفورون کی زایل ہوگئی یہہ ٹانجو سب دفعۃً بالکل شمالی صوبجات
کو قبضہ کر بیٹھے اور لقب ٹوپا کا تبدیل کرکے گوئی کہلانے لگے اور یہہ اوسی ایام مین واقع
ہوا کہ جب سین کا گھرانا تخت فغفوری کا مالک صوبہ نان کین مین ہوا تھا اس خاندان
گوئی کی تین تقسیمین تھین غرض سب تاتار اور اونکی عہد دولت مین بجز کئی امر کے جو ذیل مین
مذکور ہین ایسی کوئی بات وقوع مین نہین آئی جو قابل تحریر کے متصور ہووے اور صرف
یہی یاد رکھنا چاہیے کہ ۴۶۱ سنہ مسیحی مین شاہ ایران نے رشتۂ محبت کو بحال رکھنے
کے واسطے سفیر بھیجا اور پانچ برس کے بعد دوبارہ وہین سے سفیر آیا اور چار سنہ
اُثر سنہ مین ایران کے سوا اہل ختن کوریا وغیرہ کے وکلا بھی آئے غرض اسی طرح
سے اکثر دفعہ اطراف و جوانب سے ٹانجو اور سلاطین ایام شادی و غم مین سفیر و ایلچی
بھیجا کرتے تھے القصہ ۵۸۹ سنہ مسیحی مین گوئی کے گھر سے شمالی تخت لیا گیا اور خاندان
لی یا سی قائم مقام ہوا اور یہہ لوگ ۶۱۸ سنہ تک رہے اور وکلا ادہر ادہر کے ملکون
سے آیا کرتے تھے آخر کو اوسی سنہ مین ہوچو کا خانوادہ اونکی جگہہ مالک تاج ہوا اور

بھاگ جاتا اور محلے کے لونڈون سے کشتی لڑتا پھرتا تھا بعد چند روز کے سپاہیون
مین اوسنے نام لکھوایا اور ایسا بہادر اور نڈر نکلا اور ایسا ایسا کام کیا کہ دن بدن عہدے
بعد عہدہ و مرتبے پر مرتبہ اوسکو ملتا گیا اور جب اوسنے ایک بڑے سمندری دیت
کو مارا جس نے تمام ملک اور فوج اور بحر کو مدتون تنگ کر رکھا تھا خطاب محافظ
سلطنت کا اوسے ملا اور پایے تخت کے امرائے کبار سے ہوا اور وہان پونہچکر ایسی
تدبیرین اوس نے کین اور فکرین لڑائین کہ اوس پر اگر فغفور عمل کرتے تو تمام سلاطین
باجگذار اور تابعدار ہوتے اس پر بھی جس نے ذرا سر اوٹھایا اونے پھر ایسا دبایا کہ
دوبارہ گردن کشی کی نوبت نہ آئی القصہ یہہ سب کام محافظ سلطنت نے کیا لیکن
فغفور بہت دفعہ اوس سے وعدہ خلاف ہوا اور اوسکو ایسا بگاڑا کہ اوس نے لوگون کو
اشارہ کر دیا کہ وقت فرصت فغفور صاف کیا جاوے اور وہ کذاب جیتا رہنے پاوے
شاہنشاہ کان ٹی کا گلا محل سرا مین گھونٹ دیا گیا اور اوسکے ماموں کنگ ٹی کو محافظ
سلطنت نے تخت دیا اور آپ خطاب سلطان سنگ کا لیا اور فغفور کے گھرانے
والونکو ایک ایک کرکے تمام کیا اور اخیر مین جب اوس نے دیکھا کہ کنگ ٹی دن
بدن مدبر ہوتا چلا اوس نے جلاد کو فغفور کے مارنے کے قصد سے بھیجا لیکن جب وہ سامنے
آیا اس قدر رعب شہنشاہ کا اوس پر غالب ہوا کہ گڑگڑا کے اوس نے جان بخشی چاہی
اور سلطان سنگ کی جس قدر بات تھی سب کھول کر کہدی جب یہہ خبر لی اوکو پونہچی بغاوت
کی فوج تھا اور لشکر جرار لیکر وہ آیا اور دار الامارۃ کو محاصرہ کیا فغفور بدحواس ہوا اور
ایلچی اوس نے بھیجا کہ اگر شہنشاہی کی خواہش ہے تو آپ لیجیے اور اگر تھوڑی سی
زمینداری و تجارت بسر کے لیے نہ بھی دیجیے تو صرف جان بخشی کیجیے اس درخواست
کو سلطان نے قبول کیا اور شہر کے باہر اپنے معسکر مین لکڑی کا تخت بنایا اور جب
فغفور آیا اور اوس پر بیٹھا سلطان سنگ نیچے کھڑا رہا اور فغفور کا استعفا تاج و تخت او خطاب

چھین نے کا تیار کیا تھا اوسکو شکست کامل دی اسی فغفور کو شاہ فرغانہ اہل ترک نے
کئی گھوڑے بہت تحفہ نذر دیے اور چونکہ اوس دیار کے جانور تمام صفات اچھی
موصوف ہین تو یہہ گھوڑے کیسے چیدہ ہونگے ✤ جب سب طرف امن وچین ہوا
فغفور نے عیش وعشرت میں اپنے کو ڈالا ایک شب زیادہ مخمور ہو کر اوسنے بی بی
سے ہنستے ہنستے کہا کہ جب تو تیس برس کی ہوگی تجھے طلاق دونگا اور کسی جوان چھوکری
کو ہم بستر کرونگا یہہ سنکر اوس عورت کو ایسا غصہ ہوا کہ زیادہ شراب پلا کے اوسکی
شہ رگ کاٹ کے مار ڈالا ✤ اوسکا بیٹا سکا تی تخت نشین ہوا
اور ایسا بھولا اور کاہل نکلا کہ محل سرا مین شب و روز پڑا رہتا تھا اور سلطنت کی کچھ
خبر نہ رکھتا تھا لیکن وزرا اور درباری امرا تمام تر اور فوج کے سب سردار جان نثار تھے
اسلیے کچھ بگڑا اور کچھ نہ چھین گیا اوسی زمانے مین شیر کی تدبیر کا اور دوسرے کی شمشیر کا
ایسا شہرہ تھا کہ سیلان دیپ جسے لنکا کہتے ہین اوسکے بادشاہ نے بطور نذر کے ایک پتلا شیشہ
کا تھا وہ الماس کا فغفور کو بھیجا ✤ اسی عہد مین ایک شخص تیاوم لی آؤ صوبہ نانکینگ مین
ایسے غریب کے گھر پیدا ہوا کہ جیسا وسکی مان دردزہ مین مرگئی اور باپ نے
کوئی صورت پرورش کی نہ دیکھی تھی اوس نے بچے کے مرجانے کی خواہش سے
اوسے کپڑے مین لپیٹ کر گھر کے ایک کونے مین بے تکلف پھینک کر اور موت
کے حوالے کر کے گھر سے نکل کے چلا گیا اتنے مین اتفاق سے ایک عورت نیک
سیرت آگئی اور بچے کو پالنے کے لیے اوٹھا لے گئی جب بڑا ہوا وہ لڑکا عجیب
طرح کا ذہین اور چالاک نکلا اور مکتب جانے مین سب لڑکون سے سبقت لے گیا
لیکن دھرم مان اوسکی ایسی غریب تھی کہ لڑکا جوتے کی دوکان پر بیٹھا اور دونون
کی اوقات اوسی پر موقوف تھی غرض طبیعت اوسنے اور انداز کی پائی تھی نعلین
فروشی اوسکو سخت ناگوار معلوم ہوتی تھی اور مان کی آنکھ بچا کے دوکان سے

سلاطین باغی ہو رہے تھے غرض اخیر کو بیشتروں پر ظفریاب ہوا اور کئی ایک کو قتل
بھی کیا اور اگر زیادہ جیتا تو اغلب تھا کہ تمام مملکت کو امن و آسایش دیتا لیکن تین برس کے
بعد سنہ ۵ مین اوس نے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا چینگ ٹی پانچ برس کا تخت پر بیٹھا
اوس وقت بلوا ہوا اور ہر سلطان نے قصد تخت نشینی کا کیا غرض فغفور متوفی نے
ایسے ایسے سپہ سالار کو سردار فوج کیا تھا کہ کسی سے کچھ ہو نہ سکا اور چینگ ٹی
نے بھی کسیکو نہین ستایا اور نہ اپنی طرف اونکو متوجہ کیا وہ سب آپس ہی مین لڑتے
جھگڑتے رہے اور فغفور کو ایذا دینے کی فرصت نہ پائی سنہ ۲۲ مین چینگ ٹی کا انتقال
ہوا اور اوسکا بیٹا کانگ ٹی تخت پر بیٹھا لیکن دو برس مین مرگیا اور اوسکا بیٹا دو برس کا فغفور
کہلایا اور چودہ برس تک اوسکی مان نائب سلطنت رہی غرض جب ختنی کی عمر سولہ برس کی
ہوئی خود مختار ہوا اور مان کے ہاتھ سے زمام حکومت چھین لی سنہ مین اوسکا انتقال
ہوا اور گی ٹی اوسکا بیٹا مسند پر رونق افروز چار ہی برس رہا اور اپنی موت کا آپ ہی
باعث اسطرح سے ہوا کہ کسی مہنت نے ایک چیز اکسیر بقا کہکر اوسے دی اور کہا
کہ جبتک بیہ تاثیر نکرے اسی کی غذا کرو اور معمولی کہانا پینا چھوڑ دو فغفور باوجودیکہ
عاقل اور ذی علم تھا اسپر عامل ہوا اور چند روز مین ایسا تحلیل ہوگیا کہ اوٹھنے بیٹھنے سے
معذور رہا آخر کار جہان فانی سے ملک بقا کا راہی اوس اکسیر بقا کی بدولت ہوا سنہ ۶۵
مین اوسکا بھائی فی ای فغفور ہوا وہ بہادر اور مدبر تھا اور جہان جہان بلوا ہوا اوسکو طول
کہینچنے نہ دیا بعض روایت سے ہے کہ سنہ مین اوس نے انتقال کیا اور بعض کا بیان ہے
کہ امرانے اوسے اوسی سال بے تخت و تاج کیا اور کین وان لیسرین ٹی جس نے سنہ
مسیحی مین بادشاہت کی تھی اوسکو تخت نشین کیا اور دو برس کے اندر ہی وہ بھی فوت
ہوگیا اور اوسکا بیٹا ہواو ٹی چودہ برس کی عمر مین مسند پر بیٹھا اور اوسکے سپہ سالارون
نے سلاطین کو دبایا اور اون سے خراج دلایا اور ایک جس نے پورا سامان تخت

سے بیہوش ہوکر گر پڑا یہہ دیکھتے ہی وہ قصاب پر قہر ہوا اور تخت سے اوتر کے
اوسکو اپنے ہاتھہ سے ذبح کیا اسی طرح پر ایکروز شکارگاہ مین لوسن نے مینگ ٹی کو
سپاہی کا عہدہ اور پوشاک دیکے اپنی سواری کے آگے دوڑاتا تھا کہ ایک
شخص دیکھکر اوسکے گلے لپٹ گیا اور مارے انقلاب روزگار کھکر پھوٹ پھوٹ کے
رونے لگا غرض وہ بھی فوراً جان سے مارا گیا القصہ جب لوسن نے دیکھا کہ بلوا
تمام کا نقشہ بند ہا ۳۱۸ عیسوی مین اوس نے مینگ ٹی کو قتل کیا اور اوسی بیچارے
کے مرنے سے سین کا گھرانا ختم ہو گیا

نوان باب

ٹنگ سین کے خاندان کے بیان مین

جب مینگ ٹی اسطرح لوسن کے ہاتھون مارا گیا ین ٹی جو ٹنگ سین کے خاندان
شاہی سے اور امیر الامرا فوج شاہنشاہی کا تھا وہ سب کی رضامندی سے فغفور کہلایا
اسی عرصے مین وہ کافر بے پیر لوسن فِی النَّارِ وَالسَّقَر ہوا اور اوسکا بیٹا لوتسا
اپنے خاندان کے تخت سلطانی پر جا بیٹھا غرض اوسکے گھر کا وقت زوال اور روز
انتقام کا آن پہنچا تھا اور کین چین ایک امیر کبیر نے موقع پاکے ہان کے تمام زن
مرد و اطفال سب کو تہ تیغ کیا اور لوسن کی قبر کو کھدوا لاش اوسکی نکلوا کر میدان مین چیل
کوّون کے لیے پھکوا دی یہہ حال سنکر ہان کا سپہ سالار آیا اور کین چین کو زن و
بچے سمیت مارا اور اپنے خداوند کو اور اوسکے اقرباؤن کے خون کا بدلا لیا یہہ سب خونریزی
اور ظلم و بدعملی دیکھکر فغفور کو بڑا رنج ہوا اسلیے کہ بہت بدی پرہیزا اور رحم دل تھا آخرالامر
جب دوسرے سلطان نے اپنی سرحد مین دعوی فغفوری کا کیا یادشاہ نہایت دلگیر ہوا
اور چھہ برس کی سلطنت کے بعد ۳۲۳ مسیحی مین کوفت سے مرگیا اوسکا بیٹا ہانگ ٹی
تخت فغفوری پر بیٹھا تو صحیح لیکن صرف نام ہی کا مالک تھا کیونکہ چارون طرف سے

اور تاج بخشی کی وہ بھی قابلیت اسکی رکھتا تھا لیکن ہان کے گھرانے کے امراجو سین والون
کے قبل مالک تخت تھے اونکا زور رہا اور سلطان ہان نے اپنے شہر مین اپنے کو محفوظ
بنایا اور شانی پر لشکر جرار وقہار بھیجا اور اوسکے دار الخلافت کو چھین لیا اور اوسکو بھی قید
کر کے منگیا یعنی ہونے کے ساتھ ہی سلطان ہان جسکا نام لوسن تھا شہنشاہ کہلایا لیکن
رعایا برایا بلکہ تاتار جو اغیار تھے اونھین بھی یہہ ناگوار ہوا کہ فغفور ایسے جلاد بدنہاد کے
ہاتھون پھنسا تھا اور لوسن کے برابر خونخوار اور قہار اور جفاکار آدمی درندہ خصلت گرگ
طبیعت ہزارون برس مین ایک آدہ پیدا ہوتا ہے اور اوس بدخصال کا حال یہہ تھا
کہ غصے مین دوست عزیز کو بے تامل اپنے ہاتھ سے مارتا تو کیا قیمہ کر ڈالتا تھا اور دشمن
کو تو معاذ اللہ عجب طرح کی اذیت اور عقوبت سے مارتا تھا کہ احاطہ بیان سے باہر ہے
اور زبان ناطقہ اوسکی خونریزی کی تقریر مین لال ہے الغرض ایسے بدکردار اور نابکار
کے پالے فغفور پڑا تھا کہ تاتاریون نے بھی افسوس کر کے سین کی فوج کی مدد کی
اور لوسن کے لشکر کو شکست دی لیکن اس لڑائی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اوس جلاد نے فغفور کو
سیہ پوش کیا اور تمام اکابر اور اصاغر کی دعوت کی اور فغفور سے سب کی خدمت
مثل نفرے کے کروائی اس حرکت سے اکثر کو رونا آیا اور لوگون کی طبیعت لوسن سے
زیادہ پھر گئی غرض وہ ایسا ظالم زبردست تھا کہ جب اوس نے فغفور کو بری موت سے
ہلاک کیا تب بھی کسی سے بجز اسکے کچھہ نہو سکا کہ سین کے دوسرے ایک شہزادہ منگ
ٹی کو لوگون نے اوبھارا اور فغفور کا خطاب دیکر لوسن کے مقابلے مین کھڑا کیا لیکن چند
روز مین منگ ٹی کے پاس نہ خزانہ نہ لشکر رہا اور جب اوس بدبخت نے دیکھا کہ کوئی
اپنا نہ رہا نہ مصیبت کا ساتھی ایک نہ ہوا اوس نے اپنے کو لوسن کے حوالے کر دیا اور بھر
دربار اوس نے منگ ٹی سے سجدہ کروایا اور نفرے کی طرح تخت کا پایہ پکڑوا کے
[illegible] غائب ہوکر دار ہی [illegible] لگا [illegible]

فغفور کو سوا ے عیش و عشرت کے کسی طرف متوجہ ہونے نہ دیا اور شب و روز ناچ و رنگ
مین مشغول رکھا اور یہی ہوا کہ جنگ و جدل کا ارادہ فسخ ہوگیا خود بدولت نے ایک بڑا باغ
آراستہ کیا اور اوسمین گائنون کو ساتھ لیے گاڑی پر سیر کرتا تھا اور اوس گاڑی مین ایسا
تکلف یہہ نکالا کہ گھوڑون کی جگہہ سفید میڈھے جُتتے رہتے تھے ٭ تاکہ تمام اوقات اپنے
کی واہیات مین صرف اور فکر سلطنت سے رہائی ہووے اوس نے اپنے چچا کو نائب سلطنت
مقرر کیا غرض جب تک جیتا رہا اون بلاؤن نے پیچھا نچھوڑا اور ملک اوسکے نائب کے
ظلم سے تباہ ہوتا چلا ٭ سنہ ۱۲۸۴ مسیحی مین روم قدیم کے سفیر سب آئے اور فغفور کو تحفے
نذر دیے اور برس روز کے بعد فرگانہ اور ہراثر کے سفیر دوبارہ نذر گذراننے
دربار مین گئے اور دوسرے چھیاسی مسیحی مین قبچاق کا سفیر پیشکش لیکر حاضر ہوا الغرض سنہ ۱۲۹۰
مین اس فغفور کا انتقال ہوا اور اوسکا بیٹا ھی ٹی قائم مقام ہوا اور زن مرندی مین باپ کا
اوستاد نکلا اوسکی جورو خوشرو اور بدخو گویا شوہر کی خاوند تھی اور جو چاہتی سو کرتی بلکہ
آدمی کے خون سے رغبت رکھتی تھی اور اپنے ہاتھون سے لوگون کے ذبح کرنے کا شوق
اوسکے دل مین نہایت تھا جونہین شوہر اوسکا مسند نشین ہوا فغفور متوفی کے چچا وزیر اعظم کو
اس عورت نے زن و بچے سمیت قتل کیا اور اوسکے بعد اپنی ساس کو تہ خانے مین بند
کرکے بی آب و دانہ مار ڈالا اور اپنی سوت کے بیٹے کو جو ولیعہد تھا ایک روز شراب پلاکے
بیہوشی مین ایسی ایسی باتین دشمنی کی باپ کے حق مین اوس سے کہوائین کہ فغفور نے بیٹے
اور اوسکی مان اور تمام کنبے کو ہلاک کیا غرض چند دن مین اس عورت نابکار فطرت کا فریب
ظاہر ہوگیا اور بادشاہ کو ولیعہد کا ایسا رنج ہوا اور اوس چڑیل پر ایسا غصے مین آیا کہ
طلاق دیکر فوراً خارج البلاد کیا اسی عرصے مین تاتاریون نے پھر رولا مچایا اور ختائیون
کو ایسا تنگ کیا کہ فغفور مجبور و رنجور خانگی اور خارجی رنجون سے سنہ ۱۳۰۸ مین مرگیا اور
اوسی خاندان کے ایک شہزادہ ہالی کو امرا نے نیک نہاد اور عاقل سمجھہ کر مسند دی

جرات یا عدالت یا ذہانت و لیاقت کے واسطے ہوتا ہے سوائے اسکے طبع کی ترکیب اسی ایام مین ایجاد کی گئی تھی ور اوائل مین اوسکی صورت یہہ تھی کہ کندون پر حرف کاٹ کے چھاپتے تھے اور حالانکہ وہ صفائی نہین تھی جو سات سو برس کے بعد ۹۳۵ مسیحی مین حاصل ہوئی غرض سب باتون سے زیادہ تر قابل یاد رکھنے کے یہہ ہے کہ اسی دور مین وہ دستور نکلا جسکے موافق جب تک فغفوران ختا چلین گے مملکت کو برقرار رکھین گے یعنی اہلکاران سرکار فاضلون کے زمرے سے بحال کرنا اور ادنی سا کام جاہلون کو نہ دینا ہان کے عہد دولت مین مقرر کیا گیا اگرچہ تحقیق کے ساتھہ نہین کہا جا سکتا ہے کہ اس گھرانے کے کس فغفور کے وقت مین برہما کے ملک پر ختائی فوج چڑہ گئی تھی اور پایۂ تخت کو جو اوسوقت تانکو وانگ کا شہر تھا فتح کیا تھا مگر اتنا درست ہے کہ درمیان ۶۶ سنہ اور دوسرے چالیس عیسوی کے یہہ امر واقع ہوا تھا

آٹھوان باب

سین کے گھرانے کے بیان مین

جب فغفور ہوتی نے تخت و تاج سلطان اوتی کو دیا اور اثاثۂ سلطنت اور مہر شاہی سب حوالے کیا تو سین کے گھرانے کا سلطان زین تاین نے فغفور پر بلوا کیا اور بعد کئی لڑائیون کے تخت شاہنشاہی چھین لیا اور خطاب اوتی کا لیکر خود بیٹھا اور اپنے دربار سے اون لوگون کو نکال دیا جنکو خاندان ہان یا اوتی کا طرفدار یا نمک خوار سمجھا تھا اور چونکہ دیکھا اوس نے کہ آپس مین لڑنے جھگڑنے کے تمام سلاطین ضعیف ہو گئے اور طاقت مقابلے کی نہین رکھتے اوس نے یہہ عزم کیا کہ نسل چی وانگ تی کے ایک ایک سے لڑائی ڈالے اور محکوم بنا دے لیکن ایسے عزم عظیم کو انجام تک پہنچانا چی وانگ تی کا کام تھا اور اوتی کے سے لوگون کو یہہ عقل اور گروہ اور ثابت قدمی کہان کہ ان باتون مین ہاتھہ ڈالین اور اوسکی دلیل یہہ ہے کہ جسوقت فغفور کا ارادہ منکشف ہوا سلطان اوؤ نے پانچ ہزار گائیون کو بطور نذر کے حضور مین بھیجا اور اون کو سکھلا دیا کہ ہر آئینہ

اور بعض اپنے خاوند کو باوجود اوس تنزل کے ویسا ہی سمجھتے رہے اس عرصے
مین ایک اور امیر شہزادہ تان کین کو پایۂ تخت فغفور قرار دے سکے وہ چین کے
تمام پرگنون سے خراج لینے اور فغفور کہلانے لگا الغرض خطا مین ایسی عہدین تاین سلاطین
طرف تھے اور اوٹی اور آوا اور تان کی گھرانے کہلاتے تھے اس مین تان ہوا سے
پہلے سے مالک تھے اور دوسرے دونون ایام ہل چل مین بن گئے تھے اور انکا
کچھ بیان طول کے ساتھ کرنا چاہیے کیونکہ کوئی بات قابل مورخ کی یاد کے نہین
وقوع مین آئی القصہ اصل فغفور جو تھا جب اوس نے دیکھا کہ یہہ حال ہوا اوس نے
اوٹی کے سلطان چاو سپے کو خود کہا کہ تم بھائی مہر فغفوری لو اور سلطنت کرو لیکن اوس نے
انکار کیا آخر الامر فغفور نے خود بخود تاج و تخت چھوڑ دیا اور ایک شہزادے نے دوستون
کی صلاح سے مسند پر بیٹھ کر نام چاوٹی رکھا اور اوسکے بعد تاوٹی اوسکا بیٹا قائم مقام ہوا
غرض جب اوس نے طور برا دیکھا اور دشمنون سے مقابلہ محال سمجھا چاہا کہ اوٹی کے سلطان کا
تابعدار ہووے اور اوسی کو فغفور قرار دیوے لیکن اوسکے بیٹے لوچن نے کہا کہ اگر تان
کے گھرانے سے تخت خطا چھن جاتا ہے تو ہم لوگون کی جان کے ساتھ کیون بچاوے اور یہہ
کون سی نامردی ہے کہ آپ سے آپ مارے ڈر کے اپنے باپ دادون کی میراث
چھوڑ دیوین اس سے بہتر ہے کہ جو تھوڑی بہت فوج رہ گئی ہے اس سے پھر سامنا
غنیم کا کرین اور اگر شکست پاوین تو میدان جنگ مین مرجانا کیا مشکل ہے آخر کو جب
ولی عہد کی یہہ معقول اور مردانہ صلاح فغفور کو پسند نہ آئی اور مہر شاہنشاہی سلطان
اوٹی کے نزدیک بھجوا دی ولیعہد اپنی بیوی اور لڑکون کو لیکر اوس مکان مین گیا کہ
جہان آبا و اجداد کے کتابے رہتے تھے اور سب کو قتل کرکے آپ بھی وہین رہ گیا
اور اوس سے خاتمہ تان کے گھرانے کا ہوا جسکے عہد مین ایسے ایسے بہادر اور
[illegible] تان کا لقب اوسکو دیا جاتا ہے جو مشہور

سر کاٹ کے کھڑکی کی راہ سے پھینک دیا اور کہا دیکھیو تمہارے دوست جاتے ہین
اسپر ین چاؤ غضبناک ہمراہیون کو لیکر دروازہ توڑکر اندر گھسا اور دولت سرا مین کسی کو
زندہ نہ چھوڑا اور دودھ کے بچون کو بھی قتل کیا مگر بادشاہ بیگم اور ولیعہد کو کچھہ نکہا لیکن جب
ٹانگ چو دوسرا سردار فوج کا پونہچا اوس نے دونون کو قید کیا اور بعد کئی روز کے اون
بیکسونکا بھی تصفیہ ہوا آخرالامر ایک شہزادہ مسمی ہی ٹی برائے نام تخت پر بیٹھا اور ٹانگ چو
وزیر اعظم اور مالک کل ہوا اور اس انسان دشمن نے ایسا ظلم شروع کیا کہ اوسکا بیان نہین
ہوسکتا حاصل یہہ کہ خونخوار اور طامع اور کینہ کش اور بدخواہ خلق خدا تھا اور اس اوج کے
وقت انہین عیبون سے جسکی رگ نے زور کیا وہی بے تامل عمل مین آیا آخرکار اوس کے
دو دشمنون کو جو اجازت فغفور سے اوسکی قتل کی ملی اونہون نے سر کاٹ کے لاش سڑک پر
پھینک دی اور چونکہ موٹی بہت تھی راہ گیرون نے آگ لگا دی بڑی چربی پگھلی اور
عرصے تک جلی تمام خلق اللہ کو بڑی خوشی حاصل ہوئی اور دشمن نوع انسان کا قتل تمام
بنی آدم کو کیونکر بھلا نہ معلوم ہووے لیکن فقط ایک شخص مورخ معلوم نہین کس لیے رویا
اور اوس مقتول کی لاش پر اسقدر گریہ کیا کہ لوگونکو ناگوار ہوا اور وہ قید کیا گیا اسپر اوس نے
درخواست کی کہ بعد میرے محسن کی موت کے مجکو زیست منظور نہین غرض امید یہہ رکھتا ہون
کہ مجھے تاریخ تمام کرنے تک رہائی ملے اور بعد اوسکے قتل ہونا مین خود چاہتا ہون یہہ
بات منظور ہوئی غرض اوسی شب کو بار اندوہ کے نیچے دبکر مرگیا تھوڑے عرصے بعد بڑی
ہل چل مچی اور ہر صوبے مین ایک نہ ایک طور سے بغاوت شروع ہوئی اور وہی زرد ٹوپی
والے سرکش پھر جمع ہوے لیکن چاؤ چو سپہ سالار فغفور نے اونکو ایسا توڑ دیا کہ پتا باقی نرہا
غرض اس نمک حلالی کے بعد ہی اپنے صوبے مین جاکر اپنے کو خطاب فغفوری اوس نے
دیا اور اصل فغفور سے کچھہ ہو نہ سکا جب چاؤ چو مرا اوسکا بیٹا چاؤ پی باپ کی جگہہ پر آیا اور
چونکہ نیک نہاد اور بہادر اور مدبر تھا بعض صوبہ دارون نے اوسی کو فغفور قرار دیا

ہلک سے نجات ملی اور اسی سبب سے تمام خلق اوسکے ساتھ ہوئی غرض جب یہہ بات اوسنے
دیکھی اوسے یہہ سوجھی کہ اس مجمع کثیر کے وسیلے سے تخت فغفور بدبخت کا حاصل ہونا ممکن ہے
القصہ بغاوت کا علم اوسنے برپا کیا اور اپنی سپاہ کو زرد ٹوپی پہنائی اور اون سرکشون
کی یہی علامت رہی آخر کار انہیں شکست ملی اور اوس جمعیت کو پریشانی حاصل ہوئی ٭
اختلاف مورخون مین اس فغفور بے شعور کے مرنے کے باب مین ہے کوئی کہتا ہے کہ لڑائی
مین مارا گیا اور کوئی کہتا ہے مرض سے مرا غرض پہلی روایت قریب قیاس کے بسبب اس نقل
کے ہے جو ذیل مین بیان ہے اور جسپر ہر دو روایت کا اتفاق ہے اگرچہ بادشاہ کی مرگ
کے امر مین اختلاف ہے چنانچہ دونون مین یہہ لکھا ہے کہ سنہ ۹۹ اسیحی مین لینگ ٹی کا انتقال
ہوا اور جونہین روح نے مفارقت کی خوجے اور وزیرون کی آپس ہی مین چلنے لگی اور
اوسیوقت سپہ سالار فوج شاہی کا ہوسن نے فوج کے طیار ہونیکا حکم دیا اور چونکہ خوجون
نے اوسے برطرف اور ذلیل کرنے کا قصد کیا تھا اون سے انتقام لینے کو موجود
ہوا انکی بغاوت کی خبر سنکر بادشاہ بیگم نے سب خوجون کو معزول کرکے شہر بدر ہونیکا
حکم دیا غرض اوسکا سامان ہو ہی رہا تھا کہ خود ہوسن چند دوستون کے ساتھ دولت سرا
پر پہونچا اور بے تکلف اندر چلا گیا اوسے اکیلا دیکھکر خواجہ سراؤن نے دروازہ بند کر دیا
اور اونہین سے ایک مسمی چنگیٹ یانگ نے سپہ سالار کو گالیان دینے اور یہہ کہنے
لگا کہ تو آگے قصاب تھا اور ہمین نے تجھے اس رتبہ کو پہونچایا اب تو ہمین سے برابری
کرتا ہے اوسنے جواب دیا کہ تو نے ایک دفعہ مجھہ سے نیکی البتہ کی مگر پھر سو برائیان میرے
حق مین تجھہ سے وقوع مین آئی ہین اور اخیر مین تجھے میری آبروریزی کی فکر پڑی اور
اسپر ایک نیکی کا طعنہ دیتا ہے اور یہہ نہین جانتا کہ معرض حساب مین وہی حرکت
آتی ہے جو اخیر کو ہوتی ہے القصہ یہہ تھتک ہنوز تمام نہین ہوا تھا کہ سپہ سالار کے
دوست مین چاؤ نے باہر سے پکارا جلدی آؤ جی کیا کرتے ہو اسپر خوجون نے ہوسن کا

اور معلوم نہین ان دونون سے کون روایت درست ہے مگر ایک اور امر سے سفیر کا راہ
سمندر کو اختیار کرنا درست معلوم ہوتا ہے کہ اسی فغفور کی شروع سلطنت مین یعنی ۱۴۷ء عیسوی مین
عرب اور ہندوستان کے سوداگر ختا کے شہر کان ٹن مین سمندر کی راہ سے گئے تھے اور
وہان تجارت کرنے کی اجازت پانے کی خاطر اقسام طرح کے عمدہ تحفہ جات نذر دینے
کے واسطے لے گئے تھے پس ظاہر ہے کہ اونیس برس کے بعد جو روم قدیم کے سفیر گئے
تو انھین تاجرون کے جہازون کے وسیلے سے وہان پونہچے + فغفور او وان ٹی کا جب انتقال
ہوا خوجون نے اوسکے قرابت دارون سے ایک شہزادہ مسمی لینگ ٹی کو ۱۶۸ء عیسوی مین مسند پر
بٹھایا اور قاعدہ اون لوگون کا تھا کہ کوئی لڑکا ہمیشہ برائے نام گدی پر رہے تاکہ بالکل اختیار
اونکو حاصل ہووے چنانچہ یہہ بھی بارہ برس کا تھا اور جس امید سے اونہون نے یہہ حرکت
کی تھی برآئی اور جزو کل پر حکومت اونکی بدستور رہی چند روز مین فغفور او وان ٹی کی بیگم کو ان
ذات شریفون نے زہر پلایا غرض کسی شخص نے اس بکرامی کا بیان چند شعر مین لکھکر دولت
سرا کے دروازے پر چپکا دیا اور تہمت خون چونکہ خواجہ سراؤن کے سر پر شاعر نے رکھی تھی
اوس ہجو کے شبہہ پر ہزارہا علما اور شعرا کو اونہون نے گرفتار کروایا اور سب کو مروا ڈالا
اور اس قتل عام کے بعد بھی جس شخص کے باب مین کسی نے جھوٹ بھی کچھہ کہہ دیا اوسے اون
بدکردارون نے نہ چھوڑا اور فغفور کسی حساب مین نہ تھا گویا اون غلامون کا باندی بچہ تھا
اور ایسا لعنتی تھا کہ بجز خواجہ سرا کے کسی مرد معقول کو ادنی سا عہدہ نہ دیتا تھا اور چونکہ اون
بدنفسون نے بالکل سلطنت کو تہ و بالا کر ڈالا اور سوا اپنی حرکتون کے جنکی برائیان ظاہر ہی
ہین اونکے اور دے بھی ایسے بوم صفت تھے کہ جس آبادی پر اونکا سایہ کسی جہت سے
پڑا ویرانہ ہوگئی پس لینگ ٹی کا نام مورخون کے قابل یاد رکھنے کے اس سبب سے
ہے کہ جو مرتبہ بزرگی کا یاؤ اورشن کا تھا ویسا ہی اسکا ناکسی مین پایا جاتا ہے ۱۸۴ء
مین بڑی وبا ہوئی اور کسی طبیب کو ایک دوا ایسی ہاتھہ لگی کہ ہزارون آدمی کو اوس مرض

فغفور سے لی اور نہایت کر و فر سے تجہیز و تکفین کی جتنی اکہ لاش کے ساتھہ اوس نے بڑی دولت
گاڑ دی غرض یہہ اسراف اور فضول خرچی کی خبر جب امین کو پہونچی اوس حرکت کو غربا کی قلت
معاش کے وقت اوس نے ایسا بیجا سمجھا کہ روپیہ تابوت سے نکلوا کر اکو لاست کی قسم
خرید کروا کر اوس نے غربا کو بانٹ دیا اسپر خوجے نے کفن کی چوری کا اتہام دیکر امین سے
انتقام لینے کا قصد کیا لیکن تمام خلق اللہ دفعتًا اوٹھہ کھڑی ہوئی اور فغفور کے حضور مین
معافی کے لیے گئی اور خود بادشاہ کو امین کی یہہ بات بہت پسند آئی اور خدمت جلیل القدر
سے اوسکی سرفرازی ہوئی ✣ لی آنگ ٹی نے فغفور کو زیادہ اپنے دام مین پہنسانے کے
لیے یہہ تدبیر ٹھہرائی کہ بادشاہ بیگم سے بیٹی کا رشتہ پیدا ہو وے لیکن جب فغفور [illegible]
نے اس درخواست کو نامنظور کیا لی آنگ ٹی ایسا دق ہوا کہ تلوار کھینچکر اوسپر دوڑا غرض
بادشاہ نے درمیان مین آکر ہاتھہ روکا اور اوس بدکردار کو سمجھا بجھا کر گھر بھیج دیا بعد اوسکے
یہہ سمجھا کہ امروز فردا مین چار دن کی چاندنی ہو جاوے گی اور خواری کی اندہیری نصیب ہووے
گی یہہ سوچ کر اپنے کو اوسنے ہلاک کیا گویا ملک کو نجات دی جب اوسکا خزانہ کھولا گیا کرور
روپے سے زیادہ نقد و جنس مین ملا اور چونکہ ظاہر تھا کہ غربا کو آزار دینے اور رعیت سے
ہر بہانے روپیہ لینے کے ذریعہ سے یہہ مالیت حاصل ہوئی تھی فغفور نے اوسکو غربا کو تقسیم کر دیا ✣
فغفور آؤوان ٹی کے انتقال کے ایک برس قبل سفیر سب شہنشاہ روم قدیم کے جسکا نام چینی
زبان مین گان ٹن ہے مگر فرنگ اور روم کی تاریخون مین وہ مارکس آریلیس انٹونینس
کہلاتا ہے فغفور کے دربار مین آئی اور ہاتی دانت اور گینڈے کے کھال کی چیزون کو نذر دیا
اور چونکہ ریشم اون دنون روم مین سونے کے مولون بکتا تھا شہنشاہ کا قصد ہوا کہ اہل
ختا سے جنکے سوا کہین دوسری جگہہ یہہ چیز میسر نہ تھی رسم تجارت کی پیدا ہووے تاکہ سہولت
اور ارزانی سے ریشم ملے غرض فغفور نے انکار کیا اور سفیر مایوس پھر گیا ✣ بعض مورخ
کہتے کہ سمندر کی راہ سے اور بعض کا بیان ہے کہ ہند ہو کر یہہ سفیر سب گئے تھے

راقم نے یہہ نقل اسلیے کی کہ اس زمانے کے تلامیذ جو اوستاد کی ہٹی اوتارنے موجود ہوتے ہین اونکو شرمندگی حاصل ہووے کہ وہ کیسے تھے اور یہہ کیسے ہین اور حق ہے کہ جسنے اوستاد کا برا چاہا مردود ہوا اسلیے کہ باپ کا دشمن مردود ہے تو اوستاد کا اوس سے افزود ہے کیونکہ باپ نے مطابق دستور حیوان کے صرف جان دی اور نوع آدمی کے شمار مین لایا اور یہہ بھی بے اپنے ارادے کے ہوا غرض اوستاد نے روح کو جلوہ بخشا اور خدا کو پہچنوایا اس لحاظ سے اوستاد کا رتبہ اہل خبرت کے نزدیک باپ سے برتر ہے * اسی عہد مین کئی برس برابر قحط سالی رہی اور فاقون کے مارے کوی چو کے صوبے کے لاکھہ آدمی سے زیادہ اپنا گھر بار چھوڑ کر آل و عیال کو ساتھہ لیکر ملک سے نکل گئے اغلب ہے کہ اوسیوقت مین ملک نیپال کی بھی آبادی شروع ہوئی کیونکہ قحط کے مارے جو لوگ ادہر ادہر پریشان ہوے تو ایک گروہ طبقہ نیپال مین جا بسے اور پہلی خلقت کی بنیاد اوس جگہہ مین اسی طرح سے ہوئی چنانچہ ستھوپران کتاب سنسکرت مین روایت ہے کہ ایک ختائی مسمی مانچا کہول نے وطن کو ترک کیا اور اپنی قوم کے بہت سے لوگون کو ساتھہ لیکر نیپال کے پہاڑون مین جا رہا اوسی گروہ کی اولاد اوس دیار کے باشندے ہین چونکہ اوس شخص کا ختا سے جانا اور نیپال مین ایک گروہ کے ساتھہ بود و باش اختیار کرنا امر تحقیق ہے اسلیے فغفور اوڈوان کے عہد کو ایام اوس واقعہ کا قرار دینا چاہیے الغرض اوسی قحط سالی کے باعث کو جو موجب پریشانی خلقت تھا تدارک کرنے کے لیے فغفور نے ایک امین بھیجا اور اوس نے دریافت کیا کہ مانڈرین سب جو اوس پرگنے مین مقرر تھے اونھون نے ظلم و بیداد سے قحط کی سختیو بڑہایا تھا اس جہت سے رعایا نے تنگ ہو کر جلاے وطن اختیار کیا جب یہہ ثابت ہوا امین نے سبکو قید شدید مین ڈالا اور اونکا احوال حضور مین بھیجا مگر قبل حکم قتل کے آنے کے بعضون نے خودکشی کی اور باقی کی جان جلاد کے ہاتھون سے گئے ان مین سے ایک شخص کسبی خواجہ اکا باپ تھا اور اوس نے اپنے والد کی لاش کے دفن کرنے کی اجازت

فغفور شن ٹی جسکے بیٹے کے بعد یہہ تخت پر بیٹھا تھا اور اوسکی بیاہتا بی بی کا بھائی لی آنگ ٹی
راہ مین ملا اوسے دیکھتے ہی فغفور نے ہنسی سے اوسکی طرف اشارہ کرکے کہا یارو دیکھو کیا بھاری
اور جلیل القدر سردار ہے اور تد کا جان نثار کہڑا ہے یہہ فقرہ اوس شخص کے دل مین گڑ گیا کیونکہ وہ
بودے پنے کی ایک ادنا حرکت کر چکا تھا اوسی روز اپنی بہن سے سازش کرکے بادشاہ کو
ایسا زہر ہلاہل کہلانے مین اوس نے دیا کہ فوراً جان دیکر مر گیا * جب اس فغفور پر شتور کا قصہ یون
تمام ہوا لی آنگ ٹی اور اوسکی بہن نے ایک شہزادہ دستگرفتہ کو تخت دیا لیکن دوسرے شخص کی
حقیت کے پانے مین ایسا بلوا ہوا کہ قریب تھا کہ اوتوان ڈی جسے لی آنگ ٹی اور بیگم نے چھپایا
تھا بے تخت و تاج کیا جاوے غرض وہ فتنہ قتل بقیت معہود کے انتہا ہو گیا اور مفسدون کی
جان گئی اور اونکی لاشون کی عجب خرابی ہوئی * اسی ہلچل مین ایک ماجرا قابل بیان کے
واقع ہوا جسکے ملاحظے سے دریافت ہوگا کہ ختا مین کتنی قدر اوستاد کی شاگرد سب کرتے
ہین اور روپے اور پیسے کی کیا حقیقت جان دینے کو موجود ہوتے ہین حکیم لو کو عالم زبردست
تھا اور جب وہی بلوا ہوا گو مفسدون نے جھوٹ سچ لگا دیا کہ وہ بھی مفسدون کے زمرے مین
تھا اسی تہمت پر لی آنگ ٹی نے اوسکو بھی اورون کے ساتھہ قتل کیا اور اوسکی لاش کو سڑک پر
پھنکوا دیا یہہ ماجرا سے شگرف ہونے کے ساتھہ ہی حکیم مقتول کے ایک شاگرد نے کیا کام کیا
کہ ایک ہاتھہ مین تبر اور دوسرے مین عرضی لیکر حضور مین گیا اور آداب بجا لا کر کہنے لگا کہ اگر
فدوی کی درخواست منظور ہونے مین نثار جان کرنے کی ضرورت ہو تو مین آلہ قتل لیکر حاضر
ہوا ہون غرض جسطرح ہو میرے اوستاد کو دفن کرنے کی اجازت ملے لیکن جب لی آنگ ٹی
نے اوسے محروم پھیر دیا تو حکیم کے سب تلامیذ جمع ہوے اور لاش کی بغل مین بیٹھہ کر بارہ روز تک
ایسے روئے پیٹے کہ آخر شن لی آنگ ٹی کی بہن بادشاہ بیگم کو ترس آیا اور لاش کے دفن
ہونے کا حکم بھائی کے ہاتھہ پانوں پکڑکے دلوایا القصہ جب اجازت ملی اون لوگون نے
اپنی اپنی نصف جایداد بیچکر اس دہوم دہام سے تجہیز و تکفین کی کہ تمام مملکت مین شہرت پھیل گئی

ئی بہتری کا خیال کرنا مقدم سمجھتی تھی اس سبب سے اپنے بھتیجے کان ٹی کو چودہ برس کے سن
مین اوس نے تخت دیا لیکن زمام حکومت اپنے ہاتھہ مین اور بھی بارہ برس رکھی اس لیے کہ بادشاہ
عشرت مین اوقات ضایع کرتا تھا اور بیگم نے دیکھا کہ اگر یہہ خود مختار ہووے گا تو مالک کو
بے گا غرض بیگم کے انتقال کو چار برس باقی رہے فغفور نے اختیار مملکت اپنی پھوپھی سے
لیا اور اوسکے بحال کیے ہوے سب وزیرون کو جواب دیا مگر چھہ برس کے پیچھے آپ ہی مرگیا
کا بیٹا شن ٹی بارہ برس کی عمر مین سنہ ایک سے چھتیس مسیحی مین مالک مسند ہوا وہ
نجابت تھا لیکن خوجون کی صلاح و مشورے سے چند حرکتین نازیبا کین اور اون لوگون
ایسی خدمتین دین کہ بدطینت تو وے تھے اور بھی قوی ہوے اور بدستور پوچ حرکتین کرنی
غرض فغفور کی ذات ایسی بابرکات تھی اور ترکیب خلقت مین اوسکی اجزا نیکی اس قدر مرکب تھی کہ
خوجون کی بدنہادی کے اپنی طبیعت کی خواہش سے کسی فعل بد کا مرتکب نہین ہوتا تھا
جھوں سے ملک پر زوال نہ آیا ورنہ بلا واضر ور ہوتا ۱۴۴ سنہ مسیحی مین اس بادشاہ کا
انتقال ہوا اور اوسکا بیٹا دو برس کا بچا برس روز تک فغفور کہلایا جب مرگیا امرا نے ایک آٹھ برس
شہزادے مسمی چیٹی کو تخت پر بٹھلایا وہ اگر زیادہ جیتا تو مرد معقول ہوتا کیونکہ جسوقت اوسنے
جلوس کیا وزیرون اور تمام اعیان دولت کو فرمانے لگا کہ تم لوگ اپنے بیٹون کو مکتب خانے
مین کیون نہین بھیجتے اور کیون لاڈ و پیار مین اونھین خراب کرتے ہو اور تمھین کیا معلوم نہین
کہ مردون کی راحت روح علم ہے اور جہل خاص و عام کے ناپسند ہے اور بے علم آدمی مین
انسانیت نہین آتی اور مثل بہایم کے ناسمجھی بھری رہتی اور مرد بے علم اور حیوان مطلق مین
فقط نطق کا فرق ہے کہ اوسکو طاقت گفتار ہے اور یہہ اوس قوت سے محروم ہے یہہ
سنکر اکثر امرا جن پر یہہ طعن تھا سر جھکا کر کھڑے رہے اور دربار سے رخصت ہوتے ہی شاہی
مدرسے مین اپنے اپنے لڑکون کو بھیجا اس بات کی شہرت ہونے سے مہینے بھر مین تیس ہزار
طلبہ سے زیادہ جمع ہوئے ایک روز فغفور مدرسے مین طلبہ کو دیکھنے گیا اور از اتفاق سے

زندان مین مرگیا تو اوسنے بھائی کی تمام تصنیفون کو جمع کرکے اور جس تاریخ لکھنے مین دم مرگ تک مشغول تھا اور ناتمام چھوڑ گیا تھا باقی کو لکھہ کے کتب خانہ شاہی مین داخل کیا اس حرکت سے فغفور ایسا خوش ہوا کہ اوسے بادشاہ بیگم کی تعلیم کے لیے محل مین بلوایا اور آتو کا عہدہ دیا اور اپنی شاگردیکو پان ہوئی سنے خوب تربیت کیا اور ایک کتاب مستورات کے لیے نصیحت کی ایسی اوس نے تصنیف کی کہ ختائیون کے نزدیک اوسکی عبارت اور نصیحت کی برابری کیسی کوئی تالیف یا تصنیف کم کرتی ہے گویا ختا کی زیب النسا بیگم وہی عورت تھی اور ایسی کوئی آجتک نہین ہوئی ✤ اسی عہد مین ختائی فوج روم قدیم کی سلطنت پر یورش کرنے کے قصد سے بھیجی گئی تھی لیکن سمندر کاسپین کے کنارے سے موج کے خوف اور جہاز کی کمی اور کسی کے باعث سے پھر گئی والا جنگ بیشک ہوتی ✤ فغفور ہوتی جب مرا اوسکا بیٹا چام تی نہایت کم سنی مین تخت نشین ہوا لیکن پان ہوئی کی شاگرد اوسکی مان نائب سلطنت ہوئی اور ہر امر مین صلاح عاقلون اور فاضلون سے لیتی تھی اور تمام مملکت مین اوسکی حکمرانی سے خوشی دن بدن پھیلی اتنے مین خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ ایام بارش باران رحمت کثرت بارش سے زحمت خلائق ہوگیا اور سیلاب سے تمام زراعت کا نقصان ہوا یہہ دیکھکر والدہ بیگم نے حکم دیا کہ تمام امرا لباس غم اختیار کرین اور اپنے اعمال کو دیکھین اور مردم آزاری سے باز رہین اور اپنے گناہون سے توبہ کرین اور کفارہ دیوین اور دعا مانگین کہ خداوند کریم ورحیم اپنا غضب نازل نکرے اور انتقام اپنے بندون سے نہ لے اور والدہ بیگم نے خود ٹاٹ کی پوشاک اختیار کی اور سر پر خاک اوڑانے اور سینہ زنی کرنے اور اپنی گناہون کی سزا سے نجات چاہنے لگی غرض اوس کارساز بے نیاز نے خود فغفور کو اوس وقت دنیا سے رخصت کرنا بعد برس ہی روز کی مسند نشینی کے انسب سمجھا اس واقعہ جانگاہ وحادثہ غم افزا سے والدہ بیگم کو غم والم دہ گونہ زیادہ ہوا لیکن وہ اس قماش کی عورت نہ تھی کہ ایک بیٹے کے مرجانے سے ہوش باختہ و بدحواس ہوتی اسلیے کہ وہ رعایا کو مثل لڑکے بالے کے جانتی تھی اور

مین راقم سنے بیان کیا ہے اور ایک برس قبل اسکے مرگ کے ختائی فوجین ختن اور بخارا مین گئین اور تاتار پر فتح یاب ہوکر کاشغر مین باعث امن ہوئین ✤ چانگ ٹی قائم مقام منگ ٹی کا شہیہ مسمی مین تخت نشین ہوا اور اپنی مان باچی کا کہنا سن کے اپنے ماموونکو ناظم بنا اور ایک ایک ملک سب کے حوالے کیا غرض جو اوسکی مان نے سوچا تھا وہی پیش آیا اور اون لوگون نے سلطنت مین رخنہ ڈالا اور فغفور کو خوب ستایا ۸۸ء مین اوسکا انتقال بتیس برس کی عمر مین تیرہ برس کی ریاست کے بعد ہوا اور دشت قبچاق کے تاتاریون پر اوسکی فوج ۸۸ء مین ظفریاب ہوئی ✤ ہوٹی اوسکا بیٹا ۸۹ء مین مسند پر آیا اور اوسکی دادی کے ایک بھائی مسمی تو ہین نے اہل تاتار کو ایسی شکست دی کہ وہ اپنے ملک سے بھی خائف ہوکر بھاگ گئے غرض جب فغفور نے تو ہین کو میر بخشی بنایا اوسکو بڑا غرور ہوگیا اور اپنے خردون کے ساتھ سخت بیرحمی اور امراسے تکبر اور خود فغفور سے لاف زنی شروع کی اور اوسکی سزا تھوڑا تھی بلکہ اکثر اقربا خارج البلاد اوسکے ساتھ کیے گئے ✤ ہوٹی نے بعض خوجون کو بڑی بڑی خدمتین دین اور قباحت عظیم کی بنا ڈالی اور اوسکی نظیرین آگے چلکے ملاحظہ مین آوینگی اور حکما روزگار کے قول کو ثابت کرینگے کہ یہہ لوگ نیک کم ہوتے ہین اور اکثر بد نکلتے ہین اور یہہ بھی ایک تکلف دیکھنے مین آیا ہے کہ جب نیکی پر کمر باندہتے ہین تو فرشتے ہوجاتے ہین اور بہادری مین رستم کا مقابلہ کرتے ہین لیکن جب بُرے ہوتے ہین تو معلم الملکوت کے معلم بن جاتے ہین اور چونکہ ہر شخص کی ترکیب خلقت اجزاے قوت ملکی اور بہیمی اور سبعی سے مخلوط ہے اور بدی اور نیکی مین وہی لوگ مشہور ہوتے ہین جنکی طبیعت مین قواے سہ گانہ سے جو قوت کہ غالب ہوتی ہے اثر اپنا ظاہر کرتی ہے اس سبب سے راقم کا قیاس ہے کہ نیکی کی رگ انکی جب کٹ جاتی ہے تو سواے بدی کے کچھہ نہین سوجھتی اور اگر خیر ہوئی کہ شیطنت کی رگ صاف ہوگئی پھر اونکی شرافت نفس کا کیا کہنا ✤ اس عہد مین ایک عورت تھی تمام صفتون مین موصوف اور ایسی لائق اور فائق کہ جب اوسکا بھائی پان کو فاضل در مورخ مقید ہوا اور رنج سے

بہت دن دونون طرف کی چڑہائی کا جواب اکیلا دیتا رہا اور چوتھی ...
کوریا اور مشرقی سمندر کے اطراف کی قومون کو سر کیا آخر کار نُوشنگ ...
کے اقربا ایسے زبردست ٹھہرے کہ وان وانگ کی فوج پر ظفریاب ہوئے اور ...
صف اول کے سرے پر وان وان حادثہ جنگ مین بہادرون کے بچہونے پر جواب دیا
مین گیا اوسکی لاش کو جس نے جسطرح چاہا کاٹا اور پاؤن تلے روندا۔ سپاہیون نے
ائی ہوان کو تخت پر بٹھایا اور فقط دو برس تک وہ جیا پھر قلیل عرصہ اسکو میدان ہی مین گذرا
اسلیے کہ تاتاریون نے برابر ستایا اور گھڑی بھر دم نہین لینے دیا اس شخص کے بعد ...
مین نُوسُو جسکو انگ اُو وِئی بھی کہتے ہین مسند نشین ہوا اور جلوس فرمانے کے ساتھ ہی اوس نے
معافی عام تمام ملک مین بھیجا اور سبکو تسلی دی اس حرکت سے نیکنام ہوا اور دشمنونکو بھی اس
ترکیب سے دوست بنایا اور یہی سبب باعث اسکے ہوئے کہ تاتاریون کو بار بار اوس نے
زک دیا کیونکہ جب گھر مین امن و امان ہوتا ہے تب اغیار کی دشمنی نقصان نہین پہنچا سکتی ہے
لیکن آپس کی پھوٹ تباہی کی نشانی ہے ملک ماچین کے بادشاہ سے برابر لڑائی رہی اور فغفور کو
فتح اکثر ہوئی اور فوج ختائی کا نام روپ تک گئی۔ بتیس برس سلطنت کرکے یہہ بادشاہ ملک عدم
کا راہی ہوا لیکن قوت طبیعت اور معقول ذہنی اور مدبری اور رحم و کرم کے سبب سے ایسا نام چھوڑ
گیا کہ اہل خیر کی یاد سے فراموش نہین ہووے گا اس بادشاہ نے دار السلطنت کو تبدیل کرکے
صوبہ ھونان مین شہر ھونان کو پایہ تخت مقرر کیا اور خانوادہ تانگ گویا از سر نو مالک تخت
ہوا ان لحاظون سے یہہ بادشاہ اور اوسکے بعد جتنے اس گھر کے ہوئے ختائی تاریخون مین
مشرقی ہان کہلاتے ہین۔ اوسکا بیٹا مینگ ٹی باپ کی طرح ہوا بلکہ سپوت نکلا اور فاضل
زبردست تھا اوسکی بیاہتا بی بی ماچی ایسی نیک بخت اور عاقلہ تھی کہ ایسی ہوشیار عورتین جہان مین
کم ملتی ہین اور نیکی اور مدبری مین اسقدر مشہور جو فغفور کا پھیلا اسی کے سبب سے ہوا اسی
بادشاہ کے عہد مین بودھ کا مذہب ختا مین رائج ہوا جیسا کہ اس تاریخ کی جلد اول ...

وانت خود تخت پر تھا اور اوسے حاصل کرنے کی فکر اور تدبیر برابر چلی جاتی تھی چنانچہ رعایا
اور علما اور شعرا اور امرا کو اپنے خلق اور داد و دہش سے تابعدار بنا رکھا تھا اور سرکار کا
کوئی چھوٹا یا بڑا عہدہ دار خواہ خوار خواہ عالی وقار ایسا نہ تھا جو اوسکی بخشش اور کرم سے مطیع
اور ممنون احسان اوسکا نہ تھا اور ایک بات ایسی معقول اوسکو سوجھہ گئی کہ صغیر و کبیر سب کے
نہایت پسند آئی وہ یہہ تھی کہ حکیم کنگ فوزی کی آل کو اوس نے امیروں کے زمرے مین داخل کیا
اور اوس خاندان کے رتبہ امارت کو موروثی قرار دیا آجتک وہ قانون جاری ہے اور تاتاریو
نے بھی اسلیے بحال رکھا ہے کہ نہایت مطبوع خاص و عام کے ہوا اور اوسکا منسوخ کرنا موجب
قباحت کا نظر آیا القصہ خلق اور ظاہر فہمی و تمیزی اور سادہ مزاجی اور ایام قحط و تنگی مین رعیت پروری
ایسی اوس نے شروع کی کہ فقط خطاب شاہی اور تاج و تخت فغفور کا اوسے نہ تھا لیکن اور طرحسے
خود فغفور کی حقیقت اوسکے سامنے مثل شطرنج کے بادشاہ کے تھی جب منزل مقصود کی انتہا
راہ طے ہوئی اوس نے فغفور کو زہر دیا اور خود آتنا رو یا پیٹا اور غمزدہ اپنے کو بنایا کہ کسیکو
مطلق شبہ اوسکی خداوندکشی پر نہوا جب چودہ برس کی عمر بادشاہزادہ ولیعہد کی ہوئی تب
اسی سن مین وان وان نے اوسے مارنا مناسب جانا ورنہ دو ایک برس مین اولاد
ں اور وزیر کی ساری ریاضت اور تدبیر ضایع جاتی مگر یہہ نمکحرامی ایسے وقت پر ہوئی
ت کی غرض نکل آئی کیونکہ سابق فغفور سن ٹی کا لڑکا دو برس کا برای نام تخت پر بیٹھایا
سلطنت دھیمی ہوا لیکن بعض بعض امیرون کو جو اوسکا اوج ناگوار معلوم ہوا اونہون
نہ لوگون کی قوت سے بلوے کا علم اوٹھایا غرض ستارہ وزیر اعظم کے بخت کا اوج
تھی تھا کسی سے کچھہ نہو سکا اور وزیر نے جب دیکھا کہ راز فاش ہوا اوس نے
دیکر اوس لڑکے کو کان پکڑ کے تخت سے اوتار دیا اور آپ جا بیٹھا اوس وقت
تاریون سے ایک طرفت بگڑی اور یانگ کے گھرانے والون سے دوسری
س ہوا کہ ما لیکن وان وان ایسا مدبر اور فتان اور صاحب جگر اور دماغ تھا کہ
مو چلا یا ہی جگر یا نھی

ہوا اور ہمیشہ عور توں کا تابعدار رہا لیکن ارباب علم کا قدر دان تھا اور موافق کنگ فوزی کے
قول کے ہر شخص کو حسب لیاقت خدمت دیتا تھا تاتاریوں نے فغفور کو ایک شخص مجبور سمجھ کر بہت
بدستور فتور برپا کیا لیکن بجز لوٹ و تاراج کے زیادہ کچھ ہو نہ سکا سولہ برس تخت پر بیٹھ کر فغفور دنیا سے
اوٹھ گیا اور اوسکا بیٹا چنیانگ ٹی قائم مقام ہوا اور عیاش و کاہل نکلا مگر نصیبے ور تھا کہ اوسکے
اچھے وزیر اور مضبوط سپہ سالار تھے چنانچہ اوسکی کاہلی اور ناکسی مشہور ہونے سے سمرقند کے بادشاہ نے
خطائی ایلچی کو مار ڈالا الغرض فغفور کی فوج فوراً گئی اور اوسکو مار کے تخت پر دوسرے ایک شخص کو بٹھلا
کے آئی لیکن خود بدولت کی ناکسی کی بھی ایک نقل ہے کہ ایک روز محل کے اندر گاڑی پر سیر
کرتا تھا کہ اوسکی ایک حرم بنام پان سی ملی جب بادشاہ نے کہا آؤ بی بی گاڑی پر بیٹھو اوس نیک
عورت نیک سیرت نے جواب دیا کہ جن فغفوروں نے نام اپنا جوبیوں میں نکالا ہے اونکی
تصویریں جو لونڈی دیکھتی ہے تو گرد تخت کے علما کا مجمع پاتی ہے اور جھیا اور تباہ کر اور جو
گھرانے والے جو برے نکلے اونکی تصویروں کے چاروں طرف رنڈیوں کی تصویریں نظر آتی ہیں
کہ بیٹھی ہیں اس سبب سے لونڈی کا جی نہیں چاہتا کہ حضور کے ساتھ سوار ہووے اور یہہ بات
تمام مشہور ہووے کہ خطا سے ملک کا بادشاہ علما کو ساتھ نہ رکھ کے رنڈیوں کو لیے پھرتا تھی
دوسرا شخص ہوتا تو اوس عورت محمود صفت کی نصیحت سنکے اپنی عادت بدلتا لیکن یہہ کم عقل
تعریف اوسکے شعور کی کرتا ہوا دوسری عورت کو لے کے باغ میں چلا گیا اور آج اسیر گل اور سے
عاشق ہوتا رہا اور انتظام سلطنت میں غفلت کرتا رہا آخرش بے اولاد مرگیا اور اوسکا بھتیجا
بیٹھا اگر زیادہ جیتا تو بیشک و شبہہ بعض امرا جو قوی اور گستاخ ہوئے تھے اور اپنی اپنی ریاستوں میں
بیٹھے فغفور کو ناچیز جاننے لگے تھے اونکو یہہ قرار واقعی توڑتا اور زیر کرتا لیکن آٹھ ہی برس میں
اس جہان فانی سے اوسکا دانہ پانی اوٹھ گیا اور اوسنے انتقال اوسی سنہ میں کیا جس میں
حضرت عیسی پیدا ہوئے اس بادشاہ کے بعد ینگ ٹی کا ایک پوتا پنگ ٹی نو برس تک مسند پر
بیٹھا اور امیر عظیم الشان نام وانگ مانگ بھتیجا فغفور ینگ ٹی کی بادشاہ بیگم کا وزیر اعظم ہوا غرض اس امیر کا

بچے کو زہر دینے کا قصد کیا اور یہہ ارادہ جب فسق ہوا تب خود فغفور کو ذبح کرنے اور تخت چین کر اپنے کسی خویش کو بٹھانے پر موجود ہوئی اور کئی بدمعاش اور بدنہاد لوگ جنھین فغفور نے بداطواریون کے سبب سے سزا دی تھی اونکو مشورے مین لائی القصہ شوہرکشی اور تخت ستانی کی صورت اوس بدعورت نے یہہ ٹھہرائی کہ سب اہلکار اور عمدہ دار عالی وقار کی ایک شب کو دعوت کی جاوے اور جب شراب کا چرچا پھیلے اور کچھہ غفلت ہووے چند آدمی اندر جاکر فغفور کے ایک چاکر کو زندہ بچھوڑین اور چند قاتل دولت سرا مین داخل ہووین اور بادشاہ کو مار ڈالین لیکن اس بندش کا نتیجہ چاہ کن را چاہ درپیش ہوا اور روز معہودہ کی بات کھل گئی اور مشہور ہونے کے سات ہی مفسدون نے خودکشی کی اور فغفور نے بادشاہ بیگم کو طلاق دیکر باندیون مین داخل کر دیا اور یہہ سزا ویسی عورت کے لیے قتل سے زیادہ ہے ایک مورخ لکھتا ہے کہ پادشاہ کی بیٹی نے یہہ فکر کی تھی مگر یہہ بات محض بعیدالقیاس ہے + جب تاتاریون نے کئی دفعہ متواتر یورش کرکے دیکھا کہ تسخیر ختا لاممکن ہی اونکے سردارون نے فغفور کی تابعداری قبول کی اور اوسکی بڑی خوشی دارالخلافت مین ہوئی اسلیے کہ مدت مدید سے وہ سب برابر ستاتے رہے اور لوگون کے ناکین دم لاے تھے جب انسے خاطر جمع ہوئی فغفور نے قدردانی علم کی طرف طبیعت لگائی اور علما اور شعرا نے اوسکے عہد مین فراغت سے اوقات بسر کی اور اونھین لوگون نے انکی منزلت کو فلک الافلاک پر قرار دیا ہے اور یہی شیوہ انسان ہے کہ جو کہاے گا سو گن گاے گا اغلب ہے کہ اسی پادشاہ کے عہد مین روم قدیم اور ختا کی سلطنتین مخلوط السرحد اسطرح سے ہو گئی تھین کہ ایک قوم تاتار نے دونون کو ستانا شروع کیا اور روم کی فوج نے مغرب کی طرف سے اونپر چڑہائی کی اور ختائی سپہ سالار نے مشرق سے کیا حالانکہ سمندر کے پار خوف سے تہا لیکن چونکہ دونون ملکون کی فوجین دشمن کو فتح کرتی ہوئی قریب پہنچی تھین اس امر کو یاد رکھنا چاہیے + ۱۴۶ مین قبل حضرت عیسی کے اس فغفور نیک شعور کا انتقال ہوا اور اوسکا بیٹا ین تی نیک نہاد لیکن دل اور ذہن کا ضعیف قائم مقام

ہوا اور ہمیشہ عورتونکا تابعدار رہا لیکن ارباب علم کا قدردان تھا اور موافق کنگ فوزی کے
قول کے ہر شخص کو حسب لیاقت خدمت دیتا تھا تاتاریون نے فغفور کو ایک شخص مجبور سمجھ کر پھر
بدستور فتور برپا کیا لیکن بجز لوٹ و تاراج کے زیادہ کچھ ہو نہ سکا سولہ برس تخت پر بیٹھ کر فغفور دنیا سے
اوٹھ گیا اور اوسکا بیٹا چنیانگ ٹی قائم مقام ہوا اور عیاش و کاہل نکلا مگر نصیبے ور تھا کہ اوسکے
اچھے وزیر اور مضبوط سپہ سالار تھے چنانچہ اوسکی کاہلی اور ناکسی مشہور ہونے سے سمرقند کے بادشاہ نے
ختائی ایلچی کو مار ڈالا الغرض فغفور کی فوج فوراً گئی اور اوسکو مار کے تخت پر دوسرے ایک شخص کو بٹھلا
کے آئی لیکن خود بدولت کی ناکسی کی بھی ایک نقل ہے کہ ایک روز محل کے اندر گاڑی پر سیر
کرتا تھا کہ اوسکی ایک حرم بنام پان سی ملی جب بادشاہ نے کہا آؤ بی بی گاڑی پر بیٹھو اوس
عورت نیک سیرت نے جواب دیا کہ جن فغفورون نے نام اپنا خوبیون مین نکالا ہے اونکی
تصویرین جو لونڈی دیکھتی ہے تو گرد تخت کے علما کا مجمع پاتی ہے اور جہیا اور شانگ اور چو کے
گھرانے والے جو برے نکلے اونکی تصویرون کے چارون طرف رنڈیون کی صورتین نظر آتی ہین جیسا
کہ بیٹھی ہین اس سبب سے لونڈی کا جی نہین چاہتا کہ حضور کے ساتھ سوار ہووے اور یہ بات
تمام مشہور ہووے کہ ختا کے ملک کا بادشاہ علما کو ساتھ نرکھ کے رنڈیون کو لیے پھرتا ہے
دوسرا شخص ہوتا تو اوس عورت محمود صفت کی نصیحت سنکے اپنی عادت بدلتا لیکن یہ کم عقل
تعریف اوسکے شعور کی کرتا ہوا دوسری عورت کو لے کے باغ مین چلا گیا اور آج اسپر کل اوسپر
عاشق ہوتا رہا اور انتظام سلطنت مین غفلت کرتا رہا آخرش بے اولاد مرگیا اور اوسکا بھتیجا
بیٹھا اگر زیادہ جیتا تو بیشک و شبہ بعض امرا جو قومی اور گستاخ ہوئے تھے اور اپنی اپنی ریاستون مین
بیٹھے فغفور کو ناچیز جاننے لگے تھے اونکو ٹھیک قرار واقعی توڑتا اور زیر کرتا لیکن آٹھ ہی برس جب
اس جہان فانی سے اوسکا دانہ پانی اوٹھ گیا اور اوسنے انتقال اوسی سنہ مین کیا جس مین
حضرت عیسی پیدا ہوئے اس بادشاہ کے بعد ینگ ٹی کا ایک پوتہ پنگ ٹی نو برس تک مسند پر
بیٹھا اور امیر عظیم الشان نام وانگ وانگ بھتیجا فغفور ینگ ٹی کی بادشاہ بیگم کا وزیر اعظم ہوا غرض اس امیر کا

ذبح کرنے اور تخت
جب فسق ہوا تب خود فغفور کو ذبح کرنے اور تخت
بچے کو زہر دینے کا قصد کیا اور یہہ ارادہ جب فسق ہوا تب خود فغفور کو
ین کر اپنے کسی خویش کو بٹھانے پر موجود ہوئی اور کئی بدمعاش اور بدنہاد لوگ جنہین فغفور نے
بدطواریون کے سبب سے سزادی تھی اونکو مشورے مین لائی القصہ شوہرکشی اور
بادشاہی کی صورت اوس بدعورت نے یہہ ٹھرائی کہ سب اہلکار اور عہدہ دار عالی وقار کی
ایک شب کو دعوت کی جاوے اور جب شراب کا چرچا پھیلے اور کچھہ غفلت ہووے
چند آدمی اندر جاکر فغفور کے ایک چاکر کو زندہ بچہوڑین اور چند قاتل دولت سرا مین داخل ہوکر تین
اور بادشاہ کو مار ڈالین لیکن اس بندش کا نتیجہ چاہ کن را چاہ درپیش ہوا اور روز معہودہ کی بات
گئی اور مشہور ہونے کے سات ہی مفسدون نے خودکشی کی اور فغفور نے بادشاہ بیگم کو
طلاق دیکر باندیون مین داخل کر دیا اور یہہ سزا ویسی عورت کے لیے قتل سے زیادہ ہے
ایک مورخ کہتا ہے کہ پادشاہ کی بیٹی نے یہہ فکر کی تھی مگر یہہ بات محض بعیدالقیاس ہے ✣
جب تاتاریون نے کئی دفعہ متواتر یورش کر کے دیکھا کہ تسخیر ختا لاممکن ہی اونکے سردارون نے
فغفور کی تابعداری قبول کی اور اوسکی بڑی خوشی دارالخلافت مین ہوئی اسلیے کہ مدت مدید سے
وہ سب برابر ستاتے رہے اور لوگون کے ناکہین دم لاے تھے جب انسے خاطر جمع ہوئی
فغفور نے قدردانی علم کی طرف طبیعت لگائی اور علما اور شعرا نے اوسکے عہد مین فراغت سے
اوقات بسر کی اور اونہین لوگون نے انکی منزلت کو فلک الافلاک پر قرار دیا ہے اور یہی
شیوہ انسان ہے کہ جو کہانے کا سو گن گاے گا اغلب ہے کہ اسی پادشاہ کے عہد مین روم
قدیم اور ختا کی سلطنتین مخلوط السرحد اسطرح سے ہو گئی تھین کہ ایک قوم تاتار نے دونون کو ستانا
شروع کیا اور روم کی فوج نے مغرب کی طرف سے اونپر چڑہائی کی اور ختائی سپہ سالار نے شرق
سے گا حالانکہ سمندر کے پار خوف سے نہوا لیکن چونکہ دونون ملکون کی فوجین دشمن کو فتح
اس امر کو یاد رکہنا چاہیے ✣ ۔۔۔ سنہ مین قبل حضرت عیسی کے اس فغفور
اور اوسکا بیٹا یزن ٹی نیک نہاد لیکن دل اور ذہن کا ضعیف تا

ہوا اور ہمیشہ عورتوں کا تابعدار رہا لیکن ارباب علم کا قدردان تھا اور ہوانگ کنگ فوزی کے
قول کے ہر شخص کو حسب لیاقت خدمت دیتا تھا تاتاریون نے فغفور کو ایک شخص مجبور سمجھ کر پھر
بدستور فتور برپا کیا لیکن بجز لوٹ و تاراج کے زیادہ کچھ ہو نہ سکا سولہ برس تخت پر بیٹھ کر فغفور دنیا سے
اوٹھ گیا اور اوسکا بیٹا چنیگ ٹی قائم مقام ہوا اور عیاش و کاہل نکلا مگر نصیبے ور تھا کہ اوسکے
اچھے وزیر اور مضبوط سپہ سالار تھے چنانچہ اوسکی کاہلی اور ناکسی مشہور ہونے سے سمرقند کے بادشاہ نے
خطائی ایلچی کو مار ڈالا الغرض فغفور کی فوج فوراً گئی اور اوسکو مار کے تخت پر دوسرے ایک شخص کو بٹھلا
کے آئی لیکن خود بدولت کی ناکسی کی بھی ایک نقل ہے کہ ایک روز محل کے اندر گاڑی پر سیر
کرتا تھا کہ اوسکی ایک حرم بنام پان سی ملی جب بادشاہ نے کہا آؤ بی بی گاڑی پر بیٹھو اوس
عورت نیک سیرت نے جواب دیا کہ جن فغفوروں نے نام اپنا خوبیوں مین نکالا ہے اونکی
تصویرین جو لونڈی دیکھتی ہے تو گرد تخت کے علما کا مجمع پاتی ہے اور جھیا اور شانگ اور چو کے
گھرانے والے جو برے نکلے اونکی تصویرون کے چارون طرف رنڈیون کی صورتین نظر آتی ہین
کہ بیٹھی ہین اس سبب سے لونڈی کا جی نہین چاہتا کہ حضور کے ساتھ سوار ہووے اور یہہ بات
تمام مشہور ہووے کہ خطا کے ملک کا بادشاہ علما کو ساتھ رکھ کے رنڈیون کو لیے پھرتا ہے
دوسرا شخص ہوتا تو اوس عورت محمود صفت کی نصیحت سنکے اپنی عادت بدلتا لیکن یہہ کم عقل
تعریف اوسکے شعور کی کرتا ہوا دوسری عورت کو لے کے باغ مین چلا گیا اور آج اسپر کل اوسپر
عاشق ہوتا رہا اور انتظام سلطنت مین غفلت کرتا رہا آخرش بے اولاد مرگیا اور اوسکا بھتیجا
بیٹھا اگر زیادہ جیتا تو بیشک و شبہہ بعض امرا جو قوی اور گستاخ ہوئے تھے اور اپنی اپنی ریاستوں مین
بیٹھے فغفور کو ناچیز جاننے لگے تھے اونکو بیقرار واقعی توڑتا اور زیر کرتا لیکن آٹھ ہی برس مین
اس جہان فانی سے اوسکا دانہ پانی اوٹھ گیا اور اوسنے انتقال اوسی سنہ مین کیا جس مین
حضرت عیسی پیدا ہوئے اس بادشاہ کے بعد یَن ٹی کا ایک پوتہ پِنگ ٹی نو برس تک مسند پر
بیٹھا اور امیر عظیم الشان نام وان وان بھتیجا فغفور یَن ٹی کی بادشاہ بیگم کا وزیر اعظم ہوا غرض اس امیر کا

بچے کو زھر دینے کا قصد کیا اور یہہ ارادہ جب فسق ہوا تب خود فغفور کو ذبح کرنے اور تخت
چھین کر اپنے کسی خویش کو بٹھانے پر موجود ہوئی اور کئی بدمعاش اور بدنہاد لوگ جنھین فغفور نے
بداطواریون کے سبب سے سزادی تھی اونکو مشورے مین لائی القصہ شوھر کشی اور تخت
ستانی کی صورت اوس بدعورت نے یہہ ٹھہرائی کہ سب اہلکار اور عہدہ دار عالی وقار کی
ایک شب کو دعوت کی جاوے اور جب شراب کا چرچا پھیلے اور کچھہ غفلت ہووے
چند آدمی اندر جاکر فغفور کے ایک چاکر کو زندہ چھوڑین اور چند قاتل دولت سرا مین داخل ہوکر
اور بادشاہ کو مار ڈالین لیکن اس بندش کا نتیجہ چاہ کن را چاہ درپیش ہوا اور روز معہودہ کی بات
کھل گئی اور مشہور ہونے کے سات ھی مفسدون نے خودکشی کی اور فغفور نے بادشاہ بیگم کو
طلاق دیکر باندیون مین داخل کر دیا اور یہہ سزا ویسی عورت کے لیے قتل سے زیادہ ہے
ایک مورخ لکھتا ہے کہ بادشاہ کی بیٹی نے یہہ فکر کی تھی مگر یہہ بات محض بعیدالقیاس ہے *
جب تاتاریون نے کئی دفعہ متواتر یورش کرکے دیکھا کہ تسخیر ختا لاممکن ھی اونکے سردارون نے
فغفور کی تابعداری قبول کی اور اوسکی بڑی خوشی دارالخلافت مین ہوئی اسلیے کہ مدت مدید سے
وہ سب برابر ستاتے رہے اور لوگون کے ناک مین دم لاسے تھے جب انسے خاطر جمع ہوئی
فغفور نے قدردانی علم کی طرف طبیعت لگائی اور علما اور شعرا نے اوسکے عہد مین فراغت سے
اوقات بسر کی اور اونہین لوگون نے انکی منزلت کو فلک الافلاک پر قرار دیا ہے اور یہی
شیوہ انسان ہے کہ جو کھانے کا سو گن گاوے گا اغلب ہے کہ اسی بادشاہ کے عہد مین روم
قدیم اور ختا کی سلطنتین مخلوط السرحد اسطرح سے ہوگئی تھین کہ ایک قوم تاتار نے دونون کو ستانا
شروع کیا اور روم کی فوج نے مغرب کی طرف سے اونپر چڑھائی کی اور ختائی سپہ سالار مشرق
سے گیا حالانکہ سمندر کے پار خوف سے نہوا لیکن چونکہ دونون ملکون کی فوجین دشمن کو فتح
کرتی ہوئی قریب پہنچی تھین اس امر کو یاد رکھنا چاہیے * سنہ ۳۸ مین قبل حضرت عیسی کے اس فغفور
بنگ شعور کا انتقال ہوا اور اوسکا بیٹا ین تی نیک نہاد لیکن دل اور ذہن کا ضعیف قایم مقام

ہوا اور ہمیشہ عورتوں کا تابعدار رہا لیکن ارباب علم کا قدر دان تھا اور موافق کنگ فوزی کے
قول کے ہر شخص کو حسب لیاقت خدمت دیتا تھا تاتاریوں نے ففغور کو ایک شخص مجبور سمجھ کر پھر
بدستور فتور برپا کیا لیکن بجز لوٹ و تاراج کے زیادہ کچھ ہو نہ سکا سولہ برس تخت پر بیٹھ کر ففغور دنیا سے
اوٹھ گیا اور اوسکا بیٹا چنیانگ ٹی قائم مقام ہوا اور عیاش و کاہل نکلا مگر نصیبے ور تھا کہ اوسکے
اچھے وزیر اور مضبوط سپہ سالار تھے چنانچہ اوسکی کاہلی اور ناکسی مشہور ہونے سے سمرقند کے بادشاہ نے
ختائی ایلچی کو مار ڈالا الغرض ففغور کی فوج فوراً گئی اور اوسکو مار کے تخت پر دوسرے ایک شخص کو بٹھلا
کے آئی لیکن خود بدولت کی ناکسی کی بھی ایک نقل ہے کہ ایک روز محل کے اندر گاڑی پر سیر
کرتا تھا کہ اوسکی ایک حرم بنام پان سی ملی جب بادشاہ نے کہا آؤ بی بی گاڑی پر بیٹھو اوس
عورت نیک سیرت نے جواب دیا کہ جن ففغوروں نے نام اپنا جو بیویوں میں نکالا ہے اونکی
تصویریں جو لونڈی دیکھتی ہے تو گرد تخت کے علما کا مجمع پاتی ہے اور جتنا اور نشاننگ اور چیچی کے
گھرانے والے جو برے نکلے اونکی تصویروں کے چاروں طرف رنڈیوں کی صورتیں نظر آتی ہیں پاس
کہ بیٹھی ہیں اس سبب سے لونڈی کا جی نہیں چاہتا کہ حضور کے ساتھ سوار ہووے اور یہہ بات
تمام مشہور ہووے کہ ختا کے ملک کا بادشاہ علما کو ساتھ نرکھ کے رنڈیوں کو لیے لیے پھرتا ہے
دوسرا شخص ہوتا تو اوس عورت محمود صفت کی نصیحت سنکے اپنی عادت بدلتا لیکن یہہ کم عقل
تعریف اوسکے شعور کی کرتا ہوا دوسری عورت کو لے کے باغ میں چلا گیا اور آج اسپر کل اوسپر
عاشق ہوتا رہا اور انتظام سلطنت میں غفلت کرتا رہا آخرش بے اولاد مرگیا اور اوسکا
بیٹھا اگر زیادہ جیتا تو بیشک و شبہہ بعض مزاجو قومی اور گستاخ ہوئے تھے اور اپنی ریاستوں میں
بیٹھے ففغور کو ناچیز جاننے لگے تھے اونکو یہہ قرار واقعی توڑتا اور زیر کرتا لیکن آٹھہ ہی برس میں
اس جہان فانی سے اوسکا دانہ پانی اوٹھ گیا اور اوسنے انتقال اوسی سنہ میں کیا جس میں
حضرت عیسی پیدا ہوئے اس بادشاہ کے بعد ینٹی کا ایک پوتہ پنگ ٹی نو برس تک سند پر
بیٹھا اور امیر عظیم الشان نام وانگ مانگ بھتیجا ففغور ینٹی کی بادشاہ بیگم کا وزیر اعظم ہوا غرض اس امیر کا

بچے کو زہر دینے کا قصد کیا اور یہہ اراد ہ جب فسق ہوا تب خود فغفور کو ذبح کرنے اور تخت
چین کر اپنے کسی خویش کو بٹھانے پر موجود ہوئی اور کئی بدمعاش اور بدنہاد لوگ جنھین فغفور نے
بداطواریون کے سبب سے سزادی تھی اونکو مشورے مین لائی القصہ شوہر کشی اور تخت
ستانی کی صورت اوس بدعورت نے یہہ ٹھرائی کہ سب اہلکار اور عمدہ دار عالی وقار کی
ایک شب کو دعوت کی جاوے اور جب شراب کا چرچا پھیلے اور کچھہ غفلت ہووے
چند آدمی اندر جا کر فغفور کے ایک جا کر کو زندہ چھوڑین اور چند قاتل دولت سرا مین داخل ہو وین
اور بادشاہ کو مار ڈالین لیکن اس بندش کا نتیجہ چاہ کن را چاہ درپیش ہوا اور روز معہودہ کی بات
کھل گئی اور مشہور ہونے کے سات ہی مفسدون نے خودکشی کی اور فغفور نے بادشاہ بیگم کو
طلاق دیکر باندیون مین داخل کر دیا اور یہہ سزا ویسی عورت کے لیئے قتل سے زیادہ ھے
ایک مورخ لکھتا ھے کہ پادشاہ کی بیٹی نے یہہ فکر کی تھی مگر یہہ بات محض بعید القیاس ھے ✤
جب تاتاریون نے کئی دفعہ متواتر یورش کر کے دیکھا کہ تسخیر ختا لاممکن ھی اونکے سردارون نے
فغفور کی تابعداری قبول کی اور اوسکی بڑی خوشی دارالخلافت مین ہوئی اسلیے کہ مدت مدید سے
وہ سب برابر ستاتے رہے اور لوگون کے ناکمین دم لاے تھے جب انسے خاطر جمع ہوئی
فغفور نے قدردانی علم کی طرف طبیعت لگائی اور علما اور شعرا نے اوسکے عہد مین فراغت سے
اوقات بسر کی اور اونہین لوگون نے انکی منزلت کو فلک الافلاک پر قرار دیا ھے اور یہی
شیوہ انسان ہے کہ جو کہانے کا سو گن گاوے گا اغلب ھے کہ اسی بادشاہ کے عہد مین روم
قدیم اور ختا کی سلطنتین مخلوط السرحد اسطرحسے ہوگئی تھین کہ ایک قوم تاتار نے دونون کو ستانا
شروع کیا اور روم کی فوج نے مغرب کی طرف سے اونپر چڑھائی کی اور ختائی سپہ سالار مشرق
سے گیا حالانکہ سمندر کے پار خوف سے نہوا لیکن چونکہ دونون ملکون کی فوجین دشمن کو فتح
کرتی ہوئی قریب پہنچی تھین اس امر کو یاد رکہنا چاہیے ✤ سنہ مین قبل حضرت عیسیٰ کے اس فغفور
نیک شعور کا انتقال ہوا اور اوسکا بیٹا یین ٹی نیک نہاد لیکن دل اور ذہن کا ضعیف قائم مقام

گذر کے دشت قبچاق اور خراسان مین گئے اور وہان ایران کا حال ہمنے سنا اور خراسان مین ہند کی ولایت کی چیزین ہمنے دیکھین چنانچہ اون دو ملکون مین رسم تجارت سے ہے الغرض اس شخص نے ہر مقام پر اپنے بادشاہ کا یہہ حال بیان کیا کہ کئی ریاستون سے سفیر فغفور کے دربار مین نذر لیکر آئے + چاوٹی بیٹا اوسی کا تخت پر بیٹھا اور حالانکہ باپ نے بسبب اوسکے مشابہ ہونے اون تصویرون سے جو باؔدی کی تہین قابل ولیعھدی کے تجویز کیا تھا لیکن سیرت کا کچھہ خیال نکرکے صرف قیافے پر گیا اور نتیجہ یہہ ہوا کہ چاوٹی نے عیش و عشرت مین اوقات صرف کی اور اوسکی اشد کاہلی سے جب انتظام ملک بگڑا دو قوم تاتاریون کی مشرق اور مغرب کی طرف سے درپے غصب املاک سرحدی ہوئی اور اگر لشکر شاھی کی سرداری ایسے ہی چیدہ لوگون کے ہاتھہ مین نہ ہوتی تو غالب ہے کہ سلطنت چھن جاتی سنہ چوہتر مین قبل حضرت عیسیٰ کے اس بدطبع بادشاہ کا انتقال ہوا اور چونکہ بیٹا اوسکا بہت ہی چھوٹا تھا چاوٹی کے ایک بھائی نے مسند لی لیکن جب کاہل و بدکردار نکلا امرانے بے تخت و تاج کیا اور اوسی کے بچے کو بٹھایا جو سن ٹی کے لقب سے مشہور ہے غرض وہ سنون کا کچا مگر عقل کا پکا تھا اوسنے وزیر اعظم کو بلوا کر کہا کہ ابھی لڑکا اور ناتجربہ کار ہون اسلیے مناسب نہین کہ بے تمہاری صلاح کے زمام حکومت اپنے ہاتھون مین لون اور جو چاہون سو کرون اسلیے میری عین خوشی ہے کہ تم جو انسب سمجھو بے تامل کرو ورنہ سلطنت مین فتور واقع ہوگا اور جب تخت چھن جاے گا میرا نام تاریخون مین اسی بدنامی سے مندرج ہوگا کہ فلانے بدبخت نے اپنے باپ دادون کی بنی بنائی سلطنت کو بگاڑ دیا غرض تمہارے مشیر رہنے اور ھر امر مین صلاح دینے سے یہہ بات نہین ہونے پاے گی بادشاہ نے وزیر اعظم کو اسقدر اختیار دیا لیکن وہ نمکحرام نکلا اور اوسکی جورو نے بادشاہ بیگم کو دروزہ کے وقت لڑکے سمیت ہلاک کیا لیکن فغفور پر یہہ راز نہ کھلا اور بادشاہ بیگم کے بعد مرنے کے اوسی چڑیل کی بیٹی کو اوس مرحومہ کا تخت ملا یہہ عورت بھی اپنی مان کی طرح بدکردار نکلی اور چونکہ اوسکی سوت کا لڑکا ولیعہد ہوا تھا اوسنے

فغفور کے خاندان سے توصّل چاہا اور فغفور کو بجز منظور کرنے کے چارہ نہ تھا کیونکہ تاتاریوںکا
اون دنون ایسا زور و شور تھا کہ اگر انکار کیا جاتا تو غضب برپا ہوتا اکثر دفعہ ایسا ہی ہوا ہے
کہ تاتار کے سرداروں نے فغفور کے گھر مین بیاہ کیا ہے اور اب بھی وہ بات گئی نہین ہے
اور صدہا نازنین مہ جبین شاہی محل کی پروردہ اون اوجٹ سیاہ کثیف خوار کے خیمون مین
غم کر کرکے مر گئی ہین اور فغفور کے یہان کی ناز و نعمت کے عوض اونکو کچھہ گوشت اور گھوڑیکا
دودھ ملا ہے الغرض باوجود اس ہتک آبرو کے گوارہ کرنے اور اپنے عزیزون کو اون
لوٹیرون کی گود مین سلانے کے فغفور کو اسپر بھی چین نہ ملا اور بار بار اون لوگون نے یورش کی
غرض ایکدفعہ سپہ سالار نے جو موقع پا کے کمین گاہ مین اونہین گھیر لیا تو تمام تاتار کو شکست کامل
دی اور پندرہ ہزار کو اسیر کر کے پا بزنجیر دار الخلافت مین بھیجا لیکن بعد چند روزون کے اونھون نے
پھر زور کیا اور بدستور سابق لوٹ و تاراج شروع کیا غرض فغفور نے اخیر کو ایسی تدبیر کی اور اونہین
ایسی شکست دی گویا کمر توڑ ڈالی کہ اسکے باعث سے ہوانگ نو تاتار کی قوم بہت دنون تک
دبی اور بے بس رہی اس پادشاہ کی قدر دانی کے باعث سے شعر و سخن کا بڑا چرچا پھیلا اور
ارباب کمال کا مجمع ہوا لیکن سب سے زیادہ نام اِزماسین مورخ چین نے پیدا کیا لیکن کسی
وجہہ سے پادشاہ ناراض ہوا اور ہاتھہ کٹوا کر خارج الملک اوسے کر دیا غرض تب بھی اس
شخص نے تالیف و تصنیف سے ہاتھہ نہ اوٹھایا یہہ سنکر فغفور نے بہت عزت کے ساتھہ پھر
بلوایا اور عہدۂ جلیلہ سے سرفراز کیا اگرچہ پادشاہ بڑا عقلمند و فہیم تھا لیکن اکسیر بقا کے
شعبدے مین آگیا اور آخر اوس مین ہلاک ہوا چنانچہ اوسکی نقل جلد اول کے دوسری دفعہ
مین مندرج ہے ؁ مین قبل حضرت عیسیٰؑ کے اکہتر برس کی عمر مین چوون برس کی سلطنت
کے بعد اس فغفور نے فوت کی ٭ اور اوسکے عہد مین سنہ ایک سو چھبیس مین قبل حضرت
عیسیٰؑ کے چانگت کی او سپہ سالار ما ورالنہر کی طرف واسطے دریافت حالات کے
روانہ کیا گیا تھا اور گیارہ برس کے بعد پھر کر وہ آیا اور یہہ بیان کیا کہ ہم صوبہ چین سے

سب ابھی ہی تب اپنی حکمرانی کو زیادہ ترقی اور عزت دینے کے لیے اوس بچے کو اور
زہر دیا اور آپ مالک تخت ہو کر آٹھ برس تک سلطنت کی وہ ایسی خونخوار اور سنگدل تھی کہ
آٹھوین برس اپنی اجل سے اکھتر برس کی عمر مین نہ مرتی تو اغلب تھا کہ کسی مظلوم کے ہاتھ سے
ماری جاتی یہہ قطامہ بڑی مدبر اور فتانہ تھی اور اوسکی عقل کی یہی ایک دلیل کافی ہے کہ اوسکے عہد مین
تاتار سب یورش نکر سکے لوپانگ کے اقرباؤن سے ایک شخص بنام وان ٹی مسند پر بیٹھا
نیک فغفورون مین اوسکی گنتی ہوتی ہے اس لیے کہ خیرخواہ ملک و رعیت تھا اور علم کا چرچا او
پھیلایا اور قدردان سخن ہوا اور اس مین شک نہین کہ اگر اتنا نیک کردار اور خوش اطوار نہوتا
تو اس گھرانے پر زوال آتا لیکن اسکی خوبیون نے ہوی ٹی کی مان کی بدیون کو مٹا دیا اوسکے
عہد مین تاتاریون نے بار بار یورش کی اور فغفور مجبور ہو کر ہمیشہ بیش قیمتی تحفہ اونکے سردارون کو
بھیجکر راضی رکھتا تھا اور اصل حقیقت مین یہہ تحفہ مثل باج کے تھا کیونکہ اوسکے بھیجنے مین
جب دیر ہوئی اونھون نے فوراً یورش کی اوس فغفور کا انتقال ۱۵۷ سنہ قبل حضرت عیسیٰ کے
ہوا اور اوسی کے ایام مین ختائیون نے کاغذ کی ایجاد کی اور اسکے قبل علما اور شعرا کی
تصنیفین بانس کی پھراٹیون اور پتون پر لکھی جاتی تھین وان ٹی کا قائم مقام کینگ ٹی
ہوا اور وہ بھی بہت نیک ذات تھا اور اوسکے بعد او ٹی نے تخت ختا کو ایسا جلوہ بخشا
کہ سبحان اللہ اور نیا نوا درشن کی طرح نام و نشان پیدا کیا اور اونھین بزرگون کا جو ضابطہ
تھا اپنا طریق معین کیا تمام مملکت کے علما اور شعرا اور اہل کمال پایۂ تخت مین حاضر رہتے
تھے اور ہر امر اہم مین صلاح دیتے تھے عادل اور رحیم تھا مگر تاتاریون کی یورش سے
سخت عاجز بعض روایت سے ہے کہ فغفور لوپانگ جسکو کاؤ ٹی بھی کہتے ہین اوس سے تانجو
تاتار منتی نے ایک شہزادی طلب کی اور اوس نے ایک خوبصورت کنیز کو شاہی
خطاب دیکر تاتار کے پاس بھیج دیا غرض یہہ امر متحقق نہین ہے لیکن یہہ درست ہے کہ اوٹی
کے وقت مین تانجو تاتار مسمی لاؤ چانام پسر منتی نے ایک شہزادی کے لیے پیغام بھیجا اور

بلوائے عام کی بنا اس سبب سے ہوئی کہ بادشاہ اکثر قصور کے لیے مجرمون کو قتل کرتا تھا اور یہہ
رعایا کو برا معلوم ہوا لیکن جونہین اس بغاوت کا سامان بندۂ مغفور مطلع ہوا اور تدبیر معقول کر کے
قصے کو بڑہنے ندیا اور بلوے کی وجھہ دریافت مین جو آئی اوس روز سے قتل کرنے سے
باز رہا اور مزاج کو اعتدال پر رکھا اور کنگ فوزی کے مزار پر جا کر پرستش کی اور علم کا چرچا
پھیلایا اور معقول قوانین کو رواج دیا القصہ جو ہین اوس نے نیکی پر کمر باندھی ۹۵ مین قبل حضرت
عیسی کے اجل موجود ہوئی اور ترپن برس کی عمر اور اپنی جلوس کے بارہوین برس مین اونے
انتقال کیا اوسکا بڑا بیٹا ھوی ٹی تخت پر بیٹھا باوجودیکہ اوسکی سوتیلی مان نے اپنے بیٹے کو مسند
دینے کے لیے بڑا بڑا زور کیا غرض جب ھوی ٹی مضبوط ہو کر بیٹھا اوسکی مان نے اپنی سوت
سے ایسا انتقام لیا کہ معاذ اللہ اوسکے بیان سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین مختصر یہہ
تمام دنیا کی ذلتین اوس بیچاری کو دیکر اوسکے بیٹے کو زہر اوسکی آنکھون کے سامنے پلایا
اور بعد ازان اوسکے ننگے بنڈے پر اوس نے ایسے کوڑے مروائے کہ بیہوش ہو کر
کئی بار گر پڑی اور جب معلوم ہوا کہ اوسکی ہلاکت قریب آئی مار موقوف ہوئی اور سر کے
ایک ایک بال کو اسطرح نچوایا کہ کھال کھینچ گئی اوسکے بعد دونون قبضے اور پانون کو اوس
قاھرہ نے کٹوا ڈالا اور اوسکو زہر دیا اور مظلوم کی لاش کو گھر کے گڑھے مین پھنکوا دیا
الغرض ھوی ٹی ایسا مغفور ہوا کہ اگر اوسکی مان چند وزیر نیک تدبیر کو مشورے مین رکھتی
تو اوسکی سلطنت چھین جاتی اسلیے کہ سوائے رنڈی بازی کے نیکی کرنی اس مردک کو آتی نہ
تھی اور بجز لوفندرون کے دوسرے کی صحبت بھلی نہین معلوم ہوتی تھی اور نتیجہ جوانی موت کا
جو اسطرح کی بداطواری کے ساتھہ لازم و ملزوم ہے اوسکو ملا اور چوبیس برس کی عمر مین دنیا سے
دفع ہوا اور چونکہ لاولد موا بادشاہ بیگم اوسکی مان نے ایک غریب زادے کو اوسکا بیٹا مشہور
کر کے تخت پر بٹھلایا اور چونکہ بہت ہی بچا تھا وہ خود قائم مقام بادشاہ ہوئی اور تمام
سلطنت • اپنے احکا جاری کرنے لگی جب آزما کے اوس نے دیکھا کہ رعیت کبیر و صغیر

جاری کیئے کہ لوگونکو تسکین ہوئی اور رعیت دعا دینے اور اوسکی سلطنت کی مداومت چاہنے لگی اس عرصے مین وہی قوم تاتار کی جسے چی وانگ ٹی نے شکست دی تھی عوض لینے کو موجود ہوئی اور دونون ملکون کی سرحد پر جاکر ختائی موضعون کو اونہون نے اپنے قبضے مین کر لیا اور خود فغفور کے ساتھہ لڑنے کا سامان مہیا کیا جب شاہ نے سنا کہ اپنے ہی سپہ سالار جو ملک کی سرحد پر تاتاریون کی یورش کے مانع ہونے کے لیے متعین تھا نمک حرام ہوکر دشمنون سے ملگیا اور کئی قلعے جو سرحد پر واقع تھے اونکے حوالہ کر دیئے زیادہ تردد اوسکو دامنگیر حال ہوا چونکہ خود بہادر تھا فوج لیکر تاتاریون کے مقابلہ کو گیا مگر تعجب سے دیکھا کہ وہ بے مقابلہ کیے پس پا ہوئے اور جو جو فغفور آگے بڑہا وہ پیچھے ہٹے اور ایک مقام پر شب کے وقت بالکل غائب ہو گئے تب فغفور نے سمجھا کہ وہ خوف زدہ ہوکے بھاگے لیکن صحرائیون نے دہوکا دیا اور جو نہین شاہی فوج کمین گاہ پر پہنچی دفعتہ چار لاکھہ سوار چارون طرف سے ایسے پیدا ہوئے کہ گویا زمین سے نکلے اور ایک آن کی آن مین میتی تاتاریون کے ٹانجو یعنے سردار نے فغفور کو ایسا گھیر لیا کہ اگر ایک قلعہ قریب نہوتا تو فغفور مجبور ہوکر بید ست وپا اونکے ہاتھون پہنس جاتا غرض قلعے کو سات روز تک تاتاریون نے محاصرہ کیا آخر کار جب رہائی کی کوئی صورت ندکہائی دی ایک عورت خوبصورت فغفور کی بھیجی ہوئی ٹانجو تاتار کے پاس صلح کا پیام لیکر گئی اور چونکہ خود وہ ایلچی بطور نذر کے آئی تھی اور میتی کی خدمت مین رہی سردار تاتار نے فغفور کو محاصرہ سے خلاص کیا اور اپنی حد مین چلا گیا بعض روایت یہہ ہے کہ میتی کی بی بی کے ذریعہ سے صلح ہوئی بہرحال خفت دونون طرح حاصل تھی اور فرق اتنے ہی کہ ایک مین زیادہ ایک مین کم ذلت تھی غرض یہہ تحقیق ہے کہ ایک عورت کے درمیان ہونے سے فغفور کو مخلصی ملی بعد چند روز کے باوجود عہد و پیمان کے میتی پھر آیا اور بدستور سابق لوٹ و تاراج شروع کیا اور جب شاہ نے لشکر بھیجا سپہ سالار دشمن سے ملگیا اور چونکہ ثابت ہوا کہ کئی سرداروں کی سازش تھی بغاوت کی تہمت پر سبھون کی جان گئی اور عبرت کے لیے لاشین شاہ راہ پر گڑوا دی گئین کچھہ دنون بعد

وزیر نے تیرے قتل کا حکم دیا ہے یہہ کہکر جلاد جو پیچھے سب کھڑے تھے اونکو اشارہ کیا لیکن جب تک وہ تلوار کہنچین فغفور نے کمر سے کٹار نکال کر اپنے پیٹ مین مارا اور والی شہر کے پاؤن کے قریب گر پڑا جب یہہ سانحہ ہوا وہی خواجہ سرا بیوفا نے امرا کو جمع کیا اور کہا چونکہ وہ ناہنجار مرگیا ہے اب تخت اوسکے بھتیجے زی اینگ کو دیا چاہیے غرض زی اینگ بیٹھنے کے ساتھ ہی اپنے چچا کے قاتل اوس بے حیا اور بیدل کو مار ڈالا اور بچی بچائی فوج لیکر لوپانگ کے مقابلہ کو گیا لیکن کچھہ نہو سکا آخرش مایوس اور بدحواس ہوکر اپنے گلے مین رسی ڈال کر ایک چھکڑے پر سوار ہوا اور لوپانگ کے معسکر کی طرف گیا یہہ حال دیکھتے ہی وہ بہادر اوس بیچارے کی تعظیم کرکے خیمہ مین لے آیا اور جب زی اینگ نے تمام کنجیان خزانے کی اور تمام اثاثہ سلطنت کو لوپانگ کے حوالے کیا اوس سپہ سالار نے دار الخلافت مین داخل ہوکر شہر کو لٹوا دیا لیکن کسی کا خون نکیا غرض جب سلطان چو کا دوسرا سپہ سالار پونچا اوس نے قتل عام کا حکم دیا اور زی اینگ کو مار ڈالا اور اوسکے گھرانے کے ہر وارث کو کھدوا کر لاشونکو نکالا اور انمین تحاکستر کروا کے چار سو پھنکوا دیا یہہ سب حرکتین لوگونکو ناگوار ہوئین اور لوپانگ پر ہزارون آفرین اونہون نے کین القصہ ہی وانگ سلطان چو فغفور ہوا اور لوپانگ کے حصہ مین ایک صوبہ آیا اور وہان کی عملداری اس خوبی کے ساتھ اوس نے کی کہ جب فغفور نے چار برس کے بعد انتقال کیا تمام رعایا نے ملکر لوپانگ کو مسند نشین کیا اور ہی وانگ کے بیٹے کو محروم رکھا +

ساتوان باب

ان کے گھرانے کے بیان مین ++

جلوس کے بعد لوپانگ نے چاہا کہ ایام بدعملی اور ہل چل مین جو نقصان ملک کی زراعت اور رعیت کو ظالمون اور باغیون کے ہاتھ سے پونچا تھا اوسکا عوض عدالت اور بخشش سے ہو جاوے تاکہ یاد اوس بدعت اور تباہی کی جو صفحۂ دل پر خون کے حرفون سے لکھی ہوئی تھی مٹ جاوے اس ارادے سے اوس نے بہت سے فرمان ایسے

دیکھکر چو کا باج گذار سلطان بگڑا اور سامان جنگ کا کیا اور اپنے سپہ سالار لوپانگ کو فوج لیکر بھیجا
چون کہ یہہ شخص لوپانگ آگے نام کرے گا اور ہان کے گھرانے کا پھلا فغفور ہو ویگا اس سبب
سے کچھہ حال اسکا پہلے سے بیان کیا چاہیے ٭ راوی کھتا ہے کہ لوپانگ ایک روز عنفوان
شباب مین جب سبزہ آغاز نھین تھا راہ مین چلا جاتا تھا کہ ایک شخص اجنبی اوسے ملا جسنے
اپنے گھر لیجا کر اوسے اپنی بیٹی دی اور یہہ بات کھی کہ تخت پر جب بیٹھیو تو مجھے یاد رکھیو کہ تمھارے
قیافے سے مین نے تمھاری اوج کی خبر تمھین پیشتر سے دی ہے وہ بات دلمین ختم ہو گئی
اور چند روز کے بعد لوپانگ سے اور چند بدکردارون سے دوستی ہو گئی اونکی صلاح ایک روز
یہی ہوئی کہ لوٹیے اور کھائیے اسمین وہ بھی شریک ہوا اور چونکہ بھادر اور تلوار کا دہنی
تھا ڈاکوون کا سرگروہ ہو گیا اور چند روز مین یہہ زور و شور اوسنے پیدا کیا کہ ایک چھوٹی سی
فوج ساتھہ ہوئی اور اطراف و جوانب مین دھوم مچگئی اسی عرصے مین چی وانگ ٹی مر گیا اور
اوسکے بیٹے نے تخت پر بیٹھہ کر ظلم شروع کیا القصہ جب چو کے سلطان نے قصد فغفور پر
چڑھائی کرنے کا کیا تب لوپانگ اپنی فوج لوٹیرونکی لیکر آن ملا اور خطاب سپہ سالار کا پاکر آگے
بڑھا جب دونون فوجین سامنے آئین چانگ ہانگ سپہ سالار فغفور تمام فوج لیکر غنیم سے یہہ
سمجھکر مل گیا کہ اگر فتح خاوندکی بھی ہو گی تو مردود خواجہ سراؤن کے اختیار مین ہماری جان
رہے گی اس سے بہتر یہہ ہے کہ بلواے عام کیجیے اور اپنے دوست منگ ٹین کے خون
ناحق کا عوض لیجیے جب اس شخص نے بغاوت کی اور خبر دار الخلافت مین پہنچی والی شہر نے
فغفور سے جا کر کھا کیون مردک اب نقشہ تو یہہ ہے اب آپ سے اپنے کو ذبح کروگے
یا تمھاری تخفیف تصدیعہ کے لیے جلادون کو بلاؤن تب فغفور گڑگڑانے اور کہنے لگا کہ میری
جان بخشی کرو اور کھانے کے لیے تھوڑی سی جایداد دو مجھے سلطنت سے کچھہ کام نھین
اوسکا جواب اوس امیر نے دیا کہ یہہ ہرگز نھین ہو ویگا اور تیرے خاندان نے بہت گھرونکو
نیست و نابود کیا ہے اسکو مٹا ہی دینا واجب ہے اور دشمن بخشون کے مرید تیرے خوجے

تجارت کو موجب اونکے حکم کے بند رکھنا ۔ غور کی جاوے کہ معقول علما کا قانون انصاف کے
روسے اونہین کے سرہی کیونکہ اگر اونکی سزا نہ ہوتی تو شور و غوغا جو فغفور کے تمرد ہونے اور خلاف
راے قدیم فلاسفہ کے کرنے سے اونہون نے شروع کیا تھا زیادہ رہنے اگر پاتا تو پادشاہ کا
پایتخت جاتا یا اوسکو باز رہنا ہوتا پس ایک امر مین اپنی قباحت اور دوسرے مین ملک کا نقصان
متصور تھا اسی لحاظ سے اوس نے ایسی سخت سزا دی کہ سب پر ہیبت چھا گئی اس پر کبھی کہ دوسری
سخت سزا اگر ہوتی تو وہ بات موقوف ہوجاتی لیکن ظاہر ہی کہ علما رضا ایسے ایسے موقع
پر بہت نڈر ہوتے ہین چنانچہ کئی نقلین جو بیان ہوئین اور اس کتاب مین درج ہین اونسے یہہ
بات ثابت ہی باانیہمہ راقم کی بھی یہی راے ہی کہ اگر اون شخصون کو ہلاک نکر کے قید کروا تا یا جلا
وطن کی سزا دیتا تو بہتر ہوتا غرض غصے نے اندہا کر ڈالا تھا اور اگرچہ کسر غضب ہر حال مین بیجا
ہی لیکن اس امر کی فراموشی نہ چاہیے کہ طیش کے وقت ادنی آدمی بیخود ہوجاتی ہین اور وہ تو
پادشاہ تھا بہر حال اوسکے عیب و ہنر نظر انصاف سے اگر دیکھے جاوینگے تو بجز
اسکے دوسرا سخن زبان سے نہین نکلیگا کہ یکتاے زمانہ تھا اور یادگار روزگار بیشک ہی
چی وانگ ٹی کے چھوٹے بیٹے ارشی وانگ ٹی کو وزیر اعظم لی زی نے تخت پر بٹھایا اور
بڑے بیٹے کو اسلیے محروم رکھا کہ خود باپ کی مرضی تھی کہ وہ تخت نشین ہووے غرض
یہہ بھی نہایت بد نکلا سواے عیش کے دوسرا خیال ہی اوسکو نہ تھا اور اسی کے عہد مین
خواجہ سراؤنکا دور شروع ہوا اور یہان تک اون لوگون نے اپنے بس مین اوسے کرلیا
کہ اوسکے باپ کے بڑے عزیز اور بہادر سپہ سالار منگ ٹین کو اسی مردک کے
روبرو اون نابکارون نے زہر کا پیالہ زبردستی سے پلایا اور وزیر با تدبیر لی زی کو
نکال دیا اور اپنے گروہ مین سے ایک ناکس کو اوسکے عہدے پر بحال کیا اور سواے
اسکے غربا پر ظلم شروع کیا الغرض جب احوال اور اطوار فغفور کے ایسے ہونے لگے کہ خواجہ
سراؤنکے ہاتھہ مین مثل پتلے کے بن گیا تب رعیت اور فوج اور خاص و عام کی ناخوشی

دوسرے دفتر کے چودہوین باب مین بیان کیا ہے عجیب اتفاق اور قابل تحریر کے ہے اگرچہ بعید القیاس نہین کہ یہہ پادشاہ جو لڑائی کے میدان مین ہمیشہ دلیری اور مردمی کرتا تھا اور ضعف کے سرے پر غنیم پر بھالے تلوار کہینچتا تھا وہ جب مرنے لگا نہایت بدحواس ہوا بلکہ موت کا خوف باعث اوس عارضے کا تھا جس مین مرگیا اور تاریخون مین بیان اس امر کا یہہ ہی کہ کسی ندیم نے ایک پتھر لیکر فغفور کو دکھایا اور کہا کہ لوگون نے اوسکو آسمان سے گرتے دیکھا ہی فوراً یہی وہم پادشاہ کے دل مین سمایا کہ وقت میری مرگ کا قریب پہنچا ہی اس خیال سے اوسکی طبیعت ایسی مکدر رہی کہ پھر اوسکو کسی نے ہنستے نہ دیکھا اور غم سے گھل گھل کر چند روز مین مرگیا پینتیس برس اوس نے سلطنت کی اور اوسکے ایام انتقال کو مورخون نے سنہ دوسو دس قبل حضرت عیسیٰ کے قرار دیا ہی اگرچہ بعض حرکتین جو اس فغفور نے غصے مین کین خلاف عدل و رحم کے تھین لیکن بڑے رتبے کا شخص تھا اور سوای دیوار ختا کی ساخت کے اوس نے تین سو کوس کی ایک سڑک بنوائی اور برابر تیر کی طرح یہہ راہ نکلی ہی اور جو موانع سامنے آئے منہدم کیے گئے اور دونون کنارے پر اس سرے سے اوس سرے تک قطار درختان سایہ دار کی لگائی گئی سواے اسکے آٹھہ لاکھہ مزدور کے قریب ساخت مکانات اور آرایش باغات شاہی مین ہمیشہ مصروف رہتے تھے اور سواے ارادۂ زینت ملک کے یہہ باتین سب رعایا کی راحت اور غربا کی پرورش کی نظر سے کی جاتی تھین کیونکہ خود مطلق عیش جو نہ تھا اور نہ غذا نہ پوشاک مین تکلف کرتا تھا اور نہ اون داہیات کی خواہش رکھتا تھا جسکو عوام الناس عیش کہتے ہین اگرچہ کنگ فوزی نے غیر ملکیون کے ساتھہ رابطہ رکھنے اور اون سے خرید فروخت کرنے مین منع کیا تھا لیکن اس پادشاہ نے ایسی امتناع کو محض بیجا اور موجب اپنے ہی نقصان کا تصور کرکے باب تجارت کو کھولدیا اور اوسکے عہد مین بنگالہ اور جزائر بحر مشرق مین ختائی جاتے اور سوداگری کرتے تھے اور یہہ بات کبھی وقوع مین نہ آتی اگر پابند حکما کی نصیحت اور پند کا رہتا اور دروازہ

تنگ کرتے کیونکہ وہ بڑے جنگلی اور صحرا کے رہنے والے تھے اور لوٹ تاراج سے اونکی اوقات
اور شکار پر اونکی گذران تھی اور ہر وقت گھوڑون پر سوار ہاتھ مین تیر و کمان و تلوار لیے خونخوار بنے
رہتے تھے اگرچہ وہ بھی قوم ختا سے تھے چنانچہ بعض مورخ لکھتے ہین کہ شہزادہ چنکو ون خاندان
ھیا کے تباہ ہونے سے صحراے تاتار مین جا چھپا تھا اور بعض کا بیان ہی کہ اوسی ھیا یعنی یو کے
گھرانے کا وہ شہزادہ باپ سے روٹھ کر صحرا مین چند آدمیون کو لیکر چلا گیا تھا وہی جد ان لوگون کا
تھا لیکن صحرا کے آب و ہوا کی خاصیت اور قنات کے نیچے بود و باش کرنے اور کچے گوشت
کھانے اور رات دن کر بند ہی رہنے کی عادتون نے اونکو ایسا مضبوط بنا یا تھا کہ شہری ختائیون
سے اور اون سے کچھ نسبت باقی نہ رہی اور اونکی گروہ ایک دوسری قوم ہوگئی اور یہی لوگ تھے
کہ کسریٰ اور سکندر بھی اونکی بہادری اور مضبوطی اور سپاہ گری کے قائل ہوئی اور اون سے
بچ نہ سکے اور اسی قوم کے پہلوانون سے رستم اور اسفندیار کا مقابلہ ہوا اور افراسیاب بھی
تاتاری تھا یہہ لوگ تیراندازی اور تلوار کے دہنی تھے اور اونکے گھوڑے بجلی تھے اور ان سے
جب کسی سے بگڑتی تھی دشمنون کو لاکھون گھوڑون کی ٹاپون سے روند ڈالتے تھے اور غنیم پر
دفعتہً ایسے جا پڑتے تھے کہ اون لوگون کو حربہ کرنے کی فرصت نہین ملتی تھی گویا اجل سامنے
موجود ہو جاتی تھی اور اونکی رکاوٹ نہ دریا نہ جنگل نہ کوہستان کسی سے ممکن تھی حاصل کلام
تاتاری رسالون مین ہر شخص ایک شہسوار خونخوار تھا اور ان لوگون نے سیکڑون تختون کو اولٹ
دیا اور جو سامنے پڑا خواہ دشمنی کی راہ سے خواہ لوٹ تاراج سے وہ بچ کے نہین گیا الغرض
چونکہ انکا حال اسی جلد کے تیسرے دفتر مین طوالت کے ساتھ ہے یہان پر اتنا ہی بیان کا
موقع تھا کہ نتیجہ غفلت کا معلوم ہووے کہ غافل رہنے سے ایسے تاتار خونخوار بھی مارے
پڑے القصہ چی وانگ ٹی باوجود اس شکست دینے کے خوب جانتا تھا کہ یہہ قوم موقع پاکے
انتقام ضرور لے گی اور تاوقتیکہ بدلہ اور عوض معقول نہ ہووے اس شکست کی یاد ہمیشہ دل کو
صدمہ پہنچائیگی اس سبب سے اوس نے دیوار ختا کی بنا کی جسکا تمام احوال عاصی نے جلدون کے

نہین کیا اور ولد الزنا ٹھہرانے کے علاوہ والد تصنیف کا لقب اوسکو دیا تھا حقیقت مین اونکی ہجو
بے سبب نہین تھی کیونکہ ایک تو کتب قدیم کے نقصان کرنے اور سب فاضلون کے گھر سے
کتاب جبراً منگوا کے جلا دینے کی حرکت اوس سے نے کی ہی تھی علاوہ اسکے چار سو ساٹھ علما کو
اسی قصور پر اوس نے جیتا گڑوا دیا کہ اپنے اپنے کتب خانے شاہ کے پیادون کے حوالے
اونہون نے نہین کیا تھا سواے اسکے اون سے خوف فغفور کو یہہ تھا کہ اگر زندہ رہینگے
تو حافظے سے اون کتابون کو پھر لکھینگے اور ہمکو عاجز کرینگے غرض طیش مین اگرچہ
وانگ تی نے یہہ خون ناحق کیا اور بیرحم اور سنگدل اور خونخوار بجا کہلایا لیکن ان عیبون کے
ساتھ اتنا تھا کہ خطا مین اگر پانچ چار فغفور متواتر اسی طرح کے ہوتے تو واللہ اعلم کیا کیا وہ کرتے
اور کس کس ملک کو عمل مین نہ لاتے القصہ جب کشت و خون اور لڑائی جھگڑے سے فارغ ہوا اور
انتظام ملک کا تردد کر چکا ہمیشہ جینے اور باقی رہنے کی ہوس اوسکے دل مین ازبس پیدا ہوئی اور
اس خیال باطل کو خوشامدیون نے ترقی دی آخر الامر چند نوجوان مرد اور عورتین اوس مشرقی سمندر کی طرف
روانہ کیا اسلیے کہ سن چکا تھا کہ اودھر کے جزیرون مین ایک جزیرہ ایسا تھا کہ وہان کے چشمے کا
پانی جس نے پیا مرگ اوسکے نزدیک نہین آئی غرض وہ لوگ گئے اور پھر آئے اور اونکا بیان
یہہ تھا کہ مشرقی سمندر مین طوفان نے آگے بڑہنے نہ دیا لیکن ایک مرد کا جہاز چونکہ طوفان مین
بحر سے الگ ہو گیا تھا اوس نے چند روز کے بعد آن کر یہہ قصہ سنایا کہ منزل مقصود تک
پہنچا تھا لیکن چشمہ اوس ایام مین جاری نہ تھا غرض اوسکے ہاتھ ایک کتاب آئی تھی جسمین
یہہ بات اوس نے لکھی پائی کہ چین کا گھرانا اوس خاندان کے ہاتھ سے تباہ ہوویگا جسکا نام
ہو کی لفظ سے شروع ہے اس واہیات بات کے اعتبار پر فغفور نے فوراً جنگ کا سامان
تیار کیا اور چونکہ ایک قوم تاتار کا نام ہوانگ نو تھا اور پچھلے حروف ہو تھے دفعتاً اوسکے
ملک پر چڑہ گیا اور چونکہ اچانک جا پہنچا اور سب کو بے فکر پایا اس سبب سے اونکو پامال کیا
والا اگر پیشتر سے خبر اونکو ملتی تو شاید شکست ہوتی بلکہ غالب ہے کہ وہ تاتار جو خونخوار سب فغفور کو تنہا

کہ فغفور نے اپنے حکم کو دوسرے ہی روز منسوخ کیا اور لی زی کو وزیر اعظم بنایا اور اسی کی صلاح
سے پادشاہ نے تمام سلاطین کو سر کیا اور شہنشاہ ختا اصل حقیقت مین ہوا اسکی صورت اسطور
سے ہوئی کہ پہلے کئی برس تک فغفور نے اپنے اخراجات کو حد اعتدال پر رکھا لڑائی بھڑائی
سے وہ باز رہا اور خزانے کو خوب ہی معمور کیا جب دولت بامراد حاصل ہوئی فغفور نے
زر پاشی شروع کی اور سلاطین مین زر کے وسیلے سے بگاڑ ڈلوادیا اور جب ایک دوسرے سے
لڑکر قریب تباہی کے پہنچا اور اوسکا حریف بھی علی ہذا القیاس ضعیف ہوا تب فغفور نے
کوئی بہانہ کرکے دونون سے یا ایک سے بگاڑ کیا اور آناً فاناً مین اوسکا ملک چھین لیا
تو اسی تدبیر سے تمام سلاطین کو اوس نے بے تخت و تاج کیا اور ساری مملکت ختا کا مالک ہوا
اور شہنشاہ اوسیوقت سے کہلایا اور حالانکہ دولت و ملکیت خواہش سے زیادہ ہاتھ آئی
تھی اور تبت بزرگ کی حد سے مشرقی سمندر تک اور ملک تاتار سے بحر جنوب تک کی حکمرانی
ہوئی لیکن آرام و عیش طلبی مطلق مزاج مین نہ سمائی باوجودیکہ مکانات عالیشان اوس نے بہت بنائے
اور بنہایت تکلفات سے آراستہ کیا اور باغات مین بھی علی ہذا القیاس سامان بے پایان عیش و
نشاط کا مہیا کر دیا اس پر بھی یہ قاعدہ تھا کہ چند آدمی کو لیے پوشیدہ جاتا تھا اور احوال وہان کے
حکام عدالت اور تحصیل اور محاصل زراعت کا خود دریافت کرتا تھا اور شوق اوسکے دل مین
یہی تھا کہ مملکت ختا کا سر نو بند و بست کرے اور قدیم فغفورون کے رویے پر نہ چلے اور
اس ارادے سے جب دستورات قدیم سے اندک فرق کرتا تھا علما کا شور اوٹھتا تھا کہ فلانی بات
یاو اور شن اور یو کے خلاف حکم کے ہے اوسکو کرنا امتناع ہے اور یہہ روک ٹوک جب فغفور کو ناگوار
گذری لی زی سے اوس نے مشورت کی اور وزیر نے تمام کتب قدیم کو جمع کرکے آگ لگا دینے
کی صلاح دی اور یہی بات وقوع مین آئی اس سبب سے تاریخ ختا کے اکثر مقامات مین اغلاق
واقع ہوا ہے اور بہت سے احوال کو مورخون نے فقط یاد سے لکھا ہے اور یہہ حرکت
ختائی علما اور شعرا کو ایسی بری معلوم ہوئی کہ چی وانگ ٹی اور شیطان مین اونہون نے فرق

فصیلون پر لٹکایا اور چیل اور کوّون کو کھلا دیا اور اب بھی تجکو کچھ خیال اپنی آخرت کا نہین آتا اور
اوسی طرح سے گمراہ ہوکر اپنی خرابی کی راہ پر اندہا دہوند چلا جاتا ہی اور سچ کہہ تو فغفور کی اور چنچو
ظلم اور بداطواری کے کوچے مین مارے پڑے اونمین اور تجھہ مین بیرحمی کی جہت سے
کیا فرق ہی اور یہہ تجکو یاد ہی کہ جانین اور سلطنتین ان مردودون کی دفعتاً آناً فاناً مین جا چکی ہین
اسپر اتنا غافل بیٹھا ہی اور اگرچہ تو ایسا بادشاہ عالیجاہ و معالی پایگاہ ہی اور مرتبہ تیرا بہت بڑا ہی
اور تیرے غضب کا خوف سب کے دل مین بڑا ہی لیکن اسپر بھی اتنا سن لے اور گوشۂ خاطر
مین جگہہ دے کہ جب رعیت پھرتی ہی قسمت بگڑتی اور رجاہ و حشمت مطلق کام نہین آتی ہی اب
جس طرح اور نمک حلالون کو تو نے مارا ہی میرے قتل کا بھی حکم دے یہہ جرأت اور خیرخواہی
شاہ کو پسند آئی تلوار اوسنے ہاتھ سے پھینک دی اور کہا کہ افسوس صد افسوس کہ غصے مین مینے
اون علماؤنکو مارا اور یہہ خیال نکیا کہ جسطرح سے دوا تلخ ہوتی ہی مگر فائدہ بخشتی ہی اوسی طرح سے
کڑوی بات گوش کو ناگوار معلوم دیتی ہی مگر نقصان سے بچاتی ہی خیر جو ہوا سو ہوا اب تم بھی
میرے ساتھ چلو اور دیکھو کہ تمہاری نیک صلاح سے کیا اثر پیدا ہوا بادشاہ نے اوس شخص کا
ہاتھ اپنے ہاتھہ مین دیا اور وہان کے جھونپڑے مین جاکر اوسے سجدہ کیا اور نہایت احترام کے
ساتھہ محل مین لے آیا اور اوس فاضل کو شاہی محتسب کا عہدہ اور بشیر الدولہ کا خطاب دیا اور
ہمیشہ اوسکے ساتھ مثل بزرگ کے پیش آیا اور جونہین فغفور نے اسطرح سے مان کی عزت کی
اور اوس عالم کی بات رکھی تمام مملکت مین شہرت پھیلی اور رعایا کو تسکین ہوئی کہ بادشاہ کی
طبیعت نیکی کی طرف پھری ✿ اعیان دولت سے ایک شخص بنام لی زی غیرملکی تھا یعنے
وطن اوسکا ریاست فغفور سے باہر دوسرے ایک سلطان کی حد مین واقع تھا جب فرمان اس
مضمون کا نکلا کہ جتنے غیرملکی جو اس سرکار کی ریاست مین آئے ہین سب اپنے اپنے وطن کو چلے
جاوین تب اس لی زی نے ایسی ایک عرضی حضور مین گذرانی اور ریاست مین اغیار کے
رہنے سے جو فائدے متصور تھے سبکو اس خوبی اور فصاحت کے ساتھ اوسنے بیان کئے

درخواست کی پادشاہ کی ایسی خفگی ہوئی کہ سبھونکو مروا ڈالا اور غیرت دینے کے لیے لاشونکو ٹکڑے کڑوا کے قلعے کی فصیلون پر لٹکوا دیا اس حرکت سے اگرچہ لوگ بہت آزردہ ہوے لیکن رعب پادشاہ کا ایسا غالب ہوا کہ سب تھرتھرائے اور چپ رہے غرض والدین کی اطاعت اور خدمت کی رسم شروع ہو چکی تھی اور اوسکی والدہ کی فاقہ کشی اور پریشانی اور فغفور کی بیرحمی کا حال جب بیان مین آتا تھا تو خاص و عام کا کلیجہ مُنہ کو آتا تھا اور علما کا دل چاہتا تھا کہ ایک ایک کر کے ہم سب جاوین اور اللہ کے غضب سے پادشاہ کو ڈرا دین اس لیے اگر پادشاہ ظالم ذبح کرے تو اوستادون کے احکام پر سے تصدق ہو جاوین لیکن جانکا خوف اخیر مین سب پر غالب ہو جاتا تھا اور سب کی زبان پر قفل پڑ جاتا تھا آخرش ایک شخص فاضل اور جری نے فغفور کا سامنا کیا اور کہا کہ مین مرنے اور کچھ عرض کرنے آیا ہون اور اتنا ہی چاہتا ہون کہ میری بات کو پہلے تو سن لے بعد اوسکے قتل کر اس سے زیادہ کا امیدوار یہہ جان نثار نہین ہے شاہ نے اس جرأت کی قدر کی اور یہہ بات کہی کہ خیر جو کچھ جی مین ہو کہہ لے تب اوس نے بآواز بلند کہنا شروع کیا کہ جو آدمی بخوف موت رہتا اور اس طرح دل کا تباہ کہ ہمیشہ جیے گا اور جو پادشاہ اس طرح سے سلطنت کرتا ہے کہ تخت اوسکا نہین چھن جا سکتا ہے یہہ دونون عنایت پروردگار سے جلد محروم ہوتے ہین اور ایک کی جان اور دوسرے کی حکومت آناً فاناً مین جاتی رہتی ہے اور تو نے ای پادشاہ بے ترس خدا اپنی مان کو ایسا ستایا ہے اور اوسکے ساتھ یہہ سلوک کیا ہے کہ جسکے سبب سے ساری خلقت تجھپر لعنت بھیجتی ہے اگرچہ وہ قصوروار تھی لیکن تیرے ہاتھون سے سزا پانے کی سزاوار نہ تھی باپ تیرا اگر جیتا رہتا تو اوسکا جو جی چاہتا سو کرتا مگر بیٹے کا مقدور نہین کہ والدین کے گناہ اور تقصیر کے باب مین کچھہ پرخاش کرے یا زبان ہلا دے چہ جائیکہ یہہ سزاے سنگین دیوے اور سواے اسکے تو نے اون خیرخواہونکا خون ناحق کیا جنھون نے تجھے غضب خدا سے ڈرایا اور نیک کرداری کا رستہ بتایا اور اونکی مردمی اور بزرگی کی یہی تو نے قدر کی کہ اونکی لاشون کو

باج لینا اِی چن کے نصیب مین نہ تھا حالانکہ اون سلاطین کی خود سری کے تمام ہونے کا
قریب آچکا تھا اِی چن کے بعد چی وانگ ٹی فغفور ہوا اور اکثر ختائی مورخون کی روایت ہی کہ وہ
اِی چن کے نطفے سے نہ تھا کیونکہ اوسکی مان جب ایک مرد سوداگر سے حاملہ ہو چکی تھی تب
اوس نے فغفور کے ہاتھہ اوس عورت کو بیچا تھا اور اوس شخص نے یہہ حرکت اس امید سے کی
تا کہ تمنا دل کی پوری ہووے اور اپنی اولاد کو تخت پر دیکھے اگرچہ یہہ امر بعید القیاس نہین لیکن
شبہہ اس نقل کی راستی پر اسی جہت سے ہوتا ہی کہ علماء ختا بسبب ایک سانحے کے جو ذیل
مین مذکور ہی اسکے نام پر ہزارہا لعنتین کرتے ہین اور یہہ فقرہ اوسکے حرامزادے ہونے کا
توہین کے قصد سے اونہون نے تیار کیا ہی غرض یہہ تحقیق ہی کہ سوداگر نے فغفور اِی چن سے
یہہ دوستی بڑہائی اور اپنی لیاقت اس طرح اوسکے نزدیک ظاہر کی کہ اِی چن نے خدمت
وزیر اعظم کی اوسے دی غرض جب فغفور نے انتقال کیا وہی لڑکا تیرہ برس کی عمر مین گدی پر جلوہ
بخش ہوا اور ایسے بہادر اور مدبر فغفور گنتی کے دو تین ہی ہوئے ہین اور ایسا ایسا کام اوسنے
کیا کہ نام اوسکا قیامت تک رہ جائیگا + بعد جلوس کے مان نے بدفعلی شروع کی اور محل سرا کے
ایک نفر سے پھنس گئی جو خوجہ مشہور ہو کر محل مین داخل ہوا تھا اور اوسکی صورت مخنث
پر بھی گمان یہی ہوتا تھا غرض پکڑا گیا اور اوسکی طرف سے دو لڑکے جو اوسکی مان جنی تھی
سبکو فغفور غیور نے قتل کیا اور مان کو محل سے نکال دیا جب یہہ ماجرا وقوع مین آیا مملکت
مین اوسکا بڑا چرچا پھیلا اور فغفور کی سنگدلی اور اپنی والدہ کے ساتھہ برائی کرنی ورد زبان
خلائق ہوئی اور چونکہ ایام کنگ فوزی اور مینگ زی کو تھوڑے دن گذر چکے تھے اور احکام
اونکے والدین کی اطاعت کے باب مین تازہ تھے اسلیے اون حکماکے کئی شاگردان شاگرد
نے حضور مین درخواست کی اور والدہ کی رہائی چاہی لیکن فغفور اوسے سنکر بڑے طیش مین
آیا اور فرمایا کہ آج سے اگر پھر اس امر مین ذکر مجھہ سے کوئی کریگا قتل ہووے گا اور اوس روز
سے ننگی تلوار لیکر دربار کرتا تھا لیکن اسپر بھی ستائیس مریدان کنگ فوزی نے دل کڑا کر یہہ

بہتر فکر رہتی ہی اوسی طرح سے خودغرض فقط اپنی بہتری د۔ لی دیتی ہی اور ایسے لو
ادمی ہین مگر انسان نہین الغرض انہین دو خلاف فرقون کے توڑنے مین سینگ زی نے اپنی اوقات
صرف کی اور آخر شش اپنے استاد کی راہ کو بحال رکھا اور اوسی وقت سے ختائیون کے درمیان
دئی چار سو گروہ جدا جدا ہوئے اور ہر کفو والے ایک طرف ہو گئے اور حال ان لوگونکا یہہ ہی
اگر کسی پر مصیبت پڑتی ہی تو مصیبت کے وقت اوسکی برادری مدد کو آتی ہی اور اکثر جنگ و جدل
سر کٹول کا ساماں ہوتا ہی جب ایک کفو والا دوسرے کفو والے سے بگڑتا ہی القصہ چوراسی
برس تک حکیم سینگ زی جیا اور برابر پریشان اور مفلوک رہا لیکن جو نہین اوسکے مرنے کی
خبر پھیلی یہہ قدر ہوئی کہ ولایت کا مرتبہ اوسکے واسطے کم سمجھا گیا اور بعضون نے اوسکی صورت کا
بت بنا کے پوجنا شروع کیا اسی سے معلوم ہوتا ہی کہ قدر نعمت بعد زوال کا قول اوسوقت مین بہی
خلائق کی طبیعت کے ساتھہ موضوع تھا

چین کے گھرانے کے بیان مین

چوسنیائی نے تخت ختا حاصل جس جس چو خاندان کا خیر خواہ سمجھا قتل او
تاکہ لوگون پر اوسکا رعب غالب ہووے اور دلون مین ہیبت سما وے ہزار ہا آدمی کو او
مرواڈالا اوسکی بیرحمی نے خلق کو اوس سے ناراض کیا والا تمام ختائی سلاطین آن کر نذر دیتے
اور شہنشاہ کہتے مگر خونخوار کا تابعدار خوشی سے کون ہوتا ہے اسلیے بزور شمشیر اکثر سلاطین
سے اوس نے خراج لیا غرض جو ہوس شہنشاہی کرنے اور بالکل مختار ہونے کی دل مین تھی دل ہی
مین رہ گئی اور بعد اوسکی مرگ کے ہوو ان وانگ اوسکا بیٹا جو بیٹھا تو پیغام اجل کا برس روز کے
اندر ہی اوسے پہنچا اور چو وانگ سی آن وانگ اوسکا بیٹا جسکا عرف اُئی چین تھا چندے
مسند نشین رہا اور سلاطین ختا کے ساتھہ جو لڑائی دادا کی بنا کی ہوئی تھی اوس مین حتی المقدور
کی اور دو چار کو شکست بھی دی لیکن مراد نہ ملی اور ختا کو سر کرنا اور مٹا دینا اور اونسے

خطائی تاریخ مسمی اشینگ موچی کی جلد اول کے دوسرے صفحے مین لکھا ہے کہ انہین
دیورون مین ہر سال باسٹھہ ہزار چھہ سے چھہ جانور کی قربانی دی جاتی ہی اور ستائیس ہزار
چھہ سی تھان ریشم کے بھی چڑہائے جاتے ہین ٭ حکیم کنگ فوزی میانہ قد اور وجیہ اور خوبرو
تھا اور روشن ضمیری کے باعث سے چہرے پر ایک نور ایسا جلوہ گر تھا کہ جو دیکھتا تھا
رعب مین آجاتا تھا اور چاندی سر کی بہت بلند تھی قیافہ دانون کے نزدیک یہہ علامت ثبوت
ادراک عالی کی ہی تصنیفین اونکی بہت ہین اور اونکی نصیحتون اور حکمتون پر خطائیون نے ہمیشہ عمل
کیا اور اوسکو آئین ملک داری قرار دیا ہی ٭ چو کے خانوادے اکیسوین پادشاہ کے عہد مین
حکیم مینگ زی پیدا ہوا اور خطائی حکما مین اوسکا پایہ کنگ فوزی کے بعد ہی ہی اور تعلیم یافتہ
بھی اوس حکیم کے پوتے کا مینگ زی تھا اور اوسکا بھی گھرانہ عظام خطا سے تھا اور طرفین
سے امیرزادہ تھا اوسکا باپ اسکے بچپنے مین مرگیا لیکن مان نے تربیت اچھی کروائی اور
طبیعت اوسکی خود علوم کیطرف رجوع تھی تحصیل سے جلد فراغت ہوئی بعد اوسکے حکیم
کنگ فوزی کے پوتے کا مرید ہوا اور چونکہ کنگ فوزی کی حکمت کا پیرو ہوا سلاطین
خطا کے دربارون مین گیا اور آپس کے جھگڑے سے اونھین باز رکھنا چاہا لیکن نفسانیت نے
منع کیا کیونکہ کسی کا حوصلہ اتنا نہ تھا کہ حکمت پر عمل کرے اور حکیم کی قدر سمجھے جب سلاطین
مین سے کوئی اونکا شنوا نہ ہوا حکیم نے قصد دو فرقے کے توڑنے کا کیا جنھون نے
بڑا رواج پایا تھا اور یہہ دو فرقے حکیمون کے نکالے ہوئے تھے ایک کا مذہب یہہ تھا
کہ آدمی کو بجز خودی اور خود پرستی اور خودغرضی کے کچھہ نہ چاہیے اور دوسرے کے مذہب مین
خلائق کی دوستی اور عالم نوازی تھی غرض یہہ دونون کا عقیدہ کنگ فوزی کے خلاف
قول کے تھا اسلیے کہ اپنے خویش و کنبے کی خاطر حکیم نے مقدم ٹھہرائی تھی اور بعد اوسکے
اغیار کا حق سمجھا تھا سوائے اسکے خودغرض آدمی کو کنگ فوزی نے انسانیت سے
خارج کیا اور ویسے آدمی کے حق مین فرمایا تھا کہ جسطرح اور جانورون کو خالی اپنے پیٹ

اسی قصدسے حجرے مین جابیٹھا وہان تین ہزار تلامیذ کی جمعیت ہمیشہ رہتی تھی اور اونکی تعلیم حکمت عملی اور علم
فصاحت اور بلاغت اور فقہ اور ادب اور اخلاق اور منطق اور ریاضی اور دوسرے علوم مین ہوتی
تھی ونکو اوقات اس طرح پر کٹتی تھی اور شبکو وہ کتابین لکھی جاتی تھین جو متانت مضمون کے باعث
سے اسقدر مشہور ہین اسی طرحسے جب تہتر برس کی عمر ہوئی کنگ فوزی کی اجل آئی اور جب
مرض الموت مین گرفتار اپنے کو سمجھا تلامیذ کو بلوایا اور کھا کہ مجکو پیام موت آچکا اور بہت موقع سے
آیا اس لیئے کہ مین دنیا مین بیکار محض رہا اور کچھہ فایدہ کسیکو مجھسے حاصل نہوا اس لیئے رخصت ہی
ہونا بھتر ہے اگرچہ شاگردونکا دل صدمۂ غم سے پارہ پارہ ہورہا تھا لیکن خوف سے کسی نے
اُف نکیا ایک سناٹے کا عالم اوس مقام پر تھا اس تحمل کو دیکھکر حکیم کا چھرہ بشاش ہوا اور
سبھون کی طرف خطاب کرکے اوسنے فرمایا کہ اگرچہ بنی آدم کو شربت مرگ تلخ ہے
لیکن جانکندن کا تلخ آبہ میٹھا ہوجاتا ہے جب خیال آتا ہے کہ جن لوگون کے لیئے کچھہ محنت
کی گئی وہ رائگان نہ گئی اور تم سب کے تحمل اور مردانگی سے مجھپر ثابت ہے اور اوسی یقین
سے مجکو ایذای مرگ راحت ہے کہ میری نصیحتون سے اتنا فائدہ تو ہوا کہ مجھسے عزیز کی جدائی
تمکو اس لیئے گوارا ہے کہ ایسے وقت بادشاہ بھی بیچارہ ہے اتنا سبھون کو کھکر ایک
شاگرد رشید کو قریب بلواکر اوسکے کان مین کھا کہ جب مین اپنے جان نکلتے دیکھون گا
تمھین اشارہ کرونگا ایک چادر پانون سے سر تک اوڑھا دینا تا روح کی مفارقت کا وقت
ان لوگون کو معلوم نہووے نکلنے کے بعد ہاتھہ کا جو اشارہ حکیم نے کیا اوس شاگرد نے
چادر اوڑھا دی غرض جونھین سبھونکو معلوم ہوا کہ استاد نے انتقال کیا ایک واویلا ایسا شروع
ہوا جو کئی روز تک برابر رہا اور دریاے محبت کے جوش مین حکمت اور تحمل کا
پہاڑ شل تنکے کے بہہ گیا اور حکیم کی قبر پر بالکل تلامیذ نے تین برس تک غم کیا وہ قبر دریاے
سو کے کنارے پر واقع ہے اور اہل چینا حکیم کنگ فوزی کو ایک برگزیدۂ خدا جان کر
پرستش کرتے ہین چنانچہ پندرہ سے ساٹھہ معبد سے زیادہ اوسکے نام سے ہین اور

تھا پادشاہ نے چاہا کہ باپ کا قائم مقام ہووے اور اسی نظر سے بار بار بادشاہ نے
کیصورت سے اپنے مطلب کو گذارش کیا لیکن کنگ فوسی نے انکار کیا اور کہا کہ
اتنے روز مین نیکنام رہا اچھا رہا یہہ تمہین برا معلوم ہوا کہ اب میری بدنامی کروایا چاہتے ہو
آخر کار جب تنگ ہوا اور یہہ بھی سوچا کہ عوام الناس زیادہ توجہ بلند مرتبے والے شخص کی
حرکتون کیطرف کرتے ہین اور اگر وہ نیک ہو تو اوسکی دیکھا دیکھی اچھی عادتون کے خوگیر اور
برائیون سے عبرت پذیر ہوتے ہین پس وزارت کے عہدے سے بھی حاصل ہووے گا
کہ عوام اطوار نیک اختیار کرینگے اسیطرح کی باتین سوچکر پادشاہ کی بات کو حکیم قبول کر کے وزیر اعظم
ہوا اور اپنی حکمت عملی کا ایسا چرچا پھیلایا کہ تین برس مین صورت سلطنت لو کی دوسری ہو گئی اور
ملک آباد رعیت آسودہ حال اور دعا گو فوج مہیا اور حسب خزانہ معمور ہو گیا لیکن سلطان سی جسکی
ریاست پہلو پر تھی جب اوسنے یہہ طور دیکھا سمجھا کہ چند روز اور بھی اگر یہہ حال رہے گا تو پھر لو
کے سلطان کا کوئی مقابلہ نکر سکیگا یہہ سوچا اور چند طائفے کسبیون کے سلطان لو کے پاس
بھیجے اور ناچ و رنگ کا مزہ اوسکے دل مین ڈالا جب کنگ فوزی نے یہہ دیکھا خاوند کو بہت
سمجھایا تا کہ اون رنڈیون کو نکال دیوے اور اون بلاؤن کے دام مین نہ پھنسے غرض جب
بادشاہ نے نہ سنا حکیم نے استعفا دیا اور بعض مورخ کی روایت ہے کہ دوسری سلطنتون
مین بھی اوسنے قصد نوکری کا کیا تا کہ رعایا پروری زیادہ ہووے لیکن کسی جگہہ پر عرصے
تک وہ شخص کامل نرہا اسلیے کہ جس سلطان کے یہان نوکری جب اوسنے کی اور کوئی بات
خلاف عدل اور رحم کے اوس شاہ نے کی اور حکیم کی بات نہ مانی فوراً یہہ مستعفی ہوتا اور دوسری
جگہہ چلا جاتا تھا غرض اکثر مورخ اسی پر اتفاق کرتے ہین کہ اپنے وطن مین دست بردار نوکری
سے اوسوقت ہوا جب اوسنے دیکھا کہ تہذیب نفس و تدبیر منزل اور سیاست مدن کی حکمت
پر اکثر لوگ عامل ہونے لگے اسپر حکیم نے سمجھا کہ اگر گوشہ اختیار کیا جاوے اور تصنیف پند و نصائح
کی کتابون کی ہووے تو ہمیشہ کے بقائے نام کے سوا شجر حکمت برابر سبز و بار آور رہیگا

تخت و تاج فغفور سے چھین کر اپنی قلمرو سے نکال دیا اور یہی خاتمہ چَو کے گھرانے کا ہوا ÷
لینگ وانگ تیسواں پادشاہ اس خاندان کا تھا اور اوسی کے عہد مین سید الحکما چین حکیم
کنگ فوزی پانسو برس قبل حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا اور یونانی حکیم سولون جد مادر افلاطون
اوسکا ہم عصر تھا بارہا پہلی جلد مین راقم نے اس اکمل الفضلا ختا کا ذکر بر سبیل تذکرہ کیا ہے
کہ ختا کی سلطنت کو اتنی پایداری اوسکی حکمتون سے ہوئی کہ ضرب الامثل دارا اور اسکندر کی سلطنتون
کے بجز بیان صحائف تاریخ کے کسی دوسری جگہہ مملکت ختا کا نشان ہی نہین ملتا اوس
شخص مقدس کا باپ سرکار ژنگ مین عہدہ دار عالی وقار تھا بلکہ اکثر کا بیان ہے کہ سلطان
لو جو تمامی سلاطین خود مختار سے ایک سلطان بہت عالی وقار تھا اوسکا وزیر اعظم تھا اور
ماں کا گھرانا فغفور تو کا تھا جسکی نیکیو کا ذکر کیا جا چکا ہے اوسکے باپ ماں کا یہی ایک لڑکا ہوا اور
سن طفولیت مین بھی مطلق لڑکپنا اوسکے مزاج مین نہ تھا بقول ہندی مثل کے ہونہار بروے کے
چکنے چکنے پات اوسکے عادات نہایت صغر سن مین بھی ایسے منتظم تھے کہ جس نے
اوسے دیکھا بیساختہ کہا کہ یہہ لڑکا سنجیدگی مین ابھی سے بوڑھونکا مقابلہ کرتا ہے دیکھیے
کیا ہوتا ہے اور باپ نے یہہ طور طبیعت کا دیکھکر اوسکو ایسے ایسے استادون کے
سپرد کیا کہ پندرہ برس کی عمر مین فضیلت کا مرتبہ اوسنے حاصل کیا اوسکے بعد سیاحی کو
نکلا اور سلاطین ختا کے یہان گیا اور چاہا کہ عفت اور عدالت کو ترقی ہو اور آپس کا بگاڑ
موقوف ہووے چونکہ فاضل زبردست اور خاندان شاہی سے تھا ہر سلطان نے
احترام کیا لیکن ہر کسی کی چشم عقل پر نفسانیت کا ایسا پردہ پڑا تھا کہ حکیم کی صلاح کسیکو پسند
نہ آئی اور کسی نے قدر اوسکی باتون کی نہ کی پچپن برس کی عمر تک کنگ فوزی اسیطرح
سے سلاطین کے یہان گیا اور چاہا کہ نیک کردار ہو وین اور اہل ختا کو اہل ختا کے ہاتھون
سے قتل نکروا وین جب کسی نے نہ سنا اپنے وطن مین گوشہ اختیار کرنیکے قصد سے
پھر آیا اور چونکہ باپ اوسکا فوت کر چکا تھا اور شہرہ اسکے علم اور دانائی اور نیکی کا پھیلا

دیکھائی دیوے اور اوس سے وہ منہ پھیرے سوا اپنے ایسی عزیز بیٹے اس طرح
سے قاتلون کے حوالے کرے اور خاوند ظالم اور نا قدردان کے ساتھہ اتنی نمک
حلالی سے پیش آوے اشکال کیا بلکہ محال ہے لازم ہے کہ ہر شخص اس وزیر کے نام اور
اوس حرکت کو یاد رکھے اور زبان آفرین و تحسین سے اس نقل کو بیان کرے اگرچہ وزیر
اعظم چوکن نے اس گھرانیکو تباہ نہ ہونے دیا اور ستوم وانگ کو جسکی جان اپنے لڑکے
کو نقصان کر کے اوسنے بچائی تھی تخت پر بٹھایا لیکن اقبال چو کے خاندان کا جاچکا تھا
یہہ لڑکا بھی جو بڑا ہوا تو باپ کی حالت کو بھول کر ظلم کرنے لگا لیکن حد سے زیادہ نہ گذرا اور
اوسکا بیٹا جو مسند پر آیا اوسنے عیش و عشرت مین اپنے کو ڈالا اور ایک فاحشہ کے ہاتھہ
مین زمام طبیعت کو حوالے کر دیا اور اوس عورت کی عادت یہہ تھی کہ نہ کبھی مسکراتی نہ ہنستی
تھی اور خود فغفور دیوانہ تو تھا ہی تھا ہزار ترکیبین اوسکے ہنسانیکی کرتا تھا لیکن اوسکے منہ پر
مطلق تبسم کا نشان نہین آتا تھا اور سلطنت کے امورات سب چھوڑ چھاڑ کر اوس احمق
کی شب و روز یہی فکر تھی کہ معشوق ہنسے آخر کار ایک بات ایسی خود بدولت کو
سوجھی کہ وہ رنڈی تو ہنسی لیکن دونون کے رونیکی جو نوبت اوسی سبب سے آئی
سو آئی مگر اونکی جان بھی اوسی کے نتیجے سے گئی قاعدہ تھا مین دستور ہے کہ جب غنیم کی یورش کا
خوف ہوتا ہے تو دار الامارۃ کے قریب جتنے ٹیلے ہوتے ہین اون پر بڑے بڑے
الاؤ جلاتے ہین تا دور کے لوگ مطلع ہووین اور مدد کو آوین غرض ایک روز فغفور نے
خواہ مخواہ ٹیلون پر آگ لگا دینے کا حکم دیا اور جب امرا اور سپہ سالار اور دوسرے لوگ گھبرائے
ہر برائے چارون طرف سے دوڑے آئے اور بعض گر پڑے اور بعض بے اختیار بدحواس
ہو کر خبر پوچھنے لگے تب وہ بلاے روزگار جو جھروکو نمین بیٹھے ہوے تماشا دیکھہ رہے تھے
کھل کھلا کے ہنس پڑے اور قہقہہ سارے محل مین مچا اور میان فغفور بھی خوش ہوے اور
کہنے لگے کہ جو کچھہ ہو مگر دیکھو تو سہی مین نے معشوق کو کیسا ہنسایا لیکن اتنی عقل کہان تھی کہ سمجھے

جوایک راہ سے مسدود ہوتی ہے تو قباحت عظیم جلد وقوع مین آتی ہے اور اوسکو
سمجھکے یانو اور شان اور ینو نے حکم عام دیا اور بار بار فرمان جاری کیا اور دردولت
پر گھنٹہ لٹکایا تھا کہ لوگ آوین اور شکایت کرین اور امور مملکت مین صلاح دیوین بلکہ شعرا
کو ہجو کرنے کی اجازت تھی اور مورخون اور اخبار نویسون کو بھی علیٰ ہذا القیاس اپنی را
ئے بے تکلف سے لکھنے کی ممانعت نہ تھی اور اب حضور نے باوجود رعیت کی ناراضی
کے اوسکے خلاف عمل مین لانا شروع کیا ہے دیکھیے کیا پردۂ غیب سے امروز و
فردا ظہور مین آتا ہے ہرچند اسطرح سے وزیر اعظم نے فغفور کو سمجھایا لیکن مطلق اوس
نے خیال نہ کیا اور آگے سے زیادہ ظلم پر مستعد ہوا غرض ایک روز دفعتاً بالکل رعایا
نے حربہ اوٹھالیا اور فغفور کو قتل کرنے کے قصد سے دولتخانے کے دروازون کو توڑکر
محل کے اندر داخل ہوے اور بادشاہ کی تلاش ہرطرف کرنے لگے اوسے نہ پاکر
وزیر اعظم سے اون لوگون نے ولیعہد طلب کیا تاکہ وہ بھی مارا جاوے اور فغفور کی قطع
نسلی ہووے اسپر وزیر گھبرایا بلکہ بدحواس ہوا اور اوس نمک خوار کو جب دوسری
صورت ولیعہد کے حفاظت کی نہ سوجھی لاچار اوسنے اپنے بیٹے کو لاکر اون لوگون
کے حوالے کر دیا اور کہا کہ یہی ولیعہد ہے یہ سنتے ہی سب دفعتاً اوس بچے پر جھک
پڑے اور اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا جب اس حرکت سے غصہ اونکا کم ہوا فغفور کی تلاش
سے باز رہے اور اپنے اپنے گھر چلے گئے لیکن اوس ظالم کو اوسی روز بھیس بدلکر جلا
وطنی اختیار کرنا پڑا اور آخر کو ستّے مین آیا کہ مفلس اور پریشان ہوکر بیابان مین مرگیا اوس
وقت اوسکے پاس ایک آدمی نہ تھا کہ چلو بھر پانی پلاتا راقم یہہ دعوی کرکے کہتا ہے
کہ کسی تاریخ مین مثال اس نمک حلالی کے جو وزیر چوکن سے صادر ہوئی نہین ہے
اور نفسانیت کے خلاف اسطرح کا امر آجتک وقوع مین نہین آیا کہ ایک شخص محض دنیا
دار روزگار جیسے وزیر اعظم کو انبوہ دولت اور تخت شاہنشاہی ملنی کی صورت خود بخود

کا برا اور اصاغر بلونا پسند بلکہ سبکو اوس سے گزند حاصل ہوتا ہے اور لوگ کہتے ہین کہ غاصب خواہ وہ پادشاہ خواہ غلام ہو لوٹیرا ہے اور قابل اسکے کہ تمام عالم دفعتًا اوسکا دشمن ہوجائے اور اوس ڈاکو کو سزا دیوے حال لوگون کے دلون کا یہہ ہے آگے مرضی مبارک مین جو بہتر ہو وقوع مین آوے اتنا کھکر وہ نمکخوار چپکا رہا لیکن پادشاہ کو مطلق عبرت نہوئی بلکہ اوس راست گو کو دربار سے نکال دیا اور اپنی طبیعت کے موافق دوسرے شخص کو بحال کیا جسنے نئی ترکیبین رعیت کو صدمہ دینے اور روپیہ لینے کی نکالین اس شخص کے خزانچی ہونے کے ساتھہ ہی رعیتون کی شکایتین زیادہ ہوئین اور اسباب انقلاب رفتہ رفتہ آمادہ ہوتے چلے جب فغفور نے یہہ دیکھا تو کئی ساحرون کو بلواکر حکم دیا کہ ہمارے دشمنون کی شناخت واور اونکے نام سے ہمکو اطلاع دو بعد اوسکے ان بدکردارون نے جسکو چاہا بند ہوا دیا اور پادشاہی غضب کی یہہ ہیبت پیدا ہوئی کہ شکایت کرنے کی بھی جرات کو باقی نرہی لیکن سبکے دلونکا عجب حال ہوا تب پادشاہ نے اپنے وزیر اعظم خوگن کو ہنس کر کھا کہ تو نے دیکھا کہ مینے کیا معقول ترکیب ٹھرائی کہ سب کی زبان بند ہوئی اوسوقت اوس مرد نیک خو نے کہا کہ خداوند جان بخشی ہو تو حضور کو جواب باصواب دیوین فغفور نے جب اجازت دی خوگن نے کہا کہ حضور یہہ نہ سمجھین اور اسپر تکیہ نکرین کہ جسکی زبان بند ہوتی ہے اوسکی تسکین خاطر کی وہ علامت ہے اور حضور یاد رکھین کہ پانی کے توڑ کے دھارے کو یکایک رکوا دینے مین اتنا خوف نہین ہے جو رعایا کو لازبان کر دینے مین ہے جسطرح سے تیز اور بہتا پانی جب بند ہوتا ہے تو زیادہ جوش وخروش پیدا کرتا ہے اور جب پھر پھوٹتا ہے تو سیلاب ہوتا ہے اور ہر چہار طرف تباہی لاتا ہے اوسی طرح سے رعایا کی زبان جب اور غصہ جو کنے جھکنے سے دھیما ہوتا ہے اوسکے کرنے کی

دشمن دوست ہوگئے اور ایسے جان نثار بنے کہ اپنے خاص آدمیون سے زیادہ
توقع اونکی ذات سے تھے اور اغلب ہے کہ یہہ تدبیر دل پسند چوکنگ وزیر کی
تھی اسلیے کہ سواے نیکی کرنے اور خلق کو آرام پہونچانے کے دوسری بات اوسنے
نہین سوجھتی تھی جسوقت اوسنے انتقال کیا بادشاہ کے دلکو بڑا صدمہ پہونچا اور مدت
تک افسردہ خاطر رہا لیکن خوش نصیب ایسا تھا کہ دوسرا وزیر ویساہی باتدبیر جلد
ہاتھہ لگا اور اوسی نے پہلے ختاہین پیسے کی رسم نکالی لیکن سکّے کی صورت نہ جب
تھی نہ اب ہے اور فقط ایک سوراخ بیچ مین رہتا تھا اور ڈوری پر پہنا کے لوگ
رکھتے تھے چنانچہ اب بھی وہی حال ہے پچاس برس کی عمر مین اس بادشاہ نیک صفات
نے وفات پائی بعد اوسکے کام وانگ اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا[۲۶] اور چھتیس برس کی ریاست
کے بعد مرگیا اور قائم مقام پدر چو وانگ ہوکر اکاون برس صاحب تخت رہا اور
ایک ہزار دو برس قبل حضرت عیسیٰ کے گذر گیا اور چونکہ ان دونون کے عہد دولت
مین کوئی بات قابل یاد رکھنے اور لکھے جانے کے وقوع مین نہین آئی اس سبب
سے مختصر اسی قدر معرض تحریر مین آیا ہے چنیگ وانگ کے پر پوتے مووانگ
کے عہد مین پہلی دفعہ قوم تاتار نے ختائیون کو ستایا لیکن کچھہ ایسا صدمہ اونکی یورش
سے نہین پہونچا جو قابل ذکر کے ہووے اسیطرح سے چار بادشاہ ایک بعد
دوسرے کے مطابق سلسلہ تخت نشین ہوے مگر کوئی بات ایسی جسکے بیان
سے کچھہ فائدہ منصور یا بطور ذکر خیر بھی ہووے نہین وقوع مین آئی غرض جب
لی وانگ کا وقت آیا جو دسوان فغفور بعد بانی خاندان کے تھا تب چاؤ کے گھرانے
مین پہلے رخنہ پڑا اور وہ ماجرا یون ہوا کہ لی وانگ شدت سے حریص تھا اوسنے
روپیہ حاصل کرنیکے شوق سے رعایا پر خزانہ بڑھایا اور غربا کو انواع طرح سے ستایا
تب ایک وزیر نے جان پر کھیل کے عرض کیا کہ خداوندکی رائے خاص و عام اور

چوکنگ کی بدی ہر وقت بادشاہ کے آگے کرنی اور چغلی کھانی شروع کی اور چوکنگ
نے دیکھا کہ بھتیجے نے کان دیا دولت سرا سے رخصت ہوا اور گوشے مین
جا بیٹھا کئی دن کے بعد ایک طوفان ایسا آیا کہ سارا طیار غلہ نقصان ہو گیا جب
یہہ سانحہ ہوا فغفور نے دفتر تاریخ کو کھولا تا رد بلا کی ترکیب مطابق دستور قدیم کے
معلوم ہووے اتفاقاً ایک کاغذ ملا جس مین اوسکے والد مرحوم .. کے مرگ کا حال
لکھا تھا اوسکے ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ چوکنگ نے اپنے بھائی یعنی فغفور سابق
کی جان بچانے کے لیے اپنے کو فدیہ کرنے کو مستعد ہوا تھا غرض یہہ دیکھکر
بادشاہ کا جی پگھل گیا اور فوراً چوکنگ کے گھر پر جا اپنے ساتھہ دولت سرا مین
لے آیا اور پھر وزیر اعظم بنایا ختائی مورخ کہتے ہین کہ جونہین چوکنگ اپنے
سابق عہدے مین بحال ہوا ابر چھٹ گیا اور آفتاب نے اپنا رخ دکھایا اگرچہ
ممکن ہے کہ ایسا ماجرا حسن اتفاق سے وقوع مین آوے غرض اوسکو معجزہ سمجھا
چاہیے جب چوکنگ کے اور بہائیون نے دیکھا کہ پھر اوسکو عہدہ ہوا وہ جاکر
اوکنگ پسر چوسنگ جس سے خاتمہ شانگ کے فغفورون کا ہوا تھا سے ملے
اور اوسکو ترغیب دی کہ تو اپنے باپ کا عوض لے اور تخت حاصل کرنے کا
قصد کرنا تجکو واجب ہے اور وہ ناسپاس بھی اونکے فقرون مین آن کر
علم بغاوت کا استادہ کیا لیکن سبہون پر بادشاہ فتح یاب ہوا اور چونکہ عقیل
اور رحیم اور باپ کا سا مزاج رکھتا تھا اوسنے بعد شکست دینے کے یہہ فرمان
جاری کیا کہ بلوے کے شریک جو تھے اور شانگ کے خانوادے سے
محبت رکھتے ہین وہ اگر چاہین تو سب ملکر ایک ہی شہر مین بود و باش کرین اونکے
ساتھہ ہمکو کچھہ پرخاش نہین ہے اور جب ایک شہر خاص مین سب طرفدار شانگ
کے جا رہے تو فغفور نے ایسی دلجوئیان اون لوگون کی شروع کین کہ چند روز مین

اُوَوانگ اوسکے حسن عالم فریب پر عاشق ہو جاوے گا مگر اوسنے فوراً قتل کرڈالا
اسلیے کہ اکثر حرکتین جو فغفور سے ہوئی تہین اسی کم بخت کی تحریک سے ہوئی تہین*

پانچوان باب

خاندان چُو کے بیان مین

جب اُوَوانگ دولتخانہ شاہی مین پہنچا تو جو کچھ مال وزرا وسنے پایا فوج مین لٹا یا اور
محل سرا مین جتنی عورتین تہین سبکو اونکے گہرون پر با عزت بہجوا دیا اور یہہ فرمان
جاری کیا کہ مین شانگ کے نیک فغفوروان کے احکام اور قوانین کو رد اور منسوخ
نکرنے بلکہ اونکو بخوبی اجرا دینے کو آیا ہون اور تاکہ تمام پر ثابت ہووے کہ شانگ کے
خانوادہ کا وہ دشمن نہ تہا اوسنے چُوسینگ کے بیٹے اوکانگ کو ایک صوبے کا ناظم
بنایا جیسا کہ صدر مین مذکور ہوا ہے اس پادشاہ نے اپنی دانست مین اچہا کیا جب
اون امرا کو سلطان کا خطاب دیا اور علحدہ علحدہ جاگیدا اور زمینداری بخشی اور اپنے
اپنے عہد مین سرخود بنایا جنہون نے فوج یا زر کی مدد چُوسینگ سے لڑائی کے وقت
اوسکو دی تہی لیکن اسکا نتیجہ بُرا ہوا اور انہین سبہون نے سلطنت مین بار بار رخنہ
ڈالا ملک گیری کے بہت خلاف اس طرح کی عنایت و کرم ہے بقول سعدی کے
وہ درویش در گلیمے بخسپند * دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند * سات برس اوسنے
سلطنت کی اور ترانوے برس کی عمر مین اور ۱۱۱۶ برس قبل حضرت عیسی علیہ السلام
کے اس جہان فانی سے رخصت ہوا اوسکا بیٹا چینگ وانگ باپ کے بعد
صاحب مسند مقرر کیا گیا مگر نہایت طفلگی مین تخت نشین ہوا اس سبب سے اعیان
دولت نے اوسکے چچا چوکنگ کو وزیر اعظم بنایا اور اوسنے بہتیجے کی اچہی تربیت کی
اور راہ پرہیزگاری اور ملک داری کی ایسی بتلائی کہ بیٹا باپ سے بہتر نکلا لیکن
جب اسکے باپ کے اور تین بہائیون نے بارے رشک اور حسد کے

تین باتون پر نیکی ختم ہے ادھراس وزیر نے انتقال کیا اور راو دہر بلوا ہونان کے صوبے
مین شروع ہوا اور پی کان ایک وزیر نے ففغور سے کہا کہ ایسا ماجرا ہے تدبیر جلد کیجیے
اور باپ دادون کے تخت کو سنبھالیے ورنہ چندے اگر یہہ حال رہا تو سمجھیے کہ زوال
آیا اوس نمک خوار نے تو یون خیر خواہی سے کہا مگر وہ خونخوار بدکردار خفا ہوا اور اہل بارگاہ
سے کہا کہ مینے سنا ہے کہ جو شخص بہت دانا اور پیش بین ہوتا ہے اوسکے دل مین
سات سوراخ رہتے ہین اب پی کان کا پیٹ چرواکر دیکھا چاہیے کہ یہہ بات حقیقت ہے
یا نہین اور غالب ہے کہ سات سوراخ اسکے دل مین بھی ہوونگے اسلیے کہ اپنے
کو بہت عاقل سمجھتا ہے غرض یہہ کہکر فوراً اوس نمک حلال کا پیٹ اوسنے چاک کروایا
اور دل کو ہاتھہ مین لیکر سبھون کو دکھلایا اور کہا کہ یہ احمق تھا دیکھو اوسکے دل مین
سوراخ نہ نکلے جب یہہ حال دیکھکر دوسرے وزیر نے سر جھکایا اور جواب ندیا تو اوسپر
بھی خفا ہوا اور غلامی کا داغ گالون پر گرم لوہے سے دیکے قید شدید مین ڈال دیا اور
اُوْوانگ کو فوج لیکر سرکشون کیطرف بھیجا لیکن جب اوسنے دیکھا کہ سارا عالم اوس موذی
کا دشمن ہے اور امیرون سنے آنکر تنگ کیا اور دربار کا نقشہ ایسا بدڈول پایا کہ صلاح
کار نمک خوار پر بھلے غضب آتا ہے اوسنے پھر کر ففغور سے لڑائی کی اور ایسی شکست
دی کہ بادشاہ مایوس ہوکر محل مین آیا اور سب جواہرات اور خزانہ اور محلیون کو اپنے
ساتھہ کوٹھری مین بندکرکے آگ لگوا اوسی مین خاک ہوگیا اسپر اوسکے بیٹے او کانگ نے
کیا کام کیا کہ اپنے پانون مین بیڑی ہاتھہ مین ہتکڑی اور گلے مین طوق ڈال ایک تابوت
ساتھہ لے چھکڑے پر بیٹھہ کر اُوْوانگ کے سامنے آیا لیکن اوسنے گلے سے لگالیا
اور بیڑی ہتکڑی کٹوا تابوت جلا دیا اور جب خود تخت پر بیٹھا تو اوسکو ایک صوبے کا
ناظم بنایا القصہ بعد اس فتح کے جب اُوْوانگ دار الامارت کی طرف چلا تو راہ مین
وہی عورت تانکی ملی اور اپنا خوب ہی بناؤ سنگار کرکے اس امید سے آئی تھی کہ

ہوجاوین اور پیتل کا ایک موٹا گول ستون چربی سے لپیٹ کے انگارون پر رکھوادیتی تھی اور جس بیچارہ مظلوم پر خفگی ہوتی تھی اوس ستون پر ننگے پانون دوڑاتی تھی اور وہ جو ہین قدم اوٹھاتا انگارونمین گر پڑتا تھا ایک دفعہ فغفور نے ایک حاملہ عورت کا پیٹ فقط اسلیے چرواڈالا تاکہ بچے کو رحم مین دیکھے اور ایک مرتبہ ایام سرما مین جب شدت سے پالا پڑا اور کئی آدمیون کو اوسنے ننگے پانون برف کے اوپر سے جاتے دیکھا اونکو بلوایا اور جلادون کو حکم دیا کہ ان سبھون کے پانون پھلی سے کاٹ ڈالو مین اونکے تلوون کے مغز کو دیکھونگا کیونکہ بڑی طاقت اونمین ہووے گی جو ایسے بیدھڑک اس برف پر چل سکتے ہین اور سیح مچ اوس موذی نے اون بیگناہون کا پانو کٹواڈالا اس حرکت پر جب اوسکے وزیر اعظم وان وانگ نے عرض کیا کہ خداوندا ان حرکتون سے حضور فتور برپا کرینگے اوسیوقت چوسن نے مقید کیا لیکن جب وزیر کے بیٹے او وانگ نے ایک نازنین دلربا کو بھیجا اور اوسکی معرفت عرض باپ کی مخلصی کی کروائی بادشاہ نے رہائی دی غرض باوجودیکہ فغفور اسطرحسی پیش آیا اور وزیر نے تمام سلطنت مین بلواے عام کا نقشہ دیکھا اور سب ناظمون کو از حد برخلاف پایا اور اکثرون نے یہہ بھی چاہا کہ وہ خود بغاوت کا علم کھڑا کرے اور تخت کو چھین لیوے لیکن اوسنے خاوند کی خیرخواہی اوسپر بھی چاہی اور سلطنت مین فتور کو ظہور پانے ندیا جب مرنے لگا اپنے بیٹے او وانگ کو پاس بلواکر کہا کہ سنو میری آخری نصیحت کو اور سفینۂ دل پر تین باتون کو لکھو پہلی یہہ کہ جب کوئی موقع نیکی کرنے کا ملے فوراً کرو اور کبھی اوسکی وقت کو نہ ٹل جانے دو دوسری بات یہہ کہ اپنے مین جو بدیان دیکھو قصداً اونکے دفعیے کا کرو اور دوسرون کا عیب جو نہو اور جب برائی کسیکے نفس مین پاؤ تو بنظر عفو اوسے دیکھو اور اپنے رزایل کو یاد رکھکر اوسے معاف کرو اور تیسری بات یہہ ہے کہ آج کا کام کل پر نہ موقوف کیجیو غرض انہین

کرنے لگا اسی عرصے مین ادہراونکا زوال شروع ہوا اور دوسرے گھرانیکا اقبال رفتہ رفتہ بڑہا یہانتک کہ تخت ختا پر چوؔ کی نسل قایم ہوئی اور شانگ گھرانے سے سلطنت چہن گئی اور اوسکی صورت اسطرح پر ہوئی کہ کوکنگ اگلے کسی فغفور کے خاندان کا ایک امیر بہمہ صفت موصوف صوبہ شن سی مین جاگیردار عالی وقار تہا اور چونکہ اپنی رعیت کے ساتھہ فرزند کی رعایت اور محبت سے پیش آتا اور ہر طرح سے سلوک ہوتا تہا چند روز کے عرصے مین تین لاکہہ باشندے اوسکے نئے شہر مین بسے اور بہت آرام سے رہنے لگے اور دن بدن جو جو فغفور کی سلطنت مین علامتین زوال اور ناپایداری کی نمود ہوئین وہ وہ اس سردار کے خانوادے کی بزرگیان ظہور مین آنے لگین القصہ مادہ ایک گھر کے زوال اور انتقال کا اور دوسرے کے اقبال کا رفتہ رفتہ جمع ہوتا تہا کہ اس عرصے مین کوکنگ کے پوتے وان وانگ نے فغفور کے یہان خدمت لی اور جب نمک حلالی اور دانائی اوسکی ثابت ہوئی عہدے مین اوسنے ترقی کی یہانتک کہ وزیر اعظم ہوا اور اوسکے اقرباؤن کو بہی فغفورون نے بلوا کر ہر طرح سے سرفراز کیا لیکن اطوار اور اوضاع ہر فغفور کے اوسکے پیشین سے بدتر ہوئی اور خاتمہ خاندان کا چوسن نے کیا جسکے برابر خونخوار اور فاسق و فاجر کوئی کم ہوا ہے اور جس طرح سے فغفور ٹی اپنے معشوق موہی کی تابعداری کرتا تہا یہہ بہی ایک عورت پری زاد مگر بدنہاد کے اوپر فدا ہوا اور جو اوس کمبخت نے اشارہ کیا بجالایا اور وہ بہی بمرتبۂ اتم سنگدل تہی اور بے رحمی کی باتین اوسے ہر وقت سوجہتی رہتی تہین چنانچہ جب اوس فاجرہ نے دیکہا کہ عہدۂ شاہی کا رعب لوگون کے دل سے اوٹہہ گیا اور ہر شخص بنظر حقارت فغفور کو دیکہنے لگا اوسنے بادشاہ کو کہا کہ سزائین سخت اور نئی پیدا اگر رواج پاتین تو یہہ باتین وقوع میں آتین اسلیئے ایک ظرف لوہے کا اوسنے ایسا بنایا کہ مجرم کے ہاتہہ اوسمین کباب

ہونے لگین تب اِیْ ین اوسکے والد بزرگوار کے وزیر نمک خوار نے بہت سمجھایا اور باپ کے اوضاع اور طریق کو یاد دلایا غرض جب مطلق شنوا نہوا اوسنے مجبوری سے قید کیا لیکن سوائے تخت پر نہ بیٹھنے دینے اور محل مین بند رکھنے کی ذلت کے دوسرا آزار کسی طرح کا نہ پہونچایا غرض جب بہت رویا اور دفتر یاد سے اپنے اعمال کا ذکر دہویا اور توبہ کی اور قسم کہائی تب اوس وزیر نیک تدبیر نے پہر اوسکو مسند نشین کیا اور بادشاہ نے بہی اوسی روز سے اپنے سابق اوضاع اور اطوار کو ترک کیا اور جب مرگیا اوسکا بیٹا اوٹنگ قائم مقام ہوا اسی بادشاہ کے وقت مین انتقال اوس وزیر نے کیا اور شاہنشاہی اہتمام اور کر و فر سے دفن ہوا تمام مملکت نے اوسکے غم مین لباس ماتم اختیار کیا اور تدفین کے شریک رہا اور یہہ عزت اوسی کے قابل تہی کسی اور کے لیے نہ ہوئی بعض ختائی مورخون کا بیان ہے کہ بعد چنگ ٹانگ کے سترہ شخص تخت پر بیٹھے اور اکثر بد اطوار نکلے اور یا کمیا جو آخر مین بیٹھا سب سے بد ہوا اوسکی حرکتون سے لوگ ایسے عاجز آئے کہ اوسکے خانوادے کا استیصال چاہنے لگے اسمین اوسکا بہائی یوُن گنگ جو قائم مقام ہوا فوراً لقب خاندان کو تبدیل کرکے ین کے لقب سے مشہور کیا اور چونکہ یہہ نہایت خوب اور عادل شخص تہا دارالامان کی رعیت خوش ہوئی اور دوسرے صوبونکے باشندے بہی بلوے کے قصد سے باز آئے اور اکثر یہی سمجہے کہ دوسرا خانوادہ تخت کا مالک ہوا تہا کیونکہ ہر خاندان کے پہلے فغفور سب مثل یوُن گنگ کے نیک ہوتے تہے اور تبدیل لقب سے زیادہ اونکو یقین ہوا غرض اس واقعہ سے بعض کی روایت مختلف ہے اور اونکا بیان ہے کہ تبدیل لقب مطلق نہ ہوا اور چو سِینگ تک جو خاتم خاندان ہوا لقب شانگ یا چائم کا برابر برقرار رہا بہرحال اسمین کچہہ قباحت نہین کیونکہ بعد یون گنگ کے جو تخت پر بیٹہا ایک سے ایک بدتر ہوا اور سلطنت کا ضعف دن بدن ترقی

جیسے جنگ ٹانگ تھا اوراس امرمتحقق کو ہرشخص اگر یاد رکھے تو جب کسی ملک کے
حکام کی عادت بگڑتے اور راہ راست سے لغزش کرتے دیکھیگا تو پیش گوئی ہے
کہہ سکیگا کہ اونکے عہد دولت کو کیا قیام ہو ویگا اس پادشاہ کے عہدمین ایک دفعہ ایسا
قحط آب ہوا کہ ندی نالے جھیل تالاب کو سب خشک ہوگیا اور سات برس تک
پانی نہ برسا لیکن جنگ ٹانگ نے ایسا معقول بندوبست پہلے سے کر رکھا تھا کہ
غلہ دسےسی رعیت تک کو پہنچا اور کسی بات کی کمی نتہی اور نہ کسیکو تکلیف ہوئی غرض
جب ساتوان سال ہوگیا اور پانی ایک قطرہ نہ برسا تب جنگ ٹانگ نے کہا کہ
مقرر میرے گناہون کی سزامین پروردگار عالم نے باران رحمت سے محروم
رکھا ہے اور یہہ کہتا اور کپڑا پہاڑتا سر پر خاک ڈالتا برہنہ پا اور برہنہ سر دارالخلافت
سے پیادہ پا نکلا اور میدان مین ایک ٹیلے پر جاکر رونا اور آہ بھرنا اور چھاتی
اور سر پٹنیا شروع کیا اور نالہ زن ہوا کہ ای کریم ورحیم مین خاکسار بڑا گنہگار سب
سزاؤنکا سزاوار ہون لیکن میری معصیت کو موجب تمام خلق کی ایذا کا کیون ٹھہراتا ہے
اور اپنے بندون کو تباہ کرتا ہے اگر مین نے گناہ کیا ہے تو فقط میری ذات
پر غضب نازل کر اور اپنے بندونکو اس عذاب سے رہائی بخش یہہ کہہ رہا تھا
کہ مورخ ختا کا بیان ہے راست دروغ اوسکی گردن پر کہ ابر گھر آیا اور پانی
بامراد برسا پادشاہ کو رعایا نے اوسی روز خطاب عزیزاللہ کا دیا جنگ ٹانگ
نے رعیت اور ملک کے حق مین بہت بہتری کی اور ادای مالگذاری مین اتنی
کمی کی کہ سبکو سہولت معاش ہوگئی اور آبادی بڑہانے کی یہہ صورت اوس
نے کی کہ خشک اور ناٰبرومند زمین کو لاخراج کر دیا اور وہان کا محاصل رعایا کو
ہمیشہ کے لئے بخش دیا بعد اس پادشاہ عزیزاللہ کے اونکا بیٹا تخت پر بیٹھا لیکن
ولی کے گھر مین شیطان ہوا اسکی تمام حرکتین باپ کے جب خلاف

اورپاس اوسکے اپنی اپنی فریاد لیگئے اور اوس مردنیک طبیعت نے پہلے نہین
چاہا کہ فغفور سے لڑائی کرے لیکن جب لوگ اوس ظالم کی حرکتون سے تنگ
آ گئے اور خاص و عام نے اوس امر کو چاہا اور اصرار از حد کیا تب فوج لیکر مھیہ دارالخلافت
پر چڑھ گیا اور بادشاہ پر ظفریاب ہوا جب فغفور گرفتار ہوکر سامنے آیا اور دست بستہ
ہوکر امان مانگی اور جان بخشی چاہی چن ٹانگ نے کہا کہ اگر تو قسمیہ اقرار کرے کہ آج
کی تاریخ سے اپنی بدیون سے تو باز رہے گا اور اپنی رعیت پر ظلم نہ پہنچاے کا
تو تیرا تخت تجکو مبارک ہو مجھے اوس سے کچھہ درکار نہین مین فقط مظلومون کی داد لینے
آیا تیری دولت اور حشمت کا خواہان نہ تھا یہ کہہ کے اور اوس سے اقرار لیکر چن ٹانگ
نے پھر اوسے تخت نشین کیا اور اپنے ملک مین پھر گیا لیکن ایام زوال اوس خانوادے کا
آچکا تھا فغفور نے آگے سے زیادہ ظلم شروع کیا اور چن ٹانگ کو کہلا بھیجا کہ دیکھہ مین
تجھے سمجھنے کو آتا ہون غرض جب اوسنے یہہ سنا اور آگے سے بدتر حال دیکھا پھر
اوسی سامان سے جا پہنچا اور فغفور کو دوبارہ شکست دی اس مرتبہ تو زیادہ خونریزی
بھی نہین ہوئی کیونکہ خود بادشاہ کی فوج غنیمون کو دیکھتے ہی حربہ رکھکر بھاگ گئے القصہ
چن ٹانگ تخت پر جا بیٹھا اور بایہمہ اوس نابکار بدکردار کو قتل نکیا غرض ملک سے
نکال دیا اور اوسکے تخت نشین ہونے سے شانگ کا خانوادہ جسکو بعض مورخ
بلقب چام مشہور کرتے ہین ختا کی سلطنت کا مالک ۱۷۶۶ قبل حضرت عیسیٰ کے ہوا

چوتھا باب

شانگ یا چام کے گھرانے کے بیان مین

ہر ملک کی تاریخ مین نظیرین ہین کہ اپنا تخت و تاج کھونے اور خانوادہ مٹا دینے
والے ایسے ہی بادشاہ ہوتے ہین جیسا کی تھا اور جنھون نے اپنی عزت کی
افزایش چاہی اور منزلت بڑہائی اور سلطنت بھی کی وہ ایسے ہی ہوے

اد ون مہا خیر جب اوسنے دیھا سلطنت حلی تب امیرو لوٹنا تروع یہ اور اپنے
سے بل کرتے دیکھا اونکو سیدہا کرنے لگا ایک امیر کبیر جس سے ناراض تھا اوسنے
خراب کرنے کا جب قصد کیا اوس سردار ہوشیار نے اپنی خوبصورت اور بدسیرت
بیٹی موہی کو فوراً حضور مین بھیجا اور جو سمجھا تھا وہی ہوا دیکھنے کے ساتھ ہی فغفور اوس
حور پر عاشق ہوا اور اپنی خدمت مین رکھہ لیا اور جو اوسنے فرمایا بجالایا یہانتک یہہ
نا اوسکے بس مین ہوگیا کہ وہ عورت بقول مستورات کے اوسے کان پکڑکے
بٹھاتی اور ناک پکڑکے اوٹھاتی تھی اور مطابق باپ کے اشارے کے
فرمائشین ایسی بینڈی بینڈی کرتی تھی کہ اوسکے بجالانے مین فغفور کے سے صاحب
مقدور کو بعض دفع تردد ہوتا تھا اور ازاںسی ایک خواہش یہ تھی اوسنے ایک دفعہ یہہ
تھی کہ ایک مکان زبرجد کا بنے اور اوس مین جتنا اسباب رہے سب جڑاؤ ہو
پادشاہ اوس فرمایش بیجا کو بجالایا اور اوس جگہہ کو عیش گاہ قرار دیا اور وہان شبانہ
روز عجب طرح کے چرچے شہدپنے کے رہتے تھے کہ اوسکا بیان کرنا معصیت
مین گرفتار ہونا ہے اسلئے خاموشی کو ایسی تقریر سے عاصی نے بہتر سمجھا اور اتنے
ہی پر مختصر کیا خیر جب یہہ حال پہنچا اور ملک ہر طرح سے تباہ ہونے لگا تو وزیر اعظم
نے چاہا کہ پادشاہ کو سمجھاوے اور ان حرکتون سے باز رکھے لیکن جو نہین اوسنے
اسباب مین منھہ کھولا پادشاہ نے سر کو تن سے جدا کر ڈالا اور بولا اب جو کہنا،
اس ظلم پر دوسرے مشیر دولت نے خانہ نشینی اختیار کی اور تمام رعیت
برہم ہوگئی اور چین ٹانگ نے بلوائے عام کے ارادے سے سب مظلومون اور
باغیون کو اپنے پاس بلوایا اور اپنی زمین پر اونہین بسایا اور چونکہ یہہ امیر اوسی خانواد
سے تھا جسکا ذکر اس دفتر کے پچھلے باب مین ہوا کہ نام ہوانگ ٹی رکھتا تھا اور بہت
سے ۔ ۔ ۔ حد مشہور کیا گیا یہی دوسرا سبب ہوا کہ لوگ زیادہ اوس سے متوجہ ہوئے

اور اوقات بسری کے لیئے ایک صوبہ دار کے باورچیخانے مین اوس بادشاہ زادے
کو دیگ شوئی کی نوکری کرنی پڑی لیکن اتفاق سے ایک روز ناظم جو رکاب دارخانیکی
طرف آیا تو اوس لڑکے کو دیکھا اور اوسکی صورت اور قیافے سے سمجھا کہ یہ خواہمخواہ امیر
زادہ افلاس زدہ مصیبت کا مارا یہان آیا ہے اور یہہ دلمین سمجھکر بادشاہ زادے کو بلوایا
اور حال اوسکے وطن اور باپ مان کا پوچھا جب اس سخن کے سنتے ہی لڑکے نے
بے اختیار ڈار ہین مارکر رو دیا تو ناظم زیادہ متحیر ہوا اور اوسکی مان کو بلا کر جب
تفتیش حال کی تب اوسے پہچانا مگر اوسکے باپ کے قاتل اور تخت و تاج کے
غاصب کے خوف سے اپنے یہان نرکھا اور بیابان توفن کیطرف روانہ کر دیا
غرض جب بادشاہ زادہ خراب وخستہ وہان پہنچا اور رہنا اختیار کیا تب رفتہ رفتہ
بعض بعض قدیم نمک حلالون پر اوسکا راز کھلا اور اوسکی صورت اور سیرت اور شیرین
گفتاری دیکھہ سنکر سبکو اوسکے حال پر رحم آیا اور اون لوگون نے انکئی ناظمون
کو ملا یا اور وہان تُش پر چڑہائی کی اور شکست دی اور اوس ستم دیدہ مصیبت زدہ کو
باپ کے تخت پر بٹھایا القصہ بائیس برس تک اوسنے پادشاہت کی راوی کہتا ہے
کہ اس عرصے مین کوئی بات خلاف عدالت اور رعایا پروری کے اوس سے
سرزد نہوئی غرض اوسکے بعد جو آتے گئے ایک سے ایک برے نکلے اور
ان لوگون کی بدیون سے سلطنت کے وجود کو بہت صدمہ پہنچا آخر کار سفلگی اور
بدعہدی اور بداطواری اور ظلم اور ایذا رسانی کا خاتمہ اوس کمبخت پر ہوا جسنے خاندان
ہی کا خاتمہ کروایا اور نام وہ شیطان بصورت انسان کے رکھتا تھا راوی کا بیان
اس نابکار کے باب مین بہت کچھہ ہے جسکو زبان پر لانا نچاہیے غرض بندے
نے ایک فقرے مین بالکل روایت کا لب لباب مطلب یہہ نکالا ہے کہ جسقدر
مرتبہ تُو کا بسبب نیکی کے اعلی تھا اوسیقدر درجہ اوسکا برائی کے سبب سے

ج ؟

اس دردسر کو قبول ... سے بعد ... اوسکا بیٹا ٹی ... بیٹھا اور جا
ذات اور بدی پر پرہیز تھا لیکن ضعیف العقل ایسا نکلا کہ کئی طائفے بد معاشون اور
ذ... تن کے رفتہ رفتہ ایسے بڑھے اور نڈر ہوے کہ دن دوپھر کو لوٹنا اور تاخت اور
تاراج کرنا شروع کیا جب ففور اون سے عاجز ہوا تو اوسی صوبہ دار نے جاکر اونکو نیست
و نابود کیا جسنے اونکے چچا ٹی کینگ کو بے تخت و تاج کرکے اونکے باپ کو مسند پر
بٹھلایا تھا خیر جب ای پھرا تو نہایت مدمغ آیا اور ففور کو ہیچ سمجھ کر بلوا کیا اور رخاوند کو
شکست دیکر چاہا کہ خود پادشاہ ہووے لیکن جب ففور نے وزیر اعظم اوسے بنایا اور
اختیار کل دیا تو کچھ صلاح وقت سمجھکر ففور کو تخت سے نہ اوتارا لیکن اور جو کچھ اختیار تھا
سب اپنے قبضے مین رکھا اور ٹی سنگ کو مثل شطرنج کے پادشاہ کے سمجھا لیکن
چونکہ تخت پر بیٹھنے کی ہوس اوسکے دلمین ازبس تھی اوسنے ایک اور نمک حرام
سے سازشش کی اور یہہ بات چاہی کہ دونون ایک ہووین اور ملکر ففور کو زک
دیوین لیکن بقول شخصی کردہ خویش آیدپیش چاہ کن راچاہ درپیش اتفاق ایسا ہوا
کہ وسے نان تش امیر نمک حرام نے گھات پاسکے ای کو شکارگاہ مین مارڈالا اور
اوسکے بیٹے سے کہہ دیا کہ تیرے باپ کی جان ففور کے اشارے سے گئی اب
تجکو لازم ہے کہ عوض کرے اور جان کے بدلے جان لیوے غرض اسی طرح
سے ورغلا کے ای کے بیٹے سے اوسنے بغاوت کروائی اور رخاوند کو شکست
دلوائی جب ففور مارا گیا تو ای کے بیٹے کو تخت پر بٹھاکر آپ وزیر اعظم بنا لیکن چونکہ
خدا کی مرضی اسطرح پر تھی کہ ئو کا گھرانا چندے اور بھی سلطنت کرے ففور مقتول کی منکوحہ
بی بی حاملہ تھی اور جب دارالامارہ مین ہلچل پڑی اور شوہر کے مارے جانیکی خبر
... کسیطرح سے نکل بھاگی اور جنگل مین جا چھپے اور بعد انقضاے ایام جب اوسکا
... آٹھ برس تک چھپایا اور بعد اوسکے کوہستان کیطرف چلی گئی

کی پرستش جب ہوتی ہے تو فغفور کے سوا دوسرا کوئی امامت نہین کرتا ہے القصہ آٹھہ
برس تک بعد شن کے انتقال کے یُو نے بادشاہت کی اور سو برس کی عمر جب ہوئی
اس جہان سے اوٹھہ گیا لیکن نام اوسکا ابتک جیتا ہے اور تا قیامت اوسکی نیکی اور
دانائی کی شہرت عالم مین رہے گی اور اگر ملک ختا خدانخواستہ ویران اور برباد بھی
ہووے اور دفتر کائنات کا وہ جزو پریشان ہوجاوے لیکن یاؤ اور شن اور یُو کا
نام جو جریدۂ عالم پر لکھا ہے یہہ تب ہی مٹے گا جب اوس کارساز بے نیاز کی مرضی ہووے
گی کہ یہہ نقشہ عالم کا مثل نقش آب کے باقی نرہے بعد یُو کے اوسکا بیٹا ٹی کی مسند
نشین ہوا دو ہزار ایک سے ستانوے برس قبل حضرت عیسیٰ کے ریاست نو برس
اوسنے کی اور اوسکی نہ ایسی نیکی نہ ایسی بدی مشہور رہے لیکن ٹی کینگ اسکے بڑے
بیٹے نے اپنے عہد مین شکار کا ایسا ذوق بڑہایا کہ رعیت کا بڑا نقصان ہونے لگا
اور زراعت مین بھی اوس جہت سے بربادی شروع ہوئی اس لیئے کہ بادشاہ مع
جلوس جب شکار کے تعاقب مین چلے تو ہزارون کھیت پامال ہو گئے جب اس حرکت
کی کثرت شروع ہوئی ایک صوبہ دار بنام ای فغفور کے حضور مین رعیت کی طرف سے
نالہ زن ہوا اور جب اوسنے مطلق خیال نکیا اور ٹھٹھے مین اوسکی باتون کو اوڑا دیا تب
صوبہ دار نے چار و ناچار فوج جمع کر کے فغفور سے لڑائی کی اور شکست کامل دی اور
اوسکے بھائی چنگ کنگ کو اوسکے عوض تخت پر بٹھلایا اور یہہ بادشاہ قابل سلطنت
کے تھا اس لیئے کہ مثل یُو کے اوسنے گھنٹہ در دولت پر لٹکایا اور رعایا کو بلوایا اور فرمایا
کہ جسکو امورات سلطنت مین صلاح دینی اور تدبیر بتلانی منظور ہووے وہ در قصر پر آوے
اور گھنٹہ ہلاوے اور دوسری بات اس پادشاہ نیک خو کی یہہ تھی کہ جب تک اوسکا
بھائی بے تخت و تاج کیا ہوا زندہ رہا اوسنے شاہنشاہی خطاب نہ لیا اور نہ تخت
پر بیٹھا اور یہی کہتا تھا کہ بڑے بھائی صاحب کی تخفیف تصدیع کے لیئے ہندسے نے

س موم ہوجاتاتہے اور بعد اوسکے جو نقش پڑتا ہے رہی تو جاتا ہے اس
ناسی اس بادشاہ دانا ا ورینیا نے موسیقی کا خود شوق کیا اور حکم دیا کہ رعایا مین یہہ پہلے
ر رواج پاوے لکا ین اپنے وزیرون اور اہل کارون کو یہہ بھی کھتا تھا کہ ہر وقت ہوشیار
ور آرام طلب نہ ہو اور عیش سے کنارہ کرو اور حکما کی صحبت رکھو اور خلق کے خلاف رائے
و د رنہ خیا ل نہ کروگے اور زرک اوٹھاوگے اس بادشاہ نے اپنے دردولت پر ایک
لٹکوا دیا اور یہہ حکم دیا کہ جسکو کسی امر مین درخواست کرنا یا کچھہ کہنا منظور ہووے
ے اور گھنٹہ بجاوے اوسی وقت باریاب ہوگا اور اوسکا حال سنا جاے گا
در علاوہ اس گھنٹے کے دیوان خاص کے صدر دروازے پر لوہے کا ایک پتر کھڑا
رہتا تھا یہہ مضمون اوسپر کھودا ہوا تھا کہ جسکو کسی عہدہ دار سرکار پر نالش کرنی منظور ہووے
بے تکلف جلد آوے فریاد اوسکی سنی جاییگی اور داد اوسکو بخوبی ملے گی اور دروازے کی دوسری
طرف تانبا اور سیسے کے بڑے بڑے پتر تھے جن پر اس مضمون کے نقوش تھے
کہ جس شخص عالم یا شاعر یا غیر کو کوئی بات صلاح دینے کی خیال مین آوے تو حضور مین
مہربانی کی راہ سے تشریف لاوے اور اپنی راے کو بیان مین لاکر بادشاہ کو احسا
کرے اسی بادشاہ نے مملکت کے نو پرگنون نقشہ پیتل کے گھڑون پر کھود وا کے
اپنے پاس رکھتا تھا اور اسی سے ثابت ہے کہ علم جغرافیہ مین اہل ختا کو اوس ایام قدیم
مین بھی کچھہ دخل تھا یؤ نے یہہ رسم پہلے نکالی کہ جو مالک تخت ہووے وہ اپنے عصر تک
مجتہد دین رہے اور حکمت اسمین یہی تھی کہ عوام الناس کی آنکھون مین شاہی رتبے کو ترقی
ہووے اس لیئے کہ جہال دین کی طرف ساتھہ نہایت تعصب کے مائل ہین اور جب سمجھتے
ہین کہ ایک ہی شخص کی تابعداری مین دین و دنیا کی سعادت مل سکتی ہے تو لامحالہ منزلت
ویسے شخص کی اونکی آنکھون مین ہر وقت ترقی کرتی رہے گی غرض اوسی عہد سے
یہہ ا رسم ہوئی اور آجتک اوسی طور پر رہی ہے اور ستان تی یعنی پروردگار عالم

تیسرا باب

ہیاسے گھرانیکے بیان مین

جب شن نے انتقال کیا تو یُو اوسکے مشیر اور شریک نے چاہا کہ شن کا بیٹا تخت نشین ہووے لیکن یُو نے ایسا ایسا کام کیا اور نیک نام ہوا تھا کہ رعایا نے جبراً اوسکو بٹھایا اور فغفور مغفور کے بیٹے کو محروم رکھا اور حقیقت مین خود شن نے یُوکو اپنا ولیعہد کیا تھا اور جب تخت پر اپنے ساتھ بٹھلایا تھا تو یہہ فرمایا تھا کہ سُن اے یُو تو حکیم منش اور نیک کردار ہے اور تو نے بڑا بڑا کام کیا ہے اور جب اپنے کو تو نے ایسا نیک نام بنایا اور اپنے گھر کو اوس خوبی سے رکھا ہے تو بے شبہ قابل سلطنت کرنے کے تو ہی ہے اور اگر اسی طرح سے تو نیک رفتار رہا اور اس حکومت اور جاہ وحشمت نے جو مین نے اب عنایت کیا ہے تیرے مزاج کو نہ بگاڑا تو بعد میرے یہہ تخت تیرا ہے اور ذات بابرکات اس شخص کی ایسی تھی اور عفت اور عدالت اور شجاعت اور حکمت اوسکی ایسی ہی مشہور ہوئی کہ یُو اور شن کا مرتبہ اوسکو حاصل ہوا اور لقب تا کا جو ختائی زبان مین بمعنی نیک ہے اوسکو دیا گیا اور ختائیون کو بہت سی اچھی باتین اوسنے سکھلائین اور کشت کاری کی ترکیب بتلائی اور ہر قسم کے اناج بونے اور کاٹنے کے ایام سے آگاہ کیا اور علم موسیقی کا اوسنے بہت چرچا پھیلایا کہ گانے بجانے کا شوق پیدا ہونے سے آدمی درست ہو جاتا ہے اور رحم پیدا ہوتا ہے اور حقیقت ہے کہ اوس وقت مین عین انسب تھا کہ راگ اور رنگ کی کیفیت لوگون کے دلونمین حاصل ہو اس سبب سے کہ یہہ خلقت اوجڈ اور بے تربیت تھی اور آپس مین موافقت اور محبت پیدا ہونے کی یہی صورت تھی کیونکہ ایک کی خواہش دوسرے کو تب ہی ہوتی ہے جب کوئی بات دل لگی کی اوس سے متعلق رہتی ہے اور کثرت صحبت کا نتیجہ محبت ہے اور جب دل مین انس گھر کرتا ہے تو سنگدل کا

گیا تو دیکھا کہ بی بی کے ساتھ بیٹھا ہوا شن ستار بجا رہا ہے تب تو یہ سخت گھبرایا اور بدحواس ہو کر کہنے لگا کہ بھائی صاحب مین آپکو دیکھنے آیا تھا اور شرمندہ ہو کر باہر چلا گیا لیکن شن نے جا کر ہاتھ پکڑا اور کہا مجھ سے قصور ہوا معاف فرماؤ اور چلو کوئی عہدہ سلطنت مین اپنے لیئے تجویز کر کے لو اور آخر کو جلیل القدر عہدے سے اوس سنگدل بھائی کو سرفراز کیا اور کبھی اوس حرکت کا ذکر زبان پر نہ لایا غرض انہین سب جہتون سے شن کی خدا پرستی اور رحم دلی اور انواع طرح کی خوبی مشہور ہے اور سوائے ان باتون کے ملک کی بہتری اور رعایا پروری اوس نے بہت کی اور چونکہ بیشتر جگہہ پر زمین ناہموار اور دلدل تھی شن نے بہت حکمت اور محنت سے اوسے چورس اور برابر کیا اور کشت کار کو تحریک دی اور جس طرح یاؤ نے شن کو شریک سلطنت کیا تھا اوسی طور شن نے ایک شخص یُو کو بلوایا اور اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور ہر طرح سے اپنے برابر بنایا ایک دستور شن نے یہ مقرر کیا تھا کہ جسکا جی چاہے سامنے آوے اور احکام اور اطوار حضور پر جو اعتراض واجب سمجھے نڈر ہو کر کرے اور جو اس طرح کرتا تھا شن اوسکو اپنا دوست کہتا اور دوست سمجھتا تھا کیونکہ دوست وہی ہے جو تلخ سناتا ہے اور سخت کہکر بدی سے باز رکھتا ہے ایک مشہور قول اوسکا یہ بھی ہے کہ جب بادشاہ کے وزیر اور مشیر سب بد ہوتے ہین تو بادشاہ مثل لنگڑے لولے کے بیکار رہتا ہے اسلیئے کہ نوکر گویا ہاتھ پانون ہین اور جب یہی نکمے ہوئے تو بادشاہ ناچار بیٹھا رہتا ہے اسی لحاظ سے ہر بادشاہ کو لازم ہے کہ نیک اور ہوشیار اور تجربہ کار لوگونکو ساتھ رکھے اس سلئے کہ فقط بادشاہ کے نیک کردار ہونے سے معاملہ درست ہوتا بلکہ بدنامی اوٹھاتا ہے ایک عمارت عالیشان بنوا کے شن نے حکم تمام مملکت کے بوڑھے وہان رہین اور جب امور سلطنت سے فراغت ملتی اور طبیعت راحت طلب ہوتی تھی تو اونہین پیر مردون کی صحبت مین جا بیٹھتا تھا اور ہر ایک کی باتین ...... غرض اسی طرح سے پچاس برس اوس نے حکومت کی اور ایک سے بارہ برس کی عمر مین

بعد یاؤ کے انتقال کے شن نے نچاہا کہ یاؤ کا بیٹا تخت سے محروم رہے اسی خواہش سے
تین برس تک اندوہگین اور گوشہ نشین رہا لیکن امرا اور رعایا سب نے زبردستی لاکر شن کو
تخت پر بٹھایا اور یاؤ کے بیٹے کو جلوس کرنے نہ دیا کیونکہ نابکار محض تھا یاؤ نے اٹھاسی
برس پادشاہت کی اور اسی کے عہد مین مورخ ختا کہتا ہے کہ ایک طوفان ایسا آیا کہ سیلاب
نے پہاڑون کو چوٹیون تک چھپایا تھا اور اغلب ہے کہ طوفان نوح کا یہ ذکر ہے لیکن
غلطی یہی ہوئی کہ مورخ نے یاؤ کے عہد دولت مین اس طوفان کی آمد کا مذکور کیا ہے
اس لیے کہ توریت شریف سے ثابت ہے کہ اس طوفان مین دنیا غارت ہوئی تھی
اور جب یہ سانحہ ہوا تو ختا بھی بعد اوس طوفان کے آباد کیا گیا اس لحاظ سے البتہ مورخ نے
غلطی کی جب اس حادثے کے حدوث کو یاؤ کے زمان سلطنت مین لکھا ہے
شن کی پدر و مادر پرستی کی بہت سی نقلین ہین جس سے ثبوت اس امر کا ہے کہ بہادر اور
ولی تھا چنانچہ جب اوسکی سوتیلی مات اور بھائی نے باپ کو بھی اوس سے برگشتہ کیا تب بھی وہ اپنے
ادب اور نیکی سے نہین گذرا اور باوجود اسکے کہ خود فغفور یاؤ نے اپنی دو جمیلہ بیٹیان دی تھین
اور شریک اپنی حکومت اور حشمت کا کیا تھا لیکن اس شائستہ اور نیک کردار بیٹے کو ہمیشہ یہی
غم رہا کہ بزرگون کی ناخوشی بلکہ عداوت جانی اوسکے نصیب ہوئی نقل ہے کہ اوسکے باپ نے
ایک دفعہ فرمایا کہ تو فلانے بھوسیلے کے اوپر چڑھ جا وہ چڑھ گیا اور جب اوپر پہنچا باپ نے
سیڑھی الگ کر لی اور بھوسیلے مین آگ لگا دی لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ شن بچ گیا اور ایک
دفعہ سوتیلے بھائی نے بھی مار ڈالنے کا قصد کیا اور کسی بہانے سے ایک باولی مین اوتار
دیا اور اوپر سے مٹی ڈالنا شروع کیا لیکن قدرت حافظ حقیقی ایسی تھی کہ اندر ہی اندر شن نکل
کے نکل جانے کی راہ شن کو ملی غرض بھائی نے جلدی جلدی مٹی سے کوئے کو بھر
اور جلدی سے قدم اوٹھا کر گھر مین آشن کے مال و متاع کو بانٹنا شروع کیا اور بعد اوسکے
چاہا کہ شن کی بی بیون کو بھی اپنی خدمت مین لاوے لیکن اس قصد سے جو نہین محل تھا

ملکت ختائی اقبالمندی اور بہبودی موجب اور باعث وہی یاؤ کو جب تخت ملا کر فر
شاہی کو اوسنے اختیار نہین کیا اور سیدھی سادی وضع اپنی رکھی اور نہ کبھی تکلف کی
پوشاک پہنی اور نہ لذیذ غذا کھائی اور ہر سال اپنی تمام ریاست مین گشت کرتا تھا اور رعایا
ی نالش و فریاد کو آپ ہی پہنچاتا تھا بوڑھے جوان چھوٹے بڑے سب شبانہ روز
دست بدعا رہتے تھے کہ خدا اسے برقرار رکھے اور روز اجل نہ دیکھا وے ایک
روز کسی شخص نے یاؤ کے مُنہ پر یہہ دعا دی کہ اے بزرگ خدا تجھے دولت دے
اور پیری دکھا وے اور بہت سے بیٹون سے تیرا دل شاد کرے اسکا جواب
شاہ نے دیا کہ اے شخص مین تیری دعا کا مقبول ہونا نہین چاہتا اس لیے کہ جس
پادشاہ کے بہت بیٹے ہوتے ہین اوسکو اوسیقدر خوف رہتا ہے اور جہان
زیادتی دولت کی ہوتی ہے وہان فکر بہت رہتی ہے اور پیری کے ساتھہ ذلت
وخواری ہے یہی ایک نقل دلیل کافی ہے کہ یاؤ کی بزرگی اور دانائی ایسی ہی تھی جیسے
نوسی نے بیان کیا ہے جب یاؤ نے دیکھا کہ تمام سلطنت کا بار اوٹھانا دشوار ہے
اور کام کا بھی بخوبی انجام ایک سے ہونا مشکل اوسنے شن کو اپنے ساتھہ شریک
اور نصف ملکت کا مالک بنایا اور حقیقت مین شن اسی قابل تھا اسلیے کہ نیکوئی اور پدر
و مادر پرستی اسکی مشہور تھی اور اوسکی تقوی و طہارت اور پرہیزگاری کی شہرت تمام پھیلی
ہوئی تھی اگرچہ شن غریب کا لڑکا اور کچھہ دھوم دھامی حسب و نسب نہین رکھتا تھا لیکن فقط
اوسکی نیکی کی اسقدر یاؤ نے سمجھی کہ انواع طرحکی سرفرازیان اوسنے کین اور اپنی دو بیٹیان
اوسکو دین بعد اس بخشش اور عنایت اور قدردانی کے اٹھائیس برس تک یاؤ مختار رہا اور
شن بصورت احسن اوسکو اپنی صلاح و مدد دیتا تھا بلکہ بادشاہت کرتا رہا لیکن یہہ نہین ہوا
اپنے خاوندسر کی زندگی بھر کسی نے منصور شن کو شاہنشاہ کہا ہو اور اس بات کا
شاہی نے کیا تو شن دق ہوا اور لعنت اور ملامت اوسکو کرنے لگا

ی گورین مین پہر دو بادشاہ گمنام کے بعد ٹی کو تخت نشین ہوا اور مدارس کی بنا لڑکون کی تعلیم
کے لئے اسی سبب سے ہوئی اور کثیر الازدواج ہونیکا رواج اسی نے نکالا کیونکہ تمنای اولاد مین چار
جورو مین اوسنے کین لیکن جب اسپر بہی مدت تک محروم ولا ولد رہا تو شان ٹی یعنی پروردگار
عالم کی پرستش شروع کی اور چند دن مین چارون سے ایک ایک بیٹا ہوا اور ان مین سے
دو شانگ اور چاؤ گھرانیکے بانی ہوئے لیکن بڑا بیٹا بنام ٹی چی باپ کے بعد بیٹھا غرض عیاش
اور بد اطوار نکلا اور چیا مرائی نصیحت کر کے دیکہا کہ اپنی حرکتون سے کسی طرح باز نہین آتا اونہون
نے ملکر اوسے بے تخت و تاج کیا اور اوسکے بہائی یاؤ کو بٹہلایا اور یہہ وہ یاؤ ہے جسکی تعریف
ختائیون مین تا قیامت رہے گی اور جسکی یہہ منزلت نیکوئی کی تہی کہ جب کسی فغفور کی مدح مین ختائی
شاعر مبالغہ کریگا تو یہی کہیگا کہ تو مثل یاؤ کے ہے فقط + + + + + + + + + +

دوسرا باب

یاؤ اور شن نامے فغفورونکے بیانمین

شاعر کے قلم کو نہ یہ قدرت اور نہ تحریر کو یہ وسعت ہے کہ ان دونون فغفورون کا تمام احوال
لکھہ سکے حکیم کنگ فوسی نے اونکی مدح مین کتاب مسمی شو کینگ لکھی ہے اور تعریف
یہان تک کی ہے کہ ارباب علم سے بعض یہ کہتے ہین کہ توہم کرکے ایک صورت مرد نیک
خصال کی حکیم نے کہینچی ہے یا اگر اونکی حقیقت سے یہہ تعریف کچہہ نسبت رکہتی ہی
ہو تو مبالغہ کو دخل دیا گیا ہے اور حد سے زیادہ بڑہایا گیا ہے لیکن جنکو یہہ ایرادین سوجہتی
ہین جو صدر مین مذکور ہوئین اون صاحبون کو یاد رکہنا چاہیئے کہ اکثر تاریخون مین یہی دیکہنے
مین آیا ہے کہ جس شخص سے کہ بنیاد کسی خانوادۂ شاہی کی ہوئی ہے وہ ان دونون خاصیتون
مین سے ایک کے سبب ممدوح تہا یعنی وہ صاحب شمشیر اور تدبیر تہا یا عادل و دلی منش تہا
اور تیسرے کسیکو آجتک یہہ رتبہ نہین ملا غرض جب یہ امر واقعی ہے تو البتہ حکیم کنگ فوسی
نے ان دونون فغفورون کے حق مین جو بیان کیا قابل اعتبار کے ہے اس لیئے کہ

مین مصروف ہوئی بکثرت آبادی کے سبب سے کئی گروہ آدمیون کے اونسنے پیچلی کے صوبے کی طرف سینچے اور اوسے آباد کیا پہلی عمارت اینٹ کی ختا مین اپنے رہنے کے لیے اسی سنے بنوائی اور بعد اوسکے شہرون مین بھی مکانات کی بنا ہوئی اس بادشاہ ختائی مورخ اتنی ایجادین منسوب کرتے ہین کہ اگر اوس روایت کو قبول کیجیے تو دوسرے کسی کی کچھ حقیقت نہین باقی رہتی ہے چنانچہ راوی کا بیان ہے کہ ہوانگ ٹی سنے مرصد بنوایا اور تقویم کو درست کیا اور حربے اور چھکڑے اور گاڑی اور رتھ اور ایک قسم کے باجے کی ایجاد کی اور روپے پیسے کا رواج دیا اور نرخ اور مول تول وغیرہ کا تعین کیا سوا اسکی جودت طبیعت کے اسکی بیگم بھی علی ہذا القیاس بہت ذکی اور زیرک تہی اور ریشم کے کیڑے کو پالنا اور ریشم پیدا کروانا اور اوسکے تہان بنوانا اور پوشاک بنانا سب اوسی کا کام تہا لیکن غالب ہے کہ بہت سی ایجادین جو ہوانگ ٹی سے منسوب کی گئی ہین اون مین اورون کا بھی حصہ ہے اور یہہ قیاس بعید العقل نہین اس لیے کہ عادت ختائیون کی یہی ہے کہ جو بات قابل نہایت تعریف کے ہوتی ہے وہ قصداً کو اوسکی ایجاد سے ممدوح کرتے ہین ایک قیاس اور بھی ہے کہ چونکہ وہ خانوادے سب سلاطین کے جو ایک ایام مین مالک بعض بعض صوبون کے تھے اور فغفور سے کبھی باغی اور کبھی ملے ہوے رہتے تھے جنکا حال آگے معلوم ہوگا ختائی تاریخون مین لقب وانگ یعنی سلطان کا رکھتے تھے اور اصلی فغفوران چین کا خطاب ہوانگ ٹی یعنی مالک روی زمین تہا اس سبب سے بالکل ایجادین جو ہوانگ ٹی سے متعلق معلوم ہوتی ہین اوس سے مطلب راویونکا یہی ہے کہ خاص فغفوران چین کے خانوادے مین ایجادین ہوئین تہین القصہ اوسکی بعد بیٹا اوس کا بیٹا اور نام شاؤ ہاؤ تھا اور بجز اوسکے کوئی کام اوسنے نہین کیا کہ بانڈرین کے درباری لباس مین جو کلابتون کے نقش بنے رہتے ہین وہ اوسی کی تجویز سے ہے اور دو قدیم قبرین ختائی ہنوز دکھاتے ہین اور کہتے ہین کہ باپ بیٹے یعنی ہوانگ ٹی اور شاؤ ہاؤ

اہل ہند اور اہل ختا میں اس قدر ہے یعنی ایک قوم خوبصورت قسم ریشدار سے ہے
اور ایک بدصورت قسم بے ریش سے معلوم ہوتی ہے کہ ان دونوں ملک کے
لوگوں کو ایک ہی نسل سے قرار دینا درست نہیں اور مختلف روایتیں جو اس باب میں اگلے
فاضلوں کے فقط تفرس ہیں اور جسکی عقل نے جہانتک رسائی کی اور علم نے بہی مدد
پہنچائی اوسنے ویسا ہی قیاس کرکے بیان کیا ہے اور سوائی قیاس کے ایسے
مقام نازک پر قطعاً کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے خیر جو کچھ ہو غرض اتنا تحقیق ہے کہ فوشی کا صحو
اصلی باشندوں سے آباد ہوا اور فوہی نے سمت چین یا ختن یا چین بسایا اور اپنی
رعیت کو آدمیت سکہائی اور بیہودہ وحشی عادتوں سے پاک کیا کہتے ہیں کہ ایک سو تیس
برس کی عمر اوسکی ہوئی اور جب موت آئی ہر شخص کی آہ اوسکی لاش کے ساتھ گئی مشتاق
روایت ختا کے موسیقی کی بنا فوہی سے ہے اور دلکو نرم کرنے اور آدمی سے
آدمی کو انس دلانے کے لیے اوسنے چند باجوں کی ایجاد کی بعد فوہی کے بعض مورخونکا
بیان ہے کہ پندرہ بادشاہ تخت نشین ہوئی اور زمانہ سبکی ریاستوں کا قریب اٹہارہ
ہزار برس کے تہا مگر اس روایت کی ابطال اسی تعین مدت میں پائی جاتی ہے اور
زیادہ کہنا ضرور نہیں غرض ان سب کے بعد کہتے ہیں کہ شن ننگ تخت پر بیٹھا اور
زراعت کی بنا اوس سے ہے اور طبابت بہی اوسی نے شروع کی اور بازار و ہاٹ
میلا وغیرہ کی بہی بنیاد ڈالی غرض ایکسو چالیس برس کے بعد اوسنے انتقال کیا اور اوسکی
نسل سے سات شخص صاحب تخت و تاج ہوئی اور آخر میں لی او چو کانگ اوسی خانوادے
کا جب عیاش نکلا اور بلوا سے عام ہوا تو ہوانگ ٹی تخت پر بیٹھا یہ شخص وارث تخت
و تاج نہ تہا اور ہمیشہ شن ننگ کے وارثوں سے لڑا کیا مگر ظفریاب نہوا لیکن جب فانہ
کانگ ایسا بد اور نا قابل ریاست نکلا تو اوسنے تخت چہین لیا اور جسنے مقابلہ کیا اوس
سے لڑا اور شکست دی غرض جب امن و امان ہوا شیعت اوسکی ستہری ملک کی تدبیر

عوض و معاوضہ کے ذریعہ سے پیدا کرتے ہین اور یہہ حال اہلیت کا تب ہی ہوتا ہے
جب درندے جانور سب جنسے انسان کے ساتھہ ہمیشہ ریاست کے لئے شروع
آبادی ملک مین لڑائی خوب ہی ہوتی ہے مغلوب ہوتے ہین اس لحاظ سے ابتدا
سے ایام شروع آبادی بعد شکست درندون کے نہایت رواج علوم اور تحریر تاریخ
عرصہ ہزارون برس کا ان دونو عہد کے درمیان گذرتا ہے اور یہی باعث ہے
کہ اکثر ملکون کی قدیم تاریخون مین بہایت شکوک رہتے ہین خصوص اوس مقام پر جہان پہلی
آبادی اور پہلی باشندون کی خبر دی جاتی ہے اور اسکی تمثیلین بہت ہین چنانچہ ایک
یہی جو ختائی سب اپنے ملک کے باب مین بیان کرتے ہین کہ شروع مین آسمان
جسکو مذکر یعنی قوت فاعلی کہتے ہین اور زمین جسکو مؤنث یعنی ہیولاے ناقص جانتے
ہین یہہ دونو وصل وارتہے اور جب جدا ہوئی تو ختا کی سرزمین پر آسمان اور زمین کی
اول اولاد نمود ہوئی اور وہ مرد تھا اور پان کو کہلایا اور اوسی سے نوع انسان کی بنا
ہوئی غرض حاصل اس نقل بے اصل سے اتنا ہی ہے کہ ختائی قوم اور ختا کا ملک سب
سے بزرگترین اور برتر ہا کے باشندے اور ہنود بھی اس اس طرح کی نقلین قدامت
کی اپنے اپنے ملک اور قوم کی بڑائی مین بیان کرتے ہین غرض جزوئیٹ فرقے کے
پادریونکا یقین ہے کہ پان کو اور حضرت آدم ایک ہی شخص بنام مختلف ہین لیکن بعض علما
سمجھتے ہین کہ یہہ اشارہ طرف اوس عالم ہیولانی یا ہیولا اولی کے ہے جو قبل خلق ہونے
کائنات کے موجود تھا سان ہوام کا گھرانہ مطابق ختائی مورخون کے پہلا خانوادہ پادشاہونکا
ہے اور بنیاد اسکی ایک شخص ملقب بہ فوہی سے تہی جسکو بعض علماء فرنگ قیاس کرتے
ہین کہ شاید اشارہ طرف حضرت نوح کے ہو غرض اسی نے شن شی کے صوبہ مین چین کا
شہر بسایا اس لحاظ سے بعض مورخ کی روایت ہے کہ شاید ختا مین جو طائفہ آدمیونکا
آن کر [illegible] ہندوستان سے نقل مسکن کرکے وہان گیا غرض مباینت صورت کی

فلانی جگہہ پر بسی کیونکہ جب شروع سے ہر قوم کی تاریخ لکھی جاتی تب یہہ بات حاصل
ہو سکتی تھی غرض معتبر مورخون کا قول یہہ ہے کہ جب حضرت نوح کی اولاد کو ارارات
واقعہ ملک ارمن کی گرد نواح مین بکثرت ہوئی اور بسبب اونکے گلّون کے بڑہنے
کے ایک وسیع علف گاہ کی حاجت ہوئی اور شرق کیطرف سفر کرکے ملک
سنعار مین پہونچی اور گستاخی سے اوسنے اوس برج کی ساخت شروع کی جسکے
سبب سے خداوند عالم نے اونکو روی زمین پر پراگندہ کیا تو اوس تفرقہ اندازی
مین یافث بن نوح جو مشہور عربی اور دوسری شرقی تاریخون مین بلقب ابو الترک یعنی
جد اقوام تاتار رہے وہ اپنی آل و اولاد کو ساتھہ لئے دو سے برس بعد طوفان نوح کے
کنارہ دریاے اتھل جسکو انگریزی مین والگا کہتے ہین آنکر مقیم ہوا اور اڑہائی سو برس کی
عمر کے بعد وقت مرگ آٹھہ بیٹے چھوڑ گیا چنانچہ ترک جو جد اقوام تاتار کا ہوا اور چرس اور
سقلاب اور جد قوم روس اور منشاک اور زوئین جد قوم چین اور کامادی اور تارج
چونکہ یافث نے اپنے ہر بیٹے کو اوسکی ہم بطنی بہن سے نکاح کرکے ایک ایک
سمت کو رخصت کیا تو زوئین ملک چین مین اپنے گروہ کو لیکر بسا اور بادیہ پیمائی سے
جب اوسکو نفرت ہوئی تو کشت کاری کی بنا ڈالی اگرچہ خداوند عالم نے آبا و اجداد انسانکی
عمر کو اولاد کی جلدی ترقی کے لئے زیادہ کیا تھا لیکن پھر بھی رسم دنیا کے موافق اونکی
نسل رفتہ رفتہ بڑہی اور ایکمدت گذر گئی ہوگی جب کہین ایسی زیادتی ہوئی کہ اونکی جا سے
بود و باش کو یا خود اونکو کسی نام خاص یا لقب سے شہرت ملی چونکہ تاریخ نویسی کا فن غایت
علم سے تعلق رکھتا ہے اور علم غایت اہلیت اور انسانیت کے عہد مین پیدا ہوتا ہے
اور اہلیت تب ہی ایک گروہ خلق مین آتی ہے جب آپس کے اتفاق اور کسی عاقل بزرگ
کی صلاح سے وہ کسی مقام کو گھر دروازے سے آباد کرتے اور بستی اور شہر کی بنا ڈالتے
اور کشتکاری مین مشغول ہوتے ہین اور پڑوس کے لوگون سے رسم تجارت اجناس کے

مقیم ہین کیونکہ ان دونون مین شباہت کی مغایرت زیادہ ہے غرض وہ کوہستانی سب خطۂ چین کے بنیادی رہنے والے خواہ ہون یا نہون لیکن اسباب ظاہر خصوص شباہت کے باعث سے یہی قیاس ہوتا ہے کہ ختائی فرقۂ تاتار سے ہین اور چونکہ بادیہ پیمائی اونکو پسند نہ آئی اونہون نے گھر بناکے سکونت ایک جا پر اختیار کی اور اونکی اولاد کے سوا دوسری قوم تاتار کی شکست کہائی ہوئی جنہنے اونکے قریب پناہ لی تہی اونہون نے بہی وہی طریق اوقات بسری کا اختیار کیا تہا اور حالانکہ کتب تاریخ ختا مین ذکر نہین ہے کہ اوس ملک کے باشندون کی اوقات مثل تاتاریون کے بادیہ پیمائی کی تہی لیکن دو سبب سے قیاس یہی چاہتا ہے ایک یہہ کہ دشت گردی کی اوقات خواہمخواہ اون لوگون کی ہوویگی جنکی غذا خانہ پروردہ جانورون کے گوشت اور دودہ پر موقوف ہے کیونکہ جب لاکھون گاے بیل بکری بہیڑی گھوڑے گہاس چرکے کہائینگے تو تہوڑے عرصے مین اونکے مالکون کو تبدیل مکان کرنا بسبب کفاف نکرنے چرائی کے واجبات سی ہے اور دوسرے یہ کہ اگر بالفرض کوئی معتبر تاریخ قدیم موجود نہوتی اور صورت دنیا کی بعد طوفان نوح کے اور حالات اور اوقات اور حرکات آبا واجداد اقسام بنی آدم کی روایت تحقیق سے دریافت مین نہین آسکتی تاہم غوض او تفرس کو قوت بلکہ سہولت ملاحظہ سے اون قومون کے اطوار اور اون ملکون کے آثار کے حاصل ہوتی جہان پر ہزارون برس سے ایک ہی حال ہے اور ملک بیابان یا وسیع کفدست میدان مین وحشی باشندے خیمون مین رہتے اور گلہ ہزارون خانہ پروردہ جانورون کا چراتے پہرتے ہین اور اوسی کے گوشت اور دودہ پر اوقات بسر کرتی ہین اور ملک ترکستان و تاتار و عربستان کے بعض ملک اور اکثر قومون مین مثالین اوس وضع کی اوقات بسری اور بادیہ پیمائی کی ملتی ہین جو اوائل نوآبادی دنیا مین ہر ملک مین کم و بیش موجود تہین اس مشکل کو حل کرنا امکان سے باہر ہے کہ کس قوم کا مسکن اولین کون مقام تہا اور کدہر سی وہ آئی اور کدہر کو گئی اور کتنے تبدیل مقام کرکے

کیا چاہیے کہ نوع انسان کی تین علیحدہ قسمیں ہین جنکی آپسمین مغایرت اور مباینت اسقدر ہے
کہ فلاسفہ اہل دھرنے اس سبب سے اعتراض قوی اوس حدیث پر کیا ہے جسمین بیان ہے
کہ بالکل اقوام انسان اولاد ایک ھی جد یعنے حضرت آدم کی ہین غرض ان تین اصلی قسمونکو
بسبب اسباب وعلامات مغایرت کے کرنل ہملٹن اسمٹ صاحب جو عالم زبردست اور
یکتای روزگار علم خواص الاشیا کے تھے یون نامزد کرتے ہین پہلی بلقب قسم ریش دار
دوسری بلقب قسم بے ریش تیسری بلقب قسم مرغولی یعنے پیچیدہ موے اگرچہ انکی فروعات
صدہا ہین لیکن اصل بھی تین ہین اور یاد رکھنا چاہیے کہ اعلی قسم بنی آدم قسم ریشدار ہے اور
اوسط رتبہ کی قسم بے ریش ہے اور ادون خلایق قسم پیچیدہ موے ہے چنانچہ ایران اور
ہندوستان اور کشمیر اور عرب اور افغانستان اور فرنگستان وغیرہ مین اقوام ریشدار ہین
اور وہ بزرگیان جن سے انسان کو رتبہ ظل اللہی کا حاصل ہے انھین لوگون مین زیادہ تر
پائے گئے ہین اور دوسری قسم بے ریش ہے چنانچہ اقوام تاتار اور تیسری قسم پیچیدہ موے
کروہ جو اسکا درمیان حیوان مطلق اور انسان کے مثل برزخ واقع ہے اگرچہ فروعات ان
تین قسم اصلی کی بسبب آپس کی خلط اور آمیزش کے بہت سی ہین اور بعض مین علامات تینین
دو قسمون کی اور بعض مین تینون کی پائی جاتی ہین لیکن پھر بھی علامات اصلی اسقدر عیان
ہین کہ ان تین اصلی قسمون کو جدا کرنا ممکن ہے الغرض قوم ختائی قسم بے ریش کی ایک فرع ہے
اور بہ نسبت اور دو اصلی قسمون کے اس قسم مین باب راہ ورسم کے مسدود رہنے سے
خلط کمتر واقع ہوا ہے چنانچہ تمام ملک چین اور تاتار کے لوگونمین یہہ بات پائی جاتی ہے یعنے کہ ریش
کم بلکہ اکثر مطلق نھین نمایان سر کے بال سیدھے اور موٹے اور سخت اور چندھی آنکھہ چپٹی ناک
کلہ بھاری ھر شخص مین پائیے گا مقام گفتگو کا ہے کہ آیا اصلی باشندے خطۂ چین کے بھی لوگ
تھے جواب ختائی کھلاتے ہین یا وہ کوہستانی سب جواب کئی مقام واقعہ صوبہ جات
سے ژچوان اور کوئی چو اور ہونوکوانگ اور کوانگ ذی اور صوبہ کوانگ ٹانگ کی حدون پر



باب اول

ختا کے پہلے شاہنشاہون کا احوال اور اوس مملکت کی بنا

اور پہلی آبادی کا بیان

اخبار ایام ماضیہ اور قدیم تاریخ معتبر اور روایات متداولہ سے جو سینہ بسینہ اور پشت
بہ پشت سلف سے چلی آئی ہین معلوم ہوتا ہے کہ مشرق مین قریب پانچ تبت بزرگ
کے یادشت گوبی کے گرد نواح مین بیچ اوس سرزمین کے جو کوہستان ہمالا
کے شمال کی جانب واقع ہے خدا تعالی نے آدم کی بنیاد کو اوائل مین قائم کیا تھا
درمیان اہل دہر اور حکمای دین کے اس باب مین بہت سی تقریرین ہوئی ہین اور بڑی
بڑی کتابین لکھی گئی ہین غرض اون سب باتونکا بیان اس مقام پر بیموقع ہے اور مختصر اتنا
ہی کہنا کافی ہے کہ بعد اسقدر رد و کد کے ثابت ہوا کہ کتاب توریت مقدس مین جو ذکر
کہ نوع انسان کی پیدا ہونے اور طوفان نوح مین شربت موت پینے اور بعد اوسکے
کہ ارارات کے چارون دامن مین پھر آباد ہونے کا ہے درست ہے دریافت

آذین کتاب جہانزالشاہ ایت جلد ۲ کرتا رسطران از بریشم نگیست

تاریخ ممالک چین

جو اقوام ممالک توابع فغفور ہین سبکے حالات اسمین مسطور ہین

جبسے دنیا بعد طوفان حضرت نوح علیہ السلام آباد ہوئی تا ۱۸۴۲ء کہ سلاطین خطا و انگلستان مین صلح کی بنیاد ہوئی

تصنیف فصیح زبان ماہر علوم جیمز کارکرن صاحب بہادر

اولا عدالت دیوانی ہمد کلکتہ کے مترجم بے عدیل وبعد صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی کے وکیل

مصنف جوہر اخلاق برگزیدہ عالم شہرۂ آفاق

بہ تکمیل ضابطۂ ایکٹ بستم سنہ اٹھارہ سو سینتالیس عیسوی

مطبوع مطبع منشی نولکشور مجمع محاسن صوری و معنوی

سنہ ١٨٦٤ء

فہرست جلد دوم تاریخ چین

دخل نہ کیا اور حکماء ختا کے دستورات کو پسند کرکے بالکل ویساہی بحال رکھا ہے لیکن مزاج
اپنا اونہون نے نہین بدلا ہے اور چونکہ بالکل صحرائی مخصوص سپاہی لااوبالی مسرف زر و مال
ہوتے ہین اونمین وہ عادت سمائی ہوئی ہے اور اصلی ختائی جس شوق سے روپیہ جمع
کرتے ہین تاتار اپنی جمع کو اوڑا دیتے اور غم فردا نہین کھاتے ہین اور ختائیون کی بہ نسبت
زیادہ فیاض اور سیرچشم اور آشناپرست ہوتے ہین اور جسقدر تامل اور خوض ختائیونکے
مزاج مین ہوتا ہے کہ بے کمال خوض اور غور کے ادنے سے امر کو نہین کرتے ہین اوسکے
بالعکس تاتار کے مزاج مین جلدی اور لاپروائی ہے یہان تک کہ فغفور کے جو مشیر سلطنت
قوم تاتار سے ہین وے معاملہ دریافت کرنیکے ساتھ اپنی راے کا اظہار کرتے ہین مگر
جو ختائی وزرا ہین وے بعد ہفتے عشرے کے صلاح دیتے ہین اور اوسپر بھی چاہتے ہین
کہ زیادہ عرصہ خوض کے لیے ملے تو جواب باصواب دیا جاوے * * * * * *

جلد اول تمام شد



ڈھنگ رکھتے ہین اور مقدمہ باز بھی ایسے ہوتے ہین کہ مدعی پن سے جلد باز نہین آتے ہین اور جب تک سکت باقی رہتی اور جہان تک رسائی ہے جس طرح سے ہو سکتی ہے اپنے کو پوہنچاتے اور دعوی کو مستر د حتی الامکان نہین ہونے دیتے ہین یہ گویا اونکا شوق بلکہ خاصہ فطرت معلوم ہوتا ہے اور بعض کو اسکی لت ایسی ہو جاتی ہے کہ گھر بار بیچ کر نالشن کی تدبیر کرتے ہین اور یہ عیب بہت برا ہے اس لیے کہ جسقدر جلد دو طرحکا گھر برباد ہوتے دیکھا ہے تیسرے کو نہین پایا چنانچہ ایک تو وہ خانہ نشاط جہان ہمیشہ ناچ و رنگ کا چرچا رہتا ہے اور دوسرے وہ گھر جہان اکثر معاملہ پیدا ہوتا ہے الغرض یہی کئی رذائل خطائیون کے ایسے ہین کہ بنام خاصیت قوم مشہور اور معروف ہین لیکن مثل اور خلائق کے اقسام طرح طرح بدیان یہ لوگ کرتے اور اوسکا حساب محتسب حقیقی سمجھ لیوئیگا اور گنہگار کی عیب جوئی کرنی معصیت عظیم ہے اور مورخ کو اتنا ہی لازم ہے کہ جتنے رذائل کثرت خلق ہین مروج ہوئین اور اوس قوم کے خاصہ نفس سے علاقہ رکھین فقط اوسیکا بیان تاریخ نویسی کی حد مین داخل کرے ❊ اب رذائل کا تذکرہ ہو چکا لازم ہے کہ اس قوم کے فضائل ذکر کیے جاوین لیکن یہ تاریخ جنکے ملاحظہ سے گذری ہے وے ہر تعریف کے موقع پر اوس قوم کی مدح دیکھہ چکے ہونگے مگر اسپر بھی ایکجا سب کو جمع کرنا ضرور ہے تاکہ انکی سیرت کا حسن و قبح چشم بینا کی نظر سے دفعۃً گذرے ❊ اہل ختا مودب اور مہذب بہت ہوتے ہین اور ہوشیاری اور پرہیزگاری اور سنجیدگی اور خصوص محنت کشی مین اپنا ثانی نہین رکھتے ہین اور کفایت شعاری اور قائم مزاجی اور دور اندیشی مین علی ہذا القیاس یکتائے روزگار ہین ❊ اور زیرکی اور تیزی ذہن اور خواہش حصول کمال مین بے مثل و امثال ہین اور والدین اور اپنے بڑونکی طاعت اور دوستونکے ساتھ محبت اور غیرون پر شفقت کے باب مین بھی بڑا مرتبہ رکھتے ہین ❊ قوم تاتار کی طبیعت اور عادتون کا بھی کچھ احوال لکھا چاہیے اس لیے کہ مالک ختا کے بہت دن سے یہ ہین اور باوجود اسکے کہ آئین مملکت مین انہون نے مطلق

مطلق عمل کیا الغرض انہین سب جہتون سے خودکشی کے برابر کوئی لغو حرکت نہین ہے
اور چونکہ اسکا بہت رواج ختا مین ہے راقم پر واجب ہوا کہ ختائیون کی عیوب کے سر دفتر اس
عیب کو لکھے اور اونہین قابل تعزیر کے ٹھہراوے * سبب اس قسم کی حماقت کا یہی
معلوم ہوتا ہے کہ جب ختا مین کوئی شخص اپنے کو ہلاک کرتا ہے تو سرکار کی طرف سے حد سے
زیادہ تدارک کیا جاتا ہے اور جسپر شبہہ ہوتا ہے کہ اوسکے آزار دینے سے اوس کمبخت
نے خودکشی کی اوسپر نہایت تنبیہ ہوتی ہے اور جب دلیل کامل سے ثابت ہوتا ہے
کہ ایک نے دوسرے کو ایسا ستایا کہ اوس نے تنگ ہوکر اپنے کو ہلاک کیا تو مجرم خونی
ٹھہرایا جاتا اور قرار واقعی سزا پاتا ہے بلکہ کبھی کبھی خون کا بدلہ خون ہوتا ہے اور یہی باعث
ہے کہ جب اور کوئی صورت دشمن سے انتقام لینے کی نہین دیکھتے تو لوگ اپنے کو اکثر
ہلاک کرتے ہین اور مردون سے زیادہ رنڈیان اس حرکت کو کرتین ہین اور آئین مذکور
سے اس حرکت کو سرسبزی ہوتی ہے بلکہ تحریک دیجاتی ہے اور یہی بات رہیگی جب تک
کوئی قانون اس وضع کا نہ نکلے کہ جو اپنے کو ہلاک کریگا اوسکی لاش کفن دفن نہ پائیگی بلکہ چیل
کوونکے لیے میدان مین پھینکوا دی جائیگی اور غالب ہے کہ اگر یہ بات وقوع مین آوے
تو اس جہالت مین کمی ہووے اسلیے کہ خاندانی ہڑوار مین دفن پانیکی تمنا ختائیونکو حد سے
زیادہ ہوتی ہے اور اوس سے محروم رہنے کا خوف سارے بیہودہ ختائیون کو بھی رہیگا
اور صدہا کی جان کی حفاظت کا موجب ہوویگا * اس عیب کے سوا ختائی سب اکثر کینہ کش
ہوتے اور جب دشمن کو پاتے ہین بری طرح سے پیش آتے ہین اور اسطرحکا بغض تمام بزدلو
مقتضائے طبیعت ہے اور جوانمردون کو اوس سے نفرت ہے چنانچہ انگریزون کو
دیکھیے کہ بہادری انکی جبلت مین ہے اور ساتھ اسکے کسقدر رحم اور مروت مزاج مین ہے
اور انپر کیا موقوف جس قوم کا بہادر دیکھیگا اوسے خواہ مخواہ صاحب درد اور عفو پائیگا
علاوہ اس کے ختائی سب زر پرست ہین اور روپیے کے حاصل کرنیکے عجب عجب

آجتک دنیا مین شاید سو آدمی ایسے نہین ہوسے کہ اونکی تمام مرادین پوری ہوئی ہون اور باوجود
اسکے کہ ہر فرد بشر کو ہوش سمہالنے کے وقت سے دم مرگ تک بہت سی تمنائین دل مین پیدا
ہوتی رہتی ہین لیکن عمر بھر مین شاید ایک بھی نہین ملتی ہے غرض روپے جو ہاتہ کا میل ہے
اور نوکری جو تاڑ کی چھاں ہے اسکے نہ ملنے کی کوفت مین خودکشی کرنی محض حماقت ہے
اور سوا اسکے یہ پوچ حرکت نامردی کی علامت اس لیے ہے کہ راحت مین رہنا کون سا
تکلف ہے کیونکہ یہ سبھی کو پسند ہے غرض پریشانی کی سختی کو لوگ کمتر برداشت کرسکتے ہے
اور بیشتر بدحواس اور نعرہ زن ہوتے ہین اسی سبب سے مصیبت اوٹھانی عین مردی ہے
اور جو شخص کہ اسکی آگ مین ٹھہرا اور مفلسی جو مردکی کسوٹی امتحان ہے اوسکے مس کرنے
پر بھی بطور سابق رہا وہی مثل کندن کے سچا اور کھرا ہے کیونکہ اہل دنیا سب گویا ملمع
کیے ہوے ہین اور فقط اونکا ظاہر ہی ظاہر ہے اور جب آتش مصیبت مین ڈالے جاتے ہین
ساری قلعی کھل جاتی ہے اور بعد اسکے جب دیکھتے ہین کہ وہ ساری بازاری بھڑک اوڑ
گیی تو خودکشی کرتے ہین تاکہ عوام الناس کہین کہ واہ واہ کیا صاحب غیرت فلانے تھے
جو مر گئے لیکن جو مرد عاقل اور اولی العزم اور تجربہ کار ہوتے ہین جو نہین اون سے فلاحت
رخصت ہوتی اور فلاکت گھر مین آتی ہے تو وے کہتے ہین کہ ع چنان نماند چنین
نیز ہم نخواہد ماند ٭ کیونکہ جب خود کائنات بے ثبات ہے تو اوسکے ایک جزو یعنے
مفلسی کو کیا قیام ہوویگا اور اوسی امید پہ بیٹھے رہتے اور ایک آہ نہین بھرتے ہین
اور اگر ایسا اتفاق ہوتا ہے جو خصوص اہل علم اور کمال کے وقوع مین اکثر آتا ہے کہ دنیا
برابر ناساز رہتی ہے تب بھی اونہین غم اور فکر نہین زیر کرتی ہے اور افلاس کے پیونددار
کپڑون کو وے خلعت پر تکلف اس لیے جانتے ہین کہ ارباب کمال جنہون نے اپنی
راست بازی نہ چھوڑی اور امیرون کی چاپلوسی نکی اونکا لباس بیشتر اسیطرح کا تھا اور
چونکہ ایمان اونکا نہ بگڑا اور حرص وہوس نے اونکو گمراہ نکیا تھا اس سبب سے اونہون نے

غرض انصاف شرط ہے کہ مفلسی اور تباہی جب آتی ہے تو دل کو تپھر کر دیتی ہے اور کوئی
رشتہ اوسوقت باقی نہین رہتا ہے اور پیٹ کی بھوک محبت کو بھی لوگ دم بھگا دیتی ہے
چنانچہ سیکڑون نقلین ہین کہ ہندوستان اور فرنگستان مین قحط کے ایام مین مان اپنے
بچے کو کھا گئی ہے * نقص چونکہ ہر کارخانہ انسان مین ہے اس ختائی دستور مین یہ قصور
واقع ہوا ہے کہ اوس دار التربیت مین اگر لوگون کو حکم لڑکے کو علانیہ دن کے وقت رکھہ
آنے کا ملتا تو اسقدر نقصان جان کا جو شب کو سڑکون کے کنارے پر لڑکونکو رکھہ دینے سے
ہوتا ہے وقوع مین نہ آتا غرض یہ خطا باوجودیکہ ذمہ سرکار مین معلوم ہوتی ہے لیکن
کسی سلطنت کے آئین کا گلہ بے دریافت کماحقہ نکرنا چاہیے کیونکہ قدر عافیت وہی جانتا ہے
جو مصیبت مین گرفتار ہوتا ہے اور کیا درد سر اوسے ہوتا ہے جو حکومت کی شراب
پیتا ہے کچہ وہی بہتر جانتا ہے اور کوئی ایسا ہی سبب ہوویگا جس سے فغفور مجبور ہے
ورنہ ممکن نہین کہ جب فغفور نے اپنی رعیت کے واسطے دار التربیت مقرر کیا تو اتنا بڑا عیب
اوسکے ساتہ رکھا ہے القصہ طفل کشی کا گناہ کبیرہ جو ختائیون کے نامہ اعمال مین بعض مورخ
درج کرتے ہین اوسکی حقیقت اتنی ہی ہے جو راقم نے عرض کیا ہے لیکن خودکشی کی عادت
جو ختائیون مین بہت ہے اس باب مین راقم اونکی طرف سے کچہ عذر خواہی نہین کرسکتا ہے
کیونکہ کسی مذہب مین اپنی جان کو ہلاک کرنا جائز نہین ہے اور علاوہ اسکے اپنے کو ہلاک
کرنا محض نامردی اور نبردلی اور بیوقوفی کی نشانی اس لیے ہے کہ اپنے کو ہلاک وہی کرتا ہے
جو زندگی سے عاجز ہوتا ہے اور جینے کا مزا اوسیکو باقی نہین رہتا ہے جسکو آرزو حکومت
اور مراتب عالی یا روپے پیسے کی یا اور ہوس دنیوی کی تھی اور اوسکی کوشش مین مایوسی
حاصل ہوئی یا امیر سے گدا ہو گیا یا اور مکروہات زمانہ مین گرفتار ہوا غرض ایسا ہی آدمی
مایوس اور بدحواس ہوکر زہر کھا لیتا یا ڈوب مرتا یا اور طرح سے اپنے کو ہلاک کرتا ہے لیکن
ان لوگون سے زیادہ اول تو کوئی بیوقوف نہین اس لیے کہ حضرت آدم کے وقت سے

چونکہ مسافر تھے اور ادھر ادھر اوپر ہی اوپر دیکھتے پھرتے تھے اور تحقیقات کرتے
اور نفس الامر کے سمجھنے کی فرصت قلت اوقات سے نہ تھی اور سکونت بھی ختا مین کم
کی اس سبب سے جب اونہون نے دیکھا کہ ہر صبح کو گھر دم گاڑیان آتی تھین اور سرکاری آدمی
راہون کے کنارے سے لڑکون کی لاشین اوٹھا لیجاتے تھے تو اونہون نے سمجھا کہ بچہ کشی
اس سلطنت مین روا ہے اس لیے کہ اسکی نہ تفتیش کیجاتی اور نہ مطلق پرسش ہوتی تھی
اور سرکاری عملے سب جیسے آتے ویسا ہی لاشون کو اوٹھا کر لیے چلے جاتے تھے غرض
اس امر مین اگر وہ صاحب سب زیادہ تحقیقات اور غور کرتے تو دیکھتے کہ غربا اور ادون
خلائق ختا مین دو سبب سے بچون کی لاشون کو شب کو رستے کے کنارے پر پھینک
دیتے ہین اول یہ کہ مفلسی اس امر کے مانع ہوتی ہے کہ کفن اور دفن حسب حیثیت کیا جاوے
کیونکہ ایسے واقعہ مین بہت خرچ ہوتا ہے اور اس سے بچنے کے لیے وہ بچارے سب
لاش کو کپڑے مین لپیٹ کر سڑک پر شب کو رکھ دیتے ہین تا کہ سرکار کی طرف سے اوسکی
تدفین ہووے اور دوسرا سبب اس دستور کا یہ ہے کہ چونکہ گورستان شہر کے باہر عرصہ
ہوتا ہے تو وہان جانا اور لاش کو گاڑنا اور پھر آنا ڈیڑھ دو روز کی منزل ہوتی ہے اور
اون لوگون کے پاس ایسا پس انداز نہین ہوتا ہے کہ اپنے پیٹ کو دو دو روز تک فکر کرین اور
اونہین انواع طرح کی تنگی بلکہ فاقہ ہووے پس انہین دو وجہون سے مجبور ہو کر ختائی غربا سے
یہ حرکت صادر ہوتی ہے والا اپنے بچے کو کون ایسا سنگدل ہوویگا کہ خواہ مخواہ مار ڈالیگا
غرض راقم اس بیان سے انکار مطلق ختا مین طفل کشی ہونیکا نہین کرتا ہے کیونکہ نیک اندیش
و بد اندیش سب جگہ ہوتے ہین اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض شخص اپنے لڑکے کو بے وجہ
مار ڈالتے ہین چنانچہ دنیا مین ایسا دیکھنے اور سننے مین آتا ہے اور حاصل اتنی تقریر کا
یہی ہے کہ ختا مین طفل کشی نہ رسم عام سے ہے اور نہ سرکار اوسکو روا رکھتی ہے لیکن
پھر بھی در فرزندی کا جو مقتضی ہے اوس سے بعید فرزند کو اسطرح پر ترک کرنا معلوم ہوتا ہے

احوال کیا لکھتے ہین ہجو بلیغ کرتے ہین اور بعض مورخ کسی ملک کو گویا معشوق قرار دیکر اوسکے رزائل کو بھی فضائل ٹھہراتے اور بجز تعریف کے کچھ بیان ہی نہین کرتے ہین غرض یہ دونون طریق تاریخ نویسی کی شان کے خلاف ہین اور مورخ کو چاہیے کہ جو اصل حقیقت ہے اوسے کم وبیش نہ بیان کرے اور اسیکا لحاظ اگر بعضے صاحبون کو رہتا تو ختا کے احوال کے بیان مین وہ یہ نہین کہتے کہ ختائیون مین طفل کشی کی رسم ہے اور فغفور اس امر مین اختیار رعیت کو دیتا ہے مگر حقیقت حال یہ ہے کہ بعض غربا کثرت اولاد او مفلسی کے سبب جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اوسے راہ گھاٹ پر شب کو رکھدیتے ہین لیکن اوسکی ہلاکت کے قصد سے نہین اور یہ حرکت اس لیے کرتے ہین کہ اونہین یقین ہے کہ سرکاری عملے جو اسی بات کے لیے مقرر ہین وے بچے کو اوسی گھر مین اوٹھا لیجاوینگے جو مخصوص اسواسطے ہے اور وہان پر دائی دوا اور اطبّا اوسکی پرورش اور علاج کرینگے اور سب طرح سے اوسکی خدمت مین حاضر رہین گے اور دستور قدیم سے ہے کہ ہر شہر مین ایک سرکاری مکان عالیشان رہتا ہے اور بہت سی دائیان اور خوجین اور طبیب سب اوس سے متعلق ہوتے ہین اور جس شخص کو اپنے لڑکے پالنے کا مقدور نہین ہے وہ شب کو اوس مکان کے دروازے پہ چپکے سے آتا اور سیڑھیون پر لڑکا رکھکر بڑا گھنٹا جو وہان رہتا ہے اوسے بجا کر چلا جاتا ہے آواز کے ساتھ اندر سے لوگ آتے اور اوس بچے کو لیجاتے اور دائی کے حوالے کرتے ہین اور جب وے کچھ سیانے ہوتے ہین تو مسلمان اور عیسائی سب اکثرون کو لیجاتے اور اپنے اپنے مذہب کا طریق سکھلاتے ہین اور چند لڑکون کو وہ لوگ بھی لیجاتے جو لاولد ہوتے اور چاہتے ہین کہ اپنے بعد کوئی شخص مثل فرزند کے رہے جو رسوم اموات ادا کرے اور اوسکے لیے غمزدہ رہے اور چونکہ ختائیون کو اسکی بڑی تمنا ہمیشہ رہتی ہے کہ بعد اپنے کوئی رونے والا ہو وے اس لیے جو بے فرزند ہوتے ہین وہ ایک لڑکے اسیطرح سے متبنیٰ کرتے ہین ✤ اغلب ہے کہ بعض اہل فرنگ

بعد اسکے مع تابوت جلاتے ہین اور خاکستر کو دوسرے تابوت مین جمع کرکے مقبرون مین طاقون پر رکھدیتے ہین ٭ لاش کو ختائیون مین غسل نہین ہوتا ہے اور یہی بات البتہ مکروہ معلوم دیتی ہے غرض یہ سمجھا چاہیے کہ ہر ملک و ہر رسم پر قبل اسبات کو تمام کرنے کے ایک بات جو عجائبات سے ہے اوسکا ذکر مناسب ہے تاکہ ختائیون کا احترام مردون کے لیے خیال ہووے اور یہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ باوجودیکہ ختائیون مین ہر طرح کے بد معاش ہین لیکن کفن چوری جو اکثر ملکون مین ہوتی ہے اوس ملک مین کبھی نہین سنی گئی حالانکہ قبرون مین اسباب اور سونا چاندی کے ظروف اوبان جلانے اور دوسری رسومات کی ادا کے لیے ہمیشہ رہتے ہین اور ختائی سب حسب حیثیت سیم و زر تابوت مین مردے کی پائینتی مین اسلیے رکھدیتے ہین کہ اگر روح کو احتیاج ہووے تو صرف کرے اور سوا اسکے پتا سنہری روپہری پنی کے گھوڑے ہاتھی بیل گائے بکری وغیرہ بناکے وہ لوگ تابوت کے پاس جلاتے اور ڈلہ جو گلی کے رہجاتا ہے اوسکو لاش کے بغل مین رکھدیتے ہین اور یہ سمجھتے ہین کہ ملک عدم مین کہ جہان مردے جاتے ہین یہ سب جانور سچ مچ کے ہوجاتے ہین اور روح کی خدمت مین حاضر رہتے ہین الغرض جب رسم یہ ٹھہری تو ظاہر ہے کہ گورستان مین بڑی دولت مردون کے ساتھ گاڑی جاتی ہے لیکن آج تک سننے مین نہین آیا کہ کسی چھوٹے نے قبر مین ہاتھ ڈالا یا یہ نکالا ہو اور اوسکے بالعکس اور ملکون مین ہوتا ہے جہان کہ چھوٹون کے ہاتھ سے کفن تک نہین بچتا ہے ٭

سولہوان باب

ختائیون کے فضائل اور رذائل کے بیان مین

جس طرح سے بعض مصور جب کسی کی تصویر کھینچتے ہین تو خوشامد سے چہرے کے نقص کو چھپاتے اور اصلی حسن کو دونا کرتے ہین اور بعض جب دشمنی پر کمر باندھتے ہین تو نقص کو بڑھا دیتے بلکہ سانگ کے طور پر رخسارے کو بناتے ہین اوسیطرح سے بعضے مورخ ملک کے حالات اور دستورات کو کج فہمی یا بدگمانی اور دشمنی سے جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بناتے اور

سوتا اور اونکی ڈالیان اور پتیان مثل مرجھائی چھوئی موئی کے ہمیشہ قبر پر جھکی ہوتین گویا غم اور الم مین سرنگون رہتی ہین اور سوا اس کیفیت کے جو معاً دیکھتے ہی دلپر اثر کرتی ہے قبرون کے سرہانے اور پائینتی آدمیون کی مورتین سروقد لانبی مرمر اور مٹی کی بنی غم زدون کی طرح ہوتی ہین اور اون مین سے کوئی پتلہ آنکھون پر رومال رکھے رہتا کوئی ہہاتی پیٹتا کوئی سکتے کی عالم مین جیساکہ شدت غمسی سناٹی مین غمزدہ آجاتا کھڑا ہوا معلوم دیتا ہے الغرض سمجھنے والے کے لیے اتناہی بیان کافی ہے کہ ختامین مردے کو جس احترام کے ساتہ کفن اور دفن کرتے اور مدفن کو جس تکلف سے آراستہ کرتے ہین دوسرے کسی ملک مین دستور نہین ہے اور تہذیب ختائی جو مشہور ہے زندگی کے ایسی بھی متوفی کے حق مین کم نہین ہوتی یہانتک کہ دفن کے احترام اور غم کے اظہار کے علاوہ ایک مکان ہر امیر اور متوسط بھلے آدمی کے گھر مین اسی بات کے لیے مقرر ہے کہ باشندگان خاک کی یاد ہمیشہ تازہ رہے اور حیات مین جو حرمت اونکی تھی اوسی بزرگی کے مطابق بلکہ آگے سے افزایش منزلت ہووے ؁ اگر کوئی شریف ختائی اپنے وطن سے فاصلے پر انتقال کرتا ہے تو اوسکے بیٹے یا اور عزیز اقربا پر واجب ہوتا ہے کہ لاش کو وسے لے آوین اور خاندان کے شہر واڑ مین دفن کرین اگر بیٹے کے رہتے یہ بات وقوع مین نہ آوے اور باپ جہان مرے وہین گڑے تو بیٹے کو لوگ اپنی صحبت سے خارج کر دیتے ہین اور منحوس سمجھتے ہین غرض اسی سبب سے بعض دفعہ دو دو سو کوس سے لاش آتی اور باپ دادون کے مقبرون مین گڑتی ہے لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ تابوت سے کچھ بو پھوٹتی ہے کیونکہ جس قسم کی لکڑی سے تابوت بنایا جاتا ہے وہ اسقدر سنگین اور خوشبو ہوتی اور تختون کے جوڑ اسطرح پر وصل کیے جاتے ہین کہ تابوت مین لاش جس حالت پر رہے لیکن مطلقاً بدبو نہین پھوٹتی ہے اور یہ بات اگر نہوتی تو لوگ کیونکر لاش کو تین برس تک گھر مین رکھتے اور وہین خود بھی رہتے ؁ ختا کے بعض بعض صوبون مین جہان زمین آ[illegible]ی وہان مردے کو تا[illegible]ت مین چند روز تک میدان مین رکھتے اور

مرگیا تو راوہی راست گو جو اوسوقت دارالامارہ پچپن مین موجود تھا کہتا ہے کہ ساٹھ ہزار
مزدور صرف صورت اور تختے جنازے کے آگے لیگئے تھے اور جب امرا انتقال
کرتے ہین تو کثرت جلوس سے پھرون راہین بند رہتی ہین کیونکہ ختائی کیسا ہی غریب ہوگا
مگر ایسے وقت اپنے مقدور سے دونا خرچ کریگا اور ساری عمر کی کمائی اور تمام گھر کی جمع اپنے
باپ مان کے دفن مین پھونک دیویگا اور اسی سے سمجھا چاہیے کہ جب امیر کبیر مرتا ہے تو کیا
تکلف ہوتا ہے غرض جب بادشاہ عصر مرتا ہے تو تمام مملکت غم کرتی ہے اور سوروز تک
چھوٹے بڑے صغیر وکبیر سب ظاہرا ترک لذات کرتے ہین اور سپید گزی کا لباس پہنتے ہین
اور چوٹی کھولے رہتے ہین اور حجامت اور کنگھی نہین کرتے اور اس عرصے مین شادی اور دعوت
ناچ ورنگ گانا بجانا سب ایک قلم موقوف رہتا ہے ؛ اسی جلد کے پہلے دفتر کے چھٹے باب
مین سیہو کی جھیل کے بیان مین راقم نے اس امر کو اظہار کیا ہے کہ ختا مین شہرون کے اندر
قبرگاہ نہین ہوتی اور اکثر ٹیلون پر مقبرے بنتے ہین اور ہر شخص حسب مقدور تکلف کرتا ہے
اور حقیقت یہ ہے کہ کسی ملک مین یہ بات پائی نہین جاتی جو یہان لحو رمین آتی ہے اور ختائی
گورستان مین قدم رکھنے اور اسباب غم جو وہان مہیا رہتا ہے اوسکے دیکھنے کے ساتھ ہی
بے اختیار آہ اوٹھتی ہے اور ایک صورت غم کی ایسی نمایان ہوتی ہے کہ بے اختیار دل پر
اوداسی چھا جاتی ہے کیونکہ سرو کی قطار چارون کنارے پر ہوتی ہے اور اس درخت کو بغور
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوئی آزاد دنیا کو چھوڑے ہوئے سامنے کھڑا ہے اور
بہار اور خزان مین ایک ہی حال پر رہتا ہے اور نہ کبھی مثل اور نباتات کے خلعت نوبہاری
پہنتا ہے اور نہ خزان مین اپنی حالت کو بدلتا ہے اور ہمیشہ سبز رہنا اوسکا مداومت پر دلالت
کرتا ہے اور اوسکی پتیون سے ہوا کبھی آہ بھرتی ہوئی گذرتی ہے اور سوا اس درخت کے
جسکی دید ہر اہل تصور کے لیے دل کی تنگی کا موجب ہے بید مجنون اور دوسری قسم کے درخت
بھی ہر قبر کے گرد ہوتے ہین جنکی صورت پر اوداسی برستی ہے کیونکہ اون مین پھول نہ پھل

اشنا ماتمی لباس گلے مین ڈالے چلتے ہین اور سبکے بعد اوس مردے کے محل کی
مستورا تین گاڑیون مین رہتی ہین اور بعض دفعہ ایسی چیخین مارتی ہین کہ سننے کی تاب باقی
نہین رہتی غرض اسیطورسے قبرگاہ مین لیجاتے اور جب وہان پونہچتے ہین توہمراہی اور جلوسی
لوگ تابوت کو پھر سجدہ کرتے اور گویا لاش سے رخصت ہوکر فرنگیون اور مسلمانون کیطرح
زیرزمین دفن کرتے ہین اور چونکہ رونے کے بعد بھوک لگتی ہے قدرے قلیل وہان پر تناول
کے اپنے اپنے گھر دوست آشنا چلے جاتے ہین لیکن اوس متوفی کا بیٹا اور چند عزیز اقربا
قبر کے آس پاس گھانس کے گھر بنا کے چلّے بھر وہان رہتے اور گوشت مچھلی اور دوسری کوئی
لذیذ چیز نہین کھاتے اور نہ شراب پیتے ہین لیکن جب وہان سے اقربا اپنے گھر آتے تو
جو چاہتے سو کرتے ہین غرض بیٹے کو تین برس تک ترک لذات کرنا ہوتا ہے اور اگر سرکاری
عہدہ رکھتا ہے تو رخصت لیکر اپنے گھر بیٹھتا ہے اور اس عرصہ غم مین نہ کسی شادی اور
نہ دعوت مین جاتا ہے اور نہ اپنے گھر مین کسیطرح کی خوشی کرتا ہے اور نہ نئے کپڑے پہنتا ہے
اور نہ بالون مین کنگھی اور نہ حجامت کرتا ہے اور خالی چٹائی پر بے گدیلے یا رضائی کے
سوتا ہے اور جس حال مین کہ باپ کی لاش تین برس تک گھر مین رہتی ہے تو بیٹا تابوت
پائینتی لگ کے ایکھری چٹائی پر سوتا ہے اور دن بھر تابوت کے پاس ہوکر چھل لیے
بیٹھا رہتا ہے اور دنیا اور مافیہا کی کچھ خبر نہین رکھتا ہے ٭ قدیم الایام سے یہی دستور
ختا مین ہے اور سوا اون لوگون کے جو عہدہ جلیلہ سرکار نہین رکھتے باقی تمام لوگ اسیطرح
غم کرتے ہین غرض جب سے دوبارہ تاتار کا دور ہوا سرکاری نوکرون کے لیے صرف سو روز
ماتم مقرر کیا گیا اسلیے کہ اگر دستور قدیم کے مطابق غم کیا جاوے تو سلطنت کے کام
مین ہرج پیدا ہووے ٭ یہ سامان جو راقم نے بیان کیا ہے متوسطے درجے کے آدمیون
تدفین کا طور ہے اور جسقدر حیثیت متوفی کی اس سے کم وبیش ہووےگی جلوس اور جنازے
رکثرت مراسم مین کمی اور زیادتی پائی جاویگی چنانچہ جب فغفور کا نہائی کا بہائی

بغل مین پھولون کے ہار کا ڈھیر کر دیتے ہین اور دوست اور اقربا سب تابوت کو اپنی اپنی باری
سے سجدہ اور سلام کرتے اور اوسیطرح کے ادب اور آداب پیش آتے ہین جیسا کہ زندگی مین
دستور تھا لیکن بیٹا اوسکا ایسا ماتم زدہ اور سینہ زن اور تضرع خوان ہوتا ہے کہ اوسکی
حرکتین دیکھکر دل اوٹھتا ہے اور حقیقت مین حال اوس غمخوار کا شدت غم سے متغیر ہوجاتا ہے
اور مکاری مین یہ نوبت نہین پہنچتی ہے کہ زندہ مثل مردہ کے ہوجاوے اور جب تک لاش
دفن نہین ہوتی یہی طور اوسکے ماتم کا رہتا ہے اور اقربا اور دوست آشنا سب جب تک
کہ خاک کے حوالے خاک نہین کیجاتی ہے اوسی گھر مین بود و باش اختیار کرتے ہین لیکن جب
ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بیٹا اپنی مرضی سے چاہتا ہے کہ تین برس تک والدین کی وفات
مین ایام غم مقرر ہے لاش کو گھر مین دہر رکھے اور ماتم کرے تب سارے لوگ رخصت
ہوتے ہین اور اپنے اپنے گھر پھر جاتے ہین اور مہینے مہینے ان مین ہمیشہ آتے اور لاش کو
سلام کر جاتے غرض جب دفن کی طیاری کیجاتی ہے لوگون کی جمعیت ہوتی اور قبر گاہ کی
طرف لاش اسطور سے اوٹھائی جاتی ہے کہ پہلے بہت سے مزدور شیر اور گھوڑے اور
اقسام جانورون کی مورت اور پتلے لیکر سب سے آگے جلوس مین قطار بندی سے نکلتے
ہین اور اونکے بعد دونون جانب کو بہت سے مزدور سب ایک کے پیچھے ایک ہاتھون
مین چھڑیان جنپر روغن کیے تختے جڑے ہوتے لیے رہتے ہین اور اون تختون پر مردے
کی صفتون کا بیان اور نمک حلالی اور سرکار کیطرف سے سرفرازی کا ذکر بڑے حرفون مین
لکہا رہتا ہے تا خاص و عام کو اطلاع اوسکی بزرگی کی ہووے اور ان سب کے بعد سازندے
باجا بجاتے ہین اور اونکے پیچھے تابوت کو ایک نہایت پرتکلف گنبددار جنازے کے اندر
رکھکر چونسٹھ کہار کے کاندھون پر لیجاتے ہین اور متوفی کا بیٹا چوٹی کھولے بال بکھرائے
سفید گزی کا کرتا اور پاجامہ پہنے سر برہنہ اور ننگے پاؤن عصا ٹیکے اور سر جھکائے ایک
مجنون کی صورت بنائے لاش کے ساتھ رہتا ہے اور اوسکے ہمراہ اقربا اور دوست

جب کوئی مرجاتا ہے اوسکے اقربا جو قرابت قریبہ رکھتے اور دوست و آشنا سب جمع ہوتے ہین اور لباس ماتمی گلے مین ڈالکے اوسکی صفتین اوسکی لاش کے پاس بیٹھکے بیان کرتے اور روتے مین غرض شروع سے اسکا بیان کرنا لازم ہے تا احوال تمام و کمال اس تاریخ کے پڑہنے والون کو معلوم ہو جب کوئی شخص مرتا ہے تو بعد دو ایک گھڑی کے اوسکا بڑا بیٹا یا سب سے جو زیادہ تر عزیز ہوتا ہے وہ لاش کو اچھے سے اچھا کپڑا اور لباس فاخرہ پہناتا ہے اور اگر وہ شخص سرکاری عہدہ رکھتا تھا تو اوسکے سب عہدے بھی جسطرح سے زندگی مین او رہتی تھی اس حال مین بھی اوسکے ساتھ دئیے جاتے ہین اور اوسکے بعد تابوت مین لٹا دیتے اور بیچ دالان مین فرش پر تکلف بچھاکے اوس تابوت کو رکھ دیتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اپنے تابوت کو ہر شخص مدتون سے خرید کرکے اپنے گھر مین رکھتا ہے تا موت کے وقت ایسا اتفاق نہووے کہ تابوت رتبے کے موافق نہ ملے اور اہل ہنود اسی ایک بات سے دریافت کرینگے کہ ختائی عجیب و غریب قوم کہ ہر وقت اپنی موت کا خیال ہر شخص کو رہتا ہے اور اوسکی طیاری سالہا سال آگے سے کرتا ہے یہانتک کہ ایک نفیس تابوت کی خواہش سبکو رہتی ہے اور اوسے مول لیکے اپنے گھرون مین ہمیشہ آنکھ کے سامنے رکھتے ہین اور موت کی آمد ناگزیر اور لابد سمجھکے اوس سے مطلق خوف نہین کرتے بلکہ تبدریج موت سے آشنائی کرتے ہین تاکہ جب اوسکے جانے کے جاوین تو گھبراہٹ اور پریشانی حاصل نہووے جسطرح سے قدیم دوست کے گلے کوئی لگ جاتا ہے اور صرف اسی ایک رسم کے سبب سے اگر ختائیون کو تلامید حکما کہیے تو بجا او منجملہ صدہا دلائل کے یہ امر بھی ثبوت اسبات کا ہے کہ عادت کی تاثیر خلقت مین فرق لاتی ہے اور باوجودیکہ ہر شے حیوانی خصوص ذات انسانی فنا سے خائف ہوتی ہے لیکن اس رسم ختا نے موت کو ناچیز محض ٹھہرایا ہے اور جو دلگیری کہ اوسکی یاد سے لازم ملزوم کی نسبت رکھتی ہے وہ عادت کے وسیلے سے دور ہو گئی ہے الغرض لاش کے چارون طرف سے لوبان جلاتے اور ماتمی باتنی اور دونون

کہ ہمیشہ زیادہ تر خوش مزاج اور خاوند کی فرمانبردار ہووے اور عادت نیک اختیار کرے بلکہ خیالات بد سے کنارہ کرے اور ماکولات لطیف کا استعمال کرنا اور موافق استطاعت کے پوشاک پر تکلف کا ہمیشہ مصرف مین لانا ضرور ہے تاکہ لڑکے کی طبیعت کی بنیاد نیک اور لطیف ہووے اور بد مزاج اور حریص نہ نکلے غرض جب چھ برس کا لڑکا ہوتا ہے تو اوسکو حساب کے عدد سب جو اکثر استعمال مین آتے اور دنیا کے بڑے بڑے ملکون کے نام سکھلاتے ہین اور آٹھ برس کا جب ہوتا ہے تو تہذیب ظاہر اور سجدہ اور سلام کے طریق سیکھتا ہے اور دس برس کے سن مین محلے کے مکتب خانے مین جا بیٹھتا ہے اور تیرہ برس سے پندرہ برس تک موسیقی سیکھتا اور کلمات پند و نصائح کو خوش الحانی سے ادا کرتا ہے بعد اسکے تیراندازی اور گھوڑے کی سواری مین تعلیم پاتا ہے اور اسی سن مین جسطرف اوسکی طبیعت مائل ہوتی ہے خواہ سپاہ گری کے فنون یا تحصیل علوم مین مشغول ہوتا ہے ❊ مستورات کی تربیت یہ ہوتی ہے کہ پند اور نصیحت حفظ کیجاوے اور خاموشی اور تنہائی کی بہتری اور عفت اور عصمت کی بھلائی سے آگاہی رہے ❊ چونکہ حکیم کنگفوزی نے اپنے نا امید کو یہ نصیحت کی تھی کہ جسطرح سے زندگی مین آدمی کی قدر کرتے ہو ویسا ہی بعد مرگ کے بھی کیجیو اوس روز سے آجتک حکیم کے قول کو بجا لانا ختائیون نے واجب سمجھا اور یہان تک اوس حکم کو رسم و رواج مین رفتہ رفتہ دخل دیا ہے کہ بالفعل بعد مرگ کے جو عزت بخشی اور راس کی قدر ہوتی ہے اوس شخص کی زندگی مین اوسکی چوتھائی نہین ہوتی تھی اور میرزا محمد علی صاحب کا قول بجا معلوم ہوتا ہے ❊ **فرد** ❊ گرچہ امروز از رعونت سر فرو نآردبمن ❊ خاک چون گردم فلک محراب میسازد مرا ❊ اور حقیقت مین یہ راست ہے کہ عزت کی قدر بعد زوال کے ہوتی ہے اور جب تک آنکھون کے سامنے آدمی رہتا ہے تعریف کرنے والے بہت ہوتے ہین اور آفرین دینے والے کم ملتے ہین لیکن جب نظرون سے وہ عزیز گذر جاتا ہے تو اوسکا عیب بھی اکثر ہنر ٹھہرایا جاتا ہے اور ختا مین بھی علی ہذا القیاس یہی حال ہے کیونکہ

تونامہ وپیام اور تحفجات کی دونون طرف سے آمد وشد شروع ہوتی ہے اور دولہن کے
والدین ساعت اور لگن دیکھکر روز عقد کا مقرر کرتے ہین الغرض روز معین کے دن دولہن
ایک پالکی پر سوار ہوتی اور دروازہ اوسکا مقفل ہوکر کنجی کسی ایک نوکر باعتبار کے سپرد کیجاتی
ہے اور دولہن دھوم دہام کے جلوس سے اور شادیانہ بجتا ہوا اور جہیز کا اسباب ہمراہ اور
وہ قدیم ہمراکر ساتہ اپنے ایکبرہ دولہہ کے دروازے پر جب پہنچتی ہے تو دولہہ بلباس فاخرہ استقبال
کرکے پالکی کی کنجی اوس نوکر سے لے لیتا ہے اور دروازہ کھولکر دولہن کو غور تام سے
دیکہتا ہے اور اگر خلاف اوس اظہار کے جو مشاطہ نے بیان کیا پاتا ہے تو اختیار رکھتا ہے
کہ فوراً پہر دروازے کو بند او مقفل اور اوسی نوکر کو کنجی واپس کرکے دولہن کو اوسکے مان
باپ کے گھر بھجوا دیوے اور جو کچہ کہ تحفے کی طریق سے آگے دے چکا ہے وہ سب پھیر
پاتا ہے ✤ جو عورت کہ اسطرح سے مقبول ایک کی نہین ہوتی تو ایسا واقعہ کوئی سبب مانع
دوسرے کے ساتہ شادیکا نہین تصور کیا جاتا ہے الغرض جب تقدیرین دولہن کی قسمت نے
پہلے ہی دفعہ مین یاوری کی اور اوسکی صورت اور شباہت مطبوع طبع ہوئی تو دولہہ پردہ
کرواکے اوسکو اپنے گھر مین لیجاتا ہے اور دالان مین دونون شخص پہلے چار سجدے
لائق نیئنے پروردگار عالم کی درگاہ مین بجالاکر ایک دوسرے کو دو سجدے کرتے ہین اور
دولہہ مردون کی دولہن عورتون کی مبارکبادیان پاکر مرد سب ایک دالان مین جمع ہوتے ہین
اور دولہہ اونکی ضیافت مین مشغول ہوتا ہے اور دوسرے دالان مین عورتین جمعیت
کرکے دولہن کے اہتمام سے کہاتین اور پیتین ہین بعد اسکے سارے مہمان رخصت ہوجاتے
ہین ✤ چونکہ اسی دفتر کے ساتوین باب مین قوانین کے جلے مین ختایئون کی خانہ داری
اور طلاق وغیرہ کا احوال بیان ہوا ہے اس لیے زیادہ تصریح یہان پر بے فائدہ اور
فضول سمجھی جایگی ✤ حکماء ختا نے کتب دستورات مین یہ لکہا ہے کہ لڑکے کی تربیت ابتدا
سے شد
حب عورت کو یقین حمل کا حاصل ہو اوسی دن سے اوسکو چاہیے

مشرقی سمندر کے بندروں مین جو ملکی ناخدا یا ملاح تھا آلۂ قطب نما کی خاصیت سے آگاہ تھا
حالانکہ اوسوقت تک کوئی جہاز فرنگستانی اوس سمندر مین کبھی نہین آیا تھا اور یہی دلیل ہے
کہ اون ناخداؤن نے فرنگستانیون سے اوس بات کو حاصل نہین کیا اور بیشک عراون نے
اونہین بتلایا کیونکہ اعرابی سب ختا مین سنہ مسیحی سے جایا آیا کرتے تھے اور اطراف کے ملکون
اور اون جزیرون مین جو مشرقی سمندر مین واقع ہین خرید و فروخت کے لیے اونکی آمد و رفت
تھی اور اغلب ہے کہ جہان جہان یہ ٹھہرے وہان اس راز کو انہون نے اظہار کیا والا
دوسری کوئی صورت نہ تھی کہ مشرقی سمندر کے ملاح آلۂ قطب نما سے آگاہ ہوتے اور اہل
پرتگال اون لوگون سے دریافت کرتے ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

پندرہوان باب

بیاہ کی رسوم اور لڑکون کی تربیت اور تجہیز و تدفین اور ماتم اور
غم کے بیان مین

جسطرح سے مسلمان اور ہندو اور پورب کے ملک کی بعض قوم مین دولہا اور دولہن سے
بیاہ کے آگے ملاقات نہین ہوتی ختائیون مین بھی وہی دستور ہے لیکن فرق یہ ہے
کہ چین مین اگر مشاطہ اور درمیانی لوگون نے دولہن کے سن یا شکل و صورت کو دولہا
سے خلاف راستی کے بیان کیا ہو تو اوسکو اختیار ہے کہ دولہن کو دیکھتے ہی طلاق
دینے کا ارادہ کرے اور حکام شہر کے حضور مین مستغیث ہو کر جتنے لوگ کہ بانی اور درمیانی
ہین سبکو سزا دلواوے غرض حال یہ ہے کہ جب کسی کے بیاہ کی تجویز ہوتی ہے تو مشاطہ
لڑکی کو دیکھہ سن کے جاتی اور لڑکے یا اوسکے والدین سے بالکل حالت اور شکل اور صورت
اور رنگت اور شباہت دولہن کی بیان کرتی ہے اور اگر اونکے پسند ہوتی ہے تو مقدار
زر کی جو اونکو دولہن کے لیے دینا منظور ہوتا ہے دریافت کرکے دولہن کے بزرگون کے
پاس جاتی اور سارا احوال کہتی ہے غرض جب دونون طرف سے گفتگو طے ہوتی ہے

نہین پہنچکر کئی فرنگستانی سوداگرون کو اس راز سے بھی آگاہی دی اور اون لوگون نے
اپنے ملکون مین جاکر بعض بعض شخص کو جو مطلع کیا چند ایام کے بعد یہ مشہور ہوا کہ فرنگستان
مین آلہ قطب نما کی ایجاد ہوئی چنانچہ تین چار قوم فرنگستانی نے اپنا دعوی علیحدہ کیا اور
انگریزون مین بھی ایک حکیم بنام راجر بیکین صاحب اس آلہ کا موجد نادانون کے نزدیک
مشہور تھا غرض یہ سب شگلے فخر بیہودہ سے پیدا ہین اور قابل سماعت کے نہین کیونکہ
جو دلیلین بعض بزرگ لاتے اور قصد اپنے اپنے دعوی کی اثبات کا کرتے ہین وہ خام اور
ناقص ٹھہرتے ہین اور برعکس اسکے ختائیون کا دعوی ایسا ہے کہ جون جون امتحان کی کسوٹی
پر کھینچا جاوے تیون تیون براق نکلتا ہے اور یہی ایک دلیل کیسی زبردست ہے کہ اوٹھہ
نہین سکتی کہ فرنگستان مین فقط چھہ سے برس سے آلہ قطب نما کی دانست ہوئی ہے اور
ختا مین گویا سلف سے چلی آتی ہے کیونکہ بعض مورخ معتبر کی روایت ہے کہ یہ تحقیق نہین
معلوم کہ کس عہد مین اسکی ایجاد ہوئی غرض یہ لاعلمی قدامت کی دلیل ہے اور بعض کی
روایت ہے کہ قریب پونے تین ہزار برس کے ہوئے یعنے سنہ۱۱۱۵ قبل حضرت عیسی کے
فغفور اُو آن کے بھائی حکیم چو کان نے اس آلے کی ایجاد کی غرض اس بات مین روایتین
مختلف ہین اور منجملہ کئی فغفورون کے جو اوسکے موجد ٹھہرائے گئے ہین فغفور ہونگ ٹی
کو زیادہ تر نامزد کرتے ہین اور بعض علمائے فرنگ نے یہ ثابت کرنیکا قصد کیا ہے کہ
حضرت آدم اور فغفور ہوانگ ٹی ایک ہی شخص بنام مختلف تھے اور انہین سب باتون کے
ملاحظے سے ختائیون کو دعوی ایجاد کرنا حق بجانب ہے کیونکہ جو لوگ کہ ہزارون برس
سے ایک شے سے واقفیت رکھتے ہون اور دوسری قوم صرف چھہ سے برس سے
مطلع ہوئی ہو ان دونون مین ظاہر ہے کہ سبقت ایجاد کسکو حاصل ہے سوا اسکے
تاریخ فرنگ سے ظاہر ہے کہ جب اہل پرتگال سنہ۱۴۹۷ عیسی مین افریقہ کی جنوبی حد
کیپ آف گڈ ہوپ کہلاتی ہے طے کرکے آئے تو اون لوگون نے یہ ت سے دیکھا

ایسے باریک بین اور نزاکت رس ہین کہ کسی اور ملک مین کمتر ہین اور حیولی اور زربفت اور مخمل اور اطلس اور پیلام اور تافتہ اور اقسام ریشم کے ایسے خوش رنگ اور پایدار اور نازک بُنتے ہین کہ باوجود فرانسیس اور انگریزی صنعت اور کل کی حکمت اور ہاروس کے ختا کے ریشمون کا بازار ہمیشہ تیز رہتا ہے ❊ غرض بعد علم طبع کے جسکی ایجاد بھی ختایئون سے ہے حالانکہ وہ نزاکت اور کمال جو انگریزی طبع کو حاصل ہے اونکو نہین وہ ایجاد جسکو بجز طبع کے دنیا کی سب صنعتون اور ایجادون پر شرف ہے جسکے باعث سے جہاز رانی کو ایسی قوت ہوئی کہ پردہ زمین کا کوئی گوشہ باقی نرہا جہان ناخدا اونکے علم نے اونکو نہ پہنچایا ہے وہ یعنے آلہ قطب نما کی ایجاد ختایئون سے ہے اور واللہ اعلم کسوقت سے اس ملک کے ختایئون کو مقناطیس کی اس خاصیت سے کہ اگر سوئی سے اوسکو مس ہووے اور اثر اوس سنگ عجیب کا لوہے مین تاثیر کر جاوے تو وہ سوئی دونون قطب کیطرف ہمیشہ رخ کریگی اور کسی حال مین اپنی اس پیدا خاصیت کو نہین چھوڑیگی آگاہی ہوئی ہے لیکن یہ ثابت ہے کہ کئی ہزار برس سے اس خاصیت کی دانست ختایئون کو ہے باوجودیکہ خود ان سبھون کو فائدے اپنی ایجاد سے اس قدر نہین حاصل ہوئے جو عرب اور فرنگستانیون کو ہوئے اور وجہ اوسکی یہ جان پڑتی ہے کہ ختائی سب نہایت بزدل ہین اور سمندر سے ایسے خائف کہ دور ملکونکا سفر کرنا ملک عدم کا راہ گیر ہونا سمجھتے تھے اور خلاف اسکے عرب اور فرنگستانی اللہ پر توکل کرکے قطب نما اور چند آلات ناخدائی کی مدد سے بڑے بڑے بحر ذخار تند امواج اور تیرہ و تند دار کے پار ہوتے اور اجنبی لوگون مین جاکے اپنے مال کو فائدہ کثیر سے بیچتے اور ایک ایک روپے سے بیس پیدا کرتے تھے القصہ دلائل قوی سے یہ ثابت ہے کہ اعرابیون کے ساتھ چونکہ ختایئون کی تجارت قبل ۸۰۰ آٹھ سو مسیحی سے تھی تو اعرابیون کو پہلے یہ آلہ قطب نما ختایئون سے حاصل ہوا اور جہان جہان یہ اعرابی گئے اسکا شہرہ پھیلاتے گئے آخر کو بحر قلزم طے کرکے قسطنطنیہ کے اطراف کے ملکون مین جو اونکی کوٹھیان تجارت کی

سواے ہیرا بوٹی کے معدنیات کا مطلق استعمال ختا کی طبابت مین نہین ہے اور دہاتون کو
کسیطرح صرف مین لانا نہایت مضر ٹھہراتے ہین ۔ علم موسیقی مین ختائیون کو دخل ہے
غرض سواے ختائیون کے دوسرے شخص کو اونکے راگ اور لے اور سُر بھلے نہین معلوم
ہوتے اور نہ اون لوگون کو اور ملک کا گانا بجانا پسند آتا ہے اور یہ بات کچہ تعجب کی نہیں ہے
کیونکہ ہر جگہ یہ دستور ہے کہ اپنے اپنے وطن کی رسومات کو ہر شخص اورون سے بہتر سمجہتا
ہے اور سب پر ترجیح دیتا ہے اور دونون سبب اسکے ظاہر ہین کیونکہ خود بینی اور خود
پرستی انسان کی خلقت مین ہے اس لیے ہر فرد اپنے کو افضل نوع انسانی جانتا ہے
اور دوسرے یہ کہ عادت طبیعت ثانی ہے اور جس چیز کو بچپن سے آدمی دیکہتا سنتا
پیری کو پہنچے گا وہی اوسکی نظرون مین بھلی معلوم ہووے گی چنانچہ ختائی سب انگریزی
ارگن اور بیلا اور بانسری اور ہندوستانی سارنگی اور ستار اور رباب کو پوچ سمجہتے اور اپنے
ملک کے کان پہاڑتے اور مغز پریشان کرنے والے باجون کو پسند کرتے ہین ۔ باجے
اقسام طرحکے ختا مین ہین لیکن قابل ذکر کے عجائبات کے باعث سے فقط ایک ہی ہے
جسکا بیان دفتر اول مین اکثر ہوچکا اور جسکو پتھر سے وے بناتے ہین اور چونکہ خاصیت
اوس سنگ کی ذات کی یہی ہے کہ ضرب مارنے سے آواز خوش دیوے ختائیون نے
مثل مجیرے کے اوسے بنایا ہی اور حق ہی کہ اوسکی آواز نہایت شیرین ہی چار قسم کے یہ پتھر ختا مین پیدا ہوتے ہین لیکن
سب سے بہتر یو کہلاتا ہے اور قیمتی ہوتا ہے ۔ اس مملکت کی صنعتون کا حال دفتر اول
مین راقم نے ہر شہر کے احوال کے ساتہ ہی بیان کیا ہے غرض اس جگہ پر یہ کہنا ضرور ہے
کہ ریشم کے پیدا کرنے اور کاتنے کی دانست ایرانیون نے ختائیون سے حاصل کی ہے
اور اون سے رومیون نے اور اون سے اہل فرنگستان اس راز سے آگاہ ہوئے لیکن
موجد ریشم کے بیشک ختائی ہین اور ریشم کے کیڑون کی نسل بھی اِن لوگون کے ملک سے
سب جگہ گئی ہے اور چونکہ مدت سے ریشم کے کپڑے دیکہار واج ختا مین پہیلا ہے کاریگر اسکے

نے ایکطور ایسا نکالا ہے کہ اگر کوئی کسیکو گھونسون سے یا سونٹے یا اور حربے سے مار کے گاڑ دیوے اور بعد عرصے کے خون خفتہ پیدا ہووے تو لاش کو جس حالت مین ہو نکالتے اور سر کے سے خوب اوسے نہلاتے اور ایک غار قد آدم لانبا اور گہرا اور ڈیڑہ ہاتہ چوڑا کہودتے اور اوسمین گہاس اور لکڑی اور کوئیلا جلاتے ہین اور جب وہ گڑہا خوب گرم ہوتا ہے تو آگ کو چاول یا شہد کی شراب سے بجہاتے اور لاش کو بھی اسکے بیچ مین ڈال کے اوس غار کے منہ پر رکھدیتے ہین اور ایک کپڑے سے لاش اور غار کے منہ دونون کو ایسا کر دیتے ہین کہ بخارات نہین نکلنے پاتے اور لاش مین سرایت کرتے ہین اور بعد دو گہنٹے بیچ می کے جب کپڑے کو اوٹھاتے ہین تو بالکل داغ چوٹ کے صاف عیان ہوتے ہین یہان تک کہ گھونسے کے نشان دکھائی دیتے ہین اور اوسقدر یہ ترکیب کارگر ہے کہ اگر گوشت پوست اور استخوان سب جدا ہو گئے ہون تو فقط ہڈیان جمع کر کے اس عمل کو کرتے ہین اور اگر زخم کاری یا چوٹ ایسی تھی کہ اوس سے آدمی مر گیا تو ہڈیون پر نشان ملتا ہے باوجود اس زیرکی اور ہوشیاری کے جراحی مین ختائیون کو کم دخل ہے اور وجہ اوسکی صرف تشریح کی لاعلمی ہے کیونکہ بغیر اسکی دانست کامل کے ہڈی اور رگ اور پٹھون کے جوڑ توڑ اور وضع مفاصل کی ترکیب سے آگاہی لاممکن ہے غرض خفیف امرون مین جسطرح جیسے کو لہہ یا کلائی یا شانیکا اوکھڑ جاتا ہے اور اسی قبیل سے کے دستوری مقدمات مین وہ رہ نہین جاتے ہین لیکن یہ مقامات سب جہان سوائے انگریزی طبیب کے دوسرا کوئی ہاتہ نہین ڈال سکتا وہان یہ سب مجبور رہتے ہین چنانچہ جب لارڈ مکارٹنی بہادر سفیر شاہ انگلستان ختا مین تشریف لے گئے تھے اونکے ساتہ کے اطبائے انگریزی نے ایسے ایسے امراض متعلق جراحی کے اچھے کیے کہ ختائی سب گھبرائے اور انگریزون کی قابلیت کے قائل ہوے القصہ ختائی اطبا مرہم بہی خوب کرتے اور دوائین ایسی کھلاتے ہین تا زخم یا چوٹ ریم یا ورم نہ پیدا کرے اور اسیطرح اکثر اچھے بھی ہو جاتے ہین ؞

کرنے سے وہ سزا نہ تھی جو مردے کو اذیت دینے سے مجرم کو ہوتی تھی ختا مین بھی علی ہذا القیاس لاش کو اس حفاظت اور احترام سے رکھتے ہین کہ تشریح کا کوئی موقع کبھی نہین ملتا ہے اور یہی سبب اطبّاے ختا کی خامی کا ہے غرض غرض اور تجربہ ان لوگون نے ایسا بہم پونہچایا ہے کہ فرنگستانی ڈاکٹرون کو حیرت ہوئی ہے جب اونکی تشخیص مرض کو اونہون نے ملاحظہ کیا ہے ختا مین قارورہ نہین دیکھتے اور صرف مریض کی صورت اور جلد کی رنگت اور آواز اور خصوصاً نبض سے مرض کو پہچانتے ہین اور نبض دانی اطبّاے ختا کی ایسی بردست ہے کہ اونکی دانست کا حال سن نے سے تعجب ہوتا ہے چنانچہ ایسا اکثر اتفاق ہوتا ہے جب طبیب مریض پاس آن بیٹھتا تو بے تفتیش حال کہہ دیتا ہے کہ مرض یہ ہے اور باعث اوسکا وہ ہے اور جس روز سے شروع ہوا دن بدن اوسکی صورت یون ہوئی تھی اور اب حال اسطور پر ہے اور بعد فلانے دن کے اوسکا حال یون ہوگا اور بیشتر اونکا حکم سچ ہوتا ہے اور اگر حاملہ عورت کی نبض دیکھتے ہین تو کہہ دیتے ہین کہ حمل اتنے دن کا ہے اور فلانے مہینے مین بیٹا یا بیٹی یا توام پیدا ہووےگا اور زچا کی صورت وضع حمل کے وقت بشرطیکہ امر ناگہانی واقع نہو یہ ہووےگی اور انصاف سے اگر دیکھیے تو اس شناخت کے مقابلے مین ملک کے اطبا کو نہ لایا جاہیے اور باوجودیکہ ختا مین تشریح نہین ہے لیکن خون کے ہر عضو پر محیط ہونے اور دور مین رہنے اور جسم مین ہر جگہ گردش کرنے کی دانست پہلے ختائیون کو ہوئی اور مدتون بعد انگلستان مین ڈاکٹر حاربی صاحب نے اس امر کو ثابت کیا لیکن قدیم سے اسکا علم ختائی اطبّا کو تھا اور دلائل ہین کہ خون کی اس خاصیت کو پہلے انہون نے پہچانا باوجودیکہ خود بقراط اس مشکل کو حل نکر سکا اور اسی شبہہ مین مر گیا ایک اور امر مین اطبّاے ختا کو یہ شناخت ہے کہ سن نے سے حیرت ہوتی ہے اور وہ یہ کہ حالانکہ مردے کو چیر پھاڑ کے انگریزی طبیب وجہ موت تبلا سکتا ہے لیکن اگر لاش سڑ جاہے اور فقط استخوان باقی رہے تو وہان پر اونکی بھی کوئی تدبیر نہین چلتی لیکن ختا کے طبیبون

وطن کی صورت جب لکہتے تو نہایت صحیح بناتے تھے اور قدیم اگلے زمانے مین جب ختا مین
ملوائف الملوک کی بنا تھی یعنے کئی بادشاہ تھے تو ہر ایک سکے ملک کا نقشہ پیتل کے گھڑون پر
کھدا رہتا تھا اور عوام الناس مین یہ مشہور تہا کہ جسکے گہرانے مین جب تلک بادشاہت
رہتی ہے نقشہ اوسکے ملک کا اوسکے پاس رہتا ہے اور جب خاندان سلطنت کو زوال
آنے والا قریب ہوتا ہے تو وہ پیتل کا گھڑا خودبخود اونکے پاس سے غائب ہو جاتا ہے
اگرچہ یہ بات قابل سماعت کے نہین غرض اوس سے یہ بیشک ثابت ہے کہ سلف سے
جغرافیہ مین ختائیون کو دخل ہے لیکن جسطرح سے اونکے اور علوم مین زنگ لگا ہے ایسا
بھی علی ہذا القیاس وہ تجراقی نہین ہے جو انگریزی جغرافیہ کو حاصل ہے ٭ علم تواریخ کا بڑا
چرچا ہمیشہ سے اس ملک مین ہے اور چونکہ اوسکے عالم کو عہدۂ جلیلہ ہمیشہ سرکار سے عنایت
ہوتا ہے ہر طالب العلم اوسکی طرف توجہ کرتا ہے اور جسقدر تاریخ نویس ختا مین ہوے ہین
کسی اقلیم مین شاید نہوے ہونگے اور صرف دو ہزار برس مین اس سے مورخ نامی پیدا ہوے
جنہون نے اپنے ملک کا احوال لکہا ہے اور یہ لوگ بعد اوس ایام کے ہوے کہ جب
چنگواتی فغفور نے تمام کتابین چین کی مع کتب خانہ شاہی سب کو ایکجا جمع کرکے جلادیا
اور بہت سے فاضلون کو اسلیے مارڈالا کہ شہنشاہ کے حکم کو اونہون نے رد کرکے بعض
کتابین نہین دی تھین اوسکا حال انشاء اللہ تعالے جلد دوم کے دفتر اول مین موقع پر
مذکور ہوگا اور اوسکے چھپنے سے حال اوسکا بخوبی معلوم ہوویگا غرض بعد اوسکے بھی اتنی
جلدین تاریخ کی لکھی گئی ہین کہ اگر کوئی مشتاق کتاب بینی کا بھی اونہین ایکجا جمع دیکھے
تو اغلب ہے کہ اوس طومار کے ملاحظہ سے گھبرا جائے ٭ علم طب کو ختا مین بہت
رونق ہے وہان کے اطبا کسی ملک سے اپنے فن کو نہین لائے بلکہ اپنی طبابت کے
موجد وہ آپ ہی ہوے ہین اور جسطرح یونان اور مصر مین تشریح سے بڑے بڑے
طبیبون کو واقفی تھی بسبب اسکے کہ لاشون کی ایسی قدر کی جاتی تھی کہ زندہ شخص کو بجبر و

نے پایا اور وطن مین جاکر اوسکی ایجاد کی نسبت اپنی طرف منسوب کی اور ہوا باروت کے لکہنے کی روشنائی بھی انہین لوگون مین پہلے ایسی شفاف اور پایدار اور روشن بنی کہ باوجود علوم اور صنعت انگریزی کے ویسی چیز نہ نکلی علاوہ اسکے چینی باسن کی ایجاد اونہین سے ہے اور اگر علم کیمیا گری سے اونہین کماحقہ آگاہی ہوتی باسنون کی مینا کاری آگ پر کیونکر ٹھہرتی اور نہین جل کے اس شفافی اور نزاکت کے ساتہ باقی رہتی اور علی ہذا القیاس سیکڑون فلزی صنعتین ایسی اونکی ایجاد سے ہین کہ ہر ایک کا وجود دلیل کامل ہے کہ جسقدر اون لوگون کو قدیم مین اس علم کی معرفت تھی یونانیون اور مصریون کو اوسکی چوتھائی نہ تھی ❊ جسطرح سے علم ادب اور شاعری اور تاریخ دانی اور حکمت علی کی قدر کی جاتی ہے افسوس ہزار افسوس کہ اسقدر کا تعلق بھی صنعت کے حصے مین نہ آیا اور ختائیون کے ذہن انتقالی کو امید انعام واکرام کی نہ دی گئی اور کیمیا گری جیسی چکی تھی ترقی نہ پائی غرض اس ناقدری پر بھی مہوسون نے اپنے فائدے کے لیئے اوسکا چرچا ایسا بڑہایا کہ سیکڑون نادانون کو دام فریب مین پھنسایا اور غربا متوسطین کو سونے چاندی کی طرف متوجہ کرکے قرار واقعی لوٹا اور امرا اور فغفورون مین اکسیر بقا کا ڈہکوسلا پھیلایا اور صدہا نے مال کے سوا جان بھی گنوائی اور اکسیر بقا حقیقت مین کہائی کیونکہ عدم کو گئی تو وہین رہے اور ہمیشہ کے واسطے قیام کیا ❊ اس تاریخ کی دوسری جلد مین جو انشاء اللہ تعالے سال آیندہ مین چھپیگی اوسمین بہت سی نقلین راقم نے لکھی ہین اس سبب سے کہ کئی فغفور اسمین موے لیکن یہ گہرانا مانچو تاتار کا جو ایک سی بیاسی برس سے ختا کا مالک ہے ان لوگون نے اس مکاری پر مطلق خیال نہین کیا اور اکسیر بقا کہا کے اپنے کو کسی نے تمام نکیا غرض مہوسی کا شوق ختائیون کو باقی ہے اور مکارون کے دام مین اب بھی ہزارون احمق پھنستے ہین ❊ علم جغرافیہ مین بھی ختائیون کو ہمیشہ سے دخل ہے لیکن اپنی مملکت کے سوا انہین غیر ملکون کی حالات سے آگاہی نہ تھی اس سبب سے جب سنی سنائی باتون کے اعتبار پر اور انداز سے دوسرے ملکون کے نقشے یہ سب کھینچتے تو غلطی کرتے غرض اپنے

نسبت وجوہ سے نہ حاصل ہوتی جو اوس ملک کی گلی گلی جاری ہوتی لیکن چون کہ حکماے ختا کا
قول اور نصیحت ہے کہ حکمت نظری سے جب اپنا مطلب حاصل ہو تو صرف واسطے اظہار ادراک
کے زیادہ غور کرنا محض تضییع اوقات ہے اوسکے عوض حکمت عملی کی طرف جسقدر میلان طبیعت
ہو مفید ہے اس لیے ختائیون نے علم ہیئت مین زیادہ فکر نہین کی ہے اور جب کسوف اور
خسوف اور منطقة البروج اور منطقہ محروقہ اور معتدلہ اور مبرودہ اور خط نصف النہار اور
سبعہ سیارہ کی گردش وغیرہ اونکی دریافت مین آئی زیادہ فکر اونہون نے لاحاصل سمجھی کیونکہ
فقط تقویم کی درستی اونہین منظور تھی تاکہ ہر ب عیدون کے اور پرستشون کے دن چاند گہن
اور سورج گہن اور شادی بیاہ کی سکھہ لگن وغیرہ ٹھہرائے جائین اور اجرام فلکی کے مقامات
دریافت مین آوین اور سوا اتنی معرفت کے علم ہیئت کو بے مصرف سمجھا اور غوض زیادہ نکیا
علم ہوا یعنے ہوا کے تولنے اور غور کرنے اور ترتیب اور غواص جان نے کی معرفت جس سے
متعلق ہے اوسکی بھی دانست ختائیون کو قدیم سے ہے اور غبارے کی بنا انہین سے
ہے چنانچہ روایت معتمد ہے کہ بعض قدیم فغفورون نے غبارے پر بیٹھکر ایک شہر سے
دوسرے شہر تک سفر ہوا کیا اور گانے بجانے والون کو ساتھ لیکر شب کو جو چرچا ہوا پر
پھیلایا تو ایک ہوا ایسی بندہ گئی کہ خلق اللہ سمجھی کہ ارواحین آپسمین رنگ ریلیان مچاتین
اور خوشیان کرتی ہین اگر بالفرض کسی تاریخ معتمد مین بھی اوسکا ذکر نہوتا تو قیاس سے بعید
نہین کیونکہ بالفعل انگریزون نے قصد ایک جہاز بنانے کا کیا ہے جو ہوا پر ایک ملک سے
دوسرے ملک تک جایا کرے ٭ علم کیمیاگری یعنے دہاتون کے گلانے اور خالص بنانے
اور تمام مرکبات ارضی کے اجزا کے جدا کرنے کا علم بھی ختائیون کو ہمیشہ سے اچھی طرح معلوم
ہے حالانکہ فرنگستانیون نے جو اس مین کوششین اور بالفعل ایجادین کین ہین اوسکے ہزار حصے
کا ایک حصہ اونہون نے نہین حاصل کیا غرض اتنی معرفت اوس علم کی اونہین ہمیشہ سے
تھی کہ باروت کو پہلے ختائیون نے ایجاد کیا اور اغلب ہے کہ اونہین کا کوئی نسخہ غیر ملکی سوداگر

اور یہ دلیل رہ گئی کہ علم ریاضی اور خصوص جرالثقال اور علم آب روانی کے یہ لوگ ہزاروں برس سے مالک ہین ٭ مہندس یہ ہمیشہ سے ہین اور بعض فاضلون کا گمان قوی ہے کہ شکل مثلث متساوی الاضلاع حکیم فیثاغورث نے ختا کے مہندسون سے سیکھی تھی اور جب سیر و سیاحت سے فرصت کر کے یونان کو پھر گیا تو اپنے تلامیذ کو سکھلایا اور چونکہ اپنی ایجاد مشہور کی خود اوسکو شہرت ملی اور اپنا نام جریدۂ عالم پر اوسنے لکھوایا اور بعض کاملون کا گمان ہے کہ ملک مصر مین حکیم مہندسے کی اس شکل کو دریافت کیا کیونکہ وہان فیثاغورث نے چندے درس حکماء سے لیا تھا اور مصر مین ہندسے کا چرچا بڑا تھا اور رود نیل کی سیلابی کو باعث اس کی ایجا کا بیان کرتے ہین الغرض ان روائیتون مین اگر پہلی کو نادرست فرض کیجیے تو بھی ختا . وجود کی ابطالت ثابت نہین ہو گی کیونکہ ٭ ع ٭ تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا ٭ اور بیشک ختا مین اس علم کا زیادہ رواج تھا تب ہی اون فاضلون نے یہانتک گمان کیا ہے حکیم فیثاغورث کے سے شخص کو وہان سے کچھ حاصل ہوا تھا علی ہذا القیاس علم ہیئت مین بھی ختائی قدیم سے کامل تھے اور کرۂ سماوی کی شکل جسپر کواکب ثوابت و سیارہ اور تمام متعلقات اسمانی کے مقامون کا نشان تھا ممغورشن نے چار ہزار ایک سے ایک برس ہوے کہ بنوایا اور یہانتک صحیح اوسوقت کے حساب کسوف اور خسوف اور گردش کواکب کے تھے تین ہزار برس کے حساب کو جو فرنگستان کے ریاضی دانون نے بالفعل دیکھا اور اپنے حساب سے مقابلہ کیا تو مطلق فرق نہ پایا اور یہ کیسی بڑی دلیل ختائیون کی عقل اور ادر اک کے ہے کہ بغیر اون آلات ستارہ بینی کے جو اب ہین کہ جسکی مدد اور سبب سے ہیئت کے حساب درستگی اور آسانی سے ہوتے ہین اون لوگون نے بغیر اون مددون کے یہ کوشش او لیاقت بہم پہنچائی تھی اور فرنگستانی حکما اور مورخون نے اس رائے پر اتفاق کیا ہے کہ علم ہیئت اکو جو رونق ختا مین تھی کسی قدیم ملک مین نہوئی اور اغلب ہے کہ جس طرحسے ہیئت وہان اگر ہمیشہ اوسکی ترقی کی فکر ختائیون کو رہتی تو آجکے روز فرنگستان مین بھی وہ تاب

کیواسطے سرانجام آوے اور اس وجہ سے مشکلین وہ گونی ہوئی ہونگی لیکن ختائیون کی حکمت
اور استقلال اور ثابت قدمی سب موانع پر غالب ہوئی اور ایک نشانی ایسی رہ گئی ہے کہ روے
زمین پر کوئی یادگار انسان کی اولوالعزمی کا اسکے مقابلے مین نہین ہے بجز اوس نہر بزرگ
کے جو ختا مین تین سے بیس کوس تک بنائی گئی ہے اور جسکے سبب سے قبلا خان چنگیز کے پوتے
کی عقل اور ختائیون کے علم اور ثابت قدمی پر لاکھہ لاکھہ درود بھیجنا مقتضاے انصاف ہے
اوسکی صورت یہ ہے کہ جب کوئی پہاڑ نہر کی راہ مین ملا تو سطح آب کے برابر تراشا گیا اور جہان
جھیل اور تالاب آیا تو کاریگرون نے اوسے پاٹ دیا اور زمین کو پختہ کر کے دونون پہلو
پر پشتے باندھ کر نہر کو اپنی منزل مقصود کی طرف جاری ہونے کی صورت پیدا کر دی ہے اور
بعض جگہ جہان منزلون زمین کو نہایت زیادہ نشیب تھی وہان نہر کی بنیاد پختہ اور سیکڑون
ہاتھ بلند اوٹھائی گئی ہے اور پشتون کے بیچ سے نہر بہتی ہے اور مطلق سطح آب کی کمی بیشی
تین سے بیس کوس تک کہین نہین ہے باوجودیکہ اس عرصے مین زمین کی پستی اور بلندی
سے صدہا جگہ موانع پیدا ہوے ہین غرض یہ سب تو کمال اونھون نے کیا ہے لیکن زیادہ
حیرت کا مقام وہ ہے جہان بڑی بڑی گہری جھیلین دس اور بارہ اور پندرہ کوس کے
طول اور عرض مین ملتی ہین اور اونکے بیچ سے اس نہر کو ختائی کاریگر سب لیگئے ہین اور
قعر جھیل مین سنگین تلے ڈال کے وہان سے کرسی اوٹھائی ہے اور جھیل کی سطح آب سے
وہ کئی بام بلند ہے اور اوسپر دو بغلی پشتی باندھ کے نہر دوڑائی ہے الغرض اگر اس نہر کی
وسعت کم ہوتی تو اسقدر حیرت نہوتی لیکن اوسکا نام ہی فقط نہر ہے والا مثل بحر ہے اور
شہرون کے قریب جہان بڑی تجارت گاہ ہے وہان یہ نہر ہزار گز چوڑی ہے غرض برابر
تین سو بیس کوس تک اتنی وسعت ہے کہ ہندوستانی سو پٹیلے پہلو بہ پہلو اوس سے گذر
کرین تو آپس مین ٹھوکر نلگے القصہ غور کیا چاہیے کہ کس محنت اور حکمت کا یہ کام تھا جو ختائیون
سے انجام ہوا اور دیوار ختا اور نہر ختا کی برابری مین دوسری صنعتین انسان کی کیا مقابلہ کرینگی

وہان کی فوج موقوف ہوئی اور برج اور دیوار بے مرمت رہنے لگی مگر کئی باتین عجیب وغریب اس دیوار کی ساخت مین ہوئین کہ ختائیون کی حکمت اور قدرت اور تحمل مزاجی کی دلیلین مین چنانچہ اول یہ کہ عماری کے سرانجام اور بڑے بڑے تختے پتھرون کے ان لوگون نے آدہ آدہ کوس کے بلند پہاڑون پر پہنچائے جہان چڑہنے کا کوئی سہارا نہین معلوم ہوتا اور کرارے کی بلندی ایسی ہے کہ آدمی کی چڑہائی لاممکن نظر آتی ہے اور دوسری بات تعجب انگیز ہے کہ سمندر مین جہان تھاہ کم اور جوش وخروش بحر زخار کا زیادہ ہے وہان کسطرح سے نیو ڈالی گئی کہ دو ہزار برس سے ہلی نہین باوجودیکہ ختا کے سمندر مین ایسا طوفان دس بیس دفع ہر سال مین آتا ہے کہ صدہا جہاز اور تخمیناً بارہ چودہ ہزار آدمی سالانہ انہین طوفانون مین ہلاک ہوتے ہین اور زور و شور ہوا کا ایسا ہوتا ہے کہ ایک انگریز ناخدا بہت تجربہ کار اور عقلمند کا بیان اسطور پر ہے کہ اگر یہ ممکن ہوتا کہ ایک ہی جہاز کی گلئی پر دس ہزار کرنا اور دس ہزار نقارے دفعتہً بجائے جاتے تو اوسی جہاز کے پتوار پر سوا طوفان کے غل اور شور کے اون کرنا تون کی آواز کوئی شخص نہین سن سکتا الغرض جس سمندر مین ہر سال دس بیس مرتبہ یہ قیامت برپا ہو اوسمین اس دیوار کا قیام عجائبات سے ہے تیسری بات یہ کہ باوجودیکہ آدہی خلقت سے زیادہ اوسکی طیاری مین مطابق فرمان کے ہر وقت حاضر رہتی تھی لیکن پانچ برس کے عرصے مین اس دیوار کا تمام ہونا تعجبات سے ہے کیونکہ جب ایک انگریز سیاح نے حساب کیا تو دیکھا کہ اس دیوار کی فقط برجون کی ساخت مین اسقدر اسباب معماری کا صرف ہوا ہے کہ تمام انگلستان کی ہرطرحکی عمارتون مین جو خرچ ہوا ہے شاید اوسکے مقابلے مین بہت کم نکلیگا اور معنی شرط ہے کہ تمام دیوار مین کسقدر اسباب صرف ہوا ہوگا اور چوتھی بات حیرت افزا یہ ہے کہ جس ناکے پر یہ کھینچی ہے وہان سے منزلون تک نہ بستی نہ انسان کی نشانی تھی اور آٹھ سے کوس تک فقط صحرا اور کوہستان اور جنگل تھا اور وہان پر اس کارخانے کے لاز اہوگا کہ سیکڑون کوس سے مزدورون اور کاریگرون کے لیے رسد اور دیوا

بڑی نہر جو ہیہو یعنے شہنشاہ کا دریا کہلاتا ہے انہین دونون کی ساخت کا بیان کافی تھا
کیونکہ انسان کے کارخانے مین ایسی کوئی چیز کبھی نہین بنی ہے اور دونون کی بزرگی اور
دشواری جب ملاحظہ سے گذرتی ہے تو قیاس کبھی اس بات کا مقتضی نہین ہوتا کہ انسان
نے اسے بنایا ہے اور قدرت کاملہ الہی پر گمان لاتا ہے اور ڈاکٹر سمیول جانسن صاحب
جو انگریزون مین فاضل متبحر اور کامل عصر اور منشی گری اور تجربہ کاری مین یکتاے روزگار تھا
اوسکا قول یہ ہے کہ اگر کوئی شخص سے کہے کہ اوسکے دادا نے دیوار ختا کو دیکھا ہے تو اوسکی
بزرگی بجا ہے الغرض یہ دیوار قریب آٹھہ سو کوس کی لانبی ہے اور سرحد ختا اور تاتار پر
واقع ہے اور وجہ اوسکی طیاری کی یہ ہوئی کہ جب قوم تاتار نے اوسطرف سے بار بار یورش
کرکے ختائیون کو سخت عاجز کیا اور کوئی تدبیر انکو ضبط کرنے کی نہین سوجھی تب اس دیوار کی
بنا کی گئی اور فغفور چینگ وانی نے دوسو چالیس برس قبل حضرت عیسی کے اسے شروع کیا
اور عرصہ قلیل یعنے صرف پانچ برس مین یہ تمام ہوئی اور حال اوسکا یہ ہے کہ نہ پہاڑ نہ دریا
کوئی مانع اوسکی ساخت کا ہوا اور آٹھہ سو کوس تک جو موانع سامنے آئے سب کو دفع کرتی
ہوئی یہ دیوار اپنی منزل مقصود تک پونہچی ہے اور کئی مقام پر آدہ آدہ کوس کے اونچے
پہاڑون کی چوٹی پر سے یہ دیوار کھینچی ہوئی ہے اور بعض جگہ بڑے بڑے دریا پر پلون
کے اوپر سے یہ گئی ہے اور زیادہ تکلف یہ ہے کہ سمندر کے بیچ سے شروع اس طرح ہوئی
ہے کہ صدہا جہاز پتھرون سے لدے ہوے ڈبا دیئے گئے اور اوسپر اوسکی بنیاد قائم ہوئی
ہے اور آٹھہ سے کوس تک تیس گز اونچی اور اسقدر چوڑی ہے کہ چھہ سوار پہلو بہ پہلو فراغت
سے اوسپر گھوڑا دوڑا سکتے ہین اور سو سو قدم پر دو منزلہ اور سہ منزلہ برج بنے ہوے ہین
اور جب تک کہ تاتاریون نے اپنی دولت کی بنا ختا مین نہین ڈالی تھی تب تک ہزارون توپین
اوسپر چڑہی رہتی تھین اور دس لاکھہ فوجون کی تقسیم تمام برجون مین تھی غرض جب سے قضاے
فلکی سے وہی لوگ جنکی یورش کے سبب سے یہ دیوار بنی تھی ختا کے مالک ہوے تب سے

اور سوا انسان کے جسقدر نفس حیوانی اور نفس نباتی اور جمادی کی پیدائیش ہوتی ہے ان
دونون کی سازش سے وقوع مین آتی ہے اور آدمی نے بھی علی ہذا القیاس اپنی نوع کو شروع
کیا اور وہی سلسلہ چلا جاتا ہے لیکن پروردگار کا بھی وجود اس کارخانہ کائنات کی بقا کے
واسطے چاہیے اور بسلاوسکے دم مارنے کے مادہ ساکن کو حرکت نہین ہوتی غرض اسی انداز
کی تقریر حکماے ختا کی اس بات کی اثبات مین ہے لیکن ایک فرقہ فیلسوفون کا بھی گذرا ہے
کہ وہ دہری ہے اور وجود واجب الوجود کا انکار کرتے ہین مگر اونکی تقریر محض اوچھی ہوئی
ہے جس طرح سے ملحدون کی ہوتی ہے اور اوسکا بیان تضیع اوقات کرنا ہے اور قابل سماعت
کے بھی نہین ہے القصہ علم موجودات کا ایک نکتہ مطابق ختائی حکما کی تحقیق کے راقم نے
عرض کیا اب ایک ایک شمہ اونکی حکمت نظری اور دوسرے علوم کا اس باب مین داخل کرنا
ضرور ہے تاکہ حکمت چین و حجت بنگالہ کی جو مثل مشہور ہے اوسکی وجہ تسمیہ معلوم ہووے غرض
حکمت چین کی جیسی بنیاد پڑی تھی اگر ویسی ہی برابر جاری رہتی تو قریب قیاس کے ہے
کہ اندنون اوسکو وہی رونق ہوتی کہ جو اب حکمت فرنگستان کو ہوئی ہے اور روز بروز
زیادہ بڑھتی ہے یہانتک کہ جب خط اور اخبار اوس ملک کی ہند مین پونہچتی ہین تو ایک
نہ ایک نئی ایجاد کی بات ہمیشہ سننے مین آتی ہے غرض حکمت ختائی ایک ہی جگہ کچھ تھوڑے
سے فخر کی باقی ہے کہ کئی چیزون کی ایجاد وہان ہوئی اور اوسکی ترکیبین اوربلکیون نے
اونسے سیکھی ہین علم ریاضی کے سب اصول سے وے قدیم سے واقف ہین علم ہندسہ
اور حساب اور ہیئت اور موسیقی سب کی معرفت اونہین ہی سے ہے اور علم ریاضی کے کئی
فروع کے بھی یہ کامل ہوے اور خصوصاً علم جر اثقال و نیز نجات مین کمال حاصل ہوا اگرچہ
علم جر اثقال اور جر الماء یعنے آبکشی کے نکتے اور اسرار یہ لوگ انگریزون کی سی فصاحت
اور بلاغت اور ادا سے نہین بیان کرتے لیکن غایت ادر کیفیت اون علمون کی سیدھے
طور سے ویسے ہی حاصل کی اور کوئی تیسری دلیل ان کی حکمت کی نہوتی تو دیوار ختا اور

ہمیشہ رہے غرض اتنا خرچ فضول کسی فغفور نے نہین کیا لیکن شوق باغات کا چونکہ ختا
کے لوگون کی جبلت مین ہے اس سبب سے شہنشاہون نے کم و بیش اوسکو نبایا ہے
اور بعد اس طول بیانی اور زیادہ گوئی کے اغلب ہے کہ راقم کے قدردانون نے اوسکے قول
کو سچا سمجھا کہ باغات کے درست کرنے اور چمن آرائی کی ترکیب بمثل ختائیون کے روے
زمین پر کسی قوم کو حاصل نہین اور یہ توکل کی بات ہے کہ انگریزون نے ختا مین جاکر وہانکی
چمن کاری اور باغ آرائی کو سیکھہ کر کچھہ اپنے ملک مین رواج کیا اور اہل فرانس نے
انگریزون کی پیروی اس بات مین کی ہے ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

چودھوان باب
علوم اور حکمت ختا کے بیان مین

حکماے ختا نے قدیم سے علم موجودات اپنے طور پر نکالا ہے یعنے جسطرح ہر قوم اور
ملت کے دانشمندون نے اپنے نزدیک جو وجہین اس بات مین معقول سمجھی ہین بیان
کی ہین اوسیطرح سے ختا کے فیلسوفون نے بھی اپنی راے کو ساتھہ دلائل کے جو اون کی
دانست مین کامل ہین ظاہر کیا ہے لیکن چونکہ فن تاریخ کو بحث حکمت سے کچھہ علاقہ
نہین ہے عاصی کلام کو زیادہ طول اسمقام پر نہین دے سکتا غرض دو ایک شمہ بیان
کرتا ہے تا اس تاریخ کی سیر کرنے والون کو محض لاعلمی اس باب مین نرہے ❊ تمام موجودات
کی بنا بقول اونکے اسطور پر ہوئی ہے کہ خدا نے جب چاہا کہ کائنات کو موجود کرے تو مادے
پر اوس نے سانس کھینچکر پھونک دیا اور معاً اوس حرکت کے ساتھہ ہی مادے نے جوش کھایا
اور دو شے اوس سے پیدا ہوئین غرض ایک اپنی ذات سے متحرک اور دوسری محض ساکن
بعد اوسکے اوس کارساز بے نیاز نے دونون شے کو خمیر کیا اور جب پھر اوسپر دم کو پھونکا
تو تین چیزین پیدا ہوئین یعنے فلک اور زمین اور زن و مرد انسان اور یہی سب باعث
تمام موجودات کے اسطرح ہوے ہین کہ فلک کو قوت فاعلی اور زمین کو قوت انفعالی کی

ین من ین کا باغ پچاس برس مین طیار ہوا اور صرف زر ... رہوا معلوم نہین عرض ا..
حساب ہے کہ اوس سے ایک شمہ سمجھ مین آسکتا ہے اور وہ یہ کہ دو سو بنگلے اس باغ مین ہین
اور ہر ایک کے اندر اور باہر کی طیاری مین چالیس چالیس لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا ہے اور اسکے علاوہ
نہر اور تالاب سب کے کھودنے اور ہزارون مرمر کے پل بنانے اور ٹیلا اور پہاڑ اوٹھانے اور
نشیب و فراز کرنے اور سبزہ اور پھول لگانے اور روشون مین ریت بچھانے اور دوسرے
رخانے مین واللہ اعلم کتنے پدم روپئے صرف ہوے ہین ملکہ تاتار کے عہد دولت
مین باغات کا خرچ بہت کم ہوا اور نہ اصلی ختائی جب اپنے ملک پر قابض تھے اس خرچ
سے جو بیان ہوا دو ثلث گونہ آرایش باغ مین کیا جاتا تھا چنانچہ فغفور ینگ جسکا سن جلوس
چھہ سو پانچ مسیحی ہے اوسنے اپنے باغ مین ایک جھیل دو کوس کے دور مین بنوائی اور اوسکے
رسے کنارے قطار پہاڑون کی پونے دو سو گز اونچی اور اونکی چوٹیون پر ایسے ایسے
مکانات بنوائے کہ دس ہزار کمرے اونمین تھے اور ہر ایک کمرے کی آرائش جدا اور
ہر ایک کی طیاری لاکھ روپئے کی تھی اور اونہین مین رنڈیون کو لیکر عیش کرتا تھا اور ادنی
سی ایک بات یہ ہے کہ جب گھوڑے پر سوار ہو کر باغ کی سیر کے لیے محل سے نکلتا تھا تو
دو ہزار چھوکریان جمیلہ اور خوش آواز مردانہ لباس پہنے اوسکے جلوس مین گھوڑون پر
سوار اور نشاط کے ساز ہاتھون مین لیے گاتی بجاتی ساتھ رہتین تھین اور علی ہذا القیاس
جب کشتیون مین اوس جھیل پر پھرتا تو وہی رنڈیان اپنی پوشاک پہنے تال و سُر سے گاتی
بجاتی کشتیان کھیتین تھین غرض اس فغفور نے عیش مین جو کچھ بربا دکیا اسی ایک سنکنے
سے قیاس کیا چاہیے کہ موسم خزان کا جب شروع ہوتا تھا تو سارے باغ کے درختون مین
ریشم کی پتیان بنتی تھین تاکہ جب اصلی پتیان جھڑ جائین تو ڈالی ننگی نہ رہین اور سیر زیادہ
یہ تھا کہ جس سے پتے یا پھل مین اصلی جو بو ہوتی نقل مین بھی وہی بو مصالحے اور عطر سے دیجاتی
تہ آگے کی طرح خوشبو آوسے اور فرق نہو وسے اور بہار کی کیفیت

حکم ہوتا ہے اور وے ہر پیشے اور ہر فن کے آدمیون کا لباس اور آلات لیکر اوسی شہر مین جاتے اور بعض وہ کان لگاتے اور بعض خوانچے سر پر رکھ کے گلی گلی بیچتے پھرتے ہین اور بعضے لوہار یا سنار یا چمار کا کارخانہ کرتے اور اپنے اپنے پیشون مین مشغول ہوتے ہین اور ادہر دیکھیے تو دو شخص لڑائی کرتے اور پکڑے جاتے اور بانڈہ رین کے سامنے مار کھاتے ہین اور اودہر خیال کیجیے تو برات چلی جاتی ہے اور دوسری جانب سے تابوت کو قبر گاہ کی طرف ساتہ جلوس کے لیے جاتے ہین غرض اسیطور سے اصل شہر کے سارے کارخانے کی نقل عیان کرتے ہین اور اوس بازار مصنوعی مین فغفور کے محل کی مستورات سودا خریدتی اور دیکھتی پھرتی ہین اور جس شب کو فغفور کے جی مین آتا ہے کہ تمام باغ مین روشنی ہووے اور آتشبازی چھوٹے تب یہ حال عجب کیفیت کا ہوتا ہے کہ تحریر و تقریر سے باہر ہے کیونکہ رنگ برنگ کی روشنی اور آتشبازی کی ساخت جو ختائی جانتے ہین اوسکا سولہوان حصہ سارے عالم مین کسی قوم کو نہین معلوم ہے اور جب فغفور کی فرمائش سے روشنی اور آتشبازی کی طیاری ہوتی ہے تب اوسکے بنانے والے اپنی تمام کاریگری صرف کرتے ہین اور اوس تالاب کے بنگلے مین فغفور بیٹھ کے کیفیت دیکھتے ہین القصہ یہ تالاب اور عمارتین ین من ین کے باغ کے بیچ بیچ مین ہین اور راقم نے اوس باغ کے فقط ایک کونیکا حال لکھا ہے غرض چارونطرف سے ویسے ہی صورت ہے کہ کہین صحرا اور چشمہ اور کہین سبزہ اور ٹیلا اور کہین دشت اور کہین کہسار اور آبشار اور ندی اور نالہ سب ساختہ اور کہین بنگلے اور پھولون کے تختے کی کیفیت ملتی ہے اور جو کمال اور غایت چمن آرائی کی ہے اوسے ختائیون نے حاصل کیا ہے اور جتنے بڑے باغ ختا مین ہین سب مین یہی کیفیت مطابق ہر ایک کے عرصے اور وسعت کے ہے اور نقل طبعی کی ایسی ہی بے ساختگی سے کیجاتی ہے کہ روح کو وہان جانے سے فرحت ہوتی ہے لیکن مبالغ کثیر خرچ ہوتے اور مدت مدید گذر جاتی ہے تب ایسے ایسے باغ بنتے ہین چنانچہ

بڑھے تو پہاڑی کی کیفیت نظر آئی اور وحشی جانور ہرن کی قسم سے وہان اسطور پر دیکھنے مین آتے ہین کہ خوبصورت پھولون کی چھوٹی چھوٹی جھوڑون کے بیچ مین وہ کھیلتے پھرتے اور نرم نرم دوب کو چرتے ہین اور اوسکے بعد جب آگے بڑھے تو سبز سبز اور بلند ٹیلے جنپر انواع واقسام کے پھولون کے تختے کھلے اور چوٹیون پر مرمر اور صندل کے پُرتکلف بنگلے بنے دکھائی دیتے ہین اور ٹیلون کے نیچے سے ایک چوڑی گہری نہر بہتی ہوئی اور ہر ایک ٹیلے کے گرد گھومتی اور بعض کو ادہر سے اور بعض کو ادہر سے اپنے پیٹے مین گھیرتی ہوئی اوتر سے و . کی طرف جاری نظر آتی ہے اور بعد اوسکے جب باغ کے بیچ مین پہنچے تو ایک تالاب وسیع بلکہ ایک جھیل کوس بھر کے پاٹ کی ایک جانب کو ہے جسمین باغ کی تمام نہرون کا پانی پڑتا اور اوسکے بیچ مین ایک صنعتی پہاڑ بہت کاریگری سے بنا ہوا ہے اور اوسکے اوپر ایک بنگلہ واقع ہے کہ جسکی طیاری کا حال بیان کرنیکی قدرت زبان انسان کو نہین ہے اور اس تالاب کے چارون گرد عمارتین خوش رنگ اینٹ اور گوناگون مرمر کی قطار سے بنی ہوئی ہین جسمین فغفور جب اس باغکی سیر کو آتا ہے اپنی محل الیون کو لیکر رہتا ہے اور ان عمارتون باہر اور بھیتر کی طیاری اور آرایش جنے دیکھی اوسکی زبان سے یہی بات بے ساختہ ، کہ لاریب یہ قابل ہفت اقلیم کے بادشاہ کی بود و باش کے ہے اور ان عمارتون کی پشت پر ٹیلے ہین جنپر میوجات کے درخت اور پھولون کی کیاریان اور روشین اور مہتابیان شب ماہ مین بیٹھنے کے لیے بنی ہوئی ہین اور انہین ٹیلون کے بعد ایک شہر کی نقل ہے جسمین مکانات اور سڑکین اور دوکانین اور چوک اور بازار اور گلی کوچے اور چارو . شہر پناہ کی دیوارین کھینچی ہوئی ہین اور دروازے اور ڈیوڑھیان بنی ہوئی سب ہوبہو اصل شہر کیطرح ہے غرض قلیل انداز اور تھوڑی وسعت پر یہ نقل بنی ہوئی ہے اور یہ نقشہ اس لیے تیار ہوا تاکہ محل کی عورتین اصل شہر کا حال دریافت کرین اور جس روز اون لوگون کا حا کہ اہل شہر کی خرید و فروخت اور آبادی کی نقل کروائین تو خواجہ سراؤن کو

اور دوسرے کے دامن سے بہتا جاتا ہے اور ایک خط یاسمین کیطرح نظر آتا اور اوسکی
رو لہر کہاتی اور بل کرتی ہوئی ایسی ہوتی ہے کہ طبعی معلوم ہوتی ہے غرض جب اوسکے آگے
بڑہتے ہیں تو بلند بلند درخت ہر طرحکے میوے کے جابجا اون ٹیلون کے پیچھے نظر آتے ہین
اور اونکے درمیان سے چوڑی سی نہر بہتی ہے جسپر آبی نباتات کی ہلین پھیلی دکہائی دیتی ہین
اور اوس نہر کو مرمر کے ایک پل سے طے کرکے جب آگے چلے تو ریت کا میدان ملتا ہے
اور جابجا کیٹیلے اور ببول کے درخت اور چشمہ آب زلال کا ایسا دکہائی دیتا ہے کہ دشت عرب
اور افریقیہ جس نے دیکہا یا اوسکا حال سنا ہے اوسی یاد آتا ہے کہ اونمین جگہون کا یہ گونا
ہے اور اوسے طے کرکے جب قدم اوٹھا تو سبزہ اور پھولون کا تختہ اور ہر ٹیلے پر ایک بنگلہ
خوبصورت لکڑی یا اینٹ کا بنا اور رنگ رنگ کی کھپریلون سے چھایا اور اندر بہت تکلف
سے سجا دفعتہ سامنے آتا ہے اور جب آگے بڑہے جھیل اور تالاب آبی نباتات سے بھرے
گونا گون پھولون سے لدے دکہائی دیتے اور اونکے کنارے کی سڑکون پر ہر رنگ کے
پتھر کی کنکریان بچھی اور بے ساختگی کی آراستی سے سجی ہوئی نظر آتی ہین اور درمیان
بعض بعض جھیلون کے پتھر کے ٹکڑے اور جزیرے جسپر صندل لکڑی کے بنگلے بنے
ہوے ہین اور جب اس کیفیت کو دیکہکر آگے چلے دفعتہ سنگی پہاڑون کی قطار اور ہزارون
آبشار اوپر سے زمین کی طرف زور و شور کے ساتہ جاری دیکھنے مین آئے اون آبشارون
کی نہرین دامن کہسار سے نکلی ہین اور لجہ اور لطمہ کی کیفیت اون نہرون مین جا حاصل
ہونیکے لیے بڑے بڑے ٹکڑے پتھر کے کنارے کنارے ایسے موقع سے جمائے گئے
ہین کہ پانی جو ہین اوپر سے گرتا اور ٹکرا کہتا ہے تو اون پتھرون کا ایسا ٹکر کہاتا ہے کہ پیچ
اوٹہتا اور گرداب اور بھنور ہوتا اور امنڈتا اُبلتا اور بل کرتا چلتا ہے اوسوا اسکے تمام کنارے
کنارے چھوٹے بڑے پتھر بے اندازہ ڈال دیئے گئے ہین کہ وہ نہرین ایسی مثل
پہاڑی ندیون کے تیزی اور تندی اور زور و شور سے بہتی ہین اور اوسکے آگے جب

اپنے اپنے د سے پوچھنے سے معلوم ہووے العرض چنچ حضرت لوح السان مین یہ بات ہے
صحرا کی دید کا اشتیاق شہری کے دلمین پیدا ہوتا ہے اور شہر کے دیکھنے کا شوق صحرائی
دل مین جگہ پاتا ہے اور اِن قسمون کے آدمی کو جب اپنی رغبت کی چیزین حاصل ہوتین ہین
اونکی خواہشین برآتی ہین الغرض باغ کی بنا پہلے اسی سبب سے ہوئی کہ جہان گُل و سبزہ خودرو
وہان قصداً اوسے پیدا کیجیے تاکہ صحرا اور شہر کی کیفیت ایکدفعہ حاصل ہووے اور غایت باغ لگانے
اور چمن آرائی کرنے کی یہی ہے اور یہ غایت مرتبۂ صنعت تب ہی پہنچتی ہے جب صحرا کی نقل
مطابق اصل کے کیجاتی ہے اور چونکہ کمال چمن کاری کا یہی ہے بیشک ختائیون کو اس بات
مین سارے جہان پر فوق دنیا چاہیے ؛ تا یہ دعوی ثابت ہووے چند نکتے اِن کی چمن آرائی
راقم کو بیان کرنے ضرور ہین غرض اسی تاریخ مین آگے موقع سے اوسکا ذکر بھی آچکا ہے
اور اغلب کہ اِس حقیر کے قدردانون کی خاطر شریف مین رہا ہو حالانکہ زبان اُردو مین میری
تقریر ایسی نہین کہ مضامین رنگین اور متین بفصاحت و بلاغت ادا ہووین اور قابل یاد کے
سمجھے جاوین غرض باوجودیکہ ختا کے باغات کا کچھ حال بر سبیل تذکرہ لکھا بھی جا چکا،
اور اب جو بہ تفصیل بیان مین آتا ہے تو اسی وجہ سے کہ ختا کی چمن کاری کا بیان مثل قند مکرر کے
ہے ؛ ختا مین ایک باغ جو حقیقت مین سجا ہوا اور آجتک آباد ہے اوسکی صورت حال کا نقشہ
قلم تصویر رقم کھینچتا ہے تاکہ چمن آرائی کی حقیقت معلوم ہووے ؛ ین من ین جو فغفور کا
رمنا اور دارالامارۂ چین کے سواد شہر مین واقع ہے اوس سے آراستہ تر فغفور کے
باغات مین دوسرا باغ نہین ہے اور اوسکی صورت یہ ہے کہ جب اوسکی حد مین کوئی اجنبی
پونہچتا ہے تو قیاس کرتا کہ دیہات شروع ہے اور میدان سبز وسیع کے درمیان سے راہین
ہین اور جا بجا نشیب و فراز کی کیفیت دکھائی دیتی ہے اور بعد چند بیگھے کے چھوٹے
چھوٹے ٹیلون پر موسم کے پھولون کے تختے کھلے ہوئے اور اون ٹیلون کے دامنون
مین آ لال کا مین دہار کوئی چار پانچ قد جوڑا ایک کے پیٹے سے بہتا ہوا آتا ہے

ر بامجبوری کثیف ہوتے ہین لیکن جب عادت طبیعت ثانی ہوجاتی ہے تو وہ لوگ بدون
راہیت کثیف نہین رہتے ہین چنانچہ ختائین باوصف اسکے کہ زمین اور معماری کے سرانجام
فراط سے ہین اور مزدوری قلیل ہے لیکن اکثر غربا کے گھرون مین ایکہی کوٹھری ہوتی ہے
وراوسی مین زن و مرد اور لڑکے بالے اور سور بکرے اور گدہے اور دوسرے جانور خانہ
پرورد سب ایک ساتہ ملے جلے رہتے ہین اور غربا جاڑے کو اس ترکیب سے کاٹتے ہین کہ
پنے گھرون کے صحن کو اونچا بناتے لیکن نیچے خالی رکھتے ہین اور ایام سرما مین میدان سے
لکڑیان چن لاتے ہین اور صحن کے نیچے جلاتے اور اوسی پر کھال بچھا کر شب کو سارے
ھروالے ایک ساتہ سو رہتے ہین اور گرمی اوس صحن کی ایسی ہوتی ہے کہ اوڑہنی کی احتیاج
باقی نہین رہتی او صبح کو کھال اوٹھا کر چٹائی بچھاتے اور اوسی پر تمام دن کھانا پینا اور نشست
رتے ہین غرض لکڑی ہر وقت جلتی رہتی ہے اور دم بھر بجھنے نہین پاتی ہے اور اس باعث سے
صحن کے سوا سارا گھر مثل حمام سرد کے گرم رہتا ہے لیکن امیرون کے یہان پتھر کے کوئلے
انگیٹھیون مین سلگتے رہتے لیکن عیب یہی ہے کہ دہوئین کے نکلنے کے لیے چھت سے
کوئی راہ ختائیون نے نہین نکالی اور اس باب مین انگریزون نے اونکی حکمت کا دہونوان اوڑا
دیا اور روکش اس خوبی کے ساتہ نکالا کہ انگیٹھی کی تمام کیفیت بے اذیت حاصل ہوتی ہے
اور تعجب ہے کہ باوصف اس عمل و ادراک کے ختائیون کو خود نسوجھی لیکن اسکے عوض باغ
لگانیکا نقشہ انگریزون کو اونھون نے سکھلایا اور لاکھہ آفرین اونکی لطیف طبیعت
اور نازک خیالی پر ہر صاحب شوق کو بھیجنا چاہیے ÷ دریافت کرنا ضرور ہے کہ باغ طیار
کرنے اور چمن لگانے کی غایت کیا ہے اور جب علت غائی اوسکی سمجھہ مین آئی تو اور علتون
کی خوبی خود بخود خاطر پذیر ہوجائیگی ÷ انسان کی جبلت مین تلون ہے اور آدمی کا جی طرح
بطرح اور رنگ برنگ چیزون پر ہر وقت دوڑتا ہے اور اوسکی مثالین دینی فضول ہین کیونکہ
جب یہ عادت خاص و عام کی ہے اور کوئی شخص اس سے خالی نہین تو اوسکا حال ہر کسیکو

اسقدر چمک کہ چہرے کے رونگٹے بخوبی نظر آتا ہے اور فرش پر مسون مین پائیان بچھی ہتی ہین
اور جاڑون مین عمدہ عمدہ پشمین قالینون کا رواج ہے اور جھاڑ و فانوس کی عوض کاغذ اور ابرک کی
قندیلین ایسی خوش قطع اور خوب رنگ لٹکتی رہتی ہین کہ پانچ ہزار کے شیشے کے جھاڑ پر آنکھہ والے
کی نظر پہلے نہ پڑیگی مگر اوسپر کہ اونسکے جمال باکمال کی تعریف مین زبان بیان لال ہے چغتائی
بجز پھول اور چڑیا اور اپنے معبودون کی تصویر ونکے دوسری نہین لگاتے مگر حکما اور شعرا کے
پند اور نصائح اور لطیف مضامین سپید سائن پر نیلی روشنائی سے لکھی ہوئی جابجا بمنزلہ تصویر
دیوارون مین لٹکائے جاتے ہین اور دالان مین لوبان اوس سامان کے درمیان ہر وقت
جلتا ہے اور چار کونے مین مرجان کے بڑے بڑے جھاڑ رکھے رہتے ہین اور میزون پر دنیا
کے عجائبات جمادات اور نباتات اور حیوانات کے اقسام سے قابل اہل غور کی دید کے چنے
ہوئے ہوتے اور امرا اپنی حیثیت کے موافق تکلف صوفیانہ کرتے اور مکانات سنگین ہین اور
اور چونکہ ختائیون کو ہر طرح کی دستکاری مین کمال ہے بڑے بڑے اور دبیز تختے سنگ کے
وہ اس صفائی سے ملاتے ہین کہ بعد نظر غور کے بھی تمیز نہین ہوتی کہ جوڑ کہان اور تختے سے تختہ
پتھر کا کس جگہ ملا ہے اور اینٹ ایسی خوبصورت بناتے ہین کہ صاحب شوق اور حسن پرست کے
نزدیک اوسکو سونیکا رتبہ ملتا ہے اور اینٹ کی دیوار توڑ جوڑ کر کے نقشہاے گوناگون کے
ساتہ اس طرح پر بناتے کہ دیکھنے والے کو حیرت ہوتی ہے کہ یہ سحر ہے یا نظر بندی ہے اور بے تامل
یقین مین نہین آتا کہ یہ سارا کارخانہ اینٹ کا بنا ہے اور اسیطرح پر اکثر گھر خالی اینٹ کے اندر
سے باہر تعمیر ہوتے ہین اور چونے کا علاقہ مطلق نہین رہتا لیکن ایسا حسین ہوتا ہے کہ
جھلمارتا ہے غرض جسقدر وسیع اور پاکیزہ امرا و نجبا کے مکانات ہوتے ہین اوسیقدر
غربا کی جھونپڑیان تنگ اور کثیف ہوتین ہین اور شمال ملکون کے دہاتون مین غریبون کے
اینٹ کی دیوارون اور پتون کی چھاونی کے ہوتے ہین اور جنگلستان کے قریب جو موضع
تمام مکانات بنتے غرض پتھر کی نئو جگہ پڑتی ہے ہر ملک کے

لباس اونکے مرد کیطرح ایسے ڈہیلے بنتے ہین کہ ظاہر کے اعتبار سے کسی عضو کا حسن او رقبح دریافت
نہین ہوتا ہے اور پوشاک جس رنگ کی چاہتین پہنتین ہین لیکن ٹرہیون مین سیاہ اور نافرمانی کا
رواج ہے ٭ مردون مین صفائی کم ہے لیکن مستورات ہر روز غسل کرتی اور پوشاک بدلتین اور
گھنٹون سنگار کرتین ہین اور جسطرح سے فرنگستان کی بعض عورتین گالون اور لبون پر ایک
چیز کو جسے روژ کہتے ہین خوبی کے لیے ملتین ہین اور ہندوستان مین مسّی اور سرمہ لگاتین
اور پان کا لکھوٹا جماتین ہین ختا مین بھی رنڈی اپنی صفت ذات سے باہر نہین اور انواع طرحکی
دلفریب بناو کرتی ہے اور بلبل روح کے عاشق کرنے کے لیے اپنے رخسار مثل گلاب کے پھول
کے بناتی ہے اور طبیعت کے بھونرے کو لوبھانے کے لیے لبونکو کلی کیطرح رنگتی اور جلد پر ایک
قسم کی مٹی سے سپیدی نہایت خوش نما پیدا کرتی ہے اور ایک نبات کے پتّون کا عرق ملاتی جس
سے کملائے گلاب کی پتی کی رنگت تمام جلد مین پھیل جاتی ہے اور تکلف اس رنگ کا یہی ہے
کہ پانی سے بھی نہین چھوٹتا اور نہ دھوپ مین مطلق تبدیل ہوتا ہے ٭ بہت قسم کے روغن اور
اُبٹن جلد کو ملین اور بو یا کرنے کے لیے عورتون مین صرف ہوتے ہین خصوص اقسام عطر اور
خوشبوئی سے ختائیون کو بہت ذوق ہے اور جسکو کچھ بھی مقدور ہے اوسکے یہان شب و
روز اپنی حیثیت کے موافق صندل یا اور کم قیمت خوشبو لکڑیان سلگتی رہتی اور سارے
گھر کو معطّر رکھتے ہین ٭ حمّام کا رواج آگے خاص و عام مین تھا لیکن رفتہ رفتہ موقوف ہوکر
اب فقط فغفور اور اونکے عزیزون اور امراے کبار کے محل سراؤن مین رہ گیا ہے ہان کے
گھرانے کے فغفور سب بڑے عیاش تھے اور اونکے محلون کے حمام اور حوضون کی عجیب
نقلین ہین چنانچہ فغفور یانگٹی جو ایک سو اٹھاسی برس قبل حضرت عیسیٰ کی آمد کے تخت ختا پر
بیٹھا تھا اوسکے محلون مین سنگ مرمر کے تالاب تھے اور اوس مین مچھلیان اور بطین گل کی
بنی ہوئی چھوٹی رہتی تھین اور ہزارون رنڈیان خوشبو ابٹن مل کر نہاتین اور مچھلیون اور
بطون کے سہارے سے پیرتی پھرتین تھین اونکے غسل کے وقت تمام دارالامارہ مین

لیکن غربا کے لیے ایک قسم کی بیل سے بالاپوش بناتے ہین اور اوس سے موم جامے کیطرح پانی
سے حفاظت ہوتی ہے اور امیر موم جامے کے گھیردار ٹوپیان پہنتے ہین غریب اوسی گت کی خوبصورت
ٹوپیان بناتے اور برسات مین پہنتے ہین ٭ اسی فصل مین راقم نے لکھا ہے کہ لباس کا رنگ
مطابق قانون کے ہر درجے کے آدمی کے لیے مروج ہے غرض ٹوپی بھی قسم قسم رنگ اور
تیاری کی ہر رتبے کے لیے معین ہے لیکن ٹوپی پر ایک گول گھنڈی اور ابریشم کے لچھے
کا لال جھبا آویزان ہوتا اور چارون طرف جھلکار رہتا ہے یہ تو سب خاص و عام کے لیے
لازم ہے لیکن ساٹن کی ٹوپیان صرف امرا اور ارباب علم کے لیے اور چاپانی اور چینلی کی عوام
کے واسطے مقرر ہین ٭ قبل مانچو تاتاریون کی یورش کے ختائی تمام سر پر بال رکھتے تھے جسطرح
مگھ اور برما جوڑا باندھتے ہین غرض اپنے دور مین تاتاریون نے اپنا دستور جاری کیا تا لا
اور دستورات ختا کے ہر طرح سے جو متاذی ہوے لیکن اس بات پر انکو ایسی ہی ضد
آگئی کہ بال کے پیچھے لاکھون کے سر کٹ گئے اور ختائیون نے جب دیکھا کہ اپنی رسم کے
موافق بال رکھنا وبال ہوتا ہے اور بدلے بال کے وبال بنتے ہین اونھون نے چارون
طرف سر منڈوا کے چوٹی رکھی اور بعد چند روز کے ایسی قدر اوسکی پہیلی کہ جبرا وچلے کی بڑی سزا
چوٹی کاٹنے کی ہوئی اور اب بمثل تاتار کے اہل ختائی لڑکے اور نوجوان لال ابریشم سے چوٹی
کو گوندھتے اور لال پھندنا لٹکاتے ہین اور بوڑھے اور ادھیڑ سیاہ ابریشم کی ڈوری گوندھتے ہین
اور ایام غم مین جب کسی بزرگ کا انتقال ہوتا ہے ختائی چوٹی کو کھولے رکھتے اور نہ چوٹی بناتے
ہین اور نہ تیل دیتے ہین اور نہ گوندھتے ہین ٭ سپید لباس ختا کا ماتمی لباس ہے ایام اوسکے کبھی
اختیار نہین کرتے اور اوس وقت ٹوپی پر سے سرخ جھبا نکال لیتے اور کپڑون پر سفید گھنڈیان
لگاتے اور کرتہ اور پاجامہ اور کمربند وسفید ٹوپیکا پہنتے ہین اور اوسی ایام مین امرا و فغفور کے
اقربا اور خود فغفور بھی اگر اوسکی والدہ کا انتقال ہوے سوا ہفتے گذرنے کے کوئی چیز ریشم کی نہین
پہنتا ٭ ملک کے ختائی عورتین سارے بدن بلکہ ہاتھون کی انگلیون کو ڈھانپتین ہین اور

گالون مین گلاب کے پھول کی رنگت اور لطافت ہوتی ہے ٭ مردون کی پوشاک کی قطع یہ ہے
کہ ڈھیلے پایجامے پانون مین اور اوسپر سے امرا مخمل یا ساٹن کے موزے چڑھاتے ہین لیکن غربا
بدقطع جوتا موٹے موٹے تلیون کا پہنتے ہین اور چھوٹے بڑے سب پیراہن کے طور پر ایک کرتا
گھٹنون کے نیچے تک لٹکتا ہوا پہنتے ہین غرض آستینون مین فرق ہے کیونکہ امیرون کی
آستینین چوڑی چکلی گھیردار ہوتین ہین اور اہل حرفہ اور دوسری قسم کے غربا کی آستینین
چست ہوتین اور مستورات کا بھی لباس اسی قطع کے قریب قریب ہوتا ہے مگر کمربند کا رواج
فقط مردون مین ہے اسکی رنگت اور وضع خاص و عام مین شناخت ہے اہل حرفہ اگر ریشم کا پٹہ
پھنین تو بار رکھاتین اونکے واسطے سوتی چاہیے اور بڑے آدمیون کے کمربندون سے ایک
بنی پاک اور رفذ اکرنیکی قمچیان ہاتھی دانت کی اور چھرا جسکا میان پُرتکلف اور سیاہ ہوتا لٹکتا رہتا ہے
گرمیون مین بڑے آدمی ریشمی کپڑے اور متوسطین سوتی پہنتے ہین اور غربا فقط پایجامہ اور
سر و پا برہنہ پھرتے ہین اور جاڑون مین امرا سمور کے لبادے اور ریشم کے گدیلے پہنتے ہین
اور غربا بھیڑی کے روئین والے چمڑے کے اندر روئی بھرواتے اور جاڑا بخوبی کاٹتے ہین اور
عید اور خوشی کے اور ایام عبادت کے سوا لباس تکلف کا پہنا واجب التعزیر ہونا ہوتا ہے
غرض درباری پوشاک جو جلوس کے روز امرا کبار پہنتے ہین وہ بہت قیمتی اور قابل دیکھنے کے
ہوتی ہے لیکن ہم لوگون اور ہندوستانیون کی آنکھون مین اونکے تمام لباس کی قطع بدنما
معلوم ہوگی جسطرح ختائی سب انگریزی پوشاک کو دیکھتے اور حیرت کرتے ہین کہ اس
چست لباس مین ہم سب کسطرح چلتے پھرتے ہین اور اسی سے ثابت ہے کہ انسان کی جبلت
مین خودپسندی ہے اور بڑے سے بڑا شخص اورون سے آپکو اچھا جانتا ہے ٭ بارش کے
ایام مین امرا اور شرفا ایک قسم کا نہایت خوبصورت چینولی کے موم جامے کا لبادا دوسرے
کپڑون پر سے اوڑھ لیتے اور فرنگستان مین جو لبادا اسی مصرف کا مروج ہے اوسکا نمونہ ختا سے
ہاتھ آیا ہے اور پانی سے حفاظت کے لیے اس سے بہتر ترکیب کم ہے غرض یہ چیز قیمتی ہے

مُجبا کے نحل سرا مین یہ ہے کہ لڑکی جب ہوتی ہے اوسکے دونون پانون پر چھی لپیٹ کے ہمیشہ باندہ رکھتے ہین اور ولادت سے تا بلوغت بلکہ جب تک قوت نامیہ باقی رہتی ہے تب تک کپڑے کی پٹی چڑہی رہتی ہے اس تدبیر کا حاصل یہی ہے کہ جوان عورتون کے پانون چار یا پانچ انگل سے زیادہ کبھی بڑہنے نہین غرض چلنے پھرنے سے ایک نوع معذور ہو جاتی ہین اور بے تکلیف شدید کے کیا دخل کہ جلد یا بے سہارے کے چل سکین لیکن باوجود عمر بھر کے چلنے کی معذوری کے اس امر کا ایسا خبط اونکو ہے کہ عورتین بخوشی تمام سب گوارا کرتین ہین اور غریب غربا کی بہو بیٹیون اور گانو کی دہقانی عورتون کو اس لیے حقیر جانتین ہین کہ اونکے پانون بدستور حیوانات موافق اندازہ قواے جسمانی کے ہوتے ہین اور جسطرح سے چھوٹے پانون اشراف عورت کا نشان ہے اوسطرح پر مردون مین ہاتہ کی انگلیون کے ناخنون کو چار یا پانچ انگل بڑھانا گویا شیر کا چنگل کہانا علامت نجابت ہے اور ارباب علم اور امراسب کے ناخن بڑہے رہتے ہین تاکہ ظاہر ہووے کہ وے اہل حرفہ سے نہین ہین کیونکہ محنت کش لوگ جو دستگاری کی روٹی کھاتے ہین وے لانبے ناخن نہین رکھہ سکتے یہ دستور یعنے پانون کو چھوٹا کرنا قدیم سے ہے اور سبب اوسکی بنیاد کا کونکو ہے اور بعضے صاحب تصنیف کچہ کہتے اور بعض ارباب تاریخ اختلاف روایت بیان کرتے ہین غرض بندے کی عقل ناقص مین یہ ہے کہ عورت کو زیادہ بے پر و بال اور بدیت و پا رکھنے کے لیے داناؤن نے یہ حکمت رکھی ہے القصہ اسطرحکے پانون ختائی بہت حسین جانتے ہین اور بعضے لڑکیون کے پانون پھول اور پک کر سڑ بھی جاتے ہین لیکن اونکی مائین پٹی کا باندھنا موقوف نہین کرتین اور کہتی ہین کہ جان جاوے مگر شرافت مین بٹا نہ آوے چونکہ مملکت ختا بہت وسیع ہے اور آب و ہوا اور تاثیر سرزمین مین اختلاف ہے اس لیے وہان کے باشندون کی رنگت مین بھی فرق ہے چنانچہ دکھن کی جانب کے ملکون کے رہنے والے چمپئی رنگ کے ہوتے اور شمال کے باشندے مثل فرنگستانیون کے نہایت سرخ و سفید ہوتے ہین اور چودہ پندرہ برس کے سن تک لڑکون کے

مضامین دلچسپ اور رنگین علی الخصوص نصیحتین مختصر و متین پائی جاتی ہین ہم باوصف اسکے
کہ تاریخ مین الیسا ضرور ہنین کہ کسی ملک کے حالات کے بیان مین وہانکی زبان کی صرف و نحو
کی تقریر درج کی جاوے لیکن راقم نے اس باب کو اتنا طول دیا تاکہ کسیقدر اق کی خوانندہ کو حاصل ہو

تیرھوان باب

ختائی عورت اور مرد کے لباس و پوشاک اور مکانات کی آرایش اور باغات اور چمن وغیرہ کا بیان

خداوند عالم کی حکمت اور کریمی کی یہ ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ طبائع مخلوقات مختلف ہین اسی
سبب سے ہر ملک کے لوگ اپنے وطن کی طبعی چیزون کو سب پر سبقت دیتے اور بیمثل و نظیر
سمجھتے ہین اور اگر یہ خیال نہوتا تو افسردگی و ناصبری سب کے دامنگیر حال ہوتی حبشی اپنے کالے
رنگ کو دیکھتا اور کڑھتا اور ایرانی اور فرنگستانی کے سرخ و سفید بدن کو دیکھکر رشک کرتا غرض پروردگار
کی یہ عنایت اونکے حال پر ہے کہ فرنگی کی رنگت زنگی کو ایسی بد دکھائی دیتی ہے کہ شیطان کی
تصویر جب وے کھینچتے ہین سپید رنگ ہین اور اسیطرح انگریز بھی زنگی کی صورت و رنگت ابلیس
کو دیتے ہین غرض اسیطور پر ختائی سب چھوٹی چندھلی آنکھ اور چپٹی ناک اور بڑے کان کو
حسین جانتے ہین اور ایران و فرنگستان اور ارمن اور ہندوستان کے جمال کو ناپسند کرتے ہین
چنانچہ اونکا قول ہے کہ مرد کے واسطے حسن یہی ہے کہ پیشانی بلند اور وسیع گلا بھرا اور بھاری
ناک نہایت چھوٹی اور چپٹی اور دونون کان بڑے بڑے اور لٹکے ہوے اور جسم مین گبلا پن
پیٹ تندیلا اور ہاتھ پانون بڑے بڑے ہووین اور عورت کا کمال جمال یہ ہے کہ آنکھ چھوٹی
لیکن سیاہ اور چمکتی ہوئی ہو اور بال اور بھوین سیاہ ہون سر مین بال گھنے اور لمبے لیکن بھون
مین کم اور اس انداز سے کہ کمان معلوم ہون اور قد مجھولا اور جسم گدرا پیشانی اور دہانا متوسط اور
ناک چھوٹی اور چپٹی اور آنکھین فاصلے پر اور کان بڑے بڑے لیکن پانون نہایت چھوٹے بلکہ
تمام خوبصورتی ایک طرف اور فقط چھوٹے چھوٹے پانون کو ایکطرف سمجھتے ہین دستور امرا اور

جو ایک ختائی فاضل نے حروف اصلی اور استدراجی جمع کر کے ترتیب دی ہے داخل کیا ہے تاکہ
شروع تحصیل کے دوسرے ہی روز مبتدی کو ختائی عبارت سے بغیر جاننے زیادہ حرف کے آگاہی
ہووے جسوقت کہ مبتدی سلسلہ حروف کو جو ہم نے مقرر کیا اسطرح پر یاد کریگا کہ معاً کسی مرکب
حرف کے دیکھتے ہی پہچان لیوے گا کہ کسی قسم علامت صوت سے وہ ہے تو بعد اوسکے مبتدی
وسیلے سے ہمارے قاعدہ علامات صوت گذار کے اون حروف مرکبہ کو جنکو جاننا باقی رہیگا پیچ جواب
وسوال سے جو کسی سہل کتاب مین درج ہین تلاش کر کے نکال لیویگا اور اگرچہ بعضے حروف مجموعہ
جلد سمجھ مین نہ آوین اور اونکی تصریح کے لیے ایک شرح چاہیے طویل تر او تسے جو ہم نے اس کتاب
مین دی ہے تو مبتدی کو لازم ہے کہ کسی بڑی لغت سے رجوع کرے باایں ہمہ صلاح ہماری یہ ہے
کہ اقسام علامات صوت گذار کیطرف توجہ کم نہونے پاوے کیونکہ ہمیشہ اگر اونکا لحاظ مقدم رہیگا
تو استسناد جو علامات صوت گذار کے تلفظ مین واقع ہوتے ہین اور مناسبات معنی کے جو کہ درمیان
اون حروف کے جو ایک ہی علامت صوت سے شروع ہین پائے جاتے ہین رفتہ رفتہ ذہن نشین
ہو جائینگے علاوہ اسکے ہماری صلاح یہ ہے کہ مبتدی روزمرہ کے جملون کے سوا رنگین اور متین فقرہ
یاد کرے تاکہ تقریر کرنے مین طاقت اور کتاب پڑھنے مین سہولت ہووے آخر الامر اسنے زیادہ
کوئی بات مفید نہین کہ پادری گنسالو نیز صاحب نے ختائی زبان کی جو صرف و نحو لکھی ہے اوسکے
دفتر دوم کا درس ہو کیونکہ اوس سے بہتر کوئی کتاب آجکے زمانہ تک نہین چھپی الغرض اس طریقے
پر عمل کرنے سے ہمکو یقین ہے کہ متوسط طبیعت کا آدمی بھی چار پانچ برس کی محنت مین ختائی
تصنیفات کے ترجمہ کی لیاقت پیدا کر سکتا بلکہ بعض ختائیون سے زیادہ حروف کے مناسبات
کی شناخت حاصل کریگا ۔ پادری صاحب ممدوح کی اس عبارت سے جو راقم نے اونکی لاٹین
کتاب سے ترجمہ کیا ہے تاکہ اہل ہند کو خصوص ناظرین تاریخ چین کو ختائی زبان کی خاصیت
معلوم ہووے صاف ظاہر ہوویگا کہ ختائیون کی تحریر اور تقریر حاصل کرنا امر دشوار ہے
غرض جنہون نے جد و جہد و مشقت شاقہ سے حاصل کیا ہے مداح ہین کہ اونکی کتابون مین

خطائی حروف کے بالکل اجزاے تہجے ایکجائی ہووین سواے اسکے فہرست اصلی حرفون کی
ہم نے اپنی کتاب مین داخل کی ہے سب سے بہتر سلسلہ ہے کیونکہ تدریج کے ساتہ دقتین پیش کیجاتی
ہین اور سواے اون حرفون کے جو صد ہا مرتبے کتابون مین ملتے مین درج ہونے کے بسائط
نما اور مقصد نما جنکے باہم مرکب ہونے سے تمام حرفون کی ترکیب دیجاتی ہے اسمین موجود ہین *
اس امر کے لیے ہمارے استاد گلکرائسٹ صاحب کا حروف تہجی زیادہ مفید نہین کیونکہ اوس مین
اتنے حروف قسم دوم کے اس طوالت کے ساتہ ہین کہ اونکو یاد کرتے ہین ہمکو خود یقین ہے کہ کوئی
ثابت قدمی سے اخیر تک نہین سیکہیگا * تیسرے یہ کہ جسوقت شکل ہر حرف کی یاد کیجاتی ہے
توساتہ ہی اوسکے کسی خطائی عالم سے اوسکا تلفظ بھی سیکہنا چاہیے غرض زیادہ اعتماد نہ اوسکی لیاقت
و نہ اپنی دانست پر کرنا چاہیے کیونکہ کمتر خطائی ہین جو اپنی زبان کے بالکل الفاظ کے تلفظ کو ساتہ
مخرج صحیح کے ادا کرتے ہین اور اہل فرنگ سے شاذ ایسے لوگ ہین جو خطائی حروف کی ترکیب سے
آگاہ ہین اس جہت سے مبتدی کو لازم ہے کہ ہم نے جو قاعدۂ تہجی کا مقرر کیا ہے اوسی پر عمل کرے
اور ہمیشہ ساتہ غور کے دیکھے کہ درمیان ہر لفظ کے بسائط صوت نما کے اور وہ حروف جو علامت
صوت ہین نسبت درست مطابق قواعد جو اپنی تصنیف کے نوین باب مین ہم نے درج کیا ہے
واقع ہے یا نہین * چوتھے یہ کہ جب کوئی حرف سیکہا جاے اوسکو خطائی قلم سے لکہنا ضرور ہے
اور بعد اوسکے مطابق لکیرون کی ترتیب کی یاد سے اوسکی تحریر کرنی چاہیے ورنہ جلد اوسکی سہو
ہوجائیگی بلکہ کبہی اوس سے اچھی طرح واقفیت نہین ہوویگی * پانچوین یہ کہ تحصیل کی ابتدا مین
واسطے درست سمجہنے اس امر کے کہ کن لکیرون سے کوئی حرف مرکب ہے مبتدی کو لازم ہے
حرفی مثالین جو چھٹے باب مین لقب سے کیا ری کے ہم نے دی ہین اونہین سے ہدایت لیوے
لقب سے سنزی کے اوسی باب مین جو حروف درج ہین اونکو پڑہے کیونکہ اکثر اون کی
بین ساختہ اور قاعدہ سے زیادہ ہوتی ہین * چھٹی بات یہ چونکہ خوش آئین نہین ہے کہ حرف جیسے
حروف بغیر مرکب معنی کے پڑہے جاوین اس سبب سے ہم نے اسکے سلسلہ میں بعض جملے

مشکل ہے جگہ تعجب کی ہے کہ باوصف اسکے کہ اہل ختا ہمیشہ سے علم کے راغب ہین لیکن
یہ بدطور پڑہنے کا قدیم سے آج تک مروج ہے غرض جبکہ خود فرنگستان مین بہت سے عیوب
تحصیل علوم کے طریق مین ہنوز موجود ہین تو کہنا دشوار ہے کہ یہ دونون طریق بد کے درمیان
کسپر جہل کا اطلاق زیادہ کیا جا سکتا ہے الغرض درمیان اہل فرنگ کے جو ملک ختا مین واسطے
تحصیل زبان کے جاتے ہین کئی طور پڑہنے کے مقرر ہین لیکن اکثر درست نہین چنانچہ کوئی
شخص تحریر قبل تقریر کے سیکھتا ہے اور بعض برعکس اسکے تقریر حاصل کر کے حرفون کے
لکھنے کیطرف متوجہ ہوتے ہین اور بعض شخص کتابی حرفون کی صرف صورت سے آشنائی
کرنی کافی جانتے ہین و بعض برعکس اسکے کتابی حرفون کی تتبع حد سے زائد کرتے ہین اور
بعض جو حروف کو اپنے نزدیک نہایت کم استعمال جانتے صرف اونہین کو یاد اور ہر جگہ
استعمال کرتے اور بعض برعکس اسکے قصداً بالکل لغات کی یاد کرنیکا کرتے ہین اور بعضے
پہلے دو سو چودہ حروف مصدری نوک زبان کر کے قصد ختائی لغات کی مدد سے ترجمہ
کرنے کسی کتاب ختائی زبان کا انگریزی مین کرتے ہین الغرض پڑہنے کے انہین بدطریقون
کے باعث سے ختائی زبان مین فضیلت کمتر لوگون کو ہوتی ہے اور اوسکی تحصیل مین مشکلین
پیش آتین ہین ٭ قاعدہ اس زبانکی تحصیل کا کہ جو اب ہم بیان کرتے ہین اوسکو ہمنے اپنے
اوستاد پادری گنسالونز صاحب سے سیکھا ہے اور اوس مین جو تغیر اور کم و بیش بسبب اپنے
اور دوسرون کے تجربے کے مناسب معلوم ہوا ہے کیا گیا ہے غرض جب پڑہنا شروع
ہوتا لازم ہے کہ تحریر اور تقریر ایک ساتھ ہی سیکھی جاوے تاکہ مبتدی اون لفظون کو جو
پڑہتا ہووے تحریر کر سکے کیونکہ تجربے سے ظاہر ہے کہ الفاظ اور اونکے معنی سب اگر
اونکی علامت ممیزہ کے نقوش ذہن مین رہین خوب یاد رہتے ہین اور اسیطرح اگر نقوش
سے خوب آشنائی ہوویگی تو معنی سے بھی آگہی رہیگی دوسری بات یہ ہے کہ کسی مخصوص
حرف یا لفظ سے شروع کرنا نچاہیئے بلکہ اوس سلسلہ حروف سے جسمین بصورت اجماع

اوس ترتیب کے ہے جسکے مطابق پادری صاحب ممدوح نے اپنی تصنیف کو مرتب کیا اس
لحاظ سے مؤلف تاریخ ہذا نے اوسکا ترجمہ لا نفع سمجھا غرض بارہوان باب قابل ملاحظہ ناظرین
تاریخ چین تصور ہوا اور اوسکا ترجمہ یہ ہے کہ واسطے زیادہ ترقی کرنے بیچ تحصیل ختائی زبان
کی تحریر یا تقریر کے ضرور ہے جیسا کہ دوسرے علوم کی تحصیل کے لیے چاہیے کہ اول ذہن ہو
اور دوسرے محنت اور توجہ تحصیل مین کیجاوے اور چونکہ طریق پڑہنے کا ترقی جلد یا دیر کا
باعث ہو سکتا ہے اسواسطے چند باتین قابل غور و التفات کے بیان کرنا چاہیے چنانچہ ختائی
مکتب خانون مین لڑکون سے کسی چھوٹی کتاب کے حرفون کی نقل درستی کے ساتہ پہلے
کرواتے ہین تاکہ قبل آگاہ ہونے اونکے تلفظ یا معنی سے آشنا اونکی شکل و صورت سے
ہووین جب حرفون کو صفائی سے وے لکہہ سکتے ہین تو تلفظ سیکھتے ہین اور موافق معلم کی
عبارت بتلانے کے اوسیکو کئی بار لکھتے اور پڑہتے ہین جب کہ شکل اور تلفظ خوب معلوم
ہونے تو معنی سے آگاہ کیے جاتے اور وہی چھوٹی سی کتاب جسکی کئی دفع نقل ہوئی اور جو یاد کی گئی
تھی ترجمہ ہوتی ہے غرض بعد اوس کتاب کے دوسری ایک جسمین چند حروف نئے ہین اوسطرحسے درس
مین آتی ہی اور یہی طریقہ عام ہی لیکن جس حالت مین کہ طالب العلم کو ارادہ مرتبہ فاضلانہ حاصل کرنیکا
ہوتا ہے تو اوسکو بہت سی کتابونکا درس اسیطرح لینا ہوتا ہے تاکہ زیادہ حرفون سے آشنائی اور مضامین
بلند سے آگاہی پیدا ہووے ٭ اس طریقے کے عیوب کو ثابت کرنیکے لیے اتنا ہی کہنا
کافی ہے کہ اولاً اوس تین دفع کے پڑہنے اور نقل کرنے مین اوقات بہت ضایع ہوتی ہے
دوسرے یہ کہ لڑکون کو صرف حروف اور اونکے تلفظ کو بغیر معنی کے اتنے دن تک پڑہانے
سے طبیعت بسبب معطل رہنے حصول مطالب سے خواہ نخواہ کند ہو جاتی ہے اور تیسرے
یہ کہ ترتیب حروف مین ابجدی قاعدہ کے موافق ترقی ساتہ تدریج کے نہین کیجاتی ہے اور
اکثر دفع مشکل اور پیچدار حروف لڑکون سے روز اول مین لکھائے جاتے ہین اور اونکے لیے
یہ بات بسبب واقف نہونے اون اجزاے تجیہ سے جن سے حروف مرکب ہین زیادہ تر

تا با اسپندر نے ہے لیکن اسی سبب سے ابہام کو جگہ ملی اور نیست لہجہ کی حاجت ہوئی اور عوام کے ذہن رسا نہین بنائی جاسکی اسیطرح سے رفتہ رفتہ تبدیل حرفون کی معنی مفرد سے معنی اجمالی کے ساتھ ہوئی خلاصہ یہ ہے کہ خاصیت ختائی زبان کی جو اوائل مین مفرد لہجے تھی بدل گئی اور اوس سبب سے اجزاے تہجی ہر کلمے مین کثیر ہوے اور اسیطرح کا تغیر ایک حد تک بہت سی تہجوان تک اون شرقی زبانون مین زیادہ تر نظر آتا ہے جنکو اپنے اخذ و منبع سے زیادہ دوری ہے اور جنکے بولنے والون مین جہل باقی نہین رہا ہے بہرکیف ایام آخر مین ختائیون نے اکثر دو کلمہ مفرد لہجے کو ملا کر استعمال کرنا شروع کیا یعنے ایک حرف کی جگہ مین دو حرفون کو واسطے بیان ایک مقصد مفرد کے استعمال کیا اور عموماً ایسا ہی ہے کہ دو حرف اجمالی سے وہی معنی نکلتے ہین جو اونکو جدا کرنے سے ہر ایک کا معنی ہوتا ہے اور اوس صورت مین سمجھا جاتا ہے کہ دونون حروف تصریح ایک دوسرے کی کرتے ہین لیکن چونکہ اکثر ایسا ہے کہ دو حرف اجمال کو جدا کرنے سے ہر فرد کے معنی کو اجمال معنی سے نسبت نہین رہتی ہے اس سبب سے دعوی ہمارا ہے کہ اسطرح کے مجمل حروف کو الفاظ ذو ہجہ اور الممکن التفرلق کہنا چاہیے چونکہ ختائیون کی زبان تحریر اور زبان تقریر یہ کے مبنی ہے اس جہت سے کیسا ہی اجمال حروف کا کیون نہو وے اون لوگوان کو وقت سمجھنے مین نہین ہوتی ہے برخلاف اسکے اہل فرنگ اور دوسرے غیر ملکیون کو جو زبان تقریر سے واقف نہین اونکو تمیز کرنے مین درمیان الفاظ ذو ہجہ اور ایک ہجہ کے بہت سی دقتین بسبب نہونے علامات ممیزہ و فارق کے پیش آتی ہین اسی سبب سے اکثر ترجمہ سب جو ختائی کتابون کا موجود ہے اونمین بہت سے مقام پر مصنف کے مطلب کے خلاف ہے اور جس حال مین موافق بھی ہوتا تو انداز عبارت کا اوٹھا اور لہو ہے سب [illegible] ہے اور اس [illegible] سلسلے پر کہ ناواقفیت مترجم کی مترجم کی تفرقہ نہ کہ اصلی ذہن ختائی کی [illegible] تر [illegible] اسے [illegible] ہے [illegible] کہ [illegible] دقتین باسبکا ہیچ بیان

اس طریق ابجدی سے جو کہ حروف کی تقسیم درست جاننے کے واسطے ضرور ہے اپنی کتب لغت مین بہت سے حروف کو خلط ملط کیا ہے اور صرف اسی وجہ سے کہ اون مین خطون کی عدد برابر ہے ایک جگہ پر اونکو جمع کیا ہے لیکن اسی سبب سے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دو سو حروف ایک قسم کے خواہ نخواہ دیکھنے پڑتے ہین تب کہین جس حرف کی خواہش ہے نظر آتا ہے اور اگر اوس تلاش مین ذرہ سی طبیعت ہٹ گئی یا شمار کرنے مین خطون کے سہو ہو سے تو اپنا مطلب فوراً خبط ہو جاتا ہے ٭ جب کہ یہ حال ہے تو تعجب نہین کہ بہت کمتر لوگون کو استعداد فاضلانہ ختائی زبان مین ہوتی ہے اور وے بھی محنت شاقہ سے اوسکو حاصل کرتے ہین ٭ یہان تک راقم تاریخ چین ہذا نے پادری صاحب ممدوح کی کتاب کے آٹھوین باب کا ترجمہ کیا اب لازم ہے کہ ایک باب جو ختائی حروف کے معنی کے بیان مین اونہون نے لکھا اور اپنی تصنیف مین دسوان باب قرار دیا ہے ترجمہ ہووے ٭ پادری صاحب ممدوح یہ فرماتے ہین کہ مخفی نرہے کہ اکثر ختائی حروف کے دو معنی ہوتے ہین ایک وہ معنی مفرد جو ہر فرد حرف سے متعلق ہے اور دوسرے وہ معنی اجماعی جو دو یا تین یا چار حرفون کے ایکجا ہونے سے پیدا ہوتا ہے ٭ اگر قدیم کتابین ختائیون کی دیکھی جاوین تو ظاہر ہوویگا کہ اوائل مین ہر حرف کا ایک معنی خاص یعنے حقیقی اور غیر مجازی مطابق ختائی حروف کے قاعدے کے جو حقیقت مین قاعدہ نقش معنی یا صورت گذار ہے مشہور تہا لیکن جس حال مین ختائیون کی طبیعت شاعرانہ تہی مثل دوسری شرقی قومون کے نفرت سیدھی سادہی تقریر سے کی تو حرفون کے معنی حقیقت سے گذر کے طرف مجاز کے رجوع کیے گئے اور بعضے حروف کا استعمال یہان تک مراد یہ معنی مین کیا گیا کہ قسم صورت گذار سے وہ متعلق نرہے ٭ غرض یہ خاصیت مفردی اور مجازی حروف کی جو قدیم ایام کی وجہ تقریر سے پیدا ہوئی حقیقت مین باعث اوس صحت اور قوت اور تقریر کی رونق کا ہے جو ختائیون کے قدیم مذہب کی کتابون مین

الغرض جیسا کہ مذکور ہوا ترتیب مین پہلی جگہ اون حروف کی ہے جو ابجد کے پہلے خط سے شروع ہین اس جہت سے ہمارے نزدیک مناسب ہے کہ خط ۱ اون حروف جن مین غالب معلوم ہووے جو جملہ مین چھبیس ہین قبل دوسرے سب خطوط کی لکھا جاوے دوسرے درجے مین اون حرفون کو لکھا چاہیے کہ جو ابجد کے دوسرے خط سے شروع ہین اور اس بات کے معلوم کرنے کے لیے کہ کون سے خط کو دوسری جگہ مین لکھا چاہیے یہ ضرور نہین کہ موقع ہر حرف کا نسبت مین ہر قسم حرف کے جسمین خطون کے عدد برابر ہین دیکھا جاوے بلکہ دیکھنا چاہیے کہ وہ خط کون سی جگہ نسبت اور حروف اوسی قسم کے رکھتی ہے یعنی بیچ اون حروف کے جن مین ایک علامت سب کے لیے عام ہے چنانچہ چھبیس حرف کے جملے جنکا شروع خط ۰ سے ہے آٹھ حروف مین دوسرا خط ۱ ہے اور آٹھ حروف مین دوسرا خط ـ ہے اور پانچ حروف مین دوسرا خط ٦ ہے اور چار حروف مین یہ خط (ہے اور ایک مین دوسرا خط / ہے غرض اسیطرح جملے سے اکیس حرفون کے جو شروع خط ـ سے ہین تین حرفون مین وہی خط ـ موجود دوسری جگہ مین بھی ہے اور تین حرف مین دوسرا خط ر ہے اور دو حرف مین خط ح کو دوسری جگہ ہے اور تیرہ حرف مین دوسرا خط I ہے اسیطرح سے نسبت مین تیسرے خط کے صرف وہی حروف آپسمین متشابہ سمجھے جاتے ہین جن مین پہلے دو خط اوس قسم ابجدی مین عام ہین چنانچہ جملے سے آٹھ پہلے حروف متعلق قسم ۱ کے سات حرف مین تیسرا خط ـ ہے اور صرف دو حرف مین یہ خط ا ہے الغرض اسی وضع کی تقریر سے وہ ترتیب جسکے مطابق دوسرے خطون کو لکھنا چاہیے معلوم ہو جاینگی اور غیر دیار مین بھی اصل حقیقت طریقہ تحریر کا جو ختا مین صرف مشق کروانے سے سکھلایا جاتا اور جیسا کہ سبب خوش وضعی اور خوبصورتی بلکہ اکثر کہنے تو ہئیت حقیقی ختائی و حاصل ہوتی دریافت مین آسکتا ہے + اور خود اہل ختا بسبب بیخبر ہونے

آتش کے دوسرے حرف ت کے قاعدہ ابجدی مین ہے اسیطرح سے ختائی حرف
جو حرف کیطرح ایک ہی خط سے شروع ہوتا ہے لیکن اوسکے قبل لغت مین اس لیے درج ہے کہ
پہلے لفظ کا دوسرا خط قاعدہ ابجد مین قبل دوسرے لفظ کے دوسرے خط کے واقع ہے
اگر دو فارسی لفظ کے دونون پہلے حرف ایک ہی ہووین تو موافق تیسرے حرف کی تقدیم
کے ترتیب دیجاتی ہے چنانچہ لفظ ابرو قبل لفظ ابنوس کے لغت مین اس لیے درج ہوتا ہے
کہ لفظ ابرو کا تیسرا حرف ر قاعدہ ابجد مین لفظ ابنوس کے تیسرا حرف ن کے قبل ہے
اور بعینہ یہی حال ختائی زبان مین ہے غرض دو لفظ فارسی مین اگر تیسرا چوتھا اور پانچوان
حرف ایک ہی ہو تو چوتھے یا پانچوین چھٹے حرف سے آگے بڑھتے ہوے آخری حرف
تک دیکھنا ہوتا ہے جب تک حرف فارق نہ ملے اسیطرح سے جب ختائی حروف کی
ترکیب مین وہ حرف ایسے ملتے ہین جنکے تیسرے یا چوتھے یا پانچوین خط ایک ہی ہووین
تو چوتھے یا پانچوین یا چھٹے خط لغایت خط آخر دیکھنا چاہیے تا کہ خط کی تقدیم موافق
قاعدہ ابجد کے مستنبط ہووے۔ جس طرح سے فارسی زبان کے تمام الفاظ کی اٹھائیس
قسمین ہین یعنے اصلی تقسیمین شمار مین موافق عدد حروف ابجد کے ہین اوسیطرح سے
ختائی زبان کے بالکل حروف کی سات قسمین بسبب اسکے ہین کہ ابجدی خطوط جن سے
کہ اونکا آغاز ہے جملے مین سات ہین۔ ختائی حروف کو ابجدی ترتیب مین انتظام
دینے کے واسطے ضرور ہے کہ ترکیب اونکی تحریر کی خوب معلوم ہووے اور اوس سے
صرف علما واقفیت رکھتے ہین لیکن جسوقت کہ ایک قسم وافرکے حروف کی ترتیب
موافق قاعدہ ابجدی کے دی گئی اوسوقت صرف اوسی کی مدد سے اور بغیر کسی استاذ
کی استعانت کے ترکیب تحریر کی معلوم ہو سکتی ہے چنانچہ جملے سے فہرست حروف
صفونگذار کے جسکا سیکھنا مبتدیون پر اہم اور واجب ہم جانتے ہین وہ قسم ہے جسمین
دس خطوط ہین اور یہ قسم حروف کی اٹھاروین صفحہ سے اکتیسوین تک مطبوع ہے۔

آپسمین انکی مختلف ہین لیکن اصلی شکل وصورت مین مغائرت نہین ہے چونکہ صرف تعریف صحیح شکل وشمار مفرد خطوط کی بیان کرنی اور ترتیب جسمین حرفون کو لکھنا چاہیے واضح دکھانی اور شمار ابجدی کے دستور پر حرفون کو لغت مین تنظیم دینی کافی تھی اس سبب سے ضرور ہوا کہ سوا جمع کرنے خطوط کی علاحدہ قسمون مین ہر خط کو جو جگہ بے تبدل اپنی قسم مین علی التسلسل چاہیے معین کیا جاوے یعنے بطور سلسلہ ابجدی کے ایک خط کو اپنی قسم مین پہلی جگہ ملے اور دوسرے خط کو دوسری جگہ دی جاوے اور اسیطرحسے ہر خط کی جگہ موافق سلسلہ کے مشخص ہووے جسطرحسے حرف ا فارسی زبان مین قبل حرف ب کے ہے اور ب قبل حرف پ کے واقع ہے ٭ الغرض اکمل الفضلا یعنے صاحب ممدوح نے یہ سررشتہ مقرر کیا اور ذیل مین جو قاعدہ تہجی کا اونکا نکالا ہوا مندرج ہے چاہیے کہ مبتدی اوسکو خوب یاد کرے اور طرح بطرح کے تلفظ جو ہر خط کے ساتھ ہے زبان کی نوک پر رکھے یعنے ١ چو ہوا ٢ کیو زبی ح ای اکوین ا کمیوے ر ، فی ، نا ٭ اب بغیر وقت کے سمجھا جاسکتا ہے کہ اس قاعدۂ تہجی کی مدد سے ختائی حروف موافق ترتیب ترکیبی کے جو فارسی زبان کے الفاظ کے لیے مروج ہے انتظام پا سکتے ہین اور ایسی معقول ترتیب سے ایک طریق اونکو ترکیب دینے اور تحریر کرنیکا ساتھ درستی کے مستنبط ہوسکتا ہے چنانچہ کتاب لغت فارسی مین لفظ ابرو قبل لفظ باری کے اس لیے درج ہے کہ حرف ا جس سے ابرو کی شروع ہے وہ قاعدۂ ابجدی مین قبل حرف ب کے ہے جس سے باری کی ہجے شروع ہوتی ہے اسیطرحسے ختائی حرف ⟨؟⟩ لغت مین قبل حرف ⟨؟⟩ کے ہے اس لیے کہ وہ خط جس سے اوس حرف کا شروع ہے وہ قاعدہ ابجدی مذکورہ بالا مین قبل خط ⟨؟⟩ کے ہے جس سے یہ حرف شروع ہوتا ہے ٭ جب دو فارسی لفظ ایک ہی حرف سے شروع ہوتے ہین تو دیکھا چاہیے کہ دونونکا دوسرا حرف کون ہے اور موافق دوسرے حرف کی تقدیم کے ترتیب دی جاتی ہے چنانچہ لفظ ابرو قبل لفظ آتش کے لغت مین درج ہے اس لیے کہ ابرو کا دوسرا حرف ب قبل

بایل ہے اس جہت سے واسطے تحقیق کرنی اس امر کے کہ کیونکر بغیر معلم کی مدد کے ختائی حروف
سیکھے جا سکتے ہین اونہین عقل کی حاجت تھی اور اسکا طریقہ ایجاد کیا ہوا اکمل افضلا جناب
پادری گنبسا لویر صاحب کا ہے حالانکہ اونہون نے بیان تصریح جیسا کہ چاہیے نہین کیا ہے
غرض اس طریقے کی تین ترکیبین ہین اول یہ کہ تعریف صحیح اون بسائط کی جنسے ختائی حروف
مرکب ہین بیان کرنی ضرور ہے اور دوسرے یہ کہ طریق معہودہ ومشروطہ جو ختائیون مین نسبت
باہم آنے ایک بسیط بعد دوسرے کے جو مطابق طریق ابجدی کے مروج ہے دریافت
کرنی چاہیے اور تیسرے یہ کہ مطابق طریق جو مذکور ہوا ختائی حروف کو انتظام دینا چاہیے کیونکہ اگر
ختائی حروف کے بسائط یعنے وہ خط سب جنسے ہر نقش کی ترکیب ہوتی ہے غور سے
ملاحظہ کیے جاوین تو محض ناواقف شخص کو بھی صاف معلوم ہوگا کہ یہ بسائط صرف ایک
قسم کے نہین ہین اور اقسام جداگانہ اون سب خطون کے کیے جا سکتے ہین علماے ختائی
بہت سا قصد تفریق اور نامزد کرنیکا کیا ہے لیکن ایسے امر سہل مین بھی اونکو اتفاق نہین ہے
اور بعض کہتے ہین کہ خط کی چھہ قسمین ہین ✤ غرض جزوٹ فرقے کے فرنگی پادریون نے
بیان انہین چھہ قسمون کا موافق قدیم علماے ختائی کی راے کے کیا ہے لیکن متاخرین اس
راے کو اسوجہ سے باطل کرتے کہ بعض خط جو علیحدہ اون چھہ قسمون سے ہین شامل اونکے
نہین ہے اور بعض علما ختا کی راے یہ ہے کہ خطون کی آٹھہ قسمین ہین اور جنکی پھر تقسیم ثانی قرب مشابہت
اعتبار سے کی گئی ہے غرض یہ راے مشہور ہوئی اور اندنون علماے ختا اوسکو درست جانتے ہین لیکن
اس سے تسکین اور تشفی خاطر اوس شخص کی نہین ہووےگی جو ہر چیز کے رگ و ریشے کو جدا کرکے
اجزا کو اصل پر تقسیم کرنیکا عادی ہووےگا کیونکہ اس تقسیم مین دو قسم بعض خطون کی کی گئی ہے
جو حقیقت مین ایک ہی ہین اور بعض جو جدا ہین ایک مین شامل ہوے ہین ✤ الغرض بعد
نہایت واقفیت کے جناب پادری گنبسا لویر صاحب نے تشریح کرکے صحت کے ساتھہ یہ مقرر
کیا کہ مفرد خطوط یعنے بسائط مرکبہ جو نہایت متفرق ہین نو قسمون کے ہین اور حالانکہ بعض

صرف تلفظ سے نکلتی ہے کیونکہ ہر کلمہ جسکی ایک ہجے ہین یعنے جسکا مخرج زبان کی ایک
حرکت سے پیدا ہے اکثر تفریق پذیر نہین ہوتا یعنے اوسکے بسائط جدا ہوکر اپنی اصل پر
قائم نہین کیے جاسکتے غرض ویسے کلمہ کی ایک مرکب علامت ہوتی ہے جسکے بسائط کیہہ
متعلق صوت سے نہین ہے سواے اسکے نگار ابجدی مین چونکہ حروف علی التواتر ایک
سیدھی سطر مین ترکیب لفظ مین لکھے جاتے ہین اس جہت سے واسطے دریافت
ترتیب حروف بیچ ہر کلمہ کے حاجت صرف شروع سطر کو قرار دینے کی ہوتی ہے لیکن خلاف
اسکے ختائی حروف کی شکلین اکثر مدوّر یا مربع ہوتی ہین اوراسی وجہ سے اوس زبان کا مبتدی
بسائط مرکبہ کی ترتیب ازخود نہین دریافت کرسکتا ہے اوراسی وجہ سے اہل فرنگ جو
نوآموز اوس زبان مین ہین اور طریق صحیح ختائی حروف کے لکھنے کی نہین جانتے ہین
وے اکثر بسائط ترکیبہ کو اوسی نامعقول ترتیب سے مرکب کرتے ہین جیسا کہ تمثیلاً
بیچ لفظ خوشی کے مذکور ہوا ہے اور وے حروف ختائی کو بسبب نادرستی تحریر کے
ایسا مسخ کرڈالتے ہین کہ اونکی شکلون پر ختائی جُہلا ہنستے اور علما بنظر حقارت دیکھتے
ہین چونکہ نزاکت وسلاست ختائی تحریر کی متعلق اوپر معقول دانست ترکیب بسائط
کی ترتیب کے ہے اس سبب سے تمام مملکت چین مین ایسا شخص کم ہے جو حروف کی
تحریر کی طریق مروجہ کے مطابق عمل نہین کرتا ہے اور طالب العلمون کو یہ طریق معلم سب
بہت کوشش اور توجہ کے ساتہ سکہلاتے ہین اور حالانکہ اسکی وجہ کو اونہون نے
خواہ بخوف ورود مشکلات کے سبب سے خواہ صدور اغلاط کے احتمال سے کبہی نہین لکہا ہے
لڑکون سے موافق طریق عام کے حرفون کی مشق کرواتے ہین اور منجملہ قواعد تحریر
جو یہ لوگ سکہلاتے ایک یہ ہے کہ کسی حرف کو نیچے سے یا داہنی طرف سے شروع کرنا
نہین چاہیے بجز حروف مربع کے کہ جو داہنے پہلو سے شروع ہوتے ہین بالغرض
اہل فرنگ کی طبیعت چونکہ طرف تلاش اور ہر چیز کے اجزاے مرکبہ کی تفریق کرنے کے

مین لایا چنانچہ بڑے بڑے ادیبون کے قولون کا خلاصہ یہی ہے جو مذکور ہوا اور اب
اس امر مین خاتمہ تقریر کا اس پر کرنا چاہیے کہ کتاب زبان لاٹین جو پادری کالیری صاحب نے
قواعد اور حقائق ختائی زبان مین تصنیف کیے ہین اوسکے کئی باب کا ترجمہ یہان پر درج
کیا جاوے تاکہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہووے انشاء اللہ تعالی الغرض باب ششم کتاب
مذکور کا بیچ بیان بسائط حروف ختائی کے ہے اور بعد ایک دو جملہ تمہید کے پادری صاحب
ممدوح اسطور پر فرماتے ہین ٭ کہ اوپر خاص و عام کے ظاہر ہے کہ بالکل اقسام نگارش کی
مین ایک قاعدہ بہ نسبت اوس ترتیب کے مقرر ہے جسکے مطابق واسطے مرکب کرنے
کسی کلمہ کے ایک حرف بعد دوسرے حرف کے علی التواتر لکھا جاتا ہے ٭ یہ طور نگارش نہایت
سلیس ہے کیونکہ اسکی ترتیب مطابق حروف کے تلفظ کے ہے اور بعض زبان مین ترتیب
حروف کی ترکیب لفظ مین داہنی طرف سے اور بعض مین بائین طرف سے شروع ہوتی ہے
چنانچہ انگریزی و لاٹین و فرانسیس وغیرہ کا قاعدہ چپ سے راست اور عربی و فارسی وغیرہ
مین راست سے چپ کی طرف ترکیب لفظ شروع ہوتی ہے غرض اس قاعدہ کی اصلاحیت
ایسی ہے کہ کیسا ہی کوئی کیون نہووے نگر یاد کر لیویگا چنانچہ فی المثل اگر خوشی کا لفظ
لکھنا کوئی چاہے تو پہلے خ اور بعد اسکے و اور پھر ش اور آخر کو ی بشکل لکھیگا
اور یہ ترتیب نہین دیکھا کہ پہلا ش اور بعد اوسکے خ اور پھر ی اور بعد اوسکے و تحریر
ہووے الغرض اسطرح سے زبان ختائی کی نگارش مین بھی دستور بہ نسبت ترتیب پانے
حروف کے ترکیب لفظ مین مقرر ہے لیکن باینہمہ درمیان قواعد اقسام نگار ابجدی
کے اور قواعد ختائی نگار کے بہت فرق ہے چنانچہ نگار ابجدی کے حروف کی ہمقدر
نسبت ساتھ نطق کے ہے کہ کسی کلمے کے مرکب بسائط کو علی التواتر تفریق کرنے سے
فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کلمہ مین کون ترتیب حروف کی درست ہے غرض نگار
ختائی اسکے عین برعکس ہے اور جس ترتیب سے حروف کے بسائط کی ترکیب چاہیے

بیشک صوت گذار ہین اور تکلف یہ ہے کہ جس ختائی حکیم کے سخن پر فرنگستانی علمانے بنیاد اپنے قوانین کی ڈالی ہے اوسی سخن مین ایک ایسی قوی دلیل اوس امر کے ابطال مین موجود ہے اور یہان تک ہمارے زمان کے علما اس بات پر اڑے رہے کہ اونہون نے نہایت کوشش اور سعی سے ختائی حروف کے شبیہ سے معنی کنایہ نکالا ہے اور معلوم نہین کہ اونھون نے کسطرح سے صورت و صفت مین مشابہت پائی غرض ہمسے جاہلون کو کچھ تمیز نہین ہوتی ہے +
الغرض اس تقریر کو طول دینا اور خطائین جو اکثر علمانے بہ نسبت زبان کی ہین خست وجہ سے نکالنا زیادہ مشکل نہین ہے غرض چونکہ تاریخ کا ضابطہ یہ ہے کہ منجملہ اور حالات ملک کے کچھ مختصر تذکرہ وہان کی زبان کا بھی ہو نہ کہ دفتر کا دفتر اوس باب مین لکھا جاوے اس لیے مناسب ہے کہ فقط اپون سو صاحب کے قول کے ترجمہ پر اکتفا کیا جاوے کیونکہ ولایت امریکا مین وے اکمل الفضلا تھے اور اونہون نے بہت سے علما کے اقوال بہ نسبت ختائی زبان کے جمع کر کے یہ فرماتے ہین کہ قاعدہ ختائی تحریر کا حقیقت مین نقش مقصد گذار نہین ہے جیسا کہ لوگون نے تصور کیا ہے بلکہ اوسکو نقش کلمہ گذار کہنا چاہیے اور نقش مقصد گذار ایک چیز خیالی ہے اور چونکہ اکثر امور کی ادا اوسکے ذریعہ سے ممکن نہین ہے اس جہت سے اوسکو نقش قرار دینا مناسب نہین کیونکہ انسان کو قوت ناطقہ ہے اور نقش اوسیکو کہہ سکتے ہین جو کہ زبان استعمالی پر دلالت کرے نہ کہ اوسکو جو مثل نقش مقصد گذار کے خیالات کو صرف مدرکہ تک مباین زبان استعمالی سے رسائی دیوے الغرض جتنے اقسام نقش کے دنیا مین مروج ہین سب نقوش و علامت بسائط نطق کے ہین جنکی تین قسمین ہین یعنے علامت کلمہ کی اور علامت بند کلمہ کی اور علامت بسائط کلمہ کی اور پہلی قسم نقش کلمہ گذار ہے اور دوسری قسم نقش بند نما اور تیسری قسم نقش ابجدی ہے الغرض اس تاریخ کے راقم نے جو کچھ کہ ارباب سخن کی خدمت مین اعداد ختائی نقوش کے بیان کیے ہین صرف مطابق اپنی عقل ناقص کے قیاس کے نہین بیان

عام ہین چنانچہ ایک نقش جداجدا آفتاب کے اوپر اور دوسرا مہتاب کے اوپر دلالت
کرتا ہے اور اگر یہ دونون نقوش مرکب ہووین تو ایک نقش بامعنی عام ہوتا ہے اور روشنی
پر دلالت کرتا ہے ایسے نقوش کو اوس ختائی نے نقش معنی زیادہ کن نامزد کیا ہے اور
چوتھی قسم مین اوس حکیم نے اون نقوش کو داخل کیا ہے جو نطق سے متعلق ہین اور اونکو
نقوش صوت گذار کے نام سے نامزد کیا ہے اور پانچوین قسم مین وہ نقوش ہین جو معنی لغوی
سے گذر کے بعض دفعہ معنی مرادی سے اور کبھی بمجاز و استعارہ مستعمل ہوتے ہین اور بعض
اوقات معنی مخالف پیدا کرتے ہین فی المثل جو نقش جسکے لغوی معنی پادشاہ ہین وہ استعارے
مین معنی ظالم پیدا کرتا ہے اور جس نقوش کے لغوی معنی دل ہین وہ معنی عشق مین مستعمل
ہوتا ہے غرض اس قسم کے نقوش کو اوس ختائی نے ملقب بالفاظ گیرندہ معنی ساختہ و
لباسی کیا ہے اور چھٹی قسم کے وہ نقوش ہین جو اگر ذرہ بھی کج یا منقلب کیے جاوین
تو اصل معنی کے ضد جو معنی ہے وہ پیدا ہوتا ہے چنانچہ جس نقش کے معنی اوپر مین اور الٹ
دینے سے نیچے کے معنی کی طرف دلالت کرتا ہے اور جس نقش کا معنی پیرمرد ہے اگر منقلب
ہووے تو مردمردہ پر دال ہوتا ہے اور اوس قسم کو حکیم ممدوح نے حروف تغیر پذیر وقابل
انقلاب قرار دیا ہے الغرض اجناس حروف ختائی کی اس تفریق کو فرنگستانی علمانے معقول
تصور کر کے اس بات کی نبیاد قرار دی ہے کہ ختائی حروف کو نقوش مقصد گذار کہنا
چاہیے اور یہ نہ سمجھے کہ خود اوسی ختائی عالم نے چوبیس ہزار نقوش سے جنکے جنس کی
یہ تفریق کی ہے اون مین سے پانچ قسم کے حروف یعنے نقوش پیکری اور نقوش مقصد
بکنایت نما اور نقوش معنی زیادہ کن اور نقوش گیرندہ معنی ساختہ ولباسی اور نقوش تغیر پذیر
اور قابل انقلاب جملہ مین صرف دو ہزار ہین لیکن فقط صوت گذار کی قسم کے نقوش
بائیس ہزار ہین غرض ظاہر ہے کہ جب کسی زبان مین نقوش پیکری و معنی بکنایت نما
صرف دو ہزار ہووین اور حروف جو نطق سے متعلق ہین بائیس ہزار ہووین تو اوس زبان کی حروف

وہ سب ہین ہر بسیط سے اخراج ہوے جیسا کہ اور زبانون کے حروف سے ممکن ہے
لیکن تا کہ ہر بسیط کے معنی جدا گانہ کو دریافت کر کے ایک معنی مجمل ہر نقش سے جو کہ مرکب
اون بسائط سے ہے پیدا ہووے تیسرا یہ کہ صورت عجیب جو ختائی نقوش کی ہے
اور جنمین جتنی کششین ہین وے اگر جدا گانہ ملاحظہ کیجاوین تو بعض کشش سے فی الجملہ
ایک طرح کا مقصد ادا ہوتا ہے لیکن وہی کششین جب جمع ہو کر کسی ایک نقش مین داخل
ہوتین ہین تو مجمل ہونے سے کسی کشش واحد کے معنی باقی نہین رہتے ہین اور وہ کششین ایسے
جمع کی جاتین ہین تا کہ موافق رسم خط کے اِملے مین بصورت اعراب داخل رہنے سے انتشار
طرح کے مانع ہووین چوتھا سبب اس غلط فہمی کا یہ ہے کہ ایک ختائی عالم نے اپنی زبان کے
بالکل نقوش مروج کی چھہ قسمین مطابق جنس کے جو کین تو فرنگستانی علما نے اوس تفریق کو
بنیاد قرار دیکر ختائی نگار کو مقصد گذار قرار دیا حالانکہ اوس تقریر سے ثابت ہے کہ اگر اسی تفریق
درست سمجھیے تو وہ ایک بڑی قوی دلیل ہے کہ ختائیون کے نگار کو صوت گذار اور لفظی نما
چاہیے اور فرضاً اگر اس تفریق سے یہ بات معلوم ہوتی کہ بقول علماے فرنگ کے
ختائیون کے نقش و نگار بالکل مقصد گذار ہین تو ایک عالم واحد کی راے کا کیا ...
اس ختائی حکیم نے جو اپنی زبان کے نقوش مستعمل کو موافق جنس کے تفریق کیا تو ایک
بنام نقوش پیکری ملقب کیا اور اس قسم مین وہ نقوش تصویر نما ہین جو کسی چیز پر شبا...
وسیلے سے دلالت کرتے ہین چنانچہ آفتاب و مہتاب کی تصویر کے نقوش سے
مشبہ پر دلالت ہوتی ہے اور دوسری قسم مین وہ نقوش ہین جنسے خاصیتین اشیا کی
معلوم ہوتی ہین اور جو دلالت اوپر اون چیزون کے کرتے ہین جنکی تصویر نہین کھینچی
جا سکتی چنانچہ احدیت کی علامت باعتبار یکرنگی کے خط راست ہے اوسکو اوسی
بزرگ نے نقوش مقصد بکنایہ نامزد کیا ہے اور تیسرے قسم مین وہ نقوش ہین جو
دو یا تین یا علاوہ یا زیادہ نقش واحد سے ہین اور ترکیب مین اوس نقش مجمل کے ایک معنی

کرتے ہین لیکن بالفعل دو عیسائی پادری علماے باکمال و فضلاے بے مانند و بیمثال نے
ملک چین مین جاکر بابت غور سے جو دریافت کیا تو دیکھا کہ خطائی نگار کو نقش صوت نما کہنا
لازم ہے اور پادری گونسالویز صاحب نے اونکے نقوش مین علامت گویائی موجود پاکر
ایک کتاب خطائی زبان کے حروف تہجی کی بنائی ہے اور اونکے شاگرد رشید پادری کالیری
صاحب نے ایک کتاب زبان لاٹین یعنے روم قدیم کی زبان مین جو بیشتر ماخذ زبان انگریزی
ہے اور بدون اوسکی دریافت کامل کے انگریزون مین کوئی شخص عالم نہین کہلا سکتا
تصنیف کی ہے اور اوس کتاب مین صدہا دلیلون سے اوس فاضل کامل نے ثابت
کیا ہے کہ اوسکے اوستاد پادری گونسالویز صاحب نے جو نقشہ بنایا ہے اور علامات
صوت یعنے حروف جو خطائی زبان مین پایا ہے سب درست ہین ٭ چونکہ یہ امر نہایت
وحشت آور ہے کہ وہ بزرگ سب جو ملک خطا مین جاکر رہے اور وہان کے خبر و کل احوال
کو لکھا اور کوئی عقدہ تقریر و تحریر کا بے حل کیے نہین چھوڑا لیکن یہ راز نہین کہلا اور باوجود
چینی زبان سیکھنے اور اوسمین کمال حاصل کرنیکے اون لوگون سے زبان کی ماہیت کے
بیان مین یہ غلطی صادر ہوئی اسواسطے اونکی غلط فہمی کے باعث اور وجہونکو لکھنا چاہیے
اور اس مقام پر راقم اپنی کوئی دلیل نہ لکھکر ترجمہ بعض مقامات پادری کالیری صاحب
کی کتاب لاٹین کا واسطے تشفی خاطر ناظرین تاریخ چین کے درج کرتا ہے ٭ پادری
صاحب ممدوح فرماتے ہین کہ کئی سبب اس غلط فہمی کے ہوئی پہلا یہ کہ فرانسیسی پادری
سب جو اوائل مین ملک خطا مین گئے اور وہان کا احوال لکھے وے اکثر چیز کو جو اوس
سرزمین سے متعلق تھی نادر و عجیب قیاس کرتے تھے دوسرا یہ کہ چونکہ علماے فرنگ
کے ذہن کا مقتضا ہے کہ ہر شے کے اجزا کو جدا کرکے ہر جزو کو جداگانہ ملاحظہ کرین
اور جہان تک کہ ذہن کو رسائی ممکن ہے تلاش کو وسعت دیوین اس سبب سے اون لوگون
نے بسایط حروف خطائی کو جداگانہ ملاحظہ کیا مگر اسواسطے نہین کہ صوت جسکے علامات

تحریر ہونے لگی لیکن تبخانون اور مقبرون مین مقصد کی ادا کے لیے نقش پیکری اور معنی کنایہ نامستعمل ہوتے تھے الغرض نقش حرفی یا صوت لبیط گذار سب سے نہایت بہتر ہے لیکن اسمین بھی حاجت زیادہ تر سہل کرنیکی باقی ہے اور جب تک بسبب اختصار علامت کلمات یا حروف کے تحریر مین سرعت تقریر کی بلکہ برق رفتاری خیال کی نہین پیدا ہوگی خامی رہ جائیگی کیونکہ مضامین کے صرف لکھنے اور قلمبند کرنے مین جو تاخیر ہوتی ہے اوس عرصے سے سوگونہ زیادہ ہے جو آمد مضمون مین ہوتی ہے اور قیاس سے بعید نہین ہے کہ اوسکی تدبیر جیسا کہ چاہیے کیجائیگی ٭ کئی طرحکی مختصر تحریر یا رمز نویسی اہل فرنگ مین جاری ہے اور اوسکے ذریعہ سے تقریر کے ہر لفظ کو معاً زبان سے نکلتے ہی لکھہ لیتے ہین چنانچہ مشہور ہے کہ انگلستان کی پارلیمنٹ مین جو صلاح امور مملکت کیواسطے ہر شہر کے کارگذارون کا مجمع خاص ہے جب کسی امر عظیم مین اون لوگون مین گفتگو ہوتی ہے تو ہر شخص کی تقریر جو نہین شروع ہوتی ہے مختصر نویس لکھہ لیتا اور پانچ چار جملے کا پرچہ ہرکارون کے ہاتہ چھاپے خانے کو روانہ کرتا ہے اور وہان چند لمحہ مین چھپ جاتا ہے اور اسیطرح سے سو پچاس صاحبون کی تقریر جو اونہون نے شب کو کی تھی کیونکہ رات ہی کے وقت اہل پارلیمنٹ کی جمعیت ہوتی ہے وہ لفظ بلفظ صبح کو اخبار کے کاغذ مین چھپی ہوئی نظر آتی ہے الغرض مختصر نویسی کے جب یہ فائدے ہین اور نقش لبیط گذار یعنی ابجدی باوجود اس اختصار کے قابل اصلاح کے ہے تو ختائیون کی تحریر کو کیا کہنا چاہیے کہ بعض لفظ کے نقش مین ساٹھہ یا ستر کشش قلم کی صرف ہوتی ہین سواے اسکے جو شخص دوسرے ملک کا جیسا کہ فرنگستانی یا ہندوستانی اونکی زبان کو سیکھا چاہے تو انواع طرحکی دقتین درپیش آتین اور طبیعت کو پریشان کرتین ہین خصوصاً اکثر فرنگستانیون نے جو ختائی زبان کی خاصیت اور نقوش کی وضع کو بیان کیا تو یہ لکھا کہ نقوش الفاظ ناجوا دنکے مین بعض نقش پیکری اور اکثر نقش سب ادا کے مدعا کنایون سے

اتے ہین الغرض قسم نقش مقصد گذار کی یہ دو تقسیمین یعنے نقش ہیکری اور نقش کنایتی ہین ❊
دوسری فصل جو استادون نے تحریر کی بنائی ہے اوسکو نقش صوت گذار یا صوت نطقی
کہنا چاہیے اور اوسکے وسیلے سے صوت کی نمایش ہوتی ہے اور ہر نطق جو زبان کی حرکت
کے ساتھ ہے گویا ایک ہوائی وجود پاتا ہے اور صرف کان کو اوسکے وجود کی خبر ملتی ہے
اوس نطق کی علامت تحریر کی جاتی ہے یعنے صوت مجسم دکھائی دیتی ہے غرض نقش صوت
کی تین قسمین ہین پہلی کو نقش کلمہ گذار یا نقش کلمہ نما کہنا چاہیے اور اوس سے ایک کلمہ
تمامتر بغیر نظر اوپر حروف ابجدی کے جس سے اوسکی ترکیب دی ہوئی ہوتی ادا کیا جاتا ہے
چنانچہ علوم ہندسہ و ہیئت و جبر و مقابلہ اور دوسرے فنون مین جو علامتین ہین اونکے
نقوش کے ایک معنی خاص ہین اور اونکی صورت دیکھتے ہی فوراً جو مخصوص معنی اوسکے مقرر
ہین ذہن مین آتے ہین اور اوس نقش کلمہ نما مین چینی زبان کی تحریر ہوتی ہے ❊ دوسری
قسم نقش صوت گذار کو نقش تفصیلی کہنا چاہیے اور اوسکی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ ایک حرکت
زبان سے صرف ایک ہی مخرج ہوتا ہے اوس ایک خروج صوت کی نقش کو نقش بند نما کہنا
مناسب ہے غرض اہل جاپان اور اوسکے اطراف کے جزائر مین تحریر کی یہی صورت ہے
اور قدیم سنسکرت بید کی ایسی ترکیب کی ہے ❊ تیسری تقسیم نقش صوت گذار کو نقش حرفی
یا نقش صوت بسیط گذار یا نقش ابجدی کہنا چاہیے اور اوسکی صورت یہ ہے کہ بسیط
کلمہ یعنے بسیط لفظ کا نقش ہوتا ہے اور ہر نقش کا نام حرف ہے غرض زبان عربی و
پارسی و انگریزی اور دوسری زبان کی تحریر نقش ابجدی ہے ❊ غالب ہے کہ ابتدا
آبادی دنیا مین جب جہل کی تاریکی عالم پر چھائی ہوئی تھی اوس ایام مین حالانکہ گفتگو کرنے مین
الفاظ کلمے سے مطلب کو ادا کرتے تھے لیکن جب کوئی بات قابل یادداشت کے ہوتی تھی
تو اوسکو نقش ہیکری یا نقش کنایہ مقصد گذار سے قلمبند کرتے تھے اور بعد اوسکے جب
چرچا علم کا کچھ کچھ پھیلا تو نقش کلمی اور نقش تفصیلی مین کتابون کی اور دوسری چیزون کی

الی کی جبلی ہے اس لحاظ سے اوسکی تصویر دیکھتے ہی خیال اوسکی عادتون کا ہوتا ہے اسلحہ
سے تیر و کمان اور تلوار آلات جنگ و پیکار ہین اونکی تصویر سے خیال جنگ کا فوراً ذہن مین
گذرتا ہے چنانچہ ایک نقل نہایت برمحل راقم کو اسوقت یاد آئی کہ جب ایک تاریخ جو یونانی
زبان مین لکھی ہوئی ہے مطالعہ مین آئی اوسکی چوتھی جلد کے ایک سو بتیسوین باب مین یہ حکایت
دیکھی کہ جب داراشاہ ایران ملک تاتار مین یورش کرنیکے قصد سے فوج کثیر لیکر روانہ ہوا تو سردار
تاتار نے اپنے ایلچی کی معرفت ایک چڑیا اور ایک چوہا اور ایک مینڈہک اور پانچ تیر دارا کے
پاس بھیجے غرض معنی اس سوغات کے یہ تھے کہ اگر مثل چڑیا کے تم ہوا مین اوڑجا سکو یا
مثل چوہے کے زمین جا چھپو یا مثل مینڈہک کے پانی مین غوطہ مار کے تہ آب بیٹھ رہو تو
تمہاری خیریت ہے ورنہ تاتاریون کے تیرون سے ہلاک کیئے جاؤ گے چنانچہ ایرانی فوج مین
جو دانا تھے اونھون نے سوچکر یہی مطلب نکالا اور دارا کی خدمت مین یہان تک گذارش
کی کہ وہ تاخت سے باز آیا اور صلح کر کے دارالامارہ کو پھر گیا ۔ اس نقل کو راقم نے تاریخ ہیرادٹس
جو یونانی زبان مین ہے دیکھا ہے ۔ الغرض نقش ایمائی کی صورت یہی ہے اور قدیم ملکون مین
مقبرون پر نقوش ہر وضع کے دیکھنے مین آتے تھے اور علم علی الخصوص عاقل اونکے معنی
اسطرح پیدا کرتے ہین مگر بعضے نقش کے مطالب کا سمجھنا نہایت دشوار ہے یا بہت فکر
سے مفہوم ہوتے ہین چنانچہ چھلے کی ساخت مین ظاہرا نہ شروع نہ آخر معلوم ہوتا ہے کیونکہ
جوڑ دیکھنے مین نہین آتا ہے غرض اوسکی تصویر گویا علامت مداومت اور لاانتہائی کی ہے
اور چشم انسان کا نقش اگر درمیان ابرون کے ہے تو خداوند عالم کی ہمہ دانی اور علم کامل
کا معنی نکلتا ہے الغرض یہی دو طور نقش پیکری او نقش کنایہ نما کی نہایت قدیم ہین اور مصر
و ختا اور ہندوستان اور دوسرے مقامون پر جہان اگلے بادشاہون اور پرانی سمی
شانی سلطنتون کے خرابہ ہین اور اونکے یہ آثار اگر نہوتے تو اونکے وجود پر لوگ شک کرتے
سو اون ملکون مین اسنادِ جنکے نقش معنی نما تہخانون اور پرانی عمارتون پر دیکھنے مین

واسطے سے لوگ اپنے دوست آشناؤن کے ساتھ دنیا کے اوس کنارے سے گفتگو
کر سکتے ہین اور ایک دوسرے کے حال سے مطلع ہوتا ہے سوا اسکے جو بات معقول یا غیر
معمول کہ کسی کی نظر سے گذرتی یا اور طرح سے احاطہ علم مین آتی ہے سبکی خبر عالم مین پھیلتی ہے
غرض فلاسفہ یونان و فرنگستان اور عرب اور ہندوستان نے اوس ایام کا جس مین تحریر کی بنا
ہوئی بہت سا تفحص کیا لیکن کچھ معلوم نہوا اور یہان تک یہ امر معدوم الخبر ہے کہ بعض حکمانے
بہت سی تلاش کتب تاریخ اور تذکرون مین کر کے اور مختلف روائتین اور عجیب غریب حکائتین
ہر جگہ سے پا کے آخر کار جب کہین ٹھکانا نہ لگا حیران و لاچار ہو کر اسی بات پر قصہ کوتاہ کیا
کہ ابتدائے آبادی دنیا مین کسی بزرگ کو الہام ربانی ہوا تھا اوسکی یہ ایجاد ہے غرض باوجود
اسکے کہ شروع اوسکی معلوم نہین لیکن معقول بات یہی ہے کہ یہ امر علمی نہین ہے ہر ملک کے خاص و عام مین
ایک نوع کا نقش جاری ہے جسکو استعمال مین تحریر کہتے ہین اس نقش کی سب قسمونکو استادون نے دو فصلون
مین جمع کیا ہے پہلی فصل کی دو اور دوسری فصل کی تین قسمین مقرر کین غرض پہلی فصل کا نام صفت کے
اعتبار سے نقش معنی نما رکھا اور اوس قسم کی تحریر کی یہ صورت ہے کہ اوس نقش کے دیکھنے
سے جس مقصد کی گذارش منظور ہوتی ہے فوراً بوسیلہ بینائی فہم مین آجاتا ہے اسطور کے
نقش کی پہلی تقسیم کا نام معنی کی اعتبار سے نقش ہیکری ہے اور اوسکی صورت یہ کہ گھوڑے کی
تصویر دیکھتے ہی فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ مقصد اوس نقش کا یہی ہے کہ گھوڑیکا خیال ذہن
مین گذرے غرض اسطرح سے جس چیز کی تصویر نظر آتی ہے اوہین فوراً اوسکا خیال گذرتا ہے
نقش معنی نما کی دوسری تقسیم کا نام نقش ایمائی ہے اور اوسکا حال یہ ہے کہ اپنے مقصد کو
اوس نقش کے وسیلے سے ادا کرتے ہین لیکن جس چیز کی صورت کھینچی جاتی ہے اوسکی خاصیت
یا جبلی عادت یا اور کسی کیفیت پر دلالت کرتی ہے چنانچہ خاص و عام کو معلوم ہے کہ
شیر ایک درندہ خونخوار ہے اس لحاظ سے شیر کی تصویر دیکھتے ہی خیال اوس جانور کی
بے رحمی کا فوراً ذہن مین آتا ہے اسی طرح سے چونکہ معلوم ہے کہ خیانت کرنی اور دغا دینی

حرم سرا کا ہوا اور فغفوروں نے ایک مہینے مین اوس سے زیادہ خرچ کیا ہے ٭ تفصیلاً آج تک کسی طور سے نہین معلوم ہوا ہے کہ فغفور کے محلسرا مین کتنی عورتین ہین اور کیا خرچ اونکا ہے اور اس بات کو خود ختا کے رہنے والے نہین جانتے کیونکہ دستور فغفور کے محلسرا کا یون ہے کہ جو عورت خواہ حرم خواہ خادمہ خواہ خواص وغیرہ کسی قسم سے ایکدفعہ ڈیوڑہی کے اندر جاتی ہے پھر جیتے جی کبھی نہین نکلتی اور کیا دخل ہے کہ اوسکا کوئی رشتہ دار حتی کہ اوسکی مان بہن اوسکی صورت پھر عمر بھر مین بھی ایکدفعہ دیکھین یا خط بھیجین یا خبر منگوائین اور جبکہ بادشاہ بیگم اور شاہزادیون کیواسطے یہ تاکید و ضبط و ربط ہے تو اورون کی کیا حقیقت فقط ٭ ٭

بارہوان باب

زبان ختا کے بیان مین

خداوند عالم نے طاقت گویائی عطا کرنے سے انسان کو افضل مخلوقات بنایا لیکن حرف اگر گویائی رہتی اور یہ قدرت نہوتی کہ بوسیلہ تحریر اپنی تقریر کو قیام دیوے تو گویائی اوسکی ایک نوع سے عبث اور بیفائدہ ہوتی اور مثل اور حیوانات کے انسان بھی ایک قسم کا ہمیہ ہوتا غرض اس امر مین کہ تحریر کو بڑا شرف ہے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ اکثر اہل عجم اور ہند کے لوگ نسخون اور علم و ہنر کے مکنون کو کچھ چھپاتے تھے اس سبب سے کتنی باتین جو اوستادون کی دانائی اور علم اور تجربہ کاری سے حاصل ہوئین گویا عدم سے وجود مین آئین تھین اونہین لوگون تک رہین اور اونکے سینون مین مقفل زیر خاک گیئین اور تمام عالم کو نقصان عظیم ہوا خلاف اوسکے اگر وہ لوگ لکھتے تو خاص و عام مستفید ہوتے اور خود ثواب پاتے اور دنیا مین منتخب اور یادگار روزگار کہلاتے لیکن اونہون نے اس پوچ بات کے لیے کہ دوسرا نہ واقف ہووے اپنا نام و نشان مٹایا لیکن ہم لوگ یعنے انگریز سب برعکس اوسکے عمل کرتے اور یہ سمجھتے ہین کہ خلق خدا کو فائدہ پونچانا اور حصول علم کو سہل کرنا سب سے بہتر ہے ٭ غرض وکلاء و دانشمندان روشن روان کو معلوم ہے کہ تحریر کو ایسا شرف ہے کہ اوسکے

اور اس افلاس کی جہت سے سرکار نے اوپر خزانہ سب طرح کا معاف کیا ہے اور سا آئین
وجہ سے کہ رعایا ہو گئی ہیں گرفتاری ملک سے اور نہیں ایسا کم ہوتے ٹھہرایا ہے کہ جسکے باپ نے
تجارت کی اور کے بیٹے نے شرمندگی سے بوسہ معاش اور دولت جمع کرنے کی چھوڑ دی اور
سرکار نے جو معاملہ کرنے کی ہیاکی اور وہ جو کہ باپ نے [illegible] کیا تھا [illegible]
[illegible] ٹھہرایا ہے کہ دولت اونکے [illegible] تمام
[illegible] دولت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جنھون نے جنگاہ مین اپنی نمود کی تھی غرض رفتہ رفتہ اونکی اولاد مین تقسیم ہوتے ہوتے اب
اونکے پاس کچہ باقی نہین رہی سوائے اسکے ہر قوم مین سپاہی لاوبال وبےفکر ہوتے ہین اور چونکہ
غایت اونکے پیشے کی موت ہے اسلیے اونکا قول ہے کہ جان رہے جہان رہے اور جو دم
گذرے ہنستے کھیلتے گذرے غرض اونسے اور مرگ مفاجات سے ہر وقت سامنا رہتا ہے
الغرض اہل تاتار بھی محض لاوبال اور عیش طلب مثل اور سپاہیون کے ہوتے ہین اور جب اونکے
مزاج کا یہ حال ہے کہ جو خیال ہے سو حال ہے اور آیندہ کا مالک خدا ہے تو پھر دولت سے
اور اون سے کہان علاقہ باقی رہا کیونکہ زر و فکر توام ہین + چونکہ تیسرے درجے کی رعیت علما
اور طلبۂ علم ہین اور کسی نے طالب العلم یا عالم کو کم امیر دیکھا ہے اس قیاس سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ بیچارے جسقدر علم سے رغبت رکھتے ہونگے اوتنی ہی مفلس ہوتے ہونگے غرض چوتھے
درجے والے رعایا لامہ اور خادمان دین ہین یہ بے شک دولتمند ہین کیونکہ تفرقہ اونمین نہین ہے
اور جہان سے جو حاصل کرکے لاتا ہے ایک جگہ جمع کرتا ہے اسلیے اونکی قوم مین جو دولت ہے
ختا مین کہین نہین ہے غرض فتنہ و فساد برپا کرنے اور مملکت مین ہرج و مرج پیدا کرنے کو خصوص
ختا سے ملک مین جہان سرکاری جاسوس گھر گھر پھرتے ہین اسطرحکی دولت کار آمدنی نہین ہے
کیونکہ اس امر عظیم کے حاصل کرنے کے لیے پوشیدگی چاہیے اور جہان سب کچہ یہان تک کہ روپیہ
عام ہے اور چھپ نہین سکتا وہان کا احوال گویا بازار کا چرچا ہے اور کھیتی کرنے والے جو
پانچوین درجے کے رعایا ہین حالانکہ سرکاری شفقت اور عنایت بادشاہی اونکے حال پر بہت
ہے لیکن یہ لوگ اس کثرت کے ساتہ ہین کہ کسی پاس اتنی زمین نہین ہے کہ کشتکاری کرکے
معاش پیدا کرے اور چونکہ ختا بہت زرخیز اور تھوڑی سی زمین مین بہت سا حاصل پیدا ہوتا ہے
اس سبب سے اتنی خلائق کی گذران اوقات ہوے جاتی ہے علیٰ ہذا القیاس اہل حرفہ اتنے
ہین کہ جنکو قوت بازو سے آٹھ آنہ روز حاصل ہوتا ہے وہ اپنے فن مین بہت چالاک اور کاہل
ہین اور باقی مین سے اکثر ایسے مفلس ہین کہ لوگون کا کام فقط دو وقت کے کھانے پر کرتے ہین

خادم پانچوین کے زراعت پیشہ چھٹے کے اہل حرفہ اور ساتوان سب سے چھوٹا رتبہ ارباب
تجارت کا ہوتا ہے سوا ختا کے ہر ملک مین سو پچاس آدمی ایسے دولتمند ہوتے ہین کہ بادشاہ
کو ضرورت کیوقت قرض دیتے ہین لیکن حکماے ختا نے دنیا کو محل خطر اور اہل دنیا کو مار سیاہ
سے بدتر سمجھکر ایسے قاعدے مقرر کیے ہین کہ کسی رعیت سے سلطنت کو خطرہ نہین ہو راقم نے
مذکور کیا ہے کہ ختا مین موروثی امارت نہین ہے اور یہ بڑا سبب ہے کہ دولت کسی شخص کے گھر
مین قیام نہین کرتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اولاد کی کثرت روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے
اور چونکہ دستور ہے کہ ترکہ آبائی سب لڑکون کو برابر ملتا ہے کسی کے ہاتہ باپ کی سب دولت
نہین آتی ہے تیسری وجہ رعیت کے پاس زیادہ دولت نہونے کی تب معلوم ہووے جب
تفصیلاً ہر درجے کی رعیت کی حقیقت حال بیان کیجاوے چنانچہ اوّل درجے کے مانڈرین ہین
اور اونکا حال آگے مذکور ہو چکا ہے یہ سب غربا کے لڑکے ہوتے ہین اور اپنے باپ کے گھر سے
کچھ لیکر نہین آتے جو کچھ برسون مین حاصل کرتے ہین وہ نوکری کے وسیلے سے ہے اسپر بھی اگر
دستیاب ہوتا کہ اپنے وطن یا اوسکے قریب کسی ضلع مین خدمت ملتی تو اپنے اہل وعیال کو ساتہ
لیجانیکی ضرورت نہین ہوتی تب اپنے گھر مین ماہ بماہ کچھ بھیجتے اور زمینداری مول لیتے اور رفتہ
رفتہ معاش کو بڑہاتے لیکن جب مسافت بعید پر انہین جانا ہوا اور سارے گھر کو ساتہ لیجانا پڑا
تو اوس بیگانہ جگہ مین معاش غیر منقولہ کر نہین سکتے اور معاش منقولہ ناپایدار ہوتی ہے ٭ اور فرض
کیا کہ مانڈرین نے روپے بھی جمع کیے لیکن اتنی فراغت کسیکو حاصل نہین ہوتی کہ زیادہ پس انداز
کرے اور اگر کسی مرتشی نے کچھ لیا بھی تو جاسوس سرکاری فوراً خبر دیتا اور وہ سارا مال چھن جاتا
اور خزانے مین داخل ہوتا ہے بہر حال اگر ایک مانڈرین نے جمع بھی کیا اور مر گیا تو اوسکے لڑکون
کو فقط باپ کی جمع پر تکیہ کرنا ہوتا ہے اس طرح گنج قارون بھی بیٹھے بیٹھے آدمی تمام کرسکتا ہے ٭
اب دوسرے درجے والے اہل سیف کا حال سمجھ لیجیے کہ وہ کون سی صورت معاش کی رکھتے ہین ٭
جس ایام مین مانچو تاتار نے ملک ختا کو سر کیا جاگیرین اون سردارون اور سپاہیون کو ملین کہ

گہٹاکے اوسکے منصب سے اوسکو گرا دیوے اور جسکی خفت اور ہتک عزت اسطرح پر ہوتی ہے
اوس بیچارے کو اپنے پروانون کا سرنامہ اس عبارت سے خود لکہنا ہوتا ہے بین فلان شخص
فلانے درجے سے فلانے رتبے تک نازل کیا ہوا حکم ناطق یون اجرا کرتا ہون غرض جس غیرت مے
کو دس بین دفعہ روز اسطرح پر پروانہ لکہنا ہوتا ہوگا تو ہر دفعہ ایک صدمہ روح کو پہنچتا ہوگا الغرض
جب کوئی اسطرح پر ذلیل کیا گیا اور اسکے بعد نیکنام ہوا اور ناظم نے اوسکی تعریف حضور مین
لکہہ بہیجی تو پہر اوسے سرفرازی حاصل ہوتی ہے اور حالانکہ دستور ہے کہ کسی حاکم کو اوس شہر
یا موضع مین جہان کا وہ باشندہ ہووے یا جہان اوسکے بہت سے خویش و اقربا ہون خدمت
سرکاری نہین ملتی لیکن جب کسی شخص نے مدت تک نیکنامی سے نوکری کی اور نمک حلالی مین سیاہ
بال سفید ہو گئے تو اوسکو اپنے وطن کا عہدہ ملتا ہے اور یہ بڑی سرفرازیون مین داخل ہے کیونکہ
جو شخص پیری مین اپنے گہر رہتا اور پوتون اور نواسون کو ہر گہڑی اپنی آنکہون سے دیکہا کرے
اور آخر عمر مین اپنے یگانون کو اپنا آرام جو اور خدمت گذار پاتا ہے اوسکے برابر نصیبور کون ہے
جسطرح سے اہل قلم کے لیے جزا و سزا مقرر ہے اوسیطرح اہل سیف کیواسطے بخشش و سیاست موافق
اونکے کردار کے ظہور مین آتی ہے ٭ جب فغفور کی فوج لڑائی پر جاتی ہے دونی تنخواہ اسکو ملتی
تا اونکے آل و عیال کو کہانے پینے کی پریشانی نہووے اور دستور ہے کہ اگر کوئی مان باپ کا
اکیلا بیٹا یا کہ اوسکی بیوہ مان ہووے تو اوسکو لڑائی پر نہین بہیجتے اور جو بہادری کرکے مارے
جاتے ہین اونکی بڑی قدر کیجاتی ہے اور اونکی جورو اور بیٹے کے لیے وظیفہ مقرر کیا جاتا ہے
اوسکے ہتیار گہر بہجوائے جاتے ہین تا بزرگون کی قبرون کے پائین دفن ہووے یہ عوام سے
کیواسطے ہے لیکن سردارون کے لیے کچہ زیادہ ہوتا ہے اور اونکی لاش کو مصالح دیکے اونکے
گہر بہیجدیتے ہین اور اونکی حرمت کے موافق ویسی شان اور تجمل کے ساتہ اونکی لاش روانہ
ہوتی ہے ٭ ختا مین رعایا کی سات قسمین یا درجے ہین اول درجے کے فضلا یا اہل قلم جنکا
[illegible] کہ خاندانِ عالم ہوتے تہے کے لالا اور دولورون کے دوسرے فرقون سے

چاہا کہ انکو ایک قلم موقوف کیجیے اور کسیطرحکا کام اون سے نہ لیجیے اور مجلس امین مطلق جانے نہ دیجیے
اور چند روز مستورات اونکے عہدون پر متعین رہین لیکن جب کام کے انجام مین خلل واقع ہوا مجبوری
سے خواجہ سراؤن کو پھر دخل دیا لیکن نہ ویسا جیسا کہ آگے تھا پھر بھی بیگمات کے سبب سے ایک دو
اون مین ایسا پیش رہتا ہے کہ وزیرون کی خبر اوسکو ملا کے رکھتے ہے اور جب تک وہ بنا
رہتا ہے یہ بگڑتے نہین غرض بیخ و بنیاد اونکی ایسی ہل گئی کہ اب اونکا قائم ہونا محال ہے اور
تمام چینا مین چھہ سات ہزار خواجہ سرا ہونگے اور عہدہ اونکو فغفور اور اوسکے عزیزون کے یہان
باغات اور گورستان کی داروغگی اور مجلس کی دربانی اور درمیان مرد و عورت کے درمیانی ہونیکا
ہے پہ دار الامارہ پیچین مین ہر سال فغفور کی طرف سے جنتری چھپتی ہے اور اوس تقویم کو درست
کرنیکو عیسائی پادری مقرر رہین انمین خسوف و کسوف کا ذکر ہوتا ہے یہ تو سال بسال چھپتی
ہے لیکن پیچین مین روزانہ ایک اخبار پچاس ورقون کا جاری ہے اور فغفور کے حکم اور
احکام اور حکام کی برخاستیان اور اونکے نقشون کی صورت حال اور ہر موضع اور شہر کی کیفیت اور
وقتے بڑے بڑے بندون کی بحالی اور معزولی اور سرفرازی کی وجہین اور تمام خبرین نیک و بد
ملک کی اس اخبار مین چھپتی ہین [illegible] صوبہ دارونکا خطاب باوسو ہوتا ہے اور وہ ایسے ہی
صوبہ مین مثل بادشاہ کے فرمان روا ہوتا ہے جب وہ باہر نکلتا ہے تو پانچ چھہ ہزار لوگ
اسکے جلو مین ہوتے ہین رعایا گھٹنے کے بل اوسیطرح کورنش کرتے ہین جیسا کہ فغفور کے
حضور مین مقرر ہے تمام تحصیل اوسکے پاس داخل ہوتی ہے اور وہ اپنے سب محکمون کا
خرچ تقسیم کر کے باقی کو سرکاری خزانے مین بھیج دیتا ہے اور جتنی کچہریان اور اہلکار صوبے
کے ہین سب اوسکے تابع ہوتے ہین جسکو چاہتا ہے گھٹاتا اور جسکو چاہتا ہے بڑھاتا ہے
جو عدولی کو واجب القتل تجویز کرتا ہے فغفور سے اجازت منگوا کے قتل کرتا ہے اور یہی دستور
تمام ملک مین جاری ہے چینا کے اہلکارون کے درجے ہوتے ہین مثلاً اگر ایک نے خفیف سا
قصور کیا اور اپنے [illegible] یا چار درجے

اورچاپلوسی کرکے حضورتک پونہچا تب شہنشاہ کی ایک حرم نے جسکا نام پوسی تہا اورفغفوراسکو
بہت عزیز رکھتا تھا اوس خواجہ سرا کے وسیلے سے بادشاہ بیگم کی ایسی برائیان فغفور کے کان تک
پونہچائین کہ اوس مرید نے بیچاری کو طلاق دے اور اوسکے عوض پوسی سے نکاح کرکے بادشاہ
بیگم بنایا غرض جب اوسکی مراد ملی اوسی خواجہ سرا نے ناسزا کو اوس نے محلسرا کا بالکل اختیار دیا
گویا نواب ناظر پہلے وہی بنا اگر فقط اوسی ایک نکمے تک یہ عہدہ رہتا تو اوتنی بلائین ختا پر نازل
نہوتین لیکن رفتہ رفتہ اوسی بدذات عورت نے تمام بڑے بڑے عہدے خواجہ سراؤن کو دلوائے
یہان تک کہ خود فغفور شطرنج کے بادشاہ کیطرح بادشاہی کا فقط نام ہی رکھتا تھا اور یہ سب جو چاہتے
سو کرتے تھے جب روز بروز اونکا اوج ہوا اکثر دنیا پرستون نے قطع آلت کرنا طالع کی یاوری
سمجھی اور لڑکون کو خرید اور خواجہ سرا بناکر فغفورون کے سرکار داخل کرنے لگے یہان تک کہ بہت سے
امیر اپنے چھوٹے بیٹون کو خواجہ سرا بناکر فغفور کو نذر کرتے تھے تاکہ مزاج سلطانی مین زیادہ دخل
ہووے اور اپنا آدمی ہر وقت بادشاہ کے پاس رہے اور چند روز کے خواجہ صاحب کو چاہتے
فغفور بناتے اور ہمیشہ اپنی قوم سے ایک وزیر اعظم کرتے تھے جس وقت اس تاریخ کی دوسری جلد
ملاحظہ سے گذریگی مفصل معلوم ہو ویگا کہ کیا کیا فتور اون لوگون نے ختا مین برپا کیے غرض
اس مقام کے واسطے اتنا ہی کافی ہے کہ جب مانچو تاتار سب ممالک ہوئے خواجہ سراؤن
کی دولت اور اقبال کا آفتاب غروب ہوگیا اور روز سیاہ ادبار کا انکے دیکھنے مین آیا اور
مانچو تاتار کا دوسرا فغفور کان ہی جب کم عمر تھا اور نائب سلطنت اوسکے اہل قرابت مین سے
ایک شخص تھا اوس وزیر نے چھ ہزار خواجہ سراؤن کو محلون سے نکال دیا اور تانبے کی بڑی
بھاری لوح پر ایک قانون کندہ وایا کہ تاتار کے عہد دولت مین خواجہ سرا کو عہدہ جلیلہ کبھی نہ ملے
یہ تختہ ہنوز موجود ہے جب فغفور بالغ ہوا اوسنے اپنے نائب کے قانون کو بحال رکھا اور
مناسب سمجھکر خواجہ سراؤن کو زیادہ تھوڑا اور اپنے لڑکون کو اس باب مین سمجھایا تاکہ اوسکی اولاد
ہمیشہ اس بدقوم کو کبھی شوکت نہ دے غرض اجتک بعض فغفورون نے

رکھا جاے اسی لیے جو صاحب زراعت ناموری حاصل کرتا اور سرفراز ہوتا ہے، اوسکا
نام اوس مکان مین بعد مرگ کے لکھکر رکھا جاتا ہے اور فغفور وہان جاکر اوس تختی کو سجدہ کرتا
اور لوبان جلاتا ہے جسطرح سے اپنے بزرگوارون کے نام پر رسومات کو ادا کرتا ہے ٭ غلام اور
لونڈی خریدنے کا دستور ختا مین آگے نہ تھا مجرم جو شخص ہوکر قانون کی رو سے فغفور کے
بندیخانے مین داخل ہوتا وہی غلام ہوتا تھا لیکن جب غربا کی اولاد کثرت سے بڑھی اور مفلسی و تنگی
حال ہوئی غلام و کنیز کی خرید و فروخت شروع ہوئی اور رفتہ رفتہ پھیلی یہانتک کہ دستور ہوگیا
اور جب حکمات نے دیکھا کہ بائع او مشتری دونون کو آرام ملنے لگا اور آقا نے اپنے بندونکو مثل
فرزندون کے پالنا شروع کیا تو انھون نے بھی جائز رکھا مگر یہ قانون جاری کیا کہ اگر غلام زر خرید
کو آقا کے آگے لاوے تو آزاد ہونا اوسکا ممکن تھا لیکن جب تاتاریونکا دور ہوا تو یہ قانون منسوخ
ہوا اور اب جو غلام ہوتا ہے مدت العمر ویسا ہی رہتا ہے ٭ جس نے ختا کی قدیم تاریخین نہین
دیکھین اوسے کسی اور ملک کی تاریخ سے نہین معلوم ہوویگا کہ خواجہ سرا کی بنیاد کب سے ہے
اور اگر کسی تذکرے مین کبھی نظر سے گذرا ہو تو خیر لیکن نامہ نگار نے کہین نہین دیکھا حالانکہ اوقات
اپنی دس برس کے سن سے چھبیس ۲۶ برس کی عمر تک جواب ہے تاریخ بینی مین صرف ہوئی ہے
الغرض یونان قدیم اور روم قدیم کی تاریخون مین اور پیمبرون کی حدیثون مین خواجہ سراؤن
کا حال بجز ایک دو مقام کے دیکھنے مین نہین آیا اور چونکہ اون لوگون کا دور ایک وقت مین سب
ملکون مین ہوا ہے اور خصوص ختا مین اونکے بخت کا ستارا کئی بار چمکا ہے اسواسطے اونکے
حال کو اس جگہ پر تفصیلا لکھنا چاہیے ٭ قریب ساڑھے چار ہزار برس کے ہوا کہ ختا مین عضو
تناسل کاٹنے کی سزا زانی اور سرکش کے لیے مقرر ہوئی تھی اور جو اوس اذیت کے بعد زندہ
رہتا فغفور کے محل سراؤن مین خاک روبی اور دربانی اور دوسری پوچ خدمتون مین مقرر ہوتا تھا
اور یہ لوگ مدتون اسی صورت پر رہے ہے غرض جب حضرت عیسی کے سات سو بیاسی برس پیشتر
فغفور یوان مین بیٹھا اور عورت کا مطیع اور فرمانبردار بہت ہوا ایک خواجہ سرا زبان آوری

مین اور شادی بیاہ مین سب کو تکلف کرنیکی اجازت ہے لیکن اور داؤن مین جہان کوئی دستور کے
احاطے سے باہر گیا سزا کے دائرہ کے اندر آیا ✤ ساخت مکانات و عمارات مین علی ہذا القیاس ربط و
ضبط ہے اور اپنے اپنے مرتبے کے برابر سبکو مکان بنانا ہوتا ہے اور جو تکلفات معماری مین تجانون
مین کیے جاتے ہین فغفور اپنے دولتخانے مین نہین کرسکتا ✤ باب سابق مین بیان ہوا ہے کہ کاشتکاری
مین بڑی عزت ہے چنانچہ فغفور کو ہل جوتنے مین ننگ و عار نہین ہے اور اس فرقے کے آدمیون کو
ہستانا ہے دوسرون کی نسبت دونی سزا پاتا ہے اور اگر کبھی کسی مزارع نے نالش کی کہ اوسکی مصیبت
کے وقت شہر کا حاکم خبرگیران نہین ہوا تو موافق دستور کے مقدمے کے فیصل ہونے تک سرکاری
عہدون سے معطل کیا جاتا ہے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ جسطرح اور ملکون کے کاشتکار اکثر جاہل اور اوجڈ
ہوتے ہین اوسیطرح ختا مین بھی ہین ایسا نہین ہے کیونکہ علم کے حاصل کرنے کے لیے متعدد
مکتب تمامی سرکار کیطرف سے ہر گانو مین مقرر ہین اور تمام امیر و غریب کو سب علوم یکسان تعلیم
کیے جاتے ہین ۱۷۳۰ء مین فغفوریان چین نے تمام صوبہ دارون اور حکام شہر پر فرمان صادر
کیا کہ جنکی تحت مین جو کاشتکار نیک نہاد اور زراعت کا سلیقہ اورون سے بہتر جانتا ہو اوسکی تعریف
حضور مین ہر سال کیجاوے تا کہ وہ سرفراز ہووے اور دوسرے لوگ سرکار کی شفقت و عنایت
دیکھکر سبقت کرین اور حقیقت مین ایسی سرفرازی ہوتی ہے کہ غریب صاحب آبرو کے واسطے
بادشاہت کا مرتبہ رکھتی ہے چنانچہ جسکو سرفرازی ہوتی وہ ناظمون اور حاکمون کے برابر بیٹھکے
چاء پی سکتا ہے اور ماندرین کا لباس پہنتا ہے اور جب تک جیتا رہتا ہے وہی عزت پاتا ہے
اور مرنے کے بعد اوسکے تابوت کے ساتھ امرا چلتے ہین اور اوسکا نام ساتھ خطاب کے لوح پر لکھکر اوسکا
مکان مین جہان ختائی اپنے بزرگون کا نام تختیون پر لکھہ رکھتے اور ہمیشہ جاکر سجدہ کرتے اور
لوبان جلاتے ہین رکھا جاتا ہے چونکہ ہر ایک خاندان والے چھوٹے بڑے اپنے اپنے بزرگون کا
نام تختی پر لکھکر ایک جدی مکان مین رکھتے ہین اور فغفور کے دولتخانے کے قریب ایک
مکان مخصوص اسواسطے ہے کہ جو لوگ ممو دپیدا کرین اونکا نام بعد موت کے اوس مین لکھکر

فغفور کے سامنے کھیتی کرنے کے آلات لیکر آتے اور مجرا کرتے ہین اوس روز اونہین سبھون کا
دربار ہوتا ہے اور جسکو جو عرض حال کرنا ہوتا ہے عرض کرتا اور اپنی داد کو پہنچتا ہے بعد برخاست
دربار کے اون لوگون کی ضیافت ہوتی ہے اور کئی فغفور کا ہمیشہ یہ قاعدہ تھا کہ اہتمام اوس
دعوت کا آپ ہی کرتے اور سبکو کھلا پلا اور رخصت کرکے دولتخانے جاتے تھے اور جب کسی نے
پوچھا کہ حضور اتنی تکلیف کیون کرتے ہین تو جواب دیتے کہ سال بھر محنت کرکے یہ سب ہمکو کھلاتے
ہین حیف کہ ایک روز ہم سے اتنا بھی اوسکے عوض مین نہو سکے یہ رسم جو فغفور ہر سال کرتا ہے
حکمانے قدیم الایام مین اسواسطے مقرر کیا ہے کہ سب پر زراعت کا رتبہ معلوم ہو اور حقیقت
ہے کہ دنیا مین جو زمیندار ہے وہ اپنی حد مین بادشاہ ہے ❊ ❊ - ❊ - ❊ - ❊ - ❊

گیارہوان باب

دستورات سلطنت ختا کے بیان مین

ولایت ختا مین قدیم سے دستور ہے کہ ہر سال تمام مملکت کی رعیت کا شمار کیا جاوے اور جتنے
لوگ کہ پیدا ہوے یا مر گئے اور جیتے رہے سب کی حساب کی فرد فغفور کے حضور مین گذرتی
اس دستور کے فوائد ظاہر ہین کیونکہ اسی شمار کی رو سے تحط سال مین یا نقصان جب پیدا ہوتا
سرکار مدد کرتی ہے ❊ پوشاک کے باب مین قوانین ہین اور فغفور سے ادنی خادم تک اور بادشاہ
بیگم سے خواص تک سب کے واسطے جس رنگ اور قیمت اور وضع کی پوشاک مناسب ہے سبکا انداز
معین و مقرر ہے اور یہان تک اس امر مین تاکید ہے کہ رستون مین جسکو دیکھیے گا بے تامل
پہچان لیجیے گا کہ فلانے رتبے کا یہ شخص ہے چنانچہ زرد رنگ سوا بادشاہ اور اوسکے بیٹے
اور قریب اقربا کے دوسرا نہین پہن سکتا ہے اور حالانکہ زرد رنگ انہین لوگون کے لیے
ہے لیکن سنجاف تو رجبال طوقی حاشیہ وغیرہ مین بہت فرق ہے امرا کے لیے سرخ اور سیاہ
اور نیلے اور نافرمانی ریشم کی پوشاک معین ہے گھنڈی اور سنجاف کی رنگت اور وضع سے
اونی اور اعلیٰ پہچانے جاتے ہین اہل حرفہ کے واسطے سیاہ اور نیلا سوتی کپڑا مقرر ہے جیسے لنڈ

اول تو شاید ہزار قلم سے لکھی نہین جاسکتی اور اگر لکھی بھی جاےگی تو مثل افسانہ کے معلوم ہوےگی
حاصل یہ ہے کہ فغفور اپنے اہالی وموالی کے ساتھ اوس روز نماز کے لیے صدر معبد مین جاتا ہے اور
چونکہ تمام رعایا کا قبلہ گاہ ہے سجدے مین بیرون سبکی طرف سے رہتا اور دعا مانگتا اور سبکا قصور
اپنے ذمے لیکر معاف چاہتا ہے * جب فغفور وہان سے پھر کر دولتخانے مین آتا ہے ناچ اور رنگ
اور کھانا پینا شروع ہوجاتا ہے اور تمام شہر مین عیش وعشرت کی دہوم ہوتی ہے اور اسطور پر قدیم
مذہب کے موافق شانتی یعنے پروردگار کی نماز راس السرطان کے ایام مین ایکدن ہوتی ہے *
دوسرا دستور قدما کا اتبک اوس ملک مین اسطور پر جاری ہے کہ شروع بہار مین فغفور ہل جوتنے
اور کھیتی کرنیکو سیانگ یانگ یعنے قدیم کشت کارون کے میدان مین جاتا ہے اور اوسکا سامان
اسطرحپر ہوتا ہے کہ جب تین دن اوسے باقی رہے فغفور تین اقربا اور نوامیرون کو حکم کرتا ہے
کہ وے روزہ اور پرہیزگاری اور عبادت کرکے قابل رسومات کی شرکت کے ہووین اور خود
فغفور اس ریاضت شاقہ کو سب سے پہلے اختیار کرتا ہے اور جسروز کہ اس رسم کی ادا کی صبح
ہوتی ہے فغفور کی سواری اوسی دہوم اور تکلف سے نکلتی ہے جو پیشتر مذکور ہوا ہے اور
معبد کے قریب وہی میدان جسکا ذکر ہوا چار دیواری سے گھیرا ہوا اسی رسم کی ادا کے
لیے مخصوص ہے فغفور اوسکے اندر داخل ہوکر بہت سامان سے شانتی یعنے پروردگار عالم
کی نماز کرتا اور بہت سی چیزین پھل اور اناج کی قسم سے نیاز دیکر اوس رسم کی ادا کرنے مین متوجہ
ہوتا ہے چالیس کھیتی کرنیوالے فغفور اور اقربا کے ہلون کو لیے رہتے ہین اور جب فغفور نے
لباس شاہانہ اوتارا اور زراعت کرنیوالون کی پوشاک پہنی تو ایک ہل سامنے آتا ہے اور
فغفور اپنے ہاتھ سے ہل کو تھام کر مثل اون لوگون کے جوتنا شروع کرتا ہے اور اونہین امرا سے
دو شخص تخم ریزی کرتے ہین جب کھیت کے ایک کونے کا دو پھیرا اسطرحپر ہوتا ہے فغفور
ہل کو چھوڑ کر کنارے بیٹھتا اور اوسکے تینون اقربا ایک ہل لیکر جوتتے اور بوتے ہین جب اونکی
باری ہوچکتی ہے جتنے مزارع کہ وہان جمع رہتے ہین اور وہ لوگ لاکھون ہی ہوتے ہین سب

ر لذیذ چیزون سے پرہیز کرے اور پارسا اور محترز رہے اور سواے عبادت کے کسی کار دنیوی مین
مشغول ہووے اور قطعاً ترک لذات کرے تاکہ داخل حسنات ہووے اکثر لوگ اوسپر عمل کرتے
ہین اور فغفور دربار کرکے تمام امورات خانگی اور ملکداری کو معطل رکھکر تین شبانہ روز گوشہ گزین
ہوکر وظیفہ اور دعا پر رہتا اور سوا اوبالی چیزون کے کچھ نہین کھاتا ہے جبکہ فرنماز ہوتی ہے
علی الصباح فغفور کی سواری نہایت دہوم دہام سے نکلتی ہے ٭ پہلے کئی ہزار نشان بردار پرتکلف
پوشاک زربافت پہنے اور سونیکی مرصع اور جواہر نگار چھڑیون پر نشان اوڑائے دو رویہ نکلتے ہین
اور اونکی قطار کا طول چار ہزار قدم سے زیادہ ہوتا ہے اونکے بعد ماہی اور مراتب والے اور
لیاول اور ہزارون برچھی بردار زرین نگار برچھیان لیے ہوے نشان بردارون کی قطار
کے پیچھے چلتے ہین اور اونکے بعد فغفور ہوادار جواہر نگار پر سوار رہتا ہے جسکے اوٹھانے والے
اڈہائی تین ہزار کہار ہوتے ہین اور قیمتی کمخواب اور اطلس کا لباس اونکے گلے مین ایسا ہوتا ہے
کو ذرا معلوم ہوتے ہین غرض شہنشاہ کی سواری کے پیچھے شاہزادے اور فغفور کے عزیز واقربا
ایک سے ایک اپنے کو آراستہ وپیراستہ کیے ہوے پیادہ پا آہستہ آہستہ قدم بقدم پاے رکاب
مین رہتے ہین اور بعد اونکے وزرا اور امرا اپنے اپنے مرتبے کے موافق زرہ جواہر سے لدے
ہوے اوسی چال سے اقرباے فغفور کے بعد جلو مین چلتے ہین اور سبکے پیچھے لاکھون اہل شہر
چھوٹے بڑے اپنے کو حتے الامکان بنائے ہوے جلوس کے ہمراہ رہتے ہین فغفور کی سواری
کے آگے باجا بجتا جاتا ہے اور سیکڑون خوش گلو تال سُر ملائے ہوے ایسی خوش انداز شیرین
آواز سے الاپتے ہین کہ مرغان سحر کے چہچہون کی کیفیت حاصل ہوتی ہے اور یہان تک خوش
آوازون کی جادوگری کام آتی ہے کہ اوس جمعیت مین کہ کئی لاکھ آدمی کی ہوتی ہے ایک
آواز خلل انداز کہین سے نہین آتی اور جب موقع موقع سے گانا بجانا ایک دو لمحے کے لیے موقوف
ہوتا ہے اوس بڑی جمعیت مین بیابان کا سناٹا ہوجاتا اسطرح جیسے دل سبہون کا محو ہوجاتا ہے
اور کان اون صداؤن کا مشتاق اوسیطرف متوجہ رہتا ہے الغرض اس جلوس کی کیفیت

خرید کر کے اپنے مذہب مین لائے الغرض اہل اسلام کی بڑی کثرت ختا مین ہے اور بہت سے
شہر صرف اونہین سے آباد ہین اور کسی غیر مذہب والے کو اپنے جوار مین لبنے نہین دیتے لیکن
جسطرح سے ہندوستان علی الخصوص بنگالے کے عوام مسلمان سبب صحبت ہنود کی تاثیر کے
سبب سے بہت سی باتین ہندؤن کی اخذ کرتے ہین اور معیوب نہین جانتے اوسیطرح سے
یہ مسلمان ختائی بھی بودھیون کی بعض رسمین بجالاتے ہین ۔ دانشمندون کے روبرو راقم کو تاثیر
صحبت ہنود کے باب مین جو ہند اور بنگالے کے عوام مسلمانون مین ہوئی ہے احتیاج استدلال
نہین ہے غرض کج طبع اور نافہم کے واسطے اتناہی کافی ہے کہ باوجود حکم شریعت محمدی کے
بنگالی دہقانی مسلمانون مین اوس عورت کی جسکے شوہر نے بچپن یا جوانی مین انتقال کیا ہو
مثل ہنود کے پھر شادی نہین ہوتی سوا اسکے ہر قسم کی شادی اور بیاہ مین ڈہول اور تاشے کا
بجوانا اور کنچنیون کا نچوانا مانند ہنود کے ہے ہولی کھیلنا اور عبیر اوڑانا اور چھٹے کے ایام
مین عورتون کا فاقہ کرنا اور پھل پھلہری سے روزہ کھولنا منسا کی بار کرنی جو کہ بنگالے مین رواج
ہے مارسیاہ کی پوجا اچھے مسلمانون کی بہو بیٹیان کرتین اور مثل عورات ہنود کے دودہ پیرا
چڑہاتی ہین اور اس سے زیادہ تر کفر کیا ہے کہ اکثر خاص و عام اہل اسلام کے سیتلا کی پرستش
کرتے ہین الغرض اسیطرح سے ختائی مسلمان بھی نصف بودہی ہین اور مثل بعض ہندوستانی
مسلمانون کے صرف زبان سے کلمہ محمدی پڑہتے ہین ۔ حالانکہ کئی فرقے بت پرستون کے
ختا مین پھیلے ہین لیکن قدیم مذہب کی بہت سی باتین منسوخ نہین ہوئین چنانچہ اس سلطان کے
ایام مین بغفور مطابق رواج قدیم کے اپنے جلو مین تمام اقربا اور وزرا اور امرا اور چھوٹے بڑے
عہدے والون کو لیکر تیحین کے صدر معبد مین جاتا اور پروردگار عالم کی پرستش کرتا ہے اوس
معبد مین کسی بت کا دخل نہین ہے اور وہان صرف اوسی واجب الوجود کی پرستش ہوتی ہے
جو خبر و کل عالم پر محیط اور موجد موجودات اور لاشریک ہے ۔ تین روز قبل اس نماز کے منادی
روزہ رکھے اور گوشت اور مچھلی اور دودہ اور مٹھائی اور شراب اور کباب

اونکو اگر اذیت پہنچےگی تو ہماری جان جائیگی حاصل کلام یہ ہے کہ اون لاموں نے اوس
عورت کو یہ فریب دیکر اور رو رو کے یہ جگہ اوسکے دل مین کی کہ اوس نے لطون کو اونکے حوالے
کردیا فوراً دے گئی سجدے شکرانے اور اداب فرزندانہ کے ادا کرکے لطون کو بغل مین دبا کر
لیگئے اور شام کو کباب لگا کر کھا گئے * بودہ پرستون مین برخلاف ہندوؤن کے ذات کا
امتیاز نہین ہے اور اگرچہ ایک خدا پر ایمان لانا موافق اونکے اصل طریقے کے واجب ہے
لیکن جو صفتین ذات پروردگار کی عیسائی اور مسلمان اور یہود کی کتابون مین مذکور ہین یعنے
کریم و رحیم اور پیدا کنندہ موجودات اور باقی بذات خاص ہے اور ہر چیز کی بقا و فنا پر قادر مطلق
ہے یہ صفتین بودہی بیان نہین کرتے کیونکہ بقول اونکے یانگ نے کسی کو پیدا نہین کیا
اور کوئی شے کیسا ہی بد کیون نہووے اوسیکا ایک جز ہے اور اوسکی ذات سے فرق
صرف بسبب اوس مقدار ہیولیٰ کے ہے جو اوسکے ظاہر وجود کی ترکیب مین صرف ہے اور
اسی لحاظ سے آفتاب اور آتش اور ہوا اور روح انسان بلکہ بہائم کی جان سب بمنزلہ خدا کے
ہین * الغرض بودہی سب کافر مطلق ہین اور بسبب اسکے کہ وے ہر چیز کو خواہ پاک خواہ
پلید ہووے خدا کے وجود کا ایک جزو جانتے ہین اونکو بت پرست کہنا بجا ہے * مملکت
ختا مین اسلام بھی جاری ہے اور نو سو برس سے اوس مذہب کا رواج اوس دیار مین ہوا
اور کئی بڑے بڑے شہر صرف مسلمان ختائی سے آباد ہین اور تحقیق ہے کہ تین سو برس
فغفوران ختا کے حضور مین مسلمان سب مہندس اور ہیئت دان تھے اور زائچہ اور تقویم
وغیرہ تیار کرنے کے لیے مقرر تھے معلوم نہین کہ کسطور سے ختا مین پہلے اسلام شروع ہوا
لیکن یہ تحقیق ہے کہ کتنے دنون آپس ہی مین شادی بیاہ کرکے رفتہ رفتہ اس قوم کو ترقی ہوئی
بعد اوسکے غربا کے لڑکون کو خرید کرکے ختنہ کروایا اور اوسیطرح سے کافرون سے لڑکیونکو
لیکر اون سے بیاہ کردیا اور ایک دفعہ جب قحط سالی کے سبب سے صوبہ شانگ تانگ مین
وہ حالت تنگی کی ہوئی کہ ماں باپ نے اپنے لڑکون کو بیچنا شروع کیا مسلمان ختائی اولاد کفار کو

آمہ بند کئے ایک نشست سے بغیر کسی عضو کی جنبش کے بیٹھے رہتے ہین اور جو کہ یہ ریاضت
نہین برداشت کر سکتے گانجے کا دم لگا کے مہوت درخت کے تلے بیٹھے رہتے ہین چون کہ
بودہی خدائیونکا یا تک بقول اونکے نہ کچھ حرکت کرتا نہ سمجھتا نہ کچھ خواہش رکھتا ہے اسیطرح
اکثر اونکے لاما یعنے اوس مذہب کے فقرا ترک علائق کر کے خانقاہ مین افیون کہا کے غوطہ
مین بیٹھے رہتے ہین اور عوام الناس جانتے ہین کہ اوسوقت اونکو بودہ سے قرب حاصل ہے
الغرض اصل اصول بودہ کے مذہب کا تناسخ ہے اور مثل ہنود کے یہ لوگ بیان کرتے ہین
کہ مرگ مین صرف خاکی وجود چھوٹ جاتا ہے اور روح دوسری صورت کی کسی شے مین ساری
ہو کر اوسکو جان دیتی ہے اور انسان اگر مرتے دم تک بدی کرتا اور گناہون مین آلودہ رہا
تو بہائم کی ناچیز اور ادنی قسمون مین سے کسی مین داخل ہوتا ہے اور جس مدت تک اوسکی معصیتون
کی سزا کی میعاد پوری نہین ہوتی ایک حیوان کے جسم سے دوسرے مین اور دوسرے سے تیسرے مین
وہ روح ماری پھرتی ہے غرض اسی تناسخ کو جو اکثر لاما ایک وسیلہ معقول عوام الناس کے
ٹھگنے کا مقرر کرتے ہین چنانچہ ایک نقل قابل سننے کے یہ ہے کہ دو لاما جو سیر کرتے ہوئے
ایک متمول دہقانی کے دروازے سے گذرے تو کئی لطین مع نئی تازی قابل کہانے کے
نظر آئین اونہین دیکھتے ہی یہ دونون لاما سجود مین آئے اور آہ و زاری کرنے لگے گھر والی
نے جو یہ صورت دیکھی فوراً اونکے پاس آئی اور تفتیش حال کرنے لگی اون دونون مکارون
نے آنسو پونچھکے جواب دیا کہ ہمارے والدین کی ارواحین انہین لطون مین ہین معلوم نہین
کہ تم کس وقت انہین مار کے کھا جاؤ گے اور ہم اس رنج سے ہلاک ہو جاوینگے اون بدبخت
سادہ دل نے رحم کہا کر جواب دیا کہ حقیقت مین میرا ارادہ ان لطون کے بیچنے کا تھا اگر یہہ
تمہارے والدین ہین تو مین اونکو بہت حفاظت سے رکھونگی اور کسیکو مارنے یا بیچنے نہ دونگی
چونکہ یہ مقصد اونکا نہ تھا اونھون نے جواب دیا کہ اے بی بی تم عورت ہو اگر تمہارے شوہر
نے اون کو جدا کرنے یا کہا جانیکے باب مین ضد کی تو تمہاری بات کب پیش رفت جائیگی اور

اور شیر اور ہاتھی وغیرہ کی شکلیں دل میں اپنے خاص کر حاصل تھا ... بار حج آرزو آئی
تعجب اتفاقی سے گویا شخص کہ جسکے اقوال تمام دنیا میں مشہور ہوئے اور جسپر کروڑوں
آدمی ایمان لائے ہیں وہ سب ایک ہی عہد میں پیدا ہوئے ہیں چنانچہ گوتم بودھ حکیم خطائی
اور پارسیون کے پیغمبر زرتشت کا اور حکیم کنگ فوسی کی پیدائش اور انکے طریقے کا رواج
باختا و یونان و تبت و ہند اور اطراف و جوانب کے ملکون میں ایک ہی عہد میں ہوا اگرچہ
خطا میں بودھ کا مذہب اب خاص و عام کا طریقہ ایمان ہے اور جو احکام تاؤ کے آئین اور
پنڈتون کے بید اور شاستر کے اقوال میں بہت ہی مناسبت پائی جاتی ہے اور حاصل اور
اصل و معقول اونکا وہی ہے جو مذہب ہنود کا حاصل اور اصل اصول ہے یعنی صرف ایک
روح ہے جو خود جمیع ممکنات ہے لیکن ہیولی کے اقسام میں ساری ہوکر اوسکی تفریق ان
صورتون میں ہے جسکو موجودات کہتے ہیں چنانچہ دو اصل سب چیزون میں ایک کو
پروشا دوسرے کو پرکرتی کہتے ہیں اور پرکرتی جو ہیولا ہے ناقص ہے اور پروشا
وہ روح جو ہیولی میں ساری ہوکر اوسکو اقسام و شکل و صورت میں تفرقہ پیدا کردیتی ہے
یہان تک مشابہت ہے کہ اوس روح کو زبان سنسکرت میں پروشا اور خطائی زبان میں یانگ
کہتے اور ہیولی کو اوس زبان میں پرکرتی اور خطائی زبان میں ین کہتے ہیں اور دونون
زبان کے لغت میں لفظ پروشا اور یانگ کے معنی قوت فاعلی ہے جو ایجاد موجودات کا
پیدا باعث ہے اور پرکرتی اور ین سے مطلب قوت انفعالی ہے جو کہ تکوین کائنات
کا دوسرا سبب ہے سوا اسکے ہنود قوت فاعلی کو لنگ کہتے ہیں اور خطائی یانگ کہتے ہیں اور
ان دونون لفظون میں زیادہ فرق نہیں ہے ایک امر اور بھی قابل ذکر کے ہے تاکہ دونون
ہنود کے اصول دین کے جو بید شاستر کا ہے اور بودھ کی بات کی مشابہت معلوم ہووے کہ
بقول پنڈتون کے سوا پروشا نہ کچھ حرکت کرتا نہ سمجھتا نہ خواہش رکھتا ہے اسی وجہ سے
جوگی اور سناسی سب جنگلون میں جا بیٹھتے ہیں آہستہ آہستہ یہ عادت کرتے ہیں کہ وہ

شاستر کا سر گروہ زبان حال مین ہوا اور کلکتے مین فورٹ ولیم کالج مین علم سنسکرت کا ہیڈ پنڈت
تھا اوسکی تصنیفات سے ایک تاریخ ہنود راج بلی ہے اوسمین وہ لکھتا ہے کہ گوتما پادشاہونکا
گھرانا گدہ یعنے ہندوستان کی مسند ریاست پر چار سو برس تک تھا اور اوسی عہد مین اہل دنیا کی
بداطواریون کے سبب ایک فرقہ ناستک یعنے کافرون کا پیدا ہوا جسکا لقب بودہ پرست
ہوا ٭ یہ عبارت پنڈت جی کی ہے اور اونکا بیان اہل سیلان اور برما اور سیام کے قولون کے
موافق ہے کیونکہ وے اپنے دیوتا کو گوتما یا گودما مشہور کرتے ہین اسی لحاظ سے یقین ہے
کہ یہ شخص بودہ گوتما کے خاندان سلطنت سے تھا حالانکہ کبھی تخت پر نہین بیٹھا اور کسب علوم
اور مراقبے سے زیادہ شوق رکھتا تھا ٭ اوسکے باب مین اوس مذہب والے یہ مشہور کرتے ہین
کہ اپنی ماں کے بطن سے نکلا نہ طریق معین سے کیونکہ اور خلائق کی طرح پیدا ہوتے ہین اوسکی
ہتک آبرو ہوتی غرض اوسکی ماں فوراً مرگئی اور جتنے روز حاملہ تھی ہمیشہ یہ خواب دیکھا کرتی تھی
کہ ایک سفید ہاتھی اوسکے پیٹ مین تھا اور اوسی سبب سے شاید سفید فیل کی بڑی قدر ہندون
مین ہے باوجودیکہ بیشتر لوگ انمین سے بودہ پر لعنت بھیجتے ہین لیکن اسپر بھی اوسکو دسواں
اوتار سمجھتے ہین ٭ غرض پیدا ہوتے ہی ساتھی بودہ اوٹھہ کھڑا ہوا اور سات قدم چلکر آواز بلند سے
پکارا کہ عرش اور فرش کے درمیان میرا سا نہ کوئی بزرگ نہ قابل پرستش کے ہے سترہ برس
کے سن مین اوس نے تین جورو ین کین اور ایک کیطرف سے بیٹا ہوا جسکو ختائی راہولو
کہتے ہین جب انتیس [19] برس کا بودہ ہوا گھر در وارہ چھوڑ کر بیابان مین چار مریدون کو لیکر چلا
گیا اور تیس برس کی عمر مین توسل مہادیوتا کے ساتھ ایسا ہوا کہ بودہ نے حکم اپنے مذہب کے
اجرا کا دیا الغرض تناسخ کا بانی مبانی بودہ تھا اور حکیم فیثا غورث نے یونان سے جب سفر
ہندوستان کا کیا اسی ملک سے تناسخ کا مذہب اپنے دیار مین لے گیا اور جاری کیا جب بودہ
نے انتقال کیا اوسکے مریدون نے مشہور کیا کہ استاد نے اور صورت پکڑی اور اسیطرح جسے
لوگ آجتک کہتے ہین کہ اوسکو موت نہین آئی حالانکہ آٹھہ ہزار دفع پیدائش ہوئی ہے

خراب اور بدراہ کرنیکو ایک فقرہ کافی ہے اور صرف مہوسی کو دیکھیے کہ اکثر اہل ہند کو اوسکا
کیا خبط ہے کہ ہزارون عالم اور فاضل اور ہوشیار نے اسکے شوق مین اپنا گھر بار چھوٹ بڑا
کھلا دیا اور کچھ نپایا غرض جبکہ صرف مال و زر کا لالچ انسان کو اتنا ستاتا ہو اس چیز کی جو منافع اتنا
اور واقع فنا و ترکیب بدان ہو وے کیسی خواہش ہووے گی اس لحاظ سے تعجب نہین کہ اکسیر اتنا ہے
خدا کے بہت سے پاک بندون کو بہشت تک پہنچایا الغرض بت پرستی کی پہلی بنا ختا مین بطور
ہوئی اور اوس درویش حکیم لاوزی کی باتون کو استادون نے شکار کی ٹٹی بنا کے اور اوسکے
بیرو کہلا کے اہل چین سے یہ خطا کروائی لعبد چند روز کے اوس حکیم کے قول اور نصیحت کے عوض
استادون نے تازے تازے فقرے درست کیے اور اپنے علوم مین نجوم اور [illegible] اور سحر
اور طبابت کو داخل کرکے ایسا حصار کر لیا ہے کہ آجکی تاریخ تک اوس مذہب کے سرگروہ کو
بادشاہ دین کا خطاب ملتا اور امراء کبار مین وہ محسوب ہوتا ہے ٭ دوسرا طریق بت پرستی کا سنہ [illegible]
سے ختا مین مروج ہوا اور اوسکو بودھ کا مذہب کہتے ہین سنہ مذکور مین ہندوستان [illegible]
گیا کہ خاندان ہان سے ایک فغفور کے بھائی جسکا نام منگتی تھا اوسکو دلاوسی کے مذہب کے
عالمون نے روح مقدس کی ملاقات کا امیدوار کیا تھا اتفاقاً اوس نے جو سنا کہ ہندوستان میں ایک
بڑا دیوتا ہے جسکا نام بودھ ہے فغفور کو راضی کرکے بہت سے لوگون کو بھیجا کہ وے جاکر
اور دیوتا سے کہین کہ وہ ختائیون پر مہربانی کرے حاصل کہ جب ہندوستان مین پہونچے
بودھ کے خادم ایسے ملگئے کہ وے اوسکے ہمراہ ملک چین مین جانیکے مستعد ہووے غرض کہ
جب وے اپنے دیوتا کی کئی تصویرین اور مذہب کی چند کتابین ساتھ لیگئے اوسوقت بودھ کے
مذہب نے ختا مین رواج پایا اور اب ایسا پھیلا ہوا ہے کہ خاص طریقہ ایمان کا وہی ہے ٭
حالانکہ اسقدر تحقیقات کے ساتھ جسکا مذکور تاریخ مین ضرور ہے ثابت نہین ہوا کہ بودھ کون تھا
اور وہ کس عہد مین ہوا لیکن اغلب یہ ہے کہ ملک مگدہ یعنے صوبہ بہار مین جب گوتما کے گھرانے
کے بادشاہ سلطنت کرتے تھے اوسی ہنگام مین پیدا ہوا تھا [illegible]

وزیر نمک حلال اور دانشمند کو نہایت غم ہوا اور جب کہ بادشاہ کو سمجھاتے سمجھاتے تھک گیا
اوس نے ایکروز کیا کام کیا کہ جو نہین خواص اکسیر کا پیالہ [illegible] زمین آیا اور پلانے کا قصد
کیا وزیر نے فوراً اوسکے ہاتھ سے چھین کر خود پے لیا اس گستاخی پر بادشاہ کا منہ غصے سے لال ہوگیا
اور طیش مین آکر جلاد کو بلوایا اس حرکت پر وزیر مسکرایا اور کہا غلام نے بقا کی دارو پی ہے
تعجب ہے کہ حضور نے مار ڈالنے کا حکم دیا کیونکہ اگر خدا نخواستہ [illegible] درست ہے تو یہ حکم بیجا ہے
اور فدوی پر کیا امکان کہ تلوار اثر کرے اور اگر آج ہی کے نسخے سے حضور نے اس مکاری
کی حقیقت دریافت کی تو اتبک کچھ نہین گیا اور اب بندہ بھی یہی چاہتا ہے کہ آپ اس جان نثار کو
مار ڈالین اور جب ضرب شمشیر سے سر الگ اور دھڑ الگ تڑپنے لگے دریافت کرین کہ فدوی نے
جو بارہا اس مکاری کے باب مین عرض کیا درست ہے یا غلط القصہ فغفور نے اوس وزیر کی
جرأت اور عقل کی تعریف کی اور عزت بڑھائی لیکن اوسپر بھی اوس کم بخت کو ہوش نہ آیا اور چند روز
مین اوس نسخے کو پی پی کے اپنے کو ہلاک کیا صرف اسی ایک فغفور کی یہ نوبت نہین ہوئی بہت
سے اسی اتباع کے نسخے کے استعمال مین اور ہمیشہ جینے کی آرزو مین مر گئے اور اخیر کو ایسا ہوا کہ جب
کسی فغفور نے شرارتین شروع کین تب خواجہ سرا اور وزرا انہین شاگردان لاوزی مین سے
کسی ایک کو ملا کر فغفور کو ایک معتاد اکسیر کی پلا کر رخصت کر دیتے تھے باوجود ان سب باتون
کے کہ کئی فغفور اور ہزارون امیر اور لاکھون چھوٹے بڑے اسی اکسیر بقا کو پی کر فنا ہو گئے لیکن
خاص عام کا اعتقاد ایسا بڑھا کہ سیکڑون بتخانے حکیم لاوزی اور اسکے خاص مریدون کی تصویرون
کے رکھنے کے واسطے تمام مملکت مین بنے اور اوس مذہب کے عالمون کے بڑے بڑے
مرتبے ہوے اور لاوزی نے بہشتی حکیم کے خطاب پائے ۰ اس خبط کو ختائیون کے حمق
کی دلیل نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ حضرت انسان کی جبلت کا یہ خاص مقتضی ہے کہ جس طرح مشہور
ہے کہ ایک بھیڑیا سو گلہ ہونا کو آستہ آستہ گھیر کر جنگل مین اکیلا لیجاتا اور ایک ایک کو گرا کے مار
ڈالتا [illegible] اسی طرح جسنے عوام الناس کے

چند روزہ ہے اوسکو آرام اور خوشی مین کاٹ دینا چاہیے اور تاکہ یہ بات حاصل ہووے ترک
علائق قطعاً واجب ہے کیونکہ جب فکر اپنے کو ٹربانے یا دوسرے کے کھٹلنے کی یا ہوس
روپے کی پیدا یا صرف کرنیکی دامنگیر حال رہی یا اور طرحکے دردسر مین اوقات کٹی تو عیش نہین غنیمت
ہوجاتی اور آرام روح کو جواب ملتا ہے سوا اسکے جس شے کو اہل دنیا عیش جانتے وہ حقیقت مین
آرام نہین ہے کیونکہ اچھا کھانے پینے پہننے اور دینے لینے کے لیے فکر چاہیے اور آرام کیواسطے
فکر حرام ہے غرض ترک علائق ترک فکر ہے اور بے فکری خاتمہ عیش و بیہودگی کا ہے الغرض اس
اس طور کے مسئلے اس انسان فاضل اور درویش کامل کے تھے اور اوسکا علم عمل کے ساتھ تھا
بعد عمر دراز کے وہ مرگیا اور بعض بعض اوسکے شاگرد روپے پیدا کرنیکے لالچ سے یہ بندش
کرنے لگے کہ بالفرض اگر آدمی تمام شے سے بے فکر ہو لیکن موت کا کھٹکا نہین جاتا اسیلیے
استاد نے اکسیر کے ایک نسخہ کا اشارہ کیا تھا کہ اوسکے استعمال سے فنا انسان کے نزدیک
نہین آسکتی جب یہ بات مشہور ہوئی ایک عالم کو اوسکی خواہش پیدا ہوئی خصوصاً امرا اور
رنڈیون کو کیونکہ جینے کی آرزو زیادہ انہین کو ہوتی ہے غرض لاکھون آدمی انسان صورت
وبہائم سیرت ان بندش بازون کے مذہب کو اختیار کرنے لگے اور یہ نہ سمجھے کہ اوس نسخہ
بقا کا موجد خود فنا ہوگیا تو پھر اوسکے نسخے کا کیا اعتماد تھا بعد چندے کے حکیم لاوزی
کے شاگرد سب چھوٹے چھوٹے بت استاد کی شبیہ کے بنا کر بیچنے لگے اور لوگ علی الخصوص
بڑے آدمی جو اکثر چھوٹے دل کے ہین اوسکی پرستش کرنے لگے اور اس ابلہ فریبی کی
بندش کو جسقدر عرصہ زیادہ ہوا اوس مذہب کو اوسیقدر پائداری ہوئی اور جب اون
ایام کے فغفور سب خود اوس بقا کے نسخے کے طالب ہوئے اور حکیم کی شبیہ کو سجدہ
کرنے لگے تب عوام الناس صاف مغلطے مین آگئے اور یہان تک لوگ بے بصیرت
ہوگئے کہ دانشمندون کو حیرت ہوئی اور جب ایک فغفور جسکا لقب آتی تھا اوس مذہب
کی پیروی مین ہمہ تن مصروف ہوا اور ہر روز اوس اکسیر بقا کو استعمال کرنے لگا تو ایک

کی لیے کسیکا محتاج نہین یعنے ذات پروردگار کی صفتون سے ادنی صفت وجوب لذاتہ ہے اور تمام موجودات کی تعریف وجوب لغیرہ یعنے موقوف باریتعالے کی مرضی پرہے ٭ غرض اسطرح کے باتین قدیم مینی کتابون مین ہین اور کئی ہزار برس تک اسیطرح ختائیون کا ایمان درست رہا لیکن حضرت عیسی کے چھ سو برس پیشتر ایک شخص پیدا ہوا جسکے شاگردون سے بابت پرستی کی ہوئی اور اوسکا احوال اور حقیقت اسقدر مبالغہ کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ محض بعید القیاس ہے غرض مختصر یہ کہ ایک نوکر کسی امیر کا جب ستر برس کا ہوا چاہا شادی کرے تا موت کے وقت کوئی لڑکا رہے کہ رسوم بعد مرگ کے بجالاوے یہ سوچ کر اوس نے ایک چالیس برس کی عورت سے شادی کی غرض ایک روز اوسکی جورو کسی گوشہ مین پڑی تھی کہ دفعتہً آفتاب کی ایک شعاع اوسپر نازل پڑی اور اوسی دن سے حاملہ عورت کا نشان اوس مین ظاہر ہونے لگا جب ایک برس گذر گیا اور لڑکا پیدا نہوا لوگ متحیر ہوے اور جبکہ دو برس ہو گئے وے سمجھے کہ بیماری ہوئی اور اسیطرح کئی برس جو گذرے شوہر نے طلاق دیا اور وہ بیچاری مصیبت کی ماری جنگل کی جھربیری کھاتی جس سے نہ سیری ہوتی اور نہ جی بھرتا تھا درختون کے تلے اوقات صرف کرتی پھرتی تھی القصہ بتیالیس برس یون گذر گئے اور اوس مدت کے بعد ایک بیٹا جنگل مین پیدا ہوا جسکے سر کے بال اور بدن کے رونگٹے سب سفید تھے یہ حال دیکھکر لوگون نے اوسے لاوذی یعنے پیر نابالغ کا نام دیا جب پڑھنے کے دن آئے آفت کا پرکالہ نکلا اور چند سال مین بالکل علوم کی تحصیل سے فارغ ہوا اور شہنشاہ نے اوسکے علم کا شہرہ سنکر بلوایا اور اپنے کتب خانہ کا داروغہ مقرر کیا الغرض جسطرح بھوکے کو دسترخوان چنا ہوا اور پیاسے کو سرچشمہ بھلا معلوم ہوتا ہے اوسی طرح طالب العلم کو کتب خانہ موجب فرحت ہوتا ہے اور لاوذی کو جب کتابون کے انبار مین دخل ملا گویا کتابکا کیڑا ہو گیا اور چند روز مین ختا کا فیلسوف اعظم کہلانے لگا اور ہرطرف سے شاگرد رجوع لائے اور کئی کتابین اوس نے تصنیف کی ہین غرض ان سب مین بہتر ایک رسالہ پانچ ہزار آئے کا حکمت عملی مین ہے جسکے وسیلے سے اوس حکیم کا نام تا قیام قیامت باقی رہیگا اور مذہب اوسکا یہ تھا کہ انسان کی زندگی حیوان کی

...سے ... تو بھی کہ جس دیار میں درخت نہیں ا... کیا ...

...بقول عوام کے کہیے تو بھی کہ جس دیار میں درخت نہیں ... ارشاد کیا کہ ...

...کر جواب دیا درخت تب مین نے کہا کہ سبحان اللہ کیا خوب آپنے فرمایا اب ارشاد ہو کہ ...

...مین اتنا بھی بندوبست اور حکمت عملی کی اتنی پاس پائی جاتی ہے جسقدر ممالکات ختا مین

...کے بیان سے ظاہر ہے اگر ہے تو حقیر کے قول کو باطل سمجھیے ورنہ اسکو غنیمت جانیے

...چھتیس کرور آدمی کے گروہ مین اتنی بھی تہذیب اور مدبری ہے سوا اسکے ملاحظہ فرمایئے

...ایسی بڑی سلطنت کو اتنی قدامت جس باعث سے ہوئی اوس سبب کی بڑی قدر کیا چاہیے

...تیسرے یہ کہ حکمت کا علم جنکو ہے وہ خود اوسپر عمل نہین کرتے چہ جائیکہ چھتیس کرور ...

...ت کامل کے عامل ہوویں چوتھے یہ کہ حکماے عیسوی مذہب ... اور ہنود کے قول پر اونکے

...مین سے ہزار آدمی عمل نہین کرتے ہونگے برعکس اسکے ختا مین اکثر لوگ حتی الامکان اوسی

...پر ہین جو اوس ملک کے قدیم حکماے نشان دی ہے ... اس ... کی جب تقریر مذکور سنی

...گستاخ ہوکر اونکی خدمت مین عرض کی محجوب ہوے اور راقم نے ... مضمون گفتگو کو اس باب

...کے اخیر مین درج کردینا مناسب سمجھا تا کہ حرف گیرون اور شک کرنے والون کا جواب باصواب

...بھی اس قصیہ کی تقریر کے شامل رہے ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

دسوان باب ختائیون کے مذہب اور طریقت کے بیان مین

قریب چوبیس سو برس کے ہوے کہ بت پرستی کی بنا ختا مین ہوئی لیکن حضرت نوح کے پوتون کے ایام سے اوسوقت تک ختائی موحد تھے اور ذات واجب الوجود کو حاضر و ناظر و کریم و رحیم جانتے تھے چنانچہ تاریخون مین اسکا ذکر ہے اور حکما اور قدیم شہنشاہون کے اقوال سے ظاہر ہے کہ خداوند عالم کی پرستش کو وے لوگ مقدم اور وسیلہ نجات اور بہتری دونون عالم کی سمجھتے تھے اور جانتے تھے کہ وہ آفرینندہ جن و انس و وحوش و طیور ہے اور کریم و رحیم و قادر و غیور ہے اور شریک نہین رکھتا اور باقی ہے اور غیر کی فنا و بقا پر قادر اور اوسی ...

ملک کو زوال و انتقال سے محفوظ رکھا۔ خطا کی سیاست مدن کو زیادہ ثابت کرنا ضرور نہین
عرض کوئی نکتہ گذارش کیا چاہیے تا یہ نہ گمان ہو کہ راقم وہان کے اوصاف مین مبالغہ کرتا ہے
اگلے زمانے مین جب ختا مین اصلی فغفور تھے اتنا انتظام نہین تہا جو تاتار کیوقت سے ہوا ہے
اور جب سے یہ آئے ہین اصلی ختائی کو ہمیشہ اپنی قوم پر ترجیح دیتے ہین اور حال یہ ہے کہ اگر دو
مانڈرین ایک تاتار اور ایک اصلی ختائی دونون ایک ہی قصور کرین تو تاتار کو ختائی سے دہ گونہ
زیادہ سزا ملتی ہے اور قابل غور ہے کہ کس عقل و دور اندیشی بلکہ انصاف کا یہ منشا ہے اور
ملاحظے مین آیا ہوگا کہ کس حکمت سے ہر گھر کے مالک کو جواب دہ اپنے گھر کے اندر کی نیکی و بدی کا
کیا گیا اور ہر محلے کا مالک اور اوسکی نیکی اور بدی کا جواب دہ میر محلہ مقرر ہوا اور ہر شہر کا مالک
اور اوسکی نیکی اور بدی کا جواب دہ حاکم شہر ہے اور ہر صوبے کا مالک اور اوسکی نیکی و بدی کا
جواب دہ اوسکا ناظم ہے جب یہ حال ہے کہ جس گھر مین جو رئیس ہے وہ اپنے احاطے مین
حتی الامکان برائی نہین ہونے دیویگا اور نہ میر محلہ اپنے محلے مین اور نہ حاکم اپنے شہر مین اور
نہ ناظم اپنی قلمرو مین پس جس اقلیم مین اسطرح کی سلطنت ہو وہان اگر تہذیب نفس و تدبیر منزل
اور سیاست مدن نہو تو گویا حکمت کا وجود معدوم ہے۔ بندے نے یہان تک اس باب کو
لکھا تھا کہ اہل ہند سے ایک دوست صادق اور محب واثق راقم کی ملاقات کو آئے اور پوچھنے
لگے کہ کس شغل مین اوقات کٹتی ہے تب راقم نے اونکو یہ بات سنائی چونکہ طالب العلم تھے اس امر
مین اونھون نے تقریر کی کہ آپنے چند باتون کے سبب سے ختائیون کی سلطنت پر تینون باب
حکمت عملی کے ختم کر دیے اور یہ نہ سمجھا کہ صاحب اخلاق جلالی اور ناصری اور دوسرے حکما تہذیب
اخلاق اور تدبیر منزل اور سیاست مدن مین کیا فرماتے ہین یہ کہتے ہی وہ عزیز سادہ لوح سیدھے
اپنے مکان کو چلے اس ارادے سے کہ حکمت کی کتابین لائیے اور اس انگریز سے مقابلہ
کیجیے اسیر عاصی نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ قبلہ ذرہ سا تامل فرمائیے اور پہلے میری کچھ سن لیجیے کہ
آپ کو بہتر معلوم ہے کہ بندہ نہ عالم نہ منطقی نہ حکیم ہے کہ آپ سے فیلسوف کا مقابلہ کرے

اسواسطے اجنبی کو جب دیکھتے ہی خیال کرتے ہین کہ اس شخص نے مفارقت وطن کی بسبب
اختیار نہین کی میر محلون کو اس امر کی تاکید ہے سوا اسکے اگر محلے مین بدکاری یا جھگڑا فساد لوگون
کی جمگھٹ کے لیے موضوع ہے کسی جگہ پر ہوا تو فوراً مجلس کو برہم اور صاحب خانہ کو قید کرنے کا
میر محلہ کو اختیار ہے الغرض ہر گھر اور ہر محلے کا ضبط و ربط یونہین ہے اور رئیس خانہ اور میر محلہ
کے اوپر کوتوال اور حاکم شہر معین ہین اور انکی کیفیت ماہ بماہ پیچین کے صدر محکمون مین لکھی
جاتی ہے اور اگر زیادتی تقصیرون کی معلوم ہوتی ہے تو فغفور کی درگاہ سے عذاب آتا ہے
اب منصفی کرنی چاہیے کہ میرے دونون قول اسی ایک بات سے ثابت ہین کہ اور ملکون
مین دستور ہے کہ مجرم کو سزا دینی کافی ہے اور کچھ ایسی تدبیر نہین ہوتی کہ جس سے جرم کی
راہ بند ہووے غرض ختا مین تکلف ہے کہ مرغ ختا کو ہمیشہ بے بال و پر رکھتے ہین اور جہان
اوسنے ذرہ سا اوڑنے کا قصد کیا تو متعرض سیاست نے فوراً اوسکو اندر کر دیا اور یہ بات
نہین کیونکہ جس صورت مین ہر خانہ کی نیکی اور بدی صاحب خانہ سے پوچھی جاوے اور ہر محلے کی
جوابدہی میر محلہ سے متعلق رہے تو بدی کرنیکی فرصت کب پاوے اور چین کے بادشاہ لوگ
ہمیشہ اوس سال کو کہ جسمین مجرم کم سزا پاتے ہین اپنے اقبال نیک مین گنتے ہین اور شادیان
کرتے ہین اور تکلف ہے کہ اس قطعہ کامل کو حکماے ختا نے صرف دو شخصون پر جنکا [illegible]
بزرگواران ہے منحصر کیا ہے اور اونکے دوسرے قول کا یہ ترجمہ ہے کہ زمین اور آسمان
دو قوتین مونث اور مذکر ہین اور ان دونون کے باعث سے موجودات کی نجات [illegible]
کہ پہلے زمین و آسمان تھے اور جدا ہوے تو [illegible]
[illegible]
اور جیسا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عاقل کے نزدیک ثابت ہے زیادہ کوئی کچھ ضرور نہین ؞ دوسرا قول اس ہیچمدان کا یہ ہے کہ
تدبیر منزل ختا کے برابر کسی ملک مین نہین ہے اور منجملہ کئی سببون کے بڑا سبب والدین کی
اطاعت ہے کہ اوسکے وسیلے سے تدبیر منزل ہنے وہان خوب رونق پائی ہے اور اسکی دلیلین
اس کثرت سے ہین کہ گنجایش اوسکی اس کتاب مین نہو سکے اور سیاست مدن بھی اسی رسم کی بدولت
ساتھ کمال انتظام کے منتظم ہے ان دونون امرون کو ایک ساتھ ثابت کرنا انسب ہے سمجھنا
چاہیے کہ جسوقت حکماے ختا نے گھرانے کے بزرگ کو اپنے لڑکے بالے اور نوکر چاکر کے اوپر
حاکم کیا تو اوس گھرانے کی نیکی اور بدی کی جوابدہی بھی اوسی شخص سے متعلق رکھی اور جسوقت
اطاعت بزرگون کی خردون پر سب سے پہلے واجب ہوئی تو پھر یہ دوسرا امر بھی سہل ہوا اور ہمیشہ
سے ختا مین اسطرح کی ذمہ داری رئیس خانہ سے متعلق رہی ہے اور ہر محلہ مین ایک شخص میر محلہ
ہوتا ہے جسطرح سے ہندوستان اور بنگالے کی ادنی قومون مین ایک شخص چودہری کے
لقب سے مشہور ہے اور اوسکو اختیار ہے کہ اگر کوئی حرکت کسی فرقے سے اوسکے پیشے
کے خلاف صادر ہو جاے تو مجرم کا حقہ پانی بند کر دیوے الغرض مملکت ختا مین میر محلہ سے
تمام محلہ کی خیر و عافیت کی کیفیت حکام شہر کے حضور مین پہنچتی ہے اور اوس شخص معتبر کو اختیار
ہے کہ اگر اوسکے محلہ مین کوئی اجنبی آن کر کسی کے گھر اوترا تو اوسکے وطن اور بود و باش اور نام
و نشان کی تفتیش کرنی واجب ہے اور اگر تحقیقات مین کچھ شبہ واقع ہو تو تھانہ دار کے حوالہ
کر دیوے اور نظر بند رکھے جبتک کہ اوس شخص کے آنیکا سبب اور وطن خاص کے چھوڑنے
کی وجہ کما حقہ دریافت نہو یہ دستور اور ملکون کے لوگون کو ناگوار معلوم ہوویگا لیکن ختا مین اسکا
خیال کوئی نہین کرتا کیونکہ ختائیون کو حب وطن بہت ہے اور اونکو اپنے بزرگوارون کے
مزارون سے نہایت محبت ہے کبھی کوئی اوس مین سے اپنی خوشی سے ترک وطن اختیار نہین کرتا
اور اگر کبھی کسی شخص نے کسی سبب سے ایسا ارادہ کیا بھی تو لوگ اوسکے مانع ہوتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ
اپنے بزرگوارون کو چھوڑ کر چلے اور یہ تمام منظور ہوا کہ اونکے اصلی گھر برباد اور ویران ہو جاوین

ہوکر باہر کو آتے ہین اور جب تک فغفور پہلی ڈیوڑہی سے باہر نہین پونہچتا پیادہ پا رہتا ہے
غرض جب فغفور اپنی مان کے حضور سے رخصت ہوتا ہے اوسکی بیاہتا بی بی اپنے سامان کروفر
کے ساتھ ساس کے حضور مین مجرے کو حاضر ہوتی ہے اور اوسی طور پر سجدہ کرتی اور بعد اوسکے
اور بہوئین اور خدمتین اور خواصین محل کی اور مستورات اپنے اپنے مرتبے کے موافق آتین اور سجدہ
کرکے جاتین ہین اور جسوقت عورتین سلام سے شرفیاب ہوتین اور اس سعادت خاص سے
سعادت دارین حاصل کرتین ہین اسی عرصے مین فغفور اپنے تخت پر جلوہ فرما ہوتا اور اقربا اور
امرا درجہ بدرجہ مجرا کرتے ہین الغرض جب ملک مین خود بادشاہ اپنی والدہ کی اگر جیتی رہی یا کہ
اوسکے باپ کی پہلی بی بی جو ہو اوسکا اسطرح پر احترام کرتا ہے تو رعیت کو بھی اوسیطرح
لازم ہے کیونکہ الناس علی دین ملوکہم ایک اور دستور ختا مین ہے کہ اوسکے باعث سے باپ
اور ماکی تعظیم اور تواضع کا آوازہ ہر ملک مین پونہچا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی کے بیٹے نے نام
نشان پیدا کیا اور کوئی منصب اوسکو ملا اور اوسکا باپ زندہ ہے تو امرا مین داخل کیا گیا اور
بیٹے کے لیے جو خطاب مناسب تہا اسے باپ کو ملا اور اگر فوت ہوگیا ہو تو لوح مزار کو بدل دیتے
ہین چنانچہ ایک نقل ہے کہ زمانہ قدیم مین یہانتک کسی مرد غریب اور گمنام نے جب فوت کی
اوسکے بیٹے نے فغفور وقت کے حضور مین درخواست دی اور اپنے والد کے لیے خطاب
چاہا اگرچہ باپ کا کچھ حق سرکار مین نہ تہا لیکن بیٹے نے بہت خدمتین کی تہین اور جبکہ بادشاہت
اولی ہین کہ منجملہ کئی سلطنتون کے تہی جو اوس ایام مین ملک ختا مین قائم ہوئی تہین بنجابت
وجرأت اور عدالت اور حکمت کے سبب منصب وزارت کو حاصل کیا تہا اور قحط مین ایک
لاکہون من اناج اپنے مال سے غریبون کو کہلایا تہا اور جبکہ سلاطین اطراف نے متفق ہوکر
ایکبار اوسکے خاوند کے ملک پر یورش کی تہی اوس وزیر نیک تدبیر نے خاوند کی خیرخواہی
مین اپنی جان اور عقل ایسی لڑا دی تہی کہ اوسکی بادشاہی بچ گئی غرض چونکہ ان نیکنامیون
کے سبب سرکار شاہی مین اوسکا بڑا حق تہا اس لیے جب کہ اوسکی درخواست باپ کے واسطے [illegible]

برسون رہتا ہے اور تاوقتیکہ طلبا آئین امتحان میں نہین دیتے دوسرے علم و فن جو ہین سیکھتے ہین
اور یہ کچھ علم بے عمل نہین کیونکہ ملاحظہ کیا چاہیے کہ خود فغفور کسطرح پر عامل ہوتا ہے بعد صبح صادق کے
روز دربار ہی امرا چھوٹے بڑے دیوان عام مین حاضر ہوتے ہین اور فغفور کے تخت کے سامنے دورویہ اپنے اپنے مرتبہ
موافق کھڑے رہتے ہین اور جلوخانے مین نشان اور سارا سامان مرتبہ شاہنشاہی کا موجود رہتا ہے اور جسوقت فغفور
اپنے محلسرا سے برآمد ہوتا ہے مجرائی سب مجرا کرتے ہین اور وہ ہوادار پر سوار ہوکر اپنی مان کے سلام کو جاتا ہے
جب باہر کی صدر ڈیوڑہی پر پہونچتا ہے سواری سے اوترکر پیادہ پا اندر کی طرف قدم بڑہاتا ہے دوسری
ڈیوڑہی پر ارکان دولت فغفور کا ساتھ چھوڑکر اپنے اپنے درجون پر کھڑے ہوجاتے ہین اور جب
فغفور آگے بڑہا تیسری ڈیوڑہی تک عزیز اور اقربا ہمراہ ہوتے ہین چوتھی پر جب پہنچتا ہے
دروازے پر کھڑا ہوکر خواجہ سرا کی زبانی والدہ کی حضور مین عرض کرتا ہے کہ فدوی مجرے کے لیے
حاضر ہوکر امید سرفرازی کی رکھتا ہے اوسوقت اوسکی مان تخت پر جلوس کرکے پروانگی حاضر
ہونیکی دیتی ہے اور جونہین پردہ اوٹھا اور فغفور سامنے آیا خواجہ سرا جو داروغہ دیوانخانہ ہے
باواز بلند پکارا کہ سجدہ کرو فغفور سننے کے ساتھ ہی والدہ کے مقابلے مین تین سجدے متواتر کرتا ہے
اور اپنی اپنی جگھون پر اقربا او روزرا باہر کی ڈیوڑہیون پر تین دفعہ سجدے مین آتے ہین اور جب
یہ تین سجدے ہوچکے میر بار یعنے داروغہ دیوانخانہ پکارتا ہے کہ اوٹھو اور آگے بڑھ کے پھر تین
دفعہ سجدہ کرو اوسوقت فغفور گردن نیچی کیے ہوئے اوٹھتا اور تین قدم آگے بڑھکے پھر تین سجدے
بجا لاتا ہے اور تیسرے سجدے مین سر زمین پر سے نہین اوٹھاتا جب تک کہ میر بار نہین پکارتا کہ
اوٹھو اور آگے بڑھکے پھر تین دفعہ سر کو زمین سے لگاؤ یہ سنتے ہی فغفور اور اوسکے عملہ جلوس اپنی
اپنی جگہ پر سجدہ کرتے ہین اور سجدے کیوقت خواجہ سرا بیگم کے حضور مین دوسری عرضی
مضمون کی دیتا ہے کہ شاہزادے کو اب رخصت عنایت ہو اوسوقت وہ اوٹھکر اندر جاتی
اور فغفور سجدہ گاہ سے سر اوٹھاکے اپنی والدہ کے خالی تخت کی طرف منہ کیے ہوئے پس پا
باہر نکل آتا ہے اور سب اقربا ساتھ ہوتے ہین بعد اوسکے امرا اور وزرا شامل

کبھی بیان نہیں کرسکتے اور صرف ایک سخن نہایت مختصر کہ اوسکو قاعدہ کلیہ سمجھا چاہیئے زبان سے نکالتے ہین اور ہر شخص اپنے مذاق کے موافق اوسکی شرح کرلیتا ہے جسطور سے موتی کے دانے اپنے اوصاف کے بیان مین گونگے ہین اور خواہندہ وجوئندہ کی قدردانی پر اونکا مول موقوف رہتا ہے اس لیے راقم نے اس فقرۂ لطیف کے یہ معنی اپنی عقل کے موافق پیدا کیے ہین کہ بڑہاپے کا ذکر لب گور کا تذکرہ ہے اور اندہیرے کو سے کا نام کوئی کبھی چاہ سے نہین سنتا ہے چنانچہ مثل مشہور ہے ؛ پیری و صد عیب چنین گفتہ اند ؛ اہل خرد و رئین سفتہ اند ؛ اس لحاظ سے اوس موسم خزان کا ذکر زبان پر لانا غنچۂ دل کو خار خار کرنا اور آزار دینا ہے ؛ جب ہتھیلیان بیٹھ گیئین اور آنکھین تر ہوکے بہنے لگین سینہ دبلا اور پیٹ موٹا ہوا حرص کی آگ دل مین بھڑکی اور ساتھ ہی اوسکے مایوسی کی سردی عضو عضو مین پھیلی اور جسوقت بیماری پیش خدمت ہوکے آئی اور بیداری خواص ہوکے سرہانے بیٹھکے سر دابنے لگی اور بیقراری پائنتے کیطرف چپی کو بیٹھی فکر نے قصہ خوانی شروع کی اور ہوا وہوس پنکھا کرکے جگر کی گرمی دور کیا کرتی زیادہ تر خزان آسکا پر عاشقہ بیقراری کا گرتا ہے اسی کو پیری کہتے ہین چنانچہ نظامی گنجوی کہ گنجور سخنوری تھا فرماتا ہے

بیت دریغا کہ عہد جوانی گذشت ؛ جوانی نگو زندگانی گذشت ؛ الغرض ایسے وقت کا ذکر کرنا حقیقت مین باعث ملال و افسردگی اور خلاف راحت وعشرت زندگی ہے کیونکہ ذکر رنج کا نصف رنج ہے جیسا ذکر عیش نصف عیش مشہور ہے اور غمگسار وہی ہے جو رنج کو بھلا دے نہ کہ یاد دلاوے ؛ ہتا مین ہزارون کتابین والدین کی اطاعت کے باب مین لکھی گئی ہین اور اون نصیحتون کی اگر صرف فہرست لکھی جاوے تو ایک دفتر ہووے لیکن ایسی تحریر کے پڑہنے مین زیادہ اوقات صرف ہووے اور جاہل سکے واسطے تفسیر چاہیے اور عاقل کو یہ اشارہ کافی ہے کہ جو قواعد وآداب عزت وحرمت والدین کے باب مین مرقوم ہین اونمین کوئی بات فروگذاشت نہین ہوئی اور تعظیم وتکریم کرنے اور بعد ذات پروردگار کے اونکے بزرگ جاننے مین کوئی نکتہ فروگذاشت نہین ہوا اور پھر اسمین آس پاس تقاضے کا ورس

یونہین ہے کہ والدین اگر خود بڑے ہو وین لیکن اپنی اولاد کو حتی الامکان آپ سےانہین بڑہ دیتے
کیونکہ قاعدہ دینویہ متعلق فضیلت محبت سے یہ ہے کہ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اپنے پیارے
علی الخصوص کہ آوازہ فرزند دلبند کے آفرین نفرین کا زبان خاص و عام پر جاری رہے علاوہ
اسکے عادت طبیعت ثانی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس ملک مین آبادی دنیا سے آج تک کروڑون خلقت
افراد انسانی کے ہر فرد بشر کا بادشاہ سے غلام تک یہی دستور چلا آتا ہو کہ اپنے والدین کی اطاعت
کو ہر امر مین مقدم سمجھے وہان کے لوگون مین رذائل اور عیوب بہت کم ہوتے تیسرے ختا کے حکما
قایم نے والدین کی قدر کرنے کے باب مین رشتہ تقریر مین عجب خوبی سے گوہر نصیحت کو پرویا ہے
اور اون بزرگوارون کے ایک قول کے معنی یہ ہین کہ جو فرزند اپنے والدین کی اطاعت کا دم بھرتا ہے
وہ اگر اوسکے جد ابھی ہو تو اونکو اپنے نزدیک بلکہ اپنی آنکھون کے سامنے سمجھکر حاضر و غائب
اونکی نصیحتون پر عمل کرتا ہے اور اوسی ایک حال پر رہتا ہے اور دوسرا ایک قول کا ترجمہ اگرچہ
طول ہے لیکن اوسکے مطلب کا لب لباب اقم نے یہ نکالا ہے کہ فرزند مثل پروانے کے اور والدین
مانند شمع کے اور جسطرح سے پروانہ شمع کی لپیٹ در دونون کو یکسان جانکر محبت کے دائرے
مین مرکز کے مانند ایک حال پر رہتا ہے اسیطرح سے والدین کے حضور اور غیبت مین فرزند سعید
کی رغبت اور اطاعت کا ایک سا حال ہوتا ہے اور ایک حکم یہ ہے کہ جب والدین کے گھر مین
رنج ہووے تو بیٹا نہ کسیکو مدعو کرے اور نہ آپ دعوت مین جاوے اور جب وے بیمار یا علیل مند
ہووین تو فرزند پر خواب و خور حرام ہووے سوا اسکے بسبب حکم حکما کے یہ رسم ہے کہ فرزند صبح
شام و سحر والدین کے رہنے کی جا پر جا کے اپنی آنکھون سے دیکھتا اور کانون سے سنتا ہے
کہ اونہین کس چیز کی ضرورت ہے اور قبل گھر سے باہر جانے اور بعد پھر آنے کے ہر شخص
کو واجب ہے کہ اپنے والدین کو رسم ملک کے موافق سلام کرے اور آداب بجالاوے اور خیر و عافیت
پوچھے الغرض یہ ایک حکم عجیب حکماے ختا کی نازک خیالی پر دال ہے کہ فرزند کو لازم نہین کہ
بڑہاپے کا ذکر کرے چنانچہ حکماے ختا اپنے کسی قول مین وجہ اسکی یہی لی

اور حالانکہ بعد سو برس کے جب ختائیون نے بلواے عام کر کے مغلون کو نکالا اور اپنے ملکیون
مین سے پھر پادشاہ بنایا بعد اوسکے ایک سو چہتر برس ہوے کہ پانچو تاتار کے سردار نے تخت ختا کو
چھین کر اپنی سلطنت کو قائم کیا چنانچہ آجتک اسکے گھرانے مین سلطنت و فرمانروائی قائم ہے
باوجودیکہ یہ سب کچھ ظہور مین آیا اور دفتر کا دفتر پریشان ہوگیا لیکن جسطرح جیسے پانی کا سیلاب
آتا اور بہ جاتا ہے اور زمین جیسی تھی ویسی رہتی ہے اوسیطرح سے ختا مین باوجود کئی بار کے تفرقہ
کے قدیم رسومات و دستورات جو بیخ و بنیاد سلطنت ہین اون مین کبھی فرق نہ آیا اور تاتاری
جو آئے باوجود اسکے کہ مالک ہوے اور چاہتے تو اصلی باشندون کے درمیان اپنے اطوار و رسومات
جاری کرتے اور کوئی وجہ نہ تھی کہ مغلوب غالب کی سی نہ کہتے سنتے کیونکہ فحواے الناس
علی دین ملوکہم اس امر مین ناطق صادق ہے لیکن قبلا خان مغلیہ تاتار کے سردار نے اور چھجی خان
ناتچو تاتار کے فرمان فرمانے بھی ختا کے رسومات اور دستورات کو ایسا بہتر جانا اور اپنی حکومت
کا قیام اسطرح پر اونکی موافقت سے متعلق سمجھا کہ غالب اور مغلوب جن مین مار گزیدہ اور آزار رسیدہ
کی نسبت ہوتی ہے مثل شیر و شکر کے مل گئے یہان تک کہ اگر ختا مین اصلی باشندون اور تاتاریون
مین تمیز کرنی چاہیے تو کیا مجال بلکہ محال ہے الغرض جہان اور دستور ختائیون کے اہل تاتار
نے اختیار کیے ہین افضل اور مقدم اونکا حق شناسی والدین کو ملحوظ رکھنا ہے اور چونکہ راقم نے
اس باب کے عنوان مین لکھا ہے کہ حکمت کی تینون قسمین تہذیب اخلاق اور تدبیر منازل اور
سیاست مدن ختا پر ختم ہے سبب اسکا یہی ہے اسواسطے اوسکے لیے دلیل و برہان کی ضرورت
نہین ہے اور معلوم کیا چاہیے کہ سلب رذائل اور کسب فضائل سے تہذیب نفس حاصل ہوتی ہے
اور جس قوم مین فرزند کے حق مین حق گذاری والدین کی دفتر سعادت و کرامت کا جزو اعظم ہے
یہان تک کہ فرزند کو لازم ہے کہ اپنی تمام حرکات و سکنات کو بزرگوارون کی مرضی پر منحصر رکھے
اور اوسکو اس سے چارہ نہو وے تو ممکن نہین کہ وہان رذیلت کی عادت ہو وے اور حالانکہ دنیا
مین بعضی بہائم مثل انسان کے اپنے فرزندون کو چوری اور اپنی شرارتین سکھاتے ہین لیکن اکثر

اور اوسکی وجہ کو بوجہ احسن سعدی نے لکھا ہے * **رباعی** پسندیدہ است بخشایش ولیکن * منہ بر ریش خلق آزار مرہم * ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار * کہ آن ظلم است بر فرزند آدم * لیکن اگر کسی بڈھیا کا صرف ایک ہی بیٹا رہے کہ اوسکی ضعیفی کا تکیہ ہووے یا کوئی بزرگ زادہ کہ جسکے باپ نے نام پیدا کیا ہو اور وہ چشم وچراغ دودمان ووارث اپنے خاندان کا ہو کہ جسکے مرنے سے اوسکا گھر اندہیرا ہو جاوے تو ایسے ایسے مقام پر فغفور کو جب عرضی گذرتی ہے تو معاف ہو جاتا ہے لیکن اگر ایسا اتفاق ہووے کہ مقتول اپنے گھرانے کا یکتا اور قاتل بھی اپنے خاندان کا رئیس ہو اس حال مین قصور کو در گذر نہین کرتے کیونکہ انصاف اور عدالت کا مقتضا یہی ہے کہ ظالم کا حال مظلوم سا کیا جاوے * * * * * * * * * * * *

نوان باب

بیان مین معرفت حق پدری اور مادری کے اور تہذیب نفس اور تدبیر منازل اور سیاست مدن کے

ہر اقلیم مین دیوانی امور کے قوانین ہین تاکہ ہر شخص کو حق وناحق کی شناخت ہووے اور قتل وسیاست کے باب مین آئین ہین تا ہر شخص کو کسب رذائل کے نتیجے دریافت کرنے سے عبرت ہووے اور تیسری قسم کا دستور العمل بجز ختا کے اور کہین نہین کیونکہ وہان حق پدری ومادری بھی شامل قانون کے بلکہ مذہب کا رکن اور دنیا وعقبی کی بہتری کا وسیلہ سمجھا جاتا ہے اور اوس مملکت کی بزرگی اور پایداری کا ایک بڑا سبب یہی ہے کہ تہذیب نفس اور تدبیر منازل اور سیاست مدن کا کمال اوسی ملک پر ختم ہے اور ظاہر ہے کہ جس ملک کے رہنے والون کے آثار وافعال تمام حکمت عملی ہون تو اوس ملک کا نتیجہ سوا ترقی اور آبادی اور پایداری اور استواری کے کیا کیا مترتب ہوگا اور مخفی نرہے کہ ختا مین والدین کے حق کی معرفت اور فرزندون کی اطاعت اور محبت ہزارون برس سے چلی آتی ہے اور حالانکہ کئی بار ایسے باوے ہوے کہ شاہنشاہ کا خاندان بالکل مستاصل کیا گیا اور دوسرا وارث تاج وتخت کا ہوا اور پہلے دفعہ قبلاخان قوم مغلیہ تاتار پر ہوئی کہ سو برس تک اوسکی اولاد نے ختا مین شہنشاہی کی

خاوند حاکم کے پاس مستغیث ہوے تو سو ضربین تلوؤن پر اوسکے ایسی لگتی ہین کہ مہینون چلنے پھرنے سے معذور رہتی ہے زناکاری مین طرفین پر بانس کی مار پڑتی ہے اور دیوثون اور کٹنون اور شرابیون اور بدمعاشون کی اوسیطرح پر خدمت کی جاتی ہے جھوٹے جھپا ہیے جوڑ باز اور لڑاکر تماشا دیکھنے والے اور بیلیے وغیرہ سب کا علاج حکام ختا ایسی کرتے ہین اور کف پا کی ایسی مار مارتے اور وہ لعنت اللہ علی الکاذبین کی بانک کا ایسا شور و غل مچتا ہے کہ سننے والے عبرت کی انگلیان کانون پر دہرتے ہین علی ہذا القیاس راشی اور مرتشی دونون کو سزا ملتی ہے کیونکہ راشی اسی ارادہ پر حاکم کو کچھ دیتا ہے جو حق نکرے اور حاکم رشوت ستان بے ایمان ہوتا ہے ٭ زندان کی سزا ختا مین نہین ہے کیونکہ جو شخص محبوس ہوا اور ایک زندان مین قید رہا لوگون کو اوسکے جرم پر آگاہی اور سزا اسے عبرت نہین ہوتی ہے اسلیے تشہیر کا رواج زیادہ ہے غرض جب تک مجرم زیر تجویز ہو تب تک وہ ایک خاص جگہ مین نظر بند رہتا ہے اور کسی چیز کی تکلیف نہین پاتا اور اوسکے عزیز و اقربا اور دوست و آشنا سب کو حکم اوسکے پاس جانے اور صلاح دینے اور جی بہلانیکا ملتا ہے ٭ ختا مین یہ بھی دستور ہے کہ مجرم کی سزا کو اوسکے بدلے اگر کوئی دوسرا شخص آپ قبول کرے تو جائز ہے اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ باپ کی سزا کو بیٹے نے اپنے اوپر لیکر باپ کو رہائی دلوائی ہے اور تھوڑے دن کی نقل ہے کہ ایک ختائی کو جو حقیقت مین مجرم خطاکار تھا تلوؤن کی سزا دیجاتی تھی کہ اتنے مین اوسکا بیٹا پانچ یا چھ برس کا یک بیک آپہنچا اور اوس حال سے دیکھتے ہی بیتاب ہو کر فریاد اور غل مچایا کہ باپ کی سزا مجھے دو اور اوسکی عوض اگر تمہارا جی چاہے تو ذبح کر دو اور اپنے باپ سے لپٹ گیا اور مار کھانے نہ دیا اور حاکم سے کہا کہ تمہین صرف پچاس ضربین مارنے سے مطلب ہے پس جسقدر باپ کیواسطے تجویز ہو مجھے مارو لیکن باپ کو چھوڑ دو غرض اوس بچے کی محبت اور جرأت کی قدردانی حاکم نے کی اور اوسکے باپ کو فوراً رہائی بخشی اور فغفور نے جب یہ ماجرا سنا اوس لڑکے کو بلوا کر بہت سا پیار کیا اور بادشاہی مکتب خانے مین اتالیق معتبر کو سونپا اختیار فغفور کو ہے کہ جس مجرم کو چاہے معاف کرے لیکن حکما نے یہ اجازت دیکر پھر یہ حکم کیا ہے کہ اسطرح کا رحم بہت کم کرنا چاہیے

فرنگستان مین امرا کبار سے جب کوئی قتل کیا جاتا تو سر کو تن سے جدا کرتے ہین اور پھانسی کی موت کو بے عزتی کی موت جانتے ہین اس جہت سے یہ سیاست عوام الناس کے لیے مقرر ہے اور اہل ختا برعکس اسکے سمجھتے ہین اور حق ہے کہ بر ملکے وسر رسمے اور دس ہزار لڑکے کہ نیکی سزا ایسے جرمون مین ہے جیسے والدین کو زہر دینا یا اوسیطر جسے انکو ہلاک کرنا یا فغفور کے ساتھ بے ادبی سے پیش آنا مثلاً بلوا یا فتنہ برپا کرنا یا اونکے ہلاک کا قصد کرنا ایسے مجرم کو بر سر بازار لاکے ایک کھمبے سے باندھکے کھڑا کرتے ہین اوسوقت جلاد چھوری سے پیشانی کی کھال چھیل کر چہرے پر ڈال دیتا ہے اور ہر جسم کی بوٹی بوٹی کاٹ کر چیلون اور کوون کے کھلانے کے لیے ایک جگہ جمع کرتا ہے اور جب دیکھا کہ اس صدمے سے ہلاکت کے نزدیک آیا تو بڑے بڑے اعضا کو گرہ گرہ اور بند بند سے جدا کرتا ہے اور آخر کو سر کاٹ ڈالتا ہے بعد اسکے مقتول کے سر کو بلم کے نوک پر رکھہ کے ہر گلی اور کوچے اور راہ گھاٹ مین لیے پھرتا ہے اور اوسکے جرم سے لوگونکو آگاہ کرتا ہے اور چونکہ اہل ختا شہنشاہ کو باپ سے زیادہ مانتے اور اپنے خاص والدین کو افضل بنی آدم سمجھتے اور اونکے گناہ گار کے لیے تمام دنیا کی سزا کم سمجھتے اس لحاظ سے جو نہین جلاد اوسکے بالکل اعضا کے تراشنے سے فارغ ہوکر سر کو نیزہ پر لیکر لاش تن سے جدا اور شہر مین کوچہ بکوچہ گشت کرنے اور لوگون کو دکھانے کے لیے روانہ ہوتا ہے فوراً ہزار ہا خلقت گوشت کی بوٹیون پر جھک پڑتی اور چیلون اور کوون کو کھلا دیتی ہے اور اگر کوئی خون کرے یا دنگے لڑائی مین کسی کو مار ڈالے تو مجرم کا دم گھونٹ کر مار ڈالتے ہین لیکن اپنے اقربا کے قاتل کا سر تن سے جدا کرتے اور اگر کسی طبیب کی دشمنی سے مریض ہلاک ہوجاوے اور اوسکی نالش ہووے اوسوقت نہایت تحقیقات ہوتی ہے اور عند الثبوت دشمنی کے طبیب قتل کیا جاتا ہے اور اگر نادانی سے دوا خلاف مزاج یا مرض کے دینا ثابت ہو تو وہی لکڑی جسکا ذکر ہوا ہے اوسکے گلے مین ڈالی جاتی ہے اور دراز میعاد مع جرمانہ سنگین کے اوسکی نسبت مقرر ہوتی ہے + والدین ابنے لڑکے بالے نکو تاؤون کی سزا بے دست اندازی حکام کے دے سکتے ہین اور شوہر اپنی جورو کو اگر مار پیٹ کرے تو اوسکی داد و فریاد نہین ہے لیکن اگر عورت شوہر پر ہاتھ اوٹھاوے یا گالی دیوے اور

اور ایک داستان طویل نصیحت اور ملامت کی سنا کر اوس عذاب سے رہائی دیتے ہین اور اگر پھر کبھی اوسیطرحکے جرم مین گرفتار ہوے تو میعاد زائد ہوتی ہے اور وہس بنسپیری کی لکڑی گلے مین اوسکے ڈالدیجاتی ہے اوسوقت اوسکی پوری کتے کی موت ہوتی ہے اور اگر ایسا سگ جان ہو کہ سب بلا کو جھیل اور مصیبت جھیل کر جیا تو پیشانی اور دونون گالون پر گرم لوہے سے داغ دیتے ہین اور گناہ کبیرہ کے لیے جلاے وطن کی سزا مقرر ہے اور جو مجرم اس قابل ہوتا ہے تو اوسکو ملک تاتار کے کسی اجڑے دیار مین بھیجدیتے ہین اور اوسکو اختیار ہوتا ہے کہ اپنے اہل و عیال کو ساتھ لیجاوے اور وہان خانہ داری کرے اس سزا کو ختائی بہت سخت جانتے ہین کیونکہ آبا و اجداد اور بزرگون کی قبرین اونکے جانے سے برباد ہوجاتی ہین اور اونکی پایتی مین پانو پھیلاکے آرام سے سورہنے کی امید جاتی رہتی ہے سوا اسکے **بیت** خشتِ وطن از تخت سلیمان خوشتر * خارِ وطن از سنبل و ریحان خوشتر * اور کسکا جی چاہتا ہے کہ اپنے یگانے دوست آشنا مدت کی صاحب سلامتی اور راہ گھاٹ کے ملاقاتی دفعتہً چھوٹ جاوین اور پھر اونکی صورت دیکھنے اور دوستی کا دم بھرنے اور اپنے ہمنشینون اور یارون مین بیٹھ کر دل لگی کرنیکی امیدین بالکل منقطع ہوجاوین اگر وے بیچارے انقلاب روزگار کو برحق جانکر سفر و حضر کو یکسان سمجھین تو جہان پر جا بیٹھین اوسیکو اپنا گھر جانین بقول سعدی **شعر** مسند خاطر خود را بہ ہیچ یار و دیار * کہ بر و بحر فراخ است و آدمی بسیار * اس سمجھ کے آدمی کو جلاے وطن سے کچھ رنج نہووے اور فراق کلی سے ایک ایک دن قیامت کیطرح نگذرے لیکن حکیم مطلق کی حکمت کی بڑی دلیل یہ ہے کہ طبائع مختلف ہین ورنہ اگر تمام اہل دنیا کی طبیعتین ہماری طرح وارستہ و آزاد ہوتین تو کارخانہ الٰہی مین فتور واقع ہوتا اور انتظام خلائق کا درہم و برہم ہوجاتا * ختا مین قصاص تین طرح پر مروج ہے اول سینہ کو تسمہ سے ایسا تنگ باندھتے ہین کہ دم گھٹ کر جان نکل جاتی ہے اور دوسرے سر کاٹ ڈالتے ہین اور تیسری طرح مین دس ہزار ٹکڑے کرتے ہین * اول طرحکے قتل کو اہل ختا موت باحرمت سمجھتے ہین مگر سر کو دھڑ سے جدا کرنا بدترین طرح جسے مرنا جانتے ہین لیکن

روبرو بانس کے پھرائے رکھے رہتے ہین اور ہر ایک مین عدد دش بیش وغیرہ تا سو لکھے رہتے
ہین اور حاکم طرفین کی سنکر جس پھرائے کیطرف اشارہ کرتا اوسکو پیادے اوٹھا لیتے مجرم کو زمین
پر لٹاکے تاڑے پر مارتے ہین اور دس ضرب سے پچاس تک چھوٹے قصورون کی سزا اور پچاس سے
سو تک جرم سنگین کے لیے مقرر ہین اور ایک قاعدہ ختا مین ایسا مروج ہے کہ اگر اور ملکون مین رواج
پاوے تو کسی پر کوئی تہمت نکر سکے اور وہ یہ ہے کہ جب نالش مین افترا ثابت ہوا تو حاکم کو اختیار
ہے کہ مفتری وہی سزا پاوے جو مجرم کو ملتی اگر قصور ثابت ہوتا اس سبب سے ختا مین افترا و بہتان
بہت تھوڑا ہے ❊ تلوؤن پر مارنے کی سزا ختا مین بہت مروج ہے اور اوسکی مار جسپر پڑتی ہے
اگرچہ ایذا اوسے بہت سی ہوتی ہے اور چندے چلنے پھرنے اوٹھنے بیٹھنے سے معذور رہتا ہے
لیکن اوسکی عزت مین فرق نہین آتا اور چونکہ فغفور اپنے وزیرون کو اکثر اسیطرح تنبیہ کرتے ہین
اس لحاظ سے ختائی اوس سزا کو سیاست پدری سمجھتے ہین ❊ ایک قسم کی سزا گناہ کبیرہ کیواسطے
یہ ہے کہ ایک تختہ مربع چار ٹکڑون کا ہوتا ہے اور اوسکے بیچ مین ایک سوراخ آدمی کے سر کے
جانیکے موافق اور دو چھید بازو کے لیے دو کونون پر بنائے جاتے ہین مجرم کی گردن اور دونون
بازؤن مین ڈالکے کسی صدر جگہ مین جیسا سر بازار یا چوراہا یا بتخانہ یا شہر کے صدر دروازے پر اوسے
کھڑا کر دیتے ہین اور ایک پرچہ کاغذ پر اوسکا جرم لکھکر تختے مین لگا دیتے ہین اور تا اوسکی میعاد
شب و روز اوس تختے کو نہین کھولتے اسیطرح وہ نابکار بازار بازار گلے مین لعنت کا ہار تشنہ و گرسنہ
سر و پا برہنہ ٹکڑے پارہ پارہ مارا پڑا پھرتا ہے اور اگر کسی نے کھانے پینے کو دیا تو کھا پی لیا ورنہ
اپنے ہاتھون سے معذور ہونے سے مجبور سب طرح سے لاچار و خوار و زار دو دو ہفتے اور کبھی چھ
اور آٹھ اور کبھی دس اور بارہ ہفتے یونہین رہتا ہے سوا اسکے جیسا جرم ویسا ہی وزن اوس
لکڑی مین ہوتا ہے غرض پانچ پنسیری سے کم اور دس پنسیری سے زیادہ نہین ہوتا لیکن بہت سے
قیدی اس سزا کی میعاد سنگین مین ہلاک ہو جاتے ہین غرض بچنے اور میعاد تمام ہونیکے بعد حاکم
... ہین اور اوس لکڑی کو گلے سے اوسکے اوتار کر بانس کی بیس ضربین مارتے ہین

ور حال دریافت کرکے اسامی و فریادی کو مع گواہان طرفین کے حاکم کے آگے لیجاتے ہین اور
اوسیوقت خواہ رات خواہ دن ہو تجویز شروع ہوتی ہے اسلیے عین مملکت مین حکم ہے کہ جو داد خواہی
کے لیے آوے اوسکی دادرسی اور انصاف کرنے مین دیر نہووے کیونکہ مظلوم کی فریاد سننے
اور داد دینے مین جسقدر دیر ہووے گی اوسیقدر اوسکو زیادہ ایذا پہونچے گی اور مارے ہوے کو
مارنا اور ستم رسیدہ کو اذیت پوہچانا خاتمہ مردم آزاری کا ہے * صرف دادبخشی اور انصاف
گستری کے لیے ہر صدر محکمہ کے خصوصاً فغفور کے دولت خانہ کے دروازہ پر نقارہ رکھا رہتا ہے
کہ جس گھڑی فریادی آتا ہے بلاتامل نقارہ پر چوب دیتا ہے اکثر اوقات یون ہوتا ہے کہ فریادی
کے چوب مارنے سے خود بدولت آپ ہی داد دینے کو نکل آتے ہین اور جس محکمہ کے قابل مقدمہ
کو سمجھتے وہین بھیج دیتے ہین اور ہمیشہ سے یہ چلا آیا ہے چنانچہ قدیم الایام مین کسی فغفور نے
اپنے دولتخانہ کی صدر ڈیوڑہی دروازے پر کیواڑ نہ لگوائے وزیرون نے سبب پوچھا فرمایا
کہ میرے گھر اور میرے دل کو کشادگی چاہیے تاکہ میری رعیت کو مجھ تک پہنچنے اور میرے دادرس
ہونے مین تامل نہووے القصہ جس وقت فریادی حاکم کے حضور آتا ہے زمین پر دوزانون بیٹھتا ہے
اوسوقت اوسکی سب سرگذشت سنتے کے اور بالکل حقیقت سمجھنے کے بعد حکم مناسب صادر ہوتا ہے
لیکن قبل سیاست کرنے کے اسامی سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہاری تقصیر کے موافق سزا ملی
اور تمہارا انصاف ہوا یا نہین اگر اوسنے جواب دیا کہ مین نے جیسا کیا ویسا پایا تو اوسیوقت
حاکم اپنے سامنے اقرار لکھوا کے گواہون کو بلوا کے سب ماجرا سنوا کے سزا دلواتا ہے اور
اگر مجرم نے اوس انصاف کو نہ مانا اور اپنے کو باوجود ثبوت گناہ کے بیگناہ ٹھہرایا تو اوسوقت
مقدمہ کی تنقیح حکام اعلی کو سپرد کیجاتی ہے اور اسامی یا فریادی کو اختیار ہے کہ فغفور تک اپنے
معاملہ کو پہنچا دین غرض اسقدر تردد صرف بڑے امورون مین کیا جاتا ہے جسکی سزا قتل یا تشہیر
یا جلاے وطن تجویز ہو لیکن چھوٹے چھوٹے مقدمات کہ جس مین صرف زدوکوب مناسب ہے
تو اوس مین ماندرین فوراً سزا دلوا سکتا ہے ختا مین زدوکوب کی سزا یون دیجاتی ہے کہ ہر حاکم کے

تاکہ وہ سب گناہون سے باز رہین ۞ دسوان قانون یہ کہ ہرشخص کو ظاہر و باطن کی تہذیب حاصل کرنی چاہیے کیونکہ ایک سے دنیا کی بہلائی اور دوسرے سے عقبیٰ کی رہائی حاصل ہوتی ہے ۞ گیارہوان قانون یہ کہ ہرشخص کو اپنے فرزندون اور چہوٹے بہائیون کو اچہی طرحسے تربیت کرنا چاہیے کیونکہ اگر اونکی تعلیم مین کمی ہوگی تو وہ اپنے بزرگون کے ساتہ بُری طرح پیش آوینگے ۞ بارہوان قانون یہ کہ کسی پر بہتان نہین کیا چاہیے کیونکہ بہتان کا شیطان کا ہے ۞ تیرہوان قانون یہ کہ اپنے گہر مین کسی مجرم بدنہاد شہر بدر کیے ہوے کو لانا یا کسی طرحسے اوسکے ساتہ کچہ سلوک کرنا نیکون کے ساتہ بُرا کرنا ہے بقول سعدی علیہ الرحمت نکوئی با بدان کردن چنان است ۞ کہ بد کردن بجاے نیک مردان ۞ چودہوان قانون یہ کہ حسبکا جو خزانہ مقرر ہے اوسکا حسب معمول ادا کرنا چاہیے کیونکہ مغفور قبلہ گاہ رعایا کا ہے اور چونکہ اوسکا خرچ رعیت کی اداے خزانہ پر موقوف ہے لہذا اس امر مین غفلت کرنی گویا اپنے والد کو ایذا دینی ہے ۞ پندرہوان قانون یہ کہ ہرشخص کو حاکمان شہر کی مدد کرنی چاہیے تاکہ چور اوچکے اوٹہائی گیرے جیب کترے گرہ کٹے اور ہر طرحکے بدمعاش اپنے پیشہ کو نکرنے پاوین اور جو فعل بد کرین اوسکو گرفتار کرا دیوے کیونکہ ایسے امر مین حاکم کو مدد دینی اپنی بہلائی کرنی اور اون مردم آزارون کے ظلم سے سب کو بچانا اور اپنی جان و مال کو محفوظ رکہنا ہے ۞ سولہوان قانون یہ کہ جو شخص لگام سرکش گہوڑے کے حوالے کرتا ہے مارا پڑتا ہے اوسی طرحسے مغلوب غیظ کا ہونا اور توسن طبیعت خودکام کی لگام ہاتہ سے چہوڑ دینی نامناسب ہے الغرض اسی طور پر تمام مُلک ختا مین قوانین دیوانی امہین جاری ہین راقم نے اپنی عقل کے موافق سبکی وجہ تسمیہ بیان کیا ہے فقط ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

آٹہوان باب

فوجداری تقصیرون کی شرح اور اونکی سزا دینے کا بیان

مُلک ختا مین جب کوئی شخص ارادہ فریاد کا کرتا ہے اپنے شہر کی فوجداری کچہری کے دروازہ پر جاکر جو نقارہ باہر دہرا رہتا ہے اوسپر چوب مارتا ہے فوراً ناظرین کے پیادے نکل آتے ہین

وسری طرف جنبش نکرے کیونکہ بزرگون کے حکم کو خدا کی مرضی قیاس کرنا چاہیے اور چونکہ خدا کا
یا فغفور ہے اور تمام لوگ فغفور کے لڑکے ہین اور خدا کا حکم فغفور مانتا ہے اس سبب سے فغفور کا حکم
سب رعیت مانتی ہے اس لحاظ سے ہر بزرگ کی مرضی کے موافق کام کرنا عین خداوندتعالی کی رضا کو
فتیم بجالانا ہے اور جو شخص اس امر کا منقاد و مطیع ہوا دنیا وعقبی مین سرخ روئی حاصل کی کیونکہ جو اپنے
زرگون کی مرضی پر چلا وہ خطا و قصور سے بچا اور خدا کا پیارا ہوا اور جس نے بغاوت کی اوس سے
طا سرزد ہوئی اوسکے عوض یہان جو سزا ملی سو ملی اور عاقبت بھی بری ہوئی اور اوسکی شان پر
یت خسر الدنیا والآخرہ صادق آیا * دوسرا قانون یہ ہے کہ اپنے بزرگ جو جہان فانی سے گذر
گئے ہین اونکی یاد ساتھ تکریم و تعظیم کے رکھے اور اونکی قبرون کی رسومات بجالانے سے نشان
سعادتمندی کا ہے اور جسکو ان باتون کا خیال رہیگا وہ بزرگون کی نصیحتون کو مانیگا اور خطا
نہین کریگا * تیسرا قانون یہ کہ لڑنا یا جھگڑنا اور دوسرے کے قضیہ کو مشانہ دینا برا ہے * چوتھا قانون
یہ کہ کسان اور ریشمی اور سوتی کپڑے کے بننے والون کی زیادہ قدر کیا چاہیے کیونکہ غذا اور پوشاک
دو سبب سے مقدم ہین اور نہین دو فرقون سے ملتی ہین * پانچوان قانون یہ کہ پرہیزگاری اور کفایت
شعاری ہر شخص کو لازم ہے کیونکہ ایک سے سلامتی جان کی اور دوسرے سے حفاظت مال کی
متعلق ہے * چھٹوان قانون یہ کہ مدارس اور تعلیم گاہون کی ترقی کی تدبیر کرنی ہر شخص کو لازم ہے
کیونکہ اگر لڑکے بے تربیت رہے تو برباد ہووے * ساتوان قانون یہ کہ ہر شخص اپنے بزرگونکے
پیشہ کو اختیار کرے کیونکہ ایک آدمی سے ایکہی کام خوب ہوتا ہے اور ایکہی فن کی تکمیل مین مدت العمر
چاہیے * آٹھوان قانون یہ کہ جو شخص طرز جدید و مذہب نو خلاف دستور بزرگونکے جاری کرے اوسکو
فورا نیست و نابود کرنا چاہیے کیونکہ اوسنے بزرگون کی عقل کو ہیچ جانا اور اونکی وضع و دستور پر چلنے
کو ننگ و عار سمجھا اور کیا اونہین یہ بات نہین سوجھی تھی جو اوسکی عقل کی محتاجی رہی تھی پس اس
شخص نے خطا کی اور خاطیون مین نامزد ہوا * نوان قانون یہ کہ چونکہ سزا کے خوف سے عوام بدی
نہین کرتے اسلیے خواص کو لازم کہ ہمیشہ اون لوگونکے روبرو فغفور کے غضب اور قہر کا ذکر کرین

بڑا بیٹا باپ کے دفن کا اہتمام کرتا ہے اور تین برس تک ماتم کے رسومات بجالاتا ہے ✣ باپ کے مال
ومتاع کا وارث بیٹا ہوتا ہے لیکن اگر سرکاری عہدہ باپ کے ذمے قبل مرگ کے تھا اوسکا مستحق
بیٹا نہین کیونکہ ختا مین علم وفضل کی قدر ہے اور جسکی جوبات اوسکی ساتھ ہوتی ہے اس دستور کو اہل
کمال تعریف کرتے اور بے ہنر بد جانتے ہین لیکن در اصل حکمانے عقل اور دور اندیشی کو اس قانون مین
جگہ دی اور جہان دوسرے اسباب مملکت ختا کی بقا کے ہین وہان اس دستور کو بھی سب سے بزرگ سمجھا
چاہیے ✣ ختا مین بلوغ کا کوئی سن مقرر نہین کیونکہ باپ کے جیتے جی سب لڑکے اگر سو برس کے
بوڑھے ہووین تو نابالغ سمجھے جاتے ہین اور باپ اپنے وصیت نامہ مین جسکے حق مین جو لکھہ جاوے
وہی ظہور مین آوے ✣ لیکن بے وصیت کیے اگر مرے تو سب بھائیون کو برابر حصہ ملتا ہے لونڈی
غلام کی خرید وفروخت ختا مین جائز ہے لیکن صرف زر خریدہ پر خریدار کا اختیار ختم ہے اور اگر
کوئی شخص اپنے غلام کی جورو بیٹی پر ہاتھہ ڈالے واجب القتل متصور ہوتا ہے اور سب سے زیادہ
انصاف کا یہ قانون ہے کہ بونے اور کاٹنے کے موسم مین کسان کو کسیطرح کے قرض کی بابت
کوئی گرفتار نہین کرسکتا اور ایسے ایام مین اگر حکم فغفور کا بھی فرمان آوے تو ٹل جاوے
سواے ان قوانین دیوانی کے جو راقم نے مختصر عرض کیے سولہ اور قانون ہین جو لبطور نصائح کے
جاری ہین اور چونکہ یہ قوانین استحکام وپایداری مملکت کے لیے بمنزلہ بیخ وبنیاد کے ہین لہذا حکام
شہر پر حکم ہے کہ پندرہوین روز بر سر بازار خلائق کو جمع کرین اور ان سولہ نصیحتون کو سنا دیوین
اور سب حقیقت کی شرح کرین اور انکے عدول کرنے اور نہ ماننے کے مفاسد اور بجالانے کے
فوائد بیان کرین تاکہ عوام الناس ترک رذائل وکسب فضائل کرین اور ان قوانین کی پیشانی
یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنے باپ مان اور بڑے بھائی یا جو بزرگ خاندان ہووے اوسکی تابعداری
ہر امر ونہی مین اسطرح پر بجالانا چاہیے کہ اونکی مرضی سے اپنی نشست وبرخاست متعلق ہووے
اور جسطرح سے انسان کے بدن مین روح کے ارادہ سے جسم کے حرکات وسکنات ہین اوسیطرح
ہر شخص کو لازم ہے کہ بزرگون کی مرضی کو گویا اپنے تن کی جان سمجھے اور بے رضا بزرگون کے

اور ڈاک والون کی حفاظت ہووے اور جب ملک مین کچہ خرخشہ پیدا ہوتا ہے تب دن کو وے نشان اڑاتے اور راتون کو مشعل جلاتے ہین سبب اوسکا یہ ہے کہ ایک جگہ کی خبر دوسری جگہ فوراً پہنچ جاتی ہے اور اوسیوقت قلعون سے مدد آتی ہے * دریا اور تری کا سفر جو کرتے ہین وے گھاٹ گھاٹ کے ماجہی کو بلاکر اپنی چیزین گنکر باربرداری کی اجرت کی ٹہکیتی کرکے اوس کے حوالے کر دیتے ہین تب وہ شخص کشتیون پر اسباب چڑہا کے منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے اور وہان پر جب ایک ایک چیز گنکر مالک سنبہہ لیتا ہے تب اوسکو کرایا دیتا ہے بہت سی باتین جو اوس ملک مین خلق اللہ کے آرام کے لیے مقرر ہین اونمین سے ایک یہ ہے کہ بجز ارباب تجارت کے مسافر کی کشتی سے محصول نہین لیا جاتا * تواریخ کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ قریب اڑہائی ہزار برس کے ہوے کہ ختا مین سب ملکون سے پیشتر ڈاک کی بنا ہوئی لیکن عیب یہی ہے کہ جسطرح فرنگستان اور ہندوستان مین جو شخص جس ملک کو خط روانہ کیا چاہے تو پہنچ سکتا ہے اوسطرح یہان نہین اور سوا سرکاری ڈاک والون کے دوسرے اوس ملک مین نہین ہین اور نظام اور مانڈرینون کے مہری خط کے سوا دوسرونکے خط جانے نہین پاتے مگر بڑے شہرون کے جو ایسے ارباب تجارت کہ اونکی بزرگی اور نیک چلانی کا اعتبار حکام پرگنہ پر ظاہر ہوا اونکے خط فراغت سے معرفت ڈاک سرکاری کے دوسری جگہ پہنچائے جاتے ہین * دفتر اول مین دار الامارۃ بیجین کی کوتوالی کا حال بیان ہوا ہے کہ تہوڑی رات گذرنیکے بعد دروازے شہر کے بند ہو جاتے ہین بلکہ ہر گلی کے جو پہاٹک ہین وہ لگائے جاتے ہین اور بجز طبیب کے دوسرے کی آمد و رفت شام سے موقوف ہو جاتی ہے الغرض یہی حال مملکت ختا کے ہر شہر بلکہ ہر بستی مین ہے کیونکہ بقول اجتماعی حکما کے دن واسطے محنت کے اور رات واسطے راحت کے ہے * اوس ملک مین ادنی سے اعلی تک تمام روز اپنے دہندے مین مشغول رہتے اور رات کو آرام سے سوتے ہین اور چمگادڑون اور گیدڑون کیطرح اونکو شب پروازی اور شب گردی سے کچہ کام نہین مگر کوئی ترا ہون اور چوراہون اور سڑکون پر چوکیداری یا پاسبانی کرتے رہتے ہین اور اگر کسی اجنبی پر اونکی نگاہ پڑی

ہین جاتے ہین اور وہان کے حکام تجویز کرکے فغفور کے حضور مین اطلاع کرتے ہین ۲ صدر محکمہ دوم
ہوپو کہلاتا ہے اور فغفور کے مداخل اور مخارج کا حساب کتاب اس محکمے کے ذمے رہتا ہے
اور سرداران جنگی اور دیوانی اور افواج وغیرہ کی تنخواہ یہین سے بٹتی ہے چونکہ انبار خانے وغیرہ یہین سے
متعلق ہین اس لحاظ سے جتنے لوگ کہ پیدا ہوتے یا کہ مرجاتے اور کس مقام پر کسقدر مقیم ہین سبکی
اسم نویسی کے کاغذ یہین داخل ہوتے ہین اور اس محکمے کے بھی تابع چار چھوٹی کچہریان ہین ۳ تیسرا
صدر محکمہ لی پو یعنے فقہ اور تہذیب کا ہے آداب دین کے اور رسمین دنیا کی اسی محکمہ سے متعلق
ہین اور یہان کے حکام کو یہی خیال ہر وقت رکھنا ہوتا ہے کہ جو کچھ حکیم کنگ فوزی فیلسوف اعظم
نے مملکت ختا مین ہر امر کے قاعدے مقرر کیے ہین اون مین سر مو فرق نہونے پاوے ادنی رعیت
سے تا بہ فغفور سب کی نشست و برخاست اور جس رتبے کا جو شخص ہووے اوسکے ساتھ ہر کسیکو
اپنے مرتبے کے موافق جس آداب سے پیش آنا چاہیے سب کا دستور سکھلانا اونہین لوگون کا
کام ہے اور غیر ملکون سے جو سفیر اور ایلچی کہ فغفور کے حضور مین آتے ہین اونکی خاطرداری اور
رخصت کا سامان اسی محکمہ سے متعلق ہے اور چار چھوٹی کچہریان اسکے زیر حکم ہین ۴ چوتھا صدر محکمہ
ہیپین کا یین پو کہلاتا ہے اور بالکل فوج کی سپاہ اور سردارون کی بحالی اور برطرفی اور کوچ و
مقام اور رسد اور سلاح خانہ وغیرہ سب اس محکمے کے تابع ہین لیکن افواج کی تنخواہ دوسرے
محکمے ہوپو سے متعلق ہے اور چار کچہریان اس محکمے کے بھی تابع ہین ۵ پانچوان صدر محکمہ ہین پو کا
صدر نظامت اور دیوانی عدالت ہے اور جہان تک چوری و سرزوری و داد و ستد کے
مقدمات درپیش ہوتے ہین اسی جا پر فیصلہ پاتے ہین اور مثل دوسرے محکمون کے چار
کچہریان اسکے بھی زیر حکم ہین ۶ چھٹوان صدر محکمہ کا ینو کا معمار خانہ سے متعلق ہے اور فغفور
کے دولتخانے محل سرائین اور کل عمارات شاہی کی تعمیر و ترمیم اسی محکمہ کے تفویض ہے سوا اسکے
سرکار کے جہاز جنگی اور تجارتی کی ساخت اور مرمت اور اونکے ملاحون و ناخداؤن کی
بحالی برطرفی اور شاہراہون کی حفاظت اور خبرداری اور پلون کی بندش اور تیاری اور جھیلون

اگرچہ آتشبازی بنانے مین ایسی ایسی ایجادین اور تحفگیان نکالی ہین کہ اس فن کے کمال کا خاتمہ اونہین پر ہو چکا ۰ سوارون کی ماہواری تنخواہ سات روپیہ سے کچہ زیادہ ہے اور پیادون کی پانچ پانچ روپیہ اور سرکار سے آدہی تنخواہ کا چاول اور باقی روپیہ ملتا ہے سوارون کو سرکار سے گھوڑے اور اونکی خوراک و پوشاک ملتی ہے اور دونون قسم کی فوج کے اسباب و آلات جنگ اور سال مین ایک جوڑا وردی کی پوشاک کا سرکار سے عنایت ہوتا ہے

پانچوان باب

ختا کے صدر محکمون اور شاہنشاہی محتسبون کا بیان

دارالامارہ پیچین کے چہ صدر محکمون مین فغفور کا دیوان عام سب پر حکم رکہتا ہے اس دیوان خانے مین پایتخت کے وزرا اور چہون صدر محکمون کے حکام اعلی جمع ہو کے باہم مصلحت اور شورہ امور سنگین مین کرتے ہین اور فغفور اپنے خاصون سے ہمیشہ شورہ کرتا ہے ختا کے چہ صدر محکمہ لوپو کہلاتے ہین اور پہلے محکمے کے حکام سے جلیل القدر عہدون کے سردارون کی بحالی اور برطرفی متعلق ہے اس محکمے کے حکام کسی ناظم یا سردار کی نیک اطواری یا بداطواری کی کیفیت جس طور پر فغفور کے حضور مین پیش کرتے ہین اوس شخص کے واسطے جزا سزا اوسی طور پر مقرر ہوتی ہے اور اس محکمے کے تابع چار کچہریان ہین پہلی کچہری کے عملے اون فاضلون کی حیثیت و لیاقت کا حال لکھتے ہین جو کہ درخواست سرکار کی نوکری کرنے کی رکھتے ہین دوسری کچہری کے عملے اونہون سے نظام اور ماندرون کے اطوار و کردار کا احوال استفسار کر کے لکھتے ہین اور تیسری کچہری سے سب ماندرینون کو اپنے اپنے عہدے کی مہرین ملتی ہین اور جب صوبجات سے اونکے کاغذات پہنچتے ہین مہرون کا مقابلہ اوسی محکمے مین ہوتا ہے اور جب راست یا کم و کاست ٹھہرتے ہین صدر محکمے مین پیش کیے جاتے ہین اور چوتھی کچہری مین اون فاضلون کے امتحان کی نتھیان رہتی ہین جو دستور مقرری کے موافق امتحانون سے فراغت کر کے

تب مین غرض اون چار کچہریون کے کاغذات جمع ہو کر صدر محکمہ اول کے

کہ اوس سے گذرنا دشوار ہے مگر ایک روس کا ملک کہ اوس طرف سے یورش ممکن ہے لیکن بسقدر وسیع بیابان و ریگستان فیمابین شاہ مملکت روس کے واقع ہے کہ لشکر کشی اودہر سے کرنا اور رسد و پانی پہنچانا قریب القیاس نہین الغرض انہین کئی جہتون سے غنیم کا اول تو ختا مین جانا دشوار سوا اسکے اگر پہنچا بھی تو تاخت و تاراج کر کے اپنے ملک مین پھر جانا شاید سہل ہووے لیکن تمام ملک پر قابض قادر ہو کر جمکے بیٹھ جانا اشکال سے بلکہ محال سے ہے اس لیے مملکت ختا کو دشمن کا خوف بہت کم ہے اور جب سے کہ تاتاریونکا دخل ہوا اور وے اصلی ختائیون کے ساتھ مل گئے اور پشتین کی عداوت دور ہو کر مثل شیر و شکر کے اختلاط و ارتباط ہو گیا تب سے اور بھی اس کی صورت پیدا ہوئی ورنہ فغفور کی فوج ایسی جرار و قہار نہین کہ فرنگستان کے کسی ایک پادشاہ کا پادشاہ کے لشکر کا مقابلہ کرے * اکثرون کے علاوہ سپاہی جتنے ہین شہریون کے شمول مین گنے جاتے ہین اور حکم ہے کہ جب سرکاری کام مین متعین ہووین تب ہی اپنے ساز و سامان ہتھیار کے ساتھ باہر نکلین ورنہ اور شہریون کیطرح بازارون مین پھرین * ان پلٹنون کی وردی اکثر صوبون مین فرق ہے کہین نیلی کرتیون کے حاشیے سرخ اور کہین آبی کرتیون کے حاشیے زرد * کہین ڈھیلی مہریون کے پاجامے اور کہین گھٹنے کے نیچے پینے پاتیانے اور کہین جامون کا دستور ہے تیر انداز نیلے جامے پہنتے ہین اور کمر مین پرتلے جسکی داہنی طرف بخلاف اور ملکون کے تلوار پڑی رہتی ہے سر پر موٹے چمڑے کے خود اور اوسپر سے لانبے لانبے سرخ بالون کی چوٹی لٹکتی رہتی ہے اور طرفہ تر یہ ہے کہ کہین سپاہیون کے ہاتھون مین ہتھیار کے ساتھ پنکھی بھی رہتی ہے اور حربے اونکے تیر و کمان و تلوار اور توڑے دار بندوقین ہین توپین بہت ہین لیکن اونسے ایک گولہ زد پر بغیر نیاز مانے کے نہین پہنچتا اور سوا شلک چھوڑنے کے خونریزی سے وہ بیچاریان باز رہتین ہین حالانکہ موجد باروت ختائی ہین اور تحفگی باروت ختا کی ہر بلاد و اقلیم مین مشہور ہے چنانچہ شوزا کثرت سے وہان پیدا ہوتا ہے یہ خبر قدیم تاریخون سے ملتی ہے لیکن ختائیون نے ہمیشہ توپ و تفنگ کیطرف کم توجہی کی ہے

ی تخصیص کے مادہ مین چند شعرا اوسے لکھنا مناسب ہوا اوردہ یہ ہین * **اسدی گوید**
بیت چنین کرد گرشاسپ را * کہ در ہند بدرود کن خواب را * مدارے زخون سیاہان دریغ *
ی کار فرما درخشندہ تیغ * بخستین دہ انجام کار سترگ * بر ایشان چنان زن کہ بر گلہ گرگ *
انی دران بوم سالی تمام * کہ لشکر گران گیر دار ننگ و نام * گرت بگذرد چار موسم دران * ز فرہنگ
دمردی نیابی نشان * القصہ اس جہت سے تاتاری سپاہ سے بھی وہ اچھی وہ اچھی امید بہادری
لی رکھا چاہیے حالانکہ سپاہ گری کے سب فن دشمن شکن مین یعنے تیر اندازی تلم بازی بھالا گھمانے
تلوار مارنے گولی لگانے مین خوب طاق اور مشاق ہین لیکن کڑی چوٹون کے آگے رن مین تن
اونکا تن سے ہوا کیطرح شن سے نکل جاتا ہے اور اپنے گھوڑون کی دُم دبا کے چوتڑ دکھاتے
خنگاہ ان کی طرف سٹاہو جاتے ہین مقام عبرت کا ہے کہ یہی تاتاری اولاد اونہین پادشاہون
کی ہین کہ جنھون نے اپنی ضرب شمشیر سے شاہئیس پادشاہون کے تخت کو اولٹ دیا اور
ممالک ایران و توران و روم و مغرب و شام و مصر و عراق و عرب و عجم و ماژندران و
کیلانا تھہ و سروان ناتھہ و آذربایجان و فارس و خراسان و دشت قبچاق و خوارزم و ختن و
کابلستان و باختر اور زمین ہندوستان کے پادشاہ ہوے تھے حق ہے کہ خداوند عالمیان
جب دولت و اقبال چھین لیتا ہے تب اپنی تمام نعمتین روحانی اور جسمانی سے محروم کرتا ہے
چونکہ قدیم الایام سے ختا مین کسی غیر ملک کے لوگ آنے نہین پاتے کہ سب جگہ کی قلعہ بندی اور
راستہ گھاٹ دریافت کرین اور ملک بھی اسقدر وسیع ہے کہ اگر فغفور کی فوج کی مانند کسی اور
پادشاہ کی فوج کثیر ہوتی تو البتہ بعد خرابی کے ہر جگہ کی رعیت دبائی جا سکتی اور قابو مین رکھی
جا سکتی اور چونکہ بحر محیط چہد دلون کی حفاظت اسطرح کرتا کہ کوئی بڑا جہاز کنارے کے قریب
سبب کم ہونے پانی کے آنہین سکتا کہ فوج اور غلہ تری سے آوے اور پچھم کیطرف یہ اسقدر
کوہستان بے پایان ہے کہ انسان کی کیا جرأت بلکہ حیوان کی کیا حقیقت کہ اوسکو طے کرسکے
یہ ... اوس نگہبان حقیقی نے ایسا حصار پیدا کر

اوس ملک کے تخت پر بیٹھا اور دیوار ختا کی دونون طرف کا ملک اوسکے ہاتھ آیا اوس وقت سے لڑائی بھڑائی
کا اتفاق کم ہوا ہے اور جب تک کہ اصلی ختائی اور تاتار کی قوم ایک نہین ہوئی تھی تب تک تاتار کی یورش
کے خوف سے فوجین ہر وقت تیار رہتی تھین چونکہ اب وہ بات مٹ گئی ہے نصف فوج سے
زیادہ تمام مملکت مین اسطرح پھیلی ہوئی ہے کہ جن پرگنون مین جن سپاہیون کے گھر ہین وہین
کے تھانون مین اور دوسرے مقامون کی چوکی پہرے مین وے سب تعینات ہین اس طریق
سے اونھین بھی لڑکے بالے گھر دروازے کی قربت سے آرام ہے اور سرکار کا بھی کام بند نہین
رہتا اور حفاظت ملک کے لیے جتنے قلعہ ہین سب مین انہین فوجون کی بھرتی ہوتی ہے
لیکن تاتاری سپاہی بسبب یگانگی اور اعتماد کے خطرناک جگہون مین ہمیشہ متعین رہتے ہین
اور اصلی ختائی سے جو اہل سیف ہین اونہین کامون مین مقرر ہوتے ہین جنکا ذکر کیا گیا اور سوار
جو ہین وہ بھی علی ہذا القیاس اپنے پرگنون مین سرکار کی ڈاک لیجانے اور دوسرے کام کرنے مین
مقرر ہین یہ دو قسم اٹھارہ لاکھ فوج قلمبند درماہہ پاتی ہے لیکن اسکے سوا بعض بعض صوبون مین
جہان کے باشندے قوی اور بہادر ہین وہان پر رعایا کو لاخراج زمین دی گئی ہے تاکہ ضرورت
کے وقت زراعت کو چھوڑ ہتھیار اوٹھا کے سرکار کی جان نثاری مین موجود ہووین حقیقتاً
کثرت سپاہ و رعیت کی حد شمار سے باہر ہے مگر پھر بھی کچھ نہین کیونکہ اصلی ختائی ایسے نامرد
اور کم ہمت ہوتے ہین کہ بیان نہین کیا جاتا اور اہل تاتار اگرچہ شجاعت و مردانگی مین اون سے
بہتر ہین لیکن جب سے کہ ملک ختا کا اونکے زیر حکم ہوا ہے تاثیرات سے آب و ہوا کی اور معاشرت
و مصاحبت سے اہل ختا کی اونکی ذاتی جرأت مین کمی آگئی ہے مشہور ہے کہ صحبت اور عادات
اور تاثیرات آب و ہوا کو اسکا امکان ہے کہ فطرت اصلی مین فرق لاوے اور جبلت ذاتی مین
اختلال کلی ڈالے چنانچہ ضحاک تازی ملک الملوک نے مملکت ایران سے جسوقت گرشاسپ
نامے ایک سپہ سالار کو مہم ہندوستان مین گسیل کیا اسکے حق مین پادشاہ نے جو نصیحت
کی تھی استاد اسدی نے اوسکو نظم مین لکھا ہے اس بنا پر آب و ہوا کی تاثیر اور تبدیل فطرت

اور چونکہ اون دونون کا ایک ہوجانا اور فساد برپا کرنا ممکن ہے اس لحاظ سے دو ماندرین مقرر
رہتے ہین اور جب تک اون چار شخصون کی راے موافق نہین ہوتی کوئی بات وقوع مین نہین آتی
اسکے سوا یہ سب ماندرین سرامر سنگین کو اس محکمے کے حکم پر موقوف رکھتے ہین جو ہین پو کہلاتا ہے
اور دار الامارت کے دیوانی محکمون مین پانچوان مرتبہ رکھتا ہے حالانکہ اس محکمے مین دیوانی ماندرین بیٹھتے
لیکن تمام مملکت کی فوج کے امورات کی تجویز وہی لوگ کرتے ہین اگرچہ بادی النظر مین یہ طریق خلاف
رسم دنیوی کے معلوم ہوتا ہے کیونکہ اہل سیف کے معاملہ کو اہل قلم کا سمجھنا دشوار ہے لیکن اس
بندوبست مین حکماے ختا نے عجب طرح سے عقل کو خرچ کیا ہے اور فتنہ کو بیدست وپا رکھا حالانکہ
جنگی ماندرین اور افسران خورد وکلان سب ملاکے تراَنوے ہزار ہین اور دیوانی ماندرین فقط نو ہزار
ہین لیکن قدر ومنزلت انہین سبھون کی زیادہ ہے کیونکہ ایک پیشہ عقل اور دوسرا پیشہ جہل ہے

چوتھا باب

افواج ختا کا بیان

طالب العلمی کے عہد مین جب راقم اگلی تاریخون سے قدیم پادشاہون کی کثرت فوج کا احوال
دریافت کرتا تھا اور دارا و کیکاؤس اور بابل کے پادشاہون کی فوجونکا شمار سننے مین آتا تو
بڑی حیرت ہوتی تھی کہ اسقدر سپاہ وے کہان سے جمع کرتے اور نبرد گاہ مین مقابل دشمن کے
لاتے تھے اور چونکہ اونکے نام کے سوا کوئی دوسرا نشان پردۂ زمین پر باقی نہین ہے خیال ہوتا تھا
کہ اونکے وقت کے مورخون نے خوش آمد اور پاس کی راہ سے اپنی روایت مین مبالغہ کو دخل
دیا ہے لیکن جب فغفور کی فوج پیادہ وسوار کا شمار راوی راست گو وصحیح البیان کے تذکرے سے
معلوم ہوا اوسوقت کیانیون کی فوجونکا ہونا تصدیق ہوا اور تعجب نہ رہا کیونکہ دس لاکھ فوج پیادہ
اور آٹھ لاکھ سوار فغفور کی سرکار مین آج کی تاریخ تک تنخواہ دار ہین غرض یہ سمجھنا چاہیے کہ جسطرح
انگریزی فوج سوا جنگ اور حفاظت ملک کے دوسرا کام نہین کرتی اوسیطرح فغفور کی پلٹنین بھی
بستی ہین کیونکہ جب سے کہ تاتار دوبارہ ختا مین آئے اور سر دلدار چو تاتاری قوم کا

اور پانچوین درجے کے ماندرین ہر صوبے کے فوج کی نگہبانی کرتے ہین اور درجہ ششم کے ماندرین کو ذخیروں کی نگاہداشت اور پلون
کی ساخت اور مرمت سپرد ہوتی ہے ساتوین درجے والے ہر صوبے کے دریاؤن کے باندہ اور پل بند ہوئے ہین
اور آٹھوین درجے کے ماندرین سب سمندر کے کنارون کے باندہ بند ہوتے اور سوداگرون کے جہازون سے محصول اوگاہتے
ہین الغرض جہانتک کہ سرکاری عہدے مملکت ختا مین ہین سب پر سوا فاضلون کے
کوئی بحال نہین ہوتا اور جسقدر علم و فضل و دانائی مین ترقی کرتے ہین اور نیک اطواری کے ساتھ مشہور
ہوتے ہین اوسیقدر فغفور کے دریاے فیض و قدردانی سے سیراب ہوتے ہین ۞ ایسے دستور کا
کیا کہنا ہے اور جب تک جاری رہیگا ختا کی سلطنت کو قیام و استحکام ہوویگا کیونکہ جب تمام مملکت
کے عاقل و عالم سرکاری عہدون پر مقرر ہون اور ہر طرح سے اونکا فائدہ ہو تو ان سردار و جان نثار رہنے میں
متصور ہو باہم متفق ہون اور خوف سلطنت کو رہتا ہے کہ ارباب فضل و دانش کو پریشانی رہے بقول
مثل کے بھوکے بھلے آدمی سے ڈرنا چاہیے اور سلطنت مین رخنہ ڈالنے والے خواص ہوتے
جو اپنے کو قابل جانتے اور محروم دیکھتے اور حاکم ملک اور امرا کو بھانڈ بھگتئے کے قدردان پاتے ہین ۞
عوام الناس جہل پیشہ جو بجز کھانے اور سورہنے کے کچھہ فکر نہین رکھتے ہرگز بغاوت نہین کر سکتے ہین ۞

تیسرا باب

سرداران فوج کا احوال

جو طالب العلم کہ جوان وجیہ اور شہ زور ہوتا او سکو سوا علوم کے سپاہ گری کے تمام فنون مین جب
کامل ہوتا اور اون مین بھی تین درجے فضیلت کے طے کرتا تب فوج مین عہدہ ملتا ہے جسطرح
فوج انگریزی مین سردارون کے درجے ہوتے اوسیطرح ختا مین بھی دستور ہے اور چونکہ اصلی
ختائیون کو رغبت سپاہ گری کیطرف کم اور اہل تاتار کو زیادہ ہوتی ہے اس سبب جنگی ماندرین یعنے
سرداران فوج اکثر قوم تاتار سے ہین اور اصلی ختائی دیوانی ماندرین زیادہ ہوتے ہین ۞ ختا کی سلطنت
کو جس پہلو سے دیکھیے عقل سے سرتاپا آراستہ معلوم ہوتی ہے ہر پلٹن کے سپہ سالار کے شریک
ایک ماندرین دیوانی ہوتا ہے اور لڑائی کے حکم احکام اور تنخواہ کا دینا اوسی سے متعلق رہتا ہے

ہر صوبے مین ڈیڑھ ہزار یا دو ہزار اور بعضے مین قریب اڑہائی ہزار طالب العلم کے نام لکہے
ہوے ہین جو سال بسال فضیلت کے درجون مین ترقی کرتے اور قابل عہدہ داری کے سمجھے جاتے ہین
طالب العلمی کے درجے سے کسی شخص نے جو تحصیل سے فراغت پائی تو مولوی کے رتبے کو پہنچا اور
کیوکین کہلایا بعد اوسکے جب ریاضت شاقہ کرکے کئی برس کے بعد مولانا ہوا اور سن سے خطاب ملا
تب وہ بڑے شہرونکا حاکم ہوسکتا ہے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعد مولوی ہونیکے بعض کو خدمت
شہرون کی حاکمی کی ملتی ہے لیکن وہ شہر چھوٹے اور تیسرے درجے کے ہوتے ہین اور پہلے درجے کا
حاکم سواے مولانا کے کوئی نہین ہوتا ۔ جب کئی عہدے شہرون مین حاکمی کے خالی ہوتے ہین تب
فغفور اون شخصون کو طلب کرتا ہے جنہین خطاب مولانا کا ملا ہے اور خدمت سرکار مین بھی قدامت
کا پایہ ہے اور بزرگی و نیک کرداری اور فضیلت کا بھی پایہ ہے بعد اوسکے ایک ظرف مین کاغذ کے
چھوٹے چھوٹے ٹکڑون پر نام ہر ایک شہر کا جہان خدمت خالی ہے لکھکر ڈال دیتا ہے وہ ظرف
اتنا اونچا رکھا رہتا ہے کہ اگر کوئی ہاتھ سر سے اوپر اوٹھاوے تو اوسمین پہنچے تب ہر ایک مولانا
جاکر اوسمین سے ایک ایک ٹکڑا کاغذ کا نکال لیتا ہے اور جسکے ہاتھ مین قضیہ اتفاقی سے جو ٹکڑا
آجاتا ہے وہ اوسی شہر کا حاکم ہوتا ہے اس دستور کے جاری رہنے سے کسی طرحکا لگاو رشوت
یا پاس خاطر کا نہین ہوتا اور اپنے اپنے مقسوم کا بدا سب کو ملتا ہے ۔ چنانچہ آٹھ درجے
ماندرین یعنے امرا کے ہین اون مین سے جو فاضل نہیر کا خطاب رکھتے ہین امورات دیوانی کے
متعلق ہوتے ہین اور پہلے درجے والے کولاو کہلاتے ہین اور اون مین جو سب سے دانا اور بینا اور بزرگ
ہوتا اوسکو وزیر اعظم کا عہدہ ملتا ہے اور فغفور کا محرم راز ہوتا ہے اور اسی درجے کے فاضل
مشیر اور ظہیر مملکت و دار الامارہ چین کے صدر محکمون کے حاکم اور فوج کے بڑے بڑے سردار
ہوتے ہین اور دوسرے درجے کے ماندرین سب صوبجات کے حکام اور ہر ضلع کے صدر محکمون
کے حاکم ہوتے ہین تیسرے درجے والے ماندرین فغفور کے حضور مین میر منشی ہوتے ہین اور جو
... کو ہر صوبے کے ڈاک خانے اور سرکاری بحرا اور سرا سب کا علاقہ ہوتا ہے

تشخیص ہووے کہ جو فاضل اور ہر عالم بلکہ ہر طالب العلم کو اختیار ہے کہ فغفور سے اگرچہ بے دستور ظہور میں
آوے تو تنبیہ کرے اور جس حکم کو خلاف عدل سمجھے اوس پر اعتراض ساتھ وجوہات کے حضور میں پیش
کرے اور اپنی دانست میں جو کچھ کہ مناسب اوس امر کے عرض کرنا ہو سو عرض کرے اور اس دستور
کا سبب یہ ہے کہ ایسے احوال کی اخبار کہ جس سے پادشاہ کو اپنی حرکتوں پر آگاہی ہو مثل فرنگستان کے
ختا میں معمول نہیں لیکن یہ دستور کہ فغفور کو جو چاہے تنبیہ کرے خلائق کی خیرخواہی اور نیک اندیشی سے
ہے غرض یہ ہی ہے کہ گناہ اور نیک کہنا ہر ایک کا سب کو اختیار ہے اور اوس پر عمل کرنیکا فغفور مختار ہے

باب دوم

ختا کے امراے اہل قلم اور اونکے محکمات کے بیان میں

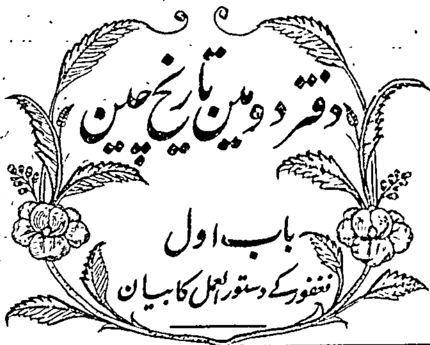
صد حیف کہ علم و فضل کی جو قدر فغفور کرتا ہے اوسکا نصف بھی اور ملکوں کے پادشاہ یا امرا
نہیں کرتے باوجود اسکے فغفور کو ناتراشیدہ جانتے ہیں اور اپنے کو قابل اور کاملوں کے قدردان
جانتے ہیں مگر ازل سے ایک طور کی دشمنی دولت کو علم او فضیلت سے ہے اور اوسکی وجہ کو
ایک روز کسی پنڈتوں کی مجلس میں راقم سے ایک بزرگ نے پوچھا اوسوقت چونکہ علما شاستر کے
جمع تھے اونکی روایت سے راقم نے یہ جواب دیا کہ سبب عالم کے غریب ہونیکا شاید یہ ہے
کہ لچھمی اور سرستی دونوں آپس میں سوتیں ہیں اور سوتوں کی دشمنی مشہور ہے جسپر سرستی مہربان
ہوتی ہے اور اپنے خزانہ لازوال سے اوسکو علم او فضیلت عطا کرتی ہے اوس سے لچھمی ناراض
رہتی ہے اور اسیطرح سے جو شخص کہ لچھمی کا لاڈلا ہوتا ہے سرستی کو اوسے بغض رہتا ہے یہ اس
بات کو اہل انجمن نے پسند فرمایا اور خوشی سے تبسم کرکے راستی سخن پر سبکا چہرہ بشاش ہوا الغرض
اوس جاپر اگر قوانین ختا کے تجویز کی آگاہی ہوتا تو بیدے کے قول پر اعتراض کرتا کیونکہ اوس مملکت پر حکمت
سے سوا فاضل کے دوسرے کسی کو عہدہ سرکاری نہیں تفویض ہوتا پس مملکت ختا میں قول حافظ کا
شعر ◦ اطبیان ارشہ بشرت زگاہ [illegible] قوت دانا ہمہ از خون جگر ◦ صادق نہیں آتا
کیونکہ ختا میں جتنے سرکاری عہدے دیوانی اور جنگی ہیں سوا فاضلوں کے کسیکو نہیں ملتے اور

استمدا ہوشیاری سے وہان اوسکے رہنے کی کون سی جگہ مل سکتی ہے ٭ فیلسوف اعظم کنگ فوسی کی عقل کی اگر کوئی دوسری دلیل نہوتی تو اسی بات سے جریدہ عالم پر نام اوسکا سر دفتر حکما لکھا جاتا کہ ختائیون کا پیشواے مذہب فغفور ہے چونکہ دین و دنیا دونون اوسکے ہاتہ سپرد کیا اور خطاب شینگ ہو یعنے خداوند مقدس اور تینگ زی یعنے پسر پروردگار کا دیا ہے ٭ برس مین کئی دن مقرر ہین کہ فغفور پیشواے دین کی پوشاک گلے ڈال کر نہایت حشمت اور جلال کے ساتہ بڑے بتخانے مین جاکر پوجا کرتا ہے سواے ان دنون کے قحط اور خشک سالی اور وبا کے ایام مین فغفور اوسی طور سے بتخانے مین جاکر اپنی ساری رعیت کیطرف سے ایلچی ہوکر معروض حال کرتا ہے اور مناجات و گریہ وزاری سے سبکے لیے رہائی مانگتا ہے فغفور جب دربار عام کرتا لباس زرد پہنتا ہے کیونکہ بقول ختائیون کے آفتاب فلک کا لباس زرد ہے اس لیے آفتاب زمین یعنے فغفور کو بھی یہی رنگ مزیب ہے جسوقت موسم بہار مین فغفور ایک تاریخ معینہ کو محل سے ساتہ تکلف اور حشم کے برآمد ہوتا ہے اور کھیت مین جاکر اپنے ہاتہ سے ہل تھام کے زمین جوتتا ہے اوسوقت دیکھنے والے کا دل وجد کرتا ہے اور بے اختیار درود پڑہتا ہے کہ دنیا مین کشتکاری سے کوئی چیز قدیم تر اور فاضل تر نہین ہے کیونکہ ایسا عالی مقدار شہنشاہ روزگار اوسکی ایسی قدر کرتا ہے یہ احوال تفصیلاً آگے چل کے کھلیگا انشاء اللہ تعالے فغفور کے برابر کوئی بادشاہ خیر اور رعایا پرور نہین اور قبلۂ عالم کا خطاب اوسکو زیب دیتا ہے چنانچہ راقم نے پہلے دفتر مین بیان کیا ہے کہ قحط مین پرگنۂ آفت رسیدہ کا سارا خزانہ معاف ہونیکے سوا سرکار سے روزانہ اناج بٹتا ہے اور جبتک تنگی رہے انبار خانے کا دروازہ کھلا رہتا ہے غرض جبکہ اوسکا دستور العمل اسطور پر ہے تو رعایا خواہ نخواہ جان و دل سے ہمیشہ نیکخواہ اور فرمان بردار رہتی ہے اسواسطے فغفور کی راے جسطور پر صادر ہوتی ہے رعیت کو ہر آئنہ اوس سے انکار نہین ہوتا ہے مملکت ختا مین کسیکو قتل اور قصاص بحکم فغفور کے نہین ہوسکتا اور حالانکہ نظام ذی احتشام بہت سے مقرر ہین اور ہر ایک اون مین سے اور ملکون کے بادشاہونکا ہمسر معلوم ہوتا ہے اور کرورہا خلقت کا مدار اور گنج بیشمار پر اختیار رکھتا ہے لیکن ادنی سے شخصکو قتل نہین کرسکتا ٭ مملکت ختا مین سوا امیری

اکثر ہوا ہے کہ جب انھون نے اپنی دولت کی ترقی دیکھی بادشاہ کے تخت وتاج پر آنکھہ ڈالی اور
بادشاہ نے اونکی تونگری اور دولت کا حال سنکر حسرت کی آہ بھری اور رفتہ رفتہ مخالفت ظاہر
ہوئی تب دونون سے ایک کو تباہی آئی اگر اقبال موافق رہا بادشاہ نے اوسکے گھر کو بالکل ویران
کیا اور اگر اقبال نے اوسکی یاوری نکی اور امیر غالب رہا تو تخت اولٹ گیا اور بادشاہ کے خانوادہ سے
ریاست منتقل ہوئی اور اوس امیر کے یہان جا پہنچی یہ انقلاب روزگار اور ملکون مین زیادہ لیکن چینا مین
کم ہوتا ہے کیونکہ موروثی امیر کوئی نہین ہے اور فغفور کے خاندان سے جو لوگ مستحق تخت کے ہوسکتے
ہین اونکی عزت اور تعظیم اور تواضع بہت کیجاتی ہے لیکن زر جو کہ امور دنیوی مین ویسا رتبہ رکھتا جیسا
جان قالب انسان مین وہ اونکے پاس نہین ہوتا اور فغفور سے اونکو خورد و پوش کے واسطے بقدر عزت
اور مرتبہ کے سالانہ مقرر ہوتا ہے لیکن اتنا نہین کہ ہمارے ہمت کے شہپر مین زور ہو جو بلند پروازی
کرے اور خواہش نشست تخت کی پیدا ہووے بعد اونکے اعیان بارگاہ اور امراے عظام کہ محاورہ
فرنگستان مین ماندرین کہلاتے ہین اور بڑے بڑے رتبون کو پہنچتے ہین لیکن اون مین سے موروثی امیر
کوئی نہین کہ علاقہ جات اونکے ہون یا باپ دادے کے پونجی کے بھل کو دپھاند کرین کیونکہ دستور چینا مین
ہے کہ باپ کا عہدہ یا منصب بیٹے کو ہرگز نہین ملتا اگر باپ کی سی لیاقت اور اعتبار اوسنے بہم پہنچایا
او سپر بھی مشکل ہے کہ باپ کے بعد بیٹے کو وہی عہدہ ملے پس جبکہ بیٹے تک باپ کی حکومت نہین آئی
تو اگر باپ نے بھی کچھ مایہ حاصل کیا ہو تو بیٹے کو اوس سے اتنا ہی فائدہ ہوا کہ گوشہ مین بیٹھکر آرام سے
زندگی کاٹی اور اگر تیسری پشت مین کچھ بچی بچائی دولت رہ گئی چوتھی پشت تک خیر صلاح ہے کیونکہ
بقول شخصے آدمی بیٹھے بیٹھے سونے کی دیوار کھاجاتا ہے اور اول ہی پشت مین ایسی جایداد کم حاصل
ہوتی ہے کہ ہمیشہ کو کفاف کرے اور جب کوئی امیر کسی عہدہ پر بحال ہوتا ہے تو کتنے دنون کے بعد کہ
اوسکی ایک مدت مقرر ہے وہ امیر منصب دار حسب الطلب حضور مین حاضر ہوتا ہے اور ایک ایک ٹکے
کا محاسبہ اوس سے لیا جاتا ہے علاوہ اس تاکید شدید کے جس امیر کے سپرد کچھ فوج ہے سپاہ کی تنخواہ
وغیرہ اوس سے متعلق نہین اور جسکے ہاتھ سے تنخواہ بٹتی ہے اوسکا اختیار ایک نفر سپاہ پر نہین ہوتا جہان

ت کی یہ دلیل ہے کہ جسوقت قبلاخان سردار مغلیہ تاتار جو اوائل مین مالک تخت اور تاج ختا
ہوا تھا اوسنے واسطے موقوف ہونے قماربازی کے یہ فرمان صادر کیا کہ ہم شمشیر کے زور سے اس
ملک پر قابض اور متصرف ہوتے ہین اسوجہ سے کسی شخصکو کسیطرحکی چیز مین ملکیت خاص نہین ہے
لہذا تم لوگ جو قماربازی کرتے ہو تو ہماری جایداد کو خطرہ مین ڈالتے ہو * سواے اس نکتے کے
دوسری وجہ قیاس مین راقم کے یہ ہے کہ فغفوران ختا کی نیک نہادی اور خوش اطواری نتیجہ اوس
تربیت کا ہے کہ اعلی سے ادنی تک کو اوس مملکت باصفت مین حاصل ہے علم کی قدر اور حکمت پر
عمل کرنا فاضل کو مرتبہ بلند دینا اور حکیم کی صحبت کو پسند کرنا نیک اطوار کو عالی وقار بنانا اور بدنہاد
کو ذلیل اور خوار کرنا ختا کے دستور ہین اس جہت سے ہمیشہ مرد باخدا سب فغفور ہین * اور تیسری
وجہ عقل ناقص کو شہنشاہون کی نیک اطواری کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ فغفور اپنے ولیعہد مقرر کرنے
مین اسقدر اختیار رکھتا ہے کہ اگر کسی غیر کو چاہے تو وارث تخت و تاج کا بناوے اور اپنے بیٹون
کو محروم رکھے اور اپنی اولاد سے جسکو قابل ریاست کے سمجھے اوسکو ولیعہدی سے سرفراز کرے
اور اوسکی نظیرین جلد دوم کی دفتر اول مین ناظرین تاریخ چین کی خدمت پیش کی جائینگی اور اوس
دستور پر قاعدہ یہ ہے کہ بجز بادشاہ اور وزیر اعظم کے دوسرے کو ظاہر نہین ہوتا کہ ولیعہد کون
مقرر ہوا اور اسی باعث سے ولیعہد کو حشمت کا غرور اور امید سلطنت کا سرور عقل کو زائل اور
طبیعت کو طرف بدی کے مائل نہین کرتا ہے اور ہر ملک کی تاریخ مین دلیلین ہین کہ شاہان نیک کردار
اکثر وہی ہوے کہ جنکو سلطنت دفعۃً بغیر چشمداشت کے حاصل ہوئی اور چونکہ غربا اور رعایا کے
غم اور شادی کا حال اونکے تجربے مین آیا اس لحاظ سے اون باتون کا خیال ایسے بادشاہان
فرخ فال کو ہمیشہ رہا الغرض جب اسی دفتر مین تینون قسم کی حکمت یعنے تہذیب نفس اور تدبیر منزل
اور سیاست مدن کا بیان جسطور سے کہ اہل ختا کا معمول ہے کیا جاےگا تب دیدۂ نکتہ بین کو
فغفوران چین کی عدالت اور مروت کا سبب خودبخود دکھائی دیگا * ہر ملک مین گھرانے امیر
کے [illegible] اور اپنی اپنی جایداد کے وے خود مالک و مختار ہین اسواسطے ایسا

اور نائب پروردگار قرار دیتے ہین اور جبکہ مرتبہ اوسکا یہ ہو تو اوسکی رضامندی اور خرسندی سے
کچہ چارہ نہین غرض ایک عہدہ احتساب کا ہے کہ اوس منصب پر کتنے علما اخیار زمانے کے مقرر ہین
اور کام اونکا یہ ہے کہ فغفور سے جو حرکت برخلاف دستور اور انصاف کے سرزد ہوتی ہے تو وہ ٹوک
دیتے ہین اور اوسکو اوس حرکت سے باز رکھتے اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہو جاتا ہے کہ لالچ اور خوش آمد
سے اغماض کرکے فسق و فجور سے مانع نہین ہوتے ہین لیکن اکثر تو نہین ہوتا ہے کہ اپنی جان پر کھیل
کے فغفور کو اوس خواب غفلت سے بیدار کرتے ہین اور اوسکی سطوت و جلادت پر نگاہ نہین کرتے
لیکن اس باعث سے فغفور کی خودمختاری مین کچہ فرق نہین ہوتا اس سبب سے کہ وہ اپنی ساری رعیت کی
جان اور مال کا مختار ہے * باوجود اس قدرت کے مملکت ختا مین بہ نسبت اور ملکون کے گنتی کے کئی
بادشاہ خونخوار مردم آزار ہوئے ہین والا سب ایک سے ایک ایسے عدالت کر گئے ہین کہ جریدۂ
روزگار پر اونکی مدح لکھی ہوئی قیامت تک رہیگی اس بیان سے حقیر کی یہ غرض نہین کہ دنیا مین
ختا کے بادشاہ بیخطا اور بے مثل ہوتے ہین اور اپنی رعیت کے حق مین کبھی بدی نہین کرتے اگر
بیان واقعی چھوڑ کر عاصی اسطرح پر مبالغہ کرے تو سخت گنہگار ہووے اور حکمت کے پایہ سے
گذر جائے اور فضولی و لغو کا گمان اپنے اوپر لازم کرے کیونکہ بالذات انسان کی طبیعت رذائل
کیطرف زیادہ تر مائل ہے اور کسب فضائل بہت سی ریاضت اور انواع محنت و مشقت کرنے
سے حاصل ہوتا ہے القصہ فغفور سب جو اکثر نیک ہوے ہین تو اس سبب سے نہین کہ ولی تھے اور
ہوا و حرص اونمین نہ تھی کیونکہ نوع انسان طبعاً طرف بدی کے مائل اور رجوع ہے اور دولت
بہر طور ممد و مددگار اختیار رذائل کی ہوتی ہے غرض باوجود ان باتون کے بادشاہان ختا جو
ممدوح تھے شاید اس باعث سے جو مقتضائے قیاس راقم ہے کہ ختا مین جہان تک مال اور
اسباب اور زمین جو کچہ کہ قسم منقولات یا غیر منقولات سے ہے سب رتی رتی فغفور کی ملک
خاص سے متعلق ہے اور جس شخص کے قبض و تصرف مین جو چیز ہے صرف اونکی عنایت و شفقت سے
ہے والا سوا فغفور کے سب محتاج ہین ظاہر ایسی سبب سے کہ کسی پر زیادتی نہین ہوتی اور قیاس



دفتر دوم تاریخ چین

باب اول

فغفور کے دستور العمل کا بیان

جس شخص کی یہ حشمت وجلالت ہو کہ کرورہا خلقت اوسکی تابعدار اور سلاطین عالی وقار او
باجگذار اور امراے ذی اقتدار فرمان بردار ہووین اگر ایسا شخص ظلم پر کمر باندھے اور اپنی
رعیت کی بہتری نہ سمجھے تو بجز خدا تعالے کے کون بازپرس کرسکتا ہے لیکن باوجود اس سطوت
وشوکت اور دولت وقوت کے فغفور ختا اپنے تئین قبلہ گاہ رعایا اور برایا کا سمجھتا ہے اور
اونکے آرام اور چین کو اپنی سعادت جانتا اور اونکے دکھہ کو اپنے نامۂ اعمال مین گناہ کبیرہ کے
ذیل مین داخل کرتا ہے اور اوسکی دلیل یہی ہے کہ ایام قحط ووبا وخشک سالی یا اور کسیطرح کی
بدحالی مین فغفور لباس ماتمی پہننا اور گریہ وزاری وگریبان چاک کرنا اور سر پر خاک ڈالنا اختیار
کرتا ہے اور باآواز دردناک رو رو کر جناب باری مین عرض کرتا ہے کہ اے خداوند کریم تو نے
میرے گناہون کے باعث سے اپنی خلائق پر غضب نازل کیا اور میرے عوض اون سے انتقام
لیا اب جسکا قصور ہے اوسیکو سزا دے اور اونہین ہائی بخش مجھہ سے سمجھہ لے واللہ اعلم
بالصواب ختا کی تاریخون مین خبر ہے کہ اسیطرح فغفورون نے اکثر جناب احدیت مین صدق
دل سے التجا کی اور اونکی دعا مقبول ہوئی ٭ ختا مین والدین کی بزرگی کو بعد خدا کے خوب جانتے
مین اس سبب دستور اوس ملک کا ہے کہ فغفور کو لوگ سجدہ کرتے کیونکہ قبلۂ عالم اور افضل بنی آدم

دفتر دوم جلد دوم تاریخ ممالک چین

نکلتی ہین اور ہر ایک مین پانچ پانچ پتیان نہایت رگدار اوپر سبز اور نیچے دہانی رنگ کی ہوتی ہین یہ درخت
کوئی ہاتھ بھر اونچا ہوتا ہے اور باوجودیکہ تخم بہی اسکے پھل سے نکلتا ہے لیکن بونے سے نہین ہوتا اور
ازخود ہر سال پیدا ہوتا اور خشک ہوجاتا ہے لیکن جڑ قائم رہتی ہے اور ہر سال نئی شاخین پیدا ہوتی
ہین جس طبقے مین اسکی پیدائش ہے کوہستان و صحرا اور بیابان ہے اور اس جڑی کی گویا خاصیت
ہے کہ جہان قدم انسان نہ پونہچ سکے وہین پر پیدا ہوتی اور اکثر جوف پہاڑ مین جہان تپش آفتاب
نہین جاتی وہین پر ملتی ہے فغفور کی طرف سے دس ہزار فوج ہر سال چھہ مہینے جنگلون مین اس
جڑی کے جمع کرنے کے لیے رہتی ہے اگرچہ افراط سے تاتار مین ملتی لیکن ہمیشہ سونے کے مول بکتی ہے
ایک قسم کا پتھر چین مین ہوتا جس سے ایک صدائے خوش مثل رباب کے نکلتی ہے اور ختائی اوسکا ایک
باجا بناتے ہین اور اکثر یہ پہاڑ کی ندیون مین ملتا ختائی زبان مین یو کہلاتا ہے اور اسقدر وزنی ہوتا کہ
ایک ٹکڑا جو لڑکے کے اوٹھانے کے قابل معلوم ہوتا ہے اوسے چار جوان نہین اوٹھا سکتے اسکی کئی
قسمین ہین کوئی سیاہ کوئی زرد کوئی نیلگون کوئی دہانی کوئی نافرمانی کوئی نہایت ملائم اور کوئی اسقدر سخت
ہوتا ہے کہ لوہے کی دہار اوسکے کاٹنے سے مڑجاتی ہے غرض جو پتھر سونے کے رنگ کا ہوتا ہے
اوسپر زد دینے سے آواز جھانجھ کی نکلتی اور صوبہ ین نان مین بہتر قسم اس پتھر کی ملتی ہے اور نہایت
قیمتی ہوتی ہے ✤ ایک شجر قسم صنوبر سے لو پیسا نگ کہلاتا ہے اور دیوار ختا کے اوتر طرف پیدا
ہوتا ہے اسمین کئی باتین عجیب و غریب ہین یعنے موسم خزان مین اسکی سب پتیان گرپڑتین اور اوسکی
لکڑی نہایت سخت ہوتی ہے اور رس اوسکا زہر قاتل ہے اور اوسکی جڑ کو اگر کاٹ کے پانی مین
ڈال دیجیے تو فوراً پتھر ہوجاتی ہے حالانکہ صورت تبدیل نہین ہوتی لیکن مثل سنگ کے وزنی ہوجاتی
ہے چنانچہ ختائی لوہار و سونار آلات کو اوسی پر تیز کرتے ہین اور یہ سننے مین آیا ہے کہ کسی پتھر
کی سلّی پر ہتھیار کو اسقدر تیزی نہین ہوتی ہے ✤

دفتر اول تمام شد

چھان لیتے اور سفل پھینک دیتے ہین اور اوس عرق کو مٹی کے ایک باسن مین جسمین وہی روغن جسکا
ذکر ہوا لگا رہتا رکھتے ہین اور شب بھر مین یہ بالکل جم جاتا ہے غرض جب اس کافور کو زیادہ خالص
کیا چاہتے تو پرانی دیوار کی مٹی سفوف کر کے تانبے کے باسن مین ایک تہ رکھتے اور اوسکے اوپر ایک
تہ کافور کی جماتے ہین اور پھر اوسکے اوپر مٹی کی تہ دیتے اور اسیطرح سے ایک تہ کافور اور ایک تہ مٹی
سجا کر سب کے اوپر ایک درخت جو پودینہ ہو کہلاتا اوسکے پتون سے ڈھانپ دیتے ہین اور اوپر سے تانبے
کی رکابی دیگ منہ کو ایک قسم کی گیرو مٹی سے بند کر دیتے ہین اور آگ پر دوبارہ دھیمی آنچ دیکے بعد
خنک کرنے کے اوس دیگچی کو ٹھنڈی جگہ مین رکھ دیتے ہین دوسرے روز جب سرپوش اوٹھاتے ہین
جوہر کافور کا جما ہوا پاتے ہین اور اگر زیادہ خالص کرنیکی ضرورت درپیش ہوتی ہے تو اس جوہر کو اسی طرح سے مٹی کے
ساتھ تہ بہ تہ جما کے [illegible] اور وہ غلط جو اگر کہتے کہ کافور گوند کی طرح چوتا ہے حالانکہ یہ قائم نہین
ہے کہ جن سنگ کی خبر کیا بیان ہو کیونکہ ملک تاتار مین اسکی پیدائش ہے یہان پر نام ملک ختا کا اجوال کم
ہو پہنچا لیکن جیسے یہ اسقدر طرفہ تر ہے کہ اوسکی تعریف جسین کے عجائبات [illegible] کے شامل کرنی
نامناسب مصنف رشیدی طرابے ختائے [illegible] دفتر اس جڑی کی تعریف مین لکھا ہے [illegible]
اکسیر اعظم کا بیان کیا ہے اور بعض پادریون نے جو اوسکا امتحان کیا تو دیکھا کہ حقیقت مین سچا کہا
جو کچھ اسکی صفت مین لکھا ہے اور اس تعریف [illegible] مطلب نسبت سے یہ خیال لیا کہ اسکے
استعمال سے پیر نود سالہ کو شروع شباب کی طاقت [illegible]
کیفیت جو اوس سن سے تعلق ہے [illegible] ہوتی ہے اور اسی جڑی کی فروخت [illegible]
کثیر ہے کیونکہ بسقدر گران بہا ہے [illegible] جڑی یا وجہ چاندی کو ملتی ہے اور وہ بھی [illegible]
قسم کی نہین ہوتی اور صرف فغفور کے خرچ خاص کے لیے جو بہتر ملتی رکھی جاتی ہے ٭ واہیت
امر کا ہے تو [illegible] ایک پادری نے [illegible]
سے نکالا اور خواص اوسکا ویسا ہی پایا جو ترکستان کی جن سینگ کا کتابون مین آیا ہے اسکی
جڑ سپید اور کھردری اور تہ نہایت ملائم اور گول برنگ خون ہوتا ہے اور اوسمین سے کئی ڈالیان

چین کے کہین پیدا نہین ہوتا نکلتا ہے یہ درخت ختائی زبان مین سی جو کہلاتا ہے اور نہ کبھی
پھولتا نہ پھلتا ہے اور دس بارہ ہاتھ بلند اور ڈیڑہ دو ہاتھ چوڑا ہوتا ہے اسے گرمی کے دن مین
پاپچتے ہین جیسا کہ تاڑ کے درخت کو تراش کے بڑی بڑی کونڈیان لگا دیتے ہین اور اوس سے تمام
رات عرق ٹپکتا ہے اوسی طرح یہ بھی ہوتا ہے اور شب بھر مین ہزار درخت سے تخمینا دس سیر
روغن نکلتا ہے اور جسوقت کہ یہ چوتا ہے ایسا تیز و تند ہوتا کہ اگر بدن مین لگ جاوے تو سارا
جسم پھول کر مثل کورہ کے پھٹ جاوے لیکن چوانے والے یہ ترکیب کرتے ہین کہ کئی درختون
کی چھال جوش دیکے اوسمین نہاتے اور سور کی چربی کا ایک روغن تمام جسم مین ملتے ہین اور
ہاتھون مین دستانے اور پاؤن مین موزے چمڑے کے چڑہا لیتے ہین گویا تمام جسم مین چمڑے
کی پوشاک پہنتے ہین اور منہ پر ایک چمڑے کا نقاب ڈال کے صرف دو سوراخ آنکھ کے جا رکھتے ہین باوجود
اس حفاظت کے بے پیٹ بھر غذا کھائے درخت کے قریب نہین جاتے کیونکہ نہار منہ تاثیرات
ہر چیز کے خالی معدہ کے باعث جلد اثر کرتے ہین اسی لیے حکیمون نے حکم دیا ہے کہ کوئی مریض کے
پاس یا کسی عفونت کی جگہ بے غذا کھائے جانا مناسب نہین القصہ جب ایام اس روغن کے
بہنے کا ہو جاتا تو سوداگر سب چھان کر چھوٹے چھوٹے پیپون مین بھر کے بیچتے اور یہ وہی روغن
ہے جو ختائی میز اور کرسی اور کھلونے اور ٹوکری وغیرہ مین لگا رہتا ہے اور مثل آئینہ کے ہمیشہ
چمکتا رہتا ہے ٭ کافور کا درخت بھی خاص اقلیم ختا کے لئے خلق ہے سو سو اسو ہاتھ بلند ہوتا ہے
اور بعضے کی جڑ اسقدر موٹی ہوتی ہے کہ بیس آدمی کے گھیرے مین نہین آسکتی ہے اور جب پرانا ہو جاتا ہے
شب کو خود بخود اوس سے آگ کے شعلہ نکلتے ہین لیکن اون مین طاقت جلانے کی نہین ہوتی ہے
٭ اس درخت کی نرم نرم ڈالیان ختائی کاٹ لاتے اور اونکے نہایت چھوٹے ٹکڑے کر کے تین
شبانہ روز ٹھنڈے پانی مین بھگوتے ہین جب وہ خوب بھیگتے تو ایک دیگ مین سبکو ڈال کے
جوش دیتے ہین اور جب تک کھولتا رہتا ایک شخص بید مجنون کی ڈالی سے ہلاتا رہتا ہے اور
جب معلوم ہوتا کہ اوس ڈالی مین کافور کی ڈالیونکا رس مثل پالے کے جم گیا اوسوقت تمام عرق کو

اور جب بالکل نمی باقی نہین رہتی بورون مین بند کر کے رکھہ دیتے اور ایک برس تک نہ بیچتے نہ استعمال کرتے کیونکہ جب تک چاسال خوردہ نہین ہوتی منتشی رہتی اور غنودگی پیدا کرتی ہے * جسطرح سے انگریز چاے کو گرم پانی مین بھگاتی ویسا ہی ختائی کرتے لیکن بے دودہ اور میٹھے کے پیتے ہین * متعدد قلعہ اس صوبہ مین ہین اور پچیس شہر اور نوے لاکھہ باشندے اور فغفور کے خزانہ مین بعد وضع خرچ نظامت و دیوانی تین لاکھہ ترانوے ہزار نوسو چوراسی روپیہ کمپنی بابت ارتفاع زمین اور تینس ہزار آٹھہ سو تیس روپیہ بابت فروخت نمک انچاس ہزار دوسو اڑتالیس روپیہ بابت محصول اجناس تجارت سالانہ داخل ہوتا ہے فقط

خاتمہ دفتر اول

حالانکہ صوبجات ختا کے اجناس جمادی و نباتی و حیوانی کا حال بالاجمال معرض تحریر مین آیا ہے لیکن چند عجائبات و غرائبات قسم نبات اور جماد سے ایسے ہین کہ اونکا حال لکھنا ضرور متصور ہوا تاکہ کوئی نکتہ ارباب تاریخ کے ملاحظہ سے نچھوٹے اور بندے کو داد تاریخ نویسی کی ملے الغرض ایک درخت عجیب و غریب ختائی زبان مین چربی کا درخت کہلاتا ہے حقیقت کہ اوسکے پھل کے اندر سے جو گٹھلی نکلتی اوسپر گودا بعینہ چربی کی رنگت کا ہوتا اور بو باس وغیرہ خاصیت مین بھی وہی نسبت پائی جاتی ہے ختائی اوسے نکال کر تیسی کے تیل کے ساتہ آمیز کر کے سانچے مین ڈہالتے اور بتیان بناتے ہین یہ درخت قد مین مثل درخت شاہ دانہ کے ہے شاخین اوسکی ٹیڑہی ہوتی ہین اور پتے بشکل دل و نہایت سرخ ہوتے ہین اگر ختائی چربی صاف کرنے کی ترکیب جانتے جو انگریزون مین ہے تو اوسیطرح سے اوسکو صاف کرتے یقین ہے کہ مثل انگلستان کی چربی کی بتی کے اسکی بتی بنتی * * **شعر** صورت بلور ہوتی صاف یہ * اور جلتی بھی بہت شفاف یہ * اقلیم ختا سے ایک روغن آتا جس سے لکڑی اور چمڑے کو جلا دیتے ہین اور اوس قسم روغن کو انگریز اور ہندوستانی جاپان کہتے ہین بہت دن تک ہر جگہ یہ بات مشہور رہتی کہ ختائی اوس روغن کو ایک نسخہ خاص سے بناتے اور اوسکی کیفیت و ماہیت سے کسیکو آگاہ نہین کرتے تہے لیکن آخر سبکو معلوم ہوا کہ مثل گوند کے یہ روغن ایک قسم کے درخت سے جو سوا

اسکے درخت کو ختائی زیادہ بلند نہین ہونے دیتے اور جب چھوٹا رہتا جڑسے قلم کرتے ہین تاکہ پتی چننے کے وقت سہولت ہووے ٭ دوسری قسم کی چا صوبہ فوکینگ مین پیدا ہوتی اور بوئی چاہ اس جہت سے کہلاتی ہے جو شہر کینگ نینگ فو مین جہان اس چا کی کثرت ہے ایک پہاڑ مشہور بلقب بوئی ہے اور اوسپر اوسکے درخت خودبخود پیدا ہوتے ہین اس قسم کو بسبب تیرگی برگ کے سیاہ کہتے ہین اور تمام مملکت مین سبز چا سے پسندیدہ ہے کیونکہ اسمین وہ امساک اور تلخی نہین ہے اور معدہ زیادہ قبول کرتا ہے حالانکہ صرف سبز چا کا استعمال دواؤن مین کیا جاتا اور بعض امراض مین نہایت مفید ہوتا ہے لیکن چند روز اگر کثرت سے پینے مین آئے تو رعشہ پیدا کرتی ہے غرض سیاہ چا کے ساتھ آمیز کرنے سے ذائقہ اور نفع دونون حاصل ہوتے ہین القصہ انہین دو قسمون سے تین اور طرح کی چا نکلتی ہے اور فرق اون مین دو وجہون سے ہے اول بسبب احتیاط پتون کے چننے مین اور دوسرے یہ کہ ایام پتون کے چننے کا خاص ہووے چنانچہ جب نئے نکلتے اوسوقت اونمین سے جو زیادہ نرم ہوتے ایک ایک کرکے چن لئے جاتے ہین اور وہی مالو چا کہلاتی ہے جو صرف فغفور کے لیے جاتی ہے اور دوسری قسم کہ بعد چند روز کے جب پتے کچھ سخت ہونے چنے جاتے اور وہی بہتر اونچی چا ہوتی جو کچھ گران قیمت کو بکتی ہے اور صاحبان کے مصرف مین آتی اور تیسری قسم وہ کہ جب پتی پرانی ہوتی جمع کی جاتی اور عوام الناس تھوڑے دامون کو لیتے ہین ٭ تیسری قسم چا کی لونگان چا کہلاتی اور گویا سبز چا کی چھوٹی بہن ہے لیکن مثل سبز چا کے یہ حار اور ممسک نہین ہے اور خوش ذائقہ بھی اوس قدر بہتر ہے غالب کہ دونون ایک ذات کی ہین اور سرزمین کے اختلاف نے اپنا اپنا رنگ پیدا کیا ٭ چوتھی قسم چا کی اسی صوبہ مین ہوتی جسکا بیان ہو رہا ہے اور صوبہ ینان مین بھی مثل یہان کے بے تردد پیدا ہوتی اور اوسکی خاصیت بہتر ہوتی ہے لیکن بو اور ذائقہ کمتر لطیف ہے الغرض یہی چار قسمین چا کی اصل ہین اور باقی مین آمیزش انہین چارون کے برگ کہنہ کی ہوتی ہے اور غربا کے ہاتھ بکتی ہے ٭ جب درختون سے چا کے پتے چن لیے جاتے تو گرم پانی کا بھاپ دکے تاکہ پتے پانی لوسے کے چھوٹے ... پر پھیلا کے نیچے سے کوئلے کی آنچ دیتے اور ہاتھ سے پتون کو ہلاتے رہتے جب تک کہ خشک ہوتے اور ٹھہر جاتے

موقع پر واقع ہے کہ تین صوبون کی راہ اوسی کیطرف سے ہے اس جہت سے کوئی چوادرین نان اور کوانگسی کے صوبون کی کنجی یہ جگہ کہلاتی ہے اور اطراف سرزمین اس شہر کی اور جگہون سے زیادہ زرخیز اور آباد ہے اور قریب کے کوہستانی نیک نہاد اور تجارت پیشہ ہوتے ہین اور مذہب تناسخ رکھتے ہین سیماب اور شنجرف کے بہت معدن یہان ہین ٭ پن یوئی اور لون لی کے شہرون کی اطراف مین بہت نفیس چاہ ہوتی ہے اور چونکہ اس بوٹی کا کچھ بیان ابتک عاصی نے نہین کیا حالانکہ کئی صوبہ جنکا احوال معرض تحریر مین آیا وہان چا کی پیدایش ہے لہذا سب کی کسر یہان نکالی جاتی اور اس مقام پر جو کچھ کہ قابل دانست ناظرین تاریخ چین کے سمجھا قلم زد ہوا ٭ فرنگستان کی کئی زبانون مین چا کو اندک تغیر و تبدل کے ساتھ ٹی کہتے ہین لیکن تحقیق لفظ ختا مین چاے ہے اور چونکہ سمندر کے کنارہ کے بعض پرگنون مین لوگ خطاً چا کو ٹا کہتے ہین اور صرف اونہین سے پہلے پہلے فرنگیون سے راہ رہی اس لحاظ سے غلط لفظ پہلے سننے مین آئی اور بلاد فرنگ مین مشہور ہوا غرض چاے کا درخت کچھ مخصوص اقلیم چین مین نہین خلق کیا گیا اور جزیرۂ جاپان اور جاوا اور ہاچین اور کشمیر اور امرکا اور رسانگ اور کامرو و آشام مین بھی میسر ہوتی ہے اور سیاہ سبز چاے جو مشہور ہین کچھ دو قسم کے درخت سے حاصل نہین اور صرف خاصیت سرزمین اور تراکیب چننے اور خشک کرنے سے فرق ہوتا ہے الغرض کنکریلی زمین مین اور دامن کوہ اور پہاڑتلی مین اول قسم کی چاے پیدا ہوتی اور دوسری قسم ریتی مین ہوتی ہے اور سب بری قسم زردیا مائل بزردی مٹی مین ملتی ہے اور ایک خاصیت اور چاے کے درخت کی ہے کہ جہان لگایا جاے شرط ہے کہ دکھن کی ہوا کی رکاوٹ نہو ورنہ درخت مرجاتا ہے اور بعد تین برس بونے کے جب تین ساڑھے تین ہاتھ بلند ہوتا اوسوقت پتی قابل توڑنے کے ہوتی ہے اور مثل مہدی کے یہ پتی ہمیشہ سبز اور شکل بھی ویسی رکھتی ہے اور درخت بھی ہو بہو اوسی انداز پر ہے ٭ ختائی چا کی کئی تقسیم کرتے لیکن چار قسمین اصل مین ہین اور صوبہ کیانگ نان مین ایک پہاڑ سانگ لو کہلاتا اور اوسکے اوپر اور اوسکی چارون طرف وہ قسم کی کہلاتی اور ہر جگہ بسبب سبزی پتیا مشہور بسبز چاے ہے اور صرف

اسکے درخت کو ختائی زیادہ بلند نہین ہونے دیتے اور جب چھوٹا رہتا جڑ سے قلم کرتے ہین تا کہ پتی چننے کو قلت
سہولت ہووے ۔ دوسری قسم کی چا صوبہ فوکینگ مین پیدا ہوتی اور اوہی چاہ اس جہت سے کہلاتی ہے شہر کینگ
نینگ فو مین جہان اس چا کی کثرت ہے ایک پہاڑ مشہور بلقب اوہی ہے اور اوسپر اوسکے درخت بخوبی پیدا ہوتے ہین
اس قسم کو بسبب تیرگی برگ کے سیاہ کہتے ہین اور تمام ممالک مین سبز چا سے پسندیدہ ہے کیونکہ اسمین ذائقہ پاک اور
تلخی نہین ہے اور معدہ زیادہ قبول کرتا ہے حالانکہ صرف سبز چا کا استعمال دواؤن مین کیا جاتا اور بعض امراض
مین نہایت مفید ہوتا ہے لیکن چند روز اگر کثرت سے پینے مین آئے تو رعشہ پیدا کرتی ہے غرض سیاہ چا کے
ساتھ آمیز کرنے سے ذائقہ اور نفع دونون حاصل ہوتے ہین القصہ اونہین دو قسمون سے تین اور
طرح کی چا نکلتی ہے اور فرق اون مین دو وجہون سے ہے اول بسبب احتیاط پتون کے چننے مین
اور دوسرے یہ کہ ایام پتون کے چننے کا خاص ہووے چنانچہ جب نئے نکلتے اوسوقت اونمین سے
ہر بارہ نرم ہوتے ایک ایک کرکے چن لئے جاتے ہین اور وہی مالو چا کہلاتی ہے جو صرف فغفور
ہی کے لیے جاتی ہے اور دوسری قسم کہ بعد چند روز کے جب پتے کچھ سخت ہوتے چنے جاتے اور وہی
بہتر اوہی چا ہوتی ہو کچھ گران قیمت کو بکتی ہے اور صاحبان کے مصرف مین آتی اور تیسری قسم
وہ کہ جب پتی پرانی ہوتی جمع کی جاتی اور عوام الناس تھوڑے دامون کو لیتے ہین ۔ تیسری قسم
چا کی لوگان چا کہلاتی اور گویا سبز چا کی چھوٹی بہن ہے لیکن مثل سبز چا کے یہ حار اور ممسک نہین ہے
اور ذائقہ بھی اوس قدر تیز ہے غالبا کہ دونون ایک ذات کی ہین اور سرزمین کے اختلاف نے
جدا جدا رنگ پیدا کیا چوتھی قسم چا کی اسی صوبہ مین ہوتی جسکا بیان ہو رہا ہے اور صوبہ ہونان
مین بھی مثل یہان کے بافراط پیدا ہوتی اور اوسکی خاصیت بہتر ہوتی ہے لیکن بو اور ذائقہ
کمتر لطیف ہے الغرض یہی چار قسمین چا کی اصل ہین اور باقی انہین کی آمیزش اوہین چارون کے
برگ کہنہ کی ہوتی ہے اور غربا کے ہاتھ بکتی ہے ۔ جب درختون سے چا کے پتے چن لیے جاتے
تو گرم پانی کا بھاپ دیکے تانبے یا لوہے کے چوڑے برتن پر تیز آنچ پر پھیلا کے نیچے سے
کوئلے کی آنچ دیتے اور ہاتھ سے پتیون کو ہلاتے رہتے جب تک کہ خشک ہوتے اور ٹھہر جاتے ہین

موقع پر واقع ہے کہ تین صوبون کی راہ اوسی کیطرف سے ہے اس جہت سے کوئی چو اور ین نان
اور کوانگسی کے صوبون کی کنجی یہ جگہ کہلاتی ہے اور اطراف سرزمین اس شہر کی اور جگہون سے زیادہ
زرخیز اور آباد ہے اور قریب کے کوہستانی نیک نہاد اور تجارت پیشہ ہوتے ہین اور مذہب تناسخ رکھتے
ہین سیماب اور شنجرف کے بہت معدن یہان ہین * ین یوئی اور تون لی کے شہرون کی اطراف مین
بہت نفیس چاے ہوتی ہے اور چونکہ اس بوٹی کا کچھ بیان اتبک عاصی نے نہین کیا حالانکہ کئی صوبے جنکا
احوال معرض تحریر مین آیا وہان چاے کی پیدایش ہے لہذا سب کی کسر یہان مثائی جاتی اور اس مقام پر
جو کچھ کہ قابل دانست ناظرین تاریخ چین کے سمجھا قلمزد ہوا * فرنگستان کی کئی زبانون مین چاے کو اندک
تغیر و تبدل کے ساتھ ٹی کہتے ہین لیکن تحقیق لفظ ختا مین چاے ہے اور چونکہ سمندر کے کنارہ کے
بعض پرگنون مین لوگ خطا سے چا کو ٹا کہتے ہین اور صرف اونہین سے پہلے پہلے فرنگیون سے راہ رہی
اس لحاظ سے غلط لفظ پہلے سننے مین آئی اور بلاد فرنگ مین مشہور ہوا غرض چاے کا درخت کچھ
مخصوص اقلیم چین مین نہین خلق کیا گیا اور جزیرہ جاپان اور جاوا اور ہاچین اور کشمیر اور امریکا
اور سانگ اور کامرو و آشام مین بھی میسر ہوتی ہے اور سیاہ سبز چاے جو مشہور ہین کچھ دو قسم
کے درخت سے حاصل نہین اور صرف خاصیت سبزہ مین اور تراکیب چننے اور خشک کرنے سے
فرق ہوتا ہے الغرض کنکریلی زمین مین اور دامن کوہ اور پہاڑتلی مین اول قسم کی چاے پیدا ہوتی ہے
اور دوسری قسم ریتی مین ہوتی ہے اور سب بری قسم زرد یا مائل بزردی مٹی مین ملتی ہے اور ایک
خاصیت اور چاے کے درخت کی یہ ہے کہ جہان لگایا جاے شرط ہے کہ دکھن کی ہوا کی رکاوٹ
نہو والا درخت مرجاتا ہے اور بعد تین برس بونے کے جب تین ساڑھے تین ہاتھ بلند ہوتا اوسوقت
پتی قابل توڑنے کے ہوتی ہے اور مثل مہندی کے یہ پتی ہمیشہ سبز اور شکل بھی ویسی رکھتی ہے اور
درخت بھی ہو بہو اوسی انداز پر ہے * ختائی چاے کی کئی تقسیم کرتے لیکن چار قسمین اصل مین ہین اور
صوبہ کیانگ نان مین ایک پہاڑ سانگ لو کہلاتا اور اوسکے اوپر اور اوسکی چارون طرف وہ قسم کی
چاے پیدا ہوتی جو سانگ لو چاے کہلاتی اور ہر جگہ بسبب سبزی پتی مشہور بسبز چاے ہے اور صرف

یہ کوہستانی بھی اپنے پہاڑون پر بکی مارے پڑے رہتے تھے اور جہان دیکھتے کہ غلہ تیار ہوا دفعتاً
مار پیٹ خون خرابہ مچا کر بالکل اوٹھا لیجاتے تھے اور بیچارے ختائیون سے بجز بھاگ جانے
اور جان بچانے کے کچھ بن نہ آتا تھا کیونکہ کلیتہ ہے کہ کوہستان کے رہنے والے میدان کے باشندون
سے کہین مضبوط اور بہادر ہوتے ہین غرض فغفور مذکور نے چیدہ چیدہ پلٹنین بھیجکر اونکے ایسے قافیہ
تنگ کیئے کہ مجبوراً طوق اطاعت کا قبول کر کے اپنی شرارتون سے باز رہے * پس شعلۂ غدر موقوف
اونکا ایسا ہو گیا * فتنۂ بیدار گویا سو گیا * اس صوبہ کے پہاڑون پر جنگلون مین عمدہ قسم کی لکڑی
ملتی ہے اور طلا اور نقرے کے بہت معدن ہین اور شاید کسی دوسری جگہ پر اسقدر سیماب حاصل
نہین ہے اور ٹٹو یہان ایسے تیز رفتار اور مضبوط اور جاندار ہوتے ہین کہ صوبہ مین نان کا جانور
حالانکہ بہت چھوٹ کا ہوتا ہے لیکن اس اجڑے دیار پر بھی صد آفرین ریشم یہان کم ہے لیکن
قسم گھاس سے ایک کپڑا بنا جاتا ہے اور قیمتی ہوتا ہے اس لحاظ سے کہ گرمیون مین بدن پر سرد
رہتا اور فرحت بخشتا ہے * کوئی یان فو کا شہر اس صوبہ مین بزرگ ہے لیکن چونکہ باشندون
کو اب تک بھی کوہستانیون کا خوف غالب ہے وہ شہر کو آراستہ نہین کرتے اور نہ حویلیان بناتے
ہین غرض سرزمین آباد و زرخیز ہے * سی [illegible] چو فو کے شہر کے اطراف مین سیماب اور شنجرف بہت
اور دوسرے معدنیات کم ملتے ہین * حی سیس فو کے شہر کو بعد کوہستانیون کے تابعدار ہونیکے
اوسی فغفور کے گھرانے کے بادشاہون نے آباد کیا اور سیماب کے بہت معدن اوسکی اطراف
مین ہین اور ایک بات یہان عجیب ہے کہ شاید تمام ختا مین اوسکی نظیر نہو وہ یہ کہ اس شہر کے اکثر باشندے
بالکل لکھنا پڑھنا نہین جانتے اور لکڑیون پر چھرے سے نشان دے کے حساب کرتے ہین کیونکہ
علم کا اسقدر چرچا مملکت ختا مین ہے کہ گویا ہر محلہ مدرسہ اور ہر گھر مکتب خانہ ہے اور عوام الناس
جو کہ نہایت رذیل ہین اونکو بھی خط خطوط لکھنے اور پڑھنے کی قوت ہے * ٹون کین فو
کے شہر کے قریب کئی معدن سونے کے ہین اور اوسکے اطراف مین وہ گھاس منعقد ہوتی
ہے جسکا مذکور ہو چکا کہ گرمی کے ملبوسات مین صرف ہوتی ہے * پاو نگان چو کا شہر ایسے

یہان تک اوسمین معدن طلا ظاہر ہوتے ہین کہ اوسکو سونیکا پہاڑ کہنا یا بادشاہ جن کا دفینہ قرار دینا
زیادہ مبالغہ نہین ہے ٭ لی کیان فو کا شہر تبت بزرگ کے قریب ہے اور سرزمین اوس ملک کی زرخیز
اور ندی نالون مین سونے کی ریت بہت ملتی ہے اور باشندے چونکہ بے زیادہ محنت
اور دردسر کے معیشت حاصل کرتے عیش طلب اور آرام جو ہوتے ہین سوا ناچ ورنگ کے دنیا ومافیہا
کی کچہ خبر نہین رکہتے لیکن طبائع انسان مختلف ہوتے ہین بعضے اون مین سے سواری اسپ
اور تیر اندازی مین کامل کہلاتے ہین غرض گفتگو مین کثرت کو قلت پر ترجیح دینے کا دستور ہے
اور جہان کلیہ کا لفظ درمیان مین آتا افراط پر اطلاق کرتا ہے یان جان فو کا شہر بہت پرانا او
وسیع اور غدار ہے اور ایک دریا جو اوسکے قریب بہتا ہے تمام سرزمین کو سیراب اور زرخیز کرتا ہے
اور سونیکی ریت بالو سے ملی ہوئی بہت ملتی ہے ٭ چونکہ اس صوبہ کو ہمیشہ دشمن سے خوف ہے
بہت سے قلعہ پچہم اور دکہن کی طرف واقع ہین اور سپاہ اور اسباب وآلات جنگ سے ہمیشہ
مہیا رہتے ہین غرض ماچین اور کیکیو دو جنگی شہر ہین اور اہل سیف سے آباد اور یہ سپاہی سب
قلمبند پلٹنون کے سوا ہین اور ضرورت کیوقت اونکی طلبی ہوتی ہے ان دو شہرون کے
علاوہ تینتیس ۳۳ شہر چہوٹے بڑے اس صوبے مین ہین اور اسی لاکہ باشندے سکونت کرتے ہین
اور بعد وضع اخراجات نظامت و دیوانی چہہ لاکہ ننانوے ۹۹ ہزار چار سو بتیر روپیہ بابت محاصل مین فغفور کے خزانے مین داخل ہوتا ہے

سولہوان باب
کوئی چہ کے صوبہ کے بیان مین

مملکت ختا کا یہ سولہوان اور وسعت مین سب سے چہوٹا صوبہ ہے اور کوئی ایکہتر برس
ہوئے کہ گویا اوسکا وجود گنتی مین آیا ٭ فغفور کین لون نے اس صوبے کے پڑوسی کوہستانیون
کو مسخر کرکے امن وامان بخشا در سنہ ۱۷۲۶ع کے قبل یہ صوبہ اونکی زیادتیون کے سبب ویران تہا
[illegible] رہوتی نیچے کی طرف لٹکی لگائے رہتی ہے اور جہان اپنی غذا
رکہ لیجاتی اور پہر اوسی نشیمن پر بیٹہ کر کہاتی ہے خاص الخیا

یہ کوہستانی بھی اپنے پہاڑون پر ڈر کی مارے پڑے رہتے تھے اور جہان دیکھتے کہ غلہ تیار ہوا دفعتاً
مار پیٹ خون خرابہ مچا کر بالکل اوٹھا لیجاتے تھے اور بیچارے ختائیون سے بجز بھاگ جانے
اور جان بچانے کے کچہ بن نہ آتا تھا کیونکہ کلیہ ہے کہ کوہستان کے رہنے والے میدان کے باشندون
سے کہین مضبوط اور بہادر ہوتے ہین غرض فغفور مذکور نے چیدہ چیدہ پلٹنین بھیجکر اونکے ایسے قافیہ
تنگ کیئے کہ مجبوراً طوق اطاعت کا قبول کرکے اپنی شرارتون سے باز رہے ہیں شعر غدر موقوف
اونکا ایسا ہوگیا * فتنہ بیدار گویا سوگیا * اس صوبہ کے پہاڑون پر جنگلون مین عمدہ قسم کی لکڑی
ملتی ہے اور طلا اور نقرے کے بہت معدن ہین اور شاید کسی دوسری جگہ پر اسقدر سیماب حاصل
نہین ہے اور ٹٹو یہان ایسے تیز رفتار اور مضبوط اور جاندار ہوتے ہین کہ صوبہ مین نان کا جانور
حالانکہ بہت چھوٹ کا ہوتا ہے لیکن اس اجڑے دیار پر بھی صد آفرین ریشم یہان کم ہے لیکن
قسم گھاس سے ایک کپڑا بنا جاتا ہے اور قیمتی ہوتا ہے اس لحاظ سے کہ گرمیون مین بدن پر سرد
رہتا اور فرحت بخشتا ہے * کوئی یان فو کا شہر اس صوبہ مین بزرگ ہے لیکن چونکہ باشندون
کو ابتک بھی کوہستانیون کا خوف غالب ہے وہ شہر کو آراستہ نہین کرتے اور نہ حویلیان بناتے
ہین غرض سرزمین آباد و زرخیز ہے * سی چو فو کے شہر کے اطراف مین سیماب اور شنجرف بہت
اور دوسرے معدنیات کم ملتے ہین * حی سیس فو کے شہر کو بعد کوہستانیون کے تابعدار ہونیکے
اوسی فغفور کے گھرانے کے بادشاہون نے آباد کیا اور سیماب کے بہت معدن اوسکی اطراف
مین ہین اور ایک بات یہان عجیب ہے کہ شاید تمام ختا مین اوسکی نظیر نہو وہ یہ کہ اس شہر کے اکثر باشندے
بالکل لکھنا پڑھنا نہین جانتے اور لکڑیون پر چہرے سے نشان دے کے حساب کرتے ہین کیونکہ
علم کا اسقدر چرچا مملکت ختا مین ہے کہ گویا ہر محلہ مدرسہ اور ہر گھر مکتب خانہ ہے اور عوام الناس
جو کہ نہایت رذیل ہین اونکو بھی خط خطوط لکھنے اور پڑھنے کی قوت ہے * ٹون کین فو
کے شہر کے قریب کئی معدن سونے کے ہین اور اوسکے اطراف مین وہ گھاس متعدد ہوتی
ہے جسکا مذکور ہوچکا کہ گرمی کے ملبوسات مین صرف ہوتی ہے * پاونگان چو کا شہر ایسے

یہان تک اومین معدن طلا ظاہر ہوتے ہین کہ اوسکو سونیکا پہاڑ کہنا یا بادشاہ جن کا دفینہ قرار دینا زیادہ مبالغہ نہین ہے ٭ لی کیان فو کا شہر تبت بزرگ کے قریب ہے اور سرزمین اوس ملک کی زرخیز اور ندی نالون مین سونے کی ریت بہت ملتی ہے اور باشندے چونکہ بے زیادہ محنت اور در دسر کے معیشت حاصل کرتے عیش طلب اور آرام جو ہوتے ہین سوا ناچ ورنگ کے دنیا وما فیہا کی کچہ خبر نہین رکھتے لیکن طبائع انسان مختلف ہوتے ہین اسیلئے بعضے اون مین سے سواری اسپ اور تیر اندازی مین کامل کہلاتے ہین غرض گفتگو مین کثرت کو قلت پر ترجیح دینے کا دستور ہے اور جہان کلیہ کا لفظ درمیان مین آتا افراط پر اطلاق کرتا ہے یان جان فو کا شہر بہت پرانا و وسیع اور غدار ہے اور ایک دریا جو اوسکے قریب بہتا ہے تمام سرزمین کو سیراب اور زرخیز کرتا ہے اور سونیکی ریت بالو سے ملی ہوئی بہت ملتی ہے ٭ چونکہ اس صوبہ کو ہمیشہ دشمن سے خوف ہے بہت سے قلعہ پچہم اور دکھن کی طرف واقع ہین اور سپاہ اور اسباب وآلات جنگ سے ہمیشہ مہیا رہتے ہین غرض ما چین اور کیگو دو جنگی شہر ہین اور اہل سیف سے آباد اور یہ سپاہی سب قلمبند پلٹنون کے سوا ہین اور ضرورت کیوقت اونکی طلبی ہوتی ہے ان دو شہرون کے علاوہ تینتیس ۳۳ شہر چھوٹے بڑے اس صوبے مین ہین اور اسّی لاکہ باشندے سکونت کرتے ہین اور بعد وضع اخراجات نظامت و دیوانی چھہ لاکہ ننانوے ۹۹ ہزار چار سو ستہتر روپے بابت محاصل فغفور کے خزانے مین داخل ہوتا ہے

سولہوان باب
کوئی چو کے صوبہ کے بیان مین

مملکت ختا کا یہ سولہوان اور وسعت مین سب سے چھوٹا صوبہ ہے اور کوئی ایک بہتر برس ہوئے کہ گویا اوسکا چہرہ گنتی مین آیا ٭ فغفور کین لون نے اس صوبے کے پڑوسی کوہستانیون کو سرکرکے امن وامان بخشا اور ۱۷۶۰ع کے قبل یہ صوبہ اونکی زیادتیون کے سبب سے ویران تھا اور جسطرح سے چیل بلندی پر بیٹہی ہوئی نیچے کی طرف ٹکٹکی لگائے رہتی ہے اور جہان اپنی غذا کو کہین دیکھتی ہے فوراً جھپٹا مارکر لیجاتی اور پہر اوسی نشیمن پر بیٹھکر کہاتی ہے علی ہذا القیاس

چین کیا تک فو کے شہر مین سوتی قالین بہت تحفہ بنتے اور گران قیمت کو بکتے ہین اس شہر کے چارون
طرف بہت تالاب اور جھیل اور ندیان ہین اور اون مین اقسام طرح کی مچھلیان ہین خصوص ایک
جسکے پتے سے کھجلی کی دوا بنتی ہے اور روایت یہ ہے کہ جو استعمال یکدفعہ کرے اوسکو تمام عمر
کھجلی اور امراض جلدی نہین ہوتے ہین ❊ موآن ہوا فو کے شہر کے گرد جسقدر آہوے مشک
ملتے اوتنے اور کسی صوبہ مین نہین ہوتے ہین اور اس جہت سے یہان کے لوگ نافہ سے نفع
بہت کرتے ہین تھوڑی دور اس شہر کے اوتر پر ایک پہاڑ اس بات کے لیے مشہور اور ختائیون
مین بلقب گوش فلک معروف ہے اور حال وہان کا یہ ہے کہ اگر اوسپر کوئی شخص چڑہ کر نہایت
آہستگی کے ساتھ ایک لفظ زبان سے نکالے تو اس صفائی کے ساتھ اوسکی صدا کان تک پھر
آتی ہے کہ خود بولنے والے کو حیرت ہوتی ہے کین تان فو کے شہر کے چارون گرد پہاڑ ہین جسمین
کئی معدن چاندی کے ظاہر ہوے ہین یہان کے باشندے بہت سے عادات مین ختائیون
کے خلاف اور پیگو کے لوگون کے موافق ہین کیونکہ پیگو کے ملک سے اونکا ملک متصل ہے
یان ہین فو کے شہر کے اطراف مین اوس ذات کی نیل گاو کی پیدایش ہے جو بہت بزرگ مین بہت
ہوتا ہے اوسکی دم گران بہا آتی ہے اور ختائی اوسے نشان لٹکاتے اور خود مین بنتے ہین اور
اوسکی پشم کے قالین اور ایک قسم کا پشمینہ بہت خوب بنتا ہے اور ملبوسات مین صرف ہوتا ہے
خاصہ اور بھی ایک اوسکا یہ ہے کہ پانی مطلق اثر نہین کرتا ❊ شہر یانکان فو کا آہوے مشک
کی کثرت کے باعث سے مشہور ہے اور ایک جھرنا شور پانی کا کوہستان کی طرف ہے جس مین
تمام صوبہ کے خرچ کے موافق سپید نمک پیدا ہوتا ہے ❊ ہوکین فو کے شہر مین قالینین بہت
نفیس بنتی ہین اور اطراف مین آہوے مشک کی کثرت ہے اس شہر کے رہنے والے قوی ہیکل
اور بہادر بے بدل ہوتے ہین برخلاف اور ختائیون کے جو بے چھاتے اور پنکھے کے کبھی
گھر سے باہر نہین نکلتے یہ لوگ اوسکے عوض تیر اور کمان اور تلوار ہر وقت باندھے رہتے ہین
اس شہر کے تحت مین ایک پہاڑ ایسا ہے کہ جڑ سے چوٹی تک گویا سونے کا مینار ہے یعنے

پہاڑون مین ہین ÷ نالی فوکا بھی شہر غدار اور عظیم الشان ہے اطراف کی سرزمین زرخیز اور دریاؤن سے سیراب ہے پہاڑ تلیون مین اور اکثر کنکریلی جگہون مین چاے کی بہت پیدائش ہے اس شہر کے پچھم طرف ایک پہاڑ جسکی جڑ بیالیس کوس کا دائرہ رکھتی واقع ہے اور اوسکی سترہ چوٹیان بادلون مین چھپی ہتین اور آسمان سے باتین کرتین اور اونکے بیچ ایک جھیل اسقدر گہری ہے کہ تھاہ اوسکی آجتک نہین ملی اور اوس پہاڑ مین اوسی مرمر کے بہت سے کان ہین جسکا مذکور مولف کر چکا ہے کہ خود بخود اوسکا عالم تصویر کا ہے اور جسکی تعریف باہر از تحریر و تقریر ہے چاؤ ہین فو کا شہر اس صوبہ کے بیچو بیچ مین واقع ہے ایک پہاڑ اسکے پچھم طرف پر ایسا خوبصورت ہے کہ ہر صاحب مذاق کو اسکے بیان سے عجب طرح کی فرحت حاصل ہووگی اور عوام الناس پر بھی اوسکی کیفیت بے لطف نہین سمجھے جاوگی بذاتہ اس پہاڑ پر بجز سبز دوب گھاس کے جنگل اور درخت نہین ہوتا اور زمین سے تا بہ پھننگ بارون مہینے یہ سبزہ لہکتا رہتا ہے اور سو فوارون سے سونالے پانی کے سو طرف سے بہا کرتے ہین اور اوس سبزے کے درمیان سے ان نالون کا ہبکے نیچے آنا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا سارا پہاڑ ایک ٹکڑا زمرد کا ہے اور چاندی کے معدن اندر سے مخمل کے سو جگہ سے پھوٹ کے بہہ نکلے ہین اور اپنا مرغ دل تو یہی چاہتا ہے کہ اگر پر ہووین تو اوسی جا پر اوڑ جاتے اور وہان نان خشک پر اوقات بسر کیجیے اور دوسری جگہ کی عیش و آرام پر اوسکو فوقیت دیجیے اور اگر موت آوے تو دوستون کو وصیت کرکے وہان مدفون ہو جیے کیونکہ وہان کی نیند خواہ نخواہ ٹھنڈی اور میٹھی ہوگی کہ سرہانے اور پائینتے سبزہ لہکتا ہوا اور پھولون کی خوشبو سے مہکتا ہوا اور دونون پہلو پر جھرنا آب خوشگوار کا بہتا ہو ÷ **لمولفہ**

زمین ہے روضۂ فردوس اکبر ÷ پہاڑ سر بسر رخ ہیگا اوسی پر ÷ لباس سبز پاسے اوسکے تا سر ÷ طراوت اوسکی ہے اللہ اکبر ÷ روان ہے سر سے اوسکے آب روشن ÷ کہ جون سیم گداز ان تا بدامن ÷ صفائی آب جون مہتاب تابان ÷ دیا ہے چشمۂ خورشید رخشان ÷ صدائے آب کہتی ہیگی دائم ÷ ہوز [illegible] ان بھی گلشن کو پاوے ÷ گلستان ارم کو بھول جاوے ÷÷

اور جتنی خاصیتین لوہے کی ہین سب اوس لکڑی مین پائی جاتی ہین چنانچہ رنگت اور وزن اور مضبوطی
لوہے کی سی ہوتی ہے اور پانی مین ڈالتے ہی مثل لوہے کے فوراً تہ زمین تک بیٹھہ جاتی ہے اور جتنے کام
لوہے سے نکلتے سب اوس سے حاصل ہوتے ہین بلکہ لوہے سے شریف تر یہ لکڑی معلوم ہوتی ہے
کیونکہ اوسکو ٹوٹنے اور جھکنے کا خوف ہوتا ہے مگر یہ لکڑی کسی حالت مین خطا نہین کرتی اور ختائی
جہاز کے لنگر اسی سے بنائے جاتے ہین ایک وحشی جانور مثل گاے کے یہان جنگلون مین پیدا ہوتا ہے
اور سینگ اوسکا ہاتھی دانت سے زیادہ سپید ہوتا ہے کہتے ہین کہ نمک کا یہ ایسا عاشق ہے کہ شکاری
جال مین نمک کی ڈھیری رکھہ دیتے ہین اور وہ چاٹ سے چلا آتا اور پھنس جاتا ہے جو مصرف کہ
ہاتھی دانت کا ہوتا ہے اس جانور کے سینگ سے نکلتا ہے اور اس لحاظ سے ڈھونڈہ ڈھونڈہ کر
ہلاک کیا جاتا ہے ٭ نان ین فو کے شہر کے قریب جنگلون مین ہاتھی دکھائی دیتا ہے ختائی اوسے
گرفتار کر کے سدہاتے ہین اور لڑائی مین دشمن کے پامال کرنے کے لیے داؤ پیچ سکہاتے ہین گویا
حیوان کو انسان بناتے ہین ایک ایسی زہری ذات کا سانپ اس جگہ ملتا ہے اور کاٹنے اوسکے
اتنے لنبے اور تیز ہوتے کہ جب وہ جانور غصہ مین آکر اونھین چھوڑتا ہے تو تیر تیز پیکان از زہ
گذشتہ کا جواب دیتا ہے اس ملک مین مرغ کی قسم سے پرندہ ہے جو اکثر ایک چیز مثل سوت کے لچھے
کے اگلتا ہے اور صورت و ماہیت اوسکی روئی کی سی ہوتی ہے یہان تک کہ ختائی اوسکو صرف
مین لاتے اور جالی کی انداز کے کپڑے نہایت تحفہ اوس سے بناتے ہین الغرض اٹھائیس شہر اس
صوبہ مین ہین مگر ذکر اونھین کا کیا گیا جسکے اطراف مین کوئی چیز ایسی ہے کہ اوسکا بیان ضرور تھا
تاکہ ارباب تواریخ کے ملاحظہ سے کوئی نکتہ نہ چھوٹے ایک کرور باشندے اس صوبہ مین ہین اور
بعد وضع اخراجات نظامت و دیوانی کے چھہ لاکھہ ننانوے ہزار چار سو تہتر روپیہ داخل خزانہ کے ہوتا ہے

پندرھوان باب

یُن نان کے صوبہ کے بیان مین

دو ہزار برس سے زیادہ ہوا ہوگا کہ اس صوبہ کا پادشاہ جو سر خود تھا سر کیا گیا اور سلطنت چین کی

ہوتا ہے اور سوا اغفغور کے خاندان کے دوسری جا صرف نہین ہوتا ÷ چونکہ اوچو فو کے شہر مین
کئی دریا ملے ہین تجارت یہان اچھی ہوتی ہے اور وہ درخت جس کے گودے سے روئی بنتی ہے
اس شہر کے قریب بہت ہوتا ہے اور درندے جانور مثل شیر گینڈا وغیرہ اطراف کے جنگلون
کو آباد رکھتے ہین خصوص ایک ذات کا بیمون بہ قد آدم او شکل بیر مرد یہان ملتا ہے اور اوسکی لنبی
زرد ڈاڑہی اور آواز عورت کی سی ہوتی ہے ÷ چین چو فو کے شہر کی سرزمین پر ایک قسم کی گھاس
پیدا ہوتی ہے جس سے ختائی کپڑے بناتے اور ریشم سے زیادہ دامون کو بیچتے ہین وصف اوس مین
یہ کہ ریشم سے مضبوط او بہین ہوتا ہے اور اوس رنگ مین ایک عجیب و غریب نزاکت و ملاحت پائی
جاتی ہے جگہ بجگہ اس دیار مین ایک قسم کی مٹی ملتی ہے جسکی خاصیت زہر مہرے کی ہے اور جتنے
اقسام سم کے ہین خواہ وہ معدنی خواہ حیوانی خواہ نباتاتی سے ہون سب کے لیے اوس سے بہتر
تریاق ختائیون کے تجربے مین آج تک نہین آیا حالانکہ کوئی تریاق ایسا ہوتا ہے کہ صرف ایک قسم
کے سم کو کھینچتا اور اگر زہر معدن کو مارتا تو زہر نباتی مین اوسکا استعمال مفید نہین ہوتا او علی ہذا القیاس
بعض تریاق فقط زہر حیوانی مین کارگر ہوتا اور معدنی اور نباتی کو ضائع نہین کرتا لیکن اس ز مٹی کے
آگے کوئی زہر نہین ٹھہرتا پس اوسکو محافظ جان انسان و حیوان نام رکھا چاہیے اور یہ بھی مشہور ہے
کہ جس شخص کی آنکھ مین ہوتیا بند کا آزار ہے اس مٹی کے استعمال سے فائدہ پاتا ہے **لراقمہ** اگر کیمیا
گویم این خاک را ÷ زناپاک تشبیہ دہم پاک را ÷ ہمی یاد دارم من این داستان ÷ ہمانا کہ از گفتہ پاستان ÷
یکی کور در رہ نشستی مدام ÷ کہ در دور عیسی علیہ السلام ÷ چو بگذشت یکروز روح اللہ ÷ بنزد ہمان کور حاجتباہ ÷
بدو گفت عیسی علیہ السلام ÷ چہ خواہی بیان کن بشرح تمام ÷ بگفتا کہ من چشم خواہم ہمی ÷ مراد خود از تو
بجویم ہمی ÷ چو بشنید عیسی فرخ سیر ÷ بسے مہربان شد بران بے بصر ÷ زلب کرد خاکی ہمانوقت تر ÷
بمالید در چشم آن بے بصر ÷ ہمانوقت ان کور بینندہ شد ÷ ستایش کن آفرینندہ شد ÷ ببادے
اگر شاید وزانجا وزید ÷ ازان خاک بہری دریندیار سید ÷ زمین ہان خاک پر کرامت ÷ شد این خاک چین

کیا لکڑی جو کو ہا لکڑی ختائی زبان مین کہلاتی اس اطراف مین پیدا ہوتی ہے

اور جتنی خاصیتین لوہے کی ہین سب اوس لکڑی مین پائی جاتی ہین چنانچہ رنگت اور وزن اور مضبوطی لوہے کی سی ہوتی ہے اور پانی مین ڈالتے ہی مثل لوہے کے فوراً تہ زمین تک بیٹھہ جاتی ہے اور جتنے کام لوہے سے نکلتے سب اوس سے حاصل ہوتے ہین بلکہ لوہے سے شریف تر یہ لکڑی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اوسکو ٹوٹنے اور جھکنے کا خوف ہوتا ہے مگر یہ لکڑی کسی حالت مین خطا نہین کرتی اور ختائی جہاز کے لنگر اسی سے بنائے جاتے ہین ایک وحشی جانور مثل گاے کے یہان جنگلون مین پیدا ہوتا ہے اور سینگ اوسکا ہاتھی دانت سے زیادہ سپید ہوتا ہے کہتے ہین کہ نمک کا یہ ایسا عاشق ہے کہ شکاری جال مین نمک کی ڈھیری رکھہ دیتے ہین اور وہ چاٹ سے چلا آتا اور پھنس جاتا ہے جو مصرف کہ ہاتھی دانت کا ہوتا ہے اس جانور کے سینگ سے نکلتا ہے اور اس لحاظ سے ڈھونڈہ ڈھونڈہ کر ہلاک کیا جاتا ہے ٭ نان ین فو کے شہر کے قریب جنگلون مین ہاتھی دکھائی دیتا ہے ختائی اوسے گرفتار کر کے سدھاتے ہین اور لڑائی مین دشمن کے پامال کرنے کے لیے داؤ پیچ سکھاتے ہین گویا حیوان کو انسان بناتے ہین ایک ایسی خبری ذات کا ساہی اس جگہ ملتا ہے اور کانٹے اوسکے اتنے لنبے اور تیز ہوتے کہ جب وہ جانور غصہ مین آ کر اونھین چھوڑتا ہے تو تیر تیز پیکان از زہ گذشتہ کا جواب دیتا ہے اس ملک مین مرغ کی قسم سے پرندہ ہے جو اکثر ایک چیز مثل سوت کے لچھے کے اگلتا ہے اور صورت و ماہیت اوسکی روئی کی سی ہوتی ہے یہان تک کہ ختائی اوسکو صرف مین لاتے اور جالی کی انداز کے کپڑے نہایت تحفہ اوس سے بناتے ہین الغرض اٹھائیس شہر اس صوبہ مین ہین مگر ذکر اونھین کا کیا گیا جسکے اطراف مین کوئی چیز ایسی ہے کہ اوسکا بیان ضرور تھا تاکہ ارباب تواریخ کے ملاحظہ سے کوئی نکتہ نہ چھوٹے ایک کرور باشندے اس صوبہ مین ہین اور بعد وضع اخراجات نظامت و دیوانی کے چھہ لاکھہ نناوے ہزار چار سو بہتر روپیہ داخل خزانہ کے ہوتا ہے

پندرہوان باب

یُن نان کے صوبہ کے بیان مین

دو ہزار برس سے زیادہ ہوا ہوگا کہ اس صوبہ کا پادشاہ جو سر خود تھا سر کیا گیا اور سلطنت چینا کی

ہوتا ہے اور سوا فغفور کے خاندان کے دوسری جا صرف نہین ہوتا ÷ چونکہ اوچو فو کے شہر مین
کئی دریا ملے ہین تجارت یہان اچھی ہوتی ہے اور وہ درخت جس کے گودے سے روئی بنتی ہے
اس شہر کے قریب بہت ہوتا ہے اور درندے جانور مثل شیر گینڈا وغیرہ اطراف کے جنگلون
کو آباد رکھتے ہین خصوصا ایک ذات کا میمون بہ قد آدم اور شکل بسر مرد یہان ملتا ہے اور اوسکی لمبی
زرد ڈاڑہی اور آواز عورت کی سی ہوتی ہے ÷ چین چو فو کے شہر کی سرزمین پر ایک قسم کی گھاس
پیدا ہوتی ہے جس سے ختائی کپڑے بناتے اور ریشم سے زیادہ دامون کو بیچتے ہین وصف اوس مین
یہ کہ ریشم سے مضبوط ادہین ہوتا ہے اور اوس رنگ مین ایک عجیب وغریب نزاکت و ملاحت پائی
جاتی ہے جگہ بجگہ اس دیار مین ایک قسم کی مٹی ملتی ہے جسکی خاصیت زہر مہرے کی ہے اور جتنے
اقسام سم کے ہین خواہ وہ معدنی خواہ حیوانی خواہ نباتاتی سے ہون سب کے لیے اوس سے بہتر
تریاق ختائیون کے تجربے مین آج تک نہین آیا حالانکہ کوئی تریاق ایسا ہوتا ہے کہ صرف ایکقسم
کے سم کو کھینچتا اور اگر زہر معدن کو مارتا تو زہر نباتی مین اوسکا استعمال مفید نہین ہوتا اور علی ہذا القیاس
بعض تریاق فقط زہر حیوانی مین کارگر ہوتا اور معدنی اور نباتی کو ضائع نہین کرتا لیکن اس زردمٹی کے
آگے کوئی زہر نہین ٹھہرتا لیس اسکو محافظ جان انسان وحیوان نامزد کیا چاہیے اور یہ بھی مشہور ہے
کہ جس شخص کی آنکھ مین ہوتیا بند کا آزار ہے اس مٹی کے استعمال سے فائدہ پاتا ہے **لراقمہ** اگر کیمیا
گویم این خاک را ÷ زیباک تشبیہ دہم پاک را ÷ ہمی یاد دارم من این داستان ÷ ہمانا کہ از گفتہ باستان ÷
یکی کور در رہ نشستی مدام ÷ کہ در دور عیسی علیہ السلام ÷ چو بگذشت یکروز روح اللہ ÷ بنزد ہمان کور حاجت نباہ ÷
بدو گفت عیسی علیہ السلام ÷ چہ خواہی بیان کن بشرح تمام ÷ بگفتا کہ من چشم خواہم ہمی ÷ مراد خود از تو
بجویم ہمی ÷ چو بشنید عیسی فرخ سیر ÷ بسے مہربان شد بران بے بصر ÷ ز لب کرد خاکی ہمانوقت تر ÷
بمالید در چشم آن بے بصر ÷ ہمانوقت ان کور بینندہ شد ÷ ستایش کن آفرینندہ شد ÷ ببادے
کہ شاید در آنجا وزید ÷ ازان خاک بہری درینجا رسید ÷ زمین ہمان خاک پر گرمت ÷ شد این خاک مین
کیمیا خاصیت ÷ ایک قسم کی لکڑی جو لوہا لکڑی ختائی زبان مین کہلاتی اس اطراف مین پیدا ہوتی ہے

ترجمہ ہندی مین ہے اور اس شہر کے اطراف مین افراط سے ہوتا ہے اور اوسکی خوشبو کو اسقدر
تیزی وپایداری ہوتی ہے کہ ساری سرزمین کوسون تک معطر رہتی ہے * خصوص ایک پہاڑ بہت
بلند عین شہر کے کونے پر اس پھول کے درختون سے بھرا ہوا ہے اور اوس کے سبب منزلون تک
جاتی ہے ایک عالم کا دل ودماغ کو قوت بخشتی ہے **لراقمہ** زہی ست از گل کوئی گلستان *
چہ در فصل بہاران وزمستان * خزان در پیشگاہش زرد روئے * نسیم از خدمتش فرخندہ خوئے *
ز طرفش چون وزد باد بہاران * معطر دشت گردد ہم بیابان * چو روئے مہ جبینان در طراوت *
نضارت بخش در چشم بصارت * سحر چون چاک گرداند گریبان * بلند گردد صدائے عندلیبان * یکی
پران وگریان در چپ و راست * دگر اندر طپیدن بے کم وکاست * یکی مجنون گشتہ لیلئے گل * یکی
در کوے الفت پاے در گل * ولیکن ہست نزد شہر یک کوہ * فلک از عظمتش گشتہ در اندوہ *
ز دامن تا بفرقش آشکارا * کشاید گر کسے چشم نظارا * گل کوئی در و صد جا شگفتہ * رخ خود از آب
شبنم پاک شستہ * کند معلوم کو کوہی ست از گل * تماشائے شانہ بذرفت منزل * کہ چون پیک
نسیم صبحگاہی * بفرم سیر گہ گردد چو راہی * زمین تا آسمان گردد معطر * دماغ زہرہ گردد عطر بیز
اس دیار مین چڑیان ایسی خوشرنگ ہوتی ہین کہ ختائی ایک قسم کا ریشمی کپڑا اونکے پرون سے
ملا کر بناتے ہین اور اونکی خوشرنگی اور چمک دمک کے سبب سے اوس کپڑے کو جلا ہوتی ہے یعنے
اس ترکیب سے ختائی اون پرون کو داخل کرتے ہین کہ لعل وزمرد سے زیادہ زینت پوشاک
کو حاصل ہوتی ہے لیوچوفو کے شہر کے قریب پہاڑون مین جڑی بوٹی بہت طرحکی پیدا ہوتی ہے
چنانچہ اس صوبجے کے تمام اطبا یہین سے دوائی منگاتے ہین ایک جھیل اطراف مین ہے وہان
بنگلے ایسے خوبصورت نفیس بنے ہوئے ہین کہ دیکھنے والے کی طبیعت نہایت فرحت پاتی ہے اور عیش وعشرت کے سامان
بے پایان ہر قسم یہان مہیا رہتے ہین اور قاعدہ یہ ہے کہ تمام روز چھوٹے بڑے دنیا کے کاروبار مین مصروف رہتے ہین اور
شام کو یہان آکے استراحت کرتے ہین * چین لوفو کے شہر کے قریب اوس قسم کی بڑی پیدائش ہوتی ہے جسکا
ذکر قبل اسکے ہم کر چکا کہ پیلا کھلاتا اور بے دہوان کیئے جلتا اور بہت سی صفتون سے موصوف

بود و باش کرتے ہین اور بعد وضع اخراجات نظامت اور دیوانی بیالیس لاکھہ دو ہزار چار سو چھیانوے روپیہ بابت خراج زمین اور ڈیڑہ لاکھہ بابت نمک اور پچاس ہزار بابت محصول اجناس تجارت بطور پس انداز فغفور کے خزانے مین اس صوبے سے جاتا ہے

چودہوان باب

کنوآسی کے صوبہ کے بیان مین

یہ صوبہ مملکت ختا کے اور صوبون کے مقابل مین چھوٹا سمجھا جاتا ہے اور نہ اونکی طرح یہ وسیع اور زرخیز ہے کیونکہ قریب نصف ملک پہاڑون اور جنگلون سے آباد یعنے برباد ہے لیکن باینہمہ کشتکاری بفضل جناب باری خوب ہوتی ہے اور اسقدر شاداب و سیراب دریا اور نہرون سے ہے کہ اوسکے محاصل سے بعض بعض ایام مین کوانگ ٹانگ کے صوبہ کو فیض پہنچتا ہے ورنہ اوس ولایت مین خرچ چاول کا بسبب کثرت باشندون کے بہت ہے اور اوس جنس کی پیدایش اوسقدر نہین کہ کفاف کرے کوانگ سی کے پہاڑون مین معدن سونے اور چاندی اور تانبے اور ٹین کے ہین اور ایک قسم کا درخت اس سرزمین مین ہوتا ہے جسکے گودے سے لوگ روٹی بناتے اور کہاتے ہین اور مشہور ہے کہ نان گندم کا مزا دیتی اور کمال مفید ہوتی ہے درندے جانور یہان ہین اور گینڈا بھی کبھی کبھی دکھائی دیتا ہے اور اقسام طرح کے خوشرنگ اور خوش آواز پرندون سے جنگلون مین شادی سدا مچی رہتی ہے ✤ **لمؤلفہ** خوشا بیشہ دران روے زمین است ✤ چہ بیشہ رشک فردوس برین است ✤ دران مرغان خوشرنگ ہوائی ✤ زآہنگ نواجان دربائی ✤ تعالی اللہ زمرغان نواساز ✤ صداے ارغنون گوئی درآواز ✤ چو مطرب در طرب با نغمہ و ساز ✤ ببزم آشیان نشستہ طناز ✤ یکی منقار رالبیان نمودہ ✤ زصوت بیخودی سامان نمودہ ✤ یکی چون باربد در نغمہ سازی ✤ دل صاحبدلان آردبہ بازی ✤ ہزاران با ہزاران ساز درساز ✤ کہ چون داود گشتہ نغمہ پرداز ✤ اگر ارباب وجد آنجا نشینند ✤ نگاہ از گلشن وحدت بچینند ✤ کوئی لین نو یے تحت اس صوبے کا ایک پھول کے باعث سے نامزد ہوا اور کوئی کا جنگل اس شہر کے نام کا

اور ختائی سوداگر کان ٹان سے وہان جاکر خرید فروخت کرتے ہین تیرہ شہر اس جزیرے مین ہین
اور اوسکی دوسو چالیس کوس کے دائرہ مین اتنا محاصل ہے کہ سارے صوبے کا مقابلہ یہ اکیلا اگر کرے
تو شائد سبقت لیجاے درمیان اس جزیرہ کے کوہستان ہے اور وہان ایک نیم وحشی قوم رہتی ہے
جو نہ فغفور کو خراج دیتی نہ اوسکا حکم مانتی ہے اور قدیم الایام مین سارے جزائر پر اونکا اختیار تھا
لیکن جب ختائیون نے چڑھائی کی میدان مین فغفور کی فوج کا مقابلہ یہ لوگ کر نہ سکے تو کوہستان مین
جا چھپے اور وہان کی گھاٹی کو ایسا روکا کہ لشکر سرکار وہان داخل نہ ہوسکا لیکن اگلے دنون مین یہ لوگ
سال بھر مین دو دفعہ پہاڑون سے اوترکے ایک جاے مقرر پر سونا اور صندل اور انواع طرحکی قیمتی
چیزین لاتے اور ختائی سوداگرون سے کپڑے کی عوض دے جاتے اور یہان تک وے صادق القول
تھے کہ ختائی سوداگر بے اندیشہ اپنا مال اونکو دیتے کچھ خیال مال نکرتے اور وے روز مقرر پر ایک
ساعت کم و بیش وہان پھر جاتے اور جس چیزون کی فرمائش تھی جسکے عوض کچھ انھون نے لیا تھا
موافق قول کے رتی رتی پہنچا دیتے تھے یہ ایک دلیل منجملہ ہزار دلائل ہے کہ بیابانی اور دیہاتی
آدمی اکثر باایمان ہوتے ہین الغرض صوبہ دار کوانتان اور اونکے افسرون کو فائدہ کثیر کا موجب
اونکا کاروبار تھا مگر فغفور کانگ ہی نے فرمان قضا توامان جاری کیا کہ اگر کوئی شخص اون وحشیون سے
اتفاق رکھیگا بیشک قتل کیا جائیگا اور مطلب اونکا یہی تھا کہ کپڑے کی حاجت اون لوگون کو شہر
کان ٹان مین لے آئیگی اوسوقت کچھ خراج کا اقرار کروایا جائیگا لیکن انھون نے اپنی سرخودی کو فغفور
کی تابعداری سے بہتر سمجھا اور زیادہ تر کشیدہ خاطر ہوے اوسوقت سے ناامیدہ تجارت نہین
ہونے پائی مگر اوستاد سب کچھ کرنے والے ہین وے اپنا کام کرہی لیتے ہین اور چوری سے
منفعت کثیر کھینچتے ہین اوس جزیرے کے باشندے نہایت بدشکل اور پست قد اور تانبے کی
رنگت کے ہوتے ہین اور ایک نیلگون چادر کمر سے گھٹنے تک پہنتے اور باقی جسم کو برہنہ رکھتے ہین
اور مستورات بھی اسیطرحکی پوشاک پہنتی ہین اور بال کے گودنے آنکھ سے ٹھوڑی تک گدائی ہین
ستائیس شہر اس صوبے مین ہین اور دو کروڑ دس لاکھ باشندون سے زیادہ اسکی [illegible]

ٹنوس کے رنگ سے کچہ فرق نہین ہے * نان ہیانگ فو کا شہر بری تجارت گاہ ہے اور اوسکے
اطراف مین ایک قسم کا پتھر ملتا ہے جسکی کاہارمی اور دوسرے آلات لکڑی چیرنے پہاڑنے کے
بنتے ہین اومثل لوہے کے یہ پتھر تیز اور مضبوط ہوتا اور اوسی طرح چیر کاٹتا ہے * چاو کنگ فو کے
شہر مین صوبہ دار صوبہ کوانگ ٹانگ اور کوانگ سی کا رہتا ہے اور اقسام طرحکی خوشبو اور قیمتی لکڑی
اوسکے قریب کے کوہستان کے اطراف سے کٹ کے آتی اور برے داموں بکتی ہے کاوچو فو کا شہر
بہت سیراب اور پرفضا جگہ مین واقع ہے اوسکے اطراف مین ایک عجب طرحکا پتھر بقسم مرمر
پیدا ہوتا ہے کہ اوسمین بذاتہ نقشہ دریاؤن اور پہاڑون اور باغون اور درختون اور پھولون کا بنا
ہوا ہوتا ہے اور تکلف زیادہ تر یہ کہ جس چیز کی صورت بقلم قدرت کھینچی ہوئی ہے اوسمین ہر چیز کی
مناسب رنگت ظاہر ہے اوس پتھر کی بری قیمت ہے اور امرا کے یہان اوسکے میز بنائی جاتی ہے
لمولفہ منقش یکی مرمر آید پدید * نقشے کہ بر نقش چین خط کشید * درو نقشہ باغ و فصل بہار * شگفتہ
گلان ہر طرف صد قطار * درختان خوش قامت و سربلند * بدیدن ہمانا بسی ارجمند * درو نقشہ
کوہ و بحر دراز * منقش شد از قدرت بے نیاز * اور اس سے طرفہ تر ایک قسم کا کیکڑا جو یہان سمندر
کے کنارے پر پکڑا جاتا ہے اور حال اوسکا یہ کہ جوہین پانی سے نکلتا پتھر ہوجاتا ہے اور گوشت
پوست وغیرہ سب مین خاصیت سنگ نمود ہوتی اور ہوا یہ تاثیر پیدا کرتی ہے * **لمولفہ**
چو سرطان برون آید از قعر آب * ہوا چون خورد سنگ گردد شتاب * کہ چون سنگ خارا شود
گوشت او * ہمان استخوان و ہمان پوست او * کہ آگاہ بذران ہند و ستان * نہ حالش نوشتہ کس از
باستان * مورخ بسے زیر گل خفتہ اند * بملک عدم بے خبر رفتہ اند * کنون کاکرن گفت حالش تمام *
خدایا وراکن بسے نیک نام * لین چو فو کا شہر قریب سمندر کے ہے اور کچہ وے بہت برے برے
یہان پکڑے جاتے ہین اور اونکی کھوپری سے کھلونے اور کنگھیان اور بہت سی اچھی اچھی چیزین بنائی
بناتے اور بیچتے ہین اور گوہر یہان پیدا ہوتا ہے ایسا کہ تمام ملکات مین پسند کیا جاتا ہے ہینان کا
جزیرہ اس صوبے کی تحت مین داخل ہے اور کین چو فو شہر اکبر اوس جگہ کا معقول تجارت گاہ ہے

وقلعی و سیماب و تانبا و شورے کے پہاڑون مین ہین سوا اسکے کوہستان کے جنگلون سے
آبنوس و صندل و کئی قسم کی خوشبو و قیمتی لکڑیان میسر ہوتی ہین و صندرین گوہر پیدا ہوتا ہے اور
مچھلیان اس افراط سے ہین کہ باوجود اسکے کہ لاکھون ماہی گیر ہین پر چالیس کفایت نہین کرتین اور
ریشم و سوت و مصری و نمک بھی بہت بنتا ہے الغرض جتنی چیزین امیر کی خواہش آرام کیواسطے
اور غریب کی رفع احتیاج کے لیے ضرور ہین فضل ایزدی سے یہان سب موجود ہین اگرچہ گرمی یہان
شدت سے پڑتی ہے مگر لطافت ہوا سے امراض متعددی نوادرات سے اور باشندے یہان کے
پُرزور و قوی اور سال دراز تک ساتھ صحت و سلامتی کے رہتے ہین کوان ٹونگ کا شہر اس صوبے
کا پایہ تخت ہے اور فرنگستانیون کی اصطلاح مین کان تان کہلاتا ہے اور ایسی تجارت گاہ
عظیم شاید جہان مین کم ہوگی مشہور ہے کہ آٹھ ساڑھے آٹھ کروڑ روپے کے مال کی اس شہر سے
فقط فرنگستان کے ملکون مین رفتنی ہوتی اون مین سے صرف ایک قسم چاے کی کم و بیش پچیس لاکھ
ستائیس ہزار من ہے کہ ہر سال فرنگستان کو ارسال ہوتی اور معرض بیع مین آتی اور وہان سے
تین کروڑ کے اسباب تجارت کی آمدنی یہان ہوتی ہے غرض کان تان کا شہر ایک خطہ بزرگ و سواد
اعظم ہے کہتے ہین کہ پندرہ لاکھ آدمی مقیمان شہر سے اس جا پر بود و باش کرتے سواے اسکے
موسم تجارت مین جب غیر ملکون سے سفائن و جہازون کی آمدنی ہوتی ہے تب کچھ ٹھکانا نہین کسقدر خلقت
اور کس وضع اور رنگ و روپ کے لوگ یہان جمع ہوتے ہین جدہر نظر کیجیے پہلو بہ پہلو فرنگی و
حبشی ختائی و ملائی ہندوستانی و مغل عرب و رومی دکھائی دیتے ہین گویا نوع انسان کا ایک
بازار ہو دکھائی دیتا یا عالم زندگی مین حشر برپا ہوتا ہے اس تاریخ کے ناظرین کی خدمت مین جا بجا اور
مقام پر عرض کر چکا ہے کہ مملکت ختا کے اکثر بڑے بڑے شہرون مین یہ قاعدہ ہے کہ لاکھون آدمی
دریا مین کشتیون کے اوپر رہتے ہین شہر کان تان مین بھی علی ہذا القیاس اسیطرح ہے اور شہر کے
سامنے چوراسی ہزار سے زیادہ اسیطرح کی کشتیان لگی رہتی ہین راوی کا بیان ہے کہ اگر کوئی شخص
اندک فاصلہ سے زمین کی طرف دیکھے تو سواے جہازون اور کشتیون کے نہ دریا نہ شہر معلوم ہووے

فغفور کی فوج مین داخل ہوتی ہے اور تنخواہ کے ساتھ زمین لاخراج بھی تھوڑی سی عنایت ہوتی ہے
پر جب اونکی ضرورت فوج مین ہوتی ہل کو رکھ کے تلوار اوٹھا لیتے ہین اور ایام صلح مین اپنے گھر
چلے جاتے اور فغفور کے حق مین بیٹھے ہوے دعا دیتے ہین اور جب طاقت جسمانی اور جلادت
سے وہ سب معطل ہوجاتے ہین اونکے اہل وعیال کی گذران کے موافق سرکار فیض آثار سے زمین ملتی ہے
ان چار شہرون کے سوا اس صوبے مین اٹھائیس شہر چھوٹے بڑے ہین اور دو کرور ستر لاکھ باشندے
ہین بعد وضع اخراجات نظامت و دیوانی کے ایک کرور نوے لاکھ بیس ہزار روپیہ بابت خراج
زمین اور نوے ہزار روپیہ بابت محصول اجناس تجارت فغفور کے خزانے مین سالانہ داخل ہوتا ہے

تیرہوان باب

کوان تان کے صوبے کے بیان مین

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سو گیارہ برس پیشتر اس صوبہ مین بادشاہ سرخود تھا اور اوسکا
خاندان نان یو کہلاتا تھا فغفور چین کی کچھ ایسی پروا اوسے نہ تھی کیونکہ اوسکا ملک آباد اور خزانہ
معمور رعیت مرفہ حال افواج کثیر و بہادر تھے جب زمانہ اسطرح اونکے ساتھ مساعد تھا تو اگر وہ فغفور
سے منحرف رہے اور اوسکی اطاعت قبول نہ کی تو بجانب تھا غرض سنہ مذکور مین دن ادبار کے
آئے فغفور ہوانگ ٹی برہم ہوکر ایک فوج جرار و لشکر جرار بھیجکر اوس خانوادے کو یکبارگی بنیاد سے
مستاصل کرکے اوس ریاست کو مملکت ختا کے شامل کیا اوس ملک مین بسبب بعد دار السلطنت
اور محاصل بر و بحر کی کثرت سے پاے تخت پیچین کے امراے کبار مین سے ایک شخص عالی مقام
معتبر دیانت دار والا گہر اس صوبہ کا عہدہ جلیلہ صوبہ داری مین مقرر ہوتا ہے اور جس ملک مین
کہ یہ صوبہ واقع ہے درجہ بدرجہ سمندر کے کنارہ تک ایک قطع کوہستان اور ایک قطع میدان ہے
اور پروردگار کی ایسی عنایت ہے کہ اسکے دونون قسم کی سرزمین سے بڑی آمدنی ہے اور چونکہ سمندر
اسکے تحت مین آیا ہے یہ بھی ایک محاصل کثیر کا باعث ہوا ہے اور زمین کشتکاری کی ایسی
شاداب و سیراب ہے کہ سال مین دو فصلین ہر اناج کی ہوتی ہین اور معادن سونے چاندی

حفاظت مملکت کے لیے بنے ہین اور اوسکے قریب چنی سی ان کے شہر ہین عیاں ہے شاہی خاندان
کا بانی مبانی فغفور یو پیدا ہوا تھا اور جسدم اس شہنشاہ عالی وقار کی کیفیت لکھی جائیگی پڑہنے والے
یہی کہینگے کہ ایسے شہنشاہ عاقل و مدبر کے پیدا ہونے سے بنیاد ختا کو ایسی پایداری ہوئی کہ آجتک
پایدار ہے شاید بقاے زمانہ تک رہیگی **لمولفہ** از قدوم ہمچو شاہ بافرین * گشت ظاہر در جہان
بنیاد چین * از کمال دانش و تدبیر شاہ * در ختا آمد پدید این پایگاہ * تا ابد باقی بماند لازوال * شاید
این تقدیر رب ذوالجلال * شوکت جمشید و فر کیقباد * وقت کیخسرو شہ والانژاد * پاکی و داد شہ
نوشیروان * تازہ بودے وقت عدلش اینجہان * دولت پرویز آن شاہ شہان * باد گشت و نیست
زان دولت نشان * گر کسے جوید از انشاہان خبر * کے تواند یافت از فانی اثر * ملک شان برباد گشت
و دورشان * لیک قائم ہست چین تا این زمان * کیانٹن چو کا شہر اسطرح پر مثل جزائر کے واقع
ہے کہ ہر پہلو پر یا تو دریا یا جہیل یا ندی ہے اور جہان کی سرزمین ایسی شاداب و سیراب ہووے اوسکی
زرخیزی مین کون گفتگو کرسکتا ہے سب قسم کا اناج مہیا علی الخصوص چاول افراط سے پیدا ہوتا
اور یہان کے متصل پہاڑون پر آہوان مشک بشمار ملتے ہین * **لمولفہ** آہوان مشک
رہتے ہین مدام * کوہسارون پر یہان کے لاکلام * کرتے ہین اونکو شکاری صید جب * نافہ ہاے
عطر پاتے ہینگے تب لیو چو کا شہر تجارت گاہ عظیم ہے اور اسکے قریب ایک بہت بلند پہاڑ پاو کہاتا ہے
مشہور ہر جگہ یہ ہے کہ آدمی کو کیسی ہی تپ ہوا اوسپر چڑہنے سے ہوا اوس بلندی کی ایسی موافق
مزاج ہوتی ہے کہ چار پانچ پہر مین تپ چہوٹ جاتی اور پہر نہین آتی ہے اس سبب سے جس شخص کو
مرض لاحق ہوتا ہے وہان جاکر شفا پاتا ہے * **لمولفہ** نسیم موافق سے اوس کوہ کے * رہین
ورسب تپ کے اندوہ سے * ہوا اوسکی ہے خوش زباد شمال * ہوا کیا ہے وہ رب کی فضل کمال *
ہے ہر طرف فضل حق باد ہو * رہین اوس سے بیمار سب شاد ہو * خدا کی عنایت ہوئی جب عیان * ہوئی
ہوا رشک باد جنان * ہوا چون نسیم سحر دلکشا * ہوا چون دم عیسوی جانفزا * اس صوبے
ن چار شہر ایسے ہین کہ فقط سپاہیون کی آبادی اون مین ہے اور رعایا وہان کی پشت بہ پشت سے

کیونکہ جہان وہان اونسے متعلق ہے ازین قبیل اور بھی اکثر لکہنے ہین لیکن اونکے ذکر کرنے سے
اس عبارت کو طول ہوگا اور حکمت بہ لقمان آموختن کہلائیگا اس لحاظ سے جن بزرگون کی نظر سے
یہ تاریخ گذریگی اونکو اتنی اشارت کی بھی کچہ حاجت نہ تہی لیکن چونکہ ایک موقع بندے کو ملا اتنا ذکر
بھی معرض ارقام مین آیا الغرض اس شہر کے اندر جسکا ذکر ہوتے ہوتے یہ جملہ معترضہ درمیان آیا
نہرین بہت ہین اور اطراف کی سرزمین زرخیز اور دریاؤن سے سیراب ہے ہوپا ونین فو کا شہر
کیالین سکے دریا کے کنارے پر واقع ہے اور آہوے مشک اسکے اطراف مین بہت شکار ہوتا ہے
اور بہاسکے قطار مین ایک پہاڑ ایوکہلاتا ہے اوسمین اقسام طرحکے جواہرات ہاتہ آتے لیکن وہ اسقدر
بلند ہے کہ سخت مشکل سے چڑہائی ہوتی ہے اور جواہر اوسیقدر نکلتا ہے جتنی گہری کہدائی ہوتی ہے
گویا یہ پہاڑ جواہر بیشمار کا انبار ہے اوس شہر کے درمیان سے ایک ندی بہتی ہے اوسکے دونون
کنارون پر ازخود ایک قسم کا پہول باغبان ازل کا مقبول ایسا پیدا ہوتا ہے کہ رنگ و بو سے
اوسکے دماغ جان خورسند ہے اہل ختا کو نہایت پسند ہے کوئی چو فو کا شہر دریاے کیان پر
واقع ہے اور بڑی تجارت کی جا ہے اور سوداگری کی جتنی کشتیان اس صوبے مین داخل ہوتین
اسی جگہ پر ٹہہر کر محصول ادا کرتی ہین اور اوسکے اطراف کی سرزمین کی زرخیزی اکثر شہرون مین
قریب و دور مشہور ہے اور اصناف میوہجات و انواع پہل پہلاری کی یہان کثرت ہے خصوصاً
نارنج و چکوترہ جب پہولتا ہے اہتزاز سے نسیم سحری کے رائحہ خوش اوسکا اطراف و اکناف مملکت
مین کوسون تک پہنچتا اور دماغ خلائق کو معطر رکہتا ہے یہان کے پہاڑون مین ایک قوم وحشیون
کی بود و باش کرتی ہے اونکے عادات و حرکات و شکل و شباہت مین شہر والون سے بہت مباینت
و مغایرت رہتی ہے آہوان مشک یہانکے پہاڑون پر پیدا ہوتے اور نمک کے چبچے بہی ہین پر
جابجا کہود دیے جاتے ہین اونہرارون من نمک حاصل ہوتا ہے اون کان فو کا شہر اس صوبے
مین اوس نام کے پربت پہاڑ سے اون تاتاریون کی یورش کا خطر شام و سحر آٹہون پہر
رہتا ہے جو تبت بزرگ کے قریب صحرا مین رہتے ہین اس سبب سے اسکے قریب کئی مستحکم قلعہ

وفیروزہ اور سنگ مقناطیس ومشک پہاڑون مین پیدا ہوتا ہے باین لحاظ اوسکی سرزمین سے
تبت وتاتار کے بیابان نزدیک ہین گھوڑے نہایت عمدہ جنگلون سے آتے ہین خریدار فروشندہ
دونون فائدہ پاتے ہین و لال مفت مالا مال ہوجاتے ہین ورگنا ایسا نفیس وشیرین ہوتا ہے کہ اوسکی تعریف
وتوصیف مین لب گفتگو بند کہانے والے کو ازحد پسند ہے اوسکی چینی ایسی تحفہ ہوتی کہ صل علی کس سے
تعریف ہوسکتی ہے اور اگر لذیذ مٹھائی کھائی ہوئے سے خدانخواستہ کوئی بیمار پڑے تو ریوند چینی جو اس ملک مین
بہت پراثر پیدا ہوتی ہے کہ استعمال سے دم بھر مین فساد بیماریکو دور کرتی ہے یہ صوبہ سمندر سے
بہت فاصلہ پر ہے اس لیے نمک پہاڑون مین پیدا ہوتا ہے اور اگر قدرت کاملہ کی طرف
سے یہ بات نہوتی تو باشندون کو نمک کے لیے بڑی تکلیف ملتی * چین تو فو پاے تخت اس
صوبہ کا ایسا وسیع وغدار وشہر عالیشان ہے کہ مملکت ختا کے بڑے شہرون مین اسکی
گنتی ہوتی ہے اور جسوقت بعض شہنشاہ اوسمین تشریف رکھتے تھے اون دنون ایسی آراستگی
اور درستگی اسکی تھی کہ باوجود اسکے کہ جب فتور نظام ملک مین سن سولہ سو چالیس مسیحی مین
بان چو تاتار کی یورش کے قبل ہوا تھا اس شہر پر بڑی تباہی ہوئی تھی لیکن اتبک بھی رونق
بالکل نہین گئی ہرچند کہ نہایت کم ہوئی * اس تاریخ کے ناظرینون نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ اکثر
شہر ختائی نہرون سے اندر اور دریا یا ندی جھیلون سے باہر سیراب ہین اور اگر دوسری کوئی
دلیل ختائیون کی دانشمندی اور لطافت طبیعت کی نہوتی تو یہی بات بس کافی ہے کہ اپنے
شہرون کو اسطرح پر انھون نے بنایا ہے اور ایسی ایسی جا پر واقع کیا ہے کیونکہ ٹھنڈی ہوا
اور شفاف پانی کے برابر کوئی چیز دنیا مین لذیذ نہین ہوتی اور نہرا وسکے کوچہ بکوچہ بلکہ گھر گھر
ہے بنظر غور جس پہلو کو دیکھیے فائدہ سے خالی نہین کیونکہ تجارت مین ویسی سہولت ہوتی
ہے کہ مال کی کشتیان بازارون کے عین درمیان بکتی ہین اور سوا اسکے ہوا جو پانی سے
مس کرتی ہوئی آتی خنکی اوسکو لامحالہ حاصل ہوتی ہے اور اگر اجزا فساد کے شریک ہوتے
تو پانی مین کچھ چھوٹ جاتے ہین اور سوا اون دو فائدون کے جو دنیا مین سب سے بڑے ہین

ختائیون کی روایت ہے کہ فغفور فوحی جو پہلا پادشاہ چین کا تھا اوسکی یہ قبر ہے اور اگر یہ بات
فی الواقع ہے تو روے زمین پر اس مزار کی سی قدامت کسیکو نہین ہے کیونکہ ہمارے بیان سکے
بعض مورخون نے حساب سے ثابت کیا ہے کہ ایام فغفور فوحی کا جو ختائی تاریخ مین مذکور ہے
وقت حضرت نوح علیہ السلام کا تھا اسکے سوا کئی اور وجوہات صاحبان دانش نے بیان کیا ہے کہ
حضرت نوح علیہ السلام او فغفور فوحی ایک ہی شخص تھے اور اوسکا حال زیادہ تر جلد دوم کی فصل اول
مین بیان ہوویگا انشاء اللہ تعالی * لن ٹاوفو کے شہر کے قریب دیوار ختا تمام ہوتی ہے اور اس
لحاظ سے وہانکا قلعہ نہایت مستحکم ہے اور پہاڑون سے جو ندیان بہکر آتی ہین اون مین ٹکڑے
طلائی صرجلا کے بہت میسر ہوتے ہین اور اس لحاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ سونے کے معدن
کئی ہین اور ایک ذات کا شیر اطراف مین مارا جاتا ہے اوسکا چمڑا نہایت خوش رنگ اور ملائم
ہوتا ہے اور بڑے دامون سے بکتا ہے * کین بان فو کا شہر قلعہ کہلاتا ہے اس لحاظ سے
مورچے نہایت مضبوط اور کھائیان بکثرت چوڑی اور گہری ہین اور چونکہ ناکے پر ہے یکورس
کے خوف سے فوج بھی زیادہ متعین رہتی ہے اور عمارتین اس شہر کی بہت پاکیزہ ہین اور دو جھیلین
شور اطراف مین ہین جنمین بکثرت سیاہ نمک پیدا ہوتا ہے * بسبب قرب دیوار ختا کے کئی قلعہ
نہایت مستحکم اس صوبے مین ہین اور سوا اونکے اٹھائیس شہر چھوٹے بڑے واقع ہین اور
تین کرور باشندے اس صوبے کے دو تقسیم مین رہتے ہین اور وضع اخراجات نظامت و
دیوانی کے ابد پانچ کرور آٹھ لاکھ اسی ہزار روپیہ بابت خراج زمین اور دو لاکھ چالیس ہزار بابت
محصول اجناس تجارت فغفور کے خزانہ مین سالانہ داخل ہوتا ہے * * * * * *

بارہوان باب

سی ہواین کے صوبےکے بیان مین

اس ملک سے محاصل بہت ہے اور انواع اقسام کی قیمتی چیزین طبعی اور صنعتی یہان میسر
ہوتی ہین ریشم کی پیدائش اس صوبہ مین کمال ہے اور لوہا ٹین اور سیسے کی کان ہین کہربا

مضمون واسطے یادگار کے کھودا گیا تھا شہنشاہ نے ایک معبدگاہ بین اوسکو رکھوا دیا اور
وس مکان پر جب بت پرستی نے پھر سر اُٹھایا ویرانہ اور خرابہ ہوگیا اور وہ پتھر بھی زمین کے نیچے
ب گیا بالفعل کھود کے نکالا گیا اور لوگون پر اوسکا مضمون ظاہر ہوا ہے* ہان چان فو کا شہر
پتھریلی اور کنکریلی زمین مین کوہستان کے نزدیک واقع ہے لیکن دامان کوہ کی زرخیزی ایسی ہے
اور جنگلون کی اوسرائی کا عوض ہو رہتا ہے اور پہاڑون مین مشک کا ہرن پیدا ہوتا اور اوسکا
نافہ بیسر آتا ہے اور شہد و موم اسقدر میسر ہوتا ہے کہ لینے والون کے ہاتھ تھک جاتے ہین مگر اوس مین
کمی نہین آتی اور کئی معدن شنجرف کے بھی ہین* اس شہر تک ایک سڑک کئی منزلون سے آئی ہے
اوسکا حال سننے سے دلکو سخت حیرت ہوتی ہے روایت یہ ہے کہ ختائی فوج کو ایکدفعہ کئی پہاڑ
اور جنگل اور دریا کوطے کرکے اتفاق آنیکا ہوا کوئی راہ نہ تھی ایک لاکھ مزدور رستہ آراستہ کرنے مین
مصروف ہوے اور ہر روز ایک منزل کی راہ بناتے فوج کے آگے آگے چلے آتے اگر یہ رستہ
میدان سے ہوتا تو کچھ زیادہ تعجب کا مقام نہ تھا لیکن جب خیال کیجیے کہ صدہا پہاڑون کو ڈہا کے
دامان کوہ کو پاٹ دیا اور ہزارون برس کے جنگلون کو صاف کیا او عمیق اور چوڑے دریاؤن پر پل
باندھا یہ کارخانہ چند مہینے کے عرصے مین تمام کیا تو بیشک یہ نہایت عجوبہ معلوم ہوتا ہے اوس راہ
کی مرمت ہوا کرتی ہے اور جہ کی پھیرے جابجا خطرناک مقامون پر آٹھون پہر مقرر ہین اور چھوٹی
چھوٹی بستیان بطور سرا کے مسافرون کے سہینے کے لیے چار چار کوس پر بسی ہوئی ہین*
پن لیان فو کا بھی بڑا شہر ہے اوسکی سرحد کی زمین زرخیز آب وہوا لطیف اور خوشگوار اور اوسکے
قریب کی ایک جگہ ایسی گہری اور پانچ کوس تک برابر خندق اسقدر عمیق ہے کہ آفتاب کی روشنی
دوپہر دن کو وہان نہین پہنچتی غرض اوسکے اندر سے بھی ختائیون نے راہ بنائی ہے اور اندہیرے
کے باعث سے روز وشب مسافر مشعل روشن کرکے راہ چلتے ہین* کون چان فو کا شہر درمیان
کوہستان کے واقع ہے اور بسبب پہاڑون کے شہر بذاتہ ایک قلعہ اور یورش سے محفوظ ہے کیونکہ
پہاڑ کی قطار اسقدر بلند اور بھنڈی ہے کہ اوسپر سے گذر ناممکن ہے اس شہر مین ایک مزار ہے اور

اہل سخا فتنہ و فساد سے بری شیرازہ بند راستی و دوستی نہایت یم الاخلاق عمیم الاشفاق ہوے
مولفہ جسے انسانیت عبارت ہے ٭ وہان ہر ایک کی وہ عادت ہے ٭ پاک نیت خجستہ
حسنات ہین ٭ ہر طرح سے وہ سب غنیمت ہین ٭ تحصیل علوم و فنون کی طرف اکثر رجوع کرتے ہین
سی نگان فو کا شہر چونکہ ایک زمانے مین تخت گاہ مغفوران چین تھا اور اب ناظم کے رہنے کی
جا ہے اِن دو سببون سے بہت آباد اور دل پسند جگہ ہے شہر پناہ کی چار دیواری مثل قلعہ کے
مورچون کے بنی ہوئی اور زیر دیوار گہری اور چوڑی کھائی کھدی ہوئی ہے اور جگہ بجگہ قطار سے
مورچون کے اوپر اونچے اونچے برج مثل ہندوستانی امیرون کے نوبت خانون کے بنے ہین اور
اون مین سپاہی پہرا چوکی دیتے رہتے ہین اور دار الامارہ پیچین کے بعد اوس شہر کا رتبہ بسبب
مضبوط ہونے اور سامان جنگ سے مہیا رہنے کے سمجھا چاہیے اور شہنشاہی فوج کی وہ تقسیم
جو طرف شمال حفاظت سلطنت کیواسطے مقرر ہے اوس شہر مین متعین رہتی ہے اوسکے اطراف
کی رعایا اور خطائیون سے بہادر و محنت کش اور قد آور و وجیہ ہوتے ہین ٭ اس شہر کے اطراف
مین ایک قسم کا بادنجان بہت بڑا پیدا ہوتا ہے اوسکا گوشت ایسا لذیذ ہوتا ہے کہ ذائقہ اور
ملایمت مین حیوان فربہ پر اوسکو ترجیح دیتے ہین ٭ سن سولہ سے پچیس مسیحائی مین اس شہر کے
اطراف مین ایک لمبا تختہ سنگ مرمر کا زمین سے کھود کے نکالا گیا اوسپر یہ مضمون کھدا ہوا تھا
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب ملک یہود مین پیدا ہوے تھے تو آسمان مین ایک نیا
ستارہ جو قبل اونکے کبھی ظاہر نہین ہوا تھا دکھائی دیا اور مشرق مین کئی بادشاہون نے او
ملاحظے سے نذر دینے کے لیے ملک یہود کی راہ لی اور وہان پہنچ کر اوس طفل مقدس کو نذرین گذرانین
اور ایک شخص عیسائی مسمے الوپن سن چھہ سو چھتیس مسیحائی مین درمیان چین کے آیا اور مغفور وقت
نے اوسکے مذہب کا حال دریافت کر کے اوسکو راست سمجھا اور اوسکے حق مین فرمان جاری کیا
اس پتھر کے ذریعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب کو ترقی مملکت چین مین از ابتدا سے
سنہ چھہ سو چھتیس مسیحائی تا سنہ سات سو بیالیس مسیحائی تک تھی اور اسی سال مین اس پتھر پر وہ

بابت نمک تین لاکھہ ترسٹھہ ہزار سات سو بارہ روپیہ بابت محصول اجناس تجارت فغفور کے خزانے مین برسم مالگذاری سالانہ داخل ہوتا ہے ✣ + ✣ + ✣ + ✣ + ✣ + ✣ + ✣

گیارہواں باب

چینسی کے صوبے کے بیان مین

یہ صوبہ بہت وسیع ہے اور بعض مورخون کی یون روایت ہے کہ اسی جگہ سے ختا کی آبادی شروع ہوئی اور قدیم فغفورون نے یہین سکونت اختیار کی تھی اس بیان کے خلاف اور صوبون کے باب مین یہی بات بعضے راوی نقل کرتے ہین القصہ اگر یہ سرزمین پہلے نہ آباد ہو کر دوسری آباد ہوئی تو اس سے کچہ قباحت واقع نہین ہوتی اور اگر وہ بزرگی نہین حاصل تو یہ مرتبہ بشیک اوسکو دیا چاہیے کہ شہنشاہون نے اوس سرزمین کو نہایت پسند کی تھی اور مدتون اسی طبقے مین سلطنت رہی **لمولفہ** رتبہ بلند کیون نہو اوس سرزمین کا ✣ مسکن یہان تھا مدتون فغفور چین کا ✣ اس صوبے کی دو تقسیم ہین آگے تین ناظمون کو یہان کی صوبہ داری سپرد تھی لیکن چند روز سے ایک موقوف ہو گیا چاول کی فصل یہان اچھی نہین ہوتی اس جہت سے کہ پانی کم برستا ہے گھٹا کے دیکھنے کو دل ترستا ہے کسی عنوان سے اکثر مقام پر حسب ضرورت پانی میسر نہین ہوتا غرض اور اقسام اناج کی افراط سے باشندون کو قحط کی شدتین لاحق حال نہین ہوتین اکثر اتفاق ایسا ہوتا ہے کہ ٹڈیان ویران کر جاتی ہین لیکن اوسکے عوض ختائی اونہین پکڑ کے کھا جاتے ہین بقول شخصے عوض معاوض گلہ ندارد تو انکی شکایت کرنی زیادتی ہے ✣ اس صوبے مین ریوند چینی و مشک و شنجرف و موم و شہد و صندل و سنگی کوئیلہ اور اقسام ادویات کثرت کے ساتھ ملتے طلا کی کئی کان ہین اگر وہ کھودی جاوین تو یقین ہے کہ سیکڑون من سونا پیدا ہو لیکن فغفور کی ممانعت ہے اونکا کھودنا وقت ضرورت پر موقوف رہا غرض ندیون اور جھرنون مین اوسکی ریت جو بہکے آتی ہے اوسکے جمع کرنے مین صدہا آدمی کی اوقات بسر ہوتی ہے اور سیاح جو اوس ملک مین گئے ہین اونکی روایت یون ہے کہ اس صوبے کے باشندے سلیم الطبع حلیم الوضع

تجارت ہے پشمینے کے کپڑونکا بازار گرم ہے اور ساری مملکت کے سوداگر اون قالینون کی تحفگی پر اودنے رہتے پانون پڑ کے سر کے بھل انجاتے انکا ذکر عاصی کر چکا کہ رشک ایران و روم ہوتے ہین * پینیان فو اس صوبیکا دوسرا شہر اس بات کے لیے مشہور ہے کہ فغفور یو خوت مملکت ختا کے پہلے پادشاہون مین تھا اوس نے اسی شہر کو اپنا پایۂ تخت قرار دیا تھا اوس عالی ہمت بلند مرتبت شجاعت شعار مدبر روزگار عادل بعدیل کا ذکر اس تاریخ کی جلد دوم مین کیا جائیگا اس جگہ اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ بڑی سلطنتون کے بانی ایسے ہی شخص ہوتے جیسا کہ یہ تھا * **لمولفہ**
عادل ہو تو ایسا ہو جو سلطان ہو تو ایسا ہو * عاقل ہو تو ایسا ہو خاقان ہو تو ایسا ہو * اس کے قریب ایک جھیل شور اکیس کوس کے دائرے مین اور ہے اوسکا پانی کھاری مثل سمندر کے ہے اوسمین نمک افراط سے پیدا ہوتا ہے * فین چو ایک بہت پرانہ شہر اور معقول تجارت گاہ ہے اطراف کی زمین حالانکہ کوہسار ہے لیکن کسانون نے ریاضت کے زور سے اوسے ایسا زرخیز کیا کہ بڑے فائدہ کی جا ہے کتنے چشمے آب گرم کے اوس کے قریب ہین منزلون سے لوگ آکے وہین جمع ہوتے ہین ایک قسم کا ماء اللحم مشکی وہان تیار ہو کے اور اور صوبون مین بھی جاتا ہے اوسکے سرور و ذایقے اور قوت کی بہت تعریف ہوتی ہے * تائی نون فو کا شہر دیوار ختا کے نہایت قریب ہے چونکہ قوم تاتار کی یورش کرنے کی جگہ ہے اس لیے شہر کے مورچے بہت مضبوط بنے ہین اور کئی ہزار سپاہ یہان ہمیشہ متعین رہتی ہے اور اطراف کے پہاڑون مین فیروزہ اور سنگ مرمر کی کان ہین اور ایک قسم کا زبرجد ملتا ہے جسکی سپیدی اور چمک نیلم کے مانند ہوتی ہے اور جنگلون مین جڑی بوٹی بہت اقسام کی میسر آتی ہے غرض چھوٹے بڑے اٹھائیس شہر اس صوبے مین ہین اور سیکڑون قلعے دیوار ختا کے قریب جابجا واقع ہین تاکہ تاتار کی یورش ملک مین نہونے پائے اور **لمولفہ** رہین سب لوگ عیش و راحت سے * برنج پہنچے نہ دست آفت سے * اس صوبے مین دو کروڑ ستر لاکھ باشندے ہین اور بعد وضع اخراجات نظامت اور دیوانی کے ایک کروڑ ایک لاکھ ستر ہزار نو سو بیس روپے بابت خراج زمین او سولہ لاکھ چوہتر ہزار چار سو بیس روپے

اس صوبے کی آب و ہوا بہت اچھی اور زمین بھی نہایت زرخیز ہے سوائے چاول کے ہر قسم کا اناج یہان کثرت سے پیدا ہوتا ہے ہرچند یہان کے لیے پانی بہت چاہیے مگر بسبب قلت نہر و تالاب پانی بقدر احتیاج دستیاب نہین ہوتا لیکن مشک اور سنگ سماق اور سنگ مرمر اور سنگ زبرجد اقسام رنگ کا نکلتا ہے فیروزہ اور بلور بھی اس صوبے کے پہاڑون آتا ہے کان آہن و شورے کی کئی معدن ہین اور اوس ملک کے بعضے پہاڑون کی چوٹی پر میدان وسیع اسطرحکا ہے کہ کوسون تک جسکا حساب نہین اوسپر کشتکاری کی جاتی ہے بفضل لفضل افضال حقیقی معقول ہوتی ہے باوصفیکہ بجز باران رحمت وہان پانی کا نام نہین اس صوبے کے باشندے بڑے مضبوط اور بہادر ہوتے ہین اور مطابق قاعدۂ کلی کے حلیم و سلیم مشہور ہین مگر حد سے زیادہ کودن و ابلہ ہوتے ہین کسی علم سے مطلق شوق نہین رکھتے اور مستورات یہان کی حسینہ و جمیلہ ہوتی ہین اور اس طبقے مین انگور بالافراط نہایت تحفہ اسطرحکا پیدا ہوتا ہے کہ شاید روے زمین پر کہین میسر نہین آتا اگر یہان کے خنائی چاہین تو شراب ایسی کھینچ سکتے کہ قابل جام جمشید مین بھرنے کے ہون لیکن یہ اوجڈ گنوار اوسکو سکھلا کے کشمش بناتے ہین *نظم* حماقت سے پرمغز ہین وہ کثیف * کہ بد کرتے ہین کیا غذائے لطیف * کوئیلے کے معدن بھی یہان نشدت ہین اور اوسکی تحفگی یہ ہے کہ انگارے بہت صاف و شفاف ہوتے ہین دیر تک رہتے اور دھوان نہین دیتے ہین اور فرش فروش کے لیے قالین یہان ویسے ہی عمدہ اور خوبصورت بنتے جس طرح ایران اور روم مین ہوتے ہین **لمولفہ** بلکہ اونپر فوق رکھتے ہین یہ بعضے کام مین * مشتہر نام انکا ہے کشمیر و مصر و شام مین * تی ین فو اس صوبے کا پاے تخت ہے کسیوقت مین شاندار تھا جب پادشاہ کے عزیز و اقربا نے یہان سکونت اختیار کی تھی لیکن جب سے کہ وہ خانوادہ بلٹ گیا یہان کا بھی طبقہ اولٹ گیا **لقول شاعر** پردہ داری میکند در قصر قیصر عنکبوت * بوم نوبت میزند بر گنبد افراسیاب * غرض لوہے کے باسن اور آلات اور ہتیار جنگ کے یہان

سے نہر خون روان رہے اوسکا عکس نہ ملے * اس معنی سے رشک حلب کہنے کی جا ہے *
ایک فقرہ ہے اوصاف سے یہ اوسکے لکھا ہے * اس صوبے مین ایک قسم کا کیڑا مثل کملہ کے
پیدا ہوتا ہے اور اوسسے موٹا ریشم نکلتا اور ایک طرحکا ریشمی کپڑا نہایت گف اور مضبوط نبتا ہے
ہر جگہ بخواہش لیا جاتا ہے * ین چو فو دہ سرا شہر اس صوبے کا درمیان دو بڑے دریا کے واقع
ہے اس سبب سے آب و ہوا اوس سرزمین کی نہایت لطیف ہے اور پل اسی شہر مین بہت عظیم الشان
ایک سواستی گز لنبا ہے ایسا کسی نے نہ دیکھا نہ سنا اور اس شہر کے تحت مین کیوفو مین کا شہر
ہے جسمین فیلسوف اعظم حکیم مکرم کامل زمان حاذق دوران حکیم کنگ فوسی کے کئی یادگار نمودار
ازطرف سرکار اور بعض رئیسان خجستہ کردار بنے ہوئے ہین حالانکہ حکیم ممدوح شہر چو ہین مین جو
اوسکے قریب ہے پیدا ہوا تھا * ٹانگ چینگ فو کا شہر بڑی نہر پر چونکہ واقع ہے اس وجہ سے
تجارت گاہ عظیم ہے ہزارہا جہاز ہمیشہ وہان لگے رہتے ہین اور کئی معقول عمارتین شہر مین ہین
خصوص ایک ہشت پہل اور ہشت طبق کا منار مثل منار نان کنیگ کے ہے اور اسیطرح چینی کا
نبا ہوا ہے اور باہر گھنٹے اوسی انداز سے لٹکے ہین اور ہوا کے بہنے سے صدائے خوش اون سے
پیدا ہوتی ہے * تین ہوفو اور لی چو فو دو شہر کسی اور بات کے لیے مشہور نہین بجز اسکے کہ دونون
مین ایک ایک قلعہ بہت مستحکم نبا ہے اور لشکر شاہ حفاظت ملک کے لیے اون مین متعین رہتا ہے
اور جنگی جہاز بھی نگہبانی کے لیے موجود ہر چہار حدود مین رہتے ہین حاصل کلام اٹھائیس شہر چھوٹے
بڑے اس صوبے مین ہین اور قریب اڑہائی کرور کے باشندے ہین اور بعد وضع اخراجات
نظامت و دیوانی کے ایک کرور بارہ لاکھ چورانوے ہزار دو سو آٹھ روپے بابت خراج
زمین اور چار لاکھ چھبیس ہزار آٹھ سو سولہ بابت نمک اور اٹھانوے ہزار چار سو چھیانوے
روپیہ بابت محصول اجناس تجارت اس صوبے سے فغفور کے خزانے مین سالانہ جاتا ہے *

دسوان باب

صوبہ شان سی کے بیان مین

وغیرہ سے مرتبہ اوسکا سبقت لے گیا اسی صوبے مین پیدا ہوا تھا غرض اس حکیم بے بدل کا
تذکرہ دفتر ثانی مین لکھا جائیگا اور جہان شہنشاہان فرخ فال کا حال درج کیا جائیگا وہان اوس
صاحب کمال عدیم المثال کے اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ کا تذکرہ زبان قلم پر آئیگا
چونکہ صرف اسی استاد فیلسوف کے قال لازوال پر انتظام مملکت چلا جاتا ہے اسی باعث سے
ختا کی ریاست کو ابتک بقا ہے حالانکہ کیانی اور روم قدیم کی سلطنتین مٹ گئین نشان تک
بھی نہ باقی رہا نام کا نام لینا عقل صواب اندیش کے نزدیک بیجا ہے مگر ختا پر باوجود یورش
تاتار مطلق ادبار نہ آیا اس صوبہ مین پانی کم برستا ہے لیکن اسکی عوض اتنے دریا اور نہر اور جھیل
اور تالاب ہین کہ زراعت مین نقصان نہین آتا ❊ ختا کی سب سے بڑی نہر جو شہنشاہی کہلاتی اس
ملک کے درمیان سے بہتی ہے اور شاہی انبار خانون مین بھی اناج کی کشتیان اسطرف سے
دارالامارہ پیچین کو جاتی ہین اونکی جمعیت کثیر کا ہر سال اس نہر سے گذارا ہے اور گیارہ بارہ
ہزار سے کم کبھی نہین جاتین ❊ چی نانگ فو کا شہر پایہ تخت اس صوبہ کا بہت وسیع و شہر غدار
ہے اطراف مین لبسکہ جھیلین اور تالاب کثرت سے ہین نہرین شہر کے درمیان پانی سے ہمیشہ
ملبب رہتی ہین چوڑی اور عمیق ہین ہزارون من کی کشتیان شہر کے ہر بازار مین لگی رہتی ہین اور اون
نہرون پر نفیس نفیس پل راہ چلنے والے کے آرام و شہر کی زینت کے لیے بنے ہوے ہین اور چونکہ
ایام قدیم مین کئی شہنشاہ ختا اور باج گذار ملکون کے پادشاہ سب یہان سکونت کرتے تھے
اور اونکے مزار شاندار پہاڑون مین ہین اس سبب سے اس شہر کی بڑی عزت ختائیون کی
آنکھون مین ہے ❊ **لمولفہ** فی الحقیقت شہر ہے یہ پُر فضا ہ کیجیے تعریف جو کچھ ہے بجا ❊ راے
اولوالباب خطا ہے پر صواب ❊ کرتے ہین عظمت جو اوسکی بیحساب ❊ اس شہر کے قریب
ین چنگ کا شہر ہے وہان ایک قسم کا شیشہ ایسا نازک بنتا ہے کہ اگر تیز ہوا مین رکھدیا جاے تو
اوسکے صدمے سے فوراً آسیب آتے یعنے صاف تڑق جاتے لینے والا سواے حیرت کچھ
نہ پائے خاک پر ٹکڑے ٹکڑے دیکھکر آئینہ دل چور چور جگر مین ہزارون ناسور بشکل خانہ زنبور نمایان چشم تمنا

کی نظامت اور دیوانی کے وضع اخراجات کے بعد تین کرور ترانوے لاکھہ روپے بابت خراج زمین اور ایک کرور پانچ لاکھہ بابت محصول اجناس تجارت فغفور کے خزانے مین سالانہ داخل ہوتا ہے *

آٹھوان باب

صوبہ ہونان کے بیان مین

یہ صوبہ مملکت ختا کے درمیان واقع اور اوس ملک کے اکثر مورخون کا اسپر اجماع ہے کہ جب ابتدا مین سلطنت ختا کی بنیاد ڈالی گئی اسی جگہ سے پہلے آبادی شروع ہوئی اور یہ سرزمین کہنہ آباد وہان کی قدیم شہنشاہان والا نژاد کی تخت گاہ مدتون تک ہی اور سچ ہے کہ اس جا کی آب وہوا فصحت وفضا ایسی لطیف وخوش اور پاکیزہ ودلکش ہے کہ قابل خوشی زندگی کرنے اور عیش وآرام سے رہنے کی معلوم ہوتی ہے اور وہان کی زمین عمدہ اور بہتر اور سیر حاصل اور اسقدر شاداب ہے کہ پھولون کے جنگل کاٹ کے لوگ زراعت کرتے اور گلشنون مین ہل جتوا اناج بوتے ہین * لمولفہ سرزمین ایک لطیف وآباد ان * آب جو باغ مین روش پہ روان * جنگلون مین بہار گلشن ہے * رشک گلشن ہر ایک گلخن ہے * گل وسنبل کے ڈھیر مین ہر جا * بلبلون کی بھیڑ ہین ہر جا * لب غنچہ ہمان کہ خندان ہے * چشم بلبل وہان پہ گریان ہے * سرو جس جا کہ برلب جو ہے * اب قمری پہ شور کوکو ہے * عیش بازار ہر طرف ہین لگی * ہین خریدار شوق سے پھرتے * عشرت آرام ہر جگہ موجود * شہر کیا بلکہ خانہ بہبود * اور جب کہ حال یہ ہے تو نہین تعجب بلکہ حکمت کی رو سے واجب ہے کہ لوگ بھی ایسے دیار کے پاکیزہ طینت لطیف طبیعت خوش مزاج عیش جو آرام طلب ہوئین کیونکہ کلیہ ہے کہ جہان سہولت معاش ہے وہان عیش وآرام پر دل پاش پاش ہے بلکہ وہان کے لوگ بالخاصہ ان صفتون کے ساتھ موصوف ہوتے ہین اور اسی وجہ سے اس صوبے مین سوداگری نہایت سرد اور مدہم ہے اور تجارت کا بازار مطلق گرم نہین کیونکہ حضرت انسان کی طبیعت ہمیشہ راحت دوست اور آرام طلب ہوتی ہے اور جا بجا جہد کوشش وسعی ہی کو

یره سے مرتبہ اوسکا سبقت لے گیا اسی سبب سے پیدا ہوا تھا غرض اس حکیم بے بدل کا
کره دفتر ثانی مین لکھا جائیگا اور جہان شہنشاہان فرخ فال کا حال درج کیا جائیگا وہان آپکے
احب کمال عدیم المثال کے اوصاف حمیده اور خصائل پسندیده کا تذکره زبان قلم پر آئیگا
ینکہ صرف اسی استاد فیلسوف کے قال لازوال پر انتظام مملکت چلا جاتا ہے اسی باعث سے
تا کی ریاست کو اتبک بقا ہے حالانکہ کیانی اور روم قدیم کی سلطنتین مٹ گئین نشان تک
بھی نہ باقی رہا نام کا نام لینا عقل صواب اندیش کے نزدیک بیجا ہے مگر ختا پر باوجود یورش
اتار ملاق ادبار نہ آیا اس صوبہ مین پانی کم برستا ہے لیکن اسکی عوض اتنے دریا اور نہر اور جھیل
اور تالاب ہین کہ زراعت مین نقصان نہین آتا * ختا کی سب سے بڑی نہر جو شہنشاہی کہلاتی اسی
ملک کے درمیان سے بہتی ہے اور شاہی انبار خانون مین بھی اناج کی کشتیان اسیطرف سے
دارالامارہ پیچین کو جاتی ہین اونکی جمعیت کثیر کا ہر سال اس نہر سے گذارا ہے اور گیاره باره
ہزار سے کم کبھی نہین جاتین * چی نانگ فو کا شہر پایۂ تخت اس صوبہ کا بہت وسیع و شہر غدار
ہے اطراف مین اسکے جھیلین اور تالاب کثرت سے ہین نہرین شہر کے درمیان پانی سے ہمیشہ
لبلب رہتی ہین چوڑی اور عمیق ہین ہزار من کی کشتیان شہر کے ہر بازار مین لگی رہتی ہین اور ان
نہرون پر نفیس پل راه چلنے والے کے آرام و شہر کی زینت کے لیے بنے ہوے ہین اور چونکہ
ایام قدیم مین کئی شہنشاه ختا اور باج گذار ملکون کے پادشاه سب یہان سکونت کرتے تھے
اور اونکے مزار شاندار پہاڑون مین ہین اس سبب سے اس شہر کی بڑی عزت ختائیون کی
آنکھون مین ہے * **لمولفہ** فی الحقیقت شہر ہے یہ پُر فضا * کیجیے تعریف جو کچھ ہے بجا * رائے
اولوالباب خطا ہے پر صواب * کرتے ہین عظمت جو اوسکی بیحساب * اس شہر کے قریب
ین چنگ کا شہر ہے وہان ایک قسم کا شیشہ ایسا نازک بنتا ہے کہ اگر تند ہوا مین رکھدیا جاے تو
اوسکے صدمے سے فوراً آسیب آئے یعنے صاف تڑق جائے لینے والا سواے حیرت کچھ
نہ پائے خاک پر ٹکڑے ٹکڑے دیکھکر آئینۂ دل چور چور جگر مین ہزارون ناسور بشکل خانۂ زنبور نمایان چشم تمنا

کی نظامت اور دیوانی کے ومزیم اخراجات سے ابعد تین کرور ترانوے لاکھ روپے بابت خراج زمین اور ایک کرور پانچ لاکھ بابت محصول اجناس تجارت فغفور کے خزانے مین سالانہ داخل ہوتا ہے ٭

آٹھوان باب

صوبہ ہونان کے بیان مین

یہ صوبہ مملکت ختا کے درمیان واقع اور اوس ملک کے اکثر مورخون کا اسپر اجماع ہے کہ جب ابتدا مین سلطنت ختا کی بنیاد ڈالی گئی اسی جگہ سے پہلے آبادی شروع ہوئی اور یہ سرزمین کہنہ آباد وہان کی قدیم شہنشاہان والانژاد کی تخت گاہ مدتون تک رہی اور سچ ہے کہ اس جا کی آب وہوا فصحت وفضا ایسی لطیف وخوش اور پاکیزہ ودلکش ہے کہ قابل بخوشی زندگی کرنے اور عیش وآرام سے رہنے کی معلوم ہوتی ہے اور وہان کی زمین عمدہ اور بہتر اور سیر حاصل اور اسقدر شاداب ہے کہ پھولون کے جنگل کاٹ کے لوگ زراعت کرتے اور گلشنون مین ہل جتوا اناج بوتے ہین ٭ **لمولفہ** سرزمین ایک لطیف وآبادان ٭ آب جو باغ مین روش پہ روان ٭ جنگلون مین بہار گلشن ہے ٭ رشک گلشن باغ گلخن ہے ٭ گل وسنبل کے ڈھیر ہین ہر جا ٭ بلبلون کی بھیڑ ہین سر جا ٭ لب غنچہ جہان کہ خندان ہے ٭ چشم بلبل وہان پہ گریان ہے ٭ سرو جس جا کہ برلب جو ہے ٭ اب قمری پہ شور کوکو ہے ٭ عیش بازار ہر طرف ہین لگی ٭ ہین خریدار شوق سے پھرتے ٭ عشرت آرام ہر جگہ موجود ٭ شہر کیا بلکہ خانۂ بہبود ٭ اور جب کہ حال یہ ہے تو نہین تعجب بلکہ حکمت کی رو سے واجب ہے کہ لوگ بھی ایسے دیار کے پاکیزہ طینت لطیف طبیعت خوش مزاج عیش جو آرام طلب ہوویں کیونکہ کلیہ ہے کہ جہان سہولت معاش ہے وہان عیش وآرام ہر دل پاش پاش ہے بلکہ وہان کے لوگ بالخاصہ ان صفتون کے ساتھ موصوف ہوتے ہین اور اسی وجہ سے اس صوبے مین سوداگری نہایت سرد اور مدہم ہے اور تجارت کا بازار مطلق گرم نہین کیونکہ حضرت انسان کی طبیعت ہمیشہ راحت دوست اور آرام طلب ہوتی ہے اور جد وجہد کوشش وسعی وہی کو

رتے جو فکر معیشت مین دلگیر اور زنجیر تنگدستی مین پابند و اسیر ہین تردد وہی کرتے جنکی اوقات
لئے تردد کیے نہین بنتی اور بار گران وہی اوٹھاتے جنکو اوسکے بن اوٹھاتے تلاش معاش کے
بوجھ سے سبکدوشی حاصل نہین ہوتی ❊ **لمولفہ** مالو محنت سے کوسون دور ہین ❊ محنتی
اس مرض مین رنجور ہین ❊ سنگ غم سے روز و شب صبح و مسا ❊ مثل شیشہ پتھرون سے چور ہین ❊
اس صوبے کا پایہ تخت کیفونگ فو ہے اور یہی ایک نئی بات اس دار الریاست کی مشہور
ہے کہ شہر کی کرسی خاک دریا کی سطح آب سے بہت نیچے ہے چنانچہ پانی روکنے کو بہت اونچے اونچے
پشتے اور باندھ کی حاجت ہوئی اور روایت ہے کہ ایک دفعہ جب نظام ملک مین فتور واقع
ہوا اور سرکشون نے اوس شہر کو بارادہ تسخیر محاصرہ کیا تب شہر والون کی مدد کو فغفور کی
طرف سے بہت سے لشکر آئے لیکن اوس فوج کے سردار کو دشمن غارت کرنے کی ایسی ایک
بری ترکیب سوجھی کہ اوسے اپنی ہی طرف زیادہ تر ہلاکت ہوئی یعنے دریا کے پشتے کو اوس نے
تڑوا ڈالا اور تمام شہر کو تہ آب کر دیا اور اس سانحہ عظیم مین تین لاکھ آدمی سے زیادہ شربت
موت سے جام حیات کو لبریز کیے اور شراب مرگ پیالہ اجل سے پی غرض ہر چند کہ بعد چند
ایام کے شہر کی دوبارہ تعمیر ہوئی اور سر نو اجڑا ملک آباد ہوا مگر پہلے کی رونق پھر نہوئی اور نہ
پرانی خوبی نے تازگی پائی مثل مشہور ہے اگلی بات ہمیشہ اگلون کے ساتھ جاتی ہے ❊ **لمولفہ**
عالم فانی کی یارو چال دیکھی ہے عجب ❊ اس جہان سے جو گیا ویسا نہ آیا پھر کوئی ❊ بازیے
دنیا کی ہر ہر داؤن مین اسے ہمنشین ❊ کھو دیا ہاتھون سے جو ویسا نہ پایا پھر کوئی ❊ فقط
دوسرا شہر اس صوبے کا بہت وسیع و غدار ہے اور اس صوبے کے اور شہرون سے شہر اچھی
تجارتگاہ ہے اوسکے اطراف مین باغ بہت باوسعت اور اقسام میوہ جات کی کثرت
ہے اور یہان ایک جھیل ہے جسکے پانی کی تاثیر سے ریشم مین آب و تاب اور چمک و دمک اور
مضبوطی اور ملایمی ایسی ہوتی ہے کہ سیکڑون منزل سے جولاہے جاتے اور اوس پانی مین
ریشم کو دھوتے ہین اور اس شہر کے باشندے ایسے خوش خلق اور مسافر پرور ہین کہ ہر چند

کی نظامت اور دیوانی کے وضع اخراجات سے ابعد تین کروڑ ترانوے لاکھہ روپے بابت خراج زمین اور ایک کروڑ پانچ لاکھہ بابت محصول اجناس تجارت فغفور کے خزانے مین سالانہ داخل ہوتا ہے *

آٹھوان باب

صوبہ ہونان کے بیان مین

یہ صوبہ مملکت ختا کے درمیان واقع اور اوس ملک کے اکثر مورخون کا اسپر اجماع ہے کہ جب ابتدا مین سلطنت ختا کی بنیاد ڈالی گئی اسی جگہ سے پہلے آبادی شروع ہوئی اور یہ سرزمین کہنہ آباد وہان کی قدیم شہنشاہان والا نژاد کی تخت گاہ مدتون تک ہی اور سچ ہے کہ اس جا کی آب وہوا فصحت و فضا ایسی لطیف وخوش اور پاکیزہ ودلکش ہے کہ قابل بخوشی زندگی کرنے اور عیش وآرام سے رہنے کی معلوم ہوتی ہے اور وہان کی زمین عمدہ اور بہتر اور سیر حاصل اور اسقدر شاداب ہے کہ پھولون کے جنگل کاٹ کے لوگ زراعت کرتے اور گلشنون مین ہل جتوا اناج بوتے ہین * **لمولفہ** سرزمین ایک لطیف وآباد ان * آب جو باغ مین روش پہ روان * جنگلون مین بہار گلشن ہے * رشک گلشن و باغ گلخن ہے * گل وسنبل کے ڈھیر مین ہرجا * بلبلون کی بھیڑ ہین ہرجا * لب غنچہ یہان کہ خندان ہے * چشم بلبل وہان پہ گریان ہے * سرو جس جا کہ برلب جو ہے * ابر قمری پہ شور کوکو ہے * عیش بازار ہرطرف ہین لگی * ہین خریدار شوق سے پھرتے * عشرت آرام ہرجگہ موجود * شہر کیا بلکہ خانہ بہبود * اور جب کہ حال یہ ہے تو نہین تعجب بلکہ حکمت کی روسے واجب ہے کہ لوگ بھی ایسے دیار کے پاکیزہ طینت لطیف طبیعت خوش مزاج عیش جو آرام طلب ہووین کیونکہ کلیہ ہے کہ جہان سہولت معاش ہے وہان عیش وآرام پر دل پاش پاش ہے بلکہ وہان کے لوگ بالخاصہ ان صفتون کے ساتھ موصوف ہوتے ہین اور اسی وجہ سے اس صوبے مین سوداگری نہایت سرد اور مدہم ہے اور تجارت کا بازار مطلق گرم نہین کیونکہ حضرت انسان کی طبیعت ہمیشہ راحت دوست اور آرام طلب ہوتی ہے اور جد وجہد کوشش وسعی وہی کو

رہتے جو فکر معیشت مین دلگیر اور زنجیر تنگدستی مین پابند و اسیر ہین تردد وہی کرتے جنکی اوقات بے تردد کیے نہین بنتی اور بار گران وہی اوٹھاتے جنکو اوسکے بن اوٹھاتے تلاش معاش کے بوجھ سے سبکدوشی حاصل نہین ہوتی * **لموٴلفہ** مالو محنت سے کوسون دور ہین * محنتی اس مرض مین رنجور ہین * سنگ غم سے روز و شب صبح و مسا * مثل شیشہ پتھرون سے چور ہین * اس صوبے کا پایۂ تخت کیفونگ فو ہے اور یہی ایک نئی بات اس دار الریاست کی مشہور ہے کہ شہر کی کرسی خاک دریا کی سطح آب سے بہت نیچے ہے چنانچہ پانی روکنے کو کیسے اونچے اونچے پشتے اور باندہ کی حاجت ہوئی اور روایت ہے کہ ایک دفعہ جب نظام ملک مین فتور واقع ہوا اور سرکشون نے اوس شہر کو بارادۂ تسخیر محاصرہ کیا تب شہر والون کی مدد کو فغفور کی طرف سے بہت سے لشکر آئے لیکن اوس فوج کے سردار کو دشمن غارت کرنے کی ایسی ایک بری ترکیب سوجھی کہ اوسے اپنی ہی طرف زیادہ ہلاکت ہوئی یعنے دریا کے پشتے کو اوسنے تڑوا ڈالا اور تمام شہر کو تہ آب کر دیا اور اس سانحۂ عظیم مین تین لاکھہ آدمی سے زیادہ نے شربت موت سے جام حیات کو لبریز کیے اور شراب مرگ پیالہ اجل سے پی غرض ہرچند کہ بعد چند ایام کے شہر کی دوبارہ تعمیر ہوئی اور سر نو اجڑا ملک آباد ہوا مگر پہلے کی رونق پھر نہوئی اور نہ پرانی خوبی نے تازگی پائی مثل مشہور ہے اگلی بات ہمیشہ اگلون کے ساتھ جاتی ہے * **لموٴلفہ** عالم فانی کی یارو چال دیکھی ہے عجب * اس جہان سے جو گیا ویسا نہ آیا پھر کوئی * بازیے دنیا کی ہر ہر دانون مین اے ہمنشین * کھو دیا ہاتھون سے جو ویسا نہ پایا پھر کوئی * کوی فی دوسرا شہر اس صوبے کا بہت وسیع و غدار ہے اور اس صوبے کے اور شہرون سے یہ شہر اچھی تجارت گاہ ہے اوسکے اطراف مین باغ بہت باوسعت اور اقسام میوہ جات کی کثرت ہے اور یہان ایک جھیل ہے جسکے پانی کی تاثیر سے ریشم مین آب و تاب اور چمک و دمک اور مضبوطی اور ملایمی ایسی ہوتی ہے کہ سیکڑون منزل سے جولاہے جاتے اور اوس پانی مین ریشم کو دھوتے ہین اور اس شہر کے باشندے ایسے خوش خلق اور مسافر پرور ہین کہ ہرچند

کی نظامت اور دیوانی کے وضع اخراجات کے بعد تین کروڑ ترانوے لاکھہ روپے بابت
خراج زمین اور ایک کروڑ پانچ لاکھہ بابت محصول اجناس تجارت فغفور کے خزانے مین سالانہ داخل ہوتا ہے *

آٹھوان باب

صوبہ ہونان کے بیان مین

یہ صوبہ مملکت ختا کے درمیان واقع اور اوس ملک کے اکثر مورخون کا اسپر اجماع ہے کہ جب
ابتدا مین سلطنت ختا کی بنیا ڈالی گئی اسی جگہ سے پہلے آبادی شروع ہوئی اور یہ سرزمین
کہنہ آباد وہان کی قدیم شہنشاہان والا نژاد کی تخت گاہ مدتون تک ہی اور سچ ہے کہ اس جا کی
آب و ہوا فصحت و فضا ایسی لطیف و خوش اور پاکیزہ و دلکش ہے کہ قابل بخوشی زندگی کر
اور عیش و آرام سے رہنے کی معلوم ہوتی ہے اور وہان کی زمین عمدہ اور بہتر اور سیر حاصل
اور اسقدر شاداب ہے کہ پھولون کے جنگل کاٹ کے لوگ زراعت کرتے اور گلشنون
مین ہل جتوا اناج بوتے ہین * **لمولفہ** سرزمین ایک لطیف و آباد ان * آب جو باغ مین
روش پہ روان * جنگلون مین بہار گلشن ہے * رشک گلشن ہر ایک گلخن ہے * گل سنبل
کے ڈہیر مین ہر جا * بلبلون کی بھیڑ مین سرجا * لب غنچہ جہان کہ خندان ہے * چشم
بلبل وہان پہ گریان ہے * سرو جس جا کہ برلب جو ہے * اب قمری پہ شور کوکو ہے * پیش
بازار ہر طرف ہین لگی * ہین خریدار شوق سے پہرتے * عشرت آرام ہر جگہ موجود * شہر کیا
بلکہ خانۂ بہبود * اور جب کہ حال یہ ہے تو نہین تعجب بلکہ حکمت کی رو سے واجب ہے کہ
لوگ بھی ایسے دیار کے پاکیزہ طینت لطیف طبیعت خوش مزاج عیش جو آرام طلب ہووین کیونکہ
کلیہ ہے کہ جہان سہولت معاش ہے وہان عیش و آرام ہر دل پاش پاش ہے بلکہ وہان کے
لوگ بالخاصہ ان صفتون کے ساتھ موصوف ہوتے ہین اور اسی وجہ سے اس صوبے مین
سوداگری نہایت سرد اور مدہم ہے اور تجارت کا بازار مطلق گرم نہین کیونکہ حضرت انسان
کی طبیعت ہمیشہ راحت دوست اور آرام طلب ہوتی ہے اور جد و جہد کوشش و سعی وہی کو

سے اشجار اور نباتات کی جڑین آن ملی ہین اور مثل جال سنگین کے بل کھا کھا کے لپٹی ہوئی ہین کہ اوپر
تہ مٹی کی ایسی موٹی جم گئی ہے کہ قریب القیاس نہین کہ کبھی پانی اوسپر غالب ہوویگا اور ہر چند کہ ظاہر
مین نقش بر آب مثل حباب اور متحرک مانند سیماب ہے مگر حقیقت مین مستحکم مثل الفت احباب ہے
چانگ چافو ایک اور شہر سبز زمین کی سیرابی کے لیے مشہور ہے یہان تک کہ اگر تمام مملکت مین بسبب
قحط کے غلہ کا نشان تک نہ ملے تو بھی یہان کی فصل کبھو نہ جلے اور متعدد ندی اور نہر کے سبب سے
پانی کی تکلیف کبھی نہین ہوتی ہے اور اطراف کے پہاڑون مین کئی معدن شنجرف کے ہین *
ہینگ چوفو کا شہر دریا کے جزیرے مین واقع ہے اور اگرچہ اطراف کی زمین سنگی اور ریلند ہے
لیکن کسی جنس کی کمی نہین اور سہولت معاش بدرجہ ہے اور پہاڑون مین نقرے کے معدن
ہین اور باشندے بانس سے کاغذ بہت بناتے ہین * چانگ فو ایک شہر ہے جسکا عرض
طول کم مگر نہایت زرخیز ہے اور کولہ لیمو افراط سے وہان ہوتا ہے اور ایک قسم کا لیمو بھی کہلاتا ہے
کہ جاڑون مین جب ایام دوسرے لیمو کا ہو جاتا ہے تب اسکے درخت بامراد ہوتے ہین اور یہ
لیمو بھی مدتون تک میٹھا اور معطر اور خوش رنگ ایک رنگ پر رہتا ہے اور کچھ نیرنگی نہین دکھاتا
اور اس شہر کے اطراف کے پہاڑون مین فیروزے کے کئی معدن ہین * چن چوفو ایک شہر پہاڑون
مین معمور ہے اور معدن سونا اور چاندی اور سیماب اور فیروزہ کے اطراف مین ہین اس شہر
کی سرحد مین پہاڑون کے درمیان ایک قوم جنگلی آدمیون کی رہتی ہے جسے ختائیون کی نہ زبان
نہ چال نہ چلن نہ گفتار نہ رفتار ذرا بھی ملتی ہے اور اہل چین کی روایت یہ ہے کہ کتے اور آدمی
کی جفت سے اونکی نسل ہے لیکن یہ بات صریحاً جھوٹھ ہے اور دشمنی اور ناجنسیت وجہ اس ملامت
کی ہے * الغرض کہ صوبے کی دو تقسیم مین چون[۵۴] شہر ہین اور اسکی پہلی تقسیم یعنے ہوپی مین قریب ڈیڑہ کرور
باشندے ہین اور دوسری تقسیم ہونان مین تخمیناً ایک کرور اور بتیس[۳۲] لاکھ باشندے ہووینگے اور ہوپی
کی نظامت اور دیوانی کے وضع اخراجات کے بعد تین[۳] کرور نوے[۹۰] لاکھ روپئے بابت خراج زمین اور
تیس[۳۰] ہزار روپئے بابت محصول جہاز تجارت دار الامارہ پیچین مین بھیجا جاتا ہے اور ہونان

ہمینگری اور ایک قسم کی سبز چیز جسکو ختائی مصور بڑے مولون سے تصویر کی رنگ آمیزی کے لیے
خریدتے اون سب کے معدن اونہین پہاڑون مین واقع ہین وہین کان فو شہر ہے جسکی سرحد مین
ایک قسم کا موم پیدا ہوتا ہے جسکی بتیون کا خرچ سوا شہنشاہ اور اونکے عزیز جو قرابت قریبہ رکھتے ہین
دوسری جگہ منع ہے اور اس موم کے کئی خاصے ہین یعنی سپیدی اور چمک بادر کی سی ہوتی ہے اور
اوسکی بتی دہوان نہین دیتی اور روشنی کی صفائی اور تابندگی مثل مہتابی کے ہوتی ہے اور دوائین
بھی اوسکا خرچ ہے چنانچہ ہولدل کیواسطے نہایت مفید ہے اور ختائی وکلا اور جو لوگ کہ
دربارون مین غضبیگی ہوتے ہین اس موم کا ایک ڈلا اسلیے کہلایا کرتے ہین کہ قوت دل زیادہ ہوو
اور دربار کے دبدبے سے مرعوب نہو جاوین ٭ اور اس موم کو ختا مین پیلا کہتے ہین اور ایک ذات کا
درخت ہوتا ہے جسکی جڑ مین ایک قسم کا چھوٹا سا کیڑا چپکا دینے سے وہ اوسکا رس کہاتا اور
فضلا جو چھوڑتا اوسی سے یہ موم ہوتا ہے اور اسکی ایسی قدر ہے کہ سونے کے وزن سے بکتا ہے
اور حقیقت مین وہ ایسی ہی چیز اکسیر خاصیت ہے کہ سونا اوسکے آگے مٹی ہے ٭ ہوانگ چو ایک
شہر نہایت وسیع اور غدار اور مشہور بندر ہے اور راستحت کے ایک شہر مین جھرنا ہے جسکے
پانی مین چاے کو جوش دینے سے بہت لطیف ہو جاتی ہے اور اس شہر کے قریب ایک خزیرہ
بی کو اسے کہاتا اور لوگ اس خزیرے کے باب مین ایک نقل کسی سپاہی کی کرتے ہین کہ جب
دشمنون نے اوسکو دریا مین ڈال دیا ایک سفید کچھوا اوسکی مدد کو آیا اور اپنی پیٹھ پر چڑہا کر اوسے پار
پہنچا دیا یہ بات قریب قیاس کے نہین غرض حقیقت یہ کہ اس خزیرے سے چھوٹی ذات کا
سپید خوبصورت کچھوا پکڑا جاتا اور امیرون کے یہان باغون اور حوضون مین پلتا ہے اور
تھوڑے عرصے مین اسقدر رام ہوتا ہے کہ لوگ اوسے اپنے ہاتھون سے کہلاتے ہین ینپو فو
کا شہر بہت وسیع و غدار اور سرزمین بھی اوسکی نہایت زرخیز ہے اور پہاڑون مین معادن فیروزہ کے
ہین اور یہ شہر ٹون ٹین ہو کی جھیل کے کنارے پر واقع ہے اور اس جھیل مین ایک خزیرہ عجیب
ہے کہ اسکے نیچے سے ہمیشہ پانی بہتا ہے گیا نے پر رکھا ہوا ہے اور صورت اوسکی یہ ہے کہ چہار طرف

مالگذاری ہر سال فغفور کے خزانے مین جاتا ہے اور اس مبلغ مین زمین کا خراج پچانوے لاکھ
ایکتالیس ہزار آٹھہ سو روپیہ سکہ اور نمک کی بابت سولہ لاکھہ پانچ سو ساٹھہ روپیہ اور اجناس
تجارت کی آمدنی ورفتنی کا محصول پانچ لاکھہ چوراسی ہزار آٹھہ سو بیس روپیہ سکہ ہے * * * *

ساتوان باب

صوبہ ہوکوانگ کے بیان مین

چین کا چھٹوان صوبہ ہوکوانگ کہلاتا اور اوس مملکت کے عین درمیان اسیطرح واقع ہے کہ آٹھہ صوبے اسکے چارون گرد ہین اور چونکہ یانگ ذی کیانگ کا دریا اسکے درمیان سے پورب کی طرف پچھم سے بہتا ہے اسلیے اوس صوبے کے دو حصے ہوے ہین اور یہ دونون کی زرخیزی اتنی ہے کہ ضرب المثل ہوگئی چنانچہ ختائی کہتے ہین کہ کیانگ سی کے سال بھر کا حاصل اگر اکٹھا ہو تو چین کے پندرہ صوبون باشندون کے لیے ایک وقت کا ناشتہ ہوسکتا ہے لیکن ہوکوانگ کی ایک فصل زراعت پر ساری مملکت کے باشندون کا مدار اوقات برس روز تک ہوسکتا ہے اور سوا کثرت محاصل اس صوبے کے سوتی کپڑے اور پہاڑ کی جڑی بوٹی اور معدنیات سونا چاندی لوہا ٹین بلور کے مشہور ہین اور یہان پر نہایت شفاف موم میسر ہوتا اور بانس کا کاغذ کثرت سے بنتا ہے * بوچانگفو پایہ تخت اس صوبے کا بڑی تجارت گاہ اور نہایت کیفیت کی جا ہے اور دولت اور عالیشانی اور عذاری ہین مملکت خطا کے اکثر شہر سے کم نہین اور چونکہ یانگ ذی کیانگ کا دریا اس شہر کے نیچے بہتا ہے اس سبب سے پوچانگ فو الیسا بڑا بندر ہے کہ دس بارہ ہزار جہاز شہر کے سامنے پانچ چار کوس کے عرصے تک اکثر لنگر کیے رہتے ہین اور اسے سمجھا چاہیے کہ کسقدر خرید و فروخت اور ساکنان شہر کے سوا صرف مسافرون کی کسقدر جمعیت ہوتی ہے * سیانگ نانگ فو ایک اور شہر ہے جسکے اطراف کے پہاڑون مین معادن سونے اور چاندی کے ہین مگر اون کے کھودنے کی ممانعت ہے لیکن چھڑیون اور ندیون مین جو ریزے طلا اور نقرہ کے کوہستان کی طرف سے بہکے آتے ہین اوسپر کسیکا اجارا نہین اور جسکا جی چاہتا چن لاتا ہے فیروزہ اور

اوسیطرحسے چوہینگ کی گویا شاہراہین نہرین ہین لیکن باوجوداس کے فضیلت ختائی شہر
کو ہے کیونکہ چوہینگ کی نہرون کا پانی شیرین اور خوشگوار ہے اور دنیس مین شورا بہ اور شورت
بشدت ہے شہر چوہینگ کے باشندے بڑے مفتری مشہور ہین اور قوانین مین اسقدر دخل
رکھتے اور اتنے ذی ہوش اور چالاک اور مقدمہ دان ہوتے ہین کہ اکثر بڑی سرکارون مین
یہین کے رہنے والون کو محرری اور منشی گری کے عہدے تفویض ہوتے ہین + یہان سے
ڈیڑہ کوس فاصلے پر شہر کے اطراف مین فغفور یو کی قبر ہے اور یہ شخص پہلے پادشاہون مین
مشہور ہے اور بقول ختائیون کے ایسا شخص سارے آفاق مین پیدا نہین ہوا اور فضائل
ثلاثہ یعنے عفت اور عدالت اور شجاعت مین اوسکے برابر عرصۂ زمین پر کوئی نہین آیا اور لباس
وجود کا نہین پہنا + اسقدر تعریف صاف مبالغہ معلوم ہوتا ہے لیکن اتنی بات تحقیق
ہے کہ اگر نہایت ذی شعور و دور اندیش و نیک نہاد نہوتا تو اتنی بڑی سلطنت کا انتظام اول
حال مین نکرسکتا فغفور یو کا بالکل احوال بندے نے اسی تاریخ کی دوسری جلد کے پہلے دفتر مین
لکھا ہے جہان ختا کے تمام پادشاہون کا تذکرہ نوآبادی دنیا سے ۱۸۴۲ء تک درج کیا ہے
ہوچو کا شہر بھی بہت بڑا اور کوہستان کے قریب واقع ہے اور اسکے اطراف مین ایسے ایسے
جنگل ہین کہ آدمی کو وہان گذرنا سخت دشوار ہے اور وہان کی خبر جو جان پر کھیل کر لاتے ہیں
کہتے ہین کہ جنگل مین صنوبر کے درخت خرہہ کے قریب اسقدر موٹے ہین کہ اگر چالیس آدمی
اوسکے تنے کے گرد بیٹھین تو فراغت سے جگہ پاوین + الغرض چی کیانگ کے صوبے مین
اٹھارہ قلعہ مثل شہر کے وسیع اور آباد ہین اور اون کے علاوہ تیس شہر نامور ہین بعض تجارت یا
صنعت کے سبب سے اور بعض فضائیت یا زرخیزی کے لیے لیکن بندے نے سب کا ذکر
بیفایدہ سمجھا اور جنکو نہایت ممدوح پایا اونہین کا خلاصۂ احوال لکھا ہے چی کیانگ کے صوبے
مین دو کرور دس لاکھہ باشندے ہین اور نظامت کے کارخانجات جنگی اور دیوانی کے
اخراجات کی وضع کے بعد ایک کرور سترہ لاکھہ ستائیس ہزار ایک سو اسی روپیہ سکہ برسم

ہوتی ہے انہین دو سببون سے صاحبان انگریز نے جب فغفور سے عہد و پیمان بالفعل کی
لڑائی کے بعد کیا تو اِس بندر کو چارا اور شہرون کے ساتھ اپنے جہازون کی آمد و شد کے لیے
ٹھہرایا اور شرائط صلح مین وہان کی تجارت کا اذن اپنی مرضی کے موافق قبول کروایا اور
اوسکے قبل سواے کانٹون کے شہر کے دوسرے بندر مین کوئی قوم فرنگستانی نہ جانے
نہ تجارت کرنے پاتی تھی تیرہوین اکتوبر ۱۸۴۱ع کو انگریز نینگپو کے شہر مین داخل ہوے
اور چونکہ چینگھائی کا قلعہ جو کہ ختائیون کے زعم مین مفتوح ہونیوالا نہ تھا چھین لیا گیا اِس
سبب سے انگریز کا رُعب شہر والون پر اسطرح غالب ہوا کہ بے لڑائی بھڑائی نینگپو قبضے
مین آیا ❊ ہر چند کہ سمندر کے متصل یہ شہر واقع ہے لیکن سرزمین بسبب نہرون کے
اور بخاصیت خاص کے اِس قدر زرخیز ہے کہ ہر سال وہان دو فصلین ہوتی ہین ❊ ریشمی
تھان اقسام طرح کے یہان بہت پاکیزہ طیار ہوئے اور دور و دراز سے سوداگر سب اوسکے
خریدنے کے لیے آتے ہین خصوص جاپان کے ملک مین ختائی تاجر اِس رقم کو لیجاتے
اور سونا چاندی تانبے سے عوض کرتے ہین ❊ اسی شہر سے اٹھائیس یا اونتیس کوس
کے فاصلے پر مشرق کیطرف چوزآن کا جزیرہ واقع ہے جسکو صاحبان عالیشان نے
چوتھی جولائی ۱۸۴۰ء کو ختائیون سے چھین لیا تھا لیکن صلح کے بعد واپس کر دیا غرض اوس جگہ
کی بد آب و ہوا سے جسقدر فوج انگریز کی نقصان ہوئی اوسکا ایک حصہ تمام لڑائی مین صرف
شمشیر سے مارا نہین گیا ❊ چونکہ اِس تاریخ کی دوسری جلد کے تیسرے دفتر مین اوس لڑائی کا
احوال لکھا ہے جو انگریزون اور ختائیون کے درمیان ۱۸۴۰ء مین شروع ہوئی تھی اور
۱۸۴۲ء مین اختتام کو پہنچی اِس سبب سے نینگپو اور چوزآن کے باب مین زیادہ بیانی ضرور
نہین ❊ چوھینگ بھی ایک شہر اِس صوبے کا بسبب ندرت اور نوطرزی کے قابل تعریف
کے ہے کیونکہ میدان وسیع اور مسطح مین واقع اور فرنگستان کے شہر وینس کے مانند
ہے یعنے جس طرح سے وینس مین اتنی نہرین ہین کہ لوگ کشتیون پر گلی کوچے مین پھرتے

قاعدہ زیارت کرنے والون کا ہے کہ جب اوس مزار پر لوبان جلانے اور پھول کی کرسی چڑہانے
آتے ہین تو کنکری اوٹھا کے اون مورتون کے سر پر مارتے ہین اور اونکی حرکت سے نفرت ظاہر
کرتے ہین ٭ ہوچو بھی ایک شہر اسی صوبے کا نہایت پاکیزہ اور عالیشان ہے اور خاص شہر مین
اور متعلق بستیون مین اسقدر ریشم کا کاروبار ہے کہ تمام مملکت مین نامزد اور مشہور ہے اسکے علاقے
کا ایک چھوٹا شہر اس جنس سے یہانتک معمور ہے کہ وہان کا یہ دستور ہے کہ پندرہ لاکھہ اونتالیس ہزار
روپے کے تھان کمخواب اور زربفت کے بدستور مالگذاری سرکار شاہی مین ہر سال دیے جاتے ہین
اور اسی سے قیاس کیا چاہیے کہ فقط ایک چھوٹے سے شہر مین کسقدر مال تیار ہوتا ہوگا جسکے بعد
سوداگرون کے ہاتہ بیچنے اور وجہ معاش کرنیکے اتنا پس انداز رہتا اور خزانے مین داخل کیا جاتا ہے اگر
ختا کا یہ دستور ہوتا کہ سیم و زر کے سوا غلہ اور اجناس وجہ مالگذاری مین نہ لیا جاتا تو اکثر صوبون اور شہرون
کے لوگون کو نقصان عظیم ہوتا کیونکہ بعض جگہ اسقدر افراط بعض چیزون کی ہے کہ بیچنے اور صرف مین
لانیکے بعد بہت باقی رہ جاتی ہے کہ جسکا کوئی خواہان نہین ہوتا ہے لیکن سرکار فغفور کو رعایا پروری
اور غریب نوازی اسقدر منظور رہے کہ ہمیشہ سے سلطنت کا یہ دستور ہے کہ جو چیز کشتکاری اور
سوداگری کی قسم سے پس انداز رہے بازار کے نرخ دام کرکے مالگذاری مین داخل کیا جاوے غرض
اسکا حال تفصیل سے اپنے مقام پر مذکور ہوگا اس جگہ اتنا ہی اشارہ کافی ہے ٭ کیا کنک ایک اور شہر
اس صوبے کا بہت خوش وضع اور اچھی جگہ پر واقع ہے اور نہایت دلکشا غرض صفائیت اور
پاکیزگی کے سوا دوسری کسی بات مین مشہور نہین اور سڑکین سنگ کے چوڑے تختون سے چنی ہوئی
ہین اور دو رویہ قطار درخت سایہ دار کی اس خوبی کے ساتہ لگائی گئی ہے کہ اونکے سائے سائے
راہگیر جاتے اور بارش و تمازت آفتاب سے مشاق ایذا نہین پاتے ہین پایۂ تخت ہانگچو کے بعد
نینگپو کا شہر اس صوبے مین نہایت خوبصورت اور بہت آباد ہے اور مخصوص دو وجہ سے تجارت
کے لیے بہت مناسب ہے ایک تو یہ کہ دریا گہرا اور چوڑا شہر پناہ کی دیوار کے نیچے بہتا ہے اور دوسرے
یہ کہ سبز چاے کی پیدایش اسکے قریب ہوتی ہے اس لیے خریدنے اور بیچنے والون کو نہایت سہولیت ہو

فغفور کی عیشگاہ سنگ مرمر کی ایسی نظر آتی ہے جسطرح سے زمرد کی تختی پر الماس کے نگینے جڑے
معلوم ہوتے ہین اور پہاڑون کے نیچے اور جھیل کے کنارے زمین ایسی ہموار ہے کہ روشین اور
چمن بندی برابر ہے اور صدہا قسم کے پھولون کی بہار نمودار ہے غرض حاصل یہ کہ اگر دنیا کے
شعرا اوس مقامِ دلفریب پر جمع ہو کے فقط جھیل اور اوسکے اطراف کی تعریف کرنے مین اپنے
ہین اپنی ساری عمر صرف کرین تو یقین ہے کہ مضمون سب خرچ ہو جاوے اور تمام جہان کی
سیاہی اور کاغذ بھی اکتفا نکرے* جن پہاڑون کا ذکر کیا گیا کہ جھیل کے تینون کنارے پر واقع
ہین وہان شہر ہانگچو کے لوگ دفن ہوتے ہین اور چونکہ دستور و رسم ختائیون کا ہے کہ ہر شخص امکان
کے مطابق اپنے عزیزون کے دفن کرنے مین تکلف اور آرایش کرتا ہے اس جہت سے قبرین نہایت
بلند اور خوبصورت ہین لیکن اوس عیش کے مقام مین پھولون کے درمیان گورستان کا ہونا
عجیب عبرت افزا ہے اور چونکہ رنج و راحت اور موت و زندگی کا ساتھ دکھلاتا ہے اسلیئے دنیا
کی بے ثباتی کی دلیل چشم بصیرت کے آگے عیان ہوتی ہے اور انسان کی خاک نہادی اور بے بنیادی
ثابت کرتی ہے* انہین قبرون کے درمیان ایک وزیر نیک بخت خلائق پرور عاقل و عادل کا مزار
ہے جسپر ہمیشہ اہل ختا ادنی اور اعلی لوبان جلاتے اور پھول چڑہاتے ہین اور آٹھ سو برس کی
بات ہے کہ اوس شخص نیکخو کی برائی اور بدگوئی مفتریون نے فغفور کے پاس کی تھی یہان تک کہ پادشاہ
کی طبیعت اوس سے نفور ہوئی اور بیچارے کی جان مفت گئی لیکن چند روز کے بعد جب ثابت ہوا کہ وزیر
بیگناہ قتل ہوا تب پادشاہ کا قہر اون کمینون پر گرا اور بدترین سیاست سے اونکو مارا اور اونکی لاشون کو
جلا کے خاکستر کو چوراہون پر پھینک دیا اور اون بدذاتون کا یہ حال کر کے شاہنشاہ نے وزیر کے مدفن
پر مزار مذکور کو لاکھون روپے کے خرچ سے بنوایا اور تین برس تک اوس وزیر خیرخواہ مقتول بیگناہ
کے لیے غم کیا اور ماتمی لباس پہنا جسطرح والدین کے لیے بیٹا کرتا ہے* یہ مزار قابل دیکھنے کے
ہے اور اوسکی چاردیواری کے صدر دروازے پر انہین چار مفتریون کی مورتین اسطرح بنی ہوئی ہین
کہ سر نیچے کیے گھٹنون کے بل خاک پر پیشانی لگائے وزیر کی قبر کے رخ کی سمت سجود مین ہین اور

جب شفقا اوسکے ثمر نظر آتے ہین اور پانی کے پھول پھول لیتے ہین تو عجیب ایک کیفیت نمود ہوتی ہے
کہ دیکھنے والے کی صورت حال اور ہو جاتی ہے اور کیسا ہی دلگرفتہ ہو اوسکا غنچۂ دل کھلجاتا ہے
اور تین جزیرے جھیل مین عجب موقع سے تین طرف ایک اوترا اور ایک دکھن اور ایک بیچ مین واقع ہین
سطح آب سے یہ جزیرے بہت بلند اور اونپر کتنے رنگ کے سنگین مکانات اور دیوہرے اور
بنگلے چینی کے کھپریلے چھائے پریون کی بود و باش کے قابل ایسے ایسے تحفہ باغون کے درمیان
بنے ہین کہ بہشتِ شداد کی کیفیت جو سننے مین آتی ہے اونکے مقابل ہین ایک افسانہ بے حقیقت
معلوم ہوتی ہے فقط وہان کی عیدون کے دنون ہین جب ختائی امرا لباس فاخرہ پہنے ہوے
ساز و سامان عیش و عشرت کے ساتہ پُرتکلف سجے ہوے بوقلمون کشتیون پر سوار ناچ کروانے
ہوے جھیل مین سیر کرتے پھرتے ہین تو چارون طرف لبِ آب سے پہاڑون کی چوٹی تک اتنے
مناظر خوش نما خورشید طلعت مہ سیما جمع ہو جاتے ہین کہ اونکی دید سے دیکھنے والون کی آنکھون
کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے * **مولفہ** خلق کا جمگھٹا لب آب پر * سبکی نگاہ
روے احباب پر * اہل شوق ہزار در ہزار * کوئی کسی سے بغلگیر کوئی کسی سے ہمکنار * کہین خوشی
کا جلسا ہو رہا ہے * کہین سخن کا چرچا ہو رہا ہے * کہین نوشا نوش ہے * کوئی سرخوش ہے
کوئی مدہوش ہے * کوئی کسیکی جھانک تاک مین مشغول ہے * کسیکا داغ جگر پھول ہے * کوئی
اپنی پوشاک کے پھبن پر مغرور ہے * کوئی اپنی بے توشگی مین مسرور ہے * کہین واہ واہ کا شعر پڑھ
رہا ہے * کہین جل علی کا غل پڑا ہے * کہین ناز ہے کہین نیاز ہے * غرض اون مجمعون کا عجب
انداز ہے * فائدہ تو اتنا پر نقصان بہت بڑا اسمین ہے یعنے دل کو کسب لذت کی از بسکہ ہوس
اور دنیا و مافیہا سے بیخبری اور تحصیل علم و ہنر مین کاہلی اور سیری اور بجز عیش اور خیال عیش کے سب
چیزون سے نفرت کلی ہو جاتی ہے * سوا اس کیفیت کے جو جھیل کے درمیان مین موجود ہے حسن اتفاق
سے ایسا ہے کہ اوسکے تین طرف پہاڑون کی قطار اور ایک سمت پر شہر واقع ہے اور اون پہاڑون
پر ایسا عمارتین اور بت خانے اور بنگلے اقسام وضع کے بنے ہین اور باغون اور درختون کے بیچ سے

چی کیانگ کے صوبے کا پایۂ تخت ہے تین ہزار ملکی سپاہ نائب ناظم کے تابع اور سات ہزار
تاتار جنکا سردار ایک سپہ سالار عالی وقار ہے اس شہر مین حفاظت کے لیے متعین ہین ٭ تمام
مملکت ختا مین سیھو کی جھیل مشہور ہے اور ہانگچو کے پچھم کیطرف شہر پناہ کے زیر دیوار واقع ہے
اور تین سوا تین کوس کا دائرہ ہے غرض صد افسوس کہ اہل ہندوستان یا ایران کے
کسی شخص لائق نے اقلیم ختا کی تاریخ نہین لکھی کیونکہ اکثر شہر اور مقام کا حال قابل اسکے ہے کہ
کوئی معقول انشا پرداز اسکے بیان مین طبیعت آزمائی اور اپنے فن کی تمام صنعتین صرف کرے
چنانچہ اس مقام پر یعنے ہانگچو کے شہر کے احوال مین سیھو کی جھیل کی تعریف ضرور ہے کیونکہ
وہ بہت مشہور ہے لیکن اپنے پاس منشی گری کا اسقدر مایہ نہین کہ اسکی کیفیت جیسی کہ چاہیے
بیان کرون اور یہ جو حال لکھتا ہون اپنے مذاق طبیعت کے موافق ہے اسی سبب سے ہر بزرگ
سے امید رکھتا ہون کہ میرے سخن کی تفصیل کو وہان کے دفتر تحقیق کی محض فہرست سمجھین
سیھو کی جھیل کا پانی شربت کے مانند شیرین اور خوشگوار اور الماس کیطرح آب و تاب رکھتا ہے
اور کول اور بنفشہ اور نیلوفر کا تختہ ہر طرف کھلا رہتا ہے ادہر پانی موجین مارتا ادہر پھولون
کی بہار سے دل لہراتا ہین پشتے جھیل کے درمیان سے اس کنارے سے اوس کنارے تک
بنے ہوے ہین اور چونکہ دو گوشے مثل قینچی کے اور ایک درمیان سے نکلا ہے اس جہت سے
جھیل کی گویا چھہ تقسیمین ہین جسطرح باغ کی کیاریان روشون سے بنتی ہین اور بڑے بڑے
ستون جھیل کی تہ مین گڑے ہین اور اسی پر پشتے سنگ سے چنے ہوے بنے ہین اور جہان سے
کشتی کی آمد و رفت کے لیے راہ رکھی گئی ہے اون مقامون پر سنگ مرمر اور رنگا رنگ پتھرون
کے پل نہایت خوش وضع نمودار ہین اور اوپر نفیس نفیس بنگلے نشست کے لیے جنکی ساخت
صندل کے تختون کی ہے اور چھاونی اوسکی رنگ برنگ چینی کی کھپریلون کی ہے اور یہ پشتے
اسقدر چوڑے ہین کہ اونکے بیچ مین گاڑی جانے کی سڑک ہے اور اس راہ کے دونون پہلو پر
بید مجنون اور شفتالو اور کیلے کے درخت قطار سے بوئے ہین اور جسوقت یہ بارور ہوتے خصوص

کے تہان کے ہین او ختنایتون حق بجانب ہے اِس شہر تعریف اتنی اور اپنے
زعم مین روے زمین پر لاثانی سمجھتے ہین کیونکہ جسطرف قدم اوٹھایے اور نظر کیجیے سوا ے منظر
خوش کے کراہیت کی کوئی چیز دکھائی نہین دیتی ہے اور مکانات صاف و عمدہ اور شرکین پختہ
و پاکیزہ اور نہرین شفاف پانی سے بہری ہوئین اور دورویہ دوکانون مین تکلف کی چیزین بہری
ہوئین اور جگہ بجگہ ترپولیے کس خوبی کے بنے اور نہرون پر صد ہا اہل معماری کی صنعتون سے
مصنّع اور آراستہ حاصل یہ کہ جزو کل پر رونق برستی ہے اور جسنی ایک مرتبہ دیکھا پھر اونسے
دیکھنے کو سالہا طبیعت ترستی ہے شہر پناہ سے تھوڑے فاصلے پر چینک ٹانک کا دریا ڈیڑہ
وس چوڑا بہتا ہے اور جزرو مد کا حساب اوس مین ہمیشہ پایا جاتا ہے غرض اکتوبر مہینے مین
سمندر کیطرف سے ہوا اس طرحسے موجہ مارتا اور شور کرتا آتا ہے کہ کانون مین قفل لگ جاتا ہے
اور روایت یون ہے کہ پانی کا ایک پہاڑ تیرہ و ذخار مین تاڑ سے زیادہ بلند اور طوفان سے زیادہ
صدا ایسی مہیب ہیئت سے نمود ہوتا ہے کہ کلیجہ دہل جاتا ہے اور اوسوقت کوئی شاعر اگر اوس
شور و شر کو سنے اور سبب نہ سمجھے تو یہ تصور کرے کہ قوم جن کے لاکھون گھوڑے کسی دشمن
تعاقب مین جوش اور خروش سے ہنہناتے اور اپنی رفتار مین زمین اور آسمان کو تہ و بالا
تے چلے آتے ہین غرض حاصل یہ کہ نہ داستان کو وسعت نہ بیان کو قدرت نہ تحریر کو طاقت
کہ اونکے وسیلے سے اوسکی مہابت کا مرتبہ قیاس مین آوے + اوس روز چار گھڑی دن
رہے تمام شہر کے چھوٹے بڑے جوان بوڑہے لڑکے بالے امیر فقیر بیکار باکار سب دریا کے
کنارے پر جمع ہوتے اور خدا کی قدرت کے اس منظر بزرگ کا تماشا کرتے ہین + اس تاریخ
ناظرین نے دیکھا ہوگا کہ بعض امرا کے باغون مین نقرئی اور طلائی مچھلیان پر تکلف حوضون
مین چھوٹی رہتی ہین یہ مچھلیان چیانگھو کے شہر مین پیدا ہوتی اور ختائی امیرون اور دوسرے
ملکون کے اکابر کے یہان بڑے دامون کو خریدی جاتی اور بلور و مرمر کے حوضون مین چھوٹی
رہتی ہین یہ شہر قریب نانگھو کے واقع اور اوسیکی تحت حکومت مین ہے چونکہ نانگچو کا شہر

آتا ہے خصوص کمخواب اور زربفت کے تھان افراط سے بنائے اور بیچے جاتے ہین * توت
کے درخت لگانے مین ختائیون کا دستور ہے کہ کدو کیطرح زمین ہی پر شاخون کو پھیلاتے
اور بلند نہین بڑہنے دیتے ہین کیونکہ چھوٹے درختون کے پتے کی خوراک جب کیڑون کو پہنچتی ہے
ریشم کی تحفگی زیادہ ہوتی ہے اور رنگا لیے ہین اگر یہ سلیقہ عمل مین آوے تو شاید فایدہ بخشے *
اس صوبے کے ریشمی کپڑے اکثر ملکون مین مشہور و معروف ہین * اور تمام مملکت ختا اور تمام
فرنگستان اور جزیرہ جاپان اور دوسرے جزائر مین ہزار ہا تھان بکتے اور خواہش و رغبت سے
خرید کیئے جاتے ہین اور اس کثرت کی اسقدر رفتنی پر بھی اتنا باقی رہتا اور سستا بکتا ہے
کہ اس ملک مین کمخواب کے لباس کی تیاری مین اتنا خرچ نہین پڑتا جو موٹی ململ کے جامے
کی بنوائی مین ہندوستان مین ہوتا ہے * اس صوبے مین گیارہ شہر بڑے نامی اور ایکسٹھ
اون سے چھوٹے ہین سب مین عالی شان شہر ہانگچو ہے اور ناظم صوبے کی بود و باش
کے سبب پایتخت اوس صوبے کا کہلاتا ہے اور بقول خطائیون کے یہ شہر بہشت برین کے بعد
بہشت زمین ہے غرض جن لوگون نے فرنگستان کے شہرون کو دیکھا ہے اونکے نزدیک
یہ مبالغہ ہے لیکن یہ راست و بجا ہے کہ ختا کے اور شہرون سے خوش وضع اور دلکشا تر ہے
اور وسعت و تکلف مین بہتر اور آبادی مین بزرگ تر ہے کیونکہ شہر پناہ کی چاردیواری کے
اندر دس لاکھ آدمی سے زیادہ ہمیشہ رہتے اور مکان رکھتے ہین علاوہ اون لوگون کے جو
سواد شہر مین اور دریا پر بود و باش کرتے اور پشت ہا پشت سے کشتی کے سوا کبھی کنارے
پر قدم نہین رکھتے ہین * ختا کے اکثر شہرون مین علی الخصوص دارالامارۂ پیچین اور شہر
ہانگچو مین لکھا آدمی کا شہر دریا مین بسا ہوا ہے اور اس جماعت کثیر مین سے بعض بعض گاہے گاہے
برس مین ایک دو بار کسی ایسی ہی ضرور کام کے لیئے شہر مین جاتے ہین ورنہ کشتی ہی پر پیدا ہوتے
اور ساری زندگی وہین کاٹتے اور تمام رسومات کو وہین ادا کرتے اور زمین سے اونکو علاقہ
تب ہی ہوتا ہے جب مرتے اور گڑتے ہین * اس شہر مین ساٹھہ ہزار کاریگر فقط ایک قسم زربفت

... سے ... اور ... اخراجات جنگی اور دیوانی کے خزانے مین چھتیس لاکھ گیارہ ہزار ... روپیہ بابت مالگذاری زمین اور دو لاکھ پچاسی ہزار جیہ سے اڑتیس روپیہ بابت نمک اور دو لاکھ باسٹھ ہزار جیہ سے چھپن روپیہ بابت محصول اجناس تجارت سالانہ اس صوبے سے داخل ہوتا ہے +

چھٹا باب

صوبہ جی کیانگ کے بیان مین

چونکہ تمامی راحت کا موجب صحت مزاج ہے اس سبب سے اگلے مغفور سب اکثر اوقات اسی صوبے مین رونق افروز رہتے اور اوسکی سرزمین کو نہایت پسند کرتے تھے جو کیانگ کا صوبہ جسکا احوال باب سابق مین لکھا گیا اسکی دکھن کیطرف واقع ہے اور اوتر کی جانب کیانگنان کا صوبہ اور پچھم پر کیانگسی صوبہ اور پورب کی سمت سمندر رہے بوجہ جو چیز کہ روح طلب کرتی یہان پائی جاتی ہے چنانچہ سمندر کا کنارہ اور اونکا نظارہ گل و سبزہ کی بہار سرسبزی چمن و گلزار گلشنون مین رنگ برنگ جانورون کے نئے نئے رنگ ڈہنگ سے ترانے ہر جگہ خوشی اور دل لگی کے فسانے میوے عجائب غرائب تر و تازہ درختون پر تیار پھول خوش رنگ پھل خوشگوار ہر جگہ آرام کا جلسا جدہر دیکھو ساز و سامان عیش مہیا جھیلون اور تالابون اور نہرون کی کیفیت پانی کی لذت اور لطافت ٹھنڈی ہوا کی راحت یہان پر بے نہایت حاصل ہے اور خوبی آب و ہوا اور صحت و فضل کے سوا زرخیزی اور آبادی بے پایان ہے اور اس سرزمین نزہت آئین کی خاصیت لطیف باشندون کے مزاج سے بھی عیان ہے کیونکہ خوش مذاق و عاقل اور غریب دوست مسافر پرور راجاؤ دل مین اور ہر علم کا ادراک رکھتے اور ہر فن مین چالاک ہوتے ہین لیکن یہ سخت عیب ہے کہ اپنے مذہب باطل اور عقائد ... کو بہت پسند کرتے اور اسکی واہیات رسومات کے ایسے پابند ہوتے ہین کہ تعصب کا الزام ... ہے + اس دیار مین ریشم بہت پیدا ہوتا اور انواع طرح سے صرف مین ...

ایک ندی سرسال بہتی ہوئی میدان کی طرف چلی آتی ہے اور اوسکا پانی رنگت کا نیلا ہوتا
اور اسکے سوا ایک خاصہ یہ رکھتا ہے کہ جب کپڑے کو ایکدفعہ اوسمین ڈبائے خاصا فیروزی
رنگا ہوا نکلتا ہے اور صرف ایکدفعہ ڈبانے سے رنگ کو اسقدر پختگی ہوتی ہے کہ کپڑے کے
لتے ہوجاتے ہین لیکن اواہٹ نہین جاتی ہے * اور اس صوبے کے متعلق جزائر سے ایک
جزیرہ آسے مائے کہلاتا ہے اور قلعہ اوسکا ایک قسم سنگ مرمر سے ایسا مستحکم بنا ہوا ہے کہ
سنہ ۱۸۴۲ع کی لڑائی مین انگریز کے چونتیس جہاز سے چار گھنٹے تک گولہ اندازی اوسپر ہوئی اور شمار
ہوا کہ چوبیس ہزار گولے صرف دو جہاز سے مارے گئے اور اسی سے خیال کیا چاہیے کہ باقی
بتیس جہاز سے کتنے گولے چھوٹے ہونگے غرض اسقدر باروت اور گولے سے اتنا ہی حاصل
ہوا کہ بعض بعض جگہ ہاتھ بھر غار صرف فصیلون مین ہوا اور باقی دیوار سابق طرح سے ثابت
رہی اور پتھر کی ایک چٹ نہ اوکھڑی اور اوسکا حال جلد دوم کے دفتر سوم مین تفصیلاً بیان
ہوگا یہان اتنا ہی کافی ہے کہ بعد چار گھنٹے کی گولہ اندازی کے انگریزون نے دیکھا کہ
جب حشر برپا ہوگا تبھی یہ قلعہ پامال کیا جائیگا والا تا قیام قیامت قائم رہیگا اور گولے کی
ضرب سے زیادہ تو سنگین ہوگا جسطرح چھت کو پیٹ کر مضبوط کرتے ہین غرض حکم بلہ کرنیکا
ہوا اور چند اہل فوج نے تھوڑی سی خونریزی کے بعد قلعہ کو چھین لیا اور اوسپر انگریز کا نشان
اوڑایا الغرض یہ جزیرہ استحکام قلعہ کے سوا تجارت کے لیے بھی مشہور ہے اور وہان پر
تجارت کرنیکی اجازت انگریزون نے فغفور کے عہدنامے مین درج کروائی ہے * ایک اور جزیرہ
ونان یا فورموسا صوبے فوکینگ سے پینتالیس کوس پر واقع ہے لیکن چونکہ اسکا حال
فصیل جلد دوم کے دفتر دوم مین لکھا جائیگا یہان پر اتنا ہی کافی ہے کہ سنہ ۱۸۳۰ع تک
خطا کو اسکا حال بالکل معلوم نہ تھا اور سنہ ۱۶۶۱ مسیحی مین اونکی عملداری وہان ہوئی *
ر پونگ ہو درمیان جزیرے ایماے اور جزیرے فارموسا کے واقع ہین مگر اونکا حال
مذکور کے نہین معلوم ہوا * القصہ فوکینگ کے صوبے مین بتیس شہر اور ڈیڑ کو

تھراتی جاتی اور نظر کام نہین کرتی ہے اور ہزارون تھراتنے ہی چوڑے ایسے قرینے کے ساتھ
وصل کیے ہوے رہگذر مین نصب ہین اور تمام پل مع پلپایے اور دیوار وغیرہ ایک ہی قسم
کے سیاہ پتھر سے بنا ہوا ہے پل کیا ہے باغ معماری کا ایک خوبصورت گل ہے کہ کوئی کیسا ہی
نابینا ہووے اوسکے دیکھنے مین نرگس وار اوسکی چشم حیرت کھلی رہتی ہے اور اہل نظر کے لئے
اسپر نظر کرنا سرمۂ لبناشی دیدہ دل مین لگانا ہے * **جامی** چرخ برستاراو کار عمارت عرصۂ گرد
خشت معمورہ کراین ارزرناب آن زرست * گفت خشت سیم وزر اینجانمی ارزد بہ ہیچ *
برزمین انکس کہ فرش ساختش رامر خورست * کین ننگ کا شہر فقط ایک بات کے لئے قابل
ذکر کے ہے کہ جب تاتار نے خطا پر یورش کی تھی تو اوس شہر کو انھون نے دو دفعہ متواتر
محاصرہ کیا مگر باشندون کی مردانگی کے باعث سے فتحیاب ہوے آخرکار جب داخل ہوا تو
انھون نے قتل عام کیا اور زن بچے سمیت سبکو تہ تیغ بیدریغ کر ڈالا * ین پنگ کا شہر اسی بات
کے لیے مشہور ہے کہ پہاڑون کے چشمے کا پانی بانس کے نل کی راہ سے گھر گھر پہنچتا ہے اور
چونکہ یہ شہر اس صوبے مین داخل ہونیکا دروازہ ہے قلعہ نہایت مضبوط اور سامان کارزار
لیس وشمار مہیا اور تیار رہتا ہے * تیا چیو کا شہر بڑا تجارت گاہ ہے اور دور دور کے ملکون
مین یہان کے لوگ خرید فروخت کرتے ہین اور اسکے تعلق کے تحت مین چند پہاڑ مین سنگی بلور کے
معدن ہین اور اسکے کھلونے بنتے ہین کے تمام مملکت چین و شہر نکوان مین بھی جاتے ہین اور ایک
بڑی تہمت کا گویا میوہ شیرین اور خوشبو یا ر کے شہر پیدا ہوتا اور ہر جگہ بارغبت لیا جاتا ہے
اور اوس شہر مین ایسے چند آدمی ہین کہ [illegible] سے مشہور ہین کہ تمام عیسائی مذہب کسی نام
مین یہان چند سے جاری تھا لیکن اب بت پرستی کی ظلمت چھائی ہوئی ہے *
تم ننگ چو کا شہر [illegible] ہے اگر کسی بات عجیب شہرت ان [illegible] مین آتی ہے اور اگر
[illegible] راست گو اور صحیح بیان لوگ [illegible] تو وے فسانہ سمجھا
[illegible] اوسکا [illegible] تعجب [illegible] کی طرف سے

نوچوبے شاید ربب اس صوبہ مین سب سے بہتر شہر ہے اور مملکت ختا کے
دولت خیز اور چونکہ لنگرگاہون مین کنارے پر بھی اسقدر عمیق ہے کہ ایکبارگی بے
وسفینہ کے جہاز سے لوگ خشکی پر قدم رکھتے اس سبب سے تجارت کے لیے نہایت سہ
ہے اور سوداگرون نے اوسے اپنی فرودگاہ مقرر کی ہے * اس شہر کے اطراف مین
فراط سے پیدا ہوتی ہے اس لحاظ سے انگریزون نے وہانپر تجارت کے لیے جانے او
کرنیکی شرط فغفور کے عہدنامے مین درج کروائی ہے اور چونکہ آب وہوا وہان کی نہایت
معتدل ہے اس لیے یقین کہ شہر کانٹانگ سے فرنگی تجار نقل مسکن کرکے یہین بود وباش
اختیار کرین اور جسوقت اس شہر مین جہاز لیجانے اور خرید فروخت کرنے کے باب مین انگریزکی
طرف سے گفتگو شروع ہوئی فغفور نے بہت سے عذر کئے منجملہ اونکے یہ کہ چونکہ اس جگہ پر
سیاہ چاے سمندر کے نزدیک پیدا ہوتی اور مزرع سے جہاز تک کشتیون مین جاسکتی ہے اس
لحاظ سے اگر فوچو مین انگریز جاوین اور چاے خرید کرین تو شہر کان تان مین آمدورفت چھوٹ
جائیگی اور جو رعایا کہ بسبب چاے کے کھیتون کی دوری سمندر سے خشکی پر باربرداری سے اوقات
گذاری کرتے ہین اونکی وجہ معاش بالکل موقوف ہوجائیگی غرض اصل سبب ہٹھ کرنے کا وہی
خوف تھا جو اہل ختا ہمیشہ سے اغیار کے ساتھ راہ ورسم کرنے سے رکھتے ہین القصہ
اونکی بات پیشرفت نہوئی اور جب انگریز فتحیاب ہوے اور فغفور کے نزدیک ثابت ہوا کہ
انگریز سے مقابلہ دشوار ہے مجبوراً اُنھون نے انگریز کی بات رکھی اور اس جگہ کو اونکے لیے تجارتگاہ
مقرر کیا * سی مین چو کا بھی شہر بہت غدار اور تجارت کی زیادتی اور سڑکون کی پاکیزگی اور
اونکی خوبصورتی کے لیے مشہور ومعروف اس شہر کے قریب ایک پل ایسا بنا ہوا ہے کہ جس نے دیکھا تعجب سے پہرون
ہی رہا اور سیکڑون دفعہ اگر ملاحظہ کیا تو ہمیشہ انگشت حیرت کو دانتون تلے دبایا اور صورت اسکی
کہ تین سو پیل پائے پر اسکی ساخت ہے اور اوسکی رہگذر کی چوڑائی مین پانچ پانچ پتھر
برابر کر جوڑا اس صنعت کے ساتھ وصل کیا ہوا ہے کہ جوڑ اور پیوستگی کو غور کرنے سے

کے سیاحت نامہ مین نہین پایا باوجود اسکے کہ اس تالیف مین اٹھائیس معتبر کتب سیر
ماخذ مین آئے اور حالانکہ ہمارے یہان یعنے انگریزی حکمت کی رو سے اس ترکیب کے باب مین
تفحص کرنا ممکن بلکہ آسان ہے مگر امر متحقق کو امر مفروض پر تفوق اور دیکھی ہوئی چیز کو سوچی ہوئی پر
ترجیح ہے اور ایسے مقام پر نقل پرانی تاریخ کے داب سے نہایت خلاف ہے القصہ کسو طرح سے
پہارون کی چوٹیون پر دامن کوہ سے پانی پہنچا اور کھیتون اور زراعتون کو شاداب اور سیراب
رکھتا ہے + اس صوبہ مین پھل پھلاہری اور میوے جو لیچی اور لونین اور موگن کی کھلاتی لذت
مین اکثر میوجات پر سبقت لیجاتے ہین اور انہین سے لیچی جسکو لوگ لیچو کہتے ہین نبکالے
تک پہنچا ہے لیکن اور دو قسم کے میوے کبھی دیکھنے مین نہین آئے غرض جنہون نے کھایا
اونکی روایت سے ہے کہ وے اگر یہان آوین تو البتہ اہل مذاق کے مطبوع ہووین + چونکہ اس
صوبے کے مشرقی حد پر بحر ختا واقع ہے بہت سے لنگرگاہ ہین جنمین جہاز اور کشتی لگانے کا
بہت سبھیتا ہوتا ہے اور اون مین مچھلیان الغارون بلتی اور خشک کیجاتین اور بہت ملکون
مین بکتی ہین + اس ولایت کے رہنے والے بسبب قرب سمندر کے علم ناخدائی اور مرکب رانی
بہت دخل رکھتے ہین چنانچہ جب زوال کیطرف میل کرتے اور سمندری ڈاکو ہوتے ہین تو انکے
ہاتھون سے سوداگر عاجز رہتے اور الامان پکارا کرتے ہین اور پہارون مین لکڑی اسقدر ملتی
کہ ایک دفعہ جب شہنشاہ نے جزیرہ جاپان فوج بھیجنے کا قصد کیا تھا تب اس صوبہ کی رعایا نے
[illegible] عرضی کی کہ اگر حکم ہووے تو سمندر پر سے لکڑی کا پل بندھوا دیا جاوے تاکہ
[illegible] اوسپر سے گذر کر اوس جزیرے کو پامال کر ڈالے اور چونکہ اس ولایت کے لوگ
[illegible] ہین دور دور تک مال تجارت لیجاتے اور روپیہ کثرت سے پیدا کرتے
[illegible] ئی زبان سے ہے لیکن اوجگہ کے رہنے والے اوسے
[illegible] سب انکو بھی سہارنے فقرے ہر شہر مین نئی نئی طرح
[illegible] یک دوسرے کی بولی نہین سمجھتے ہین ++

نعامت وکارخانجات دیوانی وغیرہ باسٹھہ لاکھہ اڑتیس ہزار اسّی روپیہ بابت خراج زمین وبابت
محصول جہاز تجارت سات لاکھہ بائیس ہزار تین سے چار روپیہ داخل ہوتا ہے اور ساٹھہ لاکھہ
اسّی ہزار من اقسام اناج کے بھیجے جاتے ہین اور باشندے اس صوبہ مین ایک کرور نوسے لاکھہ ہین فقط

پانچوان باب

صوبہ فوکینگ کے بیان مین

مملکت ختا کا چوتھا صوبہ فوکینگ اگرچہ طول و عرض مین اور صوبون کے برابر نہین ہے لیکن
دولت خیزی کے حساب سے اونسے کچہ ایسا کم بھی نہین اور تمازت آفتاب کے باعث سے
یہان کی ہوا مین ظاہرا نہایت حرارت ہے اور بڑی گرمی پڑتی لیکن باوصف اسکے خاصیت
ہوا کی بری نہین ہے کیونکہ وبا یا امراض متعدی کا یہان کبھی ذکر تک نہین ہوتا۔ اسکے شمال مین
صوبہ چی کیانگ اور جنوب مین صوبہ کوانگ تانگ اور مشرق پر بحر چین اور مغرب پر صوبہ کیانگسی
واقع ہین اور مشک یہان بہتر میسر ہوتا ہے اور معدنیات اقسام جواہرات گران بہا اور ٹین اور
پارا اور لوہا یہان کے پہاڑون مین ہین اور جہان اس قدر افراط معدنیات کی ہو وہان طلا و نقرہ
کے معدن کا ہونا قیاس سے دور نہین اور اس دیار کے باشندے بھی اسیطرح خیال کرتے
لیکن وے انکی تلاش کرنے سے ممنوع ہین اور شہنشاہ کے فرمان مین اونکا تفحص و جستجو بقتل
ہے چونکہ یہان کا لوہا حقیقت مین اچھا ہوتا ہے ہر جگہ کا لوہا اوسکے آگے لوہا مان جاتا اس لئے
وضع کے ہتیار اور اقسام آلات صنعت گری کے تمام مملکت ختا مین یہین سے جاتے ہین
ینگ کی ولایت کوہستان ہے لیکن ختائیون کی حکمت اور تردد نے کوہسار کو اتنا برابر
ہموار کر ڈالا کہ پہاڑون کی چوٹیون پر زراعت ہوتی ہے اور جس جگہ پر کشتکاری ہوتی
سے اکثر مقام پر پانی کئی ہزار ہاتہ نیچے میسر ہوتا ہے لیکن ختائیون نے بانس کے نل
لے ایسی ترکیب کی ہے کہ کھیتون تک پانی بلاتکلف بخوبی آجاتا ہے مگر اس حکمت سے
و آگاہ نہین کرتے اس جہت سے بندے نے بھی اسکی تحقیق اوس اقلیم کے کسی سیاح

مشغول ہوتے ہین اور مستورات بھی رنگ پسنے مین مستعد رہتی ہین تو یہ آئین اگر نہوتا تو بدمعاشون
کو لوٹ اور تاراج کا خوب ہی داؤن ملتا + کوانگ فینگ کا شہر پہاڑون کے محاصرے مین واقع ہے
اور سرزمین اسکی بہت زرخیز اور کوہستان مین بہت ہی شفاف بلور کے معدن ہین اور کاغذ یہانکا
بہت عمدہ مشہور ہے اور بتیان موم کی خوب بنتی ہین + شہر نانگ کانگ بھی واسطے چاول اور جوار
باجرے کے مشہور ہے اور پہاڑون سے لکڑی بہت عمدہ اور دریاؤن سے مچھلیان افراط سے
میسر ہوتی ہین + کوکیان معمور آباد اور بڑی تجارت گاہ ہے یہان تک کہ کوئی سوڈیڑہ سو شہرون سے
جنک یعنی ختائی جہاز سب اس شہر کے بندر مین آن کے اکٹھا ہوتے اور سمندر کیطرف روانہ
ہوتے ہین اور یہانکا دریا حالانکہ ڈیڑہ سو کوس سمندر سے دور ہے لیکن چاند کی پہلی اور چودہوین
تاریخون کے جذر و مد اوسمین حاصل ہے + کنچیان ساتوان شہر اس صوبہ کا چاول کی تحفگی کے لیے
مشہور ہے اور نام اوسکا ختائی زبان مین سونے کا دانہ ہے اور فقط فغفور کے باورچیخانہ مین
اوسکا خرچ ہے اور ایک قسم کی شراب نہایت نشی خوش ذائقہ اور معطر اسی چاول سے بنتی ہے
اور بسبب مطبوعیت کے بہت گران قیمت بکتی ہے + فوچو آٹھوان شہر اس صوبہ کا مشہور ہوا
لطیف اور آب خوشگوار کے لئے ہے اور حالانکہ تاتار کی یورش سے برباد اور ویران ہوگیا اور
اب خرابہ کے مرتبہ مین پہنچ چکا ہے تاہم اوسکا ذاتی حسن زائل نہین ہوا اور پہاڑون سے ندیان
بہتی ہین اور ہری گہانس کے میدان مین ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے زمرد کی پٹریون مین الماس
کی لہرین + اس شہر کے باشندے بہت چست و چالاک اور محنت کش اور زراعت کے فن
مین بہت کامل ہین ایک طرحکا چاول اس شہر کے اطراف و جوار مین پیدا ہوتا ہے جس کے
دانے بسبب سپیدی اور چمک کے دو سے بلور کے ریزے معلوم ہوتے ہین + یوچو فو اور ین چو
دو شہر اس صوبہ کے مشہور اس بات کے واسطے ہین کہ اونکے دریا اور ندی مین سونے اور چاندی
کی ریت ملتی ہے اور قریب کے پہاڑون مین فیروزہ اور توتیا اور پھٹکری کے معدن ہین الغرض
اتنے شہر ہنگسی کے صوبہ مین ہین لیکن قابل تذکرہ یہی تھے اور شہنشاہ کی سرکار مین بعد وضع اخراجات

کہ چونکہ انسان فائدہ نزدیک کو فائدہ دور سے بہتر سمجھتے اور نقد کو نسیہ پر ترجیح دیتے اس سبب
عوام الناس کے نزدیک معدنیات کا حاصل زراعت سے بہتر معلوم ہوتا ہے کیونکہ دفعتہً ہاتھ
آتا ہے اور دوسرا آیندہ سے پر موقوف رہتا ہے اور وقت تخم پاشی سے ایام خریف تک
انواع طرح کے اندیشے فصل کے نقصان ہونیکے ہین اسلیے معدنیات کھودتے ہین اور مشغول
ہوتے اور زراعت کی طرف چندان توجہ نکرتے اور جب آخرش بابہ معدن کا کم ہوجاتا تو فصل کا
خیال کا پھر کرتے تھا اور عرصے تک کی افتادگی سے زمین ناقابل ہوجاتی اور زراعت بخوبی نہین
ہوتی الغرض ان سب تصورات سے حکماے چین نے پیش بندی کی راہ سے معدنیات کے
کھودنے سے ممانعت کی ہے ۔ اس صوبہ مین چاول اسقدر بہتر ہوتا ہے کہ شہنشاہ اور امرا
کے طبخ کے لیے ہزارون کشتیان ہر سال روانہ ہوتی ہین اور دریا اور جھیل اور تالاب مین صدہا
قسم کی لذیذ مچھلیان ملتی ہین اور چینی کے باسن بھی بہت تحفہ بنتے ہین ۔ اس صوبے مین تیرہ شہر
بڑے بڑے اور اکثر قصبے مشہور ہین ۔ مشہور نامی جوان سب سے عظیم الشان اور ناظم کی بودوباش یہان مقرر
ہے نان چانگ ہے ۔ دوسرا شہر اس صوبہ کا ہے اور چینی کے باسن بنانے والے کمہار اس
[illegible] اور کسی شہر کو جیسا یہان رونق ہے اور مقام پر کم ہے اور دس لاکھ
باشندے اس شہر کی چار دیواری کے اندر بودوباش کرتے ہین اور اسی سے خیال کیا چاہیے کہ
کتنا بڑا اور کسقدر آباد شہر ہوگا ۔ کین تی چن تیسرا شہر ہے اور اسمین پانچ سو بھٹے چینی کے برتن
پکتے ہین اور اس کثرت سے ان کی فروخت ہوتی ہے کہ راوی کہتا ہے کہ شبانہ روز یہ بالکل
بھٹے جلا کرتے ہین اور اگر اجنبی شخص دور سے دیکھے تو قیاس کرے کہ تمام شہر اور اطراف مین
آگ لگی ہوئی ہے اور کبھی منزل سے دھوان مانند ایک نئے آسمان کے چرخ کہن کے
دکھائی دیتا ہے اور اس شہر مین قاعدہ ہے کہ شب کو مسافر جبتک کہ وہان کا کوئی معتبر
آدمی اسکی ضمانت نکرے رہنے نہین پاتا اور سبب اسکا یہ ہے کہ متعدد روپئے و ادنی کے
اسباب پیشگی سے کمہارون کو دے رکھتے اور وہ لوگ چونکہ ہر وقت بھٹے پر اپنے کام مین

صوبہ کیانسی کے بیان مین

اس صوبہ کے نام کے ترجمہ سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ کیانگنان کے صوبہ کی پچھم طرف پر واقع ہے اور حالانکہ اوسکی سرزمین نہایت سیر حاصل ہے لیکن باشندے اس کثرت کے سات ہین کہ بڑی تنگی سے اکثر غربا کی گذران ہوتی ہے اور لوگ چونکہ کفایت شعاری کے باعث سے خوراک اور پوشاک مین کم تکلف کرتے ہین اور گرما و سرما کی شدت کا دفعیہ جسطرح بن پڑتی کر لیتے اونکے رنگیلے یعنی حضرات کیانگیان جنکا ذکر باب سابق مین ہوا ہے ان بیچارون کی وضع قطع پر پھبتیان کستے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ تحمل اور بُردباری کے سات پھٹے پرانے کپڑے اور نان خشک بے نمک پر اکتفا کرنا اوس کمخواب اور تنجن سے ہزار گونہ بہتر ہین جو مسخرے پن سے میسر ہوتے غرض اوس صوبے کے باشندے مزاج کے بہت مدبر ہوتے اور لیاقت تدبیر منازل اور سیاست مُدن کی اونمین ایسی ہوتی ہے کہ امور سلطنت مین دخل پانے کے ساتھ جلد درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہین + اس صوبہ کی حد مین جتنے پہاڑ ہین وہان معدنیات سونا او چاندی لوہا او سیسا اور ٹین کی ہین اور اون پہاڑون پر جڑی بوٹی اقسام طرحکی ملتی اور دوا کے کام آتی ہین اگر ختائیون کو علم معدن اچھی طرح ہوتا تو اس جگہ کے پہاڑون کے معدن مین بقدر بہت کے درم ہا روپیہ حاصل ہوتے لیکن ترکیبین کھودنے اور دھاتون کے فرق کرنیکی نہین آتی اور یہ لاعلمی اس سبب سے ہے کہ حکماے قدیم جو چین کے دستور العمل کو درست کرتے اونکا حکم یہ تھا کہ سونا اور چاندی کے معدن نہ کھودے جاوین اور فقط زراعت اور دوسری پیدایش ملک پر قناعت کرین اور اوسمین انھون نے یہ مصلحت ٹھہرائی تھی کہ چونکہ زمین چین بذاتہ گویا ایک معدن ہے اوسکی دولت و گنج ہمیشہ مثل مدفن کے رہسکتی ہے اور کاشتکاری اور صنعت مین محنت کرنے سے دو طرحکے فائدے متصور ہین ایک یہ کہ بسبب محنت بدنی قوت جسمانی اور روحانی دونون حاصل ہوتی ہین اور دوسرے یہ کہ محنت مین ہمیشہ مشغول رہنے سے طبیعت طرف بدی کے مائل نہین ہوتی اور کاہلی اور سستی مین انواع طرحکی شیطنت سوجھتی ہے غرض خلاصہ یہ ہے

اور وہ طول و عرض مین اتنا ہے کہ بعض شہر اتنا وسیع نہین ہوتا اور جو تکلفات فن باغبانی
کے ملک ختا مین معمول ہین یہان بھی پائے جاتے اور دفتر دوم مین اوسکا حال بالاجمال معرض
ارقام مین آویگا * نگانکین کا شہر اس صوبے کی ولایت مغربی کا پاے تخت ہے یعنے تقسیمین
جو بسبب وسعت صوبے کیا نان کی گئی ہین اور بہتر انتظام کے لیئے ہر ایک مین الگ الگ
صوبہ دار مقرر ہین ان مین سے ایک کی رہنے کی جگہ یہ شہر ہے اور چونکہ تاجرون کی فرودگاہ ہے
زرخیزی اور آبادی مین بھی مشہور ہے * ہیچو ایک اور شہر ہے جہان کے لوگ بہت قانع اور کفایت
شعار اور راست بازی اور نیک معاشی کے لیے مشہور و معروف ہین اور ان صفتون کے جمع ہونے
سے یہ بات اونھون نے پیدا کی ہے کہ اون لوگون کا قول و قرار زبانی دوسرے شہر والے کے
روپے سے بہتر ہے اور اونکے یہان کی چاے اور سیاہ روغن اور لکھنے کی روشنائی اور چینی برتن
بنانے کی مٹی ہر جگہ رغبت سے خرید کی جاتین اور اسکے اطراف مین جو پہاڑ ہین اون مین معدنیات
سونا اور چاندی اور تانبے کی ہین * الغرض صوبہ کیانان مین سے تیئس [۲۳] شہر چھوٹے بڑے ہین
لیکن عاصی نے سب کا نام کو ضرور نہین سمجھا اور جو نامور ہین اونھین کا بیان کیا اور تین [۳] کروڑ بیس لاکھہ
باشندے اس صوبے مین رہتے ہین اور فغفور کے خزانہ مین بعد وضع اخراجات جنگی اور ملکی ایک
کرور بابت خراج ملک او ر نزر سٹھہ لاکھہ [۶۳] روپیہ بابت فروخت نمک ساٹھہ [۶۰] لاکھہ اسی [۸۰] ہزار روپیہ
بابت محصول اجناس تجارت سالانہ پہنچتا ہے * اس صوبے کے متعلق سانگ ھینگ کا جزیرہ
تیس [۳۰] کوس کا ہے اور نو کوس عرض مین ہے اور یہ جگہ اوایل مین جنگل اور بیابان تھی جہان بدمعاشونکو
واسطے تنبیہ کے شہر بدر کرتے تھے بعد اسکے چند غریب آدمی سہولت معاش کے لیئے وہان
بس گئے اسیطرح سے وہان کی آبادی بڑھی اور دن بدن ایسی ترقی ہوئی کہ اب اوسمین ایک شہر
اور چند گانون بہت آباد ہین وہان کی اکثر جگہ اسقدر زرخیز ہے کہ سال مین دو فصلین ہوتی ہین اور
نمک یہان اس قدر بنتا ہے کہ فقط وہان کی پیدائشی نمک سے کئی صوبے کا خرچ متعلق رہ سکتا ہے

چوتھا باب

ہے قال وقیل ہے کہ لارڈ مکارٹنی بہادر نے اس شہر کی چوتھائی کی سیر کی تھی جسمین چار گھڑی کامل
گھوڑے کی سواری مین تھے اور اسی جگہ سے امیرون کے محلون کے لیے حرمین خریدی جاتی ہین
اور بہت لوگون کا یہی پیشہ ہے کہ حسینہ اور جمیلہ چھوکریون کو مول لیکر گانے بجانے نشست و
برخاست وآداب محبت مین تعلیم کرکے ختائی امرا کے محل سرا مین داخل کرتے ہین اور تعجب یہی ہے کہ
ایکہی شہر مین اس عیش و عشرت کے ساتھ علم و ہنر کا بھی نہایت چرچا ہے کیونکہ علم اور عیش سے ہمیشہ
کی دشمنی ہے اور جسکو کہ ہواے شکار و سیر ہے اوسکو علم و ہنر سے بیر ہے ❊ سونگ کیانگ ایک
اور شہر اسی صوبے کا ہے اور ساری مملکت ختا کے علاوہ غیر ملکون مین بھی اقسام طرح کے سوتی کپڑے
اسی جگہ سے جاتے اور نہایت باریک اور مضبوط ہوتے ہین ❊ چوتھا شہر اس صوبہ کا چینگیچو کہلاتا ہے
اور یہان کے پانی کی یہ تاثیر مشہور ہے کہ چاے جب اسمین جوش دیجاتی نہایت لذیذ ہوتی ہے
اور اسکے تحت مین ایک چھوٹا سا شہر ہے جہانپر ایک قسم کی پیالی چاپینے کے لیے بنتی ہے جسمین
دم بھر رکھنے سے ذائقہ چاے کا اسقدر بہتر ہوجاتا ہے کہ فغفور اور ختائی امرا اوسی مٹی کے ظرف
مین چاے پیتے اور شاید زمرد کی پیالی کی اتنی قدر نہین کرتے ہین ❊ پانچوان شہر قابل الذکر چینگ کیانگ
کہلاتا ہے اور چونکہ سمندر کیطرف سے دشمن کی تاخت کی صورت یہان ہوسکتی ہے اس لیے
فوج متعد د متعین رہتی ہے اور قلعہ یہان کا اور شہر پناہ کی دیوارین خوبصورتی اور مضبوطی مین نامزد
ہین اور تجارت بھی بسبب قرب بحر محیط بہت چلتی ہوئی ہے ❊ یانگچو کا شہر مانند سوچو کے فضا و زینت
و تکلف اور آبادی کے لیے نامور ہے اور لوگ بھی یہان کے بہت عیاش ہوتے ہین اور
اکثرون کا پیشہ یہ ہے کہ چھوکریون کو تعلیم کرکے اور طریقۂ دل فریبی و جان ربائی ناز و انداز ادایات
غمزہ و عشوہ سحر و کرامات رمز و کنایہ محاورہ روزمرہ چستی و چالاکی سیماب وشی شعلہ مزاجی تراش و
خراش سخن غرض ساری ضروریات اس فن کے سکھا اور محاسن سیرت سے حسن صورت کو دوبالا
بنا امیرون کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہین اس شہر کی وسعت و فسحت آراستگی و پیراستگی اکثر سیاحون کی
روایتون سے ثابت ہین نمک کے تاجرون نے اپنے خرچ سے فغفور کے لیے عیشگاہ بنائے

اور وہانکی نقد خوبی کو محک امتحان سے پرکھا متفق القول ہین کہ روے زمین پر ایسی جگہ نہین ہے
اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ جب خداوند عالم و عالمیان نے اس خطہ کو عرصۂ شہود پر لایا تو خزانۂ غیب
سے اوسکے دامن حال کو نقود صفات خوبی سے بھر دیا کیونکہ سرزمین وہان کی یہان تک زرخیز
اور لطافت آمیز ہے کہ جہان کشتکاری ہوتی ہے وہان خوشبو اور خوش رنگ پھولون کا جنگل
ہو رہتا ہے اور توت کے درخت از خود پیدا ہوتے ہین اور ہوا یہان کی لطیف و دلکشا اور پانی
خنک اور خوش ذائقہ مثل تختہ بلور کے شفاف بلکہ آب گہر سے باآب اور صاف ہے اور
ہندوستان کے ایام بہار کا لطف وہان پر چارون موسم ہین ملتا ہے کہین گل پھولا ہے
کہین غنچہ کھلتا ہے اور غذا او عیش و عشرت کے اسباب سستے اور کثرت سے ہین ہمیشہ [illegible] ہین
لوگ فارغ البال مرفہ الحال مزے سے کھا پی کر آرام سے سوتے ہین باشندے وہان کے
خلیق خوش مذاق صاحب جوہر ادب اور تہذیب مین طاق ہین مکانات ستھرے اور عالی
اور سڑکین صاف و پختہ و صحن کی [illegible] اور صدہا نہرین شہر کے محلون مین آب زلال سے
لبریز بہتین اور کشتیان اوسمین خوش قطع اور خوشرنگ پھرتی ہین اور اونکے کھیونے والیان
صدہا رنڈیان با حسن و جمال پری تمثال زہرہ جبین مشتری خصال خوش عشوہ انداز سحر پرداز
لطیفہ باز بات باتون مین ناز طالب نیاز جو پل بھر مین ہزارون زورق دل کو دریاے محبت سے
پار لگا دین اور صدہا سفینہ صبر کو قلزم ناکامی مین ڈوبا دین اون کشتیون مین بیٹھے [illegible]
لارڈ مکانلی بہادر سفیر انگلستان کے مصاحبون مین ہمفرا صاحب ایک شخص بہت لائق و فاضل
تھے وہ اس شہر کے باب مین فرماتی ہین کہ سوچو کا شہر تعلیم گاہ اصحاب علم و تجارت و ارباب ہنر و
حرفت اور مجمع و مسکن نٹون اور بھانڈون اور نقالون اور شعبدہ بازون اور لولیان گلفام
و نسرین تنان سمن اندام کا ہے اور یہی شہر چینائیون کی وضع پوشاک زبان دستور اور رواج کی
یکسان ہے دلیل یہان کا دستور سند یہان کی چال ہے غرض ہر بات مین یہ شہر [illegible]
یہان کا آدمی ہر فن مین استاد و صاحب ایجاد ہے اور اوسکی وسعت کی یہ ایک بڑی دلیل

تو اون سب جھون سے اقسام طرحکی صداے خوش بلند ہوتی اور نہایت میٹھی اور سُریلی لے نکلتی ہے
اور روایت ہے کہ قریب ساڑہے پندرہ لاکھہ روپے کے اس عمارت دلپذیر کی تعمیر مین خرچ ہوے
تھے مگر اہل ابصارت کے نزدیک اس عمارت کی خولصورتی پر سے کروڑون روپیہ تصدق ہے
کہ جسکے دیکھنے سے بڑے بڑے معماروں کا رنگ فق ہے ٭ **مثنوی لمولفہ** ہے منارا کہ عمارت نو تحریر
جسکے ہر طرف نور کا ہے ظہور ٭ اوسکی نقشون کو کر کرینگے یاد ٭ چین مانگیے مانی و بہزاد ٭ گر
کرین فکر سے وہ دامن چاک ٭ کھینچے اونسے نہ اوسکا خاکا خاک ٭ کہین اوسکو تو عقل سے ہے
قرین ٭ فی الحقیقت نگارخانۂ چین ٭ چونکہ شہر نانکین وہانکے ملکی بادشاہون کا دارالامارہ تھا
اسلیے جب قوم تاتار نے اوس دیار پر فتح پائی وہانکی عمارات اور شاہنشاہون کے مزارات کو تڑوا
کھدوا ڈالا اور اوس آبادستان قدیم کو ویرانہ کر دیا اور سب کچہ اس شہر سے لوٹ کر اپنے بیت السلطنت
پیچین کو آباد کیا لیکن ہنروروں کا ہنر اور جدوجہد پیشہ وران ہنرور اور اہل علم کے علوم و فنون
کو وہان تک نہ پہنچا سکے کیونکہ یہ سب خوبیان یہان کی آب و ہوا کی تاثیر سے متعلق ہین ایکقسم
کی لال روئی اس شہر کے گرد و نواح مین پیدا ہوتی ہے جس سے ایک طرحکا کپڑا خوش رنگ اور
مضبوط بنا جاتا ہے اور وہ ہندوستان مین بھی بکنے کو آتا ہے اور عوام الناس اوسے لال ہین
کہتے ہین اور اس روئی کا عجب خاصہ ہے کہ اگر اوسکے تخم کو سوا نانکین کے اور کسی جگہ مین
بوے تو روئی سفید ہوگی اور وہ رنگ بالکل سرخی جو شہر نانکین کی اطراف مین بسبب تاثیر
زمین کے روئی مین ہوتا ہے روے زمین پر کہین نہین ہوتا ہے اور یہ نانکین وہ شہر ہے جہان
سنہ ۱۸۴۲ع مین ابتداے تمام لڑائی کے صلحنامہ درمیان والی چین اور اہل برٹان کے لکھا گیا ہے
اور اوسکا حال انشاء اللہ تعالیٰ دفتر دوم مین لکھا جائیگا ٭ بعد اس شہر کے صوبہ کیانگ نان مین
سوچیو کا شہر قابل مذکور کے ہے بلکہ مملکت ختا مین اس لطف کا کوئی شہر دکھائی نہین دیتا ہے
اور ختائی سب اس بلدۂ آباد مینو سواد فسحت بنیاد رشک ارم ذات العماد کے باب مین کہتے ہین
کہ زمین پر نقل بہشت کی موجود ہے اور جن انگریزون اور دوسرے اہل فرنگ نے اس شہر کو دیکھا ہے

جولاہے سوتی کپڑے کے بنانے والے رہتے ہین ÷ اِس صوبے کے باشندے بہت اہل اور
خلیق اور عقلمند ہوتے ہین اور علوم و فنون کیطرف بہت رغبت کرتے خصوص طبابت یہانکی
بہت چمکی ہوئی ہے اور اطباے کامل اکثر اسی جگہ ملتے ہین ÷ کیانگ نان صوبے کا سب سے بڑا
شہر نانکین کہلاتا ہے جسکا ذکر ابھی ہوچکا کہ ملکی پادشاہون کا دارالامارہ تھا اور اون دنون
ساری مملکت مین ایسا خوبصورت اور وسیع اور عدار شہر کوئی نہ تھا اور اوس ایام کی جاہ و جلال
کا حال ختائی سب یون بیان کرتے ہین کہ اگر دو شہسوار تیز رفتار گھوڑون پر ایک دروازے
سے دم صبح نکلتے اور دہنے بائین گھوڑے ڈالکر تمام روز تک پٹ دوڑاتے ہوے شہر پناہ
کی دیوار کے نیچے سے جاتے تو غروب کے وقت وے دونون دوسرے دروازے پر جا ملتے
اور باوجودیکہ ان دنون یہ شہر بہ نسبت آگے کے بہت خستہ حال ہے لیکن پھر بھی یہ احوال ہے
کہ چوبیس [۲۴] کوس کے عرصے مین معمور اور آباد ہے اور سڑکین بہت وسیع اور سنگ بست و روکار
لکھوکھا دکانون سے مثل بہشت چین کے آراستہ و پیراستہ ہین اور شہر کے باہر ایک منار ایک سو چھتیس [۱۳۶] ہاتھ
بلند اینٹے کا بنا ہوا ہے اور اوسکے باہر سے وہ مصالحہ بجاے چونے کاری کے جما ہوا ہے کہ جس سے
چینی کے برتن ہوتے ہین اور کاریگرون نے اپنی پختہ کاری سے نیچے سے اوپر تک یہ تکلف کیا ہے
کہ باوجود نو طبقہ ہونیکے ایک ڈال معلوم ہوتا ہے اور ایسے ایسے خوش رنگ رنگون سے رنگا
ہوا ہے اور یہان تک طلا کاریون سے مطلا کیا گیا کہ جب آفتاب کا شعاع اوسپر پڑتا ہے
تو نظر اوسپہ نہین ٹھہرتی اور آنکھین چندھلا جاتین ہین اور عجب ایک عالم نور کا سا ظہور مین آتا ہے
کہ دیکھنے والے نزدیک و دور کو قصہ کوہ طور کا یاد پڑتا ہے اور باوجود اسکے کہ چار سے برس ہوے
امینگ کے گھرانے کا ایک شہنشاہ نے اِس منارہ کو بنوایا تھا مگر آج تک کل کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے
اور اندر اوسکے ہر طبقے پر ایک ایک گھر بازیب و فر بہت مذہب و مطلا تصویرون اور
بتون سے بھرا ہوا ہے اور باہر کی دیوارون مین صدہا طاقچے ہین کہ جن مین گھنٹے بیشمار
بانقش و نگار اِس انداز سے لٹکے ہوے ہین کہ جب کسی طرف سے ذری سی بھی ہوا چلتی ہے

ایک پیسے کو ٹیل کہتے ہے اس حساب سے نامہ نگار نے مبلغ مذکور کی مالیت اوس طرح ٹھہرائی ہے
تاکہ اس تاریخ کے ناظرین کو مطلب تک پہنچنے مین دقت نہووے * * * * * * * * * * * *

تیسرا باب

کیانگ نان کے صوبہ کے بیان مین

یہ صوبہ ساری مملکت خطا مین زیادہ زرخیز اور قابل تجارت کے ہے اور چونکہ یہ دونون صفتین
وہان باہم جمع ہین کیانگنان کے برابر زرخیزی اور آبادی مین کم کوئی جگہ دکھائی دیتی ہے
اور اسکی پچھم حد پر صوبجات ہونان اور ہوکوانگ اور دکھن پر چنگیانگ اور چیکیانگ اور
پورب پر سمندر اور اتر نانکین اور باقی صوبہ شان تانگ سے متصل ہے * جن دنون کہ خطا کی فرمانروائی
وہین کے لوگون سے متعلق تھی اور شہریار تاتار سردار قبلہ خان نے اوس دیار پر یورش نہین کی
تھی اون دنون اسی صوبہ مین دار السلطنت تھی اور تختگاہ پادشاہ شہر نانکین کہلاتا تھا لیکن
جب کہ چنگیز خان کے پوتون نے ایک عالم کو تہ و بالا کر ڈالا اور قبلہ خان چین مین پہنچا تو شہر
پیچین کو اوس نے تختگاہ سلطنت قرار دیا * یہ صوبہ بہت وسیع ہے اور اوس مین چودہ
شہر بہت بڑے اور ترانوے شہر چھوٹے ہین لیکن سب بہت خاصے اور قابل
تعریف کے ہین اور بڑی تعریف تو یہ ہے کہ ان شہرون مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو
تجارت کے لیے مشہور نہووے اور کشتی اور جہاز کی آمد و رفت کی نہایت سہولیت ہے
کیونکہ یانک سے کیانک جو سب سے گہرا اور چوڑا دریا خطا کا ہے اس صوبے کے درمیان سے
بہتا ہے اور اکثر شہر اوسی کے کنارے پر واقع ہین اور جو کہ فاصلے پر ہین اون تک پہنچنے کے
لیے نہرین کھدی ہوئین ہین اور سوائے تجارت کے ایک اور سبب عظیم اس صوبے کے
زرخیزی کا یہ ہے کہ اہل حرفہ یہان کے بہت ہنرمند ہین اور اونکی کاریگری کی تعریف ہفت اقلیم
مین پھیلی ہوئی ہے اور ہر جگہ سے سوداگر چیزین خریدنے آتے ہین اسلیئے محصول کے بابت
بہت تحصیل ہوتی ہے اور فقط ایک شہر چانک ہین اور اوسکے متعلق موضعون ہین دو لاکھ

بہتر ہے کیونکہ جانور جلد مرجاتا ہے اور مشک بگڑنے نہین پاتا ورنہ اگرچہ دیر تک اوسکو ایذا ہووے
تو مشک جو حقیقت مین خون ہے سارے جسم مین سرایت کرجاوے اور ناف مین مطلق نہ رہے
اسی لیے ہرن کے دام مین پھنسنے کے ساتھ ہی شکاری دوڑ کر ریشم کی ڈوری ناف کے گرد اسقدر
زور سے باندھتا ہے کہ بالکل رگون کی راہ مسدود ہوجاتی ہے ورنہ اگر ذرہ بھی کسنے مین دیر کی یا
اچھی طرح نہ باندھی گئی تو مشک کی صورت دکھائی نہین دیتی ہے اور گوشت اوسکا تلخ ہوجاتا ہے
اور مشک کی بو پیدا کرتا ہے اور یہ جانور بھیڑیا وغیرہ درندون کے ہاتھ کم ایذا پاتا ہے کیونکہ علاوہ
چستی و چالاکی اور رمیدگی کے بذاتہ اوسکو اسقدر حزم اور دور اندیشی ہے کہ اپنی مینگنی کو بلی کی مانند
خاک مین چھپاتا ہے اور پیشاب کرکے اوسکو چاٹ جاتا ہے تاکہ دشمنون کو اوسکا پتا نہ ملے
غرض حضرت انسان کی خونخواری درندون سے بھی زیادہ ہے کہ جو جانور شیر اور بھیڑیا کو اوس
ترکیب سے بھلا وادیتا ہے وہ آدمی سے نہین بچتا ۞ زرد رنگ کے چوہے اس صوبے مین افراط سے
ملتے ہین اور فرنگستان مین جو چوہے ہوتے ہین اور اکثر لوگ اونکو کلکتے مین لاکر بیچتے ہین اوس
قسم کے بھی بہت سے صوبہ پیچیلی مین پیدا ہوتے ہین ۞ اور جمادات سے اس صوبے کے پہاڑون
مین معدنیات سنگ چماق اور بلور اور سنگ مرمر کے ہین ۞ پیچیلی کے صوبے مین تین کرور
اسی لاکھ باشندے ہین اور نظامت کے جنگی کارخانجات اور دیوانی کے اخراجات کے وضع
کے بعد ستہتر لاکھ سولہ ہزار دو سے چالیس روپے سکہ خراج زمین کی بابت اور تیرہ لاکھ اڑتیس
ہزار چورانوے روپے بابت فروخت نمک اور دولاکھ اکتالیس ہزار آٹھ سے اٹھانوے
روپے اجناس تجارت کی آمدنی ورفتنی کا محصول سالانہ فغفور کے خزانے مین اس صوبے سے
بطور پس انداز کے داخل ہوتے ہین اور جمع ان مبالغ کی بانوے لاکھ چھیانوے ہزار دو سے
تینتیس روپے ہوتی ہے چونکہ ختا مین بجز ایک قسم کے پیسے کے روپے اشرفی کا سکہ جاری
نہین ہے اس لیے رواج چاندی سونے کی گلیون کا ہے اور ہر گلی ایک تولے کی وزن کی ہوتی ہے
اور ختا مین ٹیل کہلاتی ہے اور چونکہ کلکتے کے بازار مین تین روپیہ مرشد آبادی سکہ اور ایک آنہ اور

اور سوا اوسکے گوشت کے دوسری غذا نہین کرتا اسلیے جب سانپ کو دیکھتا ہے مشک کی
بو سے اوسکو بیہوش کر کے کھا جاتا ہے غرض یہ بات مثل فسانے کے معلوم ہوتی ہے اور
اگر سچ بھی ہو تو تعجب نہین کیونکہ مشک کی بو سے سانپ دیوانہ ہو جاتا ہے اور یہ تحقیق ہے
کہ کسی کے پاس اگر زیادہ مشک ہووے تو سانپ اوسکو نہین کاٹتا ہے بہرحال اس مشک
کی تین قسمین ہین سب سے بہتر وہ جو تھیلی کے اندر مثل سنگ کے سخت جما ہوا ہوتا ہے اور اوسکی
شناخت یہ ہے کہ اگر سوت کو لہسن کے گرہ مین ملکر مشک پر ذرہ سا گھسیے تو لہسن کی بو سو
سے اوڑ جاوےگی اور دوسری قسم مشک کی وہ ہے کہ جسمین چھوٹے دانے ہوتے ہین اور
وہی ہندوستان مین بکنے آتا ہے اور تیسری قسم مثل روغن کے ہے لیکن وہ دوا کے کام کا نہین ہے
اور پہلی قسم کو دوسرے ملک مین لیجانا اور بیچنا نہایت ممنوع ہے اور فقط فغفور کے حضور
مین پہنچایا جاتا ہے اور اونکے اقربا کو جو قرابت قریبہ رکھتے ہین تقسیم ہوتا ہے اور ون کو اوسکا
ملنا محال ہے ٭ تین طرح سے اس جانور کا شکار ہوتا ہے ایک یہ کہ جب شکاریون نے دور سے
دیکھا یا پتا لگایا کہ ہرن کسی مقام پر ہے تو تین بانسری بجانے والے شکاریون کے ساتھ جاتے اور
کسی گوشے مین چھپکر میٹھی اور دردناک آواز سے ملائمت کے ساتھ بجاتے ہین اور چونکہ یہ لطیف طبع
جانور صداے خوش کا نہایت والہ و فریفتہ ہے اوسکے سنتے ہی اوسی سمت کو آہستہ آہستہ
ناچتا کودتا ہوا چلتا ہے اور باوجود خوف اور رمیدگی جبلّی کے یہان تک قریب جاتا ہے کہ
بندوق سے اوسے مارلینا سہل ہوتا ہے لیکن بانسری سے زیادہ لڑکون کے مہین اور رسیلے
سُر کے گانے پر ہوش کھو دیتا ہے اور بے ساختہ چلا آتا ہے اور جب شکاری بندوق سے شکار
کیا چاہتے ہین ان دو ترکیبون مین سے ایک کو کرتے اور دوسری صورت جال سے پھانسنا
ہے اور تیسری یہ کہ جب وہ پانی پینے کو پہاڑ سے جھیل مین اوترتا ہے تو پیچھے سے شکاری سب
بڑے بڑے ڈھول اور جھانجھ بجانا اور حشرات مچانا شروع کرتے ہین اوسوقت دہشت سے
گھبرا کے ہرن پانی مین کود پڑتا ہے اور ڈوب مرتا ہے غرض ان تینون طور سے بندوق

ہوتی ہے کہ جب وہ جمجاتا ہے تو دہوپ مین گھنٹون بے پگہلے رکھا رہتا ہے سوائے اسکے پا
شوریت اسی سے ظاہر ہے کہ اگر پانی جوش کیا جاوے تو دو گھڑی کے بعد اسکے اندر چار
طرف سے ایک سفید تہ ملائی کی طرح جمجاتی ہے الغرض زمین و آب و ہوا سب شور ہین لیکن
پھر بھی بُری نہین ہوتی اور اہل ختا کی جد و کد اور محنت و مشقت کے آگے جبلی خاصیت زمین
بھی دور ہو جاتی ہے ٭ دار الامارہ پیچین کے مغرب کی سمت برج بابیب یعنی گوشہ شمال و
پہاڑون کی قطار ہے اور اون مین ہرن نافہ دار پیدا ہوتی ہین اور چونکہ یہ جانور مثل اور ہرن کے
گلّے مین نہین رہتا اور ایک دو پہاڑون کی چوٹیون پر چرتا پھرتا ہے اور ایسے اونچے مکانون پر
سکونت اختیار کرتا ہے کہ اوسکی بلندی پر پرندہ دیکھکر تھرائے اور وہان تک جانے مین درندہ کا
کلیجا مُنہ کو چلا آئے اور دوبارہ کا پانور جا اِس جہت سے تحقیقات کما حقہ اوسکی عادات اور
حرکات کی نہین ہوئی اور شاید نہو سکی لیکن اہل تبت و تاتار و خطایون کی روایت یہ ہے اور
فرنگستان کے پادریون نے بھی اوسکی صداقت پر گواہی دی ہے کہ ترکیب اس ہرن کی اور
ہرن کیطرح کچھ ہے اور کچھ بکری کی طرح ہے لیکن سینگ نر اور مادہ کسیکو نہین اور ڈیل ڈول
قد و قامت بھی نبگالے کی بکری سے زیادہ نہین لیکن نزاکت اور چابکی حد سے زیادہ اوسکی رو
اور چالاک و اسقدر ہے کہ ہوا اور بجلی سے اوسکی تشبیہ دینی مبالغہ نہین اور اس ہرن کے مادہ کی ناف
مین مشک نہین ملتا اور نر کی ناف پر ایک تھیلی مین مشک ہوتا ہے ٭ اب سنا چاہیے کہ خدا
کریم نے چونکہ ہر جاندار کو اپنی حفاظت جان کی تدبیر سجھا دی ہے اِس لیے اِس ہرن کو سینگ
کے عوض مشک اوس نے عطا کیا ہے کیونکہ تحقیق ہے کہ جب شیر یا بھیڑیا یا اور درندے
خوف اوسکو ہوتا ہے تو مشک کی بو کا لقمہ اسیطرح جسے چھوڑتا ہوا گریز کرتا ہے کہ اوسکا
مین بیہوش ہوکر گر پڑتا ہے اور بعضے اوقات اوس بو کی شدت حرارت اور یبوست سے
فوراً پھٹ کر مر جاتا ہے اور یہ پہاڑیون کی روایت ہے کہ غذا حاصل کرنیکے لیئے خدا
نے اِس ہرن کو مشک عطا کیا ہے اور اونکا بیان یہ ہے کہ یہ جانور سانپ کو کھاتا

ہنر یا خیر خواہی سرکار یا اور کسی امر مین مشہور تھے اور جسطرح فرنگستان کے شہرون مین منار
وغیرہ اِن باتون کے لیے سرکار سے یا اتفاق رعایا سے بنائے جاتے ہین اوسطرح ختا مین
ترپولیون کا دستور ہے کہ نامورون کے بقاے نام ونشان کے لیے تیار ہوتے ہین چونکہ دیوار
ختا اس جگہ سے بہت قریب ہے اگلے دنون مین جب چین مین ملکی بادشاہ تھے وے لوگ
خوف سے یورش تاتار کے چند قلعے اس جگہ پر حفاظت ولایت کے لیے تعمیر کیے تھے اور
اب ہرچند بسبب متحد ہونے بادشاہ ختا اور تاتار کے اوسکی کچھ حاجت نہین ہے مگر پھر بھی
وہ عمارت قدیم موجود ہین اور اون مین بدستور سابق فوج متعین رہتی ہے کیونکہ داشتہ آید بکار
اس صوبے مین ایک اور شہر مین لیکن جنکا ذکر ہوا فقط اونھین کا حال بیان کے قابل تھا
اس لیے معرض ارقام مین آیا + صوبے پیچیلی کی سرزمین مین یہ خاصیت زور سے کہ چار عنصر
سے تین مین شور ہے یعنے آب وہوا وخاک مین شوریت حد سے زائد ہے چنانچہ بعض برسون
مین اگر صبح کیوقت میدانون پر نظر کیجیے تو یہ معلوم ہووے کہ ایک سپید چادر کا فرش کوسون
تک بچھا ہوا ہے اور یہ فقط شوریت سے ہوتی ہے جو شب بھر مین جمجاتی ہے اور ہوا مین
یہ شوریت ہے کہ باوجود اسکے کہ غربا نہایت کثرت سے چھوٹے چھوٹے غلیظ اور تنگ مکانون
مین رہتے اور اکثر گھرون مین یہ حال ہے کہ اونکے رہنے والے تمام شب گویا ایک کے اوپر ایک
پڑے رہتے اور دن کو جب آدھے سے زیادہ اپنے کاروبار مین نکل جاتے ہین تو باقی کو چلنے
پھرنے کی جگہ ملتی ہے اور باوصف اسکے کہ شہرون کی گلی کوچے کثافت سے بھرے رہتے ہین
لیکن باینہمہ بسبب شوریت ہوا کے وبا اور امراض مہلکہ جو دفعتہً اور ملکون مین دکھائی دیتے
اور عالمگیر ہوتے ہین صوبہ پیچیلی مین سننے مین نہین آتے اور دوسری دلیل شوریت ہوا کی
یہ ہے کہ ہر طرح کے ماکولات پیچین مین بے سڑے اور گندیدہ ہوے رہ سکتے ہین یہان تک
کہ مچھلیان غیر نمک سود دو مہینے تک بازارون مین فروخت کیواسطے رکھی رہتی ہین اور نہین
سڑتین تیسری دلیل یہ ہے کہ برس کے نو مہینے پانی شب کو جمجاتا ہے اور اوس پانی مین یہ شوریت

ہی نسبت اور نابود ہو جاوین اور بعض سیاحون کا یہ بیان ہے کہ حوالی دار الامارۃ کی بستیون
مین لاکھون آدمی ہر سال ایام سرما مین سردی کی شدت سے مر جاتے ہین اور لباس گرم
و کپڑا اور ھنا بچھونا تک میسر نہین ہوتا اور نہ کوئلہ نہ لکڑی اونکے نزدیک ہوتی ہے کہ اوسے
جلا کے سختی سرما کو دور کرین اور اگر جنگل پاس ہوتا تو وہان سے غربا لکڑی چن لاتے اور جلاتے
بلکہ سیکڑون کوس تک کفر دست میدان ریگستان ہے اور علاوہ اوسکے جاڑون مین مفلسی
ہے اور گرمیون مین امراض حارہ سے کہ جسکا سبب ظاہر اکثافت کوچہ اور تنگی مکانات اور
ہر گھر مین کثرت باشندون سے ہے ہزار ہا لوگ ضائع ہوتے ہین باوجود اسکے آبادی کا وہ
حال ہے جو مذکور ہوا ❊ اب لازم ہے کہ کچھ بیان اون شہرون کا کیا جاوے جو بعد دار الامارۃ
کے صوبہ پیچیلی مین قابل تذکرہ کے ہین ❊ واضح ہو کہ دوسرا شہر پیچیلی کے صوبے مین پوٹین فو
کہلاتا ہے اور بعد دار السلطنت کے اسیکا رتبہ معلوم ہوتا ہے اور پیچیلی کا ناظم ہمیشہ اسمین
بود و باش کرتا ہے اسکی سر زمین بہت لطیف اور زرخیز ہے اور تمام صوبے مین سوا پیچین کے
ایسی آبادی کسی مین نہین ہے ❊ ہوکین فو تیسرا شہر پیچیلی کا ہے اور بجز اسکے اس شہر کی کوئی
دوسری بات مشہور نہین ہے کہ فیما بین حدود اسی شہر کے ٹین چن نام ایک دوسرا شہر ہے
جسکو لارڈ مکارٹ نے بہادر پادشاہ انگلستان کے سفیر نے طول و عرض مین برابر لندن کے
ٹھہرایا ہے حالانکہ خطا کے شہرون مین اوسکا رتبہ بہت کم ہے ❊ چوتھا عالیشان شہر اس
صوبے کا چین تین فو کہلاتا ہے اور وہ اسقدر وسیع ہے کہ تیس ۳۰ شہر اوسکے توابع ہین اور
اوسکے شمال کیطرف پہاڑون کی ایک قطار ہے جسمین قسم قسم طرح کی جری بوٹی پائی جاتی ہے
❊ یان پین فو کا شہر قریب سمندر کے واقع اور کاغذ وہان بنتا ہے اور چارونطرف اوسکے پہاڑ ہین
جسمین ٹین کے بہت سے معدن ہین ❊ شیون ہوا فو ایک شہر بزرگ اور عظیم الشان ہے اور عمارتین اسمین
کثرت سے اور خوبصورت ہین اور راستے بہت صاف اور وسیع اور ترپولیے جگہ بجگہ نہایت
پر تکلف ہین اور یہ ترپولیے بطور یادگار کے اون لوگون کے لیے بنے ہین جو سپاہگری یا علم

ہر گلی کوچے مین کوتوال کے پیادے متعین ہین تاکہ کوئی شخص فتنہ و فساد اور کسیطرحکی بے ادبی
نکرنے پاوے اور یہ لوگ ہر وقت کمر بستہ کمر مین تلوارین باندہے اور ہاتھہ مین چابک لیے
کھڑے رہتے اور حکم شاہی یہ ہے کہ وے بے تکلف اوس شخص کو مارتھین خواہ ادنی خواہ
اعلی جس سے کوئی حرکت خلاف ادب اور تہذیب کے سرزد ہووے غرض اس نظام
و انتظام اور ربط و ضبط کے سبب سے چین مین یہ امن و امان ہے کہ روے زمین کے
کسی شہر مین شاید نہووے ٭ اب ذکر سابق سے یہ گمان نکیا چاہیے کہ چین مین ہر شخص
تونگر اور مایہ ور ہے یا کسیکو تنگی اوقات نہین ہے کیونکہ کثرت خلائق کے سبب سے بیشتر ونکی
اوقات ایسی ناچاری سے کٹتی ہے کہ مفلسی اور تنگدستی حد سے گذر جاتی ہے چنانچہ خشکہ
اور نمک اور کبھی ایک آدہ لسن اور پیاز کی گرہ کے ساتہ اونکی غذا برسون ہوا کرتی ہے اور
دودہ اور گھی کا توکیا ذکر ہزارون کی عمر کٹ گئی ہے لیکن روٹی کی صورت اونھون نے
نہین دیکھی بلکہ بعض کے حق مین قحط عام کے ایام باعث مسرت تام ہوجاتا ہے کیونکہ
سرکار سے اونہین کو کہانیکو ملتا ہے اور اون بیچارون کی پوشاک کی یہ صورت کہ نیلی مرزائی
مشابہ مغلی کرتے سے موٹی چھینٹ کپڑے کی گلے مین پڑی رہتی ہے اور اوسیطرحکا ایک پایجامہ
اور گھاس کی بنی ہوئی ٹوپی سر پر اور گھاس ہی کا بنا ہوا جوتا چڑہا رہتا ہے اور غالب ہے
کہ بدن پر سے یہ کرتا اور پایجامہ دم بھر کے لیے برسون نہین اوترتا جب تک کہ چیتھڑونکی
نوبت اور دوسرے جوڑے کی بہت حاجت نہین ہوتی ہے اور شہر چین مین گرانی
ہمیشہ رہتی ہے یہانتک کہ اہل حرفہ مین سے جو بہت کامل ہین اونکو اگر آٹھہ آنے روز اجرت
[illegible] بہت سمجھین اور اکثر غربا فقط کھانے کپڑے پر خدمتگاری کرتے ہین اور
[illegible] روشن ہین [illegible] سبب سے چانول اور جوار باجرے کے
[illegible] رکھے جاتے ہین ورنہ ایک سال کے قحط مین
[illegible] بہت جاوے بلکہ اطراف [illegible] کا نواو شہر

بارخانے اوسکے سپرد ہین جو قحط کے اندیشے سے ہمیشہ ذخیرون سے معمور رہتے ہین
ور دارالامارہ کے اطراف مین بڑے بڑے وس شہر ہین جن مین چانول کے گولے بہت
ہین اور اورون کو بھی معمور رکھنا اوسی سردار کے ذمے ہے غرض سچ تو یہ ہے کہ اوس
ظلم کے بادشاہ کو قبلہ عالم کا لقب نازیب نہین دیتا ہے جسطرح خدا کے شہنشاہ کو کیونکہ
اپنی رعیت کی پرورش اور اونکی بہبودی کے لیے کوشش کرنے کو سب کامون سے مقدم
اور سب امون سے اعظم جانتا ہے اور قحط سالی کے ایام مین انبارخانے کے دروازے
وا رہتے ہین اور لوگ فکر از وقت سے رہا اور سب طرحکا خراج اور خزانہ کی اس رسم کا فیض آثار
سے معافی ہوتی ہے اور مغفور الاشعور یہان تک اپنی رعیت کے ساتھ فیض خداوندی
سے پیش آتا ہے کہ خلائق کی خفگی کے آثار مخلوق کے دامن دل پر غبار تک نہین لاتے ❊❊
سپین کا ناظم باوجود اس جاہ وجلال کے شہر کوتوال کہلاتا ہے اور تمام شب شہر مین
اوسکا گشت کرنا ہوتا ہے آگ اسنے اپنے پہرون پر سپاہی اور چوکیدار ہوشیار اور اپنے
کام سے خبردار ہین اور اسکے تابع کتنے لوگ ہین ایسے ہوشیار اور دیانتدار ہین کہ
لوگ کسیطرح کی چوری یا سرزوری کم ظہور مین آتی ہے اور اگر کسی نے مہینون کی سعی اور
محنت سے نقب بھی کھودی تو مال کے لیجانے مین سلامت جانا اور جان بچانا محال ہوتا ہے
پھر رات کے ایک پہر شہر کے سب دروازے جو سڑک کے موڑ پر واقع ہین بند ہوتے اور اون پر
دربان کھڑے رہتے ہین اور بجز طبیب کے یا جو اوس کی طلب مین جاتا ہے کسی اور کو مکان
یا گذر کرنے دیا ہین اور جو لوگ اسطرح جانے بھی پاتے ہین تو بے مشعل کی روشنی ساتھ لیے
امد و رفت نہین کرنے پاتے اور یہ شیاق و دوق شہر جسمین تمام روز شور و غوغا سے حشر برپا رہتا
شب کو مجلس خاموشان ہو جاتا ہے کیونکہ شادی بیاہ ناچ رنگ کھانا پینا محفل مجلس ہر طرحکا
چہچہا پہر شب کے او سہری تمام ہو جاتا ہے اور بعد دروازون کے بند ہونے کے کسی کی مجال
نہین کہ دروازے کے باہر قدم رکھے یا اپنے مکان مین بھی قل غوغا مچاوے اور دن کو بھی

بمجرد ایک ہی نگاہ کے دریا اور صحرا اور کہسار اور باغ اور چمن اور سبزہ زار اور جہان کے تمام مناظر
حسنہ کی کیفیت معلوم ہوتی ہے غرض جب دفتر دوم مین چین کے باغون کی حقیقت
بیان ہووے گی اس جگہ کی کیفیت تحریر مین آئیگی + شہر پیچین مین بیس لاکھ سے زیادہ باشندے
ہین بلکہ بعض راویون کی روایت ہے کہ تیس لاکھ ہین غرض اس حساب کو وہ شخص مبالغہ
نہین سمجھیگا کہ جو اس شہر مین ایکدفعہ بھی پھرا ہوگا خلاصہ یہ کہ اوس نو کوس کے دایرے
مین ایک خطائی عورت کی صورت نہین دکھائی دیتی ہے اور صرف مردون کی اسقدر
کثرت ہے کہ شانے سے شانا چھلتا ہے اور جسطرح سے دوسرے ملکون مین میلے ٹھیلے
کے دنون مین جمعیت ہوتی ہے اور جگہ کی تنگی کے سبب ایک دوسرے پر گرا پڑتا ہے
پیچین مین ہر روز ویسی ہی کثرت ہے اور جب کہ اس کثرت مین بجز چند مستورات تاتار
کے کسی اور عورت کی صورت دکھائی نہین دیتی تو قیاس کے لئے کافی ہے کہ زن و مرد
ملا کے کتنی خلقت ہوگی کیونکہ بجز تبت کے جہان خلقت مرد کی عورت سے سہ گونہ زائد
ہے ہر ملک مین عورت کی کثرت مرد سے زیادہ ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ وہان بھی مستورات
ذکور سے زائد ہونگی غرض جب کہ سواری بادشاہی امرایا شہر کے کبرا کی جلوس کے ساتھ شہر
مین نکلتی ہے اوسوقت خلق کی ایسی بھیڑ ہوتی ہے جسطرح چونٹیان ماند سے نکلتین ہین اب
یہان کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایام قحط مین اس شہر مین بڑی تباہی ہوتی ہوگی کیون کہ جس
صوبے مین اتنے لوگ ہون اور وہان اناج کی پیدایش مطابق خرچ کے نہو تو پھر وہان کی
تباہی کا کیا پوچھنا ہے لیکن اوسکا جواب یہ ہے کہ فغفور نے ہمیشہ کے لیے ایسا بندوبست
کر رکھا ہے کہ اگر آٹھ برس تک بھی برابر قحط رہے تو پیچین اور چارون گرد کی بستیون کے
باشندون کو سرکار سے برابر خوراک پہونچائی جا سکتی ہے غرض اس فیاضی کا حال آگے
چل کے کھلیگا خصوص دفتر دوم مین اسکا بیان تفصیلا مرقوم ہے + پانچوین قوم سے
ایک سردار تاتار ذی شعور عالی وقار کو پیچین کے شہر کی کوتوالی کا عہدہ ہے اور بادشاہی

اور سند و لبست ولایت کا دولتخانہ فغفور کا واقع ہے ہر چند کہ یہ جگہ عین شہر کے درمیان
پر صناعی اور کاری گری کی بدولت باغ اور صحراؤن کی فضائیت اور سبزہ اور آب وہوا
کیفیت وہان حاصل ہے چنانچہ ایک نہر فغفور کے دولتخانے سے نکلی ہے جو آب زلال
لبالب بہتی ہے اور دونون کنارے کی زمین مین کسیطرف سبزی کی لہک اور کہین پھولون
مہک کسی جا نکہت گل کا ڈہڑ ہاپن اور کسی جانب ریحان اور سنبل سے کیفیت چمن اور
پانی کی لہر سے دل لہراتا اودہر سبزے کی بہار سے جی بھر جاتا نہر مین پانی کا زور درختون
چڑیون کا شور ادہر ٹیلے کا مزہ اور اودہر دامن کوہ کی فضا غرض عجب طرح کی کیفیت تمام
ہر صبح وشام حاصل ہے کہ جسکی تعریف مین کلام پختون کے بھی خام ٹہرتے اور بیان
کاملون کے نام دہرے جاتے **نظامی** سوادش زبس سبزہ و مشک بید * چو باغ ارم
نبتش صد امید * بہشتی شدہ بیشہ پیرامنش * دگر کوثرے بستہ بردامنش * زتیہو و دراج و
کبک و تذرو * نیابی تہی سایۂ بید و سرو * گرایندہ بومش برآسودگی * فروشستہ خاکش
زآلودگی * ہمہ سال ریحان او سبز شاخ * ہمیشہ درو ناز و نعمت فراخ * زمینش بآب زر آغشتہ
اند * تو گوئی درو زعفران کشتہ اند * خرامندہ بر سبزۂ آن زمین * خیالی نیابی بجز خورچی *
اور لطیف تر یہ ہے کہ اون سب تکلفات پسندیدہ مین بیساختہ پن پایا جاتا ہے اور اس
بے تکلفی مین بھی ایسا تکلف ہے کہ اوسکی تعریف ہو نہین سکتی کیونکہ کمال تقلید کا یہ ہے کہ
ہو بہو اصل معلوم ہووے اور یہ بات اس چار دیواری کے درمیان اتنی پائی جاتی ہے
کہ کسیکو یہ تمیز نہین ہو سکتی کہ لق و دق شہر کے اندر دہات اور صحرا کی کیفیت فقط حکمت اور
صنعت کے رو سے میسر ہے بلکہ ظاہر اسباب سے یقین یہی ہوتا ہے کہ ایک صحرا ہے
عمارتین بنائین گئی ہین اور کئی بڑی بڑی جھیلین اسمین کھدی ہوئی ہین جسکی خوبیان قابل دید
وشنید ہین القصہ ان جھیلون کے درمیان جو صناعی جزیرے بنے ہوئے ہین اون پر
فغفور کی محلسرائین اور دولت خانے ایسے موقع کے ساتھ واقع ہین کہ اونکے اوپر سے

مملکت ختا مین اس پیشے کے لوگ کثرت سے ہین اور مردون کی قدر و تعظیم جو ختا مین
کی جاتی ہے روے زمین پرکہین نہین ہوتی اوسکا حال شرح وار دوسرے دفتر مین بیان
ہوگا پیچین کے شہر کی دو تقسیم کی گئی ہے ایک کا نام ختائی شہر اور دوسرا تاتاری شہر
کہلاتا ہے اور مورخون مین اختلاف ہے کہ کس عہد مین یہ دو تقسیمین شہر کی ہوئین بعضون
کی روایت یہ ہے کہ جب اس ملک مین مغلون کی سلطنت سنہ ۱۳۰۰ تیرہ سو سیحی مین قائم ہوئی
اوس قوم کے جتنے لوگ تھے اہل چین سے الگ ایک جگہ جدا بود و باش کرنے لگے چونکہ
اوس محلے کی عمارتین اونھون نے بنائین تھین اس لیے اونکا مسکن اونکے نام سے
نامزد ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ جب مانچو تاتار کا دور ہوا جن کے خاندان مین بالفعل مانکی
سلطنت ہے اون کے رہنے کے لیے شہر کا ایک قطعہ ختائیون سے الگ مقرر ہوا
اور وجہ تسمیہ یہی ہے کہ پیچین کا نصف شہر تاتاری کہلاتا ہے اور ایک دیوار اونچی اور
چوڑی اوسکے چارون طرف کھینچی ہوئی ہے تاکہ علیحدگی صاف معلوم ہو اور یہ حصہ
پیچین کے شہر کا نہایت آراستہ اور پیراستہ ہے * دارالامارۃ کے شہر کی راہین چوڑی
اور سنگی بنی ہوئین اور دوکانین بوقلمون ساتہ آرایش گوناگون کے سجی ہوئین ہین لیکن گلی
کوچے کا حال تباہ ہے یعنے بیشتر مقام پر بسبب تنگی کے صرف ایک آدمی کے جانیکی راہ
ہے اور کہین کہین ایسی تنگی ہے کہ اگر راہ چلنے والے دہنے بائین ہاتھون کو پھیلائین تو دونو
پہلو کے مکانات چھوے جائین اور چونکہ گلیان کچی ہین گرمیون مین گرد و غبار سے اور
برسات مین کیچڑ سے لوگون کو سخت حیرانی ہوتی ہے * شہر کے نو دروازے نہایت شاندار
اور اون مین سے جنوب کیطرف تین قریب قریب واقع ہین اور بیچ کا دروازہ فغفور کے
رہنے کے قصر عالی اور محل سرا اور دیوان خانے اور محکمات سلطنت کا ہے اور یہ سب
عمارتین ایک جا پر ہین بلکہ فغفور کے ہر طرح کے علاقہ دار اوسی ایک دیوار کے احاطہ مین
رہتے ہین اور اوسی عرصے مین جو اڑہائی کوس کا ہے سارا کارخانہ نظام انتظام مملکت

ایک حویلی کی صورت دکھائی نہین دیتی اور سارے شہر مین ایک بھی ایسی عمارت نہین
کہ جسکی بلندی شہر پناہ کی دیوار سے زیادہ ہے اور اگر تیر بھر کے فاصلے سے کسی شخص جنب
شہر پناہ کی دیوار باہر سے دکھائی دیجاوے تو یہ سمجھے کہ کسی میدان وسیع مین دیوار کھینچی ہو
ہے اور بڑے بڑے برج توپخانون کی مانند جگہ بجگہ بنے ہوے ہین لیکن جسوقت صدر دروا
کے اندر قدم رکھیگا تو شہر بارونق اور پرتکلف دکھائی دیگا عین شہر کے بیچ مین سے ایک
چوڑی سڑک گئی ہے اور دورویہ دوکانین ہین جسمین ہزارون طرحکی جنس تجارت کی چنی ہوئی
ہین اور ہر دوکان کے سامنے اقسام رنگ کے فیل پائے کوئی سنہرے کوئی روپہلے صیقل کیے ہوے
اور اونپر اوسی دوکان کی چیزون کی فہرست اور بیچنے والون کی طرف سے اونکی تعریف
لکھی ہوئی ہوتی ہے اور دوکانون کی دیوارین اقسام طرحکے رنگ سے رنگی ہوئین ہین
اور ہر فیل پائے پر جھنڈیان طرح بطرح کی اوڑتی رہتی ہین اور حقیقت یہ ہے کہ بازار کے
دونون سمت کیفیت باغ و بستان موسم بہارستان کی سی پائی جاتی ہے **مثنوی**

دوکانین قطعدار ہر سو بنین ٭ قرینے سے انواع چیزین چنین ٭ کسی سمت میونکا بازار ہے
کسی جا پہ پھولون کا انبار ہے ٭ مٹھائی کی دوکان پہ یکسر ہجوم ٭ مگس شہد پر جیسی کرتی ہے
...وم ٭ مٹھائی جو فرہاد لب پر دھرے ٭ تو شیرینی سے دل اپنا کھٹا کرے ٭ کوئی
...رویان ہے بیچتا ٭ رگ تان سے جان ہے اینچتا ٭ جہان عطر والون کی دوکان ہے
...ہان معطر دل و جان ہے ٭ کھلونے عجائب دھرے یکطرف ٭ غم دل جسے دیکھ
...ت ٭ جواہر کی دوکان پہ ایسی چمک ٭ کہ خود جوہرون مین نہین وہ دمک ٭ کہین
...ن کی پوشاک ہے ٭ کہ شائق کا دل اوسپہ صد چاک ہے ٭ ہوئی شب تو پھر ہے
...ا ٭ کہ یکسر منور زمین آسمان ٭ غرض خوبیان ایسی اسمے دو بین ٭ ہو کیونکہ آخر
...ن ٭ غرض جتنی چیزین دوکانون مین چنی ہوئی ہین اون مین سے تابوت
...ے صندوق مین جو تکلف ہوتا ہے دیکھنے سے تعلق ...

ایک حویلی کی صورت دکھائی نہین دیتی اور سارے شہر مین ایک بھی ایسی عمارت نہین ہے
کہ جسکی بلندی شہر پناہ کی دیوار سے زیادہ ہے اور اگر تیر بھر کے فاصلے سے کسی شخص جنب کو
شہر پناہ کی دیوار باہر سے دکھائی دیجاوے تو یہ سمجھے کہ کسی میدان وسیع مین دیوار کھینچی ہوئی
ہے اور بڑے بڑے برج توپخانون کی مانند جگہ بجگہ بنے ہوے ہین لیکن جسوقت صدر دروازے
کے اندر قدم رکھیگا تو شہر بارونق اور پر تکلف دکھائی دیگا عین شہر کے بیچ مین سے ایک
چوڑی سڑک گئی ہے اور دورویہ دوکانین ہین جسمین ہزارون طرحکی جنس تجارت کی چنی ہوئی
ہین اور ہر دوکان کے سامنے اقسام رنگ کے فیل پائے کوئی سنہرے کوئی روپہلے صیقل کیے ہوے
اور اوپر اوسی دوکان کی چیزون کی فہرست اور بیچنے والون کی طرف سے اونکی تعریف
لکھی ہوئی ہوتی ہے اور دوکانون کی دیوارین اقسام طرحکے رنگ سے رنگی ہوئین ہین
اور ہر پیل پائے پر جھنڈیان طرح بطرح کی اوڑتی رہتی ہین اور حقیقت یہ ہے کہ بازار کے
دونون سمت کیفیت باغ و بستان موسم بہارستان کی سی پائی جاتی ہے

مثنوی

دوکانین قطعدار ہر سو بنین ٭ قرینے سے انواع چیزین چنین ٭ کسی سمت میونکا بازار ہے
٭ کسی جا پہ پھولون کا انبار ہے ٭ مٹھائی کی دوکان پہ یکسر ہجوم ٭ مگس شہد پر جیسی کرتی ہے
جھوم ٭ مٹھائی جو غرہا دلپذیر دھرے ٭ تو شیرینی سے دل اپنا کھٹا کرے ٭ کوئی
سرخ رویان ہے بیچتا ٭ رگ تان سے جان ہے اینچتا ٭ جہان عطر والون کی دوکان ہے
تو پھر وہان معطر دل و جان ہے ٭ کھلونے عجائب دھرے یکطرف ٭ غم دل جسے دیکھہ
ہو برطرف ٭ جواہر کی دوکان پہ ایسی چمک ٭ کہ خود جوہرون مین نہین وہ دمک کہین
اطلس چین کی پوشاک ہے ٭ کہ شائق کا دل اوسپہ صد چاک ہے ٭ ہوئی شب تو پھر ہے
عجائب سما ٭ کہ یکسر منور زمین آسمان ٭ غرض خوبیان ایسی اسے دہر مین ٭ ہو کیونکہ آخر
ہے بازار چین ٭ غرض جتنی چیزین دوکانون مین چنی ہوئی ہین اون مین سے تابوت
بنانے والون کے صندوق مین جو تکلف ہوتا ہے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے تمام

اور بیپاریون کا مجمع اور بوسیلہ دریا خصوصاً بذریعہ نہرون کے وہان تک پہنچنے مین
دقت اور کلفت کم ہوتی ہے اس سبب سے پیچیلی کے لوگ قحط کی صورت بدخوابی مین بھی
نہین دیکھتے ہین ٭ اس شہر کے باشندے صاحب علم یا اہل حرفہ کم نکلتے ہین لیکن لڑائی بھڑائی
کے قابل خوب ہوتے اور دونون قوتین جو سپاہی کو لازم ہین اور بابون اونکے سپاہگری
مین خامی اور ناتمامی رہتی ہے یہان کے باشندون مین پائی جاتی ہین یعنے طاقت جسمانی
اور قوت طبعی کیونکہ اگر پہلی قوت نہووے تو لڑائی کی ضروری ورزشون مین قصور پایا جاوے
اور دباو اور مارنے اور کشش و کوشش کرنیکی توانائی نہووے اور دوسری قوت جب تک
نہین ہوتی ہمت اور جفاکشی اور بھوک پیاس کی شدت کی برداشت اور میدان جنگ
مین زخمون سے بغلگیری اور موت سے چارچشمی کرنی غیر ممکن ہوتی ہے الغرض پیچیلی کے
باشندون مین یہ دونون قوتین ہین اور جنگ و جدل کی طرف طبیعت اونکی بہت میلان
کرتی ہے لیکن کسب علم مین توجہ کم ہوتی ہے ٭ دارالامارہ چیین کا شہر بہت بڑا ہے اور
اور شکل مربع مستطیل نو کوس کے عرصے مین ہے اور شہر پناہ کی دیوار بیس ہاتھ سے زیادہ
اونچی اور زیر دیوار ایک چوڑی اور گہری کھائی کھدی ہوئی ہے اس دیوار کے اوپر ستر ستر
گز کے فاصلے پر چارون طرف برج ہین اور اونکی بلندی دیوار سے ستائیس ہاتھ اونچی ہے
اور ہر برج کے دو طبقے ہین پہلے مین توپین چنی ہوئی ہین اور دوسرے طبقے مین پہرچوکی کے
سپاہی رہتے ہین ٭ شہر پناہ کی دیوار کی نیو ستر ہاتھ چوڑی ہے اور فصیل کے اوپر اتنی ہے
کہ بارہ سوار ملے ہوے اوسپر گھوڑا دوڑا سکتے ہین جسوقت کوئی مسافر فرنگستان کے کسی
شہر کے قریب آن پہنچتا ہے تو بڑی عمارتین شاندار اور گرجون کے منار دور سے دکھائی
دیتے ہین اور علی ہذا القیاس اہل اسلام کے شہر چنانچہ قسطنطنیہ کے نزدیک جب آدمی پہونچیگا
تو گنبدین اور بالاخانون کی چھتین اور منارون کی چوٹی پہلے دکھائی دیویگی مگر
اسکے برعکس ہے یعنے جب تک شہر پناہ کی دیوار اور ڈیوڑھیان طے نہین ہون

جہان اے برادر نماند بہ کس * دل اندر جہان آفرین بند و بس **

باب دوم

بعضے مورخ خطا کے ملک کو پندرہ صوبون مین اور بعض سولہ اور بعض اٹھارہ مین تقسیم کرتے ہین لیکن بس اِس اختلاف سے کچھ قباحت واقع نہین ہوتی ہے کیونکہ ہر شخص نے اپنے تحقیق کے اعتبار سے روایت کی ہے لیکن جن لوگون نے اِن باتون مین تردد کیا اونھون نے یہ کہا ہے کہ درحقیقت اوس سلطنت باعظمت کی قسمت پندرہ صوبون مین کرنی درست ہے

پہلا صوبہ پیچلی کہلاتا ہے اور دارالامارۃ پیچین اوسمین واقع ہے جب سردار تاتار کا دور وہان ہوا اوس بادشاہ نے اِس سوچ سے وہان بود و باش اختیار کی تا کہ اپنے وطن سے قریب رہے اور اگر خطائیون کا بلوہ عام ہووے تو اپنی سرحد تک پہنچ جاوے غرض جب اوسکی سلطنت کو استحکام اور قیام ہوا اور خوف مٹا جب بھی ہیبت سلطنت کی تبدیل نہوئی مگر موسم گرما مین فغفور واسطے تفریح طبیعت اور کسب راحت کے شہر جی ہول واقع سرحد تاتار مین جاتے ہین اور وہان کی سرزمین نزہت آئین اور آب و ہواے معتدل جبتک فرق آگین سے حظ اوٹھاتے اور شکار کھیلا کرتے اور جاڑون کی آمد آمد تک رہ کر پھر دولتسرا پیچین مین تشریف لاتے ہین پس اِس صوبے کے شمال کی جانب دیوار خطا اور جنوب مین صوبجات شناٹون اور ہونان اور پورب کی سمت سمندر اور پچھم کی طرف صوبہ شان سی کے پہاڑون کی قطار واقع ہے اور زمین یہان کی بے نشیب و فراز مثل کف دست کے برابر ہے اور چونکہ ریتی بہت ہے اور آفتاب کی تمازت بشدت ہوتی ہے اِس لیے مثل زمین اور صوبجات کی تیز اور زرخیز نہین ہے پھر بھی چانول کی فصل اچھی ہوتی ہے غرض اگر اِس صوبے مین دار السلطنت نہوتی تو تین کروڑ اسّی لاکھ باشندے جو یہان بود و باش کرتے ہین اونکی غذا کی صورت ایسی ناقص اور ناقابل زمین سے میسر نہوتی لیکن چونکہ پیچین کا شہر پاے تخت اور ساری مملکت کی تجارت کا مرجع ہے اور تجار

ہے مہتاب ہرچند عالم فروز	ولے بے حقیقت ہے ہنگام روز
چہ خوش گفت گوینده نیکمرد	خدا پنج انگشت یکسان نکرد

الغرض چین کا نام جو اکثر زبانون مین اندک تغیر اور تبدیل کے ساتھ مروج ہے ختن والون سے سن نے مین آیا اور بعض خطائی مورخون نے یہ بھی مذکور کیا ہے کہ فغفور چینگیچی ہوانگٹی نے بنگالے کی طرف ایک جنگی بہر بھیجی تھی اور وہ بہر جن ملکون سے گئی وہان شہرت اوسکے نام کی پھیلی لیکن بنگالے کی کسی تاریخ کی کتاب مین اوسکا ذکر نہین ہے اور نہ کسی تذکرے مین اسکا مذکور ہے اور قیاس سے بھی دور ہے کہ وجہ تسمیہ کا شہرہ اس جہت سے ہوے غرض یہ امر واقعی ہے کہ اوس مملکت عظیم الشان کا نام و نشان ہمیشہ سے نزدیک و دور مشہور ہے چنانچہ ایام قدیم سے حکمت چین اور حجت بنگالہ عوام الناس مین ضرب المثل ہے خاص ملک چین کی سرحد شمالی پر ملک تاتار واقع ہے اور مشرق پر بحر چین اور مغرب کوہستان اور صحرا اور بیابان تبت اور جنوب مین بحر محیط اور ملک نانگین اور ختن اور دیوار خطا سے سمندر تک جو شمالی اور جنوبی سرحد ہین خاص ولایت چین قریب آٹھ سو کوس طول مین اور مشرقی سمندر سے سرحد تبت تک ساڑھے سات سو کوس عرض مین ہے مگر فغفور کی عملداری کی وسعت اس سے کہین زیادہ ہے اور دفعتہً بیان مین نہین آسکتی اور اوسکا حال تفصیلاً آگے چل کے کھلے گا انشاءاللہ تعالی اور بیان اتنا ہی کافی ہے کہ اسکندر رومی اور دارا اور قیصر کے تابعدار اتنے بندۂ خدا کبھی نہین تھے اور نہ اس وسعت کا ملک اونکے زیر فرمان تھا اور نہ کسیکی سلطنت کو ایسا قیام ہوا جیسا کہ اس جہان حادث پر حوادث مین مملکت خطا کو دوام ہوا — **مثنوی لمولفه** دلا ملک دنیا پہ مت جی لگا ٭ کہ پل بھر مین سب کچھ یہ ہوگا فنا ٭ نہ دارا رہا اور نہ وہ داوری ٭ نہ وہ حشمت و جاہ سکندری ٭ نہ قیصر رہا اور نہ قیصر شہی ٭ نہ وہ تاج فیروزی و فرہی ٭ کسیکا نہ ٹھہرا یہان پر قدم ٭ نہ کاؤس و کسری نہ خسرو نہ جم ٭ یہ ملک خطا گرچہ ایکحال پر ہے گرچہ اتنا دراز ٭ ذرہ کر یہ آگہ آسمان گینہ جوئی پہ آئے ٭ تو دم بھر مین کچھ اور ہی کر دکھائے ٭

...ان اے برادر نہ ماند بہ کس ٭ دل اندر جہان آفرین بند و بس ٭٭

باب دوم

...ے مورخ خطا کے ملک کو پندرہ صوبون مین اور بعض سولہ اور بعض اٹھارہ مین تقسیم
...ے ہین لیکن اس اختلاف سے کچھ قباحت واقع نہین ہوتی ہے کیونکہ ہر شخص نے اپنے
...یق کے اعتبار سے روایت کی ہے لیکن جن لوگون نے ان باتون مین تردد کیا اونھون نے
...ہا ہے کہ درحقیقت اوس سلطنت باعظمت کی قسمت پندرہ صوبون مین کرنی درست ہے
...ہلا صوبہ پیچلی کہلاتا ہے اور دارالامارۃ پیچین اوسمین واقع ہے جب سردار تاتار کا دو...
...ان ہوا اوس بادشاہ نے اس سوچ سے وہان بود و باش اختیار کی تاکہ اپنے وطن سے
...ب رہے اور اگر خطائیون کا بلوہ عام ہووے تو اپنی سرحد تک پہنچ جاوے غرض جب
...وسکی سلطنت کو استحکام اور قیام ہوا اور خوف مٹا جب بھی ہیبت السلطنت کی تبدیلی
...ہوئی مگر موسم گرما مین فغفور واسطے تفریح طبیعت اور کسب راحت کے شہر جیہول واقع
...سرحد تاتار مین جاتے ہین اور وہان کی سرزمین نزہت آئین اور آب و ہوا معتدل فرحت
...آگین سے حظ اوٹھاتے اور شکار کھیلا کرتے اور جاڑون کی آمد آمد تک رہ کر پھر دولتسرا
...پیچین مین تشریف لاتے ہین پس اس صوبے کے شمال کی جانب دیوار خطا اور جنوب مین
صوبجات شانٹون اور ہونان اور پورب کی سمت سمندر اور پچھم کی طرف صوبہ شانسی
...کے پہاڑون کی قطار واقع ہے اور زمین یہان کی بے نشیب و فراز مثل کف دست کے
برابر ہے اور چونکہ ریتی بہت ہے اور آفتاب کی تمازت بشدت ہوتی ہے اس لیے
مثل زمین اور صوبجات کی تیز اور زرخیز نہین ہے پھر بھی چانول کی فصل اچھی ہوتی ہے
غرض اگر اس صوبے مین دارالسلطنت نہوتی تو تین کروڑ اسی لاکھ باشندے جو یہان
بود و باش کرتے ہین اونکی غذا کی صورت ایسی ناقص اور ناقابل زمین سے میسر نہوتی
لیکن چونکہ پیچین کا شہر پایہ تخت اور ساری مملکت کی تجارت کا مرجع ہے اور تجار...

ہے مہتاب ہر چند عالم فروز	ولے بے حقیقت ہے ہنگام روز
چہ خوش گفت گوینده نیکمرد	خدیو پنج انگشت یکسان نکرد ٭

الغرض چین کا نام جو اکثر زبانون مین اندک تغیر اور تبدیل کے ساتھ مروج ہے ختن والون
سے سن نے مین آیا اور بعض خطائی مورخون نے یہ بھی مذکور کیا ہے کہ فغفور چینیگیچی ہوانگٹی
نے بنگالے کی طرف ایک جنگی بیڑا بھیجی تھی اور وہ بہر حن ملکون سے گئی وہان شہرت اوسکے
نام کی پھیلی لیکن بنگالے کی کسی تاریخ کی کتاب مین اوسکا ذکر نہین ہے اور نہ کسی تذکرے
مین اسکا مذکور ہے اور قیاس سے بھی دور ہے کہ وجہ تسمیہ کا شہرہ اس جہت سے ہوے
غرض یہ امر واقعی ہے کہ اوس مملکت عظیم الشان کا نام ونشان ہمیشہ سے نزدیک و دور
مشہور ہے چنانچہ ایام قدیم سے حکمت چین اور حجت بنگالہ عوام الناس مین ضرب المثل ہے
ناس ملک چین کی سرحد شمالی پر ملک تاتار واقع ہے اور مشرق پر بحر چین اور مغرب کوہستان
[illegible] اور بیابان تبت اور جنوب مین بحر محیط اور ملک ٹانگین اور ختن اور دیوار خطا سے
[illegible] تک جو شمالی اور جنوبی سرحد ہین خاص ولایت چین قریب آٹھ سو کوس طول مین او
[illegible] ندر سے سرحد تبت تک ساڑھے سات سو کوس عرض مین ہے مگر فغفور کی عملداری
[illegible] سے کہین زیادہ ہے اور دفعتہً بیان مین نہین آسکتی اور اوسکا حال تفصیلاً
[illegible] انشاء اللہ تعالی اور یہان اتنا ہی کافی ہے کہ اسکندر رومی اور دارا او
[illegible] خداوند خدا کبھی نہین تھے اور نہ اس وسعت کا ملک اونکے زیر فرمان
[illegible] کو ایسا قیام ہوا جیسا کہ اس جہان حادث پر حوادث مین مملکت
مثنوی لمولفہ دلا ملک دنیا پہ مت جی لگا ٭ کہ پل بھر مین سب کچھ
[illegible] نہ وہ حشمت و جاہ اسکندری ٭ نہ قیصر رہا اور نہ قیصر شہی
[illegible] ایران پر قدم ٭ نہ کاؤس و کسری نہ خسرو نہ جم ٭ ملک خطا
[illegible] تو دم بھر مین کچھ اور ہی کر دکھائے

تاریخ چین

دفتر اول

باب اول

چین تاریخ دانی کے فغفورون پر واضح ہے کہ ایام قدیم سے مملکت وسعت آگین چین کا نام اور وہان کی صنعت اور حکمت کا شہرۂ تام ہر اقلیم مین تھا لیکن بسبب نہ ہونے راہ و رسم اوس ملک کے لوگون سے کوئی عقدہ وہان کے نقیر و قطمیر کا کبھی کسی پر نکھلا اور جو کچھ کہ احیانًا کہین ظاہر بھی ہوا تو لوگ اوسے فسانۂ عجیب اور حکایت غریب سمجھے یہان تک کہ عاقل اوسے باور نہین کرتے تھے اور اہل خبرت اوسپر کان نہین دہرتے اور چونکہ اہل خطا اجنبی کی صورت سے نفرت کرتے اور خود بھی خطاء اجتہادی سے کسی اقلیم کی سیر کو بے کیفیت سمجھتے تھے اس لیے اپنے ملک کو جس طرح لشکر کے قلب مین پادشاہ ہوتا ہے عین ناف زمین مین واقع جانکر بلقب چنگوی یعنی سلطنت درمیانی نامزد کرتے اور کہتے تھے کہ اونکے ملک کی چارون طرف اور سب ولائتین مثل جزائر کے اس بے حقیقتی کے ساتھ واقع ہین جیسے آفتاب کے گرد ستارے غرض غرور اور جہل اس خیال کے باعث تھے پر جب تجارت کے وسیلے سے اہل خطا کو عرب اور فرنگستان کے لوگون سے راہ و رسم پیدا ہوئی اور اون ملکون کی خوبیان اوس دیار مین مشہور ہوئین جب اونکی یہ کج فہمیان دور ہوئین **لمؤلفہ**

ہنر پر نہ بھول اپنے اے پر ہنر	کہ تو سا ہے ہنر سے نہین بہرہ ور
گلستان مین ہین پھول اقسام کے	مگر ایک سے ایک ہین کام کے

علمای ہندوستان کی لاعلمی ملک ختا کے باب مین باقی نہین رہیگی اور کوئی خبر ضروری
دانست کے احاطے سے باہر نہین چھوٹ جائیگی لیکن اگر میرے اتنے خون جگر کھانے
بعد بھی کوئی امر قابل الذکر سہواً و خطائہً مندرج نہوا ہوا اور ارباب ادراک کو یہ تاریخ چین
کمترین کی خطا پر چین بر جبین اگر کرے تو عذر بندے کا یہی ہے مصرع کہ ہیچ نفس بشر
خالی از خطا نبود ❖ بس کشور ختا کے بیان مین جو خطا واقع ہوئی ہو عطا سے اوسکو معاف رکھنا

بیان پر تفصیل وار مکتوب ہین پہر ان حالات کے ختائیون کے علوم اور فنون اور مذہب
اور حکمت عملی کے تینون بات تہذیب اخلاق اور تدبیر منازل اور سیاست مدن جو اس ملک پر
ختم ہین اور علم ریاضی کے تمام اصول یعنے چارون فن ہندسہ اور حساب اور ہیئت اور موسیقی
اور علم ریاضی کے فروع یعنے علم جر اثقال اور جر الماء و نیرنجات وغیرہ سب کا احوال اسی
دفتر مین درج ہے اور فغفور کی افواج خشکی اور بحری اور کوتوالی اور ضبط و ربط کا ذکر ساتھ تفصیل
کے کیا گیا ہے اور خاتمہ دفتر دوم کا ختائیونکے فضائل اور رزائل کے بیان مین ہے مولف
کی دانست مین کوئی بات ادنی اسی جزویات سے بھی جو قابل بیان کے دکھائی دی ہے
نہین چھوٹی اور غالب ہے کہ جو بزرگوار ان دو دفترون کو ملاحظہ کرینگے وہ کشور ختا کی حالات اور
دستورات اور تکلفات اور عجائبات سے اسقدر واقف ہووینگے کہ بدون تکلیف سفر و رنج
سیاحت ملک ختا کی سیر اپنی آنکھون سے کرینگے غرض پہلی جلد مین یہ دو دفتر مرتب ہین اور
دوسری جلد جو سال آئندہ مین چھپیگی اوسمین تین دفتر مرتب ہین اور پہلے دفتر مین ختا کے
بادشاہون کا تذکرہ حضرت نوح کیوقت سے سنہ ۱۸۴۲ع تک ہے اور اوس قدیم ایام یعنی نو آبادی
دنیا سے آج تک ہر فغفور کی عادات اور حرکات و سکنات اور مملکت ختا کی حالات ہر ایک کے
عہد دولت مین شرح وار بیان ہے اور اس دفتر مین تاریخ کے سوا پند و نصیحت موقع موقع پر
قلمبند ہے تا کہ کم سن اور ناتجربہ کار پڑھنے والون کو راہ دنیا داری کی معلوم ہووے اور
اسی خیال سے فغفورونکے خانوادون کی ترقی اور تنزلی کے اسباب بالتفصیل مرقوم ہین اور
اس جلد کے دوسرے دفتر مین ملک ختن اور تبت اور ماچین اور جتنے ملک و جزائر کہ
باج گذار یا فرمان بردار ملک ختا کے ہین کسیکا ذکر نہین چھوٹا ہے اور تیسرے دفتر مین اوس
لڑائی کا احوال سب ہے جو ختائیون اور انگریزون مین بالفعل ہوئی ہے الغرض اس فہرست کے
ملاحظہ سے اصل حقیقت اس تالیف کی ظاہر اور یہ بات سب پر ظاہر بیشک ہو گی کہ کسقدر
محنت اور سعی سے یہ نسخہ مرتب ہوا اور اتنی باتونکا مجموعہ بنایا گیا کہ اسکے دیکھنے سے

کا یہ طور ہووے تو شکایت کی جا نہین ہے کہ اتنا عرصہ ہوا بلکہ بعض دوست جو راقم کے عمدہ
شرخمی کے کثرت کار سے واقف ہین اونکو تعجب یہی ہے کہ کیونکر اتنی بڑی تاریخ اس قلیل فرصت
مین بغیر کسی شخص کی مدد کرنیکے لکھی گئی یہان تک کہ چھاپے کیوقت طبع کی صحت بھی جو اکثر دفع
دوستون کے ذمے یا چاکرون کے سپرد اہل تصنیف او تالیف کرتے ہین راقم سے بالکل متعلق رہی ہے
ذیل مین ہر دونون جلدون کے مادہ کا مندرج ہے اور اوسکے ملاحظہ سے معلوم ہوویگا کہ نام اس
کتاب کا اختصار کے لئے صرف تاریخ چین رکھا گیا ہے والا تاریخ کے سوا اوس مملکت باعظمت
کی بالکل حقیقت اور جغرافیا ہر شہر اور پرگنہ اور ہر صوبے کا ساتھ تصریح کے مرقوم ہے یہان تک
کہ ختائیون کی زبان جو اسقدر رادق ہے اوسکی حقیقت اور حاصل کرنیکا طریق بیان مین آیا ہے
حالانکہ تاریخ نویسی سے اور ان سب باتون سے زیادہ نسبت نہین ہے جلد اول مین دو دفتر ہین پہلے
دفتر مین ختا کے پندرہ صوبون کا جدا جدا بیان ہے اور ہر صوبے کے نفس حیوانی اور نباتی اور
جمادی کا احوال اور ہر شہر کی تجارت اور خرید و فروخت اور عجائبات طبعی اور صناعی کا ذکر
اور ہر صوبے کے زمین کی خاصیت اور قابلیت اور زراعت کی حقیقت اور اوسکے باشندون کی طبعیت و جبلت اور رسم و
علم و ہنر کا بیان ہے سوا اسکے فغفور ختا کو ہر صوبے سے جو آمدنی کہ محصول اجناس تجارت
اور خراج زمین اور محاصل ملک سے ہے سبکا حساب اس کتاب کے پہلے دفتر مین تفصیلاً لکھا گیا ہے
سوا ان باتون کے بہت سے جزویات کی خبر دی جاتی ہے جنکا فقط اشارہ اگر کیا جاوے تو یہ
فہرست زیادہ طول کھینچے اور اپنی حد سے گذر جاوے پہلی جلد کے دوسرے دفتر مین نظام ملک
اور بند و بست سلطنت کا احوال بالتفصیل ادنے سے ادنے عہدہ دار کے اختیار سے درجہ بدرجہ
فغفور کے دستور العمل تک ساتھ شرح و تفسیر کے مندرج ہے اور چھ محکمے جو امرا اور وزرا کے
بیچ ہین کی حد حکومت کہان تک ہے اور آئین سلطنت اور ضوابط عدالت دیوانی اور فوجداری
سبکی خبر بتفصیل تمام اسمین مذکور ہے علاوہ اسکے ختائیون کے بالکل رسومات کتخدائی اور تجہیز

اور تدفین ا

مت کے قاعدے صفحہ

صبح اور کبھی کبھی شب کے دوسرے وقت مطلق موقع نملا کہ توجہ اسکی طرف کی جاوے فسانہ
لکھنا ہوتا تو تمام دن کی سرکاری محنت کے بعد اوسکی تصنیف مین صرف اوقات شغل حیرت وہ
تصور کیا جاتا کیونکہ قصہ کہنا اور حرف لطافت اوسکے بیان مین کرنا دشوار نہین ہے مگر تاریخ نویسی
کچھ چیز ہی اور ہے اگر یہ کتاب کسی اور زبان سے صرف ترجمہ اُردو مین ہوتی تاہم کوئی ایسی زیادہ
مشکل پیش نہین آتی کیونکہ جس حال مین کہ اصل سامنے رکھی رہتی ہے تو بعینہ ترجمہ مطابق اوسکے ہوتا ہے
اور تلاش اور جستجو کی حاجت یا دوسری کتابونکے دیکھنے اور اونکے ساتھ تقابل و مواجہ کرنے اور
بالکل کی روایتون کو تطابق دینے یا غور و تامل کرنیکی ضرورت نہین ہوتی ہے غرض اس تاریخ
کی ترتیب کی یہ صورت ہوئی کہ باوجودیکہ راقم کو تاریخ نویسی کا مادہ موجود تھا کیونکہ ایام طفلی سے شوق
اس علم کا رہا ہے لیکن بانیہمہ جب قصد ممالک ختا کی تاریخ لکھنے کا مصمم ہوا تو اٹھائیس تاریخین معتبر
کئی زبانون مین جنکی بیا لیس جلدین ہین جمع کی گئین اور شروع سے آخر تک تامل کو ساتھ نہایت غور
تامل سے ایک دفعہ دیکھکر ملاحظہ ثانی کرتے وقت جتنے مقامات قابل یاد کے تھے اونکا خلاصہ
لکھلیا گیا اوسکے بعد تمام مادہ اصل اور فرع مین تقسیم کیا گیا اور اوسکی تحریر شروع ہوئی الغرض اس
تاریخ کو ترجمہ نہین کہنا چاہیے کیونکہ اس وضع کی کوئی کتاب ممالک چین کے حالات کے بیان مین
کسی زبان مین نہین ہے محنت جو اس تاریخ مین راقم نے کی ہے اگر نصف کا حال بیان کیا جاتے
تو وہ لوگ جو تاریخ نویسی کی دقت سے واقف نہین حمل لاف زنی پر کرینگے لیکن چونکہ اہل خرد
کے نزدیک حقوق کے اظہار مین اگر کوئی لفظ افتخار کا آوے معیوب نہین ہے اسوجہ سے جرأت
مؤلف کو یہ کہنے کی ہوتی ہے کہ تحریر کیوقت کوئی امر بے تمام تاریخون سے رجوع کرنے اور اکثر
مین تطابق پانیکے نہین لکھا گیا اور جو بات کہ باوجود بعض تاریخون مین مذکور ہونیکے خلاف قیاس
کے معلوم ہوئی درج نہین کی گئی اور جس صورت مین کہ راقم نے ویسی بات کو لکھا تو ساتھی اوسکے
سبب شک کا لکھدیا ہے تاکہ اگر کسی دوسرے کی عقل مین وجہ اوس امر کو معتبر سمجھنے کی باوجود راقم
کے شبہہ کرنیکے ملے تو مجال فکر اور غور کرنیکی باقی رہے الغرض جب فرصت کا وہ حال اور تصنیف کا

اتنا ملکہ اس غیر زبان مین پیدا ہوا ہے کہ یہ عبارت سبے ہندوستانی کی مدد کے لکھتا ہون لازم ہوا
کہ ایسی عنایت اور مرحمت کے عوض مین کوئی ایسا تحفہ انکے نذر کرون کہ جسمین اگر دوسرا تکلف
نہ پایا جاوے تو اتنا تو ہو کہ نادر اور نایاب ہووے القصہ جسوقت کہ بازیچۂ گردون نے مجھے
اپنا تماشا دکھایا اور دست تقدیر نے کلکتے مین دوبارہ پہنچایا اسی فکر مین تھا کہ ایک ذریہ ناچیز مصنف
جوہر اخلاق دانشمندون کی مجلس مین بیٹھا ہوا بوستان دانش کے پھولون کی بو سے دماغ عقل کو معطر
کر رہا تھا کہ اتفاقاً ادہر اودہر کی نقل اور حکایت اور اخبار اور روایت کے بیان مین کشور ختا کا
ذکر آیا اوسوقت ایک بزرگ نے فرمایا کہ چونکہ اوس مملکت بزرگ کی تاریخ عرب اور ایران اور ہندوستان
کی کسی زبان مین نہین لکھی گئی اس سبب سے ہندوستان کے علماء معتبر کو بھی اونکے حال سے زیادہ وقفیت نہین ہے یہ سنتے ہی
میرے خیال مین آیا کہ اگر کوئی ایسی تاریخ تالیف کیجاوے کہ بر سبیل اجمال اوس ملک کے جزو کل حالات کو شامل ہووے
تو نہایت مفید اور مقبول خاص و عام ہووے اور اپنا دلی مطلب حاصل ہو کیونکہ ایسے تحفے سے
بہتر کہان میسر ہو کہ سلاطین کشور فضل و کمال کے حضور مین اوسی دیار کا یہ ادنیٰ اور کم مایہ رعیت مثل
پیشکش حاضر کرے القصہ اس کتاب کی بنا ہوئی اور چونکہ ختا کا حال بالاجمال انگریزی زبان مین نہین ہے
اہل فرنگ کی دوسری زبانون مین جو راویون کی روایت اور سیاحون کی سیاحت کے حال مین مرقوم ہے
اونکا دیکھنا ضرور ہوا ورنہ نقشہ جو بندے نے اس تاریخ کا کیا ناتمام رہتا اور جزو کل کا بیان نہوتا الحمد للہ
کہ اب پہلی جلد چھپ کر اون بزرگوارونکے حضور مین پیش کی جاتی ہے جنھون نے اشتہار کے
چھپنے سے اپنا اپنا اسم مبارک خریدارون کے زمرے مین داخل کر کے راقم کو ممنون احسان
فرمایا تھا غرض چونکہ بموجب اوس اشتہار کے یہ چاہتا تھا کہ یہ جلد اول سال گذشتہ یعنے سنہ ۱۸۴۷ع کے
اکتوبر مہینے مین قالب طبع سے فارغ ہو کر جاری ہوتی اور وہ نہو کر اتنے عرصے کے بعد چھپی ہے
اس جہت سے سبب دیر اور توقف کا بیان کرنا واجب معلوم ہوتا ہے اور مختصر یہ کہ بعد چھپنے
اشتہار اور نمونہ کے عشرہ بھی نہین گذرا تھا بلکہ اکثر جگہ وہ پہنچا بھی نہ تھا کہ صدر دیوانی عدالت کے
حکام با احتشام نے راقم کو عہدۂ مترجمی مین مقرر کیا اس سبب سے فرصت کی قلت ایسی ہوئی کہ بجز

صبح اور کئی گھنٹے شب کے دوسرے وقت مطلق موقع نہ ملا کہ توجہ اسکی طرف کی جاوے فسانہ لکھنا ہوتا تو تمام دن کی سرکاری محنت کے بعد اوسکی تصنیف مین صرف اوقات شغل حیرت زادہ تصور کیا جاتا کیونکہ قصہ کہنا اور صرف لطافت اوسکے بیان مین کرنا دشوار نہین ہے مگر تاریخ نویسی کچہ چیز ہی اور ہے اگر یہ کتاب کسی اور زبان سے صرف ترجمہ اردو مین ہوتی تاہم کوئی ایسی زیادہ مشکل پیش نہین آتی کیونکہ جس حال مین کہ اصل سامنے رکھی رہتی ہے تو بعینہ ترجمہ مطابق اوسکے ہوتا ہے اور تلاش اور جستجو کی حاجت یا دوسری کتابونکے دیکھنے اور اونکے ساتہ تقابل و مواجہہ کرنے اور بالکل کی روایتون کو تطابق دینے یا غور و تامل کرنیکی ضرورت نہین ہوتی ہے غرض اس تاریخ کی ترقیم کی یہ صورت ہوی کہ باوجودیکہ راقم کو تاریخ نویسی کا مادہ موجود تھا کیونکہ ایام طفلی سے شوق اس علم کا رہا ہے لیکن بااینہمہ جب قصد مملکت ختا کی تاریخ لکھنے کا مصمم ہوا تو اٹھائیس [۲۸] تاریخین معتبر کئی زبانون مین جنکی بیانوے [۹۲] جلدین ہین جمع کی گئین اور شروع سے آخر تک بالکل کو ساتہ نہایت غور و تامل کے ایک دفعہ دیکھکر ملاحظہ ثانی کرتے وقت جتنے مقامات قابل یادداشت کے تھے اونکا خلاصہ لکھہ لیا گیا اوسکے بعد تمام مادہ اصل اور فرع مین تقسیم کیا گیا اور اوسکی تحریر شروع ہوئی الغرض اس تاریخ کو ترجمہ نہین کہنا چاہیے کیونکہ اس وضع کی کوئی کتاب مملکت چین کے حالات کے بیان مین کسی زبان مین نہین ہے محنت جو اس تاریخ مین راقم نے کی ہے اگر نصف کا حال بیان کیا جاوے تو وہ لوگ جو تاریخ نویسی کی دقت سے واقف نہین حمل لاف زنی پر کرینگے لیکن چونکہ اہل خرد کے نزدیک حقوق کے اظہار مین اگر کوئی لفظ افتخار کا آوے معیوب نہین ہے اسوجہ سے جرأت مؤلف کو یہ کہنے کی ہوتی ہے کہ تحریر کیوقت کوئی امر بے تمام تاریخون سے رجوع کرنے اور اکثر مین تطابق پانیکے نہین لکھا گیا اور جو بات کہ باوجود بعض تاریخون مین مذکور ہونیکے خلاف قیاس کے معلوم ہوئے درج نہین کی گئی اور جس صورت مین کہ راقم نے ویسی بات کو لکھا تو ساتھی اوسکے سبب اپنے شک کا لکھا ہے تاکہ اگر کسی دوسرے کی عقل مین وجہ اوس امر کو معتبر سمجھنے کی باوجود راقم کے شبہہ کرنیکے ملے تو مجال فکر اور غور کرنیکی باقی رہے الغرض جب فرصت کا وہ حال اور محنت کا

اتنا ملکہ اس غیر زبان مین پیدا ہوا ہے کہ یہ عبارت بے ہندوستانی کی مدد کے لکھتا ہون لازم ہوا
کہ ایسی عنایت اور مرحمت کے عوض مین کوئی ایسا تحفہ انکی نذر کرون کہ جسمین اگر دوسرا تکلف
نہ پایا جاوے تو اتنا تو ہو کہ نادر اور نایاب ہووے القصہ جسوقت کہ بازیچہ گردون نے مجھے
اپنا تماشا دکھایا اور دست تقدیر نے کلکتے مین دوبارہ پہنچایا اسی فکر مین تھا کہ ایک وزیر ناچیز مصنف
جوہر اخلاق دانشمندون کی مجلس مین بیٹھا ہوا بوستان دانش کے پھولون کی بو سے دماغ عقل کو معطر
کر رہا تھا کہ اتفاقاً ادہر اودہر کی نقل اور حکایت اور اخبار اور روایت کے بیان مین کشور ختا کا
ذکر آیا اوسوقت ایک بزرگ نے فرمایا کہ چونکہ اوس مملکت بزرگ کی تاریخ عرب اور ایران اور ہندوستان
کی کسی زبان مین نہین لکھی گئی اس سبب ہندوستان کے علماء معتبر کو بھی انکے حال سے زیادہ وقفیت نہین ہے یہ سنتے ہی
میرے خیال مین آیا کہ اگر کوئی ایسی تاریخ تالیف کیجاوے کہ بر سبیل اجمال اوس ملک کے جزو کل حالات کو شامل ہووے
تو نہایت مفید اور مقبول خاص و عام ہووے اور اپنا دلی مطلب حاصل ہو کیونکہ ایسے تحفے سے
بہتر کہان میسر ہو کہ سلاطین کشور فضل و کمال کے حضور مین اوسی دیار کا یہ ادنی اور کم مایہ رعیت مثل
پیشکش حاضر کرے القصہ اس کتاب کی بنا ہوئی اور چونکہ ختا کا حال بالاجمال انگریزی زبان مین نہین ہے
اہل فرنگ کی دوسری زبانون مین جو راویون کی روایت اور سیاحون کی سیاحت کے حال مین مرقوم ہے
اونکا دیکھنا ضرور ہوا اور نہ نقشہ جو بندے نے اس تاریخ کا کیا ناتمام رہتا اور جزو کل کا بیان نہوتا الحمد للہ
کہ اب پہلی جلد چھپ کر اون بزرگوارونکے حضور مین پیش کی جاتی ہے جنھون نے اشتہار کے
چھپنے سے اپنا اپنا اسم مبارک خریدارون کے زمرے مین داخل کرکے راقم کو ممنون احسان
فرمایا تھا غرض چونکہ جب اوس اشتہار کے یہ چاہتا تھا کہ یہ جلد اول سال گذشتہ یعنی ۱۸۴۶ء کے
اکتوبر مہینے مین قالب طبع سے فارغ ہو کر جاری ہوتی اور وہ نہو کر اتنے عرصے کے بعد چھپی ہے
اس جہت سے سبب دیر اور توقف کا بیان کرنا واجب معلوم ہوتا ہے اور مختصر یہ کہ بعد چھپنے
اشتہار اور نمونہ کے عشرہ بھی نہین گذرا تھا بلکہ اکثر جگہ وہ پہنچا بھی نہ تھا کہ صدر دیوانی عدالت کے
حکام با احتشام نے راقم کو عہدہ مترجمی مین مقرر کیا اس سبب سے فرصت کی قلت ایسی ہوئی کہ بجز

بیت ابلہان را ہمہ شربت ز گلاب و قند ست * قوت دانا ہمہ از خون جگر می بینیم * وہی حال اب بھی ہے اور قیامت تک رہیگا اور جو نصیب و رمز بی پائیگا مربا کھائیگا اور کوئی کیسا ہی لاولاعقل اور علم کا کیون نہو وہ فرزند دانش اور کمال انگوٹھا چوسیگا اور کوئی نہین پوچھیگا کہ تم کس مرض کی دوا ہو الغرض مورخ کو تاریخ دانی عجب طرح کی تسکین بخشتی ہے اور اوسکی صحبت جوان اور پیر عاقل اور جاہل مفلس و تونگر بد اطوار اور نیک کردار کو مفید ہوتی ہے اور غنیمت سمجھی جاتی ہے اور جب اوسکے پاس یہ لوگ جا بیٹھتے اور احوال تاریخ کا سنتے ہین تو کم سن کو عجائبات کے باعث سے افسانی کا مزا ملتا اور بوڑھے کو دو ایک ماجرا اپنے وقت کا مثال مین یاد آتا ہے اور عاقل کو مادہ تصور کا جمع ہوتا ہے اور جاہل بیچارہ بھی اپنے ہمچشمون مین گپ ہینکے لئے کچھ سیکھہ لیتا ہے تونگر عبرت پاتا ہے جب کارخانجات دنیوی کی ناپایداری کا حال سنتا ہے اور مفلس کا درد مایوسی دور ہوتا ہے جب کسی نقل کے سننے سے دریافت کرتا ہے کہ بارہ برس مین گھورے کا بھی دن پھرتا ہے اور خدا اپنے بندیکو تنبیہا دکھہ دیتا ہے مگر ہمیشہ مایوس نہین رکھتا ہے اور بد اطوار خوف زدہ ہوتا ہے کہ دنیا بازار انتقام ہے جہان سودا دست بدست کا حساب ہے اور گناہ کا ثمرہ یہین پر ملتا ہے خصوص اوس قصور کا جو مردم آزاری سے علاقہ رکھتا ہے اور نیک کردار کو اپنی رفتار پسندیدہ دکھائی دیتی ہے جب یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحائف تاریخ کے مطالعہ سے خلایق ہمیشہ نیک کرداری پر تحسین اور بد اطواری پر نفرین کریگی حاصل کلام ہر شخص اپنے مذاق اور استعداد کے موافق مورخ کی صحبت سے لذت یاب اور بہرہ مند ہوتا ہے اور بڑا رتبہ اور بلند پایہ اس علم کا ہے جسکے وسیلے سے اتنی باتین حاصل ہوتی ہین لیکن ہزار افسوس کہ بعض اہل ہند جو اور علوم مین فضیلت پیدا کرتے ہین اوسکی طرف کم توجہی کی آنکھہ سے دیکھتے ہین اور اس بات کو دل سے اوٹھا دیتے ہین کہ علم تاریخ سے لاعلم رہنا بہت معیوب ہے کیونکہ قطع نظر اور فوائد سے محروم رہنے کے صحبت اور ہمکلامی کے قابل وہ شخص نہین ہوتا جو اس کوچے کی سیر نہین کرتا ہے چونکہ بندے کو علماء ہندوستان سے محبت قلبی ہے اور ان بزرگوارون کے فیضان صحبت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صاحبان غور و تامل علم تاریخ کو اکثر علوم پر اسواسطے شرف دیتے اور بہتر سمجھتے ہین کہ تجربہ کاری
او مردم شناسی کے ملک مین پہنچنے کی راہ ہے اور وہان کا سفر جسنے تھوڑا سا بھی کیا وہ کچھ
ہو رہا کیونکہ دنیا کے کارخانون کی بے ثباتی اور اولاد آدم کی بدنہادی اور نیک صفاتی سے آگاہ
ہوتا اور انقلاب روزگار سے عبرت حاصل کرتا ہے اور باکثر امور دنیوی مین ایسی آنکھ ہو جاتی ہے
کہ تفرس کو قوت پیشین گوئی کی اور زبان کو توانائی فال بیانی کی حاصل ہوتی ہے اور قیاس کو مزاولت
کے باعث یہ ملکہ ہو جاتا ہے کہ سبب کے دریافت سے انجام کا حال آغاز حال مین کہہ دیتا ہے
جیسا کہ اہل منطق صغریٰ اور کبریٰ سے نتیجہ نکال لیتے ہین اور نتیجہ سننے سے سبب کو معلوم کر لیتا ہے
چنانچہ کسی ملک کے حکام اور امرا کے اطوار اگر مورخ کے روبرو بیان کیے جاوینگے تو غالب ہے
کہ آل حال کو بے تامل کہہ دیگا سوا ان باتون کے مورخ کا علم موجب اپنی فرحت اور غیر کی
راحت کا ہے اسلیے کہ اہل دنیا کی عادات اور حرکات اور نیرنگی زمانے کی جو ہمیشہ دیکھنے اور
سننے مین آتی اور نادانونکے دل مین حیرت اور افسوس کو پیدا کرتی ہے اوس شخص کو نئی اور اجنبی
معلوم ہوتی کیونکہ دنیا نے اپنی چال نہین بگاڑی اور آج کل کی باتونکی نظیرین سلف کے اختیار مین
شخص نا قدردانی کا شکوہ حافظ شیراز پانسو برس پیشتر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ

ازین کتاب جہان زانشاط انگیست کہ تار مسطر آن از بریشم چنگیست

تاریخ ممالک چین

جو اقوام و ممالک توابع فغفور ہین سبکے حالات اسمین مسطور ہین

جبسے دنیا بعد طوفان حضرت نوح علیہ السلام آباد ہوئی تا سنہ ۱۸۴۲ع کہ سلاطین ختا و انگلستان مین صلح کی بنیاد ہوئی

تصنیف افصح زمان ماہر علوم جیمز کارکرن صاحب مرحوم

اولاً عدالت دیوانی صدر کلکتہ کے مترجم بعدہٗ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی شمالی کے وکیل

مصنف جوہر اخلاق برگزیدہ عالم شہرۂ آفاق

بہ تکمیل ضابطۂ ایکٹ بستم سنہ اٹھارہ سو سینتالیس عیسوی کے

مطبوع مطبع منشی نولکشور جامع حسن صوری و معنوی

سنہ ۱۸۶۴ع

زہے کتاب چہ نازش اطراف رنگینیست
کہ تار مسطر آن از بریشم چینیست

تاریخ ممالک چین

جو اقوام ممالک توابع فغفور ہیں سبکے حالات اسمین مسطور ہیں

جبسے بنا بعد طوفان حضرت نوح علیہ السلام آباد ہوئی تا ۱۸۴۲ء کہ سلاطین ختا و انگلستان میں صلح کی بنیاد ہوئی

تصنیف افصح زمان ماہر علوم جیمز کارکرن صاحب مرحوم

اولاً عدالت دیوانی صدر کلکتہ کی مترجم بی عدیل و بعد صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی شمالی کی وکیل

مصنف جوہر اخلاق برگزیدہ عالم شہرۂ آفاق

بتکمیل ضابطہ ایکٹ بستم سنہ اٹھارہ سو سینتالیس عیسوی
مطبوع مطبع منشی نولکشور مع محاصل وری و معنوی سلمہ اللہ القوی

سنہ ۱۸۶۴ء